وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○
مُصنف ابن ابی شیبہ مترجم
مؤلف
الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی
المتوفی ۲۳۵ھ
جلد نمبر ۸
حدیث نمبر ۲۴۲۶۱ تا حدیث نمبر ۳۰۹۲۲
مترجم
مولانا محمد اویس سرور مدظلہ
مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اُردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ تا حدیث نمبر ۳۰۹۴۴

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم)
(جلد نمبر ۸)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور زید مجدہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِدُ يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشَّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِل تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

کِتَابُ الدِّیَاتِ

كِتَابُ الحُدُودِ

كِتَابُ أَقْضِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كِتَابُ الدُّعَاءِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

كِتَابُ الدِّيَاتِ

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ:

(٢٧٢٦١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَهُ مَوْلَى بَنِي عَدِيٍّ بِالدِّيَةِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾. (ابوداؤد ۴۵۳۴۔ ترمذی ۱۳۸۸)

(۲۷۲۶۱) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کے بارے میں کہ جس نے ''بنی عدی'' کے غلام کو قتل کر دیا تھا بارہ ہزار دیت کا فیصلہ فرمایا اور انہیں کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہوئی ''وما نقموا..... الخ'' اور انہوں نے کوئی عیب نہیں لگایا مگر اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل اور مہربانی سے ان کو غنی کر دیا۔

(٢٧٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدِّيَةُ ثَمَانُ مِئَةِ دِينَارٍ ، فَخَشِيَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَجَعَلَهَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

(۲۷۲۶۲) حضرت مکحول نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور دیت آٹھ سو ''۸۰۰'' دینار تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خدشہ ہوا تو انہوں نے اس کو بارہ ہزار ''۱۲۰۰۰'' دراہم یا ہزار ''۱۰۰۰'' دینار کر دیا۔

(٢٧٢٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: وَضَعَ عُمَرُ الدِّيَاتِ ، فَوَضَعَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ مُسِنَّةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِئَتَيْ حُلَّةٍ.

(۲۷۲۶۳) حضرت عبیدۃ السلمانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیات کو مقرر فرمایا۔ تو سونے والوں پر ہزار ''۱۰۰۰'' دینار، اور چاندی والوں پر دس ہزار ''۱۰۰۰۰'' اور اونٹ والوں پر سو اونٹ، اور گائے والوں پر دو سو بڑی عمر والی گائے، اور بکری والوں پر دو ہزار

بکریاں، اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر کیے۔

(٢٧٢٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الدِّيَةَ عَلَى النَّاسِ فِي أَمْوَالِهِمْ مَا كَانَتْ : عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِئَة بَعِيرٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبُرُودِ مِئَتَيْ حُلَّةٍ ، قَالَ : وَقَدْ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لاَ أَحْفَظُهُ. (ابوداؤد ۴۵۳۱)

(۲۷۲۶۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ان کے اموال میں دیت مقرر کی جو کہ اونٹ والوں پر سو "۱۰۰" اونٹ، اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور گائے والوں پر دو سو گائے اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے تھی۔ عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اناج والوں پر بھی کوئی چیز مقرر کی تھی مجھے وہ یاد نہیں۔

(٢٧٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : إِنَّ الدِّيَةَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ بَعِيرٍ.

(۲۷۲۶۵) محمد بن عمرو نے فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی طرف خط لکھا کہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت سو اونٹ تھی۔

(٢٧٢٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دِيَةُ الْخَطَإِ مِئَة بَعِيرٍ ، فَمَنْ زَادَ بَعِيرًا فَهُوَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۷۲۶۶) قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قتل کی دیت سو اونٹ ہے، پس جس شخص نے ایک اونٹ زیادہ کیا تو وہ جاہلیت کے کام میں سے ہے۔

(٢٧٢٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ مِئَةَ بَعِيرٍ ، وَقَوَّمَ كُلَّ بَعِيرٍ مِئَة ، غَلَتْ ، أَوْ رَخُصَتْ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِهَا.

(۲۷۲۶۷) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سو اونٹ دیت مقرر کی اور ہر اونٹ کی قیمت سو "۱۰۰" ٹھہرائی، اونٹ چاہے گراں قیمت ہو یا سستا پھر لوگوں نے اسی کو اپنا لیا۔

(٢٧٢٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، وَزَيْدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : الدِّيَةُ مِئَة بَعِيرٍ.

(۲۷۲۶۸) علی اور عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "دیت سو اونٹ ہے"

(٢٧٢٦٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ ، قَدْرَ دِيَتِي ، أَوْ قَالَ : قَدْرَ دِيَتِهِ.

(۲۷۲۶۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی دیت کے بقدر بارہ ہزار مرتبہ تسبیح روزانہ کرتا ہوں یا فرمایا اس کی دیت کے بقدر۔

(۲۷۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِالدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَقَالَ : إِنَّ الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ مِنْ بَعْدِي، فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ، وَلاَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلاَ الْحُرْمَةِ، وَعَقْلُ أَهْلِ الْقُرَى فِيهِ تَغْلِيظٌ ، لاَ زِيَادَةَ فِيهِ.

(۲۷۲۷۰) عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیہاتیوں پر بارہ ہزار دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ زمانہ بدل رہا ہے اور مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں حکام سے خدشہ ہے پس دیہات والوں پر دیت کا مغلظہ کرنے میں کوئی زیادتی نہیں۔ اور نہ اشہر حرام اور نہ حرمت میں اور دیہاتیوں کی دیت میں تغلیظ ہے اس میں زیادتی نہیں ہے۔

(۲۷۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ ، فَأَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ : ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً.

(۲۷۲۷۱) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ تحقیق قتادہ نے جو کہ بنی مدلج کا ایک آدمی تھا اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ لیے تیس حقہ (یعنی چوتھے سال میں چلنے والے) اور تیس جذعہ (پانچویں سال میں چلنے والے) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں۔

(۲۷۲۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقَامَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، أَلاَ إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَأِ بِالسَّوْطِ ، أَوِ الْعَصَا فِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ : مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا. (ابوداؤد ۴۵۳۶۔ احمد ۱۱)

(۲۷۲۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن خطبہ دیا پس آپ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی، اور تن تنہا گروہوں کو شکست دی خبردار تحقیق کوڑے یا چھڑی میں خطائے قصد کی وجہ سے قتل ہونے والے شخص میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ ہیں جس میں سے چالیس ایسی (حاملہ) اونٹنیاں ہیں کہ ان کی اولاد ان کے پیٹ میں ہو۔

(۲۷۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ فِي الدِّيَةِ ، قَالَ : ثَلاَثُونَ خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ ابْنَةَ مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ.

(۲۷۲۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دیت کے حکم میں اونٹ کی عمروں کے بارے میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تیس حاملہ، اور تیس سال میں چلنے والے، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والے، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے۔

(۲۷۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ : مِئَتَى بَقَرَةٍ ، أَوْ أَلْفَى شَاةٍ.

(۲۷۲۷۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ دوسو "۲۰۰" گائے یا دو ہزار بکریاں "۲۰۰۰"

(۲۷۲۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى رَجُلاً بِمِئَةٍ مِنَ الإِبِلِ. (بخاری ۶۸۹۸۔ مسلم ۱۲۹۱)

(۲۷۲۷۵) حضرت سہل بن ابی حثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سواونٹ "خون بہا" دیا۔

(۱) الرَّجُلُ تَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَقَرِ ، أَوِ الْغَنَمِ

آدمی پر دیت واجب ہو جائے اور وہ گائے یا بکریوں کا مالک ہو

(۲۷۲۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ قِيمَتُهَا مِنْ غَيْرِهِ.

(۲۷۲۷۶) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سواونٹ یا اس کی قیمت، اونٹ کے علاوہ کسی اور چیز سے۔

(۲۷۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُعْطِي أَهْلُ الإِبِلِ الإِبِلَ ، وَأَهْلُ الْبَقَرِ الْبَقَرَ ، وَأَهْلُ الشَّاءِ الشَّاءَ ، وَأَهْلُ الْوَرِقِ الْوَرِقَ.

(۲۷۲۷۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے کہ اونٹ والے اونٹ، اور گائے والے گائے، اور بکری والے بکریاں اور چاندی والے چاندی دیں گے۔

(۲۷۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ قَوَّمَا الدِّيَةَ ، وَجَعَلاَ ذَلِكَ إِلَى الْمُعْطِي ، إِنْ شَاءَ فَالإِبِلُ ، وَإِنْ شَاءَ فَالْقِيمَةُ.

(۲۷۲۷۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے دیت کی قیمت لگائی اور اس کو دینے والے کی طرف سپرد کر دیا، اگر چاہے تو اونٹ دے اور چاہے تو قیمت دیدے۔

(۲۷۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: إِنْ كَانَ الَّذِي أَصَابَهُ مِنَ الأَعْرَابِ، فَدِيَتُهُ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ، لاَ يُكَلَّفُ الأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ، وَلاَ الْوَرِقَ، وَدِيَةُ الأَعْرَابِيِّ إِذَا أَصَابَهُ الأَعْرَابِيُّ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْعَاقِلَةُ إِبِلاً ، فَعَدْلُهَا مِنَ الشَّاءِ أَلْفَى شَاةٍ.

(۲۷۲۷۹) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر قتل کا مرتکب اعرابی ہو تو اس کی دیت سواونٹ ہیں، دیہاتی کو سونے اور چاندی کا مکلف نہیں بنایا جائے گا اور دیہاتی کو جب دیہاتی قتل کر دے تو اس کی دیت سواونٹ ہیں، پس اگر رشتہ دار اونٹ نہ رکھتے ہوں تو اس کی مثل بکریوں میں سے دو ہزار ہیں۔

(۲۷۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس قَالَ : قَالَ أَبِي : يُعْطُونَ مِنْ أَيِّ صِنْفٍ كَانَ ،

بِقِيمَةِ الإِبِلِ يَوْمَئِذٍ مَا كَانَتْ ، إِنِ ارْتَفَعَتْ ، وَإِنِ انْخَفَضَتْ فَقِيمَتُهَا.

(۲۷۲۸۰) ابن طاؤس رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ دیت کو اس دن کی اونٹوں کی قیمت کے حساب سے ادا کریں گے چاہے جتنی بھی ہو، چاہے کسی بھی نوع (بکری، گائے) وغیرہ سے ادا کریں، اگر اونٹوں کی قیمت زیادہ ہو اور اگر کم ہو تو اس نوع کی قیمت ادا کریں گے۔

(۲۷۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنْ شَاءَ الْقَرَوِيُّ أَعْطَى مِئَةَ نَاقَةٍ ، أَوْ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، أَوْ أَلْفَيْ شَاةٍ وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ أَعْطَى إِبِلاً وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا.

قَالَ : وَقَالَ عَطَاءٌ : كَانَ يُقَالُ : عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ إِبِلٌ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ بَقَرٌ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ شَاءٌ.

(۲۷۲۸۱) ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ دیہاتی اگر چاہے تو سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں دیدے اور سونا نہ دے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چاہے تو اونٹ دے دے اور سونا نہ دے۔

ابن جریج کا ارشاد ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا ''اونٹ والوں پر اونٹ، اور گائے والوں پر گائے اور بکری والوں پر بکریاں ہیں۔

(۲۷۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ صَاحِبُ الْبَقَرِ وَالشَّاءِ أَعْطَى الإِبِلَ.

(۲۷۲۸۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے اور بکریوں والے اگر چاہیں تو اونٹ بھی دے سکتے ہیں۔

(۲۷۲۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ ، فَكُلُّ بَعِيرٍ بِعِشْرِينَ شَاةً ، وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ الْبَقَرِ ، فَكُلُّ بَعِيرٍ بِبَقَرَتَيْنِ.

(۲۷۲۸۳) ابوبکر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس کی دیت بکریوں کی صورت میں ہو تو ایک اونٹ بیس بکریوں کے برابر، اور جس کی دیت گائے کی صورت میں ہو تو ہر اونٹ دو گائے کے برابر ہوگا۔

(۲) دِيَةُ الْخَطَأِ ، كَمْ هِيَ ؟

قتل خطاء کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خِشْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا : عِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. (ترمذی ۱۳۸۶۔ دارقطنی ۱۷۵)

(۲۷۲۸۴) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔ بیس حصہ یعنی چوتھے سال

میں چلنے والی اونٹنیاں، اور بیس پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور بیس تیسرے میں اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْخَطَأ أَخْمَاسًا : عِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ.

(۲۷۲۸۵) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا میں دیت پانچ حصوں میں ہوگی بیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور بیس پانچویں اور بیس دوسرے میں چلنے والی اونٹنیاں اور بیس دوسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۲۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۲۸۶) ابراہیم رحمہ اللہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْخَطَأ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۸۷) علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطا میں دیت چار حصوں میں ہوگی۔ پچیس چوتھے سال والی، اور پچیس پانچویں سال والی، اور پچیس تیسرے سال والی اور پچیس دوسرے سال والی۔

(۲۷۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ، وَعَبْدِاللهِ، أَنَّهُمَا قَالاَ: دِيَةُ الْخَطَأ أَخْمَاسًا.

(۲۷۲۸۸) عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، وَزَيْدٍ ، قَالاَ : فِي الْخَطَأ ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۸۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا میں تیس سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے میں چلنے والی اونٹنیاں ہیں۔

(۲۷۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي دِيَةِ الْخَطَأ : ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۹۰) زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قتل خطا کی دیت میں تیس پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہیں۔

(٢٧٢٩١) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۲۹۱) حسن ریشید سے مروی ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٣) دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ ، كَمْ هِيَ ؟

شبہ عمد کی دیت کتنی ہے؟

(٢٧٢٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ.

(۲۷۲۹۲) عبداللہ ریشید نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت کے چار حصص کیے جائیں گے، پچیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور پچیس پانچویں سال میں چلنے والی اور پچیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(٢٧٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ : فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۹۳) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قتل شبہ عمد میں دیت چار حصوں میں ہوگی۔ پچیس جذعے یعنی پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور پچیس چوتھے سال میں چلنے والی، پچیس تیسرے اور پچیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہوں گی۔

(٢٧٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۴) عمر رضی اللہ عنہ نے قتل شبہ عمد کے بارے میں فرمایا کہ تیس پانچویں سال میں چلنے والی، اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی، اور چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور وہ ساری کی ساری بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(٢٧٢٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةً.

(۲۷۲۹۵) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد میں تینتیس چوتھے سال والی اونٹنیاں اور تینتیس پانچویں سال والی، اور چونتیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ سات سال کے درمیان ہو اور تمام کی تمام بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(٢٧٢٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالاَ : فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ

بَنَاتِ لَبُونٍ.

(۲۷۲۹۶) عثمان رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیت مغلظہ میں چالیس پانچویں سال میں، اور تیس چوتھے سال میں اور تیس تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ،يَقُولاَنِ :فِي الْمُغَلَّظَةِ مِنَ الدِّيَةِ ثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۷) ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دیت مغلظہ میں تین چوتھے سال والی، اور تیس پانچویں سال میں چلنے والی اور چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ سے سات سال کے درمیان ہو اور تمام کی تمام بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ : ثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ،

وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ :ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قتل شبہ عمد میں تیس چوتھے سال والی، اور تیس پانچویں سال میں چلنے والی، اور چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور ان میں سے ہر ایک بانجھ نہ ہو، دی جائیں گی۔ اور علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبہ عمد میں تینتیس چوتھے سال والی اور تینتیس پانچویں سال والی اور چونتیس ایسی اونٹنیاں کہ ان کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور ہر ایک ان میں سے بانجھ نہ ہو، دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالُوا :شِبْهُ الْعَمْدِ تُغْلَظُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۲۹۹) حضرت عمر، حسن، ابن سیرین اور عمرو بن دینار رحمہم اللہ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد میں قاتل اور اس کے رشتہ داروں پر اونٹوں کی عمروں کے صورت میں دیت کو سخت کیا جائے گا۔

(۲۷۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :شِبْهُ الْعَمْدِ ؛ الضَّرْبَةُ بِالْخَشَبَةِ ، أَوِ الْقَذْفَةُ بِالْحَجَرِ الْعَظِيمِ ، وَالدِّيَةُ أَثْلاَثٌ :ثُلُثٌ حِقَاقٌ ، وَثُلُثٌ جِذَاعٌ ، وَثُلُثٌ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۳۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لکڑی کے ساتھ مارنا یا کسی بڑے پتھر کو پھینکنا یہ قتل شبہ عمد ہے اور اس کی دیت تین حصوں میں ہوگی، ایک تہائی چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور ایک تہائی پانچویں سال میں چلنے والی، اور ایک تہائی ایسی اونٹنیاں کہ جن کی

عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور سب کی سب بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : تُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ، وَلاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۷۳۰۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوگی اور اس کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۳۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَا تَغْلِيظُ الإِبِلِ ؟ قَالَ : أَرْبَعُونَ خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً.

(۲۷۳۰۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ دیت کا مغلظہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ چالیس قابل حمل اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور تیس پانچویں سال میں چلنے والی۔

(۲۷۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي التَّغْلِيظِ : أَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً وَثَلاَثُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دیت مغلظہ میں چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور تمام قابل حمل ہوں دی جائیں گی اور تیس چوتھے سال والی، اور تیس دوسرے سال والی دی جائیں گی۔

(۲۷۳۰۴) حَدَّثَنَا أبو خالد ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنَّمَا التَّغْلِيظُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۳۰۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد میں تغلیظ (یعنی سختی) اونٹوں کی عمروں کی صورت میں ہوگی۔

(٤) شِبْهُ الْعَمْدِ ، مَا هُوَ ؟

قتل شبہ عمد کیا ہے؟

(۲۷۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْحَجَرِ الْعَظِيمِ وَالْعَصَا.

(۲۷۳۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ قتل شبہ عمد بڑے پتھر اور چھڑی کے ذریعہ قتل کرنا ہے۔

(۲۷۳۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهُ عَمْدٍ. (ابوداؤد ۴۵۳۵۔ احمد ۱۶۴)

(۲۷۳۰۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے آپ کا ارشاد منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوڑے اور چھڑی کی وجہ سے مرنے والا شخص قتل شبہ عمد میں داخل ہے۔

(۲۷۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَحَكَمٍ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ سَوْطٍ ، أَوْ عَصًا فَأَتَى عَلَى النَّفْسِ ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۷۳۰۷) حضرت شعبی، حکم اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جو شخص پتھر، کوڑے یا چھڑی کے ذریعہ تکلیف دیا گیا پھر وہ مر گیا تو یہ قتل شبہ عمد

ہے اور اس میں دیت مغلظہ ہے۔

(۲۷۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَيْءٍ يُعْمدُ بِهِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ ، وَلاَ يَكُونُ شِبْهُ الْعَمْدِ إِلاَّ فِي النَّفْسِ ، وَلاَ يَكُونُ دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۳۰۸) حضرت ابراہیم ریشید کا ارشاد ہے کہ لوہے کے علاوہ کسی بھی چیز سے مارنے کا قصد کیا جائے تو یہ شبہ عمد ہے، اور شبہ عمد صرف نفس (یعنی جان) میں ہی ہوتا ہے۔ مادون النفس میں شبہ عمد نہیں ہوتا۔

(۲۷۳۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِغَيْرِ سِلاَحٍ ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۳۰۹) حضرت ابراہیم ریشید سے مروی ہے کہ بغیر اسلحہ کے جو قتل ہو وہ شبہ عمد میں داخل ہے، اور اس میں دیت رشتہ داروں پر لازم ہوتی ہے۔

(۲۷۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ أَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الثَّأْرِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُرِيدُ قَتْلَهُ ، فَيَمْرَضُ مِنْ ذَلِكَ فَيَمُوتُ.

(۲۷۳۱۰) حضرت زہری ریشید نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنے درمیان ہونے والے کسی جرم کی پاداش میں مارے لیکن اس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو، پھر وہ آدمی اسی ضرب کی وجہ سے بیمار ہو جائے اور مر جائے۔

(٥) فِي الْخَطَأِ ، مَا هُوَ ؟

قتل خطاء کیا ہے؟

(۲۷۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلاَّ السَّيْفَ ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ.

(احمد ۲۷۵۔ بزار ۳۲۲۴)

(۲۷۳۱۱) حضرت نعمان بشیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلوار کے علاوہ باقی تمام چیزیں خطا ہیں اور ہر خطا پر تاوان ہے۔

(۲۷۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخَطَأُ أَنْ تُرِيدَ الشَّيْءَ ، فَتُصِيبُ غَيْرَهُ.

(۲۷۳۱۲) حضرت ابراہیم ریشید نے فرمایا کہ ''خطا'' یہ ہے کہ تو کسی ایک چیز کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہو اور (غلطی سے) کسی دوسری چیز کو مار ڈالے۔

(۲۷۳۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخَطَأُ أَنْ تُصِيبَ الإِنْسَانَ ، وَلاَ تُرِيدُهُ ، فَذَلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۳۱۳) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ ''خطا'' یہ ہے کہ تو کسی انسان کو مار ڈالے حالانکہ تیرا اس کو مارنے کا ارادہ نہ ہو، پس یہ تاوان رشتہ داروں پر ہوگا۔

(٦) فِي الْمُوضِحَةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

(۲۷۳۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا قَضَى فِي مُوضِحَةٍ بِخَمْسِ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۲۷۳۱۴) حضرت ابو حمزہ اسدی ؒ کا ارشاد ہے کہ میں شریح ؒ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے ایسے سر کے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو، پانچ سو درہم کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، قَالَ : أَتَيْتُ شُرَيْحًا فِي مُوضِحَةٍ ، فَقَضَى فِيهَا بِخَمْسِ قَلاَئِصَ.

(۲۷۳۱۵) حضرت حکیم بن الدیلم کا ارشاد ہے کہ میں شریح کے پاس سر اور چہرہ کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نظر آ رہی ہو مقدمہ لے کر آیا تو انہوں نے اس میں پانچ جوان اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(عبدالرزاق ۱۷۳۱۶)

(۲۷۳۱۶) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے چہرہ کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا، اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں یہ فیصلہ نہیں کیا۔

(۲۷۳۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا خَمْسًا. (ابوداؤد ۴۵۵۵۔ ترمذی ۱۳۹۰)

(۲۷۳۱۷) حضرت عمرو بن شعیب ؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نظر آئے پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ..

(۲۷۳۱۸) حضرت مکحول ؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سر اور چہرہ کے ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی نظر آئے پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور اس کے سوا کسی اور چیز میں یہ فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۷۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ فَصَاعِدًا ، فَجَعَلَ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۱۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم اور اس سے زیادہ زخم کے بارے میں فیصلہ فرمایا تو ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۰) حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرے کا ایسا زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : فِيهَا خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ فَرَائِضَ.

(۲۷۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہڈی کے ظاہر ہونے والے سر اور چہرے کے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۳۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ یا ان کے برابر سونا یا چاندی ہے۔

(۲۷۳۲٥) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۵) حضرت حکم اور حماد رحمہما اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۶) حضرت طاوس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۵۔ ترمذی ۱۳۹۰)

(۲۷۳۲۷) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سر اور چہرہ کا وہ زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ.

(۲۷۳۲۸) آل عمر کے آدمیوں میں سے کسی کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنْ لاَ يُزَادَ فِي الْمُوضِحَةِ عَلَى خَمْسِينَ دِينَارًا ، قَالَ خَالِدٌ :يُرِيدُ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ.

(۲۷۳۲۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خط لکھا کہ ہڈی نظر آنے والے زخم میں پچاس دینار سے زیادہ دیت نہ رکھی جائے۔ خالد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز کی اس سے مراد چہرے میں ہڈی نظر آنے والا زخم تھا۔

(۲۷۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ایسا چہرے اور سر کا زخم کہ جس میں ہڈی نظر آجائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۷) إبلُ الْمُوضِحَةِ، مَا هِيَ ؟

(۲۷۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا :رُبُعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبُعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبُعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبُعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایسا سر اور چہرے کا زخم کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ چار حصوں میں کر کے دیے جائیں، ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی چوتھے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والے اونٹ ہوں گے۔

(۲۷۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ:فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۳۲) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ پانچ حصوں میں کر کے دیے جائیں گے۔

(۲۷۳۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، وَشُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ :حِقَّةٌ ، وَجَذَعَةٌ ، وَبِنْتُ مَخَاضٍ ، وَبِنْتُ لَبُونٍ ، وَابْنُ لَبُونٍ.

(۲۷۳۳۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم کہ جس میں ان کی ہڈی واضح ہو جائے پانچ

اونٹ دیے جائیں گے ایک چوتھے سال والا، اور ایک پانچویں سال والا، اور دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنی، اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی، اور ایک تیسرے سال میں چلنے والا اونٹ۔

(۲۷۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ :ابْنَا مَخَاضٍ ؛ أُنْثَى وَذَكَرٍ ، وَابْنَةُ لَبُونٍ ، وَجَذَعَةٌ ، وَحِقَّةٌ.

(۲۷۳۳۴) حضرت ابراہیم ؒ سے دانت اور ایسا زخم کہ جسمیں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہیں، دو، دو سال میں چلنے والے مذکر اور مؤنث اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنی اور ایک پانچویں سال میں چلنے والی اور ایک چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنی۔

(۲۷۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي دِيَةِ الْمُوضِحَةِ :بِنْتُ مَخَاضٍ ، وَابْنُ لَبُونٍ ، وَابْنَةُ لَبُونٍ ، وَحِقَّةٌ ، وَجَذَعَةٌ.

(۲۷۳۳۵) حضرت حسن ؒ سے ایسے زخم کی دیت کے بارے میں کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے ایک دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنی اور ایک تیسرے سال میں چلنے والا اونٹ اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنی، مروی ہیں۔

(۸) فِي الآمَّةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

(۲۷۳۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الآمَّةِ ثُلُثَ الدِّيَةِ. (ابوداؤد ۲۵۷۔ نسائی ۷۰۶۰)

(۲۷۳۳۶) حضرت اشعث ؒ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دماغ کی جھلی تک جانے والے زخم میں دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۳۷) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۳۸) حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں تیسرا حصہ دیت کا پانچ حصوں میں منقسم ہوگا۔

(۲۷۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۳۹) حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہوگا۔

(۲۷۳٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۰) حضرت حسن ؒ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو ، عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۱) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو جو زخم پہنچ جائے اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَأْمُومَةِ الثُّلُثُ.

(۲۷۳۴۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچ جانے والے زخم میں تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۴٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى فِي الآمَّةِ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۲۷۳۴۴) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ شریح رحمہ اللہ نے دماغ کی جھلی کو پہنچ جانے والے زخم میں چار ہزار کا فیصلہ فرمایا۔

(۹) فِي الْمُنَقِّلَةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

جس زخم میں ہڈی نکل آئے اس کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۳٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۶) آل عمر رضی اللہ عنہ کے ایک آدمی سے مرفوعاً منقول ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو ، عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ ، أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۳۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے۔

(۲۷۳٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :فِيهَا خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۵۰) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۵۱) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ پانچ حصوں میں کر کے دیے جائیں گے۔

(۲۷۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا : رُبْعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبْعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ چار حصوں میں دیے جائیں گے، ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اونٹ، اور ایک چوتھائی چوتھے سال والے، اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۵۳) حضرت مکحول کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زخم کہ جس سے ہڈی نکل آئے پندرہ اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰) فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ

موضحہ زخم کا حکم

(۲۷۳۵۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُ فِي الَّتِي لَمْ تُوضِحْ وَقَدْ كَادَتْ أَرْبَعًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی واضح تو نہ ہو لیکن قریب تھا کہ ظاہر ہو جاتی چار اونٹ مقرر کرتے تھے۔

(۲۷۳۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي السِّمْحَاقِ : أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ ، وَذُكِرَ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۳۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے زخم کے بارے کہ جو اس باریک پردے کو پہنچ جائے کہ جس نے ہڈی کو ڈھانپ رکھا ہے، چار اونٹ مروی ہیں، اور حکم نے بھی علی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۷۳۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ ، وَهِيَ السِّمْحَاقُ نِصْفَ دِيَةِ الْمُوضِحَةِ.

(۲۷۳۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے "ملطاۃ" یعنی ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نکلنے کے قریب تو تھی لیکن نکلی

نہیں، اس زخم کی کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے نصف دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا دُونَ الْمُوضِحَةِ فَفِيهِ الصُّلْحُ.

(۲۷۳۵۷) حضرت ابراہیم ریشید کا ارشاد ہے کہ جو سر یا چہرہ کا زخم ہونے سے کم درجہ کا ہو اس میں صلح ہے۔

(۲۷۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ : مَا دُونَ الْمُوضِحَةِ أَجْرُ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۵۸) حضرت عامر ریشید کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں معالج کی اجرت ہے۔

(۲۷۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ عَقْلٌ إِلاَّ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۵۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید نے لکھا کہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو تو اس میں دیت نہیں ہے مگر معالج کی اجرت ہے۔

(۲۷۳٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ حُكْمٌ.

(۲۷۳۶۰) حضرت ابراہیم ریشید کا ارشاد ہے کہ جس چہرے اور سر کے زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۳٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ إِلاَّ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۶۱) حضرت مسروق ریشید نے فرمایا ہے کہ چہرے اور سر کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں محض معالج کی اجرت ہی دی جائے گی۔

(۲۷۳٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْخَدْشِ ، أَوِ الشَّيْءِ ؟ قَالَ : صُلْحٌ ، مَا لَمْ يَبْلُغْ فَرِيضَةً.

(۲۷۳۶۲) حضرت اعمش ریشید نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم ریشید سے خراش یا اس جیسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں صلح ہے جب تک کہ دیت کو نہ پہنچ جائے۔

(۲۷۳٦۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يُوَقِّتُ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ شَيْئًا.

(۲۷۳۶۳) حضرت اشعث کا ارشاد ہے کہ حسن ریشید سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہوتی تو کچھ بھی لازم نہ قرار دیتے۔

(۲۷۳٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ ؛ أَنَّ مُعَاذًا ، وَعُمَرَ جَعَلاَ فِيما دون الْمُوضِحَةِ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۶۴) حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ ریشید سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے سر اور چہرے کے ہڈی واضح نہ ہونے والے زخم پر معالج کی اجرت مقرر کی ہے۔

(۱۱) الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مَا فِيهَا ؟

چہرے پر موضحہ زخم کا حکم

(۲۷۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، قَالاَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۶۵) حضرت عمرو بن شعیب ؒ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ اور عمر ؓ نے ارشاد فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی واضح ہو جائے اس میں چہرہ اور سر برابر ہیں۔

(۲۷۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ ، فِيهَا خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۶۶) حضرت عمرو بن میمون ؒ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ نے لکھا کہ ہڈی واضح ہو جانے والے زخم میں سر اور چہرہ برابر ہیں، اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ كَالْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ شَيْنٌ، فَعَلَى قَدْرِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ.

(۲۷۳۶۷) حضرت سلیمان بن یسار ؒ کا ارشاد ہے کہ چہرہ کے جس زخم میں ہڈی واضح ہو جائے یہ حکم میں سر کے اس زخم کے برابر ہے کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے۔ البتہ اگر چہرہ میں کوئی عیب بن جائے تو اس کے بقدر دیت ہوگی جب تک کہ وہ ہڈی واضح ہو جانے والے زخم کی نصف دیت تک نہ پہنچ جائے۔

(۲۷۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ.

(۲۷۳۶۸) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی واضح ہونے والے زخم کا تعلق سر اور چہرے سے ہے۔

(۲۷۳۶۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ شَيْنٌ ، فَيَزِيدُ عَلَى قَدْرِ الشَّيْنِ.

(۲۷۳۶۹) حضرت مکحول ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم میں سر اور چہرہ برابر ہیں، الا یہ کہ چہرے میں کوئی عیب ہو جائے تو اس عیب کے بقدر زیادتی ہوگی۔

(۲۷۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ وَالأَنْفِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۷۰) حضرت زید ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی واضح کر دینے والے زخم میں چہرہ اور سر اور ناک برابر ہیں۔

(۲۷۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم میں چہرہ اور سر برابر ہیں۔

(۲۷۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ.

(۲۷۳۷۲) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ چہرے پر ہڈی کو واضح کر دینے والا زخم سر میں ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم کی ہی طرح ہے۔

(۲۷۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ.

(۲۷۳۷۳) حضرت شریح رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ چہرے پر ہڈی واضح کر دینے والا زخم سر میں ہڈی واضح کر دینے والے زخم کے برابر ہے۔

(۲۷۳۷٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ هوُنا وهوُنا سَوَاءٌ ، وَأَشَارَ مُعْتَمِرٌ بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ.

(۲۷۳۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہڈی کو واضح کر دینے والا زخم اس جگہ اور اس جگہ برابر ہیں اور معتمر رحمہ اللہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے اور سر کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۷۳۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :خَمْسٌ خَمْسٌ.

(۲۷۳۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پانچ، پانچ۔

(۲۷۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:الْمُوضِحَةُ فِي الرَّأْسِ خَمْسٌ، وَفِي الْوَجْهِ عَشْرٌ.

(۲۷۳۷۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جو زخم سر میں ہڈی کو واضح کر دے اس میں پانچ اور جو چہرے میں واضح کر دے اس میں دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ لَهَا دِيَتَانِ.

(۲۷۳۷۷) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جو زخم چہرے میں ہڈی کو واضح کر دے تو اس کی دو دیتیں ہیں۔

(۱۲) الأُذُنُ مَا فِيهَا مِنَ الدِّيَةِ ؟

(۲۷۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کان میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۳۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا اصْطُلِمَتِ الأُذُنُ فَفِيهَا دِيَتُهَا.

(۲۷۳۷۹) حضرت زید رحمہ اللہ نے فرمایا جب کان جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فِي الأُذُنِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَيس يَضُرُّ سَمْعُهَا ، وَيُغَشِّيهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ.

(۲۷۳۸۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کان میں پندرہ اونٹ ہیں، کیونکہ اس سے سننے میں نقص نہیں ہوتا، اور اس کو بال اور پگڑی ڈھانپ لیتے ہیں۔

(۲۷۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۸۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۷۳۸۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ نے بتایا کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کان میں آدھی دیت اور اس کے برابر سونا ہے۔

(۲۷۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۸۴) حضرت شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کان میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۸۵) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں آدھی دیت پانچ میں ہوگی، پھر جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۱۳) الأَنْفُ كَمْ فِيهِ ؟

ناک کی دیت

(۲۷۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ مَارِنُهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۶) آل عمر کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ناک کی نرم ہڈی جب ٹوٹ جائے تو اس میں دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ :فِی الأَنْفِ الدِّیَةُ.

(۲۷۳۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے۔

(۲۷۳۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ :فِی الأَنْفِ الدِّیَةُ، وَمَا قُطِعَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے اور جو ناک کاٹ دی گئی ہو تو پھر اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : کَانَ فِی کِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :فِی الأَنْفِ إِذَا اسْتُوْعِبَ مَارِنُہُ الدِّیَةُ.

(۲۷۳۸۹) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کی کتاب میں جو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھی ارشاد تھا کہ جس ناک کا نرم حصہ کاٹا جا چکا ہو تو اس میں دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، قَالَ :فِی الأَنْفِ الدِّیَةُ ، وَمَا نَقَصَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابِہِ.

(۲۷۳۹۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ناک میں دیت ہے اور جو جنایت ناک سے کم درجہ کی ہو تو اس کے حساب سے اس کی دیت ہے۔

(۲۷۳۹۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ :الأَنْفُ وَالأُذُنُ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ ، مَا نَقَصَ مِنْہُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک اور کان بمنزلہ دانت کے ہیں جو جنایت اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِی الأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُہُ ، أَوْ قُطِعَ الْمَارِنُ ، الدِّیَةُ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْہُ فَبِالْحِسَابِ.

(۲۷۳۹۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ناک کو جڑ سے کاٹ دیا جائے یا اس کا نرم حصہ کاٹ دیا جائے تو دیت (کاملہ) پانچ حصوں میں ہوگی اور جو جنایت اس سے کم درجہ کی ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ :فِی الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ، فَإِذَا بَلَغَ الْمَارِنُ الْعَظْمَ فَالدِّیَةُ وَافِیَةٌ ، فَإِنْ أُصِیبَ مِنَ الرَّوْثَةِ الأَرْنَبَةُ ، أَوْ غَیْرُہَا مَا لَمْ یَبْلُغَ الْعَظْمَ فَبِحِسَابِ الرَّوْثَةِ.

(۲۷۳۹۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ناک کی چونچ کے کٹنے میں دیت کا تیسرا حصہ ہے پھر اگر زخم نرم ہڈی تک پہنچ جائے تو

دیت کامل ہوگی اور اگر ناک کی چونچ کی وجہ سے بانسے یا کسی اور ناک کے حصہ کو کوئی تکلیف آئی تو جب تک وہ ہڈی تک نہ پہنچ جائے اس میں چونچ کے حساب سے ہی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۳۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :فِي الأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ ، فَمَا أُصِيبَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۹۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی جانب حکم جاری کیا کہ ناک جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :فِي الْعِرْنِينِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۵) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کی اوپر کی جانب کی ہڈی (جہاں ابرو اکٹھی ہوتی ہیں) میں دیت ہے۔

(۲۷۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۶) ناک کے بانسے میں دیت ہے۔

(۲۷۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے۔

(١٤) أَرْنَبَةُ الأَنْفِ ، وَالْوَتَرَةُ ، وَجَائِفَةُ الأَنْفِ

ناک کے بانسے، نتھنے اور ناک کے پردے کی دیت

(۲۷۳۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :فِي الأَرْنَبَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الأَنْفِ ، وَفِي الْوَتَرَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الأَنْفِ.

(۲۷۳۹۸) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کے بانسے میں اور دونوں نتھنوں کے درمیان والے پردے میں ناک کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي الْخَرَمَاتِ الثَّلاَثِ فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک کے تینوں پردوں میں دیت ہے اور ایک میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷٤۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَإِنْ أُصِيبَ مِنَ الرَّوْثَةِ الأَرْنَبَةُ ، أَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغِ الْعَظْمَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۰۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کی چونچ کے کٹنے میں دیت کا تیسرا حصہ ہے اور اگر چونچ سے بانسہ کو یا کسی اور

حصہ کو بھی زخم پہنچ گیا تو جب تک ہڈی تک زخم نہ پہنچ جائے تو اس وقت تک اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٤٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :فِي الأَنْفِ جَائِفَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۷۴۰۱) حضرت ابن جریج کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا ناک کے اندرونی زخم کا بھی اعتبار ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہے۔

(۲۷٤٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي جَائِفَةِ الأَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، فَإِنْ أَنْفَذَ فَالثُّلُثَانِ.

(۲۷۴۰۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ ناک کے اندرونی زخم کے بارے میں دیت کے تیسرے حصے کا کہا کرتے تھے۔ پھر اگر وہ بڑھ جائے تو دو تہائی کا کہا کرتے تھے۔

(۱۵) فِي كَسْرِ الأَنْفِ

ناک توڑنے کی دیت

(۲۷٤٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَسَرَ أَنْفَ رَجُلٍ ، فَبَرَءَ عَلَى عَثَمٍ ؟ قَالَ :فِيهِ حُكْمٌ.

(۲۷۴۰۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے ایک دوسرے آدمی کی ناک توڑ دی پھر ٹیڑھی جڑی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں فیصلہ ہوگا۔

(۲۷٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ؛ أَنَّ مَمْلُوكًا لِجُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ كَسَرَ إِحْدَى قَصَبَتَيْ أَنْفِ مَوْلًى لِعَطَاءِ بْنِ بُخْتٍ ، وَإِنَّ ابْنَ سُرَاقَةَ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :وَجَدْنَا فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :أَيُّمَا عَظْمٍ كُسِرَ ، ثُمَّ جُبِرَ كَمَا كَانَ فَفِيهِ حِقَّتَانِ ، فَرَاجَعَ ابْنُ سُرَاقَةَ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كُسِرَتْ إِحْدَى الْقَصَبَتَيْنِ ، فَأَبَى عُمَرُ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ فِيهَا الْحِقَّتَيْنِ وَافِيَتَيْنِ.

(۲۷۴۰۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عثمان بن ابی سلیمان رحمہ اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ جبیر بن سلیمان رحمہ اللہ کے ایک غلام نے عطاء بن بخت رحمہ اللہ کے ایک غلام کی ناک کی ایک ہڈی توڑ دی، اور ابن سراقہ رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کتاب میں دیکھا ہے کہ کوئی بھی ہڈی جب ٹوٹ کر دوبارہ اسی طرح جڑ جائے تو اس میں تو چوتھے سال والی اونٹنیاں دینی ہوں گی، پھر ابن سراقہ رحمہ اللہ دوبارہ گویا ہوئے کہ اس کی تو ناک کی دو ہڈیوں میں سے ایک ہی ٹوٹی ہے، لیکن عمر بن عبد العزیز نے پھر بھی اس میں دو کامل اونٹنیاں جو چوتھے سال میں چل رہی

ہوں کا ہی فیصلہ فرمایا۔

(١٦) الْعَيْنُ ، مَا فِيهَا ؟

آنکھ کی دیت

(٢٧٤٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۵) حضرت ابو بکر بن عمرو بن حزم ؒ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے جو کتاب عمرو بن حزم ؒ کو لکھی تھی اس میں تھا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۰۶) حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۷) ال عمر کے کسی آدمی کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : الْعَيْنُ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۸) حضرت عطاء ؒ کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(٢٧٤٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، أَخْمَاسًا.

(۲۷۴۰۹) حضرت عبد اللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں آدھی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٤١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۰) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے۔

(١٧) الْحَاجِبَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ابروؤں کی دیت

(٢٧٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْحَاجِبَيْنِ إِذَا اجْتِيحَا الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۱) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ جب دونوں ابروئیں جڑ سے اکھڑ جائیں تو اس میں دیت ہے اور اگر ایک اکھڑ جائے تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۲) حضرت شعبی ؒ نے فرمایا ہے کہ دونوں ابروؤں میں دیت ہے۔

(۲۷۴۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۳) حضرت حسن ؒ نے فرمایا کہ دونوں ابروؤں میں دیت (کاملہ) اور ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَاجِبِ إِذَا أُصِيبَ حَتَّى يَذْهَبَ شَعْرُهُ بِمُوضِحَتَيْنِ ؛ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۱۴) حضرت عمرو بن شعیب ؒ نے فرمایا ہے کہ ابوبکر ؓ نے ابرو کے بارے میں جس کو زخم پہنچا حتیٰ کہ دونوں ہڈیاں واضح ہوگئیں تھیں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۴۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ ثُلُثَا الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۵) حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا ہے کہ دونوں ابروؤں میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۴۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ اثْنَيْنِ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الدِّيَةُ ؛ الْيَدَيْنِ وَالْحَاجِبَيْنِ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ اثْنَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۶) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ آدمی اور عورت کے ہر جوڑنے جوڑے والے اعضا میں دیت ہوگی، یعنی ہاتھ اور ابروئیں وغیرہ اور شعبی ؒ نے فرمایا ہے کہ ہر جوڑے والے اعضاء میں دیت ہے۔

(۲۷۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ فِي الْحَاجِبِ يَتَحَصْحَصُ شَعْرُهُ ؛ أَنَّ فِيهِ كُلِّهِ الرُّبُعُ ، وَفِيمَا ذَهَبَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۱۷) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبد الکریم بن ابی المخارق ؒ نے بتایا ہے کہ ان کو آپ ﷺ کے کسی صحابی نے یہ بات بتائی ہے کہ ابرو کے بال جھڑ گئے ہوں تو اس پوری ابرو میں تو دیت کا چوتھائی ہے اور جس میں ابرو میں کچھ جھڑ چکے ہوں تو اسکے حساب سے دیت دینا ہوگی۔

(۲۷۴۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَا كَانَ مِنَ اثْنَيْنِ مِنَ الإِنْسَانِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۸) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا کہ انسان کے جو اعضاء جوڑے والے ہیں ان میں دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے اور جو اعضاء اکیلے ہیں ان میں (پوری) دیت ہے۔

(۱۸) شَعْرُ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ

سر کے بالوں کی دیت

(۲۷۴۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ الْعِجْلِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ الشَّقَرِيِّ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِقِدْرٍ، فَوَقَعَتْ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ فَأَحْرَقَتْ شَعْرَهُ، فَرُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَجَّلَهُ سَنَةً، فَلَمْ يَنْبُتْ، فَقَضَى فِيهِ عَلِيٌّ بِالدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۹) حضرت سلمہ بن تمام شقری نے فرمایا کہ ایک آدمی ہنڈیا کے پاس سے گزرا تو وہ اس کے سر پر گر گئی اور اس کے بال جل گئے تو بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو سال کی مہلت دی لیکن بال نہ اُگے تو انہوں نے اس میں دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ فِي الشَّعْرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ فَالدِّيَةُ.

(۲۷۴۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بال جب نہ اُگیں تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷۴۲۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۲۱) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷۴۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حَلْقُ الرَّأْسِ لَهُ نَذْرٌ؟ يَعْنِي أَرْشًا، قَالَ: لَمْ أَعْلَمْ.

(۲۷۴۲۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا سر کو مونڈھنے میں بھی کوئی چٹی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔

(۱۹) الأَشْفَارُ، مَا قَالُوا فِيهَا؟

پلکوں کی دیت

(۲۷۴۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: فِي الشُّفْرِ الأَعْلَى نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الشُّفْرِ الأَسْفَلِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۳) حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اوپر کی پلک میں آدھی اور نیچے کی پلک میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۴۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانُوا لاَ يُوَقِّتُونَ فِي الأَشْفَارِ شَيْئًا.

(۲۷۴۲۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ پلکوں کے اکھاڑنے میں کوئی چیز لازم نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲۷۴۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: فِي الأَشْفَارِ الدِّيَةُ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پلکوں میں دیت کامل ہے اور ہر ایک پلک کے بدلہ میں چوتھائی دیت ہے۔

(۲۷۴۲۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَاعِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي كُلِّ شُفْرٍ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۶) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ ہر پلک کے بدلہ دیت کا چوتھائی حصہ ہے۔

(۲۷٤۲۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: فِي الأَشْفَارِ حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۴۲۷) حضرت عبداللہ بن شبرمہ ؒ نے فرمایا ہے کہ ابراہیم ؒ کہا کرتے تھے کہ پلک اکھاڑنے میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

(۲۷٤۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فِي شَفْرِ الْعَيْنِ الأَعْلَى: إِذَا نُتِفَ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الشَّفْرِ الأَسْفَلِ ثُلُثُ دِيَةِ الْعَيْنِ.

(۲۷۴۲۸) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبدالعزیز بن عمر ؒ نے بتایا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے امرائے اجناد کو خط لکھا کہ اوپر والی آنکھ کی پلک اکھاڑنے پر آدھی اور نیچے والی پلک اکھاڑنے پر آنکھ کی تہائی دیت لازم ہے۔

(۳۰) فِي الأَجْفَانِ
پلکوں کی دیت

(۲۷٤۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَن دَاوُد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الْجَفْنِ الأَسْفَلِ الثُّلُثَانِ، وَفِي الأَعْلَى الثُّلُثُ.

(۲۷۴۲۹) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ اوپر والے پپوٹے میں دو تہائی اور نیچے والے پپوٹے میں ایک تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الأَجْفَانِ، فِي كُلِّ جَفْنٍ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۳۰) حضرت شعبی نے پپوٹوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہر پپوٹے میں چوتھائی دیت ہے۔

(۲۷٤۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي جَفْنَيِ الْعَيْنِ إِذَا نَدَرَا عَنِ الْعَيْنِ الدِّيَةَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لاَ بَقَاءَ لِلْعَيْنِ بَعْدَهُمَا، فَإِنْ تَفَرَّقَا جَعَلُوا فِي الأَسْفَلِ الثُّلُثَ، وَفِي الأَعْلَى الثُّلُثَيْنِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ أَجْزَأُ عَنِ الْعَيْنِ مِنَ الأَسْفَلِ، يَسْتُرُ وَيَكُفُّ عَنْهَا.

(۲۷۴۳۱) حضرت مکحول ؒ نے فرمایا کہ لوگ آنکھ کے جب دونوں پپوٹے آنکھ سے نکل جاتے تو کامل دیت مقرر کرتے تھے اور یہ اس لیے کرتے تھے کہ ان کے بعد آنکھ کا تحفظ نہیں رہتا اور اگر کوئی ایک نکل جاتا تو نیچے والے میں ایک تہائی اور اوپر والے میں دو تہائی مقرر کرتے تھے کیونکہ اوپر والا بنسبت نیچے والے کے زیادہ کفایت کرتا ہے وہ آنکھ کو چھپاتا اور اس سے (بیرونی اشیاء) کو روکتا ہے۔

(۳۱) الشَّارِبُ، مَا فِيهِ إِذَا نُتِفَ ؟
مونچھوں کی دیت

(۲۷٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى

أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :أَنْ يَكْتُبُوا إِلَيْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ ، فَكَانَ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ :وَإِنْ مُرِطَ الشَّارِبُ فَفِيهِ سِتُّونَ دِينَارًا ، وَإِنْ مُرِطَا جَمِيعًا فَفِيهِمَا مِئَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۳۲) حضرت عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی جانب خط لکھا کہ میری طرف اپنے علماء کی رائے بھیجیں، پس جس چیز پر علماء اجناد کا اتفاق تھا وہ یہ تھی کہ اگر ایک مونچھ کو نوچا جائے تو اس میں ساٹھ دینار ہیں اور اگر دونوں اکٹھی نوچ دی گئیں تو ایک سو بیس ''۱۲۰'' دینار ہیں۔

(۳۲) فِي الْفَمِ

منہ کی دیت

(۲۷٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي الْفَمِ إِذَا انْشَقَّ الدِّيَةَ.

(۲۷۴۳۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب منہ پھٹ جائے تو اس میں دیت ہے۔

(۳۳) إِذَا ذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ

سماعت اور بصارت ضائع کرنے کی دیت

(۲۷٤۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :إِذَا ضُرِبَ الرَّجُلُ حَتَّى يَذْهَبَ سَمْعُهُ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کو اتنا مارا جائے اس کی شنوائی ختم ہو جائے تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷٤۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ ضُرِبَ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَكَلاَمُهُ ، قَالَ لَهُ :ثَلاَثُ دِيَاتٍ.

(۲۷۴۳۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس کو مارا گیا اور اس کی شنوائی، گویائی اور بینائی چلی گئی تو اس میں تین دیتیں ہوں گی۔

(۲۷٤۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ ، فَنَعَتَ نَعْتَهُ ، قَالُوا :ذَاكَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :رُمِيَ رَجُل بِحَجَرٍ فِي رَأْسِهِ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَلِسَانُهُ وَعَقْلُهُ وَذَكَرُهُ ، فَلَمْ يَقْرَبِ النِّسَاءَ ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بِأَرْبَعِ دِيَاتٍ.

(۲۷۴۳۶) حضرت عوف رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے ایک بوڑھے سے سنا ہے ابن الاشعث رحمہ اللہ کے فتنہ سے قبل کہ کسی آدمی کو پتھر لگا اس کے سر میں جس سے اس کی عقل، یادداشت، شنوائی اور گویائی ختم ہوگئی اور وہ عورتوں کے قابل نہ رہا تو عمر نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷٤۳۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :فِي السَّمْعِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۳۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سماعت میں دیت ہے۔

(۲۷٤۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي ذَهَابِ السَّمْعِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۳۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سماعت کے ختم ہو جانے پر پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷٤۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ أُصِيبَ مِنْ أَطْرَافِهِ ، مَا قَدْرُهُ أَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ ؟ فَقَالَ :مَا سَمِعْتُ فِيهِ بِشَيْءٍ ، وَإِنِّي لأَظُنُّهُ سَيُعْطَى بِكُلِّ مَا أُصِيبَ مِنْهُ ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ.

(۲۷۴۳۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا کہ جس کے اطراف وجوانب میں ایسے زخم آئے ہوں کہ ان کی مقدار اس کی دیت سے بھی زیادہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بارے میں کچھ نہیں سنا، اور میرا خیال ہے کہ اس کے تمام اطراف کے زخموں کا بدلہ دیا جائے اگرچہ اس کی دیت سے بڑھ جائے۔

(۲۷٤٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ صَاحِبِهِ ، وَقَطَعَ أَنْفَهُ وَأُذُنَهُ ، قَالَ :يُحْسَبُ ذَلِكَ كُلُّهُ.

(۲۷۴۴۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ابن شہاب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے صاحب کی آنکھ کو پھوڑا اور اس کے ناک اور کان کاٹ دیے کہ اس تمام کے تمام کا حساب لگایا جائے گا۔

(۲۷٤٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رُمِيَ بِحَجَرٍ ، أَوْ ضُرِبَ عَلَى رَأْسِهِ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ ، وَانْقَطَعَ كَلاَمُهُ ؟ فَقَالَ :دِيَاتٌ ؛ فِي سَمْعِهِ دِيَةٌ ، وَفِي بَصَرِهِ دِيَةٌ ، وَفِي لِسَانِهِ دِيَةٌ ، فَقِيلَ لِلْحَسَنِ :رَبِحَ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا رَبِحَ ، وَلاَ أَفْلَحَ.

(۲۷۴۴۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حسن رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا کہ جس کو پتھر مارا گیا یا اس کے سر کو مارا گیا پھر اس کی قوت گویائی ختم ہوگئی اور اس کی نظر اور شنوائی بھی چلی گئی؟ تو حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کئی دیتیں لازم ہوں گی ایک اس کے کان کی ایک اس کی آنکھوں کی، اور ایک اس کی زبان کی تو حسن رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ "پھر تو وہ اچھا رہا" تو آپ نے جواب دیا کہ نہ وہ اچھا رہا ہے اور نہ اس نے فلاح پائی ہے۔

(٢٤) إِذَا ادَّعَى أَنَّ سَمْعَهُ قَدْ ذَهَبَ

زوال سماعت کا دعویٰ

(۲۷٤٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :

ضَرَبَنِی فُلاَنٌ حَتَّى صُمَّتْ إحْدَى أُذُنَیَّ ، فَقَالَ : كَيْفَ نَعْلَمُ ؟ فَقَالَ : ادْعُوا الأَطِبَّاءَ ، فَدَعوهُمْ فَشَمُّوهَا ، فَقَالُوا : هَذِهِ الصَّمَّاءُ.

(۲۷۴۴۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے یہاں تک کہ میرا ایک کان بہرا ہو گیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا ہمیں کیسے پتہ چلے گا تو اس نے جواب دیا کہ اطباء کو بلا لیجیے تو انہوں نے اطباء کو بلایا پھر انہوں نے سونگھ کر کہا کہ یہ بہرہ ہے۔

(٢٧٤٤٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ سَمْعُهُ ، قَالَ : يُحَلَّفُ عَلَيْهِ.

(۲۷۴۴۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنی سماعت کے زائل ہو جانے کا دعویٰ کرے ارشاد مروی ہے کہ اس آدمی سے اس پر قسم لی جائے گی۔

(٢٧٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى ذِهَابَ سَمْعِهِ ؛ فَأَمَرَ أَنْ يُحَلَّفَ عَلَيْهِ.

(۲۷۴۴۴) حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی شنوائی کے چلے جانے کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس پر اس کو قسم اٹھانے کا حکم دیا۔

(٢٧٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ ادَّعَى أَنَّ سَمْعَهُ قَدْ ذَهَبَ ؟ قَالَ : يَنْظُرُ إلَيْهِ الدَّارُونَ ، يَعْنِي الأَطِبَّاءَ.

(۲۷۴۴۵) حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنی سماعت کے زائل ہو جانے کا دعویٰ کرے ارشاد مروی ہے کہ اطباء کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

(٢٧٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إذَا سَمِعَ الرَّعْدَ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۴۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب اس نے کڑک دار آواز کو سنا اور بے ہوش ہو گیا تو اس میں دیت ہے۔

(٢٧٤٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُغْتَفَلُ فَيُصَاحُ بِهِ.

(۲۷۴۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اس کو بحالت غفلت پکارا جائے گا۔

(٢٧٤٤٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً فَذَهَبَ سَمْعُهُ ، وَقَدْ كَانَ سَمِيعًا ؟ قَالَ : يُتْرَكُ ، فَإِذَا اسْتَثْقَلَ نَوْمًا أُجْلِبَ حَوْلَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَنْبِهْ كَانَتِ الدِّيَةُ، وَإِنِ اسْتَنْبَهَ كَانَتْ حُكُومَةٌ.

(۲۷۴۴۸) حضرت زبیر بن جنادہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے دوسرے کو

مارا، پھر اس کی قوت سماعت چلی گئی، حالانکہ قبل ازیں وہ سنتا تھا؟ تو عطاء نے جواب دیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا، پھر جب وہ گہری نیند میں ہو تو اس کے ارد گرد شور وغل کیا جائے اگر وہ نہ جاگے تو دیت ہوگی اور اگر جاگ جائے تو فیصلہ ہوگا۔

(۲۵) إِذَا ذَهَبَ صَوْتُهُ ، مَا فِيهِ ؟

گونگا کرنے کی دیت

(۲۷۴۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ ، فَذَهَبَ صَوْتُهُ ؟ فَقَالَ :فِيهَا الدِّيَةُ.

(۲۷۴۴۹) حضرت محمد بن اسحاق ؒ ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے قاسم بن محمد ؒ سے سنا جبکہ ان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی دوسرے آدمی کے نرخرہ پر ضرب لگائی تھی جس سے اس کی آواز ختم ہو چکی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷۴۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا ضُرِبَ الرَّجُلُ فَحَدِبَ ، أَوْ غُنَّ ، أَوْ بُحَّ ، فَفِي كُلِّ وَاحِدةٍ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۰) حضرت زید نے فرمایا کہ آدمی کو مارا گیا پھر وہ کبڑا ہو گیا یا آواز میں بھنبھناہٹ پیدا ہو گئی یا اس کا گلا بیٹھ گیا تو اس میں سے ہر ایک میں دیت ہوگی۔

(۲۷۴۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْحَنْجَرَةِ ، إِذَا انْكَسَرَتْ فَانْقَطَعَ الصَّوْتُ مِنَ الرَّجُلِ ، الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۵۱) حضرت عبدالعزیز بن عمر ؒ سے مروی ہے کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز ؒ کے واسطے نرخرہ میں جب وہ ٹوٹ جائے اور آواز ختم ہو جائے، دیت کاملہ پر اتفاق کیا ہے۔

(۲۷۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :إِذَا ذَهَبَ كَلاَمُهُ فَالدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۲) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ جب کلام پر قادر نہ رہے تو دیت ہے۔

(۲۶) إِذَا أَصَابَهُ الصَّعَرُ ، مَا فِيهِ ؟

جبڑے کے ٹیڑھے پن کی دیت

(۲۷۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الصَّعَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۳) حضرت زید ؒ سے مروی ہے کہ گردن یا چہرے کے کسی ایک جڑے کی جانب ٹیڑھے پن میں دیت ہے۔

(۲۷۴۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ :أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا

لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الصَّعَرِ ، إِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الرَّجُلُ إِلاَّ مَا انْحَرَفَ :خَمْسُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۵۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر نے یہ خبر دی ہے کہا امرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے لیے اتفاق کیا ہے اس بات میں کہ جب ٹیڑھا پن ایسا ہو کہ آدمی دوسری جانب جس طرف سے چہرہ مڑ چکا ہے توجہ نہ کر سکے تو پچاس دینار ہیں۔

(۲۷) الرَّجُلُ تُضْرَبُ عَيْنُهُ فَيَذْهَبُ بَعْضُ بَصَرِهِ

بینائی متاثر ہونے کی دیت

(۲۷٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ عَيْنَ رَجُلٍ ، فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهِ وَبَقِيَ بَعْضٌ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَأَمَرَ بِعَيْنِهِ الصَّحِيحَةِ فَعُصِبَتْ ، وَأَمَرَ رَجُلاً بِبَيْضَةٍ فَانْطَلَقَ بِهَا وَهُوَ يَنْظُرُ حَتَّى انْتَهَى بَصَرُهُ ، ثُمَّ خَطَّ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَمًا ، قَالَ :ثُمَّ نَظَرَ فِي ذَلِكَ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً ، فَقَالَ :فَأَعْطُوهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ بَصَرِهِ مِنْ مَالِ الآخَرِ.

(۲۷۴۵۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی آنکھ کو زخمی کر دیا، اس کی بینائی کا کچھ حصہ ختم ہو گیا۔ یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ اس کی ایک آنکھ کو باندھنے کا حکم دیا اور ایک کو انڈا لے کر چلنے کا حکم دیا اور آدمی دیکھتا رہا یہاں تک کہ اس کی نظر ختم ہو گئی پھر اس جگہ ایک نشان گاڑ دیا سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پھر اس آدمی نے دوسری آنکھ میں سے دیکھا تو انہوں نے اس کو درست پایا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو دوسرے کے حال سے نظر میں نقصان کے بقدر حصہ دے دو۔

(۲۷٤٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ، وَهُوَ يُبْصِرُ بِهَا ، قَالَ :يَغْرَمُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۴۵۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے دوسرے کی آنکھ کو پھوڑ دیا ہو ارشاد منقول ہے کہ جتنا نظر میں نقصان ہوا ہے اس کے بقدر تاوان لازم کیا جائے گا۔

(۲۷٤٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ ، قَالَ :فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهَا وَبَقِيَ بَعْضٌ ، قَالَ :بِحِسَابِ مَا ذَهَبَ ، قَالَ :يُمْسِكُ عَلَى الصَّحِيحَةِ ، فَيَنْظُرُ بِالأُخْرَى ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَلَى الأُخْرَى ، فَيَنْظُرُ بِالصَّحِيحَةِ ، فَيُحْسَبُ مَا ذَهَبَ مِنْهَا.
قُلْتُ :ضَعُفَتْ عَيْنُهُ مِنْ كِبَرٍ فَأُصِيبَتْ ، قَالَ :نَذْرُهَا وَافِيًا.

(۲۷۴۵۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور فرمایا کہ کچھ نظر چلی جائے

اور کچھ باقی ہوتو جتنی چلی گئی اس کے حساب سے دیت ہوگی پھر فرمایا کہ صحیح آنکھ کو باندھ کر دوسری سے دیکھے گا پھر دوسری کو باندھ کر صحیح سے دیکھے گا اور جس قدر نظر کم ہوچکی ہے اس کے حساب سے دیت ہوگی میں نے پوچھا کہ اگر آنکھ بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوچکی ہو اور اس کو کوئی زخم آجائے؟ تو جواب دیا کہ اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷٤٥٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذُكِرَ قَوْلُ عَلِيٍّ فِي الَّذِي أُصِيبَتْ عَيْنُهُ حَيْثُ أَرَاهُ الْبَيْضَةَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنَّهُ إِنْ شَاءَ زَادَ فِي عَيْنِهِ الَّتِي يُبْصِرُ بِهَا ، فَقَالَ : إِنَّهُ يُبْصِرُ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا يُبْصِرُ بِهَا ، وَإِنْ شَاءَ نَقَصَ مِنْ عَيْنِهِ الَّتِي أُصِيبَتْ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُبْصِرُ بِهَا وَهُوَ يُبْصِرُ بِهَا ، وَلَكِنَّ أَمْثَلَ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَنْظُرَ طَبِيبٌ مَا يَرَى ، فَيَنْظُرُ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۴۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی آنکھ زخمی ہوجائے اس کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ کا قول مذکور ہے کہ انہوں نے اس کو انڈہ دکھایا، شعبی رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ اگر وہ اپنی بینائی والی آنکھ سے دیکھنے میں زیادتی کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے جتنا دیکھ سکتا ہے دیکھے میں نے سوال کیا کہ اگر زخم خوردہ آنکھ سے دیکھنے میں کمی کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ جتنا دیکھ سکتا ہے اتنا ہی نہ دیکھے بلکہ بہتر ہے کہ جتنا آسانی سے دیکھ سکتا ہو دیکھے پھر نقصان کو دیکھ لیا جائے گا (اندازہ لگالیا جائے گا)

(۳۸) الشَّفَتَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ہونٹوں کی دیت

(۲۷٤٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الشَّفَةِ السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، لأَنَّهَا تَحْبِسُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۵۹) حضرت زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نچلے ہونٹ میں دوتہائی دیت ہے کیونکہ وہ کھانے اور پانی کو روک کر رکھتا ہے، اور اوپر والے ہونٹ میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نچلے ہونٹ میں دوتہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ؛ فِي السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۱) حضرت محمد بن اسحق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے نچلے میں دوتہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی۔

(۲۷٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي إِحْدَاهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۶۳) حضرت شریح ؒ سے روایت ہے کہ دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۴۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفٌ.

(۲۷۴۶۴) حضرت عامر ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں کامل دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَا كَانَ مِنَ اثْنَيْنِ فِي الإِنْسَانِ فَفِيهِمَا الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۶۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ انسان کے جوڑے جوڑے والے اعضاء میں کامل دیت ہے، اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے اور جو اعضاء اکیلے اکیلے ہیں ان میں دیت کاملہ ہے۔

(۲۷۴۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي الشَّفَتَيْنِ بِالدِّيَةِ ، مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۶۶) حضرت عمرو بن شعیب ؒ نے فرمایا کہ ابو بکر ؓ نے دونوں ہونٹوں کے بدلہ میں سو انٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الشَّفَتَانِ مَا فِيهِمَا ؟ قَالَ : خَمْسُونَ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ، قُلْتُ : أَيُفَضَّلُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : السُّفْلَى تُفَضَّلُ ، زَعَمُوا ، قُلْتُ : بِكَمْ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي.

(۲۷۴۶۷) حضرت ابن جریج ؒ کا کہنا ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے پوچھا کہ ہونٹوں میں کتنی دیت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پچاس پچاس اونٹ ہر ہونٹ کے بدلہ میں، میں نے پوچھا کہ ان میں سے کونسا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لوگوں کا خیال ہے نچلا افضل ہے میں نے سوال کیا کہ وہ کتنا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

(۲۷۴۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَتُفَضَّلُ السُّفْلَى عَلَى الْعُلْيَا مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِالتَّغْلِيظِ ، وَلاَ تُفَضَّلُ بِالزِّيَادَةِ فِي عَدَدٍ ، وَلَكِنَّ الْخَمْسِينَ فِيهَا تَغْلِيظٌ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۴۶۸) حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا کہ دونوں ہونٹوں میں پچاس پچاس اونٹ ہیں اور مرد اور عورت کے نچلے ہونٹ کو دیت مغلظہ کی صورت میں فوقیت دی جائے گی لیکن عدد میں زیادتی کے ذریعہ فوقیت نہیں جائے گی، اور نچلے ہونٹ میں تغلیظ اونٹوں کی عمروں کی صورت میں ہوگی۔

(۲۷۴۶۹) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الشَّفَتَانِ سَوَاءٌ ؛

النِّصْفُ وَالنِّصْفُ.

(۲۷۴۶۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹ برابر ہیں ان میں آدھی آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، فِي السُّفْلَى الثُّلُثَانِ، وَفِي الْعُلْيَا الثُّلُثُ.

(۲۷۴۷۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے نچلے میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی۔

(۲۹) اللِّسَانُ، مَا فِيهِ إِذَا أُصِيبَ ؟

زبان کی دیت

(۲۷۴۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۱) آل عمر کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبان میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۴۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۲) حضرت زہری رحمہ اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ زبان کو جب جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں دیت کاملہ ہے۔

(۲۷۴۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، رَفَعَهُ، مِثْلَهُ.

(۲۷۴۷۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے بھی مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۴۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ زبان میں دیت ہے۔

(۲۷۴۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا، فَمَا نَقَصَ فَبِالْحِسَابِ.

(۲۷۴۷۵) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ زبان جب جڑ سے اکھاڑ لی جائے تو دیت پانچ حصوں میں ہوگی، اور جو اس سے کم ہو (یعنی جڑ سے نہ اکھڑی ہو) تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَمَا أُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ، فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۶) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زبان میں دیت کاملہ ہے اور جب زبان کا زخم اتنا بڑھ جائے کہ بات نہ ہو سکے تو اس میں بھی کامل دیت ہوگی۔

(۲۷٤۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي عُكْدَةِ اللِّسَانِ.

(۲۷۴۷۷) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ زبان کی جڑ میں (دیت کاملہ ہے)

(۲۷٤۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۴۷۸) حضرت حسن ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷٤۷۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي اللِّسَانِ إِذَا انْشَقَّ ، ثُمَّ الْتَأَمَ عِشْرُونَ بَعِيرًا.

(۲۷۴۷۹) حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا ہے کہ زبان جب چر جائے پھر اس کا زخم بھر جائے تو بیس اونٹ ہیں۔

(۲۷٤۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :اللِّسَانُ يُقْطَعُ كُلُّهُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۰) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ زبان ساری کاٹی جائے تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ دیت ہوگی۔

(۲۷٤۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي اللِّسَانِ إِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ ، إِذَا أُوعِبَ مِنْ أَصْلِهِ ، وَإِذَا قُطِعَتْ أَسَلَتُهُ فَتَكَلَّمَ صَاحِبُهُ ، فَفِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(بیهقی ۸۹)

(۲۷۴۸۱) حضرت عمرو بن شعیب ؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے زبان جب جڑ سے کٹ جائے تو دیت کاملہ کا اور اگر کٹ جائے اور صاحب لسان بات کر سکے تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷٤۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى :فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا قُطِعَ مِنَ اللِّسَانِ فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ كُلَّهُ فَفِيهِ الدِّيَةُ ، وَمَا نَقَصَ دُونَ ذَلِكَ فَبِحِسَابِهِ.

(۲۷۴۸۲) حضرت جریج ؒ نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ ؒ کا ارشاد ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کی کتاب میں ہے کہ جو زبان اتنی کٹ جائے کہ بات کرنے سے عاجز ہو تو اس میں پوری دیت ہے اور جو اس سے کم کٹی ہو تو آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَفِي لِسَانِ الْمَرْأَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا أُصِيبَ مِنْ لِسَانِهَا فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَبِحِسَابِهِ. (ابوداؤد ۲۶۱)

(۲۷۴۸۳) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر ؒ نے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کی کتاب میں لکھا ہے کہ عمر ؓ سے مروی ہے کہ زبان جب جڑ سے نکل جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور زبان کا جو زخم بڑھ جائے کہ بات

کرنے سے مانع ہوتو اس میں بھی کامل دیت ہے اور عورت کی زبان میں بھی دیت کاملہ ہے اور عورت کی زبان کا جوزخم بڑھ جائے اور بات کرنے سے مانع ہوتو اس میں بھی دیت کاملہ ہے اور زخم اس سے کم درجہ کا ہوتو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زبان میں دیت ہے۔

(٢٧٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ زبان میں دیت ہے۔

(٣٠) الذَّقَنِ وَاللَّحْيَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ٹھوڑی کی دیت

(٢٧٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الذَّقَنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۸۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ نے بتایا کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں اس بات پر اتفاق کرلیا تھا کہ ٹھوڑی میں دیت کا تہائی ہے۔

(٢٧٤٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي اللَّحْيِ إِذَا كُسِرَ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۸۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو شعبی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ڈاڑھی جب کاٹ دی جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(٢٧٤٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي فَقْمِي الإِنْسَانِ أَنْ يَثْنِيَ إِبْهَامَهُ ، ثُمَّ يَجْعَلَ قَصَبَتَهُ السُّفْلَى ، وَيَفْتَحَ فَاهُ فَيَجْعَلَهَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ ، فَمَا نَقَصَ مِنْ فَتْحِهِ فَاهُ مِنْ قَصَبَةِ إِبْهَامِهِ السُّفْلَى كَانَ بِحِسَابِهِ.

(۲۷۴۸۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سعید بن میسب رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جبڑے ٹوٹنے کی دیت کا اندازہ انگوٹھے سے لگایا جائے گا۔

(٣١) الْيَدُ ، كَمْ فِيهَا ؟

ہاتھ کی دیت

(٢٧٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْيَدِ خَمْسُونَ. (ابو داؤد ۴۵۵۳۔ احمد ۲۱۷)

(۲۷۴۸۹) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(۲۷٤۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : فِي الْيَدِ خَمْسُونَ. (نسائی ۷۰۵۹)

(۲۷۴۹۰) حضرت ابو بکر بن عمرو بن حزم ؒ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے عمرو بن حزم ؓ کو خط لکھا اس میں تھا کہ ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(۲۷٤۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۱) حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا ، رُبْعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبْعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۴۹۲) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے یعنی پچاس اونٹ چار حصوں میں ہوں گے ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اور چوتھائی چوتھے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہوں گی۔

(۲۷٤۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۳) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۴۹۴) حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ ہاتھ کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷٤۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَا وَضَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ مِنَ الْقَضِيَّةِ فِي الْجِرَاحَةِ : الْيَدُ إِذَا لَمْ يَأْكُلْ بِهَا صَاحِبُهَا ، وَلَمْ يَأْتَزِرْ ، وَلَمْ يَسْتَطِبْ بِهَا ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۹۵) حضرت عمرو بن شعیب ؒ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابو بکر اور عمر ؓ نے زخم کے بارے میں جو فیصلہ فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ ہاتھ سے جب نا تو صاحب الید کھا سکے اور نا تہبند باندھ سکے اور استنجاء کر سکے تو اس کی دیت پوری ہوگی اور جو زخم اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٤۹٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : فِي الْيَدِ تُسْتَأْصَلُ خَمْسُونَ ، قُلْتُ : أَمِنَ

الْمَنْكِبِ ، أَوْ مِنَ الْكَتِفِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ مِنَ الْمَنْكِبِ.

(۲۷۴۹۶) حضرت ابن جریج ویٹھیز کا ارشاد ہے کہ عطاء ویٹھیز نے فرمایا ہے کہ ہاتھ کو جب جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہے میں نے پوچھا کہ شانے سے کٹ جائے یا مونڈھے سے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ مونڈھے سے۔

(۲۷٤۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنْ قُطِعَتِ الأَصَابِعُ فَالدِّيَةُ ، وَإِنْ قُطِعَتِ الْكَفُّ فَخَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۹۷) حضرت مجاہد ویٹھیز کا ارشاد ہے کہ اگر انگلیاں کٹ جائیں تو دیت کاملہ ہوگی اور اگر ہتھیلی کٹ جائے تو پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷٤۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قُطِعَتِ الْيَدُ مِنَ الْمِفْصَلِ فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَإِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْعَضُدِ فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۸) حضرت عامر ویٹھیز کا ارشاد ہے کہ ہاتھ کو اگر جوڑ سے کاٹا گیا تو آدھی دیت ہے اور اگر بازو سے کاٹا گیا تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْيَدَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۴۹۹) حضرت عبداللہ ویٹھیز کا ارشاد ہے کہ دونوں ہاتھ برابر ہیں۔

(۳۲) الْيَدُ يُقْطَعُ مِنْهَا بَعْدَ مَا قُطِعَتْ

(۲۷۵۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قُطِعَتِ الْكَفُّ مِنَ الْمِفْصَلِ ، فَإِنَّ فِيهَا دِيَتَهَا ، فَإِنْ قُطِعَ مِنْهُمَا شَيْءٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ ، وَإِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْعَضُدِ ، أَوْ أَسْفَلَ مِنَ الْعَضُدِ شَيْئًا ، فَإِنَّ فِيهَا دِيَتَهَا.

(۲۷۵۰۰) حضرت ابراہیم ویٹھیز کا اشاد ہے کہ جب ہتھیلی کو جوڑ سے کاٹا گیا تو اس میں دیت ہے پھر اگر اس کے بعد کچھ ہاتھ کاٹا گیا تو اس میں عادل آدمی کا فیصلہ ہوگا اور اگر بازو یا بازو کے کچھ نیچے سے کٹ گئی تو اس میں بھی دیت کاملہ ہے۔

(۲۷۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنْ شَطْرِ الذِّرَاعِ ؟ قَالَ : خَمْسُونَ ، قُلْتُ : فَقُطِعَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ بَعْدُ ؟ قَالَ : جُرْحٌ ، لاَ أَحْسِبُ إِلاَّ ذَلِكَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ سُنَّةٌ.

(۲۷۵۰۱) حضرت ابن جریج ویٹھیز کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ویٹھیز سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہاتھ کو کلائی کے درمیان سے کاٹ دیا جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پچاس اونٹ دیت ہوگی، میں نے سوال کیا کہ بعد میں اگر باقی ہاتھ کا کچھ حصہ

بھی کٹ گیا تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے گمان میں تو زخم کی اجرت ہی ہوگی، الا یہ کہ کوئی اس بارے میں حدیث مل جائے۔

(۲۷٥۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنْ قُطِعَتِ الْكَفُّ فَخَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ ، فَإِنْ قُطِعَ مَا بَقِيَ مِنَ الْيَدِ كُلِّهَا ، أَوِ الذِّرَاعِ ، أَوْ قُطِعَ نِصْفُ الذِّرَاعِ : فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ أَيْضًا ، خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ، فَإِنْ كَانَتْ إِنَّمَا قُطِعَتْ مِنْ شَطْرِ ذِرَاعِهَا ، أَوِ الذِّرَاعِ بَعْدَ الْكَفِّ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : يَقُولُ ذَلِكَ ، فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ ، فَإِنْ قُطِعَ مَا بَقِيَ كُلُّهُ فَجُرْحٌ يُرَى فِيهِ. (عبدالرزاق ۱۷۶۸۹)

(۲۷۵۰۲) حضرت مجاہد ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ہتھیلی کٹ جائے تو اس میں پچاس اونٹ ہیں پھر اگر باقی سارا ہاتھ یا کلائی یا آدھی کلائی کٹ جائے تو اس میں بھی ہاتھ کی دیت کا نصف ہے یعنی پچیس اونٹ ہیں اور اگر کلائی کے درمیان سے یا کلائی کو ہتھیلی کے بعد کاٹا تو ابن جریج ؒ کا فرمان ہے کہ مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا پھر اگر اس کے بعد باقی سارا ہاتھ کاٹ دیا تو اس میں زخم کو دیکھ کر دیت ہوگی۔

(۳۳) التَّرْقُوَةُ مَا فِيهَا ؟

ہنسلی کی ہڈی کی دیت

(۲۷٥۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ : فِي التَّرْقُوَةِ جَمَلٌ.

(۲۷۵۰۳) حضرت عمر ؓ کے غلام اسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے عمر ؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ ہے۔

(۲۷٥۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ جُنْدُبِ الْقَاصِّ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي التَّرْقُوَةِ بِبَعِيرٍ.

(۲۷۵۰۴) حضرت عمر ؓ کے غلام اسلم کا ارشاد ہے کہ عمر ؓ نے ہنسلی کے ہڈی میں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا۔

(۲۷٥۰٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِي التَّرْقُوَةِ بَعِيرٌ.

(۲۷۵۰۵) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ ہے۔

(۲۷٥۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي التَّرْقُوَةِ بَعِيرَانِ.

(۲۷۵۰۶) حضرت سعید بن جبیر ؓ نے فرمایا کہ ہنسلی کی ہڈی میں دو اونٹ دیت ہیں۔

(۲۷٥۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : فِي التَّرْقُوَةِ حُكْمٌ.

(۲۷۵۰۷) حضرت مسروق ؒ نے فرمایا ہے کہ ہنسلی کی ہڈی میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ قَالاَ :إِنْ كُسِرَتْ فَأَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۵۰۸) حضرت مجاہد ؒاور شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(۲۷۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :إِنْ قُطِعَتِ التَّرْقُوَةُ فَلَمْ يَعِشْ فَلَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، فَإِنْ عَاشَ فَفِيهَا خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۰۹) حضرت عمرو بن شعیب ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور آدمی زندہ نہ رہے تو پوری دیت ہے اور اگر زندہ بچ جائے تو اس میں پچاس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :إِذَا انْجَبَرَتِ التَّرْقُوَةُ فَفِيهَا أَرْبَعَةُ أَبْعِرَةٍ ، يَعْنِي مَثَلَ بِالوَجُورِ.

(۲۷۵۱۰) حضرت ابو قتادہ ؒ کا ارشاد ہے کہ جب ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں جلد اونٹ ہیں۔

(٣٤) كَمْ فِي كُلِّ سِنٍّ ؟

دانت کی دیت

(۲۷۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ.

قَالَ:وَقَالَ أَبِي:يُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، بِمَا يَرَى أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ.(ابو داؤد ۲۶۱۔ عبدالرزاق ۱۷۴۹۰)

(۲۷۵۱۱) حضرت ابن طاؤس ؒ اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(ابو داؤد ۴۵۵۳۔ احمد ۱۸۲)

(۲۷۵۱۲) حضرت عمرو بن شعیب ؒ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي السِّنِّ خَمْسٌ. (ابو داؤد ۴۵۵۲۔ نسائی ۷۰۴۵)

(۲۷۵۱۳) حضرت عمرو بن شعیب ؒ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دانت میں

پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ ، أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۵۱۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی دیت ہے۔

(۲۷۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الأَسْنَانُ سَوَاءٌ ؛ اعْتَبِرْهَا بِالأَصَابِعِ.

(۲۷۵۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سارے دانت دیت میں برابر ہیں ان کو انگلیوں پر ہی قیاس کرلو۔

(۲۷۵۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الأَسْنَانُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۶) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمام دانت برابر ہیں۔

(۲۷۵۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ : أَنَّ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۷) حضرت شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میرے پاس عروۃ البارقی عمر رضی اللہ عنہ سے یہ پیغام لائے کہ دانت اور انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الأَسْنَانُ سَوَاءٌ ، وَقَالَ : إِنْ كَانَ لِلثَّنِيَّةِ جَمَالٌ فَإِنَّ لِلضِّرْسِ مَنْفَعَةً.

(۲۷۵۱۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمام دانت برابر ہیں اور فرمایا کہ ان سامنے والے دانتوں کو حسن کی وجہ سے فضیلت ہے تو ڈاڑھوں کو نفع رسانی کی وجہ سے فضیلت ہے۔

(۲۷۵۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : هِيَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۹) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ یہ تمام دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هِيَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ یہ دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا جَعَلاَ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءً.

(۲۷۵۲۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے انگلیوں اور دانتوں کو دیت میں برابر رکھا ہے۔

(۲۷۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۲) حضرت عاصم بن ضمرۃ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دانت میں اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ؛ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۳) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ آل عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ؛ أَنَّ فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : وَفِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سلمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے امرا اجناد کی طرف بھیجے ہوئے خط میں ہے کہ دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۵۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ پانچ حصوں میں ہوں گے۔

(۲۷۵۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الأَسْنَانُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تمام دانت برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(۲۷۵۲۷) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

(۳۵) مَنْ قَالَ تُفَضَّلُ بَعْضُ الأَسْنَانِ عَلَى بَعْضٍ

جن حضرات کے نزدیک دانتوں کی دیت مختلف ہے

(۲۷۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَطَاءٌ : فِي الأَسْنَانِ الثَّنِيَّتَيْنِ ، والرَّبَاعِيَتَيْنِ ، وَالنَّابَيْنِ خَمْسٌ خَمْسٌ ، وَفِيمَا بَقِيَ بَعِيرَانِ بَعِيرَانِ ، أَعْلَى الْفَمِ مِنْ ذَلِكَ وَأَسْفَلُهُ سَوَاءٌ ، ثَنِيَّتَا ، وَرَبَاعِيَتَا ، وَنَابَا أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ سَوَاءٌ ، وَأَضْرَاسُ أَعْلَى الْفَمِ ، وَأَضْرَاسُ أَسْفَلِ الْفَمِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عطاء رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اوپر نیچے کے سامنے والے دو دو دانتوں، اور ان کے ساتھ والے چاروں اوپر نیچے کے دانتوں، اور کچلی کے دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں اور باقی دانتوں میں دو دو اونٹ ہیں، اس میں اوپر کا منہ کا حصہ اور نیچے والا دونوں برابر ہیں اوپر اور نیچے کے سامنے والے چاروں دانت اور ان کے ساتھ والے چار اور کچلی والے دانت، اور اسی طرح منہ کی اوپر والی ڈاڑھیں اور نیچے والی سب کے سب برابر ہیں دیت میں۔

(۲۷۵۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ ، قَالَ :الأَسْنَانُ مِنْ أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ ، وَالأَضْرَاسُ مِنْ أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ ، سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بھی عطاء رحمہ اللہ جیسا ہی قول مروی ہے کہ منہ کے اوپر والے دانت اور نیچے والے دانت، اسی طرح منہ کی اوپر والی ڈاڑھیں اور نیچے والی ڈاڑھیں سب برابر ہیں۔

(۲۷۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، قَالَ:قَالَ أَبِي:يُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، بِمَا يَرَى أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ.

(۲۷۵۳۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ بعض کو بعض پر رائے اور مشورہ کی رائے کے اعتبار سے فضیلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا ، يَقُولُ : تُفَضَّلُ السِّتُّ فِي أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ عَلَى الأَضْرَاسِ ، وَأَنَّهُ قَالَ :فِي الأَضْرَاسِ صِغَارُ الإِبِلِ.

(۲۷۵۳۱) حضرت ابن جریج نے فرمایا ہے کہ مجھ کو عمرو بن مسلم رحمہ اللہ نے بتایا کہ انہوں نے طاؤس رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اوپر نیچے کے چھ دانتوں کو ڈاڑھوں پر فضیلت ہوگی اور انہوں نے فرمایا کہ ڈاڑھوں میں چھوٹی عمر کے اونٹ دیے جائیں گے۔

(۲۷۵۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِيمَا أَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ بِخَمْسٍ فَرَائِضَ خَمْسٍ ، وَذَلِكَ خَمْسُونَ دِينَارًا ، قِيمَةُ كُلِّ فَرِيضَةٍ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ ، وَفِي الأَضْرَاسِ بَعِيرٌ بَعِيرٌ.

وَذَكَرَ يَحْيَى :أَنَّ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ ؛ الثَّنَايَا ، وَالرَّبَاعِيَاتُ ، وَالأَنْيَابُ.

قَالَ سَعِيدٌ : حَتَّى إِذَا كَانَ مُعَاوِيَةُ فَأُصِيبَتْ أَضْرَاسُهُ ، قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ بِالأَضْرَاسِ مِنْ عُمَرَ ، فَقَضَى فِيهِ خَمْسَ فَرَائِضَ . قَالَ سَعِيدٌ :لَوْ أُصِيبَ الْفَمُ كُلُّهُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ لَنَقَصَتِ الدِّيَةُ ، وَلَوْ أُصِيبَ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ لَزَادَتِ الدِّيَةُ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الأَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ.

(۲۷۵۳۲) حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منہ کے سامنے والے دانتوں میں پانچ اونٹوں میں سے ایک کا فیصلہ کیا اور ہر اونٹ کی قیمت دس دینار ہے تو یہ کل پچاس دینار بن گئے اور ڈاڑھیں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سامنے والے دانت اوپر نیچے کے آگے والے چار دانت اور اس کے ساتھ اوپر نیچے کے چار دانت اور پھر کچلی والے دانت ہیں۔ حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں ہی معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھیں زخمی ہوئیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں ڈاڑھوں کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ جانتا ہوں تو انہوں نے اس میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا حضرت سعید رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق اگر تمام دانت ٹوٹ جائیں تو قیمت کم بنتی ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق دیت زیادہ بنتی ہے اور اگر میں ہوتا تو ڈاڑھوں میں دو دو اونٹ دیت مقرر کرتا۔

(۳۶) الْأَصَابِعُ مَنْ سَوَّى بَيْنَهَا

جن کے نزدیک سب انگلیوں کی دیت برابر ہے

(۲۷۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ ، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ. (بخاری ۶۸۹۵۔ ابوداؤد ۴۵۴۶)

(۲۷۵۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں۔

(۲۷۵۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ : أَنَّ الأَصَابِعَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۴) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس عروۃ البارقی رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ پیغام لائے کہ تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : الأَصَابِعُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔

(۲۷۵۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : هِيَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ تمام برابر ہیں۔

(۲۷۵۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الدِّيَةُ فِي الأَصَابِعِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دیت تمام انگلیوں میں برابر ہے۔

(۲۷۵۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، قَالَ : وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : الأَصَابِعُ سَوَاءٌ ، أَوْ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۸) حضرت ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے یہ روایت دیکھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ یہ اور یہ یا انہوں نے فرمایا کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔

(۲۷۵۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ، أَنَّهُمَا جَعَلاَ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ سَوَاءً.

(۲۷۵۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے انگلیوں اور دانتوں کی دیت کو برابر قرار دیا ہے۔

(۲۷٥٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الأَصَابِعُ سَوَاءٌ ، عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام انگلیاں برابر ہیں یعنی سب میں دس دس اونٹ دیت ہے۔

(۳۷) كَمْ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ؟

انگلیوں کی دیت

(۲۷۵٤۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :فِي الأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ. (ابوداؤد ۴۵۴۵۔ احمد ۳۹۷)

(۲۷۵۴۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۵٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ بِعَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ. (ابوداؤد ۴۵۴۴۔ ابن ماجه ۲۶۵۴)

(۲۷۵۴۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے بارے میں دس اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ :عَشْرٌ عَشْرٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۱۔ احمد ۲۱۵)

(۲۷۵۴۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کی دیت کے بارے میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۴۴) آل عمر رضی اللہ عنہ کے ایک شخص سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵٤۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :فِي الأَصَابِعِ ، فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں میں سے ہر انگلی کے بدلہ میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الإِصْبَعِ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انگلیوں میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنْ ذَهَبٍ ، أَوْ وَرِقٍ.

(۲۷۵۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی دیت ہے۔

(۲۷۵٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ خُمُسُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۵۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دیت کا حصہ پانچ حصوں میں کر کے دیا جائے گا۔

(۲۷۵٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الأَصَابِعُ كُلُّهَا سَوَاءٌ، فِيهَا الْعُشْرُ.

(۲۷۵۴۹) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ہر انگلی کے دیت برابر ہے اور اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرِ فَرَائِضَ.

(۲۷۵۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۵۱) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انگلی کے بارے میں (دیت میں) دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا بِكَفِّكَ نِصْفُ الْكَفِّ، وَفِي الْوُسْطَى بِعَشْرِ فَرَائِضَ، وَالَّتِي تَلِيهَا بِتِسْعِ فَرَائِضَ، وَفِي الْخِنْصَرِ بِسِتِّ فَرَائِضَ.

(۲۷۵۵۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے بارے میں ہتھیلی کی آدھی دیت کا، اور درمیان والی انگلی میں دس اونٹوں کا، اور اس کے ساتھ والی انگلی میں نو اونٹوں کا، اور چھنگلیا کے بارے میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَالْحَسَنِ ، كَانُوا يَقُولُونَ : فِي الأَصَابِعِ كُلِّهَا عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تمام کی تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ دیت ہیں۔

(۲۷۵۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ، وَنَحْنُ مَعَ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ الأَصَابِعَ أَثْلاَثًا ، وَقَرَنَ خَالِدٌ بَيْنَ الْخِنْصَرِ وَالْبِنْصَرِ ، وَبَيْنَ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا ، وَالإِبْهَامُ عَلَى حِدَةٍ.

(۲۷۵۵۵) حضرت عمر بن سلمہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ہم خالد بن عبد اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو عبد الملک بن مروان نے ہمیں ایک خط بھیجا کہ انگلیوں کو تین جگہ پر تقسیم کریں گے اور خالد نے چھنگلیا اور اس کے ساتھ کی انگلی کو ملایا (یعنی شمار کیا) اور درمیان

والی اوراس کے ساتھ والی کو ملایا اور انگوٹھے کو علیحدہ رکھا۔

(۲۷۵۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ مِفْصَلٍ مِنَ الأَصَابِعِ ثُلُثُ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، إِلاَّ الإِبْهَامَ فَإِنَّ فِي كُلِّ مِفْصَلٍ نِصْفَ دِيَتِهَا.

(۲۷۵۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگلیوں کی دیت کا تیسرا حصہ ہے سوائے انگوٹھے کے ،اس کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگوٹھے کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۷۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الإِبْهَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا عَشْرٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا عَشْرٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا ثَمَانٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا سَبْعٌ.

(۲۷۵۵۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انگوٹھے میں پندرہ اونٹ، اوراس کے متصل انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ، اوراس کے متصل انگلی کے بدلہ میں آٹھ اونٹ، اورسب سے آخر والی میں سات اونٹ بطور دیت دیے جائیں گے۔

(۲۷۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الأَصَابِعِ فِي كُلِّ مِفْصَلٍ ثُلُثُ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، إِلاَّ الإِبْهَامَ ، فَإِنَّ فِيهَا نِصْفَ دِيَتِهَا إِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْمِفْصَلِ ، لأَنَّ فِيهَا مِفْصَلَيْنِ.

(۲۷۵۵۸) حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ انگلی کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگلی کی دیت کا تہائی حصہ دیت ہوگی سوائے انگوٹھے کے کیونکہ اس میں انگوٹھے کا جوڑ کٹ جانے میں انگوٹھے کی دیت کا نصف دینا ہوگا اس لیے کہ اس میں دو ہی جوڑ ہوتے ہیں۔

(۳۸) مَنْ قَالَ أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ

جن کے نزدیک ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں

(۲۷۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الْقَضَاءَ فِي الأَصَابِعِ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ صَارَ إِلَى عَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۵۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں دس اونٹوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۲۷۵۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ أَصَابِعَ الرِّجْلَيْنِ وَالْيَدَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۰) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ہشام بن ھبیرہ رحمہ اللہ نے شریح رحمہ اللہ کو سوالیہ خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھ کر بھیجا کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں۔

(۲۷۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں۔

(۲۷۵۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۲) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں۔

(۳۹) الأَعْوَرُ تُفْقَأُ عَيْنُهُ

کانے کی آنکھ پھوڑنے کا حکم

(۲۷۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ : قَضَى فِيهَا عُمَرُ بِالدِّيَةِ.

(۲۷۵۶۳) حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کانے کی آنکھ کے پھوڑنے کی دیت کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ اس پر عبداللہ بن صفوان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں پوری دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۵۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي أَعْوَرَ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۲۷۵۶۴) حضرت ابوعیاض ؒ سے مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کانے آدمی کے بارے میں کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو زخم پہنچے پوری دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ الأَعْوَرِ إِذَا أُصِيبَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ تُفْقَأُ عَيْنٌ مَكَانَ عَيْنٍ ، وَيَأْخُذُ النِّصْفَ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۲۷۵۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کانے آدمی کے بارے میں کہ جب اس کی صحیح آنکھ زخمی ہو جائے ارشاد ہے کہ اگر چاہے تو آنکھ کے بدلہ میں آنکھ پھوڑ لے اور دیت آدھی لے لے اور اگر چاہے تو پوری دیت ہی صرف لے۔

(۲۷۵٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الأَعْوَرِ فَفِيهَا دِيَةٌ كَامِلَةٌ.

(۲۷۵۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب کانے کی آنکھ کو پھوڑا جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۵٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ؟ فَقَالَ ابْنُ صَفْوَانَ ، وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ : قَضَى فِيهَا عُمَرُ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَسْأَلُكَ يَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : تَسْأَلُنِي ؟ هَذَا يُحَدِّثُكَ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِيهَا بِالدِّيَةِ كَامِلَةً. (بیہقی ۹۴)

(۲۷۵۶۷) حضرت لاحق بن حمید ؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کانے کے بارے میں سوال کیا کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو پھوڑ دیا جائے، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ابن صفوان ؒ تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں

پوری دیت کا فیصلہ فرمایا ہے، پھر اس سائل نے کہا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہ میں آپ سے پوچھتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ تو نے مجھ سے سوال کردیا؟ جب کہ یہ تجھے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کررہا ہے کہ انہوں نے اس میں پوری دیت کا فیصلہ کیا ہے۔

(۲۷۵۶۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ مَا يَقُولُونَ فِي الأَعْوَرِ إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، وَلَمْ يَكُنْ أَخَذَ لِلأُخْرَى أَرْشًا ، فَقَالُوا : الدِّيَةُ كَامِلَةً ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : زَعَمَ أُنَاسٌ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِيهِمْ ، فَقَضَى فِيهَا عُثْمَانُ دِيَةَ الْعَيْنَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ، فَسَأَلْنَا عَنْ غَوْرِ ذَلِكَ ، فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ نَفَاذًا ، فَبَرِدَ.

(۲۷۵۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کی رائے یہ تھی کہ اگر کسی کانے کی صحیح آنکھ کسی نے پھوڑ دی اور اس نے پہلی آنکھ کا تاوان وصول نہیں کیا تھا تو اب اسے پوری دیت ملے گی۔ بنو کاہل کے کچھ لوگ یہ مقدمہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے تو انہوں نے دونوں آنکھوں کی دیت دلوائی تھی۔

(۲۷۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهِ غَيْرُهَا ، ثُمَّ أُصِيبَتْ ، الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۵۶۹) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ایک ہی آنکھ رہ گئی ہو پھر اس کو کوئی زخم آجائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي أَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ، قَالَ: فِيهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۵۷۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی آنکھ کو جب پھوڑا جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔

(٤٠) مَنْ قَالَ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ

جن کے نزدیک اس میں نصف دیت ہے

(۲۷۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الرَّجُلِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ ، وَلَيْسَ لَهُ عَيْنٌ غَيْرُهَا ، قَالَ : الْقِصَاصُ ، وَإِنْ فُقِئَتْ خَطَأً فَنِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۱) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی آنکھ کو پھوڑ دیا گیا جب کہ اس کی یہی ایک آنکھ تھی تو اس کے بدلہ میں قصاص ہے اور اگر غلطی سے پھوٹ گئی تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفٌ ، أَنَا أُدِي قَتِيلَ اللهِ؟.

(۲۷۵۷۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کانے شخص کی آنکھ کو پھوڑنے میں آدھی دیت ہے کیا میں اللہ کی پھوڑی ہوئی آنکھ کی بھی دیت بھروں گا؟

(٢٧٥٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۷۳) حضرت شعبی ولیٹی کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی صحیح آنکھ کو جب جان بوجھ کر پھوڑا جائے تو پھر اس آنکھ کے بدلہ میں آنکھ ہوگی (یعنی قصاص لیا جائے گا)

(٢٧٥٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ، مَا أَنَا فَقَأْتُ عَيْنَهُ الأُولَى.

(۲۷۵۷۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی صحیح آنکھ کو پھوڑنے کے بدلہ میں آنکھ ہے (یعنی قصاص) اس کی پہلی آنکھ کو میں نے تو نہیں پھوڑا ہے۔

(٢٧٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۵) حضرت عطاء بن ابی رباح ولیٹی نے فرمایا کہ اس میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٥٧٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۶) حضرت ابراہیم ولیٹی کا ارشاد ہے کہ اس میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٥٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَن فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَن مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ ؟ فَقَالَ : لاَ أَدِي قَتِيلَ اللهِ ، إِنَّمَا عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا دِيَةُ عَيْنٍ وَاحِدَةٍ.

(۲۷۵۷۷) حضرت مسروق ولیٹی سے مروی ہے کہ ان سے کانے کی آنکھ کو پھوڑے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کی پھوڑی ہوئی آنکھ کی دیت نہیں ادا کروں گا زخم لگانے والے پر محض ایک آنکھ کی ہی دیت لازم ہوگی۔

(٤١) الأَعْوَرُ يَفْقَأُ عَيْنَ إِنْسَانٍ

اگر کانا کسی کی آنکھ پھوڑ دے

(٢٧٥٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن دَاوُد ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي أَعْوَرَ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ، فَقَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۷۸) حضرت عامر ولیٹی سے کانے شخص کے بارے میں جو کسی دوسرے کی آنکھ کو پھوڑ دے روایت ہے کہ آنکھ کے بدلے میں آنکھ ہوگی۔

(٢٧٥٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الأَعْوَرِ إِذَا فَقَأَ عَيْنَ إِنْسَانٍ ، فُقِئَتْ عَيْنُهُ.

(۲۷۵۷۹) حضرت ابراہیم ولیٹی سے کانے شخص کے بارے میں کہ جب وہ کسی کی آنکھ کو پھوڑ دے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔

(۲۷۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۸۰) حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آنکھ کے بدلہ میں آنکھ دیت ہوگی۔

(٤٢) السِّنُّ إِذَا أُصِيبَتْ فَاسْوَدَّتْ

دانت اگر زخم کی وجہ سے سیاہ ہو جائے

(۲۷۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۵۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے (کسی کے زخمی کرنے کی وجہ سے) تو اس میں کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۸۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ فَعَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہوگی۔

(۲۷۵۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتْ فَعَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ قَضَى فِيهَا بِدِيَتِهَا.

(۲۷۵۸۵) حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّتْ ، أَوْ تَحَرَّكَتْ ، أَوْ رَجَفَتْ ، فَهُوَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۸۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے یا حرکت کرنے لگے یا وہ گر جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي السِّنِّ تَرْجُفُ ، قَالَ : عَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے دانت کے بارے میں جب وہ ہلنے لگے یہ ارشاد منقول ہے کہ اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷۵۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ ، أَوِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا دِيَتُهَا.

(۲۷۵۸۸) حضرت شعبی ریٹیلیز کا ارشاد ہے جب دانت سیاہ ہو جائے یا زرد ہو جائے تو اس میں اس کی کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۵۸۹) حضرت زہری ریٹیلیز نے فرمایا کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَن مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا، فَإِنَ اسْوَدَّتْ فَالْعَقْلُ تَامٌّ.

(۲۷۵۹۰) حضرت ابراہیم ریٹیلیز سے ایسے دانت کے بارے میں کہ جس کی مہلت طے شدہ ہو مروی ہے کہ اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت ہوگی۔

(٤٢) السِّنُّ إِذَا أُصِيبَتْ كَمْ يُتَرَبَّصُ بِهَا

دانت کے بارے میں کتنی مہلت دی جائے گی؟

(۲۷۵۹۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُتَرَبَّصُ بِهَا حَوْلاً.

(۲۷۵۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اس کو ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۲) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۳) حضرت ابراہیم ریٹیلیز سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا سَنَةً.

(۲۷۵۹۴) حضرت ابراہیم ریٹیلیز سے مروی ہے کہ دانت کے بارے میں ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَن حَسَنٍ، عَن فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي السِّنِّ، قَالَ:يُتَرَبَّصُ بِهَا سَنَةً.

(۲۷۵۹۵) حضرت شعبی ریٹیلیز کا دانت کے بارے ارشاد ہے کہ ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا كُسِرَتِ السِّنُّ أَجَّلَهُ سَنَةً.

(۲۷۵۹۶) حضرت شریح ریٹیلیز کا ارشاد ہے جب دانت ٹوٹ جائے تو اس کی مہلت ایک سال ہے۔

(۲۷۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُنْتَظَرُ بِهَا سَنَةً ، فَإِنِ اسْوَدَّتْ ، أَوِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا الْعَقْلُ.

(۲۷۵۹۷) حضرت عامر ولیٹھیڈ نے فرمایا کہ ایک سال انتظار کیا جائے گا پھر اگر سیاہ یا زرد ہو گیا تو اس میں کامل دیت ہوگی۔

(٤٤) السِّنُّ يُكْسَرُ مِنْهَا الشَّيْءُ

اگر دانت کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے

(۲۷۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي السِّنِّ إِذَا كُسِرَ بَعْضُهَا ، أُعْطِي صَاحِبُهَا بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۵۹۸) حضرت علی رٹی ٹنو سے دانت کے بارے میں مروی ہے جب کچھ دانت ٹوٹ گیا تو صاحب دانت کو اس دانت کے نقصان کے بقدر حصہ دے گا۔

(۲۷۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۹) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷٦۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷٦۰۰) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷٦۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الأَنْفُ وَالأُذُنُ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ ، مَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷٦۰۱) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ نے فرمایا کہ کان ناک بمنزلہ دانت کے ہیں اور جو اس سے کم ہو تو اسکے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٦۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، فَمَا كُسِرَ مِنْهَا إِذَا لَمْ يَسْوَدَّ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷٦۰۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹھیڈ سے مروی ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور جو دانت ٹوٹ کر سیاہ نہیں ہوا تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٦۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ فِيهَا قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷٦۰۳) حضرت شریح ولیٹھیڈ سے روایت ہے کہ وہ اس میں نقصان کے بقدر دیت مقرر کرتے تھے۔

(۲۷٦۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا كُسِرَ مِنْهَا إِذَا لَمْ يَسْوَدَّ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ.

(۲۷٦۰۴) حضرت عطاء ولیٹھیڈ کا ارشاد ہے کہ جو دانت ٹوٹ کر سیاہ نہ ہوا ہو تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٦۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي

السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّ بَعْضُهَا فَبِحِسَابِ مَنْزِلَةِ الْكَسْرِ.

(۲۷۶۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دانت کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس کا بعض حصہ سیاہ ہو جائے تو ٹوٹے ہوئے کے بقدر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كُسِرَ مِنْهَا نِصْفٌ ، أَوْ ثُلُثٌ وَهِيَ بَيْضَاءُ ، فَبِحِسَابِ مَا كُسِرَ مِنْهَا.

(۲۷۶۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر آدھا یا تہائی دانت ٹوٹ جائے اور وہ سفید ہی رہے تو ٹوٹے ہوئے کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۴۵) السِّنُّ السَّوْدَاءُ تُصَابُ

کالے دانت کی دیت

(۲۷۶۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا أُصِيبَتْ فَفِيهَا حُكُومَةُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سیاہ دانت کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ زخمی ہو جائے تو اس میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۶۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سیاہ دانت میں فیصلہ ہوگا۔

(۲۷۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیاہ دانت میں اس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ :فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ وَكَانَتْ ثَابِتَةً ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ دانت کو کھینچ دیا جائے جبکہ وہ جڑا ہوا تھا تو اس میں اس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٤٦) فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تبْخَص

نابینا آنکھ کو پھوڑنے کی دیت

(۲۷۶۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ :مِئَةَ دِينَارٍ.

(۲۷۶۱۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نابینا آنکھ نکال دی جائے تو اس میں سو''۱۰۰'' دینار ہیں۔

(۲۷۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۱۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِيهَا ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۶) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي عَيْنٍ قَائِمَةٍ بُخِصَتْ بِمِئَةِ دِينَارٍ.

(۲۷۶۱۷) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے نابینا آنکھ کے بارے میں جس کو نکال دیا گیا ہو سو دینار کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۶۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالُوا: فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۱۸) حضرت حکم، حماد، اور ابراہیم رحمہم اللہ کا ارشاد ہے کہ نابینا آنکھ (کے پھوڑنے) کے بارے میں عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا بُخِصَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نابینا آنکھ کو جب نکال دیا جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷٦۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ حُكْمٌ.

(۲۷٦۲۰) حضرت مسروق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آشوب زدہ آنکھ میں فیصلہ ہے۔

(۲۷٦۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ إِذَا بُخِصَتْ وَكَانَتْ قَائِمَةً : ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷٦۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آشوب زدہ آنکھ کو جب پھوڑا جائے جب کہ اس سے قبل وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی تھی تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(٤٧) بَابُ الرِّجْلِ كَمْ فِيهَا ؟

پاؤں کی دیت کا بیان

(۲۷٦۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَا وَضَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ مِنَ الْقَضِيَّةِ : أَنَّ الرِّجْلَ إِذَا بَسَطَهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ يَقْبِضْهَا ، أَوْ قَبَضَهَا فَلَمْ يَبْسُطْهَا ، أَوْ قُلِّصَتْ عَنِ الأَرْضِ فَلَمْ تَبْلُغْهَا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷٦۲۲) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے وضع کیے گئے فیصلہ میں یہ بات ہے کہ جب صاحب پاؤں اپنے پاؤں کو کھول کر اس کو لپیٹ نہ سکے یا لپیٹ کر ان کو کھول نہ سکے یا زمین سے اٹھا کر دوبارہ نہ رکھ سکے (تو اس میں نصف دیت ہوگی) اور جو جنایت اس سے کم درجہ کی ہو تو اس کی چٹی اس کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷٦۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷٦۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ پاؤں میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٦۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷٦۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پاؤں میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٦۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : فِي الْيَدِ تُصَابُ فَتُشَلُّ ، أَوِ الرِّجْلِ ، أَوِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷٦۲۵) حضرت حکم اور حماد ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں کو جب کوئی زخم آئے تو وہ شل ہو جائیں یا آنکھ کو کوئی زخم آئے اور اس کی بصارت ختم ہو جائے اور اپنی جگہ پر گڑی رہے تو ان صورتوں میں کامل دیت ہوگی۔

(۲۷٦۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ.

(۲۷۶۲۶) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاؤں میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۲۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پاؤں میں پچاس اونٹ دیت ہے جو پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، قَالَ: فِي كِتَابٍ كَتَبَهُ مَرْوَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: إِذَا قَزَلَتِ الرِّجْلُ، فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب پاؤں لنگڑا ہو جائے تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۴۸) الْجَائِفَةُ كَمْ فِيهَا ؟

پیٹ تک سرایت کر جانے والے زخم کا حکم

(۲۷۶۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندر تک جو زخم پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۲) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَائِفَةِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۳) حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۶۳۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْجَائِفَةُ فِي الْبَطْنِ وَالْفَخِذِ، دِيَتُهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پیٹ اور ران کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا يَرْمُونَ، فَرَمَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ خَطَأً، فَأَصَابَ بَطْنَ رَجُلٍ، فَأَنْفَذَهُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَدُووِيَ فَبَرَأَ،

فَرُفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى فِيهِ بِجَائِفَتَيْنِ.

(۲۷۶۳۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے تو ایک آدمی نے تیر غلط نشانہ لگا دیا جو کسی آدمی کے پیٹ پر لگا اور کمر تک چھیلتا ہوا نکل گیا پھر اس کا علاج کیا گیا تو وہ ٹھیک ہو گیا یہ معاملہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے اس میں اس کے دو اندرونی زخموں کے برابر دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي النَّافِذَةِ فِي الْجَوْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَفِي الأُخْرَى مِئَةُ دِينَارٍ.

(۲۷۶۳۶) حضرت زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے اور دوسرے میں سو دینار ہیں۔

(۲۷۶۳۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَن بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :الْجَائِفَةُ فِي الْجَوْفِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ جَائِفَتَانِ.

(۲۷۶۳۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پیٹ کے اندرونی زخم میں کہ جو دوسری جانب سے نکل آئے دو پیٹ کے زخموں کے برابر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى رَجُلاً فَأَنْفَذَهُ قَالَ :فِيهِ جَائِفَتَانِ.

(۲۷۶۳۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے کو تیر مارا اور وہ دوسری جانب سے نکل گیا تو اس میں پیٹ کے دو زخموں کے برابر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۴۹) الْجَائِفَةُ فِي الأَعْضَاءِ

اعضاء میں سرایت کر جانے والے زخم کا حکم

(۲۷۶۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، مِئَة دِينَارٍ.

(۲۷۶۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہر اس زخم میں کہ جو ہاتھ یا پاؤں سے پار نکل جائے اس میں سو دینار ہیں۔

(۲۷۶۴۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْجَائِفَةُ فِي الْفَخِذِ دِيَتُهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ران کے اندرونی زخم میں (یعنی جو گہرا ہونے کی وجہ سے اندر تک چلا گیا ہو) ران کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٦٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ فَدِيَتُهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذَلِكَ الْعُضْوِ.

(۲۷۶۴۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ ہر اس زخم میں کہ کسی عضو کے پار ہو جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تیسرا حصہ دیت ہوگی۔

(٢٧٦٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ عَظْمٍ جَائِفَةٌ ، فَكُلُّ عَظْمٍ أُجِيفَ فَجَائِفَتُهُ مِنْ حِسَابِ ذَلِكَ الْعَظْمِ.

(۲۷۶۴۳) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ ہر ہڈی کے لیے اندرونی (گہرا) زخم ہے پس جس ہڈی کو بھی اندرونی زخم آیا اس کی دیت اس ہڈی کے حساب سے ہوگی۔

(٢٧٦٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ رَمْيَةٍ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ ، فَفِيهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذَلِكَ الْعُضْوِ.

(۲۷۶۴۴) حضرت عمر ؓ کا ارشاد ہے کہ اگر تیر بھی کسی عضو سے نکل جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تیسرا حصہ دیت ہوگی۔

(٥٠) الذَّكَرُ مَا فِيهِ ؟

عضو تناسل کی دیت

(٢٧٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ. (عبدالرزاق ١٧٦٣٦)

(۲۷۶۴۵) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ ال عمر کے آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۶) حضرت علی ؓ نے فرمایا ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۴۷) حضرت عبداللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ فرماتے ہیں کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الذَّكَرِ الدِّيَةَ. (ابو داؤد ۲٦٥)

(۲۷۶۵۱) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضو تناسل میں دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :اسْتُؤْصِلَ الذَّكَرُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ ، قُلْتُ :أَرَأَيْتَ إِنْ أُصِيبَتِ الْحَشَفَةُ ، ثُمَّ أُصِيبَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ ؟ قَالَ :جُرْحٌ.

(۲۷۶۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر عضو تناسل جڑ سے اکھڑ جائے تو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر حشفہ کٹ گیا پھر اس کے بقیہ حصہ سے کچھ کٹ گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا زخم کی دیت ہوگی۔

(۲۷٦٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ:فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(۲۷٦٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي ذَكَرِ الرَّجُلِ بِدِيَتِهِ ، مِئَةٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۶۵۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے عضو تناسل میں دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٥١) الْحَشَفَةُ تُصَابُ، كَمْ فِيهَا ؟

عضو تناسل کے کنارے کی دیت

(۲۷٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ ، أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ :الدِّيَةُ كَامِلَةٌ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۶۵۵) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضو تناسل میں جب جڑ سے کٹ جائے یا حشفہ کٹ جائے تو پوری دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :فِي الْحَشَفَةِ إِذَا قُطِعَتِ

الدِّيَةُ ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہوگی اور جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت دینا ہوگی (یعنی پورا حشفہ نہ کٹا ہو)

(۲۷۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، أَوْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۰) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷۶۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ وَحْدَهَا الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو ابن ابی نجیح رحمہ اللہ نے مجاہد سے یہ بات نقل کی ہے کہ اکیلے حشفہ میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۶۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَرَأَيْتَ إِنْ أُصِيبَتِ الْحَشَفَةُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَثَبْتٌ ؟ قَالَ :قَدْ قَالُوا ذَلِكَ.

(۲۷۶۶۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر حشفہ کٹ جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہوگی میں نے سوال کیا کہ کیا پوری دیت ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے اسی طرح کہا ہے۔

(۲۷۶۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہوگی۔

(۵۲) الْيَدُ الشَّلاَّءُ تُصَابُ

مفلوج ہاتھ کو کاٹنے کی دیت

(۲۷۶۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ حُكْمٌ ، وَفِي الضِّرْسِ حُكْمٌ ، يَعْنِي الْمَأْكُولَ.

(۲۷۶۶۴) حضرت مسروق ؒ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ اگر کٹ جائے تو اس میں فیصلہ ہے اور کھوکھلی ڈاڑھ میں بھی فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۵) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ شل ہاتھ میں جب کٹ جائے تو تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۶) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا جب شل ہاتھ کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ جب کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ جب کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ ، قَالُوا : فِيهَا حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۶۹) حضرت حکم، حماد، اور ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ شل ہاتھ میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ ہوگا۔

(۵۳) الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ تُكْسَرُ ثُمَّ تَبْرَأُ

ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر ٹھیک ہو جائیں تو ان کی دیت

(۲۷۶۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ ، ثُمَّ بَرَأَتْ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهَا شَيْءٌ : أَرْشُهَا مِئَةٌ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

(۲۷۶۷۰) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ جب ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر دوبارہ ٹھیک ہو جائے اور اس میں کوئی نقص بھی پیدا نہ ہو تو اس میں ''۱۸۰'' درہم دیت ہے۔

(۲۷۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْيَدِ، أَوِ الرِّجْلِ إِذَا كُسِرَتْ صُلْح.

(۲۷۶۷۱) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ ہاتھ پاؤں جب کٹ جائیں تو اس میں صلح ہے۔

(۲۷۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ سَاقُهُ فَجُبِرَتْ وَاسْتَقَامَتْ، فَقَضَى فِيهَا بِعِشْرِينَ دِينَارًا.

قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّهَا وَهَنَتْ.

(۲۷۶۷۲) حضرت عبداللہ بن ذکوان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ کر صحیح ہوگئی تھی بیس دینار کا، عبداللہ بن ذکوان ؒ کا ارشاد ہے کہ ان سے کہا گیا یہ تو بہت ہلکی دیت ہے۔

(۲۷۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عن ابن سيرين، عَنْ شُرَيْحٍ؛ فِي رَجُلٍ كَسَرَ يَدَ رَجُلٍ فَجُبِرَتْ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: عَلَى الْكَاسِرِ أَجْرُ الْجَابِرِ، أَمَا يَحْمَدُ اللَّهَ حَيْثُ رَدَّ عَلَيْهِ يَدَهُ.

(۲۷۶۷۳) حضرت شریح ؒ نے ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس نے دوسرے کا ہاتھ توڑ دیا تھا پھر وہ صحیح ہوگیا فرمایا ہے کہ توڑنے والے پر صرف جوڑنے والے کی اجرت ہے، کیا وہ یعنی جس کا ہاتھ ٹوٹا تھا اس پر شکرادا نہیں کرتا کہ اللہ نے اس کا ہاتھ ٹھیک کردیا ہے۔

(۲۷۶۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: فِي الأَعْضَاءِ كُلِّهَا حُكُومَةٌ.

(۲۷۶۷۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ تمام اعضاء میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۷۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ فِي السَّاقِ تُكْسَرُ خَمْسُونَ دِينَارًا، وَإِذَا بَرَأَتْ عَلَى عَثْمٍ فَفِيهَا خَمْسُونَ دِينَارًا، وَفِي الْعَثْمِ مَا فِيهِ.

(۲۷۶۷۵) حضرت زید بن ثابت ؓ سے مروی ہے کہ جب پنڈلی ٹوٹ جائے تو اس میں پچاس دینار ہیں اور جب وہ ٹیڑھی جڑ جائے تو اس میں پچاس دینار ہیں اور ٹیڑھے میں وہ دیت ہے جو ٹوٹنے میں ہے۔

(۲۷۶۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: فِي الذِّرَاعِ، وَالسَّاقِ، وَالْعَضُدِ، وَالْفَخِذِ إِذَا كُسِرَتْ، ثُمَّ جُبِرَتْ: قَلُوصَانِ، قَلُوصَانِ.

(۲۷۶۷۶) حضرت سلیمان یسار ؒ فرماتے ہیں کہ کلائی، پنڈلی، بازو اور ران جب ٹوٹ جائیں اور جڑ جائیں تو اس میں دو، دو جوان اونٹنیاں دیت ہیں۔

(۲۷۶۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: كُسِرَتِ الْيَدُ، أَوِ الرِّجْلُ، أَوِ التَّرْقُوَةُ

فَجُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ ، قَالَ :فِي ذَلِكَ شَيْءٌ ، وَمَا بَلَغَنِي مَا هُوَ.

(۲۷۶۷۷) حضرت ابن جریج ؒ، عطاء ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر ہاتھ یا پاؤں یا ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ کر پھر ٹیڑھی ہو جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کچھ تاوان ہے لیکن مجھ تک نہیں پہنچ سکی یہ بات کہ وہ کتنا یا کیا ہے۔

(۲۷۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ يَدُهُ ، قَالَ :يُعَوَّضُ مِنْ يَدِهِ . قَالَ :وَقَالَ مُحَمَّدٌ :قَالَ شُرَيْحٌ :يُعْطَى أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۶۷۸) حضرت حسن ؒ سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ہاتھ ٹوٹ گیا ہو مروی ہے کہ اس کو اس کے ہاتھ کا بدلہ دیا جائے گا حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ محمد ؒ نے فرمایا ہے کہ شریح نے فرمایا کہ اس کو معالج کی اجرت دی جائے گی۔

(۲۷۶۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الَّذِي يُكْسَرُ ذِرَاعُهُ ، ثُمَّ يُجْبَرُ ، قَالَ :يُرْضَخُ لَهُ شَيْءٌ.

(۲۷۶۷۹) حضرت حسن ؒ اس شخص کے بارے میں کہ جس کی کلائی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی ہو فرماتے ہیں کہ اس کو کچھ تھوڑا سا بہت دے دیا جائے گا۔

(۵٤) الظُّفُرُ يَسْوَدُّ وَيَفْسُدُ

ناخن سیاہ ہو کر خراب ہو جائے تو اس کی دیت

(۲۷۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي الظُّفُرِ إِذَا سَقَطَ فَلَمْ يَنْبُتْ ، أَوْ نَبَتَ مُتَغَيِّرًا :عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، وَإِنْ خَرَجَ أَبْيَضَ فَفِيهِ خَمْسُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۸۰) حضرت زید بن ثابت ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ناخن میں جب وہ گر جائے اور نہ نکلے یا متغیر ہو کر نکلے دس دینار کا فیصلہ فرمایا اور اگر سفید ناخن نکل آئے تو پانچ دینار کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا أَعْوَرَ خُمُسُ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۱) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ ناخن جب کھوکھلا ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ ہے۔

(۲۷۶۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَضَى فِي ظُفُرِ رَجُلٍ أَصَابَهُ رَجُلٌ فَأَعْوَرَ ، بِعُشْرِ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۲) حضرت ابن عباس ؓ نے ایک آدمی کے ناخن کے بارے میں کہ جس کو دوسرے آدمی نے خراب کر دیا پھر وہ کھوکھلا ہو گیا انگلی کی دیت کے دسویں حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي الظُّفُرِ إِذَا نَبَتَ ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ عَيْبٌ فَبَعِيرٌ.

(۲۷۶۸۳) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ناخن کے بارے میں کہ جب وہ اگ جائے ارشاد منقول ہے کہ اگر اس میں کوئی عیب ہو تو ایک اونٹ تاوان ہوگا۔

(٢٧٦٨٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الظُّفُرِ إِذَا اعْرَنْجَمَ وَفَسَدَ بِقَلُوصٍ.

(۲۷۶۸۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن میں جب وہ ٹیڑھا اور بے کار ہو جائے تو ایک جوان اونٹنی کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٧٦٨٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ فَفِيهِ نَاقَتَانِ ، فَإِنْ نَبَتَتْ عَمْيَاءَ لَيْسَ لَهَا وَبِيصٌ ، فَفِيهَا نَاقَةٌ.

(۲۷۶۸۵) حضرت عبدالکریم فرماتے ہیں کہ جب ناخن توڑا گیا اور دوبارہ نہ نکلا تو اس میں دو اونٹنیاں لازم ہیں اور اگر خرابی کے ساتھ نکلا تو اس میں ایک اونٹنی ہے۔

(٢٧٦٨٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ، فَفِيهِ بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ فَفِيهِ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۲۷۶۸۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ناخن جب نہ اگے تو اس میں ایک دوسرے سال والی اونٹنی ہے اور اگر وہ نہ ہو تو تیرے سال والی اونٹنی ہے۔

(٢٧٦٨٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ ؟ فَقَالَ :قَدْ سَمِعْت فِيهِ بِشَيْءٍ ، وَلاَ أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۷۶۸۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ناخن کے بارے میں سوال کیا (جب وہ نہ اگے تو کیا ہوگا) انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس میں کچھ سنا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔

(٢٧٦٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ ، وَأَهْلَ الرَّأْيِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الظُّفُرِ إِذَا نُزِعَ فَعَنِتَ ، أَوْ سَقَطَ، أَوِ اسْوَدَّ:الْعُشْرُ مِنْ دِيَةِ الإِصْبَعِ، عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۸۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ اجناد کے امراء اور اہل رائے لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے لیے اس بات پر اجماع کر لیا ہے کہ ناخن کو جب کھینچا جائے پھر وہ خراب ہو جائے یا گر جائے یا سیاہ ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا دسواں حصہ یعنی دس دینار تاوان ہوگا۔

(٢٧٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا

أَعْوَرَ خُمُسُ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ناخن جب کھوکھلا ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ ہے۔

(۵۵) الرَّجُلُ يُصِيبُ سِنَّ الرَّجُلِ

اگر کوئی آدمی دوسرے کا دانت توڑ دے

(۲۷۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقِصَاصِ فِي سِنٍّ ، وَقَالَ : كِتَابَ اللهِ الْقِصَاصَ. (بخاری ۶۸۹۴۔ ابو داؤد ۴۵۸۵)

(۲۷۶۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ "کتاب اللہ......" یعنی اللہ کا فرض کردہ وہ قصاص ہے۔

(۲۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَزْهَرَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَار ، قَالَ : جَاءَ رَجُلاَنِ إِلَى شُرَيْحٍ قَدْ كَسَرَ هَذَا ضِرْسَ هَذَا ، وَهَذَا ضِرْسَ هَذَا ، قَالَ : هَذِهِ ثَنِيَّةٌ بِضِرْسٍ ، قُومَا.

(۲۷۶۹۱) حضرت محارب ابن دثار کا ارشاد ہے کہ دو آدمی شریح رحمہ اللہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے کی ڈاڑھ نکال دی تھی اور دوسرے نے اول کی تو انہوں نے فرمایا یہ دانت بھی داڑھ کے بدلے ہوتا ہے لہٰذا تم دونوں چلے جاؤ۔

(۲۷۶۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ مَا خَلاَ السِّنِّ ، أَوِ الرَّأْسِ.

(۲۷۶۹۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کسی ہڈی میں بھی سر اور دانت کے قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقَادُ مِنَ السِّنِّ.

(۲۷۶۹۳) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دانت کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۷۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَيْنُ يُقَادُ مِنْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَالسِّنُّ.

(۲۷۶۹۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آنکھ کا قصاص لیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اور دانت کا بھی قصاص ہوگا۔

(۵۶) الضِّلَعُ إِذَا كُسِرَتْ

پسلی کی دیت کا بیان

(۲۷۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ،

قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ :فِي الضِّلَعِ جَمَلٌ.

(۲۷۶۹۵) حضرت اسلم جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان کا ارشاد ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے منبر پر یہ بات سنی کہ وہ فرما ہے تھے کہ پسلی کے بدلہ میں ایک اونٹ ہے۔

(۲۷۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الضِّلَعِ إِذَا كُسِرَتْ بَعِيرَانِ ، فَإِذَا انْجَبَرَتْ فَبَعِيرٌ.

(۲۷۶۹۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پسلی جب ٹوٹے تو دو اونٹ ہیں پھر اگر وہ درست ہو جائے تو ایک اونٹ ہے۔

(۲۷۶۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي الضِّلَعِ بَعِيرٌ.

(۲۷۶۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پسلی میں ایک اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۶۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :فِي الضِّلَعِ وَنَحْوِهَا إِذَا كُسِرَتْ فَجُبِرَتْ عَلَى غَيْرِ عَثْمٍ ، قَالاَ :فِيهِ أَجْرُ الطَّبِيبِ.

(۲۷۶۹۸) حضرت شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پسلی اور اس جیسی کوئی اور ہڈی جب ٹوٹ کر دوبارہ سیدھی صحیح سالم جڑ جائے تو اس میں معالج کی اجرت دیت ہوگی۔

(۲۷۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِيهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس میں دس دینار دیت ہے۔

(۲۷۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:فِي الضِّلَعِ بَعِيرٌ، وَفِي الضِّرْسِ بَعِيرٌ.

(۲۷۷۰۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ پسلی میں ایک اونٹ اور ڈاڑھ میں بھی ایک اونٹ دیت ہے۔

(۵۷) الْبَيْضَتَانِ مَا فِيهِمَا ؟

خصیتین کی دیت کا بیان

(۲۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي إِحْدَى الْبَيْضَتَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک حصہ میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ بحَدَّثَنَا سُفْيَان ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِم ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۷۰۲) حضرت عاصم رحمہ اللہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۷۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ ان تمام کا ارشاد ہے کہ دونوں خصیے برابر ہیں۔

(۲۷۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَافِيَةً ، خَمْسُونَ خَمْسُونَ.

(۲۷۷۰۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ خصیتین میں دیت پوری ہوگی یعنی پچاس پچاس اونٹ ہوں گے۔

(۲۷۷۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ ، خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۲۷۷۰۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دونوں خصیے دیت میں برابر ہیں یعنی پچاس پچاس اونٹ ہیں اور میں نے اس کو کسی مضبوط (ثقہ) راوی سے نہیں سنا۔

(۲۷۷۰٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْبَيْضَتَانِ ؟ قَالَ : خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۲۷۷۰۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے خصیتین کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ پچاس پچاس اونٹ دیت ہیں لیکن میں نے یہ کسی مضبوط (ثقہ) راوی سے نہیں سنا۔

(۲۷۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ خصیتین برابر ہیں (یعنی دیت میں)۔

(۲۷۷۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأُنْثَيَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۸) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ خصیتین دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۷۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :فِي الْبَيْضَةِ الْيُسْرَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْيُمْنَى الثُّلُثُ ، قُلْتُ :لِمَهْ ؟ قَالَ :لأَنَّ الْيُسْرَى إِذَا ذَهَبَتْ لَمْ يُولَدْ لَهُ ، وَإِذَا ذَهَبَتِ الْيُمْنَى وُلِدَ لَهُ.

(۲۷۷۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ بائیں خصیہ میں دو تہائی دیت ہے اور دائیں میں ایک تہائی دیت ہے حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ اس لیے ہے کہ جب بایاں خصیہ ضائع ہو جائے تو اولاد نہیں ہوتی اور اگر دایاں چلا جائے تو اولاد ہو سکتی ہے۔

(۲۷۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :هُمَا سَوَاءٌ.

(۲۷۷۱۰) حضرت منصور رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے یہ بات ابراہیم رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ دونوں

برابر ہیں۔

(۵۸) فِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ وَذَكَرِ الْعِنِّينِ

گونگے کی زبان اور نامرد کے آلہ تناسل کی دیت کا بیان

(۲۷۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: فِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ حُكْمٌ.

(۲۷۷۱۱) حضرت مسروق ؒ کا ارشاد مروی ہے کہ گونگے کی زبان میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۷۱۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ حُكْمٌ، وَفِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ.

(۲۷۷۱۳) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان کے بدلہ میں فیصلہ اور خصی آدمی کے عضو تناسل کے بدلہ میں بھی فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: فِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ الثُّلُثُ مِمَّا فِي لِسَانِ الصَّحِيحِ.

(۲۷۷۱۴) حضرت قتادہ ؒ کا ارشاد ہے کہ گونگے کی زبان میں صحیح زبان کی دیت کا تہائی حصہ ہے۔

(۲۷۷۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: فِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۷۱۵) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان کے بدلہ میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۷۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي ذَكَرِ الَّذِي لاَ يَأْتِي النِّسَاءَ، مِثْلُ مَا فِي ذَكَرِ الَّذِي يَأْتِي النِّسَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَالَ لِي: أَرَأَيْتَ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ مِنْهُ، أَلَيْسَ يُوفِي نَذْرَهُ.

(۲۷۷۱۶) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ ایسے شخص کے عضو تناسل کے بدلہ میں کہ جو عورتوں کے پاس نہ آ سکتا ہو اتنی ہی دیت ہوگی کہ جتنی اس شخص کے بدلہ میں ہے کہ جو عورتوں کے پاس آ سکتا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اور فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ جس شخص کا عضو تناسل ضائع چکا ہو تو کیا اس کی نذر کو پورا نہیں کیا جاتا؟

(۵۹) الْمَنْكِبُ يُكْسَرُ ثُمَّ يُجْبَرُ

کندھا اگر ٹوٹنے کے بعد جڑ جائے تو اس کا حکم

(۲۷۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ، وَأَهْلَ

الرَّأْیِ مِنْهُمُ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیزِ فِی الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ ، ثُمَّ جُبِرَ فِی غَیْرِ عَثْمٍ فَفِیهِ أَرْبَعُونَ دِینَارًا.

(۲۷۷۱۷) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر نے یہ بات بتائی ہے کہ اجناد کے امراء اور اہل رائے حضرات نے عمر بن عبدالعزیز ؒ کی خلافت میں اتفاق کرلیا ہے اس بات میں کہ جب مونڈھا ٹوٹ جائے پھر (سیدھا) جڑ جائے تو اس میں چالیس دینار لازم ہوں گے۔

(۲۷۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِی عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ فِی الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ أَرْبَعُونَ دِینَارًا.

(۲۷۷۱۸) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے شعبی ؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مونڈھا ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(۶۰) مَنْ فَتَقَ الْمَثَانَةَ

مثانہ کی دیت

(۲۷۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَزْهَرِ الْعَطَّارِ ، عَنْ أَبِی عَوْنٍ الثَّقَفِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : فِی الْفَتْقِ ثُلُثُ الدِّیَةِ.

(۲۷۷۱۹) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ مثانہ کے پھٹ جانے میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ، قَالَ : فِی فَتْقِ الْمَثَانَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ.

(۲۷۷۲۰) حضرت ابی مجلز کا ارشاد ہے کہ مثانہ کے پھٹ جانے میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۷۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِی عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : فِی الْمَثَانَةِ إِذَا خُرِقَتْ ، فَلَمْ یَسْتَمْسِكِ الْبَوْلَ ثُلُثُ الدِّیَةِ.

(۲۷۷۲۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شعبی ؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مثانہ پھٹ جائے اور آدمی پیشاب روکنے پر قادر نہ رہے تو اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَیْدٍ ؛ فِی الْفَتْقِ الدِّیَةُ.

(۲۷۷۲۲) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مثانے میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۶۱) الصُّلْبُ كَمْ فِیهِ ؟

ریڑھ کی ہڈی کی دیت کا بیان

(۲۷۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی

الصُّلْبِ الدِّیَۃَ. (ابوداؤد ۲۶۳۔ بیہقی ۹۵)

(۲۷۷۲۳) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَأَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، عَنْ زَیْدٍ ، قَالَ :فِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ.

(۲۷۷۲۴) حضرت زید ؓ سے مروی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۷۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ.

(۲۷۷۲۵) حضرت حسن ؒ کا فرمان ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، قَالَ :اتَّفَقَ أَہْلُ الْعِلْمِ أَنَّ فِی الصُّلْبِ الدِّیَۃَ.

(۲۷۷۲۶) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَائٍ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ :فِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ.

(۲۷۷۲۷) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، قَالَ :قَضَی أَبُو بَکْرٍ فِی صُلْبِ الرَّجُلِ إِذَا کُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ بِالدِّیَۃِ کَامِلَۃً ، إِذَا کَانَ لاَ یُحْمَلُ لَہُ ، وَبِنِصْفِ الدِّیَۃِ إِذَا کَانَ یُحْمَلُ لَہُ.

(۲۷۷۲۸) حضرت عمرو بن شعیب ؒ کا ارشاد ہے کہ ابوبکر ؓ نے آدمی کی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ ٹوٹ جائے اور بوجھ نہ اٹھا سکے تو پوری دیت ہے اور اگر بوجھ اٹھا سکے تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِی نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاہِدٍ قَالَ:إِنْ أُصِیبَ الصُّلْبُ، أَوْ کُسِرَ فَجُبِرَ وَانْقَطَعَ مَنِیُّہُ ، فَالدِّیَۃُ وَافِیَۃٌ ، فَإِنْ لَمْ یَنْقَطِعْ الْمَنِیُّ وَکَانَ فِی الظَّہْرِ مَیْلٌ ، فَإِنَّہُ یُرَی فِیہِ.

(۲۷۷۲۹) حضرت مجاہد ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے پھر جڑ جائے اور اس کی منی منقطع ہو جائے (یعنی کوئی ایسا نقصان ہو جائے کہ اس کی نسل آگے نہ چل سکے) تو اس کی دیت کامل ہوگی اور منی منقطع نہ ہو اور اس کی کمر میں کچھ ٹیڑھا پن ہو تو اس میں دیکھا جائے گا (یعنی بقدر نقصان دیت ہوگی)

(۲۷۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَائً عَنِ الصُّلْبِ یُکْسَرُ ؟ قَالَ :الدِّیَۃُ.

(۲۷۷۳۰) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء سے کمر کے بارے میں سوال کیا جب وہ ٹوٹ جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْیَانَ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللہِ بْنِ أَبِی رَبِیعَۃَ أَخْبَرَہُ ؛ أَنَّہُ قَالَ :حَضَرْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ فِی رَجُلٍ کُسِرَ صُلْبُہُ ، فَاحْدَوْدَبَ ، وَلَمْ یَقْعُدْ

وَهُوَ يَمْشِي وَهُوَ مُحْدَوْدِبٌ ، فَقَالَ : امْشِ ، فَمَشَى ، فَقَضَى لَهُ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۱) حضرت محمد بن عبد اللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ میں ابن زبیر ؓ کے پاس ایسے آدمی کے مقدمہ کے بارے میں حاضر ہوا کہ جس کی کمر ٹوٹ گئی تھی پھر وہ کھڑا ہو گیا اور بیٹھ نہیں سکتا تھا وہ کھڑا ہو کر چلتا تھا تو ابن زبیر ؓ نے کہا کہ (اس آدمی کو) پھر وہ چلا تو ابن زبیر ؓ نے اس کے لیے دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الضَّخْمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَ الصُّلْبُ ، وَمَنَعَ الْجِمَاعَ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۲) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ جب کمر ٹوٹ جائے اور وہ جماع نہ کر سکے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(٦٢) الثَّدْيَانِ مَا فِيهِمَا ؟

چھاتی کی دیت کا بیان

(۲۷۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ رُبُعَ دِيَتِهَا ، وَفِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ ثُمُنَ دِيَتِهِ.

(۲۷۷۳۳) حضرت زید بن ثابت ؓ نے عورت کے سر پستان میں اس کے چوتھائی دیت کا، اور آدمی کے سر پستان میں اس کی دیت کے آٹھواں حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الثَّدْيَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۴) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں پستان کے بدلہ میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۷۳٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ فَمَا فَوْقَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۵) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان یا اس سے زیادہ میں پوری دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الثَّدْيَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۶) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ دونوں پستانوں میں کامل دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۳۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ : فِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَإِذَا أُصِيبَ بَعْضُهُ فَفِيهِ حُكُومَةُ الْعَدْلِ الْمُجْتَهِدِ.

(۲۷۷۳۷) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ اس میں آدھی دیت

ہے، اور جب پستان کے کچھ حصہ کو نقصان پہنچ جائے تو اس میں ایک عادل مجتہد کا فیصلہ ہوگا۔

(۲۷۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي ثَدْيِ الرَّجُلِ إِذَا ذَهَبَتْ حَلَمَتُهُ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَقَضَى فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ بِعَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ إِذَا لَمْ يُصِبْ إِلاَّ حَلَمَةَ ثَدْيِهَا، فَإِذَا قُطِعَ مِنْ أَصْلِهِ فَخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۷۳۸) حضرت عمرو بن شعیب ؒ کا ارشاد ہے کہ ابو بکر ؓ نے آدمی کے سر پستان اگر ضائع ہو جائیں تو اس میں پانچ اونٹ کا فیصلہ فرمایا اور عورت کے پستان میں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا جب کہ صرف اس کے سرے کو نقصان پہنچے اور جب جڑ سے پستان کٹ جائے تو پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ مِئَةَ دِينَارٍ ، وَجَعَلَ فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۷۳۹) حضرت عکرمہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر ؓ نے عورت کے سر پستان میں سو دینار مقرر فرمائے ہیں اور مرد کے سر پستان کے بدلہ میں پچاس دینار مقرر کیے ہیں۔

(۲۷۷۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي قِتَالِ غَسَّانَ وَأَصَابُوا النِّسَاءَ ، فِي الثَّدْيِ بِخَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۷۴۰) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو داؤد بن ابی عاصم ؒ نے خبر دی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے فیصلہ فرمایا غسان کے قتال میں اور انہوں عورتوں کو نقصان پہنچایا تھا پستان کے بدلہ میں پچاس دینار کا۔

(۲۷۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَفِي ثَدْيِ الرَّجُلِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۷۴۱) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان میں آدھی دیت ہے اور مرد کے پستان میں عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: ثَدْيُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ عَقْلِهَا، وَإِنْ كَانَتْ عَاقِرًا.

(۲۷۷۴۲) حضرت مکحول ؒ کا ارشاد ہے عورت کے پستان میں اس کی دیت کا نصف ہے اگر چہ وہ عورت بانجھ ہو۔

(۶۳) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ

غلام کی جنایت کا حکم

(۲۷۷۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَا

جَنَى الْعَبْدُ :فَفِي رَقَبَتِهِ ، وَيُخَيَّرُ مَوْلاَهُ ، إِنْ شَاءَ فَدَاهُ ، وَإِنْ شَاءَ دَفَعَهُ.

(۲۷۷۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو غلام جنایت کرے وہ اس کی گردن پر ہوگی اور اس کے آقا کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کا فدیہ دے دے یا غلام کو ہی بدلہ میں دیدے۔

(۲۷۷٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جِنَايَةُ الْعَبْدِ فِي رَقَبَتِهِ ، وَيُخَيَّرُ مَوْلاَهُ ، إِنْ شَاءَ فَدَاهُ ، وَإِنْ شَاءَ دَفَعَهُ.

(۲۷۷۴۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کی جنایت اس کی گردن پر ہوگی اور اس کے آقا کو اختیار ہوگا اگر چہ چاہے تو فدیہ دے دے اور چاہے تو غلام دے دے۔

(۲۷۷٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَجْنِي الْمَمْلُوكُ عَلَى سَيِّدِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِ رَقَبَتِهِ.

(۲۷۷۴۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ غلام اپنے مولا پر اس کی قیمت سے زیادہ تاوان نہیں ڈال سکتا۔

(۲۷۷٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا جَنَى الْعَبْدُ فَفِي رَقَبَتِهِ ، أَوْ يُؤَدِّي عَنْهُ سَيِّدُهُ.

(۲۷۷۴۶) حضرت شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام جو جنایت کرے تو وہ اس کی گردن پر ہوگی یا پھر اس کی مولا اس کی طرف سے ادا کرے گا۔

(۲۷۷٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :عَبْدٌ جَنَى جِنَايَةً ، قَالَ :فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۷۴۷) حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے اشعث سے سوال کیا کہ جب غلام کوئی جنایت کرے تو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس ہی کی گردن پر ہوگی۔

(۲۷۷٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :خُبِّرْتُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ أَهْلُ الْمَمْلُوكِ فَدَوْهُ بِعَقْلِ جُرْحِ الْجَارِحِ ، وَإِنْ شَاؤُوا أَسْلَمُوهُ.

(۲۷۷۴۸) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر غلاموں کے مالک چاہیں تو زخمی کے زخم کی اجرت فدیہ میں دے دیں اور اگر چاہیں تو غلام کو ہی سپرد کریں۔

(۲۷۷٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ :إِنْ قَتَلَ خَطَأً :إِنْ شَاءَ سَيِّدُهُ فَدَاهُ، وَإِنْ شَاءَ دَفَعَهُ بِرُمَّتِهِ.

(۲۷۷۴۹) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر اس نے غلطی سے قتل کر دیا ہو تو اس کا آقا اگر چاہے تو فدیہ دے دے اور اگر چاہے تو اس غلام کو ہی سپرد کر دے۔

(۲۷۷٥٠) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، قَالَ :مَوْلاَهُ بِالْخِيَارِ ؛ إِنْ شَاءَ أَنْ يَدْفَعَ الْعَبْدَ بِالْجِنَايَةِ ، وَإِنْ شَاءَ أَعْطَى الْجِنَايَةَ ، وَأَمْسَكَ الْعَبْدَ.

(۲۷۷۵۰) حضرت ہشام بن عروہ رایٹیے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ غلام جب کوئی جنایت کرے تو اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کو جنایت کے بدلہ میں دیدے اور چاہے تو جنایت اپنی طرف سے دیکر غلام کو اپنے پاس رکھ لے۔

(٦٤) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ فَيُعْتِقُهُ مَوْلاَهُ

اگر کوئی غلام جنایت کرے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دے تو کیا حکم ہے؟

(٢٧٧٥١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا جَنَى جِنَايَةً فَعَلِمَ بِجِنَايَتِهِ ، فَأَعْتَقَهُ ؛ فَهُوَ ضَامِنٌ لِجِنَايَتِهِ.

(۲۷۷۵۱) حضرت ابراہیم رایٹیے کا ارشاد ہے کہ جب غلام نے کوئی جنایت کی پھر مالک کو اس کی جنایت کا علم ہو گیا اور اس نے اسے آزاد کر دیا تو وہ اس جنایت کا ضامن ہوگا۔

(٢٧٧٥٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۷۵۲) حضرت عامر رایٹیے سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٧٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجُرُّ الْجَرِيرَةَ فَيُعْتِقُهُ سَيِّدُهُ ، أَنَّهُ يَجُوزُ عِتْقُهُ ، وَيَضْمَنُ سَيِّدُهُ ثَمَنَهُ.

(۲۷۷۵۳) حضرت زہری رایٹیے سے مروی ہے کہ غلام جب کوئی گناہ کرے اور اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا اور وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

(٢٧٧٥٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عن مُحَمَّدٍ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، قَالَ : فِي رَقَبَتِهِ ، قُلْتُ : فَإِنْ أَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۷۵۴) حضرت محمد رایٹیے سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ جنایت کرے تو اس کی گردن پر ہوگا حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اگر اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پھر اس پر اس کی قیمت لازم ہوگی۔

(٢٧٧٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ جَنَى جِنَايَةً ، فَعَلِمَ مَوْلاَهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ : يَسْعَى الْعَبْدُ فِي جِنَايَتِهِ.

(۲۷۷۵۵) حضرت حسن رایٹیے کا ارشاد مروی ہے غلام کے بارے میں کہ جب اس نے کوئی جنایت کی پھر اس کے آقا کو علم ہو گیا اور اس نے اُسے آزاد کر دیا، تو غلام اپنی جنایت کی ادائیگی میں خود کوشش کرے گا۔

(٢٧٧٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الوارث ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يُصِيبُ الْجِنَايَةَ ؟ قَالَ : سَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ دَفَعَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ ، فَإِنْ أَعْتَقَهُ فَعَلَيْهِ ثَمَنُ الْعَبْدِ ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ

إِذَا أُعْتِقَ.

(۲۷۷۵۶) حضرت حماد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے جنایت کا ارتکاب کیا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا آقا مختار ہے اگر چاہے تو غلام دیدے اور اگر چاہے تو اس کو روک لے اور اگر اس نے اسے آزاد کر دیا تو اس پر غلام کی قیمت لازم ہوگی اور غلام کو جب آزاد کر دیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۲۷۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ رَجُلاً حُرًّا ، فَبَلَغَ مَوْلاَهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ : عِتْقُهُ جَائِزٌ ، وَعَلَى مَوْلاَهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۵۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ایسے غلام کے بارے میں ارشاد مروی ہے کہ جس نے آزاد آدمی کو قتل کر دیا پھر اس کے آقا کو خبر ملی تو اس نے آزاد کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا اور اس کے آقا پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ : إِنْ كَانَ مَوْلاَهُ أَعْتَقَهُ وَقَدْ عَلِمَ بِالْجِنَايَةِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِلْجِنَايَةِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِالْجِنَايَةِ فَعَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَبْدِ.

(۲۷۷۵۸) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کے آقا نے اس غلام کی جنایت کو جاننے کے بعد آزاد کیا تو وہ جنایت کا ضامن ہوگا اور اگر وہ آقا جنایت سے ناواقف تھا تو اس کے اوپر غلام کی قیمت لازم ہوگی۔

(٦٥) الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْحُرَّ فَيُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ

اگر غلام کسی آزاد کو قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۵۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ الْحُرَّ دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَحْيَوْهُ.

(۲۷۷۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب غلام آزاد کو قتل کرے تو اس کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے اگر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو زندہ رہنے دیں۔

(۲۷۷٦۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الدَّمَ إِلاَّ لأَهْلِهِ ، إِنْ شَاؤُوا بَاعُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا وَهَبُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَقَادُوا.

(۲۷۷٦۰) حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں قصاص کو مقتول کے اولیاء کے لیے ہی جانتا ہوں اگر چاہیں تو غلام کو بیچ دیں اور اگر چاہیں تو اس کو ھبہ کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے قصاص طلب کر لیں۔

(۲۷۷٦۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا فَأُعْطِي وَرَثَتُهُ أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اسْتَرَقُّوهُ.

(۲۷۷۶۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے غلام کے بارے مروی ہے کہ جس نے آزاد کو قتل کر دیا پھر وہ مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا گیا کہ ورثاء اس کو قتل کر دیں فرمایا اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوا.

(۲۷۷۶۲) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ غلام کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے پھر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالاَ :إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوا.

(۲۷۷۶۳) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ اور عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقتول کے ورثاء اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يُعْطَى هَؤُلاَءِ :أَهْلُ الْمَقْتُولِ ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوهُ.

(۲۷۷۶۴) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے آزاد کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو کہ یہ غلام مقتول کے ورثاء کو سپرد کر دیا جائے اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷٦٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَقْتُلُ الْحُرَّ عَمْدًا ، قَالَ :لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَخْدِمُوهُ ، إِنَّمَا لَهُمْ دَمُهُ ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا عَفَوْا عَنْهُ.

(۲۷۷۶۵) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے غلام کے بارے میں کہ جو کسی آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دے مروی ہے کہ ورثاء کے لیے جائز نہیں کہ اس سے خدمت لیں ان کے لیے صرف اتنی گنجائش ہے کہ اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔

(٦٦) إِذَا عُفِيَ عَنِ الْمَمْلُوكِ ، مَا يَكُونُ حَالُهُ ؟

غلام کی معافی کی صورتیں

(۲۷۷٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَقْتُلُ الْحُرَّ مُتَعَمِّدًا ، ثُمَّ يَعْفُو وَلِيُّ الدَّمِ عَنِ الدَّمِ ، قَالَ :يَرْجِعُ إِلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۷۶۶) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے غلام کے بارے میں کہ جس نے آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو مروی ہے کہ پھر جب اس کے ورثاء قصاص کو معاف کر دیں تو وہ غلام اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گا۔

(۲۷۷۶۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ عَفَوْا عَنْهُ رَجَعَ عبدًا إِلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۷۶۷) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ورثاء معاف کر دیں تو اس کو اس کے آقا کی طرف لوٹا دیں گے۔

(۲۷۷۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا فَدُفِعَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ، قَالَ : إِنْ عَفَوْا عَنْهُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ ، وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَخْدِمُوهُ.
قَالَ وَكِيعٌ : وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۲۷۷۶۸) حضرت حماد ؒ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ غلام نے جب آزاد کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر اس کو اس کے ورثاء کے سپرد کر دیا گیا مگر انہوں نے اس کو معاف کر دیا تو یہ غلام اپنے آقا کی طرف لوٹ جائے گا اور ان ورثاء کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس سے خدمت لیں۔

(٦٧) الْحُرُّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ خَطَأً

اگر غلام کسی کو خطاءً قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَلِيٌّ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قِيمَتُهُ بَالِغَةٌ مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۶۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ اس کی قیمت دینی ہوگی جتنی بھی ہو۔

(۲۷۷۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، وَسِوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام نے جس دن اس کو مارا ہے اس دن کی اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔

(۲۷۷۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ ، وَابْنِ شِهَابٍ ، قَالُوا : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۱) حضرت عطاء ؒ اور مکحول ؒ اور ابن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی اس دن کہ جس دن مرا ہے کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۷۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ . بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۷۲) حضرت حسن ؒ اور ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی۔ جہاں تک بھی پہنچے۔

(۲۷۷۷۳) حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۳) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۷۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ ، بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۷۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس غلام کی وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی چاہے جتنی بھی ہو۔

(۲۷۷۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ ، قَالُوا : ثَمَنُهُ ، وَإِنْ خَلَفَ دِيَةَ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۵) حضرت علی ؓ اور حضرت عبداللہ ؓ اور حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت ہی ادا کرنی ہوگی اگرچہ آزاد کی قیمت کے برابر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(۲۷۷۷٦) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : هُوَ مَالٌ مَا بَلَغَ.

(۲۷۷۷۶) حضرت محمد ؒ کا ارشاد ہے کہ اس کی دیت مال ہے چاہے جتنا بھی ہو جائے۔

(۲۷۷۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُبْلُغُ مَا بَلَغَ.

(۲۷۷۷۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تک بھی قیمت پہنچتی ہے پہنچ جائے۔

(٦٨) مَنْ قَالَ لاَ يُبْلَغُ بِهِ دِيَةُ الْحُرِّ

جن حضرات کے نزدیک غلام سے آزاد کی دیت نہیں لی جائے گی

(۲۷۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ جَعَلَ دِيَةَ عَبْدٍ قُتِلَ خَطَأً أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَكَانَ ثَمَنُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَكْرَهُ أَنْ أَجْعَلَ دِيَتَهُ أَكْثَرَ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۸) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ سعید بن عاص ؒ نے غلام کی دیت کو جس کو کہ غلطی سے قتل کر دیا گیا ہو چار ہزار "۴۰۰۰" مقرر کیا ہے حالانکہ اس کی قیمت اس سے زیادہ تھی اور فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس کی دیت کو آزاد کی دیت سے بھی زیادہ مقرر کروں۔

(۲۷۷۷۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبْلَغُ بِهِ دِيَةُ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۹) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ اس کی دیت آزاد کی دیت تک نہیں پہنچائی جائے گی۔

(۲۷۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ السَّيِّدُ عَلَى دِيَةِ الْحُرِّ. (عبدالرزاق ۱۸۱۶۹)

(۲۷۷۸۰) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ مالک سے آزاد کی دیت سے زیادہ نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ يُبْلَغُ بِدِيَةِ الْعَبْدِ دِيَةَ الْحُرِّ

فِي الْخَطَأِ.

(۲۷۷۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ قتل خطا میں غلام کی دیت کو آزاد کی دیت کے برابر نہیں کیا جائے گا۔

(۲۷۷۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دِيَةُ الْمَمْلُوكِ أَنْقَصُ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ.

(۲۷۷۸۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ غلام کی دیت آزاد کی دیت سے کم ہے۔

(٦٩) الْعَبْدُ تُفْقَأُ عَيْنَاهُ جَمِيعًا

غلام کی دونوں آنکھیں پھوڑنے کی دیت

(۲۷۷۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أُصِيبَتْ أُذُنُ الْعَبْدِ ، أَوْ عَيْنُهُ فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ . وَإِذَا أُصِيبَتْ أُذُنَاهُ ، أَوْ عَيْنَاهُ فَفِيهَا ثَمَنُهُ كُلُّهُ ، وَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَصَابَهُ.

(۲۷۷۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب غلام کا ایک کان یا آنکھ ضائع ہو جائے تو اس میں اس کی آدھی قیمت ادا کی جائے گی اور جب دونوں کان یا آنکھیں ضائع ہو جائیں تو پھر پوری قیمت ادا کرنی ہوگی اور یہ قیمت اس غلام کو ہی دی جائے گی۔

(۲۷۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْعَبْدِ ، أَوْ قُطِعَتْ يَدُهُ ، أَوْ رِجْلُهُ ؛ فَعَلَيْهِ نِصْفُ قِيمَتِهِ ، وَإِذَا فُقِئَتْ عَيْنَاهُ ، أَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ ، أَوْ رِجْلاَهُ ؛ دَفَعَهُ وَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۷۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب غلام کی ایک آنکھ پھوڑی گئی یا اس کا ایک ہاتھ یا پاؤں کاٹا گیا تو اس کاٹنے والے پر اس کی آدھی قیمت لازم ہوگی اور جب دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں یا دونوں ہاتھ یا پاؤں کاٹ دیے گئے تو اس پر پوری قیمت دینا لازم ہوگی۔

(۲۷۷۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُهُ ، فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب غلام کی ایک آنکھ پھوٹ جائے تو اس میں اس کی آدھی قیمت ہوگی۔

(۲۷۷۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ عَمْدًا ، أَوْ فَقَأَ عَيْنَهُ ، قَالَ : هُوَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ.

(۲۷۷۸۶) حضرت ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب کسی نے غلام کا ہاتھ جان بوجھ کر کاٹ دیا یا آنکھ پھوڑ دی تو اس پر اس کی قیمت ہوگی جو غلام ہی کی ہوگی۔

(۲۷۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِي الْحُرِّ يَجْرَحُ الْعَبْدَ ، قَالَ : إِنْ فَقَأَ عَيْنَهُ فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۷) حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس آزاد کے بارے میں جس نے غلام کو زخمی کیا ہو ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو اس کی قیمت کا نصف دینا ہوگا۔

(۷۰) فِي سِنِّ الْعَبْدِ وَجِرَاحِهِ

غلام کے دانت اور زخم کی دیت

(۲۷۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ ، نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۸) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ غلام کے سر یا چہرہ پر ایسا زخم جو ہڈی کو واضح کر دے تو اس میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ ، نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ غلام کے ''موضحہ'' میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : قَضَى فِي سِنِّ الْعَبْدِ وَمُوضِحَتِهِ عَلَى قَدْرِ قِيمَتِهِ مِنْ ثَمَنِهِ ؛ نِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ ، كَنَحْوٍ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۷۷۹۰) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ قاضی شریح ؒ نے غلام کے دانت اور سر یا چہرے کے زخم میں اس غلام کی قیمت کے بقدر دیت کا فیصلہ فرمایا یعنی اس کی قیمت کا بیسواں حصہ جیسا کہ آزاد آدمی کے دانتوں اور سر یا چہرہ کے زخم میں کیا جاتا ہے۔

(۲۷۷۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن شُرَيْحٍ ؛ بِنَحْوِ ذَلِكَ.

(۲۷۷۹۱) حضرت شعبی ؒ حضرت قاضی شریح ؒ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۷۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْعَبْدِ مِنْ ثَمَنِهِ ، كَجِرَاحَةِ الْحُرِّ مِنْ دِيَتِهِ ، الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۲۷۷۹۲) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کے زخم کا بدلہ اس کی قیمت کے حساب سے یہ بعینہ اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد آدمی کے زخم کا بدلہ اس کی دیت کا حساب سے ہوتا ہے یعنی دسواں اور بیسواں حصہ۔

(۲۷۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کی دیت اس کے ثمن کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷۷۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ مِثْلُ جِرَاحَةِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : قَالَ أُنَاسٌ : إِنَّمَا هُوَ مَالٌ ، فَعَلَى قَدْرِ مَا انْتَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کے زخم کا بدلہ اس کی قیمت کے حساب سے یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد آدمی کا بدلہ اسکی دیت کے حساب سے اور زہری ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا قول ہے کہ یہ غلام تو ایک مال ہے لہٰذا اس کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگی اسی کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ :تَجْرِی جِرَاحَاتُ الْعَبِیدِ عَلَى مَا تَجْرِی عَلَیْهِ جِرَاحَاتُ الأَحْرَارِ.

(۲۷۷۹۵) حضرت ابن سیرین ؒ کا ارشاد ہے کہ غلاموں کے زخموں کے احکام اسی بنیاد پر جاری ہوتے ہیں کہ جس بنیاد پر آزاد آدمیوں کے زخموں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۲۷۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِی حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی حُرٍّ أَصَابَ مِنْ عَبْدٍ شَیْئًا ، قَالَ :یُرَدُّ عَلَى مَوْلاَهُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۶) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کو نقصان پہنچائے تو مالک کو اتنا مال ادا کرے گا جتنا اس کی قیمت میں سے کم ہوا ہے۔

(۲۷۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، قَالَ :عَقْلُ الْعَبْدِ فِی ثَمَنِهِ ، مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ الْحُرِّ فِی دِیَتِهِ.

(۲۷۷۹۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام کی دیت اس کی قیمت میں یہ اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد کا بدلہ اس کی دیت کے حساب سے ہے۔

(۲۷۷۹۸) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ الْحَارِثِیِّ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ :تَجْرِی جِرَاحَاتُ الْعَبِیدِ عَلَى مَا تَجْرِی عَلَیْهِ جِرَاحَاتُ الأَحْرَارِ.

(۲۷۷۹۸) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ غلاموں کے زخموں کے احکام اسی بنیاد پر جاری ہوں گے کہ جس بنیاد پر آزاد آدمی کے زخموں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۷۱) الْحُرُّ یَشُجُّ الْعَبْدَ ، أَوْ یَجْرَحُهُ

اگر کوئی آزاد کسی غلام کو زخمی کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۹۹) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، وَابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ شُرَیْحٍ ؛ فِی عَبْدٍ جَرَحَ حُرًّا ، قَالَ :إِنْ شَاءَ اقْتَصَّ مِنْهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ بِخُمَاشَتِهِ أَرْشًا.

(۲۷۷۹۹) حضرت قاضی شریح ؒ سے اس غلام کے بارے میں کہ جو کسی آزاد کو زخمی کر دے ارشاد مروی ہے کہ اگر وہ چاہے تو قصاص لے لے اور اگر چاہے تو اپنے زخم کے بدلہ میں تاوان لے لے۔

(۲۷۸۰۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إِذَا شَجَّ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا ، فَإِنَّمَا هِیَ دِیَةٌ لَیْسَ لَهُ عَلَیْهِ قَوَد.

(۲۷۸۰۰) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ جب آزاد آدمی کو جان بوجھ کر زخمی کر دے تو اس کے بدلہ میں صرف دیت ہوگی اور

اس کے اوپر قصاص نہیں ہوگا۔

(٢٧٨٠١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ الْحُرُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۲۷۸۰۱) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آزاد سے غلام کے بدلے میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(٢٧٨٠٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ وَالأَحْرَارِ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۸۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلاموں اور آزاد لوگوں کے درمیان "فِيمَا دُونَ النَّفْسِ" میں قصاص نہیں ہے (یعنی قتل کے علاوہ قصاص نہیں ہے)

(٢٧٨٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَبْدُ يَشُجُّ الْحُرَّ ، أَوْ يَفْقَأُ عَيْنَهُ ، فَيُرِيدُ الْحُرُّ أَنْ يَسْتَقِيدَ مِنَ الْعَبْدِ ، قَالَ : لاَ يَسْتَقِيدُ حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ ، وَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مُجَاهِدٌ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

(۲۷۸۰۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ غلام جب آزاد آدمی کو زخمی کر دے یا اس کی آنکھ پھوڑ دے پھر آزاد اس سے قصاص لینا چاہے تو، تو انہوں نے جواب دیا کہ آزاد غلام سے قصاص نہیں لے سکتا اور اسی طرح حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے۔

(٢٧٨٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ عَن سَالِمٍ ، قَالَ : لاَ يَسْتَقِيدُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ.

(۲۷۸۰۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سالم رحمہ اللہ سے یہ خبر ملی ہے کہ غلام آزاد سے قصاص نہیں لے گا۔

(٢٧٨٠٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ ، إِلاَّ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَتَلَ الْحُرَّ قُتِلَ بِهِ.

(۲۷۸۰۵) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آزاد اور غلام کے درمیان اس کے علاوہ اور کوئی قصاص نہیں کہ غلام آزاد کو قتل کر دے تو غلام کو بھی بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔

(٧٤) الْعَبْدُ يَجْرَحُ الْعَبْدَ

اگر غلام کسی غلام کو زخمی کر دے تو کیا حکم ہے؟

(٢٧٨٠٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۰۶) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلاموں کے درمیان کوئی قصاص نہیں ہے۔

(٢٧٨٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۸۰۷) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں غلاموں کے درمیان قتل نفس کے علاوہ جنایت میں کوئی قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ ، وَلَيْسَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۰۸) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہ تو غلاموں کے درمیان قصاص ہے اور نہ ہی بچوں کے درمیان قصاص ہے۔

(۲۷۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا عَمَدَ الْمَمْلُوكُ فَقَتَلَ الْمَمْلُوكَ ، أَوْ جَرَحَهُ ، فَهُوَ بِهِ قَوَدٌ.

(۲۷۸۰۹) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو سالم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی غلام کسی دوسرے غلام کو ارادۃً قتل یا زخمی کردے تو اس کو بدلہ میں قصاص دے گا۔

(۲۷۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ قِيمَةَ نَفْسِهِ ، فَمَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ.

(۲۷۸۱۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ غلام کے بدلہ میں غلام سے قصاص لیا جائے گا۔ ہر اس عمد میں جو اس کی قیمت کو پہنچے اور اس سے کم زخموں میں بھی۔

(۲۷۸۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : يُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۲۷۸۱۱) حضرت عبد العزیز بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ بات درج ہے کہ غلام سے غلام کا بدلہ ہر اس عمد میں لیا جائے گا جو اس کی قیمت کو پہنچے اور جو اس کی قیمت کو نہ پہنچے۔

(۲۷۸۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لاَ يُقَادُ مِنَ الْعَبْدِ فِي جِرَاحَةِ عَمْدٍ ، وَلاَ خَطَأً ، إِلاَّ فِي قَتْلِ عَمْدٍ.

(۲۷۸۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحقیق غلام سے غلام کے بدلہ میں نہ تو ارادۃً زخم کرنے میں اور نہ ہی سہوا کرنے سے قصاص لیا جائے گا سوائے قتل عمد کے (کہ اس میں قصاص ہوگا)

(۲۷۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقِصَاصَ بَيْنَ الْعَبِيدِ.

(۲۷۸۱۳) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ غلاموں کے درمیان قصاص کی رائے رکھتے تھے۔

(۲۷۸۱۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُسَاحِقٍ يقتصّ لِلْعَبِيدِ

بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۲۷۸۱۴) حضرت حارث رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے نوفل بن مساحق کو دیکھا کہ وہ غلاموں کا غلاموں سے قصاص لیتے تھے۔

(۷۳) الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ، فَيُدْفَعُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ

اگر ایک آدمی کو زیادہ لوگ مل کر قتل کر دیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۸۱۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ الرَّجُلاَنِ أَنْ يُقْتَلَ أَحَدُهُمَا، وَتُؤْخَذ الدِّيَةُ مِنَ الآخَرِ.

(۲۷۸۱۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے کہ جس کو دو آدمیوں نے قتل کر دیا ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کو قتل اور دوسرے سے دیت لے لی جائے۔

(۲۷۸۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ، قَالَ: يُدْفَعُونَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَيَقْتُلُونَ مَنْ شَاؤُوا، وَيَعْفُونَ عَمَّنْ شَاؤُوا.

(۲۷۸۱۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ وہ سارے مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیے جائیں گے وہ جسے چاہیں قتل کر دیں اور جس کو چاہیں معاف کر دیں۔

(۲۷۸۱۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمْ، فَلْيَعْفُ عَنهُمْ جَمِيعًا.

(۲۷۸۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر اس کے ورثاء نے ایک کو معاف کر دیا تو ان کو چاہیے کہ کہ دوسرے کو بھی معاف کر دیں۔

(۲۷۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَتَلَهُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَأَرَادَ وَلِيُّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَن بَعْضٍ وَيَقْتُلَ بَعْضًا، وَيَأْخُذَ مِنْ بَعْضٍ الدِّيَةَ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۷۸۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو تین آدمیوں نے قتل کر دیا ہو اولیاء نے ارادہ کر لیا ہو بعض کو معاف کرنے اور بعض کو قتل کرنے کا اور دیت لینے کا فرماتے ہیں کہ یہ بات ان کے لیے جائز نہیں ہے۔

(۲۷۸۱۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ، قَالَ: يَعْفُو عَمَّنْ شَاءَ، وَيَقْتُلُ مَنْ شَاءَ، وَيَأْخُذُ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءَ.

(۲۷۸۱۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ اس کے ورثاء جس کو چاہیں معاف کر دیں اور جس کو چاہیں قتل کر دیں اور جس سے چاہیں دیت وصول کر لیں۔

(۲۷۸۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ،

قَالَ :يَقْتُلُ مَنْ شَاءَ ، وَيَعْفُو عَمَّنْ شَاءَ ، وَيَأْخُذَ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءَ.

(۲۷۸۲۰) حضرت ابراہیم ؒ ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو ایک جماعت نے قتل کردیا ہو فرماتے ہیں کہ اس کے ورثاء جس کو چاہیں قتل کردیں اور جس کو چاہیں معاف کریں اور جس سے چاہیں دیت وصول کرلیں۔

(٧٤) فِي جَنِينِ الأَمَةِ

باندی کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت

(۲۷۸۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :جَنِينُ الأَمَةِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۸۲۱) حضرت سعید ابن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ باندی کے جنین (یعنی اس بچہ میں جو ابھی پیٹ میں ہو کو ضائع کرنے پر) دس دینار ہیں۔

(۲۷۸۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِي جَنِينِ الأَمَةِ حُكْمٌ.

(۲۷۸۲۲) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کے پیٹ میں موجود بچہ میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:جَنِينُ الأَمَةِ إِذَا اسْتَهَلَّ، فَقِيمَتُهُ يَوْمَ اسْتَهَلَّ.

(۲۷۸۲۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدائش کے وقت چلائے تو اس کے اس چلانے کے دن کی قیمت کا حساب ہوگا۔

(۲۷۸۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :كَانُوا يَأْخُذُونَ جَنِينَ الأَمَةِ مِنْ جَنِينِ الْحُرَّةِ.

(۲۷۸۲۴) حضرت حکم ؒ کا ارشاد ہے کہ لوگ باندی کے بچہ کو آزاد عورت کے بچہ کے حکم میں لیتے تھے۔

(۲۷۸۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي جَنِينِ الأَمَةِ مِنْ ثَمَنِهَا ، كَنَحْوِ مِنْ جَنِينِ الْحُرَّةِ مِنْ دِيَتِهَا ؛ الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۲۷۸۲۵) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ باندی کے پیٹ میں موجود بچے کا اعتبار باندی کی قیمت سے ہے اور آزاد عورت کے بچے کا اعتبار اس کی دیت سے ہے یعنی عشر اور نصف عشر۔

(۲۷۸۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :إِنْ وَقَعَ حَيًّا فَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ ، وَإِنْ وَقَعَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ عُشْرُ ثَمَنِ أُمِّهِ.

(۲۷۸۲۶) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ زندہ پیدا ہو جائے تو اس میں اس کی قیمت ہے اور اگر مردہ پیدا ہوا تو اس میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جَنِينِ الأَمَةِ عُشْرُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۸۲۷) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ باندی کے پیٹ کے بچہ میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عُشْرُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۸۲۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ وَكِيعًا ، يَقُولُ : قَالَ سُفْيَانُ : وَنَحْنُ نَقُولُ : إِنْ كَانَ غُلاَمًا فَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً فَعُشْرُ قِيمَتِهَا لَوْ كَانَتْ حَيَّةً.

(۲۷۸۲۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر جنین غلام ہو (یعنی لڑکا پیدا ہو) تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا ہوگا اور اگر باندی (یعنی بچی پیدا ہو) تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

(۷۵) جَنِينُ الْبَهِيمَةِ ، مَا فِيهِ ؟

جانور کا بچہ ضائع کرنے کا حکم

(۲۷۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي جَنِينِ الدَّابَّةِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۸۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جانور کے پیٹ کے بچہ میں اس کی قیمت دینا ہوگی۔

(۲۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَأْخُذُونَ جَنِينَ الدَّابَّةِ مِنْ جَنِينِ الأَمَةِ.

(۲۷۸۳۱) حضرت حکم کا ارشاد ہے کہ لوگ جانور کے پیٹ کو بچہ کو باندی کے پیٹ کے بچہ کے برابر رکھتے تھے (یعنی اس کے برابر اس کی بھی دیت ہوتی تھی)

(۲۷۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جَنِينِ الدَّابَّةِ عُشْرُ ثَمَنِ أُمِّهِ.

(۲۷۸۳۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جانور کے پیٹ کے بچہ میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي جَنِينِ الْبَهِيمَةِ ، قَالَ : نَرَى الْبَهِيمَةِ سِلْعَةً ، يُقَوِّمُ جَنِينَهَا الْحَاكِمُ ، مَا رَأَى بِرَأْيِهِ.

(۲۷۸۳۳) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جانور بھی ایک سامان ہے کہ جس کے بچہ کی قیمت حاکم لگائے گا وہ اپنی رائے میں بہتر سمجھے گا۔

(۲۷۸۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي وَلَدِ الْبَهِيمَةِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۸۳۴) حضرت عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جانور کے بچہ میں فیصلہ ہوگا۔

(۷٦) فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ

آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ضائع کرنے کا بیان

(۲۷۸۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ ؛ عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ :الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ :أَيُعْقَلُ مَنْ لاَ شَرِبَ ، وَلاَ أَكَلَ ، وَلاَ صَاحَ ، فَاسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (ابو داؤد ۴۵۶۸۔ ترمذی ۱۴۱۰)

(۲۷۸۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ساقط کرنے کی صورت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے خلاف فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا: کیا اس کی دیت دی جائے گی جس نے نہ کچھ پیا اور نہ ہی کچھ کھایا اور نہ ہی وہ زور سے چیخا؟ اس جیسا خون تو رائیگاں جاتا ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ شخص تو شاعر جیسی بات کر رہا ہے۔ بہر حال پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی صورت میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی دینا لازم ہے۔

(۲۷۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ ، فَقَالَ :الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ ؛ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :ائْتِنِي بِمَنْ شَهِدَ مَعَكَ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(بخاری ۶۹۰۷۔ ابو داؤد ۴۵۵۹)

(۲۷۸۳٦) حضرت مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ولادت سے پہلے ہلاک کر دینے کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے کہ اس صورت میں کیا دیت ہوگی؟ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم کوئی ایسا شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ اس فیصلہ کی گواہی دے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(۲۷۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْجَنِينِ غُرَّةٌ ؛ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ بَغْلٌ. (ابو داؤد ۴۵۶۸)

(۲۷۸۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی یا خچر ہوگا۔

(۲۷۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فِيهِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۳۸) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ریشید نے ارشاد فرمایا عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں ایک غلام یا باندی یا گھوڑا ادا کرنا ہوگا۔

(۲۷۸۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غُرَّةٌ ؛ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ لأُمِّهِ ، أَوْ لأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ.

(۲۷۸۳۹) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا باندی ہے جو اس ہلاک ہونے والے بچہ کی ماں یا اس کے قریبی رشتہ دار کو ملے گی۔

(۲۷۸٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَكَمِ ؛ قَالاَ : جَنِينُ الْحُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ.

(۲۷۸۴۰) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشید اور حضرت حکم ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں ایک غلام یا باندی دینا ہوگی۔

(۲۷۸٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ بَطْنَ امْرَأَتِهِ فَأَسْقَطَتْ ، قَالَ : عَلَيْهِ غُرَّةٌ يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ.

(۲۷۸۴۱) حضرت محمد بن قیس ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگا کر اس کے حمل کو ساقط کر دیا ہو۔ آپ ریشید نے یوں ارشاد فرمایا: اس شخص پر غرہ یعنی ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(۲۷۸٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالاَ : فِي الْغُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۴۲) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید اور حضرت مجاہد ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا! غرہ سے مراد غلام یا باندی یا گھوڑا ہے۔

(۲۷۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۴۳) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید اور حضرت مجاہد ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا! غرہ سے مراد غلام یا باندی یا گھوڑا ہے۔

(۲۷۸٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي امْرَأَةٍ شَرِبَتْ دَوَاءً فَأَسْقَطَتْ ، قَالَ : تُعْتِقُ رَقَبَةً ، وَتُعْطِي أَبَاهُ غُرَّةً.

(۲۷۸۴۴) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ایسی عورت کے بارے میں جس نے دوا پی کر اپنا حمل ساقط کر دیا۔ آپ ریشید نے یوں فرمایا! کہ وہ عورت غلام آزاد کرے گی اور اس بچہ کے والد کو غرہ یعنی غلام یا باندی دے گی۔

(۲۷۸٤۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَن مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْغُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (مسند ۱۹۰۱)

(۲۷۸۴۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غرہ میں ایک غلام یا باندی ادا کرتے ہیں۔

(۲۷۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : فِي أَصْلِ كُلِّ حَبَلٍ غُرَّةٌ ، قَالَ : وَقَالَ الْحَكَمُ : فِيهِ صُلْحٌ حَتَّى يَسْتَبِينَ خَلْقُهُ.

قَالَ وَكِيعٌ : وَقَوْلُ الْحَكَمِ أَحْسَنُ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ.

(۲۷۸۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! ہر حمل کی بنیاد میں ہی غرہ یعنی غلام یا باندی ہے اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: حمل کی ابتداء میں تو صلح ہوگی یہاں تک کہ بچہ کی خلقت ظاہر ہو جائے۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حکم رحمہ اللہ کا قول امام شعبی رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۷۷) الَّذِي يُصِيبُ الْجَنِينَ ، يَكُونُ عَلَيْهِ شَيْءٌ ؟

جو شخص عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو تکلیف پہنچائے کیا اس پر کوئی چیز واجب ہوگی؟

(۲۷۸٤۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالُوا فِيمَنْ أَصَابَ جَنِيناً : إِنَّ عَلَيْهِ عِتْقَ رَقَبَةٍ مَعَ الْغُرَّةِ.

(۲۷۸۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان سب حضرات نے اس شخص کے بارے میں جو عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو تکلیف پہنچائے یوں ارشاد فرمایا: یقیناً اس شخص پر غرہ کے ساتھ غلام کا آزاد کرنا بھی ضروری ہے۔

(۲۷۸٤۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُولُ : إِذَا ضُرِبَتِ الْمَرْأَةُ فَأَلْقَتْ جَنِيناً فَإِنَّ صَاحِبَهُ يُعْتِقُ.

(۲۷۸۴۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی کسی عورت کو ضرب لگائے جس سے اس کا بچہ ساقط ہو جائے تو لگانے والا غلام آزاد کرے گا۔

(۲۷۸٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَن مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مَسَحَتْ بَطْنَ امْرَأَةٍ فَأَسْقَطَتْ ، فَأَمَرَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ تُعْتِقَ.

(۲۷۸۴۹) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ایک عورت نے کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگا کر اس کا حمل ساقط کر دیا تو اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

(۷۸) فِي قِيمَةِ الْغُرَّةِ ، مَا هِيَ ؟

غرہ کی قیمت کے بارے میں کہ اس کی قیمت کیا ہے؟

(۲۷۸٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْغُرَّةُ خَمْسُ مِئَةٍ.

(۲۷۸۵۰) طارق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: غرہ کی قیمت پانچ سو درہم ہیں۔

(۲۷۸۵۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :قِيمَةُ الْغُرَّةِ أَرْبَعُ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۲۷۸۵۱) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں حضرت حبیب بن ابی ثابت ویشید نے ارشاد فرمایا غرہ کی قیمت چار سو درہم ہے۔

(۲۷۸۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الْغُرَّةَ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۸۵۲) حضرت زید بن اسلم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ویشید نے غرہ کی قیمت پچاس دینار لگائی۔

(۷۹) الْغُرَّةُ، عَلَى مَنْ هِيَ ؟

غرہ کس پر لازم ہوگا؟

(۲۷۸۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغُرَّةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۸۵۳) حضرت ابن سیرین ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے غرہ کا بوجھ عصبی رشتہ داروں پر ڈالا۔

(۲۷۸۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْغُرَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۸۵۴) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: غرہ آدمی کے عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگا۔

(۲۷۸۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي مَالِهِ.

(۲۷۸۵۵) حضرت ابن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا غرہ اس آدمی کے مال میں لازم ہوگا۔

(۲۷۸۵٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ ، وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا.

(بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۷۸۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی صورت میں غرہ کا بوجھ قتل کرنے والی عورت کے عصبی رشتہ داروں پر ڈالا اور اس عورت کے خاوند اور اس کے لڑکے کو بری کر دیا۔

(۲۷۸۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ ، وَفِي الْحَمْلِ غُرَّةٌ.

(مسلم ۱۳۱۰۔ ابو داؤد ۴۵۵۷)

(۲۷۸۵۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فیصلہ فرمایا کہ دیت عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگی اور حمل ساقط کرنے کی صورت میں غرہ ہوگا۔

(۲۷۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ

عُمَرَ جَعَلَ الْغُرَّةَ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ ، وَالْفَرَائِضَ عَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ.

(۲۷۸۵۸) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر غرہ مقرر فرمایا اور جنگل میں رہنے والوں پر اونٹ مقرر فرمائے۔

(۲۷۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دِيَةُ الْجَنِينِ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ ، وَلَيْسَ عَلَى قَوْمِهِ شَيْءٌ.

(۲۷۸۵۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی دیت اس شخص کے مال سے ادا کی جائے گی جس نے اسے موت کے گھاٹ اتارا اور اس کی قوم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۸۰) مَنْ قَالَ لاَ يُقَادُ مِنْ جَائِفَةٍ ، وَلاَ مَأْمُومَةٍ ، وَلاَ مُنَقِّلَةٍ

جو شخص یوں کہے! پیٹ کے اندر تک زخم لگنے اور سر کا ایسا زخم جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور سر کا ایسا زخم جس سے ہڈیوں کے ریزے برآمد ہوں ان زخموں کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جائے گا

(۲۷۸۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الْجَائِفَةِ ، وَلاَ الْمَأْمُومَةِ ، وَلاَ الْمُنَقِّلَةِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۶۰) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں اور سر کے ایسے زخم میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور سر کے ایسے زخم میں جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں ان میں قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الآمَّةِ ، وَالْمُنَقِّلَةِ ، وَالْجَائِفَةِ قَوَدٌ ، إِنَّمَا عَمْدُهَا الدِّيَةُ فِي مَالِ الرَّجُلِ.

(۲۷۸۶۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سر کے ایسے زخم میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور ایسے زخم میں جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور پیٹ کے اندر تک لگنے والے زخم میں قصاص نہیں ہے بے شک جان بوجھ کر زخم لگانے کی صورت میں آدمی کے مال پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۸۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنَ الْجَائِفَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمَأْمُومَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ يُخَافُ فِيهِ عَلَى النَّفْسِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ لاَ يَأْتِي كَمَا أَصَابَ صَاحِبَهُ.

(۲۷۸۶۲) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں لیا جائے گا پیٹ کے اندر تک زخم لگانے کی صورت میں اور نہ ہی ایسے زخم کی صورت میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ گیا ہو اور نہ ہی ایسے زخم کی صورت میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہوگئی ہوں اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں قصاص لیا جائے گا جس سے آدمی کی جان کا خوف ہو اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں

کہ وہ زخم ویسا نہیں لگ سکتا جیسا کہ مارنے والے نے زخمی کیا تھا۔

(۲۷۸۶۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلاَعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنَ الْجَائِفَةِ ، وَالْمَأْمُومَةِ ، وَالْمُنَقِّلَةِ ، وَالنَّاخِرَةِ.

(۲۷۸۶۳) حضرت عبید اللہ بن عبید کلاعی ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا قصاص نہیں لیا جائے گا پیٹ کے اندر تک زخم لگانے کی صورت میں اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں جس سے سر کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور نہ ہی ناک کا اگلا حصہ ٹوٹنے کی وجہ سے۔

(۲۷۸۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الآمَّةِ ، وَلاَ فِي الْجَائِفَةِ ، وَلاَ فِي كَسْرِ الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۶۴) حضرت معمر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں اور ہڈیوں کے ٹوٹنے میں قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي جَائِفَةٍ ، وَلاَ مَأْمُومَةٍ ، وَلاَ مُنَقِّلَةٍ قِصَاصٌ ، وَلاَ فِي الْفَخِذِ إِذَا كُسِرَتْ.

(۲۷۸۶۵) حضرت عیسیٰ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں اور دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم میں اور ایسے زخم میں جس سے سر کی ہڈیا ظاہر ہو جائی قصاص نہیں ہے اور نہ ہی ران ٹوٹنے کی صورت میں قصاص ہے۔

(۲۷۸٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مَأْمُومَةٍ . قَالَ : فَرَأَيْتُهُمَا يَمْشِيَانِ مَأْمُومَيْنِ جَمِيعًا.

(۲۷۸۶۶) حضرت ابوبکر بن حفص ریٹیلیہ نے فرمایا میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم کے بدلہ میں قصاص لیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ وہ دونوں اکٹھے اپنے سر کے زخم میں چل رہے تھے۔

(۲۷۸٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مُنَقِّلَةٍ.

(۲۷۸۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید ریٹیلیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایسے زخم کے بدلہ میں جس میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہو گئیں تھیں آپ رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا۔

(۲۷۸٦۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مُنَقِّلَةٍ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ النَّاسُ ، أَوْ جَعَلَ النَّاسَ يَعْجَبُونَ.

(۲۷۸۶۸) حضرت عمرو بن دینار ولیٹیلیے نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ نے ایسے زخم کے بدلہ میں جس میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہوگئیں تھی آپ رضی اللہ نے قصاص لیا راوی کہتے ہیں لوگوں کو اس پر تعجب ہوا یا یوں فرمایا کہ لوگ اس پر تعجب کرنے لگے۔

(۸۱) الْعِظَامُ مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا قِصَاصٌ

ہڈیوں کا بیان جو شخص یہ کہے ان کے ٹوٹنے میں قصاص نہیں

(۲۷۸۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّا لاَ نُقِيدُ مِنَ الْعِظَامِ.

(۲۷۸۶۹) حضرت عطاء ولیٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم ہڈیوں کا قصاص نہیں لیتے۔

(۲۷۸۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ولیٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا ہڈیوں میں قصاص نہیں۔

(۲۷۸۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ : مَا كَانَ مِنْ كَسْرٍ فِي عَظْمٍ فَلاَ قِصَاصَ فِيهِ.

(۲۷۸۷۱) حضرت حصین ولیٹیلیے نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا: ہڈی کے ٹوٹ جانے میں قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالاَ : لاَ قِصَاصَ فِي عَظْمٍ.

(۲۷۸۷۲) حضرت ابراہیم ولیٹیلیے اور حضرت عامر شعبی ولیٹیلیے ان دونوں حضرت نے ارشاد فرمایا ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا۔

(۲۷۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعِظَامِ قِصَاصٌ ، إِلاَّ الْوَجْهَ وَالرَّأْسَ.

(۲۷۸۷۳) حضرت شیبانی ولیٹیلیے فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیلیے نے ارشاد فرمایا کسی بھی ہڈی میں کوئی قصاص نہیں ہوتا سوائے چہرے اور سر کے۔

(۲۷۸۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي كَسْرِ الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۴) حضرت معمر ولیٹیلیے سے مروی ہے کہ امام زہری ولیٹیلیے نے ارشاد فرمایا: ہڈیوں کے ٹوٹنے میں کوئی قصاص نہیں۔

(۲۷۸۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ فِي عَظْمٍ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۵) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیلیے نے حضرت حسن بصری ولیٹیلیے ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا۔

(۲۷۸۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ وَالسَّاقُ فَلَيْسَ عَلَى كَاسِرِهَا قَوَدٌ ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۸۷۶) حضرت عبدالملک ولیٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلیے نے ارشاد فرمایا: جب ہاتھ اور پنڈلی ٹوٹ جائے تو ان کے توڑنے والے پر قصاص نہیں ہوگا لیکن اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۸۲) السَّائِقُ وَالْقَائِدُ، مَا عَلَيْهِ ؟

ہنکانے والا اور آگے چلنے والا! کیا ان پر کچھ لازم ہے؟

(۲۷۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْقَائِدَ، وَالسَّائِقَ، وَالرَّاكِبَ.

(۲۷۸۷۷) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ حضرت علی آگے چلنے والے کو ہنکانے والے کو اور سواری پر سوار کو ضامن بناتے تھے۔

(۲۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، (ح) وَعَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالُوا :يضَمَّنُ الْقَائِدَ ، وَالسَّائِقَ ، وَالرَّاكِبَ.

(۲۷۸۷۸) حضرت شریح اور حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: آگے چلنے والے کو ہنکانے والے اور سوار کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۸۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُه يَقُولُ :إِذَا سَاقَ الرَّجُلُ دَابَّتَهُ سَوْقًا رَفِيقًا فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا أَعْنَفَ فِي سَوْقِهَا فَأَصَابَتْ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۸۷۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنی سواری کو نرم انداز میں ہنکا رہا ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور جب وہ جانوروں کو ہنکانے میں سختی برت رہا تھا اور کوئی نقصان ہوگیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَضْمَنُ السَّائِقُ وَالْقَائِدُ.

(۲۷۸۸۰) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے ارشاد فرمایا: ہنکانے والے کو اور آگے چلنے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۸۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ وَاسِعًا فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۷۸۸۱) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ارشاد فرمایا: جب راستہ کشادہ ہو تو ہنکانے والے پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَغْرَمُ الْقَائِدُ ، قُلْتُ :وَالسَّائِقُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ؟ قَالَ :زَعَمُوا أَنَّهُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ ، فَرَادَدْتُهُ ، فَقَالَ :يَقُولُ :الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ.

(۲۷۸۸۲) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا قائد یعنی آگے چلنے والے کو جرمانہ کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا! کیا ہنکانے والے کو بھی ہاتھ اور پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے جرمانہ کیا جائے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ ''راستہ، راستہ'' کی آواز لگائے گا۔

(۲۷۸۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِنَّ السَّائِقَ ، وَالْقَائِدَ ، وَالرَّاكِبَ يَغْرَمُ مَا أَصَابَتْ دَابَّتُهُ بِيَدٍ ، أَوْ رِجْلٍ ، وَطِئَتْ ، أَوْ ضَرَبَتْ.

(۲۷۸۸۳) حضرت حسن بن حر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، یقیناً ہنکانے والا آگے چلنے والا اور سوار جرمانہ ادا کریں گے جب ان کی سواری ہاتھ یا پاؤں سے تکلیف پہنچائے اور کچل دے یا کسی کو مار دے۔

(۲۷۸۸٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْقَائِدُ ، وَالسَّائِقُ ، وَالرَّاكِبُ مَا أَصَابَتْ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۷۸۸۴) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: آگے چلنے والے کو، ہنکانے والے کو اور سوار کو ضامن بنایا جائے گا جب ان کی سواری اگلی ٹانگوں سے کسی کو تکلیف پہنچائے۔

(۸۳) الرِّدْفُ ، هَلْ يَضْمَنُ ؟

سوار کے پیچھے سوار کو ضامن بنایا جائے گا؟

(۲۷۸۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُضَمَّنُ الرَّدِيفَانِ.

(۲۷۸۸۵) حضرت خلاس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو پیچھے بیٹھنے والوں کو ضامن بنایا۔

(۲۷۸۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الرِّدْفِ ضَمَانٌ.

(۲۷۸۸۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: سوار کے پیچھے بیٹھنے والے سوار پر ضمان نہیں۔

(۲۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرِّدْفِ ، قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ.

(۲۷۸۸۷) حضرت شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے سوار کے پیچھے بیٹھنے والے سوار کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں شریک ہوں گے۔

(۲۷۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرَّاكِبُ وَالرِّدْفُ سَوَاءٌ ، مَا أَوْطَأَا ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

(۲۷۸۸۸) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا سوار اور اس کے پیچھے بیٹھنے والا برابر ہوں گے جو سواری نے کچلا ہے اور جو ضمان ہوگا وہ ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(۲۷۸۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي هَاشِمٍ، قَالاَ: يَضْمَنُ الرِّدْفُ مَا يَضْمَنُ الْمُقَدَّمُ.

(۲۷۸۸۹) حضرت ابوالعلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ اور حضرت ابو ہاشم ؒ ان دونوں حضرات نے یوں ارشاد فرمایا سوار کے پیچھے بیٹھنے والا بھی اتنا ہی ضامن ہوگا جتنا آگے بیٹھنے والا ہوگا۔

(۲۷۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: يَضْمَنُ الرِّدْفُ.

(۲۷۸۹۰) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کو بھی ضامن بنایا جائے گا۔

(۸۴) الْعَقْلُ، عَلَى مَنْ هُوَ ؟

دیت کا بیان کہ کس پر لازم ہوگی؟

(۲۷۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الدِّيوَانِ.

(۲۷۸۹۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت دیوان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۸۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الدِّيوَانِ.

(۲۷۸۹۲) حضرت ابوحرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت دیوان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۸۹۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَن حَسَنٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الدِّيَةَ عَشَرَةً عَشَرَةً فِي أَعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ دُونَ النَّاسِ.

(۲۷۸۹۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے دیت کو دس دس حصے سپاہیوں کے روزینہ میں مقرر فرمائے لوگوں کے علاوہ۔

(۸۵) جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ، عَلَى مَنْ تَكُونُ ؟

مدبر کے جرم کا بیان اس کی سزا کس پر ہوگی؟

(۲۷۸۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ السَّلُولِيِّ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۸۹۴) حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے ارشاد فرمایا! مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر ہوگا۔

(۲۷۸۹۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۸۹۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يُسَيْرٌ الْمُكْتِبُ ، أَنَّ امْرَأَةً دَبَّرَتْ جَارِيَةً لَهَا فَجَنَتْ جِنَايَةً ، فَقَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِجِنَايَتِهَا عَلَى مَوْلاَتِهَا فِي قِيمَةِ الْجَارِيَةِ.

(۲۷۸۹۶) حضرت ابی ذئب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت یسیر مکتب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت نے اپنی باندی کو مدبرہ بنادیا۔ پھر اس باندی سے کوئی قابل سزا جرم سرزد ہوگیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی جنایت کا تاوان اس کی مالکہ پر ہوگا اس باندی کی قیمت کے مطابق۔

(۲۷۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جِنَايَةِ الْمُدَبَّرِ ، قَالَ : هُوَ عَبْدٌ ، إِنْ شَاءَ مَوْلاَهُ أَسْلَمَهُ ، وَإِنْ شَاءَ فَدَاهُ.

(۲۷۸۹۷) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے مدبر غلام کے جرم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ تو غلام ہے اگر اس کا آقا چاہے تو اس کو سپرد کردے اور اگر چاہے تو اس کو فدیہ دے کر چھڑا لے۔

(۲۷۸۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْمُدَبَّرُ قَتِيلاً ، أَوْ فَقَأَ عَيْنًا ، قِيلَ لِمَوْلاَهُ : ادْفَعْهُ ، أَوِ افْدِهِ.

(۲۷۸۹۸) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مدبر غلام کسی شخص کو قتل کردے یا کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کے آقا کو کہا جائے گا اس غلام کو ان کے سپرد کردے یا اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے۔

(۲۷۸۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ، وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهَا.

(۲۷۸۹۹) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا مدبر غلام اور ام ولد کی جنایت کا تاوان ان کے آقا کے عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: عَلَى مَوَالِيهِمُ الدِّيَةُ إِذَا قَتَلُوا، وَإِنْ قتلوا فَدِيَتُهُمْ دِيَةُ الْمَمْلُوكِ.

(۲۷۹۰۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلاموں کے آقا پر لازم ہوگی جب یہ کسی کو قتل کردیں اور ان کو قتل کردیا جائے تو ان کی دیت وہی ہوگی جو غلاموں کی دیت ہوتی ہے۔

(۲۷۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۹۰۱) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کا آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلاَهُ ، يَضْمَنُ قِيمَتَهُ . قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فِي الْمُدَبَّرِ : عَلَيْهِ جَمِيعُ الْجِنَايَةِ.

(۲۷۹۰۲) حضرت وکیع ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ریٹیلیہ کو فرماتے ہوئے سنا مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر ہوگا جو غلام کی قیمت کے بقدر ضمان ادا کرے گا جبکہ حضرت ابن ابی لیلی ریٹیلیہ نے مدبر غلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: آقا پر ہی مکمل تاوان لازم ہوگا۔

(۸٦) جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ ، مَا فِيهَا ؟

مکاتب کے جرم کا بیان اور اس میں کیا لازم ہوگا؟

(۲۷۹۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ ، يُبْدَأُ بِهَا.

(۲۷۹۰۳) حضرت یونس ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا اسی سے آغاز کیا جائے گا۔

(۲۷۹۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَسْعَى فِيهَا وَفِي الْمُكَاتَبَةِ بِالْحِصَصِ.

(۲۷۹۰۴) حضرت شیبانی ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب تاوان اور مال کتابت میں حصوں کے اعتبار سے سعی کرے گا۔

(۲۷۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۹۰۵) حضرت ابن ابی ذئب ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا۔

(۲۷۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَن خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۹۰۶) حضرت ابومعشر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ ، أَوْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا جَنَى الْمُكَاتَبُ فَهُوَ فِي رَقَبَتِهِ ، يُؤَدِّي جِنَايَتَهُ وَمُكَاتَبَتَهُ جَمِيعًا.

(۲۷۹۰۷) حضرت مغیرہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب جو جرم کرے گا تو اس کا تاوان اور بدل کتابت دونوں ادا کرے گا۔

(۲۷۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۹۰۸) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا۔

(۸۷) الْمُكَاتَبُ يُجْنَى عَلَيْهِ

مکاتب پر جنایت کیے جانے کا بیان

(۲۷۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا جُنِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ فَهُوَ لَهُ ، يَسْتَعِينُ بِهِ فِي كِتَابَتِهِ ، كَذَا كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

(۲۷۹۰۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو نقصان پہنچنے کی صورت میں جو تاوان ملا ہے وہ اس کے ذریعہ اپنے بدل کتابت میں مدد لے گا۔ تم سے پہلے لوگوں نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

(۲۷۹۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا جُنِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ ، فَهُوَ لَهُ.

(۲۷۹۱۰) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو نقصان پہنچنے کی صورت میں جو تاوان کا مال ملا ہے تو وہ ہی اس کا حقدار ہوگا۔

(۲۷۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ :إِذَا جُنِيَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ ، دُونَ مَوْلاَهُ.

(۲۷۹۱۱) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جب مکاتب کو نقصان پہنچنے کی صورت میں تاوان کا مال ملے گا تو اس کے آقا کے بجائے اس کا ہوگا۔

(۸۸) فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَجْنِي

ام ولد کے جنایت کرنے کا بیان

(۲۷۹۱۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي جِنَايَةِ أُمِّ الْوَلَدِ :لاَ تَعْدُو قِيمَتَهَا . وَقَالَ حَمَّادٌ :دِيَةُ مَا جَنَتْ.

(۲۷۹۱۲) حضرت سفیان بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ، ام ولد کی جنایت کے تاوان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: وہ اس کی قیمت سے تجاوز نہ کرتا ہو اور حضرت حماد ؒ نے فرمایا: جو اس نے جنایت کی ہے اسی کی دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جِنَايَةُ أُمِّ الْوَلَدِ عَلَى سَيِّدِهَا.

(۲۷۹۱۳) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ام ولد کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا جَنَتْ جِنَايَةً ، فَعَلَى سَيِّدِهَا جِنَايَتُهَا.

(۲۷۹۱۴) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ام ولد کی جنایت کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: جب وہ کوئی قابل سزا جرم کرے تو اس کے آقا پر اس جرم کا تاوان لازم ہوگا۔

(۲۷۹۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَجْنِي ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَى سَيِّدِهَا.

(۲۷۹۱۵) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ام ولد کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا! جب وہ قابل سزا جرم کرے تو اس کے آقا کے سامنے اس کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۹۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ سُرِّيَّةٍ قَتَلَتِ امْرَأَةً ، وَمَوْلاَهَا حَيٌّ لَمْ يُعْتِقْهَا ، وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ ؟ قَالَ : هِيَ أَمَةٌ ، إِنْ شَاءَ مَوْلاَهَا أَدَّى عَنْهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَهَا بِرُمَّتِهَا.

(۲۷۹۱۶) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ؒ سے پوچھا گیا اس باندی کے متعلق جس نے کسی عورت کو قتل کر دیا اور اس کا آقا زندہ ہے اس نے اسے آزاد نہیں کیا درانحالیکہ وہ اس کی ام ولد ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا! یہ تو باندی ہے اگر اس کا آقا چاہے تو اس کی طرف سے دیت ادا کر دے اور اگر چاہے تو اس کام کے سبب سے اس کو ان لوگوں کے سپرد کر دے۔

(۸۹) فِي الْعَقْلِ

عقل کو ضائع کر دینے کا حکم

(۲۷۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقْلِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۱۷) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ زید نے ارشاد فرمایا: عقل چلے جانے کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقْلِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۱۸) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا! عقل چلے جانے کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَفْزَعَ رَجُلاً فَذَهَبَ عَقْلُهُ ، قَالَ : لَوْ أَدْرَكَهُ عُمَرُ لَضَمَّنَهُ.

(۲۷۹۱۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی نے ایک آدمی کو خوفزدہ کیا اور اس کی عقل زائل ہوگئی تو کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر حضرت عمر ؓ اس کو پالیتے تو ضرور اس سے ضمان لیتے۔

(۲۷۹۲۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ فَنَعَتَ نَعْتَهُ ، قَالُوا ذَلِكَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : رَمَى رَجُلٌ رَجُلاً فِي رَأْسِهِ بِحَجَرٍ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَلِسَانُهُ وَعَقْلُهُ وَذَكَرُهُ ، فَلَمْ يَقْرَبِ النِّسَاءَ ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بِأَرْبَعِ دِيَاتٍ.

(۲۷۹۲۰) حضرت عوف ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شیخ سے ابن اشعث کے فتنہ سے قبل سنا کہ انہوں نے اس کی صفات بیان کیں۔ ان لوگوں نے فرمایا: یہ ابوالمھلب ولیٹیلا ہیں جو حضرت ابوقلابہ ولیٹیلا کے چچا ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کے سر میں پتھر مارا تو اس کی قوت سماعت گویائی، عقل اور اس کے آلۂ تناسل کی طاقت زائل ہوگئی اور وہ شخص عورتوں کے قریب نہیں جاسکتا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۹۰) الرَّجُلُ يُخْرِجُ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا ، فَيُصِيبُ إِنْسَانًا

جس شخص نے اپنی زمین کی حدود سے باہر کوئی چیز رکھی پھر اس سے کسی انسان کو نقصان پہنچ جانے کا بیان

(۲۷۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ حَجَرًا ، أَوْ مِرْزَابًا ، أَوْ زَادَ فِي سَاحَتِهِ مَا لَيْسَ لَهُ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۱) حضرت حارث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے پتھری پرنالہ باہر نکالا یا جس کا اسے حق نہیں تھا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ بَنَى فِي غَيْرِ سَمَائِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۲) حضرت مغیرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے سائبان کے علاوہ کوئی تعمیر کی تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : كَانَ يُضَمِّنُ أَصْحَابَ الْبَلاَلِيعِ الَّتِي يَتَّخِذُونَهَا فِي الطَّرِيقِ ، وبوارى الْبِغَالِ ، وَالْخَشَبِ الَّذِي يُجْعَلُ فِي الْحِيطَانِ ، وَكَانَ لاَ يُضَمِّنُ الآبَارَ الْخَارِجَةَ الَّتِي أَمَامَ الْكُوفَةِ فِي الْجَبَّانَةِ ، وَالَّتِي فِي الْمَقَابِرِ ، وَمَا جُعِلَ مَنْفَعَةً لِلْمُسْلِمِينَ.

(۲۷۹۲۳) حضرت شریح راستوں میں بنائے جانے والے گڑھوں اور کنووں کے نقصان کا ضمان دلواتے تھے اسی طرح دیواروں پر پڑی لکڑی کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ضمان بھی دلواتے تھے۔ البتہ کوفہ شہر سے باہر قبرستانوں اور مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنوائے گئے کنوؤں کا ضمان نہ دلواتے تھے۔

(۲۷۹۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ أَوْتَدَ وَتِدًا فِي غَيْرِ أَرْضِهِ ، وَلاَ سَمَائِهِ ضَمِنَ مَا أَصَابَ ، وَمَنَ احْتَفَرَ بِئْرًا فِي غَيْرِ أَرْضِهِ ، وَلاَ سَمَائِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ مَا وَقَعَ فِيهَا.

(۲۷۹۲۴) حضرت لیث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی زمین اور سائبان کے علاوہ جگہ میں کھونٹی گاڑی تو وہ اس سے پہنچنے والے نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور جس شخص نے اپنی زمین کے علاوہ کنواں کھودا تو اس میں گرنے والے

کا وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ مِنْ دَارِهِ شَيْئًا إِلَى طَرِيقٍ فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ ؛ مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ عُودٍ ، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، تُؤْخَذُ دِيَتُهُ ، وَلاَ يُقَادُ مِنْهُ.

(۲۷۹۲۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر سے راستہ کی طرف کوئی چیز نکالی مثلاً پتھر یا لکڑی یا مسلمانوں کے راستہ میں کنواں کھودا پھر اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ شخص ضامن ہوگا اس سے دیت لی جائے گی اور قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ أَحْدَثَ شَيْئًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۶) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں کوئی آڑ پیدا کی تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، رَفَعَهُ، قَالَ: مَنْ أَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا فَأَصَابَ شَيْئًا، فَهُوَ ضَامِنٌ. (بزار ۳۶۶۴)

(۲۷۹۲۷) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے مرفوعاً ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی زمینی حدود سے باہر کوئی چیز نکالی پھر اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخْرَجَ الرَّجُلُ الصَّلاَيَةَ أَوِ الْخَشَبَةَ فِي حَائِطِهِ ضَمِنَ.

(۲۷۹۲۸) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دیوار میں دوائی کوٹنے والی سِل یا لکڑی کو نکالا تو نقصان کی صورت میں وہ ضامن گا۔

(۲۷۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ الأَسَدِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ الْكُنُفَ ، أَوْ يَأْمُرُ بِقَطْعِهَا.

(۲۷۹۲۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ گھر کے دروازوں پر لگی ڈھالوں کو کاٹ دیتے تھے یا یوں فرمایا: آپ ان کے کاٹنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۷۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ بَارِيَّ السُّوقِيِّ وَعَمُودَهُ ، وَيَقُولُ : أَخْرَجَهُ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ.

(۲۷۹۳۰) حضرت عطاء بن سائب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ دکاندار کو رکاوٹ اور ستون کی وجہ سے ضامن بناتے تھے

اور فرماتے کہ اس نے یہ رکاوٹ دوسرے کی ملک میں کھڑی کی ہے۔

(٢٧٩٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَوَقَعَ فِيهَا بَغْلٌ فَانْكَسَرَ ، فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ.

(۲۷۹۳۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن مصطلق نے مسلمانوں کے راستہ میں ایک کنواں کھودا تو اس میں ایک خچر گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تو حضرت شریح ؒ نے اس کو ضامن بنایا۔

(٢٧٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَمَرَّ بَغْلٌ ، فَوَقَعَ فِيهَا ، فَانْكَسَرَ ؛ فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ قِيمَةَ الْبَغْلِ ، مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، وَأَعْطَاهُ الْبَغْلَ.

(۲۷۹۳۲) حضرت دینار ؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن مصطلق نے مسلمانوں کے راستہ میں کنواں کھودا وہاں سے ایک خچر گزر رہا تھا وہ اس کنویں میں گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تو حضرت شریح ؒ نے اس کو خچر کی قیمت کا ضامن بنایا جو دو سو درہم تھی اور آپ ؒ نے وہ خچر عمرو کو دے دیا۔

(٢٧٩٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي مُسَافِرٍ ؛ أَنَّ كَنِيفًا لِجَارٍ لَهُ وَقَعَ عَلَى صَبِيٍّ فَقَتَلَهُ ، أَوْ جَرَحَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَضَمَّنْتُه.

(۲۷۹۳۳) حضرت شریک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ابو مسافر ؒ کے ایک پڑوسی کی ڈھال کسی بچہ پر گری اور وہ بچہ مر گیا یا زخمی ہو گیا اس پر حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر اسے میرے پاس لایا جاتا تو میں ضرور اس شخص کو ضامن بناتا۔

(٢٧٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُ ظُلَّةً لاَ يَمُرُّ فِيهَا الْفَارِسُ بِرُمْحِهِ ، وَيَقُولُ : بَنَيْتُمْ عَلَى رُمْحِ الْفَارِسِ.

(۲۷۹۳۴) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ کسی ایسے سائبان کو نہیں چھوڑتے تھے کہ جس کے نیچے سے گھڑ سوار اپنے نیزے کے ساتھ نہ گزر سکتا ہو اور فرماتے کہ تم اسے گھڑ سوار کے نیزے کے مطابق بناؤ۔

(٩١) الدَّابَّةُ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

اس سواری کا بیان جو اپنے کھر سے کسی کو مارے

(٢٧٩٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يُغَرِّمُونَ مِنَ الْوَطْءِ ، وَلاَ يُغَرِّمُونَ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ روندنے کی صورت میں تو ضامن بناتے تھے اور جانور کے کھر کے ساتھ مارنے کی صورت میں ضامن نہیں بناتے تھے۔

(٢٧٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُضَمَّنُ صَاحِبُ الدَّابَّةِ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۶) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور کے مالک کو کھر سے مارنے کی صورت میں ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ بَرَّأَ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے جانور کے کھر کے ساتھ مارنے کی صورت میں اس کے مالک کو بے قصور قرار دیا۔

(۹۲) الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا

اس سواری کا بیان جو اپنی ٹانگ سے کسی کو مارے

(۲۷۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَن هُزَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرِّجْلُ جُبَارٌ ، يَعْنِي هَدَرًا. (عبدالرزاق ۱۸۳۴۷۔ دارقطنی ۲۱۳)

(۲۷۹۳۸) حضرت ہزیل ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانور کی ٹانگ سے لگنے والا زخم رائیگاں ہے۔

(۲۷۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :صَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتِ الدَّابَّةُ بِيَدِهَا ، أَوْ بِرِجْلِهَا ، حَتَّى يَنْزِلَ عَنهَا.

(۲۷۹۳۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور کا مالک ضامن ہوگا اس نقصان کا جو جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگوں سے ہوا ہو یہاں تک کہ وہ جانور سے اتر آئے۔

(۲۷۹٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ وَاقِفٍ عَلَى دَابَّتِهِ ، فَضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا ؟ قَالَ حَمَّادٌ :لاَ يَضْمَنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :يَضْمَنُ.

(۲۷۹۴۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی سواری کے پاس کھڑا تھا اور اس کی سواری نے کسی کو اپنی ٹانگ مار دی تو حضرت حماد نے فرمایا: اس شخص کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔ اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس شخص کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا كَانُوا يُضَمِّنُونَ مِنَ الرِّجْلِ إِلاَّ مَا رَدَّ الْعِنَانَ.

(۲۷۹۴۱) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ ؓ جانور کی ٹانگ سے مارے جانے کی صورت میں ضامن نہیں بناتے تھے مگر جبکہ لگام کو چھوڑ دیا ہو۔

(۲۷۹٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :إِذَا ضَرَبَتِ الدَّابَّةُ أَوْ كَبَحْتَهَا ، فَأَنْتَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۴۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے جانور کو مارا یا تم نے اس کو روکنے کے لیے لگام کھینچی پھر اس نے کسی کو نقصان پہنچا دیا تو تم ضامن ہو گے۔

(۹۳) الْفَحْلُ ، وَالدَّابَّةُ ، وَالْمَعْدِنُ ، وَالْبِئْرُ

سانڈ، سواری، کان اور کنویں کا بیان

(۲۷۹۴۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۶۹۱۲)

(۲۷۹۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے نیچے دب کر مرنے والے کا خون رائیگاں ہے اور کان میں دب کر مرنے والے کا خون بھی رائیگاں ہے اور خزانے میں خمس لازم ہوگا۔

(۲۷۹۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ جَرْحَهَا. (بخاری ۶۹۱۳۔ مسلم ۱۳۳۵)

(۲۷۹۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس سند میں جرحھا کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۲۷۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الْبَهِيمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ عَقْلُهُ جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ عَقْلُهَا جُبَارٌ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲۲۸۔ طحاوی ۲۰۴)

(۲۷۹۴۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور کے نیچے دب کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور کان میں دب کر مرتے والے کی دیت رائیگاں ہے اور کنویں میں گر کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور خزانے میں خمس لازم ہوگا۔

(۲۷۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ؛ أَنَّ بَعِيرًا افْتَرَسَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْبَعِيرَ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَضَمَّنَ الرَّجُلَ ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

(۲۷۹۴۶) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن ابو الحر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک اونٹ نے کسی آدمی پر حملہ کیا اور اسے مار دیا استنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے اونٹ کو مار دیا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے آدمی کی دیت کو لغو قرار دیا اور اس آدمی کو اونٹ کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ بَعِيرًا افْتَرَسَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجَاءَ

رَجُلٌ فَقَتَلَ الْبَعِيرَ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَضَمَّنَ الرَّجُلَ قِيمَةَ الْبَعِيرِ.

(۲۷۹۴۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک اونٹ نے کسی آدمی پر حملہ کیا اور اسے مار دیا اتنے میں کوئی آدمی آیا اور اس نے اونٹ کو مار دیا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے آدمی کی دیت کو لغو قرار دیا اور اس آدمی کو اونٹ کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَغْرَمُ قَاتِلُ الْبَهِيمَةِ ، وَلاَ يَغْرَمُ أَهْلُهَا مَا قَتَلَتْ.

(۲۷۹۴۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کے مارنے والے کو ضامن بنایا جائے گا اور جانور کے مالک کو ضامن نہیں بنایا جائے گا جانور کے کسی کو ہلاک کر دینے کی وجہ سے۔

(۲۷۹۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْفَحْلَ إِذَا عَدَا عَلَيْكُمْ ، وَلاَ غُرْمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۷۹۴۹) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب سانڈ تم پر حملہ کر دے تو تم اسے قتل کر دو اور تم پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۹۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ أَنَّ فَحْلاً عَدَا عَلَى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَغْرَمَهُ ، وَقَالَ : بَهِيمَةٌ لاَ تُعْقَلُ.

(۲۷۹۵۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک سانڈ نے کسی آدمی پر حملہ کر دیا تو اس آدمی نے اسے مار دیا پھر یہ معاملہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو ضمان ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا اور فرمایا جانور تو دیت ادا نہیں کرے گا۔

(۲۷۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ غُلاَمًا مِنْ قَوْمِهِ دَخَلَ عَلَى نَجِيبَةٍ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي دَارِهِ ، فَخَبَطَتْهُ فَقَتَلَتْهُ ، فَجَاءَ أَبُوهُ بِالسَّيْفِ فَعَقَرَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَهْدَرَ دَمَ الْغُلاَمِ ، وَضَمَّنَ أَبَاهُ ثَمَنَ النَّجِيبَةِ.

(۲۷۹۵۱) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میری قوم کا ایک لڑکا زید بن صوحان کے گھر میں اس کی طاقتور اونٹنی کے پاس گیا وہ اونٹنی بدحواس ہوگئی اور اس نے اس لڑکے کو مار دیا اتنے میں اس لڑکے کا والد آیا اور اس نے اونٹنی کو ذبح کر دیا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بچہ کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے والد کو اونٹنی کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹۵۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَلْقَى الْبَهِيمَةَ فَيَخَافُهَا عَلَى نَفْسِهِ ، قَالَ : يَقْتُلُهَا ، وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ.

(۲۷۹۵۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو کسی جانور کے پاس آیا اور پھر اس کو اپنی جان کا خوف ہوا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس کی قیمت اس پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، وَیَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ ؛ فِی رَجُلٍ عَدَا عَلَیْہِ فَحْلٌ فَضَرَبَہُ بِالسَّیْفِ ، أَیُضَمَّنُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَیْرٍ قَالَ : یُضَمَّنُ.

(۲۷۹۵۳) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جس پر ایک سانڈ نے حملہ کر دیا پھر اس نے تلوار سے اس کو مار دیا کیا یہ شخص ضامن ہوگا؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور ابن نمیر ؒ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۹۴) الْمُہْرُ یَتْبَعُ أُمَّہُ فَیُصِیبُ

گھوڑے کے بچھڑے کا بیان جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس نے نقصان پہنچا دیا

(۲۷۹۵۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ أَنَّہُ سُئِلَ عَنِ الْمُہْرِ یَتْبَعُ أُمَّہُ ؟ قَالَ : ہُوَ ضَامِنٌ ، لأَنَّہُ أَرْسَلَہُ.

(۲۷۹۵۴) حضرت حکیم ؒ اور حضرت حماد ؒ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا اس گھوڑے کے بچھڑے سے متعلق جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ ضامن ہوگا کیونکہ مالک نے اسے چھوڑا ہے۔

(۲۷۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ فِی الْمُہْرِ یَتْبَعُ أُمَّہُ ، قَالَ : یَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اس گھوڑے کے بچھڑے کے بارے میں ارشاد فرمایا جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس کے مالک کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۵۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ سَأَلْتہمَا عَنِ الْمُہْرِ یَتْبَعُ أُمَّہُ فَیُصِیبُ ؟ قَالاَ : یَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۶) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ ان دونوں حضرات سے پوچھا اس گھوڑے کے بچے کے بارے میں جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا پھر اس نے نقصان پہنچا دیا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کے مالک کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۵۷) حَدَّثَنَا الْبَکْرَاوِیُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ یَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۷) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۹۵) الدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ ، أَوِ الْمُنْفَلِتَةُ تُصِيبُ إِنْسَانًا

وہ جانور جس کو آزاد چھوڑا گیا یا جس نے اپنی لگام چھڑا لی پھر کسی انسان کو نقصان پہنچایا

(۲۷۹۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتُ فَلاَ ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهِ ، وَمَنْ أَصَابَ الْمُنْفَلِتَ ضَمِنَ.

(۲۷۹۵۸) حضرت قاسم بن نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: لگام چھڑائے ہوئے جانور نے جو نقصان پہنچایا تو اس کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور جس شخص نے لگام چھڑانے والے جانور کو کوئی نقصان پہنچایا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الدَّابَّةِ الْمُرْسَلَةِ تُصِيبُ ؟ قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۷۹۵۹) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ ان دونوں حضرات سے آزاد چھوڑے ہوئے جانور کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی کو نقصان پہنچا دیا ہو؟ تو آپ دونوں حضرات نے جواب دیا اس کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ مُرْسَلَةٍ فَصَاحِبُهَا ضَامِنٌ.

(۲۷۹۶۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا ہر آزاد چھوڑے ہوئے جانور کے نقصان پہنچنے کی صورت میں اس کا مالک ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۶۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ انْفَلَتَتْ دَابَّتُهُ وَهُوَ فِي أَثَرِهَا ، فَأَصَابَتْ إِنْسَانًا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَقَالَ الْحَكَمُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۷۹۶۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کا جانور اس سے لگام چھڑا کر بھاگ گیا اور کسی انسان کو نقصان پہنچایا اس حال میں کہ یہ شخص اس کی تلاش میں تھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور حضرت حکم ؒ نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

(۹۶) فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ

جانور کی آنکھ کا بیان

(۲۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبْعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۲) حضرت ابی المھلب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی

قیمت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

(۲۷۹۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۳) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان بھرنا ہوگا۔

(۲۷۹۶٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَضَى عُمَرُ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۴) حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانور کی آنکھ کے بارے میں اس کی قیمت کے چوتھائی حصہ کا فیصلہ دیا۔

(۲۷۹٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ قَاضِي الْبَصْرَةِ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۵) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بصرہ کے قاضی حضرت ہشام بن ھبیرہ رحمہ اللہ نے قاضی شریح رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ان سے جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں لازم ہونے والے ضمان کے متعلق سوال کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا بے شک جانور کی آنکھ میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ہے۔

(۲۷۹٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :حَبِيبٌ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع ہونے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

(۲۷۹٦۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَوْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَفْقَأُ عَيْنَ الدَّابَّةِ الْعَوْرَاءِ ، قَالَ :يُؤَدِّي قِيمَتَهَا عَوْرَاءَ ، وَيَأْخُذُ الدَّابَّةَ.

(۲۷۹۶۷) حضرت یزید بن ولید رحمہ اللہ یا حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے کانے جانور کی آنکھ پھوڑ دی ہو، آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا کہ وہ شخص کانے جانور کی قیمت ادا کرے گا اور یہ جانور لے لے گا۔

(۲۷۹٦۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ :أَنَّ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے عروہ البارقی رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور پیغام دیا کہ بے شک جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان ہوگا۔

(۹۷) فِي الدَّابَّةِ يُقْطَعُ ذَنَبُهَا

اس جانور کا بیان جس کی دم کاٹ دی گئی

(۲۷۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : فِي ذَنَبِ الدَّابَّةِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: جب جانور کی دم جڑ سے کاٹ دی گئی ہو تو اس صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان ہوگا۔

(۲۷۹۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّابَّةِ يُقْطَعُ ذَنَبُهَا ، أَوْ أُذُنُهَا ؟ قَالَ : مَا نَقَصَهَا، فَإِذَا قُطِعَتْ يَدُهَا ، أَوْ رِجْلُهَا فَالْقِيمَةُ.

(۲۷۹۷۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے ایسے جانور کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی دم یا کان کاٹ دیا گیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس طرح کوئی نقصان نہیں ہوا، جب اس کا ہاتھ یا اس کی ٹانگ کاٹ دی جائے تو اس صورت میں قیمت لازم ہوگی۔

(۲۷۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَطَعَ ذَنَبَ دَابَّةٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ ، ثَمَنُهَا ، وَتُدْفَعُ إِلَيْهِ الدَّابَّةُ.

(۲۷۹۷۱) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی جانور کی دم کاٹ دی ہو یوں ارشاد فرمایا: اس شخص پر اس جانور کی قیمت لازم ہوگی اور وہ جانور اس کو دے دیا جائے گا۔

(۹۸) الرَّجُلُ يَسْتَعِينُ الْعَبْدَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

اس آدمی کا بیان جو غلام سے اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کام لیتا ہو

(۲۷۹۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَنِ اسْتَعْمَلَ مَمْلُوكَ قَوْمٍ صَغِيرًا ، أَوْ كَبِيرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۷۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کے چھوٹے یا بڑے غلام سے کام لیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۷۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنِ اسْتَعَانَ صَغِيرًا حُرًّا ، أَوْ عَبْدًا فَعَنِتَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ ، وَمَنِ اسْتَعَانَ كَبِيرًا لَمْ يَضْمَنْ.

(۲۷۹۷۳) حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی چھوٹے آزاد بچے سے یا

غلام سے مدد طلب کی اور وہ بچہ تکلیف میں مبتلا ہوگیا تو وہ شخص ضامن ہوگا اور جس شخص نے کسی بڑے سے مدد طلب کی تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(٢٧٩٧٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَعَنْتَ مَمْلُوكَ قَوْمٍ ، فَأَنْتَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَهُ.

(۲۷۹۷۴) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے کسی قوم کے غلام سے مدد طلب کی تو اس کو پہنچنے والی مصیبت کا تو ضامن ہوگا۔

(٢٧٩٧٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ الصَّبِيَّ بِالشَّيْءِ يَعْمَلُهُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهِ ، فَيَهْلِكُ الصَّبِيُّ ، قَالَ : عَلَيْهِ الضَّمَانُ ، فَإِنْ كَانَ اسْتَأْمَرَ أَهْلَهُ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، وَفِي الْعَبْدِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۹۷۵) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بچہ کو کسی کام کا حکم دیا اور بچہ نے اپنے گھر والوں کی اجازت کے بغیر اس کے حکم پر عمل کیا اور اس وجہ سے وہ ہلاک ہوگیا۔ آپ نے یوں فرمایا: اس شخص پر ضمان ہوگا اور اگر اس نے اپنے گھر والوں سے اجازت طلب کی تھی تو اس شخص پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور غلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(٢٧٩٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا حَمَلَ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ غُلاَمًا لَمْ يَحْتَلِمْ ، فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَى الَّذِي حَمَلَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ بَلَغَ فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ ؛ وَفِي الْعَبْدِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۹۷۶) حضرت اسماعیل بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی نابالغ بچے کو اپنی سواری پر سوار کیا پھر اس بچے نے کوئی نقصان کر دیا تو یہ نقصان سواری پر بٹھانے والے شخص کے ذمہ ہوگا اور اگر بچہ بالغ تھا پھر کسی قسم کا نقصان کر دیا تو وہ بچہ ہی ضامن ہوگا اور غلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(٢٧٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنِ اسْتَأْجَرَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَمَاتَ غَرِمَ.

(۲۷۹۷۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کو بغیر اجازت کے اجرت پر رکھا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں یہ ضامن ہوگا۔

(٩٩) الْمَرْأَةُ تَجْنِي الْجِنَايَةَ

اس عورت کا بیان جو قابل سزا جرم کی مرتکب ہوئی

(٢٧٩٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَرْأَةُ تَعْقِلُ عَنهَا عَصَبَتُهَا ، وَيَرِثُهَا بَنُوهَا.

(۲۷۹۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی طرف سے اس کے باپ کے رشتہ دار دیت ادا کریں گے اور اس کے بیٹے اس کے وارث بنیں گے۔

(۲۷۹۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، سَمِعْته يَقُولُ :وَلَدُ الْمَرْأَةِ الذَّكَرُ أَحَقُّ بِمِيرَاثِ مَوَالِيهَا مِنْ عَصَبَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةٌ عَقَلَ عَصَبَتُهَا.

(۲۷۹۷۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ عورت کی نر اولاد زیادہ حقدار ہوگی عورت کے غلاموں کی وراثت کی اس کے خاندانی رشتہ داروں سے اور اگر اس نے کوئی جنایت کی تو اس کے خاندانی رشتہ دار اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۷۹۸۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ رَجُلاً ، ثُمَّ مَاتَتْ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ. قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا، وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ.

(۲۷۹۸۰) حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا پھر وہ مرگئی آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اولاد اس کے بچوں کے لیے ہوگی اور دیت اس کے خاندانی رشتہ داروں پر لازم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ولاء اس عورت کے بچوں کو ملے گی اور دیت کے خاندانی رشتہ داروں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَعْقِلُ عَنِ الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا ، وَإِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ ذُكُورٌ.

(۲۷۹۸۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت کی طرف سے دیت اس کے خاندانی رشتہ دار ادا کریں گے اگرچہ اس عورت کے لڑکے بھی ہوں۔

(۱۰۰) الْعَمْدُ الَّذِي لاَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ

اس قتل عمد کا بیان جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو

(۲۷۹۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ جُرْحٍ مِنَ الْعَمْدِ لاَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ ، فَهُوَ عَلَى الْجَارِحِ فِي مَالِهِ دُونَ عَاقِلَتِهِ.

(۲۷۹۸۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو زخم قصداً لگایا ہو اور اس میں قصاص لینا ممکن نہ

ہوتو اس کا ضمان زخم لگانے والے کے مال میں لازم ہوگا نہ کہ اس کے خاندان والوں پر۔

(۲۷۹۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الْعَمْدِ الَّذِي لاَ يُسْتَطَاعُ أَنْ يُسْتَقَادَ مِنْهُ ؟ فَقَالَ : عَلَى الْعَاقِلَةِ ، وَسَأَلْتُ حَمَّادًا ؟ فَقَالَ : فِي مَالِهِ.

(۲۷۹۸۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے ایسے قصداً لگائے ہوئے زخم کے بارے میں سوال کیا جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کی دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی اور میں نے حضرت حماد ؒ سے پوچھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس شخص کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لاَ يُقَادُ مِنْهُ ، فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۴) حضرت ایوب ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ زخم جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو تو اس کا ضمان خاندان والوں پر ہوگا۔

(۲۷۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُلُّ عَمْدٍ لَيْسَ فِيهِ قَوَدٌ فَعَقْلُهُ فِي مَالِ الْمُصِيبِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلَى عَاقِلَةِ الْمُصِيبِ ، إِنْ قَطَعَ يَمِينًا عَمْدًا ، وَكَانَتْ يَمِينُ الْقَاطِعِ قَدْ قُطِعَتْ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَعَقْلُهَا فِي مَالِ الْقَاطِعِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ يَدٌ يُسْرَى لَمْ يُقَدْ مِنْهَا ، وَالْعَقْلُ كَذَلِكَ ، وَالأَعْضَاءِ كُلُّهَا كَذَلِكَ.

(۲۷۹۸۵) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ عمد جس میں قصاص ممکن نہ ہو تو اس کی دیت زخم لگانے والے کے مال میں لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو زخم لگانے والے کے خاندان پر لازم ہوگی۔ یعنی اگر اس نے کسی کا داہنا ہاتھ قصداً کاٹ دیا اور کاٹنے والے کا داہنا ہاتھ اس سے پہلے ہی کٹا ہوا تھا تو اس کی دیت کاٹنے والے کے مال میں لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی اگرچہ اس کا بایاں ہاتھ موجود ہو پھر بھی قصاصاً نہیں کاٹا جائے گا اور دیت کا بھی یہی معاملہ ہوگا اور سارے کے سارے اعضاء کا بھی یہی معاملہ ہے۔

(۱۰۱) شِبْهُ الْعَمْدِ ، عَلَى مَنْ يَكُونُ ؟

قتل شبہ عمد کا بیان: اس کی دیت کس پر لازم ہوگی؟

(۲۷۹۸۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِغَيْرِ سِلاَحٍ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو قتل بغیر ہتھیار کے کیا گیا ہو وہ شبہ عمد ہے اور اس میں دیت خاندان والوں پر لازم ہے۔

(۲۷۹۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ قَتْلِ الْخَطَأ شِبْهِ الْعَمْدِ ؟ فَقَالَ : فِي مَالِ الْقَاتِلِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : هُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ سے قتل خطاء کے متعلق سوال کیا جو بغیر ہتھیار کے کیا ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کی دیت قاتل کے مال میں لازم ہوگی اور حضرت حکم ؒ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کی دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالاَ : هُوَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ.

(۲۷۹۸۸) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ؒ اور ابن شبرمہ ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قتل شبہ عمد کی دیت قاتل کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۹۸۹) حضرت سعید ؒ نے مذکورہ ارشاد حضرت قتادہ ؒ سے بھی نقل کیا ہے۔

(۲۷۹۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادًا ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ مِنْ سَوْطٍ ، أَوْ حَجَرٍ ، أَوْ عَصًا فَأَتَى عَلَى النَّفْسِ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۰) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا جس کسی کو کوڑے یا پتھر یا لکڑی سے تکلیف پہنچائی گئی اور وہ مرگیا تو یہ قتل شبہ عمد ہوگا اور اس میں دیت مغلظہ ہوگی خاندان والوں پر۔

(۲۷۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَى شِبْهُ الْعَمْدِ ، فِيهَا مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا.

(۲۷۹۹۱) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوڑے اور لاٹھی سے قتل کیا گیا مقتول شبہ عمد شمار ہوگا اس میں سو اونٹ دیت کے طور پر لازم ہوں گے جن میں چالیس کے پیٹ میں بچے ہوں یعنی حاملہ ہوں۔

(۱۰۲) الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ خَطَأً

اس آدمی کا بیان جو غلام کو غلطی سے قتل کردے

(۲۷۹۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَعْقِلُ الْعَبْدُ ، وَلاَ يُعْقَلُ عَنْهُ.

(۲۷۹۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام دیت ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی اس سے دیت وصول کی جائے گی۔

(۲۷۹۹۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ ، مَنْ يَعْقِلُهُ؟

يَعْقِلُهُ هُوَ ، أَمْ قَوْمُهُ ؟ قَالَ : قَوْمُهُ.

(۲۷۹۹۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: اس شخص کے متعلق جو غلام کو قتل کردے اس کی دیت کون ادا کرے گا؟ وہی شخص یا اس کی قوم؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی قوم۔

(۲۷۹۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ دَابَّةً خَطَأً ، قَالاَ : فِي مَالِهِ ، وَإِنْ قَتَلَ عَبْدًا فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۴) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا جس نے کسی سواری کو غلطی سے مار دیا تو اس کا ضمان اس کے مال میں لازم ہوگا اور اگر اس نے کسی غلام کو قتل کیا تو اس کی دیت خاندان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۹۹٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي حُرٍّ قَتَلَ عَبْدًا خَطَأً ، قَالَ : قِيمَتُهُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۵) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے اس آزاد شخص کے بارے میں جس نے کسی غلام کو غلطی سے قتل کر دیا ہو یوں فرمایا اس غلام کی قیمت اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ خَطَأً ، يُعْتِقُ رَقَبَةً وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۹۶) حضرت زید بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آزاد شخص کے غلام کو غلطی سے قتل کر دیا تو وہ ایک غلام کو آزاد کرے گا اور اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۹۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقَبِيلَةِ مِنْ دِيَةِ الْعَبْدِ شَيْءٌ.

(۲۷۹۹۷) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ والوں پر غلام کی دیت میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

(۱۰۳) الْعَمْدُ ، وَالصُّلْحُ ، وَالاِعْتِرَافُ

جان بوجھ کر نقصان پہنچانے، صلح کرنے اور جرم تسلیم کرنے کا بیان

(۲۷۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ عَبْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا.

(۲۷۹۹۸) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خاندان والے دیت ادا نہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ قتل عمد کی صورت میں اور نہ ہی غلام کی صورت میں۔

(۲۷۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا ، وَلاَ عَبْدًا.

(۲۷۹۹۹) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ قتل عمد کی صورت میں، نہ اعتراف کرنے کی صورت میں اور نہ ہی غلام ہونے کی صورت میں۔

(۲۸۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : الْخَطَأُ عَلَى الْعَاقِلَةِ ، وَالْعَمْدُ وَالصُّلْحُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ.

(۲۸۰۰۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت شعبی ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: خطا کی صورت میں دیت خاندان پر ہوگی اور عمد اور صلح کی صورت میں دیت نقصان پہنچانے والے کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِي الْعَمْدِ إِلاَّ أَنْ تَشَاءَ ، وَإِنَّمَا تَعْقِلُ الْعَشِيرَةُ الْخَطَأَ.

(۲۸۰۰۱) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ فرمایا کرتے تھے قتل عمد کی صورت میں خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے مگر اپنی چاہت سے اس لیے کہ قبیلہ غلطی کی صورت میں دیت ادا کرتا ہے۔

(۲۸۰۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اصْطَلَحَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنْ لاَ تَعْقِلَ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا.

(۲۸۰۰۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی اصطلاح تھی کہ خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ ہی عمد کی صورت میں اور نہ ہی اعتراف کی صورت میں۔

(۲۸۰۰۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لاَ تَعْقِلُ دِيَةَ عَمْدٍ ، إِلاَّ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ.

(۲۸۰۰۳) حضرت مالک بن انس ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: سنت گزر چکی ہے اس میں کہ خاندان والے کسی عمد کی دیت ادانہیں کریں گے مگر اپنی خوشنودی سے۔

(۱۰٤) جِنَايَةُ الصَّبِيِّ الْعَمْدِ وَالْخَطَأ

بچہ کا جان بوجھ کر یا غلطی سے جرم کرنے کا بیان

(۲۸۰۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَاجِدَةَ ، قَالَ : قَاتَلْتُ غُلاَمًا فَجَدَعْتُ أَنْفَهُ ، فَأُتِيَ بِي أَبُو بَكْرٍ فَقَاسَنِي ، فَلَمْ يَجِدْ فِي قِصَاصًا ، فَجَعَلَ عَلَى عَاقِلَتِي الدِّيَةَ.

(۲۸۰۰۴) حضرت قاسم بن نافع ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ماجد ویشیڈ نے فرمایا: میں نے کسی بچہ کو مارا اور میں نے اس کی ناک کاٹ دی پھر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے مجھ سے قصاص نہیں لیا اور آپ رضی اللہ میرے خاندان والوں پر دیت کو لازم فرمایا۔

(۲۸۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُونِ خَطَؤُهُمَا وَعَمْدُهُمَا سَوَاءٌ عَلَى عَاقِلَتِهِمَا.

(۲۸۰۰۵) حضرت ہشام ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ نے بچہ اور مجنون دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان دونوں کا غلطی سے یا جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانا ان کے خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۲۸۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَؤُهُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۰۰۶) حضرت عبیدہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: بچہ کا جان بوجھ کر اور غلطی سے نقصان پہنچانا خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۲۸۰۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَؤُهُ سَوَاءٌ.

(۲۸۰۰۷) حضرت شعبی ویشیڈ حضرت حکم ویشیڈ اور حضرت حماد ویشیڈ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرات ابراہیم ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: بچہ کا جان بوجھ کر اور غلطی سے نقصان پہنچانا خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۱۰۵) الدِّيَةُ، فِي كَمْ تُؤَدَّى ؟

دیت کتنے عرصہ میں ادا کی جائے گی؟

(۲۸۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :أَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الْعَطَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَفَرَضَ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، ثُلُثَا الدِّيَةِ فِي سَنَتَيْنِ ، وَالنِّصْفَ فِي سَنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثَ فِي سَنَةٍ ، وَمَا دُونَ ذَلِكَ فِي عَامِهِ.

(۲۸۰۰۸) حضرت شعبی ویشیڈ اور حضرت حکم ویشیڈ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے تنخواہ مقرر کرنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ ہیں اور آپ رضی اللہ نے مکمل دیت تین سالوں میں مقرر فرمائی: دیت کے دو تہائی حصے دو سالوں میں اور آدھا حصہ دو سالوں میں اور ایک تہائی ایک سال میں اور جو اس سے کم ہو تو وہ اسی سال میں ادا کرنی ہوگی۔

(۲۸۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، أَوَّلُهَا فِي السَّنَةِ الَّتِي يُصَابُ فِيهَا ، وَالثُّلُثَانِ فِي السَّنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثُ فِي سَنَةٍ.

(۲۸۰۰۹) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی اس کا پہلا حصہ اس سال میں ادا کرے گا جس میں تکلیف پہنچائی اور دو تہائی حصے دو سالوں میں اور ایک تہائی ایک سال میں۔

(۲۸۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يزيد ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ : الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ : ثُلُثَاهَا وَنِصْفُهَا فِي سَنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثُ فِي سَنَةٍ.

(۲۸۰۱۰) حضرت ایوب ابوالعلاء ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ریشید اور حضرت ہاشم ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی: دیت کے دو تہائی اور آدھا حصہ دو سالوں میں اور ایک تہائی حصہ ایک سال میں۔

(۲۸۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، فِي كُلِّ ثُلُثٌ.

(۲۸۰۱۱) حضرت حریث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادئیگی تین سالوں میں ہوگی اس طرح کہ ہر سال میں ایک تہائی دینا ہوگا۔

(۱۰۶) فِي اعْتِرَافِ الصَّبِيِّ

بچہ کے اعتراف جرم کرنے کا بیان

(۲۸۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الصَّبِيِّ ، فَإِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ بِقَتْلٍ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۰۱۲) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: بچہ کے اعتراف جرم کرنے کو نہیں مانا جائے گا اور اگر اس کے قتل کرنے پر دلیل قائم ہوگئی تو اس کی دیت عاقلہ پر ہوگی۔

(۲۸۰۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ إِقْرَارَ الصَّبِيِّ وَالْعَبْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ.

(۲۸۰۱۳) حضرت عیسیٰ بن ابو عزہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: بچہ اور غلام کے زخموں میں اقرار کو نافذ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۷) مَنْ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

جو شخص یوں کہے! یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے

(۲۸۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : دِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے۔

(۲۸۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ ، أَوْ ذِمَّةٌ فَدِيَتُهُ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

قَالَ سُفْيَانُ : ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذَلِكَ : لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَلِكَ.

(۲۸۰۱۵) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا جس کا معاہدہ ہو یا ذمی ہو تو اس کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہی بات جانتا ہوں۔

(۲۸۰۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ ، أَوْ ذِمَّةٌ فَدِيَتُهُ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: حلیف یا ذمی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

(۲۸۰۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے۔

(۲۸۰۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَن مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، قَالاَ : دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۸) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے۔

(۲۸۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ ، وَنِسَاؤُهُمْ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرِّجَالِ ، وَكَانَ عَامِرٌ يَتْلُو هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾.

(۲۸۰۱۹) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: یہودی، عیسائی، مجوسی اور حلیف جس سے معاہدہ کیا گیا ہو اس کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے، اور ان کی عورتوں کی دیت آدمیوں کی دیت سے آدھی ہے اور حضرت عامر شعبی ؒ یہ آیت تلاوت کرتے تھے ترجمہ: ۔ اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور اُن کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو۔

(۲۸۰۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُه يَقُولُ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ دِيَةُ الْمُسْلِمِ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾.

(۲۸۰۲۰) حضرت ایوب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری ولیٹیلیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے اور اگر مقتول ہو اسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو۔ الیٰ آخر الایة.

(۲۸۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: دِيَةُ أَهْلِ الْعَهْدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۰۲۱) حضرت منصور ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مشرکین میں سے معاہدہ والے لوگوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کے مثل ہے۔

(۱۰۸) مَنْ قَالَ دِيَةُ الذِّمِّيِّ عَلَى النِّصْفِ، أَوْ أَقَلَّ

جو شخص یوں کہے: ذمی کی دیت نصف ہے یا اس سے کم

(۲۸۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ. (ابو داؤد ۴۵۷۳۔ ترمذی ۱۴۱۳)

(۲۸۰۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۲۳) حضرت ابو الزناد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۸۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الثُّلُثِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۲۴) حضرت ہشام ولیٹیلیہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹیلیہ کا خط پڑھا: کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا ایک تہائی حصہ ہے۔

(۲۸۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۵) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار

درہم ہیں اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔

(٢٨٠٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۶) حضرت عثمان بن غیاث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ریشید اور حضرت حسن بصری ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

(٢٨٠٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَقْضُونَ فِي الزَّمَانِ الأَوَّلِ فِي دِيَةِ الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِ مِئَةٍ ، وَيَقْضُونَ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِالَّذِي كَانُوا يَتَعَاقَلُونَ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ رَجَعَتِ الدِّيَةُ إِلَى سِتَّةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ.

(۲۸۰۲۷) حضرت یحییٰ بن سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ریشید نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں قاضی آتش پرست کی دیت میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ کرتے تھے یہودی اور عیسائی کی دیت میں اتنی دیت کا فیصلہ فرماتے جتنی قبیلہ والے اپنے درمیان آپس میں مل کر ادا کر سکتے پھر دیت کا معاملہ چھ ہزار درہم کی طرف لوٹ آیا۔

(٢٨٠٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۸) حضرت عبد الملک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے، اور آتش پرست کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

(٢٨٠٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ.

(۲۸۰۲۹) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت نافع ریشید اور حضرت عمرو بن دینار ریشید یہ دونوں حضرات فرمایا کرتے تھے، یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے۔

(٢٨٠٣٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

(۲۸۰۳۰) حضرت سعید بن مسیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت میں چار ہزار درہم کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۹) مَنْ قَالَ إِذَا قَتَلَ الذِّمِّيَّ الْمُسْلِمُ ، قُتِلَ بِهِ

جو شخص یوں کہے: جب مسلمان نے ذمی کو قتل کر دیا تو اس کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا

(۲۸.۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عن عبد الرحمن بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ : قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، وَقَالَ : أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ. (دار قطنی ۱۳۵)

(۲۸۰۳۱) حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاصاً اہل قبلہ میں سے ایک آدمی کو قتل کیا جس نے ایک ذمی شخص کو قتل کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا۔

(۲۸.۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَتَلَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۰۳۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کو قتل کر دے تو قصاصاً اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ ، فَأَعْجَبَتْهُ امْرَأَتُهُ فَقَتَلَهُ وَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنِ ادْفَعُوهُ إِلَى وَلِيِّهِ ، قَالَ : فَدَفَعْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ ، فَشَدَخَتْ رَأْسَهُ بِصَخْرَةٍ ، أَوْ بِصَلاَيَةٍ ، لاَ أَدْرِي قَامَتْ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، أَوِ اعْتَرَفَ.

(۲۸۰۳۳) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا ایک آدمی یہود کے آدمی کے پاس سے گزرا تو اس یہودی کی بیوی اس کو پسند آگئی اس نے اس کو قتل کر کے اس کی بیوی کو قبضہ میں لے لیا اور پھر اس بارے میں گورنر نے حضرت عمر عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رحمہ اللہ نے جواب لکھا: کہ اس مسلمان کو اس کے سرپرست کے سپرد کر دو راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کو اس کی ماں کے سپرد کر دیا اس کی ماں نے اس کا سر پتھر یا کونے والی سِل سے توڑ دیا راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس کے خلاف بینہ قائم ہو گیا تھا یا اس نے اعتراف کیا تھا۔

(۲۸.۳٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ فُرْسَانِ أَهْلِ الْكُوفَةِ عِبَادِيًّا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنْ أَقِيدُوا أَخَاهُ مِنْهُ ، فَدَفَعُوا الرَّجُلَ إِلَى أَخِي الْعِبَادِيِّ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ : أَنْ لاَ تَقْتُلُوهُ وَقَدْ قَتَلَهُ.

(۲۸۰۳۴) حضرت عبد الملک بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوفہ کے شہسواروں میں سے ایک آدمی نے مقام حیرہ کے باشندوں میں سے ایک عیسائی کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں لکھا کہ اس قاتل کو

پکڑ کے اس عیسائی کے بھائی کے حوالے کر دو پس لوگوں نے اس آدمی کو عیسائی کے بھائی کے حوالے کر دیا پس اس نے اسے قتل کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوبارہ خط آیا: کہ تم اس کو قتل نہ کرنا لیکن اس نے اسے قتل کر دیا تھا۔

(۲۸۰۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهَدِ.

(۲۸۰۳۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حلیف کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتَلُ الذِّمِّيَّ عَمْدًا ، قَالَ : يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۳۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے بارے میں جس نے ذمی کو عمداً قتل کر دیا ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ أَبِي نَضِرَةَ ، قَالَ : حُدِّثْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۸۰۳۷) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو ایک ذمی کے بدلے قصاصاً قتل کر دیا۔

(۲۸۰۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ.

(۲۸۰۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ایک آدمی کو مقام حیرہ کے باشندے کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا۔

(۲۸۰۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْمُسَاوِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنِ اعْتَرَضَ ذِمَّةَ مُحَمَّدٍ بِقَتْلِهِمْ ، فَاقْتُلُوهُ.

(۲۸۰۳۹) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مساور رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی مخالفت کرے ذمیوں کو قتل کرے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۲۸۰۴۰) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ النَّبَطِ عَدَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَتَلَهُ قَتْلَ غِيلَةٍ ، فَأُتِيَ بِهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، وَهُوَ إِذْ ذَاكَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَمَرَ بِالْمُسْلِمِ الَّذِي قَتَلَ الذِّمِّيَّ أَنْ يُقْتَلَ.

(۲۸۰۴۰) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ نبط کے آدمی نے مدینہ کے ایک باشندے پر حملہ کر کے اسے دھوکہ سے قتل کر دیا اس کو حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا جو اس وقت مدینہ کے قاضی تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے قتل کا حکم دیا جس نے ذمی کو قتل کیا تھا۔

(۲۸۰۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ

سَبْرَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اقْتُلُوهُ بِهِ ، فَقِيلَ لأَخِيهِ حُنَيْنٍ :اقْتُلْهُ ، قَالَ :حَتَّى يَجِيءَ الْغَضَبُ ، قَالَ :فَبَلَغَ عُمَرَ أَنَّهُ مِنْ فُرْسَانِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنْ لاَ تُقِيدُوهُ بِهِ ، قَالَ :فَجَائَهُ الْكِتَابُ وَقَدْ قُتِلَ. (طحاوی ۱۹۶)

(۲۸۰۴۱) حضرت عبدالملک بن میسرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے ایک آدمی نے مقام حیرہ کے ایک عیسائی باشندے کو قتل کردیا۔ پھر اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: تم اس کو اس کے قصاص میں قتل کردو پس اس مقتول کے بھائی حنین کو کہا گیا کہ اس کو قتل کردو راوی کہتے ہیں یہاں تک اس کو غصہ آگیا اور اس نے قتل کردیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ قاتل مسلمانوں کے شہسواروں میں سے ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر خط لکھا کہ تم اسے قصاصاً قتل مت کرو راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کا خط ان کے پاس آیا اس حال میں کہ اس کو قتل کردیا گیا تھا۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

جو شخص یوں کہے! مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

(۲۸۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قُلْنَا لِعَلِيٍّ :هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ :لاَ ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، إِلاَّ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ رَجُلاً فَهْمًا فِي كِتَابِ اللهِ ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : الْعَقْلُ ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ ، وَلاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. (بخاری ۱۱۱۔ ترمذی ۱۴۱۲)

(۲۸۰۴۲) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کے پاس قرآن مجید کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث وغیرہ موجود ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو وجود بخشا اور ہر جاندار کو پیدا کیا مگر جو کچھ اللہ نے کسی آدمی کو قرآن مجید میں فہم عطا کی ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیت کے احکام قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ. (ابوداؤد ۴۵۰۶۔ ترمذی ۱۴۱۳)

(۲۸۰۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مومن کو کافر کے بدلہ قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ

بِكَافِرٍ ، وَلاَ ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ. (ابو داؤد ۴۵۱۹۔ نسائی ۶۹۳۶)

(۲۸۰۴۴) حضرت عطاء ویشید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی عہد والے کو اسکے معاہدے کے دوران۔

(۲۸۰٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قَوْمِهِ رَمَى رَجُلاً يَهُودِيًّا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَغْرَمَهُ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَلَمْ يُقِدْ مِنْهُ.

(۲۸۰۴۵) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالملیح ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ میری قوم میں سے ایک شخص نے ایک یہودی آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا۔ پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر چار ہزار درہم کا تاوان ڈالا اور اس کو قصاصاً قتل نہیں کیا۔

(۲۸۰٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سُئِلَ عَمَّنْ يَقْتُلُ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ؟ قَالَ : لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا.

(۲۸۰۴۶) حضرت ہشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی یہودی یا عیسائی کو قتل کر دیا ہو؟ آپ ویشید نے فرمایا: کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اگرچہ مومن نے اسے عمداً قتل کیا ہو۔

(۲۸۰٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِالْيَهُودِيِّ ، وَلاَ بِالنَّصْرَانِيِّ ، وَلَكِنْ يُغَرَّمُ الدِّيَةَ.

(۲۸۰۴۷) حضرت عبدالملک ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کو یہودی اور عیسائی کے بدلہ قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اس کو دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا جائے گا۔

(۲۸۰٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لاَ يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، وَلاَ حُرٌّ بِعَبْدٍ.

(۲۸۰۴۸) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! سنت میں ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی آزاد کو غلام کے بدلے میں۔

(۱۱۱) فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْمَرْأَةَ عَمْدًا

اس آدمی کا بیان جس نے عورت کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کر دیا ہو

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ ، قَالَ :

(۲۸۰٤٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا ،

فَرَضَخَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَیْنَ حَجَرَیْنِ. (بخاری ۶۸۸۵۔ احمد ۱۷۰)

(۲۸۰۴۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک یہودی نے کسی عورت کا سر پتھر سے کچل کرا سے مار دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے میں اس یہودی کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

(۲۸۰۵۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَتَلَ ثَلاَثَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ بِامْرَأَةٍ. (عبدالرزاق ۱۸۰۷۳)

(۲۸۰۵۰) حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء کے تین باشندوں کو ایک عورت کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا۔

(۲۸۰۵۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالاَ : یُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ إِذَا قَتَلَهَا عَمْدًا.

(۲۸۰۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کو عمداً قتل کر دے تو اس عورت کے بدلے میں آدمی کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ مُتَعَمِّدًا ، فَهُوَ بِهَا قَوَدٌ.

(۲۸۰۵۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کے بدلے میں آدمی کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۵۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : یُقْتَلُ وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا فَضْلٌ.

(۲۸۰۵۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا آدمی اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

(۱۱۲) مَنْ قَالَ لاَ یُقْتَلُ حَتَّی یُؤَدِّیَ نِصْفَ الدِّیَةِ

جو شخص یوں کہے: اس آدمی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ آدمی دیت ادا کر دے

(۲۸۰۵۴) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَی عَلِیٍّ رَجُلٌ قَتَلَ امْرَأَةً ، فَقَالَ عَلِیٌّ لأَوْلِیَائِهَا : إِنْ شِئْتُمْ فَأَدُّوا نِصْفَ الدِّیَةِ وَاقْتُلُوهُ.

(۲۸۰۵۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس نے ایک عورت کو قتل کیا تھا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے سرپرستوں سے فرمایا: اگر تم چاہو تو قاتل کے خاندان والوں کو آدھی دیت ادا کر دو اور

اسے قتل کر دو۔

(۲۸۰۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ يُقْتَلُ الذَّكَرُ بِالأُنْثَى حَتَّى يُؤَدِّي نِصْفَ الدِّيَةِ إِلَى أَهْلِهِ.

(۲۸۰۵۵) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: مرد کو عورت کے بدلے قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قاتل کے اہل کو آدھی دیت ادا کر دیں۔

(۲۸۰۵٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِنْ قَتَلُوهُ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَإِنْ شَاؤُوا قَبِلُوا الدِّيَةَ.

(۲۸۰۵٦) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے عورت کو قتل کر دیا ہو، آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا: اگر وہ اس کو قصاصاً قتل کر دیں تو وہ آدھی دیت ادا کریں اور اگر عورت کے خاندان والے چاہیں تو دیت قبول کر لیں۔

(۱۱۳) الْقِصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

آدمیوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا بیان

(۲۸۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي الْعَمْدِ ، فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّفْسِ.

(۲۸۰۵۷) حضرت جعفر بن برقان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا کہ عمد کی صورت مرد اور عورت کے مابین وہی قصاص ہے جو ایک نفس سے دوسرے نفس کے بدلے ہوتا ہے۔

(۲۸۰۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : الْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي الْعَمْدِ ، فِي كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۸۰۵۸) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت عامر شعبی ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قصاص آدمی اور عورت کے درمیان عمد کی صورت میں ہر چیز میں ہوگا۔

(۲۸۰۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصًا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ. وَقَالَ الْحَكَمُ : مَا سَمِعْنَا فِيهِمَا بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ الْقِصَاصَ بَيْنَهُمَا لَحَسَنٌ.

(۲۸۰۵۹) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ آدمیوں اور عورتوں کے درمیان جان سے کم زخم کی صورت میں قصاص لینے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، اور حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں کے بارے میں اس کے متعلق کوئی حدیث نہیں سنی اور یقیناً ان دونوں کے درمیان قصاص بہتر ہے۔

(۲۸۰۶۰) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ امْرَأَتَهُ فَيَجْرَحُهَا أَنْ لاَ تَقْتَصَّ مِنْهُ ، وَيَعْقِلَ لَهَا.

(۲۸۰۶۰) حضرت اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: سنت اس بارے میں گزر چکی ہے کہ آدمی نے عورت کو مار کر زخمی کر دیا تو اس آدمی سے قصاصاً بدلہ لیا جائے گا اور وہ آدمی عورت کو دیت ادا کرے گا۔

(۲۸۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُقَصُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ زَوْجِهَا.

(۲۸۰۶۱) حضرت اسماعیل بن امیہ ؒ فرماتے ہیں امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا! کسی بیوی کے لیے اس کے شوہر سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸۰۶۲) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ أَبْرَكَ امْرَأَتَهُ أَنْ يُجَامِعَهَا فَدَقَّ سِنَّهَا ، قَالَ : يَضْمَنُ.

(۲۸۰۶۲) حضرت عیسیٰ بن ابو عزہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے عورت کو سینہ کے بل لٹایا تا کہ اس سے جماع کرے اور اس طرح سے اس کا دانت توڑ دیا آپ ؒ نے فرمایا! وہ شخص ضمان ادا کرے گا۔

(۲۸۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن حَمَّادٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ فِي الْعَمْدِ.

(۲۸۰۶۳) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی اور عورت کے درمیان قتل عمد سے کم میں قصاص نہیں۔

(۲۸۰۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ لَطَمَ امْرَأَتَهُ ، فَأَتَتْ تَطْلُبُ الْقِصَاصَ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا الْقِصَاصَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ﴾ وَنَزَلَتْ : ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾.

(۲۸۰۶۴) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے منہ پر تھپڑ مارا تو وہ عورت قصاص طلب کرنے کے لیے آ گئی اس پر نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان قصاص کا فیصلہ فرما دیا اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) اور قرآن پڑھنے میں جلدی مت کرو اس سے پہلے کہ پوری پہنچے تم تک اس کی وحی اور یہ آیت اتری مرد سر پرست و نگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ اللہ نے فضیلت دی ہے انسانوں میں بعض کو بعض پر۔

(۲۸۰٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : كَانَتْ جَدَّتِي أُمَّ وَلَدٍ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ ، فَلَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ جَرَحَهَا ابْنُ عُثْمَانَ جُرْحًا ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ،

فَقَالَ لَهُ عُمَر :أَعْطِهَا أَرْشًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهَا.

(۲۸۰۶۵) حضرت قاسم بن فضل حدانی فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن زیاد نے ارشاد فرمایا میری دادی حضرت عثمان بن مظعون کی ام ولدہ تھیں۔ جب حضرت عثمان کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان کے بیٹے نے ان کو زخم لگایا، پس انہوں نے یہ بات حضرت عمر بن خطاب کے سامنے ذکر کردی حضرت عمر نے ان سے فرمایا: جو تم نے ان کے ساتھ معاملہ کیا ہے اس کی دیت ان کو ادا کرو۔

(۱۱۴) فِي جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

آدمیوں اور عورتوں کے زخموں کا بیان

(۲۸۰۶۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۸۰۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: دانت اور سر کے زخم کی چوٹ میں آدمیوں اور عورتوں کے زخم برابر ہیں۔

(۲۸۰۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ تَسْتَوِي فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ ، وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ.

(۲۸۰۶۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ البارقی حضرت عمر کے پاس سے میری طرف تشریف لائے اور کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا ہے دانت اور سر کی چوٹ میں آدمیوں اور عورتوں کے زخم برابر ہیں اور جو زخم اس سے بڑا ہو تو عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہوگی۔

(۲۸۰۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إلا فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۸۰۶۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہشام بن ھبیرہ نے حضرت شریح کو خط لکھ کر سوال کیا تو حضرت شریح نے ان کو جواب لکھا عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے مگر دانت اور سر کے زخم میں۔

(۲۸۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَا ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، فِيمَا دَقَّ وَجَلَّ.

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلَّا السِّنَّ وَالْمُوضِحَةَ فَهُمَا

فِیهِ سَوَاءٌ.

وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ : دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ ، حَتَّى تَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ ، فَمَا زَادَ فَهِيَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۸۰۶۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت آدمی کی دیت سے (خطاء کی صورت میں) نصف ان اعضاء میں جو بالکل ٹوٹ گئے اور مکمل ختم ہو گئے۔

اور حضرت ابن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت خطاء کی صورت میں آدمی کی دیت سے نصف ہوگی مگر دانت اور گہرے زخم میں پس ان دونوں کی دیت اس میں برابر ہوگی اور حضرت زید بن ثابت ؓ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت خطاء کی صورت میں آدمی کی دیت کی مانند ہوگی یہاں تک کہ وہ دیت کے تہائی حصہ تک پہنچے پس جو زخم اس سے زائد ہو تو اس کی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَسْتَوُونَ إِلَى الثُّلُثِ.

(۲۸۰۷۰) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: مردوں اور عورتوں کے زخم نصف دیت تک برابر ہیں اور جب نصف سے بڑھ جائیں تو اس میں بھی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ ، فَإِذَا بَلَغَتِ النِّصْفَ فَهِيَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۸۰۷۱) حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمیوں اور عورتوں کے زخم نصف دیت تک برابر ہیں اور جب نصف سے بڑھ جائیں تو اس میں بھی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : تُعَاقِلُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ إِلَى الثُّلُثِ ، إِصْبَعُهَا كَإِصْبَعِهِ ، وَسِنُّهَا كَسِنِّهِ ، وَمُوضِحَتُهَا كَمُوضِحَتِهِ ، وَمُنَقِّلَتُهَا كَمُنَقِّلَتِهِ.

(۲۸۰۷۲) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: عورت آدمی کو تہائی تک دیت ادا کرے گی، عورت کی انگلی آدمی کی انگلی کی طرح ہوگی اور اس کا دانت آدمی کے دانت کی طرح اور اس کا گہرا زخم اس کے گہرے زخم کی طرح اور اس کے سر کا زخم آدمی کے سر کے زخم کی طرح ہوگا۔

(۲۸۰۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، وَإِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۸۰۷۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: عورتوں اور آدمیوں کے زخم ہر عضو میں برابر ہیں۔

(۲۸۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ

:فِي مُوضِحَةِ الْمَرْأَةِ ، وَمُنَقِّلَتِهَا ، وَسِنِّهَا مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الدِّيَةِ.

(۲۸۰۷۴) حضرت عبداللہ بن ذکوان ابوالزناد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: عورت کے گہرے زخم اور سر کے زخم میں جس سے ہڈیوں کے ریزے برآمد ہوں اور دانت میں آدمی کے مثل ہے دیت میں۔

(۲۸۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :مُنَقِّلَتُهَا ، وَمُوضِحَتُهَا ، وَسِنُّهَا مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الدِّيَةِ.

(۲۸۰۷۵) حضرت سفیان ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: عورت کے سر کا زخم، گہرا زخم اور اس کے دانت کا ٹوٹنا دیت میں آدمی کے مثل ہے۔

(۲۸۰۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: كَمْ فِي هَذِهِ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ يَعْنِي الْخِنْصَرِ ، فَقَالَ :عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ ، قَالَ :قُلْتُ :فِي هَذَيْنِ ؟ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالَّتِي تَلِيهَا ، قَالَ :عِشْرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَهَؤُلاَءِ ؟ يَعْنِي الثَّلاَثَةَ ، قَالَ :ثَلاَثُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَفِي هَؤُلاَءِ ؟ وَأَوْمَأَ إِلَى الأَرْبَعِ ، قَالَ :عِشْرُونَ ، قَالَ : قُلْتُ :حِينَ آلَمَتْ جِرَاحُهَا وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُهَا كَانَ الأَقَلَّ لأَرْشِهَا ؟ قَالَ :أَعِرَاقِيٌّ أَنْتَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ ، أَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ ، قَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، السُّنَّةُ.

(مالك ۸۶۰۔ عبدالرزاق ۱۷۷۴۹)

(۲۸۰۷۶) حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے دریافت کیا عورت کی چھنگلی ٹوٹنے میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: دس اونٹ، میں نے پوچھا: اور ان دونوں میں یعنی چھنگلی اور اس کے ساتھ ملی ہوئی انگلی میں؟ آپ ؒ نے فرمایا: بیس اونٹ، میں نے پوچھا! ان تین انگلیوں میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: تیس اونٹ میں نے چاروں انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا! ان میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: بیس اونٹ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی؟ جب اس کا درد بڑھ گیا اور تکلیف زیادہ ہوگئی تو اس کی دیت کم کیوں ہوئی؟ آپ ؒ نے فرمایا: کیا تم عراق کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کی محقق عالم بہتر ہے یا جاہل طالبعلم! آپ ؒ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے یہ سنت ہے۔

(۲۸۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ :كَتَبَ شُرَيْحٌ إِلَى هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ:أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلاَّ السِّنَّ وَالْمُوضِحَةَ.

(۲۸۰۷۷) حضرت حکم بن عتیبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ہشام بن ھبیرہ ؒ کو خط لکھا: عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے مگر دانت اور سر کے زخم میں۔

(۲۸۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :يُعَاقِلُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي ثُلُثِ دِيَتِهَا ، ثُمَّ يَخْتَلِفَانِ.

(۲۸۰۷۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: آدمی عورت کی ثلث دیت کا تاوان دے گا۔

(۱۱۵) الرَّجُلُ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کر دے

(۲۸۰۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، حَدَّثَنَا ابن أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

(ابو داؤد ۴۵۰۴۔ ترمذی ۱۴۱۴)

(۲۸۰۷۹) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا! جس شخص نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم بدلے میں اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹ دی تو ہم اس کی ناک کاٹ دیں گے۔

(۲۸۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ عَمْدًا قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۰۸۰) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے غلام کو عمداً قتل کر دیا تو بدلے میں اس شخص کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس قاتل کو بھی بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا ؟ قَالَ :أَرَاهُ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا! میری رائے میں اس شخص کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

(۱۱۶) الرَّجُلُ يَقْتُلُ عَبْدَهُ، مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ بِهِ

جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے جو یوں کہے! اس کو بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

(۲۸۰۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا ،فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ جَلْدَةٍ ، وَنَفَاهُ سَنَةً ، وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَمْ يُقِدْهُ مِنْهُ.

(ابن ماجہ ۲۶۶۴۔ دار قطنی ۱۴۳)

(۲۸۰۸۳) حضرت عبداللہ بن حنین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے مارے اور اس کو ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور مسلمانوں میں سے اس کا حصہ مٹا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قصاصاً قتل نہیں کیا۔

(۲۸۰۸٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ. (بیهقی ۳۷)

(۲۸۰۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ عمل اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۰۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ.

(۲۸۰۸۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے تو اس کو بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ ؟ قَالاَ : عُقُوبَتُهُ أَنْ يُقْتَلَ ، وَلَكِنْ لاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۶) حضرت خالد بن ابو عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنے غلام کو قتل کر دیا ہو؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کی سزا تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے لیکن پھر بھی اسے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانَا يَقُولاَنِ : لاَ يُقْتَلُ الْمَوْلَى بِعَبْدِهِ ، وَلَكِنْ يُضْرَبُ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ ، وَيُحْرَمُ سَهْمَهُ.

(۲۸۰۸۷) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: آقا کو اس کے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اسے مارا جائے گا اور اس کو لمبی قید میں ڈالا جائے گا اور اسے اس کے حصہ سے محروم کر دیا جائے گا۔

(۱۱۷) الْحُرُّ يَقْتُلُ عَبْدَ غَيْرِهِ

اس آزاد شخص کا بیان جو کسی دوسرے کے غلام کو قتل کر دے

(۲۸۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانَا لاَ يَقْتُلاَنِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ.

(۲۸۰۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آزاد آدمی کو قتل نہیں کرتے تھے جس

نے غلام کو قتل کر دیا ہو۔

(۲۸.۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ ، فَهُوَ بِهِ قَوَد.

(۲۸۰۸۹) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آزاد آدمی غلام کو قتل کر دے تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْحُرِّ ، وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ.

(۲۸۰۹۰) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: غلام کو آزاد کے بدلے اور آزاد کو غلام کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حُرٍّ قَتَلَ مَمْلُوكًا ؟ قَالَ : يُقْتَلُ بِهِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يُقْتَلُ بِهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ.

(۲۸۰۹۱) حضرت سہیل بن ابی صالح ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ریشید سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی غلام کو قتل کر دیا ہو؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس غلام کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا راوی کہتے ہیں: میں پھر دوبارہ آپ ریشید کے پاس آیا آپ ریشید نے فرمایا: اس غلام کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا پھر آپ ریشید نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اس غلام کے قتل پر سارے یمن والے بھی جمع ہو جائیں تو اس غلام کے بدلے میں میں ان سب کو قتل کر دوں گا۔

(۲۸.۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ؟ قَالَ : اقْتُلْهُ ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ.

(۲۸۰۹۲) حضرت سہیل بن ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ریشید سے اس آزاد آدمی کے متعلق پوچھا جس نے غلام کو عمداً قتل کر دیا ہو؟ آپ ریشید نے فرمایا اس کو بھی قتل کر دو اگرچہ یمن والے بھی اس کے خون پر جمع ہو جائیں۔

(۲۸.۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْوَضِينِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ؟ قَالَ : اقْتُلْهُ بِهِ صَاغِرًا لَئِيمًا.

(۲۸۰۹۳) حضرت ابوالوضین ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ریشید سے اس آزاد آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے غلام کو عمداً قتل کر دیا؟ آپ ریشید نے فرمایا! اس غلام کے بدلے اس ذلیل اور کمینہ کو قتل کر دو۔

(۲۸.۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ الْحُرُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۲۸۰۹۴) حضرت محمد بن عمرو ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے ارشاد فرمایا: آزاد آدمی کو غلام کے بدلے قصاص

قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ :يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِ غَيْرِهِ ، وَلاَ يُقْتَلُ بِعَبْدِهِ ، كَمَا لَوْ قَتَلَ ابْنَهُ لَمْ يُقْتَلْ بِهِ.

(۲۸۰۹۵) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا آدمی کو کسی دوسرے کے غلام کو قتل کرنے کی وجہ سے تو قتل کیا جائے گا لیکن اپنے غلام کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اگر اس نے اپنے بیٹے کو قتل کیا تو بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :وَسَمِعْت سُفْيَانَ ، يَقُولُ :لاَ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِهِ ، وَيُعَزَّرُ.

(۲۸۰۹۶) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی کو اپنے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ سزا دی جائے گی۔

(۱۱۸) الْجَنِينُ إِذَا سَقَطَ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ ، أَوْ تَحَرَّكَ ، أَوِ اخْتَلَجَ

ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کا بیان جو زندہ ساقط ہو پھر وہ مر گیا یا اس نے حرکت کی تھی یا وہ کانا تھا

(۲۸.۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي السِّقْطِ يَقَعُ فَيَتَحَرَّكُ ، قَالَ : كَمُلَتْ دِيَتُهُ ؛ اسْتَهَلَّ ، أَوْ لَمْ يَسْتَهِلَّ.

(۲۸۰۹۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رحمہ اللہ نے اس نا تمام بچہ کے بارے میں جو ساقط ہو گیا پھر اس نے حرکت بھی کی۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس کی دیت مکمل ہو گی وہ چیخا ہو یا نہ چیخا ہو۔

(۲۸.۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فِي الْجَنِينِ إِذَا سَقَطَ حَيًّا فَفِيهِ الدِّيَةُ ، وَإِنْ سَقَطَ مَيِّتًا فَفِيهِ غُرَّةٌ.

(۲۸۰۹۸) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں کے پیٹ میں موجود بچہ جب زندہ ساقط ہو جائے تو اس میں دیت لازم ہو گی اور اگر مردار ساقط ہوا تو اس میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی لازم ہو گی۔

(۲۸.۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ بَطْنَ الْحَامِلِ فَأَسْقَطَتْ مَيِّتًا فَفِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فِي مَالِهِ ، وَإِنْ كَانَ حَيًّا فَالدِّيَةُ.

(۲۸۰۹۹) حضرت ابن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر ضرب لگائی پھر اس نے مردہ بچہ ساقط کر دیا تو اس میں غرہ لازم ہو گا یعنی اس آدمی کے مال میں ایک غلام یا باندی لازم ہو گی اور اگر وہ بچہ زندہ ساقط ہوا تو دیت لازم ہو گی۔

(۲۸۱۰۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؟ قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الْجَنِينُ ، ثُمَّ مَاتَ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۰۰) حضرت ابن ابی ذئب ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ امام زہری ریلیٹیل نے ارشاد فرمایا: جب ماں کے پیٹ سے ساقط ہونے والا بچہ چلایا پھر وہ مرگیا تو اس میں دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَلَدَتِ امْرَأَةٌ وَلَدًا ، فَشَهِدَ نِسْوَةٌ أَنَّهُ اخْتَلَجَ وَوُلِدَ حَيًّا ، وَلَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى الاسْتِهْلاَلِ ، قَالَ شُرَيْحٌ : الْحَيُّ يَرِثُ الْمَيِّتَ ، ثُمَّ أَبْطَلَ مِيرَاثَهُ لأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ.

(۲۸۱۰۱) حضرت ابراہیم ریلیٹیل نے فرمایا: کسی عورت نے بچہ جنا پس عورتوں نے گواہی دی کہ بے شک وہ کانا تھا اور زندہ پیدا ہوا تھا اور انہوں نے اس بچہ کے چلانے پر گواہی نہیں دی اس پر حضرت شریح ریلیٹیل نے فرمایا: وہ زندہ شمار ہوگا میت کا وارث بنے گا پھر آپ ریلیٹیل نے اس کی وراثت کو باطل قرار دے دیا اس لیے کہ ان عورتوں نے اس کے رونے اور چلانے پر گواہی نہیں دی۔

(۱۱۹) الصَّبِيُّ الصَّغِيرُ تُصَابُ سِنُّهُ

اس چھوٹے بچہ کا بیان جس کا دانت توڑ دیا جائے

(۲۸۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الْقَاصِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا سَقَطَتْ قَبْلَ أَنْ يُثْغِرَ بَعِيرًا.

(۲۸۱۰۲) حضرت اسلم ریلیٹیل جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کے دانت میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا جب کہ وہ پوری طرح نکلنے سے پہلے ہی توڑ دیا جائے۔

(۲۸۱۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يُثْغِرْ إِلاَّ الأَلَمُ.

(۲۸۱۰۳) حضرت جابر ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریلیٹیل نے ارشاد فرمایا: بچہ کے دانت میں جب کہ وہ نکلنے سے پہلے ہی توڑ دیا گیا درد کے سوا کچھ لازم نہیں۔

(۲۸۱۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ سِنَّهُ وَلَمْ يُثْغِرْ فَفِيهِ حُكْمٌ.

(۲۸۱۰۴) حضرت ابن سالم ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریلیٹیل نے ارشاد فرمایا: جب بچہ کا دانت توڑ دیا جائے اس حال میں کہ وہ نکلا نہیں تھا تو اس میں قاضی کا فیصلہ ہوگا۔

(۲۸۱۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي غُلاَمٍ صَغِيرٍ لَمْ يُثْغِرْ كَسَرَ سِنَّ غُلاَمٍ آخَرَ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْغُرْمُ بِقَدْرِ مَا يَرَى الْحَكَمُ.

(۲۸۱۰۵) حضرت ابن جریج ریلیٹیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ریلیٹیل نے ایسے چھوٹے بچہ کے بارے میں جس کا دانت نہ نکلا ہو اور اس نے کسی دوسرے بچہ کا دانت توڑ دیا۔ آپ ریلیٹیل نے یوں ارشاد فرمایا: اس پر تاوان لازم ہوگا جو فیصلہ کنندہ مناسب سمجھے۔

(٢٨١٠٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يُثْغِرْ ، قَالَ : يَنْظُرُ فِيهِ ذَوَا عَدْلٍ ، فَإِنْ نَبَتَتْ جُعِلَ لَهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَمْ تَنْبُتْ كَانَ كَسِنِّ الرَّجُلِ.

(۲۸۱۰۶) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے بچہ کے دانت کے بارے میں جبکہ وہ نکلا ہو یوں ارشاد فرمایا: اس بارے میں دو عادل دیکھیں گے اگر دانت نکل آیا تو اس کے لیے کوئی چیز مقرر کر دیں گے اور اگر دانت نہ نکلا تو وہ آدمی کے دانت کی مانند ہوگا۔

(١٢٠) الْمَجْنُونُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ

اس مجنوں کا بیان جو قابل سزا جرم کرے

(٢٨١٠٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا أَصَابَ الْمَجْنُونُ فِي حَالِ جُنُونِهِ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَمَا أَصَابَ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ أُقِيدَ مِنْهُ.

(۲۸۱۰۷) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: مجنون جو جنایت جنون کی حالت میں کرے تو اس کا تاوان اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگا اور جو جنایت اس نے افاقہ کی حالت میں کی تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(٢٨١٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَجْنُونِ وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ ، وَالْمَعْتُوهِ ، وَالَّذِي يُصِيبُهُ فِي الشَّهْرِ الْمَرَّةَ وَالْمَرَّتَيْنِ ، قَالَ : إِذَا ذَهَبَ عَنْهُ ذَاكَ ، فَصَامَ وَصَلَّى وَعَقَلَ وَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَيْهِ.

(۲۸۱۰۸) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے مجنون، مغلوب العقل، ناسمجھ اور وہ شخص جس کو مہینہ میں ایک دو مرتبہ دورہ پڑتا ہو یوں ارشاد فرمایا: جب اس کی عقل چلی جائے پھر بھی وہ روزہ رکھے نماز پڑھے، بات کو سمجھے اور کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کا تاوان اسی پر لازم ہوگا۔

(٢٨١٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ جِنَايَةَ الْمَجْنُونِ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۱۰۹) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے مجنون کی جنایت اس کے خاندان والوں پر ڈالی۔

(٢٨١١٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مَجْنُونًا فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ يُفِيقُ أَحْيَانًا ، فَلاَ يُرَى بِهِ بَأْسًا ، وَيَعُودُ بِهِ وَجَعُهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ إِذْ دَخَلَ الْبَيْتَ بِخَنْجَرٍ فَطَعَنَ ابْنَ عَمِّهِ فَقَتَلَهُ ، فَقَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ يُخْلَعَ مِنْ مَالِهِ ، وَيُدْفَعَ إِلَى أَهْلِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۱۱۰) حضرت صخر بن جویریہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مجنون شخص تھا کبھی اس کو افاقہ ہو جاتا کہ کوئی تکلیف نہ ہوتی اور کبھی اس کی تکلیف واپس لوٹ آتی اس دوران کہ وہ اپنے چچازاد کے ساتھ سویا ہوا تھا کہ وہ کمرے میں خنجر لے کر داخل ہوا اور اپنے چچازاد کے پیٹ میں گھونپ کر اسے قتل کر دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بطور فیصلہ کے اس سے سارا مال چھین کر مقتول کے گھر والوں کو دلوا دیا۔

(۱۳۱) الْمُسْلِمُ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً

اس مسلمان کا بیان جو ذمی کو غلطی سے قتل کر دے

(۲۸۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ الذِّمِّيَّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ.

(۲۸۱۱۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان ذمی کو قتل کر دے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔

(۲۸۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۱۲) حضرت قیس بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے بارے میں جو ذمی کو غلطی سے قتل کر دے آپ نے یوں ارشاد فرمایا: ان دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۲۸۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۱۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۱۳۲) الرَّجُلُ يقتلُ فتعفو امرأتُه

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا پھر اس کی بیوی نے اس کا خون معاف کر دیا

(۲۸۱۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْجُعفي ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يقْتَلُ فَتَعْفُو الْمَرْأَةُ ، قَالَ : يُؤَدِّي الْقَاتِلُ سَبْعَةَ أَثْمَانِ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۱۴) حضرت یزید جعفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا، پس اس کی بیوی نے اپنے خاوند کا خون معاف کر دیا آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: قاتل دیت کے سات ثمن دے گا۔

(۲۸۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً عَفَتْ عَن دَمِ زَوْجِهَا ، قَالَ : صَارَتْ دِيَةً ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ الثُّمُنَ.

(۲۸۱۱۵) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت اپنے خاوند کے خون کو معاف کر دے تو بھی لازم ہوگی اور دیت سے آٹھواں حصہ معاف ہوگا۔

(۲۸۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن صَالِحٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ قُتِلَ زَوْجُهَا فَعَفَتْ ، قَالَ : عَفْوُهَا جَائِزٌ ، وَيُرْفَعُ نَصِيبُهَا مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۱۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں کہ جس کا خاوند قتل کر دیا گیا ہو پس اس نے خاوند کے قاتل کو معاف کر دیا، آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاف کرنا جائز ہے اور عورت کا حصہ دیت میں سے ختم ہوجائے گا۔

(۲۸۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لِكُلِّ ذِي سَهْمٍ عَفْوٌ.

(۲۸۱۱۷) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر حصہ والے کو معافی کا حق حاصل ہے۔

(۲۸۱۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ فَتَعْفُو الْمَرْأَةُ ، قَالاَ : مَنْ عَفَا مِنْ رَجُلٍ ، أَوِ امْرَأَةٍ فَإِنَّهُ يَدْرَأُ عَنْهُ الْقَتْلَ.

(۲۸۱۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے آدمی کو قتل کر دیا پھر اس کی بیوی نے اسے معاف کر دیا۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا جس نے ایسے آدمی یا عورت کو معاف کیا تو اس نے اس سے قتل کے گناہ کو معافی کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۱۲۳) مَنْ قَالَ لاَ عَفْوَ لَهَا

جو شخص یوں کہے: عورت کو معاف کرنے کا حق نہیں

(۲۸۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ لاَ عَفْوَ لَهُمَا.

(۲۸۱۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خاوند اور بیوی ان دونوں کو معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔

(۲۸۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلزَّوْجِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ فِي الدَّمِ ، إِنَّمَا الْعَفْوُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۱۲۰) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شوہر اور بیوی کو خون میں معاف کرنے کا اختیار نہیں اس لیے کہ معاف کرنے کا اختیار مقتول کے اولیاء کو حاصل ہے۔

(۲۸۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ لِلزَّوْجِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ فِي الدَّمِ ، وَإِنْ عَفَا أَحَدٌ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَفْوُهُ وَصَارَتِ الدِّيَةَ.

(۲۸۱۲۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شوہر اور بیوی کو خون میں معاف کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ورثہ میں سے کوئی معاف کر دے تو اس کا معاف کر دینا جائز ہے اور دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ وَامْرَأَتَيْهِ، فَعَفَتْ إِحْدَى الْمَرْأَتَيْنِ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ ، إِلاَّ امْرَأَةٌ لَهَا رَحِمٌ مَاسَّةٌ ، وَسَهْمٌ فِي الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۲۲) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس نے اپنے پیچھے ایک بیٹی ایک بہن اور دو بیویاں چھوڑیں اور اس کی دونوں بیویوں میں سے ایک نے شوہر کا خون معاف کر دیا۔ اس پر امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت کو معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر اس عورت کو جو مقتول کی ذی رحم محرم ہو اور اس کا میراث میں حصہ بنتا ہو۔

(١٢٤) الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دَمِ زَوْجِهَا

بیوی اپنے شوہر کے قتل کے بدلے میں ملنے والی دیت کی وارث ہوگی

(۲۸۱۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ :الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ ، وَلاَ تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا ، حَتَّى كَتَبَ إِلَيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلاَبِيُّ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. (ابوداؤد ۲۹۱۹۔ ترمذی ۱۴۱۵)

(۲۸۱۲۳) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، دیت خاندان والوں کا حق ہے بیوی کو اپنے خاوند کی دیت میں سے وراثت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملے گا یہاں تک کہ حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رحمہ اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث بنایا تھا۔

(۲۸۱۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَامَ عُمَرُ بِمِنًى ، فَسَأَلَ النَّاسَ ، فَقَالَ : مَنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنْ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا ؟ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلاَبِيُّ ، فَقَالَ :ادْخُلْ قُبَّتَكَ حَتَّى أُخْبِرَكَ ، فدخل فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا. (نسائی ۶۳۶۵)

(۲۸۱۲۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں سے سوال کیا! کون شخص ہے جس کے پاس اس بارے میں علم ہو کہ کیا عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث بنے گی؟ اس پر حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا آپ رضی اللہ عنہ اپنے خیمہ میں داخل ہو جائیں یہاں تک کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خبر دوں آپ رضی اللہ عنہ داخل ہو گئے پس حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

خط لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث بناؤں۔

(۲۸۱۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ عَمْدًا فَيَعْفُو بَعْضُ الْوَرَثَةِ ، قَالَ : لامْرَأَتِهِ مِيرَاثُهَا مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۲۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا ہو پھر بعض ورثہ نے اس کا خون معاف کر دیا۔ آپ ؒ نے اس مقتول کی بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کو دیت میں سے وراثت ملے گی۔

(۲۸۱۲۶) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دَمِ زَوْجِهَا.

(۲۸۱۲۶) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: بیوی اپنے خاوند کی دیت کی وراث بنے گی۔

(۲۸۱۲۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قُبِلَ الْعَقْلُ فِي الْعَمْدِ ، كَانَ مِيرَاثًا تَرِثُهُ الزَّوْجَةُ وَغَيْرُهَا.

(۲۸۱۲۷) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب قتل عمد کی صورت میں دیت قبول کی گئی تو وہ وراثت شمار ہوگی اور خاوند کی بیوی اور اس کے علاوہ لوگ اس کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ كُلُّ وَارِثٍ ، وَالزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ فِي الْخَطَأِ وَالْعَمْدِ.

(۲۸۱۲۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر وارث کو اور شوہر بیوی کو قتل خطاء اور عمد کی صورت میں دیت میں وراثت ملے گی۔

(۱۲۵) مَنْ قَالَ تُقْسَمُ الدِّيَةُ عَلَى مَنْ يُقْسَمُ لَهُ الْمِيرَاثُ

جو یوں کہے: دیت تقسیم کی جائے گی ان لوگوں پر جن کے لیے میراث تقسیم ہوئی

(۲۸۱۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تُقْسَمُ الدِّيَةُ لِمَنْ أَحْرَزَ الْمِيرَاثَ.

(۲۸۱۲۹) حضرت ابو عمرو عبدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: دیت تقسیم کی جائے گا ان لوگوں کے لیے جو وراثت کے حقدار ہوں۔

(۲۸۱۳۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ ، وَالْعَقْلُ عَلَى الْعَصَبَةِ. (عبدالرزاق ۱۷۷۶۸)

(۲۸۱۳۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیت کے حقدار وارث ہوں گے اور دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸۱۳۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَدَّثُ : أَنَّ الدِّيَةَ سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۱) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ بیان فرمایا کرتے تھے دیت کی تقسیم کا طریقہ وہی ہے جو میراث کی تقسیم کا طریقہ ہے۔

(۲۸۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَجَهْم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۲) حضرت شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت ورثہ کو ملے گی۔

(۲۸۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَى كِتَابِ اللهِ كَسَائِرِ مَالِهِ.

(۲۸۱۳۳) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو بھی کتاب اللہ پر پیش کریں گے اس کے تمام مال کی طرح۔

(۲۸۱۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَيَقْضِي : بِأَنَّ الْوُرَّاثَ أَجْمَعِينَ يَرِثُونَ مِنَ الْعَقْلِ مِثْلَ الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۴) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ فرماتے تھے اور یوں فیصلہ کرتے تھے کہ تمام کے تمام ورثہ وراثت کے مال کی طرح دیت کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَقْلُ كَهَيْئَةِ الْمِيرَاثِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَيَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ فِيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۸۱۳۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے پوچھا: کیا دیت میراث کے طریقہ سے ہی تقسیم ہوگی؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا ماں شریک بھائی بھی اس میں وارث بنے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۳٦) مَنْ كَانَ يُوَرِّثُ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ

جو حضرات ماں شریک بھائی کو بھی دیت کا وارث بناتے ہیں

(۲۸۱۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : قَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۶) حضرت عبداللہ بن محمد بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماں شریک بھائی کو دیت کا وارث نہ بنایا تحقیق اس نے ظلم کیا۔

(۲۸۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الإِخْوَةَ مِنَ

الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائیوں کو دیت میں وارث قرار دیتے تھے۔

(۲۸۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ يَرِثُونَ مِنَ الدِّيَةِ، وَكُلُّ وَارِثٍ.

(۲۸۱۳۸) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں شریک بھائی دیت کے وارث بنیں گے اور ہر وارث بھی۔

(۲۸۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَتَبَ فِي الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ : يَرِثُونَ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۹) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ماں شریک بھائیوں کے بارے میں لکھ دیا تھا کہ وہ دیت کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ ؟ يَعْنِي مِنَ الْعَقْلِ ، قَالَ : نَعَمْ.

(۲۸۱۴۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا ماں شریک بھائی وارث بنے گا؟ یعنی دیت کا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ : أَيَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۲۸۱۴۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا ماں شریک بھائی دیت کا وارث بنے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ؟ فَقَالَ : لَهُمْ كِتَابُ اللهِ.

(۲۸۱۴۲) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس بارے میں دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کے لیے کتاب اللہ فیصلہ ہے۔

(۲۸۱۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَقَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۴۳) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماں شریک بھائی کو دیت

کا وارث نہیں بنایا تحقیق اس نے ظلم کیا۔

(۱۲۷) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو بَعْضُ الأَوْلِيَاءِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا پس اس کے بعض اولیاء نے اس کا خون معاف کر دیا

(۲۸۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :رَأَى رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَوَهَبَ بَعْضُ إِخْوَتِهَا نَصِيبَهُ لَهُ ، فَأَمَرَ عُمَرُ سَائِرَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا الدِّيَةَ.

(۲۸۱۴۴) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وھب ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھا تو اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ اس آدمی کو حضرت عمر ؓ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس عورت کے چند بھائیوں نے دیت میں سے اپنا حصہ اس شخص کو ھبہ کر دیا تو حضرت عمر ؓ نے ان سب کو دیت لینے کا حکم دیا۔

(۲۸۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً مُتَعَمِّدًا ، فَعَفَا بَعْضُ الأَوْلِيَاءِ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ :قُلْ فِيهَا ، فَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَقُولَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا عَفَا بَعْضُ الأَوْلِيَاءِ فَلاَ قَوَدَ ، يُحَطُّ عَنْهُ حِصَّةُ الَّذِي عَفَا ، وَلَهُمْ بَقِيَّةُ الدِّيَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ذَاكَ الرَّأْيُ ، وَوَافَقْتَ مَا فِي نَفْسِي.

(۲۸۱۴۵) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کسی شخص کو عمداً قتل کر دیا تو مقتول کے بعض سرپرستوں نے قاتل کو معاف کر دیا پھر یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کے سامنے پیش کیا گیا آپ ؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے کہا، آپ اس بارے میں کچھ فرمائیے حضرت عبداللہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! ویسے آپ ؓ کچھ کہنے کے زیادہ حقدار ہیں پھر حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: جب بعض سرپرستوں نے قاتل کو معاف کر دیا تو قصاص نہیں ہوگا اور مقتول کے ذمہ سے معاف کرنے والوں کا حصہ ختم کر دیا جائے گا۔ اور ان لوگوں کو بقایا دیت ملے گی اور اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ درست رائے ہے: اور تم نے میرے دل میں موجود بات کی موافقت کی۔

(۲۸۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا عَفَا بَعْضُ الْوَرَثَةِ يُتْبَعُ الْعَفْوُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۸۱۴۶) حضرت عیسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بعض ورثہ نے معاف کر دیا تو اس معافی کی اتباع کی جائے گی۔

(۲۸۱٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :مَنْ عَفَا فَلاَ نَصِيبَ لَهُ.

(۲۸۱۴۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے معاف کر دیا تو اسے کچھ

حصہ نہیں ملے گا۔

(۲۸۱۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا عَفَا بَعْضُ أَوْلِيَاءِ الدَّمِ فَهِيَ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۴۸) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بعض سرپرستوں نے خون معاف کردیا تو دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : صَاحِبُ الْعَفْوِ أَوْلَى بِالدَّمِ.

(۲۸۱۴۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: معاف کرنے والا خون کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۲۸) الْعَقْلُ ، عَلَى مَنْ يَكُونُ ؟

دیت کس پر لازم ہوگی؟

(۲۸۱۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ : أَنْ يَعْقِلُوا مَعَاقِلَهُمْ ، وَأَنْ يَفْدُوا عَانِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالإِصْلاَحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. (احمد ۲۷۱۔ ابویعلی ۲۴۷۹)

(۲۸۱۵۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک دستاویز لکھی: وہ ان کی زمانہ جاہلیت کی دیت ادا کریں گے اور ان کے قیدیوں کو چھڑائیں گے نیکی اور مسلمانوں کے درمیان اصلاح و درستگی کی نیت سے۔

(۲۸۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلَ قُرَيْشٍ عَلَى قُرَيْشٍ ، وَعَقْلَ الأَنْصَارِ عَلَى الأَنْصَارِ. (ابن حزم ۲۱۴۰)

(۲۸۱۵۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کی دیت قریش پر اور انصار کی دیت انصار پر ڈالی۔

(۲۸۱۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ.

(۲۸۱۵۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کی ادائیگی عصبی رشتہ داروں پر مقرر فرمائی۔

(۲۸۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اخْتَصَمَ عَلِيٌّ ، وَالزُّبَيْرُ فِي وَلاَءِ مَوَالِي صَفِيَّةَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَضَى عُمَرُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ ، وَبِالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ.

(۲۸۱۵۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اور حضرت زبیر ؓ حضرت صفیہ ؓ کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا معاملہ لے کر حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر ؓ نے وراثت کا فیصلہ حضرت زبیر ؓ کے حق میں کیا اور دیت حضرت علی ؓ پر لازم کی۔

(۲۸۱۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنِی عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: کُتِبَ إلَی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ فِی رَجُلٍ قَالَ مَوَالِیهِ :لاَ نَعْقِلُ عَنْهُ ، فَکَتَبَ إلَی الْقَاضِی:أَنْ أَلْزِمْهُمُ الْعَقْلَ ، فَمَا أَشُکُّ أَنَّهُمْ کَانُوا آخذِی مِیرَاثِهِ.

(۲۸۱۵۴) حضرت عبدالعزیز بن عمر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید کو ایک ایسے آدمی کے بارے میں خط لکھا گیا کہ جس کے آقاؤں نے یوں کہا تھا کہ ہم اس کی طرف سے دیت ادا نہیں کریں گے پس آپ ویشید نے قاضی کو خط لکھا کہ وہ ان لوگوں پر دیت لازم کرے اس لیے کہ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی وراثت لینے والے ہیں۔

(۲۸۱۵۵) حَدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ کَتَبَ :لَوْ لَمْ یَدَعْ قَرَابَةً إِلاَّ مَوَالِیهِ ، کَانُوا أَحَقَّ النَّاسِ بِمِیرَاثِهِ ، فَاحْمِلْ عَلَیْهِمْ عَقْلَهُ کَمَا یَرِثُونَهُ.

(۲۸۱۵۵) حضرت جعفر بن برقان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید نے خط لکھا: قرابت و رشتہ داری کو نہیں چھوڑا اگر اس کے موالی نے وہ ہی لوگوں میں اس کی وراثت کے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا ان ہی پر اس کی دیت کا بوجھ ڈالو جیسا کہ وہ اس کے وارث بنتے ہیں۔

(۲۸۱۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :الْمِیرَاثُ لِلرَّحِمِ ، وَالْجَرَائِرُ عَلَی مَنْ أَعْتَقَ.

(۲۸۱۵۶) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: وراثت رشتہ داروں کے لیے ہوگی اور جنایت کے ضمان آزاد کرنے والے پر لازم ہوں گے۔

(۲۸۱۵۷) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی رَجُلٍ أَعْتَقَهُ قَوْمٌ ، وَأَعْتَقَ أَبَاهُ آخَرُونَ ، قَالَ :یَتَوَارَثَانِ بِالأَرْحَامِ ، وَجِنَایَتُهُمَا عَلَی عَاقِلَةِ مَوَالِیهِمَا.

(۲۸۱۵۷) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو اس کی قوم نے اور اس کے باپ کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا۔ آپ ویشید نے یوں فرمایا: وہ دونوں رشتہ داری کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور ان کی جنایت کا ضمان ان کے آقاؤں کے خاندان پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۵۸) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :جِنَایَةُ الْمَوْلَی عَلَی عَاقِلَةِ مَوَالِیهِ.

(۲۸۱۵۸) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویشید نے ارشاد فرمایا: آزاد کردہ غلام کی جنایت کا ضمان اس کے آقا کے خاندان پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَیْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَی عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ عَلَی یَدَیَّ ، فَمَاتَ وَتَرَکَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، فَتَحَرَّجْتُ مِنْهَا وَرَفَعْتهَا إلَیْک ، فَقَالَ :أَرَأَیْتَ لَوْ جَنَی جِنَایَةً ، عَلَی مَنْ کَانَتْ تَکُونُ ؟ قَالَ :عَلَیَّ ، قَالَ :فَمِیرَاثُهُ لَکَ.

(۲۸۱۵۹) حضرت خصیف ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا:

ایک آدمی نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا پھر اس کی وفات ہوگئی اور اس نے ایک ہزار درہم چھوڑے پس میں اس کی پریشانی سے بچنے کے لیے یہ معاملہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص کوئی جنایت کرتا تو اس کا ضمان کس پر لازم ہوتا؟ اس آدمی نے کہا: مجھ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وراثت بھی تمہیں ملے گی۔

(۲۸۱٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْعَقْلُ عَلَى مَنْ لَهُ الْمِيرَاثُ.

(۲۸۱۶۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جن کو وراثت ملتی ہے۔

(۲۸۱٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَبَى الْقَوْمُ أَنْ يَعْقِلُوا عَنْ مَوْلاَهُمْ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :إِنْ أَبَى أَهْلُهُ وَالنَّاسُ أَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ ، فَهُوَ مَوْلَى الْمُصَابِ.

(۲۸۱۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: اگر لوگ اپنے آزاد کردہ غلام کی دیت ادا کرنے سے انکار کردیں؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر اس غلام کے گھر والے اور لوگ اس کی دیت ادا کرنے سے انکار کردیں تو وہ اس شخص کا آزاد کردہ غلام شمار ہوگا جس کو مصیبت پہنچی تھی۔

(۲۸۱٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ فِيهِ :إِذَا وَالَى الرَّجُلُ رَجُلاً فَلَهُ مِيرَاثُهُ، وَعَلَى عَاقِلَتِهِ عَقْلُهُ.

(۲۸۱۶۲) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی آدمی کی مدد کی تو مدد کرنے والا تو اس کی وراثت کا حقدار ہوگا اور اس کے خاندان والوں پر اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ تَوَلَّى قَوْمًا ، قَالَ :إِذَا عَقَلَ عَنهُمْ ، فَهُوَ مِنْهُمْ.

(۲۸۱۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس نے کسی قوم سے تعلق جوڑ لیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب یہ ان لوگوں کی طرف سے دیت بھی ادا کرے تو یہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔

(۱۳۹) الطَّبِيبُ، وَالْمُدَاوِي، وَالْخَاتِنُ

معالج، دوائی دینے والے اور ختنہ کرنے والے کا بیان

(۲۸۱٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بَعْضُ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ ، وَلَمْ يُعْرَفْ بِالطِّبِّ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ :أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ ، وَلَكِنَّهُ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ. (ابو داؤد ۴۵۷۷۔ مسند ۹۸۳)

(۲۸۱۶۴) حضرت عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں نے یہ بات بیان کی جو میرے والد کے پاس تشریف لائے

تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ معالج جس نے کسی قوم کا علاج کیا درانحالیکہ کہ وہ اس سے قبل علاج سے بالکل واقف نہ تھا پس اس نے مرض بگاڑ دیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔ عبد العزیز فرماتے ہیں کہ یہ ضمان مرض کی تشخیص ضرنہیں بلکہ رگوں کو کاٹنے اور چیرہ لگانے پر ہے۔

(۲۸۱۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا جَاوَزَ الطَّبِيبُ مَا أُمِرَ بِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۱۶۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس بات کا حکم دیا گیا تھا جب معالج نے اس سے تجاوز کیا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۸۱۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الطَّبِيبِ يَبُطُّ فَيَمُوتُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْلٌ.

(۲۸۱۶۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس معالج کے بارے میں کہ جس نے پھوڑے میں شگاف ڈالا پس مریض مر گیا، آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس پر دیت لازم نہیں ہوگی۔

(۲۸۱۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَمَّنَ الْخَاتِنَ.

(۲۸۱۶۷) حضرت ابوقرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ختنہ کرنے والے کو ضامن بنایا۔

(۲۸۱۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَفَضَتْ جَارِيَةً فَأَعْنَتَتْهَا فَمَاتَتْ ، فَضَمَّنَهَا عَلِيٌّ الدِّيَةَ.

(۲۸۱۶۸) حضرت سعید بن یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے کسی بچی کا ختنہ کیا تو اس کو تکلیف میں مبتلا کر دیا جس سے اس کی وفات ہوگئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دیت کا ضامن بنایا۔

(۲۸۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُدَاوِي ضَمَانٌ.

(۲۸۱۶۹) حضرت ابوعون ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دوا کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى مُدَاوٍ ضَمَانٌ.

(۲۸۱۷۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دوائی دینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بن أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لَيْسَ عَلَى حَجَّامٍ ، وَلاَ بَيْطَارٍ ، وَلاَ مُدَاوٍ ضَمَانٌ.

(۲۸۱۷۱) حضرت یونس بن ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: پچھنے لگانے والے پر، جانوروں کا علاج کرنے والے اور دوائی دینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي بَيْطَارٍ نَزَعَ ظُفْرَةً مِنْ عَيْنِ فَرَسٍ فَنَفَقَ الْفَرَسُ ، قَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۸۱۷۲) حضرت جابر ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ولیٹھیۂ نے اس جانور کے معالج کے بارے میں جس نے گھوڑے کی آنکھ سے میسے کو کھینچا جس سے وہ گھوڑا ہلاک ہوگیا: آپ ولیٹھیۂ نے یوں ارشاد فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۱۷۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ؛ أَنَّ خَتَّانَةً بِالْمَدِينَةِ خَتَنَتْ جَارِيَةً فَمَاتَتْ، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ :أَلاَ أَبْقَيْتِ كَذَا ، وَجَعَلَ دِيَتَهَا عَلَى عَاقِلَتِهَا.

(۲۸۱۷۳) حضرت ابوالملیح فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی عورت نے کسی بچی کا ختنہ کیا پس وہ بچی مرگئی حضرت عمر رضی اللہ نے اس سے کہا، تو نے اتنا بھی رحم نہیں کیا اور آپ رضی اللہ نے اس بچی کی دیت اس ختنہ کرنے والی عورت کے خاندان پر ڈالی۔

(۲۸۱۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْفِضُ جَوَارٍ فَأَعْنَتَتْ ، فَضَمَّنَهَا عُمَرُ ، وَقَالَ :أَلاَ أَبْقَيْتِ كَذَا.

(۲۸۱۷۴) حضرت ایوب ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ولیٹھیۂ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے چند بچیوں کا ختنہ کیا پس اس نے ان کو تکلیف و بیماری میں مبتلا کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ نے اس عورت کو ضامن بنایا اور فرمایا کہ تو نے اتنا سا بھی رحم نہیں کیا۔

(۱۳۰) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو عَنْ دَمِهِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے اور وہ اپنا خون معاف کر دے

(۲۸۱۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي :الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو عَنْ دَمِهِ ، قَالَ :جَائِزٌ ، قَالَ : قُلْتُ :خَطَأً ، أَمْ عَمْدًا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۱۷۵) حضرت ابن طاؤس ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت طاؤس ولیٹھیۂ سے دریافت کیا: آدمی کو قتل کر دیا گیا پس اس نے اپنا خون معاف کر دیا؟ آپ ولیٹھیۂ نے فرمایا: جائز ہے۔ میں نے دریافت کیا: چاہے قتل خطاء یا عمد ہو؟ آپ ولیٹھیۂ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا عَفَا الرَّجُلُ عَنْ قَاتِلِهِ فِي الْعَمْدِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۸۱۷۶) حضرت یونس ولیٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیۂ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی اپنے مرنے سے پہلے ہی اپنے قاتل کو جو جان بوجھ کر اسے قتل کرتا ہے اس کو معاف کر دے تو یہ جائز ہے۔

(۲۸۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ دَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَمَاتَ فَعَفَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَ عَفْوَهُ ، وَقَالَ :هُوَ كَصَاحِبِ يَاسِينَ. (طبرانی ۱۲۱۵۶)

(۲۸۱۷۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی ؓ نے اپنی قوم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی تو ان میں سے ایک آدمی نے ان کو تیر مارا جس سے ان کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے اس کو معاف کردیا تھا۔ پھر یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کی معافی کو نافذ کیا اور فرمایا: یہ سورہ یٰسین میں مذکور شخص کی طرح ہیں۔

(۲۸۱۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ :إِنْ وَهَبَ الَّذِي يُقْتَلُ خَطَأً دِيَتَهُ لِمَنْ قَتَلَهُ ، فَإِنَّمَا لَهُ مِنْهَا الثُّلُثُ ، إِنَّمَا هُوَ مَالٌ يُوصِي بِهِ.

(۲۸۱۷۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ جس شخص کو غلطی سے قتل کیا گیا اگر اس نے اپنی دیت قاتل کو ھبہ کردی تو اس کی طرف سے یہ ھبہ قاتل کے لیے تہائی دیت میں ہوگا اس لیے کہ یہ بھی مال ہے جس کی اس نے وصیت کی ہے۔

(۲۸۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۸۱۷۹) حضرت سماک بن فضل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: تہائی دیت میں ہوگا۔

(۱۳۱) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي الْحُرُمِ

اس شخص کا بیان جس کو حرمت کے مہینوں میں اور حرم میں قتل کیا گیا

(۲۸۱۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يُزَادُ فِي دِيَةِ الْمَقْتُولِ فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَالْمَقْتُولُ فِي الْحَرَمِ يُزَادُ فِي دِيَتِهِ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، قِيمَةُ دِيَةِ الْحَرَمِيِّ عِشْرِينَ أَلْفًا.

(۲۸۱۸۰) حضرت نافع بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: حرمت کے مہینوں میں قتل کیے گئے شخص کی دیت میں چار ہزار درہم کا اضافہ ہوگا اور حرم کی حدود میں قتل کیے گئے شخص کی دیت میں بھی چار ہزار درہم کا اضافہ ہوگا۔ اور حرم کی حدود میں رہنے والے شخص کی دیت میں بیس ہزار درہم کا اضافہ ہوگا۔

(۲۸۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ قَضَى

بِالدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى اثْنَىْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَقَالَ :إِنَّ الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِي ، فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ ، وَلاَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَلاَ الْحُرْمَةِ ، وَعَقْلِ أَهْلِ الْقُرَى فِيهِ تَغْلِيظٌ لاَ زِيَادَةَ فِيهِ.

(۲۸۱۸۱) حضرت عکرمہ ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ کیا۔ اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر مقرر ہونے والے حکام کے بارے میں مجھے ڈر ہے۔ پس بستی والوں پر دیت کو مغلظ بنانے میں اضافہ نہیں ہوگا اور نہ ہی حرمت کے مہینوں میں اور نہ ہی حرم کی حدود میں۔ اور بستی والوں کی دیت مغلظہ ہے اس میں اضافہ نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ قُتِلَتْ فِي الْحَرَمِ بِدِيَةٍ وَثُلُثِ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۲) حضرت ابو نجیح ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حرم کی حدود میں قتل ہونے والی عورت کے بارے میں ایک مکمل دیت اور مزید تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :إِذَا قُتِلَ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَدِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ ، وَإِذَا قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۸۱۸۳) حضرت سعید بن مسیب ویلیٹیلیہ حضرت سلیمان بن یسار ویلیٹیلیہ اور حضرت عطاء ویلیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے حدود حرم میں قتل کیا تو دیت اور تہائی دیت ہوگی اور حرمت والے مہینوں میں احرام کی حالت میں قتل کیا تو دیت مغلظہ لازم ہوگی یعنی سخت قسم کا خون بہا۔

(۲۸۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا: فِي الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحرمِ دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ. وَقَالَ أَحَدُهُمْ ، أَحْسِبُهُ قَالَ :سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ :وَالَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحرمِ دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۴) حضرت عطاء ویلیٹیلیہ حضرت سعید بن جبیر ویلیٹیلیہ اور حضرت مجاہد ویلیٹیلیہ نے اس شخص کے بارے میں جس نے حرمت کے مہینوں میں قتل کر دیا انہوں نے یوں فرمایا: دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی اور ان میں سے کسی ایک نے یوں فرمایا: (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے حضرت سعید بن جبیر ویلیٹیلیہ نے فرمایا) جس نے حدود حرم میں قتل کیا تو ایک دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ ، أَوْ فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ ، دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۵) حضرت معمر ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری ویلیٹیلیہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے حدود حرم میں یا حرمت کے

مہینوں میں قتل کیا، دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۱۳۲) مَنْ قَالَ لاَ يُزَادُ عَلَى دِيَةِ الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحَرَمِ

جو یوں کہے جو شخص حدود حرم یا حرمت کے مہینوں میں قتل کرے اس کی دیت میں اضافہ نہیں ہوگا

(۲۸۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :دِيَةُ الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحَرَمِ وَغَيْرِ الْحَرَمِ سَوَاءٌ.

(۲۸۱۸۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود حرم اور حدود حرم کے علاوہ میں قتل کرنے والے کی دیت برابر ہے۔

(۲۸۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :دِيَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۸۷) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی دیت برابر ہے۔

(۲۸۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيد بن أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قُتِلَ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَفِي غَيْرِ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَالدِّيَةُ وَاحِدَةٌ.

(۲۸۱۸۸) حضرت سعید بن ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو حدود حرم اور غیر حدود حرم میں قتل کرے تو اس کی دیت ایک ہی ہوگی۔

(۲۸۱۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يُزَادُ عَلَى دِيَةٍ وَاحِدَةٍ ، مِثْلَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ.

(۲۸۱۸۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک دیت پر اضافہ نہیں کیا جائے گا حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے قول کی طرح۔

(۲۸۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَالْحُرْمَةِ ، وَالْمُحْرِمِ ، وَفِي الْجَارِ.

(۲۸۱۹۰) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سخت خون بہا لیا جائے گا حرمت کے مہینوں میں قتل کرنے والے سے، حدود حرم میں، احرام کی حالت میں اور پڑوسی کے بارے میں۔

(۲۸۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي الْجَارِ وَفِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ.

(۲۸۱۹۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی کو قتل کرنے میں اور حرمت کے مہینوں میں قتل کرنے میں سخت خون بہا ہے۔

(۲۸۱۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَسُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ : أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُوسًا يَقُولُ :فِي الْحَرَمِ ، وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَالْجَارِ تَغْلِيظٌ.

(۲۸۱۹۲) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود حرم میں، حرمت کے مہینوں میں، اور پڑوسی کے قتل کرنے میں سخت خون بہا ہوگا۔

(۲۸۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ الَّذِي يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ عَلَى دِيَةِ الَّذِي يُقْتَلُ فِي الْحِلِّ.

(۲۸۱۹۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود حرم میں قتل کرنے والے کی دیت میں مقام حل میں قتل کرنے والے کی دیت سے اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۳۳) الرَّجُلُ يَخْنُقُ الرَّجُلَ

اس آدمی کا بیان جو گلا گھونٹ کر آدمی کو قتل کر دے

(۲۸۱۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ؛ أَنَّ رَجُلاً خَنَقَ صَبِيًّا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهُ ، قَالَ : فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ أَنْ يُقْتَلَ.

(۲۸۱۹۴) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی بچہ کا اس کی پازیب سے گلا گھونٹ کر اسے مار دیا راوی کہتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔

(۲۸۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا خَنَقَهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۱۹۵) حضرت ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو گلا گھونٹ کر قتل کر دیا تو قاتل کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا خَنَقَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَمْ يَرْفَعْ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ فَهُوَ قَوَدٌ ، وَإِذَا رَفَعَ عَنْهُ ثُمَّ مَاتَ فَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۸۱۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دوسرے آدمی کا گلا گھونٹا اور اس کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا تو اس صورت میں قصاص ہوگا۔ اگر اس نے اسے چھوڑ دیا اس کے بعد وہ مرا تو اس پر دیت مغلظہ ہے۔

(۲۸۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً خَنَقَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً.

(۲۸۱۹۷) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جس نے کسی آدمی کو گلا گھونٹ کر مار دیا تو حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا اس پر

سخت خون بہا لازم کیا جائے گا۔

(۲۸۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ ، وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :هُوَ خَطَأٌ.

(۲۸۱۹۸) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: یہ قتل خطا ہے۔

(۱۳۴) الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، فَلاَ يَزَالُ مَرِيضًا حَتَّى يَمُوتَ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کو ضرب لگائی پس وہ شخص مسلسل مریض رہ کر وفات پا گیا

(۲۸۱۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهُ ضَرَبَهُ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا مِنْ ضَرْبِهِ حَتَّى مَاتَ أَلْزَمْتُهُ الدِّيَةَ ، فَإِنْ كَانَ عَامِدًا فَالْقَوَدُ ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۱۹۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ؒ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو مارا۔ آپ ؒ نے فرمایا: جب گواہ گواہی دے دیں اس بات کی کہ اس شخص نے اسے مارا اور اس کی مار کی وجہ سے وہ مسلسل بیمار رہا پھر اس کی موت ہوگئی فرمایا: میں اس پر دیت لازم کروں گا پس اگر تو اس نے جان بوجھ کر مارا تھا تو قصاص ہوگا اور اگر غلطی ہوا تو اس صورت میں خاندان والوں پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، فَلاَ يَزَالُ مُضْنًى عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَمُوتَ ، قَالَ :فِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۲۰۰) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے جب دوسرے آدمی کو مارا پس وہ مسلسل بستر پر بیمار پڑا رہا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی تو اس میں قصاص لازم ہوگا۔

(۲۸۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :شَهِدَ رَجُلاَنِ عَنْدَ شُرَيْحٍ عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالاَ :نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا صَرَعَ هَذَا ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْصِرُهُ بِمِرْفَقِهِ حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :تَشْهَدَان أَنَّهُ قَتَلَهُ ؟ فَقَالاَ :نَشْهَدُ أَنَّهُ صَرَعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْصِرُهُ بِمِرْفَقِهِ حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ :تَشْهَدَان أَنَّهُ قَتَلَهُ؟.

(عبدالرزاق ۱۸۳۰۰۔ بیہقی ۱۳۴)

(۲۸۲۰۱) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت شریح ؒ کے سامنے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی پس ان دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو پچھاڑا پس مسلسل اسے اپنی کہنی سے اسے دباتا رہا یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا حضرت شریح ؒ نے پوچھا: کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے اسے پچھاڑا اور مسلسل اپنی کہنی سے اسے دباتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا آپ ؒ نے پوچھا:

کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟

(٢٨٢٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْطَأَ فِي زَمَانِهِ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَادَّعَى أَهْلُهُ أَنَّهُ مَاتَ مِنْ ذَلِكَ . فَأَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ رَجُلاً مِنْهُمْ مِنَ الْمُدَّعِينَ فَأَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوا ، وَأَبَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ أَنْ يَحْلِفُوا ، فَقَضَى عُمَرُ فِيهَا بِشَطْرِ الدِّيَةِ. (عبدالرزاق ١٨٢٩٧ـ مالك ٣)

(۲۸۲۰۲) حضرت ابن شہاب ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کے زمانے میں قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی نے قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کو روند ڈالا یا راوی نے یوں فرمایا: کہ قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص نے قبیلہ جہینہ کے آدمی کو روند ڈالا تو اس آدمی کے گھر والوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس وجہ سے مرا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ نے مدعیوں کے پچاس آدمیوں کو قسم اٹھانے کے لیے کہا۔ ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا ان لوگوں نے بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ نے اس بارے میں نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٨٢٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ أَمَةً عَضَّتْ إِصْبَعًا لِمَوْلَى لِبَنِي زَيْدٍ ، فَطُبِرَ فِيهَا فَمَاتَ ، فَاعْتَرَفَتِ الْجَارِيَةُ بِعَضَّتِهَا إِيَّاهُ ، فَقَضَى فِيهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِأَنْ يُحَلَّفَ بَنُو زَيْدٍ خَمْسِينَ يَمِينًا ، تُرَدَّدُ عَلَيْهِمُ الأَيْمَانُ ، لَمَاتَ مِنْ عَضَّتِهَا ، ثُمَّ الأَمَةُ لَهُمْ ، وَإِلاَّ فَلاَ حَقَّ لَهُمْ ، فَأَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوا.

(۲۸۲۰۳) حضرت حسن بن مسلم ریشیلا فرماتے ہیں کہ ایک باندی نے بنو زید کے آزاد کردہ غلام کی انگلی کو کاٹا جس سے وہ ورم آلود ہو گئی پھر اس شخص کی وفات ہو گئی اور باندی نے بھی اس کی انگلی کے کاٹنے کا اعتراف کیا اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیلا نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بنو زید والے پچاس قسمیں اٹھائیں گے اس طور پر کہ ان پر قسم کو لوٹایا جائے گا وہ شخص ان باندی کے کاٹنے کی وجہ سے مرا ہے پھر باندی ان کو مل جائے گی ورنہ ان کو کوئی حق نہیں ملے گا پس ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔

(١٣٥) الرَّجُلُ يَصْدِمُ الرَّجُلَ

اس آدمی کا بیان جس نے دوسرے آدمی کو دھکا دیا

(٢٨٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً بِكُرْسِيٍّ فَصَدَمَهُ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : ضَمِنَ الصَّادِمُ لِلْمَصْدُومِ.

(۲۸۲۰۴) حضرت ابو عون ریشیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کو کرسی ماری اور دھکا دیا پس وہ آدمی مر گیا اس پر حضرت شریح ریشیلا نے فرمایا: دھکا دینے والا دوسرے آدمی کے لیے ضامن ہو گا۔

(۲۸۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ ؛ فِي فَارِسَيْنِ اصْطَدَمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا ، فَضَمِنَ الْحَيُّ الْمَيِّتَ.

(۲۸۲۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو شہسوار آپس میں ٹکرا گئے اور ان میں ایک مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندہ کو مردہ کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَن سَفِينَتَيْنِ اصْطَدَمَتَا ، فَغَرِقَتْ إِحْدَاهُمَا ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى الآخِرِينَ ضَمَان ، وَلَكِنْ أَيُّمَا رَجُلٍ أَوْثَقَ سَفِينَةً عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَتْ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۰۶) حضرت اسماعیل بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا دو ایسی کشتیوں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرا گئی تھیں پس ان دونوں میں سے ایک غرق ہوگئی؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا: دوسری کشتی والوں پر کوئی ضمان نہیں لیکن ہر وہ شخص جس نے مسلمان کے طریقہ پر مضبوط کشتی بنائی پھر بھی وہ ڈوب گئی تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْفَارِسَيْنِ يَصْطَدِمَانِ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْحَيُّ دِيَةَ الْمَيِّتِ.

(۲۸۲۰۷) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو شہسواروں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرا گئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: زندہ مردہ کی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن كَعْبِ بْنِ سُورٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ عَلَى حِمَارٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ عَلَى بَعِيرٍ فِي زُقَاقٍ ، فَنَفَرَ الْحِمَارُ ، فَصُرِعَ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ ، فَلَمْ يُضَمِّنْ كَعْبُ بْنُ سُورٍ صَاحِبَ الْبَعِيرِ شَيْئًا.

(۲۸۲۰۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اس کے سامنے سے گلی میں اونٹ پر سوار ایک شخص آیا پس گدھا خوف زدہ ہوگیا اور آدمی کو نیچے گرا دیا جس سے وہ آدمی زخمی ہوگیا تو حضرت کعب بن سور رحمہ اللہ نے اونٹ پر سوار کو کسی چیز کا بھی ضامن نہیں بنایا۔

(۲۸۲۰۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُقْتَتِلَيْنِ اقْتَتَلاَ ضَمِنَا مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۸۲۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ دو آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے نقصان کے ضامن ہوں گے۔

(۱۳۶) الْحَائِطُ مَائِلٌ يُشْهَدُ عَلَى صَاحِبِهِ

اس جھکی ہوئی دیوار کا بیان کہ جس کے مالک کے خلاف اس کے جھکے ہونے کی گواہی دی گئی ہو

(۲۸۲۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أُشْهِدَ عَلَى صَاحِبِ الْحَائِطِ الْمَائِلِ فَوَقَعَ فَأَصَابَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۱۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب جھکی ہوئی دیوار کے مالک کے خلاف گواہی دی گئی پھر وہ دیوار کسی پر گر پڑی اور وہ شخص مر گیا تو وہ مالک ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ حَائِطُ الرَّجُلِ مَائِلاً فَأَشْهَدَ عَلَيْهِ ، ضَمِنَ.

(۲۸۲۱۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کی دیوار جھکی ہوئی ہو اور اس کے بارے میں اس کے خلاف گواہی دے دی گئی تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۱۲) حضرت مغیرہ ؒ سے حضرت ابراہیم ؒ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَائِطِ الْمَائِلِ إِذَا شَهِدُوا عَلَى صَاحِبِهِ فَقَتَلَ إِنْسَانًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۱۳) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ جھکی ہوئی دیوار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب لوگ اس کے مالک کے خلاف گواہی دے دیں پھر اس سے کوئی انسان مر گیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۱۳۷) الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى الرَّجُلِ ، أَوْ يَثِبُ عَلَيْهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی پر گر پڑے یا اس پر چھلانگ مار دے

(۲۸۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ غُلاَمًا وَثَبَ عَلَى آخَرَ ، فَتَنَحَّى الأَسْفَلُ وَانكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الأَعْلَى ، فَضَمَّنَ الأَعْلَى ، وَلَمْ يُضَمِّنِ الأَسْفَلَ.

(۲۸۲۱۴) حضرت ابو عون ؒ فرماتے ہیں کہ ایک بچہ نے دوسرے پر چھلانگ ماری نیچے والا وہاں سے ہٹ گیا اور اوپر والے کا دانت ٹوٹ گیا تو حضرت شریح نے اوپر والے کو ضامن قرار دیا نہ کہ نیچے والے کو۔

(۲۸۲۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَوْ صَرَعَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَمَاتَ

أَحَدُهُمَا ضمن الْبَاقِي ، قَالَ :قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :لأَنَّهُ لاَ يُطَلُّ دَمُ مُسْلِمٍ.

(۲۸۲۱۵) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی کسی پر گر گیا پھر ان دونوں میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی تو بچنے والا ضمان دے گا راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس لیے کہ مسلمان کا خون رائیگاں قرار نہیں دیا جائے گا۔

(۲۸۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ غُلاَمَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ التَّحِيَةَ ، فَصَرَعَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، فَشُجَّ أَحَدُهُمَا وَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الآخَرِ ، فَضَمَّنَ الأَعْلَى الأَسْفَلَ ، وَلَمْ يُضَمِّنِ الأَسْفَلَ الأَعْلَى.

(۲۸۲۱٦) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو بچے کھیل رہے تھے کہ ایک نے دوسرے کو پچھاڑا جس سے ایک کے سر میں چوٹ لگ گئی اور دوسرے کا دانت ٹوٹ گیا۔ حضرت ابراہیم نے اوپر گرنے والے کو نیچے والے کا ضامن بنایا اور نیچے والے کو اوپر والے کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ ، فَمَاتَ الأَعْلَى ، قَالَ شُرَيْحٌ :أُضَمِّنُ الأَرْضَ.

(۲۸۲۱۷) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گھر کے اوپر سے کسی آدمی پر گرا تو اوپر سے گرنے والا مر گیا اس پر حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کیا میں زمین کو ضامن بناؤں؟

(۲۸۲۱۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِنْ مَاتَ الأَسْفَلُ ضَمِنَ الأَعْلَى.

(۲۸۲۱۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر نیچے والا مر جائے تو اوپر سے گرنے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :كَانَ غُلاَمَانِ يَلْعَبَانِ ، فَوَثَبَ أَحَدُهُمَا عَلَى ظَهْرِ صَاحِبِهِ ، فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الأَعْلَى ، وَشُجَّ الأَسْفَلُ ، فَضَمَّنَ بَعْضَهُمْ بَعْضًا.

(۲۸۲۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو بچے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے کمر پر چھلانگ ماری تو اوپر والے کے دانت ٹوٹ گئے اور نیچے والے کے سر پر چوٹ آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے بعض کو بعض کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى رَجُلٍ مِن فَوْقِ بَيْتٍ ، فَمَاتَ أَحَدُهُمَا ، قَالَ: يَضْمَنُ الْحَيُّ مِنْهُمَا.

(۲۸۲۲۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو گھر کی چھت سے کسی پر گرا تو ان میں سے ایک مر گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں فرمایا: ان دونوں میں سے زندہ کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ وَثَبَ عَلَى رَجُلٍ ، فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الْوَاثِبِ وَشُجَّ الْمَوْثُوبُ عَلَيْهِ ، فَأَبْطَلَ ثَنِيَّةَ الْوَاثِبِ ، وَضَمَّنَهُ شَجَّةَ الْمَوْثُوبِ عَلَيْهِ.

(۲۸۲۲۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی پر چھلانگ ماری تو چھلانگ مارنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور جس پر چھلانگ ماری تھی اس کے سر پر چوٹ آئی تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے چھلانگ مارنے والے کے دانتوں کو باطل قرار دیا اور جس پر چھلانگ ماری گئی تھی اس کے زخم کا ضامن بنایا۔

(۱۳۸) الرَّجُلُ يَعَضُّ الرَّجُلَ ، فَيَنْتَزِعُ يَدَهُ

اس آدمی کا بیان جس نے کسی آدمی کے ہاتھ کو کاٹا اور اس نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا

(۲۸۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لِي أَجِيرٌ ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا ، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ ، قَالَ عَطَاءٌ : لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتِهِ ، فَأَتَيَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ. (بخاری ۶۸۹۳۔ مسلم ۱۳۰۱)

(۲۸۲۲۲) حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ایک ملازم تھا جس نے کسی سے لڑائی کی، پس ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے پکڑ لیا۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے یوں فرمایا کہ حضرت صفوان نے مجھے خبر دی کہ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے پکڑ لیا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانت کو باطل قرار دے دیا۔

(۲۸۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۶۸۹۲۔ طبرانی ۵۳۳)

(۲۸۲۲۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دانت کو رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ آخَرَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ ، فَأَهْدَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۸۲۲۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کا ہاتھ کاٹا تو اس شخص نے اس کے

دانت اکھیڑ دیے پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانت کو رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸۲۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَأَسْقَطَ ثَنِيَّةً ، أَوْ ثَنِيَّتَيْنِ مِنْ فِيهِ ، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ ، فَقَالَ لَهُ : أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَأْكُلُهَا ؟ إِنْ شِئْتَ دَفَعْتَ يَدَكَ إِلَيْهِ يَعَضُّهَا ، ثُمَّ انْتَزِعْهَا. (مسلم ۱۳۰۱۔ احمد ۴۳۵)

(۲۸۲۲۵) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے خبر دی گئی ہے ایک آدمی نے کسی کے ہاتھ کو دانتوں میں چبایا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا اور اس کے منہ سے ایک یا دو دانت گرا دیے پھر یہ آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قصاص طلب کرنے کے لیے آیا اس پر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا تاکہ تم اسے کھا جاتے؟ اگر تم چاہو تو اپنا ہاتھ اس کی طرف پھیلاؤ وہ اسے اپنے دانت میں چبائے گا تم اسے کھینچ لینا۔

(۲۸۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْهُ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : بَعِدَتْ ثَنِيَّتُهُ.

(۲۸۲۲۶) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس حال میں کہ کسی نے اس کو کاٹا تھا پس اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دانت ہلاک ہو گئے۔

(۲۸۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ أَبْطَلاَهَا.

(۲۸۲۲۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے دانتوں کے گرنے کو رائیگاں و باطل قرار دیا۔

(۲۸۲۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي رَجُلٍ عَضَّ رَجُلاً فَنَزَعَ يَدَهُ ، فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ ، فَأَبْطَلَهَا شُرَيْحٌ.

(۲۸۲۲۸) حضرت محمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جس نے کسی کا ہاتھ دانت میں چبایا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس سے اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا۔

(۱۳۹) الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ حَتَّى يُحْدِثَ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کو مارا یہاں تک کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا

(۲۸۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الأَعْرَابِ اخْتَصَمَا بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : ضَرَبْتُهُ وَاللَّهِ حَتَّى سَلَحَ ، فَقَالَ : اشْهَدُوا ، فَقَدْ وَاللَّهِ صَدَقَ

، فَأَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً حَتَّى سَلَحَ ، هَلْ فِي ذَلِكَ أَمْرٌ مَضَى ، أَوْ سُنَّةٌ ؟ قَالَ سَعِيدٌ :قَضَى فِيهَا عُثْمَانُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

(۲۸۲۲۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں دو دیہاتی آدمیوں کا مدینہ میں جھگڑا ہوگیا تو ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہنے لگا: اللہ کی قسم میں نے اسے مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا۔ اس نے کہا گواہ ہو جاؤ کہ اللہ کی قسم اس نے سچ کہا پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس قاصد بھیج کر سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے کسی کو مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا کیا اس کے بارے میں کوئی حکم گزرا ہے یا کوئی سنت طریقہ موجود ہے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: اس صورت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۱٤٠) الرَّجُلُ يَشُجُّ الرَّجُلَ ، فَيُقْتَصُّ لَهُ ، فَيَمُوتُ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کا سر زخمی کر دیا پھر اس سے قصاص لیا گیا تو اس کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۲۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَصَابَ بِجِرَاحَةٍ فَاقْتُصَّ مِنْهُ فَمَاتَ ، قَالَ :يُدْفَعُ مِنْ دِيَةِ الْمَيِّتِ جِرَاحَةَ الأَوَّلِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ :لَيْسَ لَهُ مِنْ دِيَةِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ.

(۲۸۲۳۰) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جب کسی کو زخم لگایا تو اس کے بدلہ میں اس سے قصاص لیا گیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی اس بارے میں حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میت کی دیت میں سے پہلے زخم کا تاوان ادا کیا جائے گا حضرت عبداللہ بن ذکوان رحمہ اللہ نے فرمایا: میت کی دیت میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۸۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْجِرَاحَةِ.

(۲۸۲۳۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْجِرَاحَةِ ، وَيَكُونُ ضَامِنًا لِبَقِيَّةِ الدِّيَةِ.

(۲۸۲۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور وہ باقی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ ،فَالْمُقْتَصُّ ضَامِنٌ لِلدِّيَةِ.

(۲۸۲۳۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے قصاص لیا جا رہا تھا اس کی وفات ہوگئی تو اس صورت میں قصاص لینے والا دیت کا ضامن ہوگا۔

(٢٨٢٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ فِي الْمُقْتَصِّ مِنْهُ : أَيُّهُمَا مَاتَ وُدِيَ.

(۲۸۲۳۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جارہا تھا یوں فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی مرگیا تو اس کو خون بہا ادا کیا جائے گا۔

(٢٨٢٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ ، فَسَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ شَجَّ رَجُلاً فَاقْتَصَّ لَهُ مِنْهُ ، فَمَاتَ الْمُقْتَصُّ مِنْهُ ؟ فَقُلْتُ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ ، ثُمَّ هِبْتُ ذَلِكَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۸۲۳۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے حج کے بارے میں اجازت دریافت کی تو آپ ؒ نے مجھ سے دریافت کیا ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی کا سر زخمی کر دیا پھر اس سے اس شخص کے لیے قصاص لیا جا رہا تھا کہ اس کی وفات ہوگئی؟ آپ ؒ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور پھر میں کسی کام کے لیے اٹھ گیا اور حضرت ابراہیم ؒ تشریف لائے تو میں نے یہی سوال ان سے کیا؟ تو آپ ؒ نے جواب دیا: اس پر دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٢٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ.

(۲۸۲۳۶) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس بارے میں دریافت کیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور حضرت حماد ؒ نے یہ بھی فرمایا: اس زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی

(٢٨٢٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ.

(۲۸۲۳۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس کے زخم کے بقدر دیت میں تخفیف کر دی جائے گی۔

(٢٨٢٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَلاَ يُرْفَعُ عَنْهُ شَيْءٌ.

(۲۸۲۳۸) حضرت طاؤس ؒ اور حضرت عطاء ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: بدلہ لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس سے کسی بھی قسم کی تخفیف نہیں کی جائے گی۔

(۱۴۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ دِيَةٌ إِذَا مَاتَ فِي قِصَاصٍ

جو یوں کہے: اگر وہ قصاص کی حالت میں مر گیا تو اس کو کوئی دیت نہیں ملے گی

(۲۸۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ مَاتَ فِي قِصَاصٍ بِكِتَابِ اللهِ فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۳۹) حضرت خلاس ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتاب اللہ کے حکم سے قصاص میں مر گیا تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۴۰) حضرت سعید ولیٹیو نے حضرت عمر رضی اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی نقل کیا ہے۔

(۲۸۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ: لاَ دِيَةَ لَهُ ، قَتَلَهُ كِتَابُ اللهِ.

(۲۸۲۴۱) حضرت ہشام ولیٹیو فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سے قصاص لیا جا رہا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی اس پر حضرت حسن بصری ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔ اس کو کتاب اللہ نے قتل کیا۔

(۲۸۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَن يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي الْقِصَاصِ ، قَالَ : لاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۲) حضرت یونس ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیو نے اس شخص کے بارے میں جس کی قصاص کے دوران موت واقع ہوگئی۔ آپ ولیٹیو نے یوں فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَن شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، قَالاَ : مَنْ قَتَلَهُ حَدٌّ فَلاَ عَقْلَ لَهُ.

(۲۸۲۴۳) حضرت ابو سعید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ اور حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو حد کے جاری ہونے نے قتل کر دیا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔

(۲۸۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَيَمُوتُ ، قَالاَ : لاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۴) حضرت ہشام ولیٹیو فرماتے ہیں کہ ایک آدمی پر حد قائم کی جا رہی تھی کہ اس کی اس دوران موت واقع ہوگئی تو اس بارے میں حضرت حسن بصری ولیٹیو اور حضرت محمد ولیٹیو نے فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۵) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا أُقِيمَ عَلَى الرَّجُلِ الْحَدُّ فِي الزِّنَى، أَوْ سَرِقَةٍ ، أَوْ قَذْفٍ فَمَاتَ ، فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۵) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی پر حد زنا یا حد سرقہ یا حد قذف لگائی گئی اور اس حالت میں اس کی وفات ہوگئی تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ عَلَى رَجُلٍ حَدًّا فَيَمُوت فَأَجِد فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ صَاحِبَ الْخَمْرِ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ. وَزَادَ سُفْيَانُ :وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ.

(۲۸۲۴۶) حضرت عمیر بن سعید نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب کسی پر حد قائم کی اور اس کی موت واقع ہوگئی تو مجھے اس کے بارے میں اپنے دل میں کوئی بات محسوس نہیں ہوئی مگر شراب پینے والے کے متعلق کہ اگر وہ مر گیا تو اس کی دیت ادا کروں گا۔ اور سفیان رحمہ اللہ نے اتنا اضافہ نقل کیا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی طریقہ جاری نہیں کیا۔

(۲۸۲٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَ عُمَرَ، قَالاَ :مَنْ قَتَلَهُ قِصَاصٌ فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۷) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قصاص میں قتل ہوگیا تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۱٤۲) مَنْ قَالَ الْعَمْدُ بِالْحَدِيدِ

جو یوں کہے: عمد لوہے سے مارنے کی صورت میں ہوتا ہے

(۲۸۲٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :الْعَمْدُ السِّلاَحُ.

(۲۸۲۴۸) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل عمد اسلحہ سے مارنے کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۲۴۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے حضرت عطاء رحمہ اللہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۲٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:الْعَمْدُ بِالإِبْرَةِ فَمَا فَوْقَهَا.

(۲۸۲۵۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قتل عمد سوئی یا اس سے بڑی چیز کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲٥١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن مَسْرُوقٍ ، قَالَ :الْعَمْدُ بِالْحَدِيدَةِ.

(۲۸۲۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عمد لوہے کے ٹکڑے سے مارنے کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ بِحَدِيدَةٍ ، فَهُوَ عَمْدٌ.

(۲۸۲۵۲) حضرت ابن فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ زخم جو لوہے کے ٹکڑے سے لگا ہو وہ عمد شمار ہوگا۔

(۲۸۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنْ ضَارِبٍ ، إِلاَّ أَنْ يَضْرِبَ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۵۳) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: مارنے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ وہ کسی لوہے کی چیز سے مارے۔

(۲۸۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلاَّ السَّيْفَ ، وَلِكُلِّ خَطَإٍ أَرْشٌ.

(۲۸۲۵۴) حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے ذریعہ زخم دینا خطاء ہوسکتا ہے مگر تلوار کے ساتھ اور ہر خطا کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۸۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْعَمْدُ بِالسِّلاَحِ.

(۲۸۲۵۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: عمد اسلحہ کے ذریعے ہوتا ہے۔

(۱٤۳) إِذَا ضَرَبَهُ بِصَخْرَةٍ فَأَعَادَ عَلَيْهِ

جب پتھر سے مارا پھر دوبارہ اسے پتھر مارا

(۲۸۲۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً رَمَى رَجُلاً بِجُلْمُودٍ فَقَتَلَهُ ، فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۹۰۳۔ بیہقی ۴۳)

(۲۸۲۵۶) حضرت زید بن علاقہ ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے کسی کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے قصاص لیا۔

(۲۸۲۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الضَّرْبُ بِالصَّخْرَةِ عَمْدٌ ، وَفِيهَا الْقَوَدُ.

(۲۸۲۵۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: پتھر سے مارنے کی صورت میں عمد شمار ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا۔

(۲۸۲۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : يَعْمِدُ الرَّجُلُ الأَيْدُ ، يَعْنِي الشَّدِيدَ ، إِلَى الصَّخْرَةِ ، أَوْ إِلَى الْخَشَبَةِ فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَ الرَّجُلِ ، وَأَيُّ عَمْدٍ أَعْمَدُ مِنْ هَذَا ؟.

(۲۸۲۵۸) حضرت ابو الزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر ؒ نے ارشاد فرمایا: طاقتور آدمی نے پتھر یا لکڑی اٹھائی اور اس کے ساتھ آدمی کا سر توڑ دیا، آپ ؒ نے فرمایا: کون سا عمد اس سے زیادہ سخت ہوگا؟

(۲۸۲۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَن زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَرْوَةَ بْنِ حُمَيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَضْرِبُهُ بِمِثْلِ آكِلَةِ اللَّحْمِ ، لاَ أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَتَلَ ، إِلاَّ أَقَدْتُهُ مِنْهُ.

(۲۸۲۵۹) حضرت حمیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اپنے بھائی کا ارادہ کرتا ہے پس اس کو چھری سے مار دیتا ہے، آپ ؓ نے فرمایا: میرے پاس ایسا آدمی لایا جائے جس نے ایسا کام کیا اور قتل کر دیا ہو تو میں ضرور اس سے قصاص لوں گا۔

(۲۸۲٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَيَضْرِبُهُ بِالْعَصَا عمْدًا؟ إِذَا قَتَلَتْ صَاحِبَهَا قُتِلَ الضَّارِبُ.

(۲۸۲۶۰) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے پوچھا گیا: کیا عمد شمار ہوگا جب کسی نے لاٹھی سے مارا ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب تو میں اسے مارنے والے کی طرح قتل کروں گا۔

(۲۸۲٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ ؛ بِالْعَصَا ، وَالْحَجَرِ الْعَظِيمِ.

(۲۸۲۶۱) حضرت عاصم بن ضمرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: قتل شبہ عمد لاٹھی اور بڑے پتھر سے مارنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

(۲۸۲٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَ بِالْعَصَا فَأَعَادَ وَأَبْدَأَ ، قُتِلَ.

(۲۸۲۶۲) حضرت محمد بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب لاٹھی سے مارا پس چھوڑ دیا اور پھر مارنا شروع کر دیا تو اس شخص کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالْعَصَا فَيَقْتُلُ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُقْتَلُ.

(۲۸۲۶۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے لاٹھی سے کسی کو مار کر قتل کر دیا ہو؟ حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس پر قصاص نہیں ہوگا اور حضرت حماد ؒ نے فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا عَلاَ بِالْعَصَا ، فَهُوَ قَوَدٌ.

(۲۸۲۶۴) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا، جب قاتل نے لاٹھی ماردی تو قصاص ہوگا۔

(۲۸۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بِحَجَرٍ فَرَضَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

(۲۸۲۶۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک یہودی نے کسی عورت کا سر پتھر سے کچل دیا تو

نبی کریم صَلَّالِلّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا۔

(١٤٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ

اس آدمی کا بیان جس کو جماعت نے قتل کر دیا ہو

(٢٨٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ إِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَتَلَ بِهِ سَبْعَةَ نَفَرٍ ، وَقَالَ :لَوْ تَمَالأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ جَمِيعًا. (مالك ٨٧١)

(٢٨٢٦٦) حضرت سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ صنعاء شہر میں ایک آدمی کو قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے اس کے بدلے میں سات آدمیوں کو قتل کیا اور ارشاد فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے اس کے قتل پر اتفاق کر لیتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(٢٨٢٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

(٢٨٢٦٧) حضرت سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے اس میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(٢٨٢٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ سَبْعَةً مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ بِرَجُلٍ ، وَقَالَ :لَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

(٢٨٢٦٨) حضرت نافع رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے ایک آدمی کے بدلے میں صنعا شہر کے سات باشندوں کو قصاصاً قتل کیا اور فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے بھی اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(٢٨٢٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :خَرَجَ رِجَالٌ سَفْرٌ فَصَحِبَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَدِمُوا وَلَيْسَ مَعَهُمْ ، قَالَ :فَاتَّهَمَهُمْ أَهْلُهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :شُهُودُكُمْ أَنَّهُمْ قَتَلُوا صَاحِبَكُمْ ، وَإِلاَّ حَلَفُوا بِاللَّهِ مَا قَتَلُوهُ ، فَأَتَوْا بِهِمْ عَلِيًّا وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَاعْتَرَفُوا ، فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَرْمُ ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا.

(٢٨٢٦٩) حضرت ابو اسحاق رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن وہب رَحِمَہُ اللہ نے ارشاد فرمایا: چند آدمی سفر میں نکلے تو ان کے ساتھ ایک آدمی بھی ہو لیا جب وہ واپس آئے تو وہ آدمی ان کے ساتھ نہیں تھا راوی کہتے ہیں: اس آدمی کے گھر والوں نے ان مسافروں پر الزام لگا دیا اس پر حضرت شریح رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: تم گواہ لاؤ اس بات پر کہ انہوں نے تمہارے ساتھی کو قتل کیا ہے ورنہ یہ لوگ اللہ کی قسم اٹھائیں گے کہ انہوں نے قتل نہیں کیا پس لوگ انہیں لے کر حضرت علی رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے پاس آ گئے اور میں بھی آپ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے پاس تھا

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان جدائیگی کی تو انہوں نے اعتراف کرلیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا، میں ابوالحسن تجربہ کار ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کو قتل کر دیا گیا۔

(۲۸۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى ، قَالَ :فِي الْقَوْمِ يُدْلُونَ جَمِيعًا فِي الرَّجُلِ ، يَقْتُلُهُمْ جَمِيعًا بِهِ.

(۲۸۲۷۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ کو ایک قوم کے بارے میں جو ایک آدمی کے بارے میں سفارش کررہے تھے آپ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا اس کے بدلے ان سب کو قتل کردو۔

(۲۸۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ حُرَّيْنِ عَمْدًا ؟ قَالَ :هُوَ بِهِمَا قَوَدٌ. (عبدالرزاق ۱۸۰۸۷)

(۲۸۲۷۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں دریافت کیا: جس نے دو آزاد آدمیوں کو عمداً قتل کر دیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ان دونوں کے بدلے قصاصاً قتل کریں گے۔

(۲۸۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ قَتَلَ سَبْعَةً بِرَجُلٍ.

(۲۸۲۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بدلے سات کو قصاصاً قتل کیا۔

(۱۴۵) مَنْ كَانَ لاَ يَقْتُلُ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِدًا

جو ان سب میں سے صرف ایک کو قتل کرتا ہو

(۲۸۲۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ ، لاَ يُقْتَلُ رَجُلاَنِ بِرَجُلٍ.

(۲۸۲۷۳) حضرت اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۲۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يَقْتُلاَنِ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِدًا.

(۲۸۲۷۴) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبدالملک رحمہ اللہ اور حضرت ابن زبیر رحمہ اللہ ان سب میں سے صرف ایک کو قتل کرتے تھے۔

(۲۸۲۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِد.

(۲۸۲۷۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے صرف ایک کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ لِعُمَرَ : لَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ نَفْسَيْنِ بِنَفْسٍ.

(۲۸۲۷۶) حضرت ذھل بن کعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؒ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا: آپ ؓ کے لیے جائز نہیں ہے کہ آپ ؒ دو نفوس کو ایک نفس کے بدلہ میں قتل کریں۔

(۱۴۶) الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ

اس آدمی کا بیان جو خود کو زخم پہنچا لے

(۲۸۲۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَكَانَ رَاكِبًا عَلَيْهِ، فَضَرَبَهُ بِعَصًا مَعَهُ ، فَطَارَتْ مِنْهَا شَظِيَّةٌ فَأَصَابَتْ عَيْنَهُ فَفَقَأَتْهَا، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : هِيَ يَدٌ مِنْ أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ، لَمْ يُصِبْهَا اعْتِدَاءٌ عَلَى أَحَدٍ، فَجَعَلَ دِيَةَ عَيْنِهِ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۲۷۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گدھے کو ہنکا رہا تھا اس حال میں کہ وہ اس پر سوار تھا پس اس نے اپنے پاس موجود لاٹھی اس کو ماری تو اس کا ریزہ اڑتا ہوا اس کی آنکھ میں لگا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ پھر یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ہے کسی نے اس پر کوئی زیادتی نہیں کی اور آپ ؓ نے اس کی آنکھ کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی۔

(۲۸۲۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ خَطَأً ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ : تَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ.

(۲۸۲۷۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا اس آدمی کے متعلق جو خود کو زخم پہنچا لے کیا اس پر شہادت لازم ہوگی؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کے خاندان والے دیت ادا کریں گے۔

(۱۴۷) الإِمَامُ يُخْطِءُ فِي الْحَدِّ

اس امام کا بیان جو حد نافذ کرنے میں غلطی کر جائے

(۲۸۲۷۹) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ، فَنَظَرُوا فَإِذَا أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ عَبْدٌ ؟ قَالاَ : يَضْمَنُ الإِمَامُ.

(۲۸۲۷۹) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں

دریافت کیا جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر لوگوں نے غور کیا تو ان دونوں گواہوں میں سے ایک غلام تھا اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: امام کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۱٤۸) الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَأً

اس آدمی کا بیان جو غلطی سے اپنے بیٹے کو قتل کر دے

(۲۸۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ لِيُشَوِّرَهُ ، فَنَخَسَ بِهِ وَصَوَّتَ بِهِ فَقَتَلَهُ ، فَجَعَلَ دِيَتَهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الأَبَ شَيْئًا.

(۲۸۲۸۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تاکہ وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے دکھائے پس اس نے اس کی سرین میں کیل چبھویا اور آواز لگائی پس اس نے اس طرح اس کو مار دیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی اور اس باپ کو کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔

(۲۸۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَأً ؟ قَالَ : تَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ.

(۲۸۲۸۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو اپنے بیٹے کو غلطی سے قتل کر دے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے خاندان والے اس کی دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ جَائَهُ رَجُلٌ قَتَلَ أَبَاهُ وَأَخَاهُ ، فَقَالَ : فِي مَالِكَ خَاصَّةً.

(۲۸۲۸۲) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے پاس ایک آدمی آیا جس نے اپنے باپ اور بھائی کو قتل کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: تیرے مال میں خاص طور پر۔

(۱٤۹) الْقَوْمُ يَشُجُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ان افراد کا بیان جن میں سے بعض بعض کے سر کو زخمی کر دیں

(۲۸۲۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ : دَعَوْتُ إِلَى بَيْتِي قَوْمًا فَطَعِمُوا وَشَرِبُوا ، فَسَكِرُوا وَقَامُوا إِلَى سَكَاكِينَ الْبَيْتِ ، فَاضْطَرَبُوا بِهَا ، فَجَرَحَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَمَاتَ اثْنَانِ وَبَقِيَ اثْنَانِ ، فَجَعَلَ عَلِيٌّ الدِّيَةَ عَلَى الأَرْبَعَةِ جَمِيعًا ، وَقَصَّ لِلْمَجْرُوحِينَ مَا أَصَابَهُمَا مِنْ جِرَاحَاتِهِمَا.

(۲۸۲۸۳) حضرت سماک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن قعقاع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے چند لوگوں کو اپنے گھر دعوت پر بلایا: ان لوگوں نے کھانا کھایا اور شراب پی کر نشہ میں آ گئے اور گھر کے چھری، چاقو اٹھا لیے پھر ان کے ذریعہ ہنگامہ کر کے ان میں سے بعض نے بعض کو زخمی کر دیا۔ وہ لوگ کُل چار افراد تھے پس دو مر گئے اور دو بچ گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان چاروں پر

دیت لازم قرار دی اور زخمیوں سے ان کو پہنچنے والے زخموں کے بقدر تخفیف کر دی۔

(۲۸۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أُتِيَ بِرَجُلَيْنِ قَتَلاَ ثَلاَثَةً ، وَقَدْ جُرِحَ الرَّجُلاَنِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : عَلَى الرَّجُلَيْنِ دِيَةُ الثَّلاَثَةِ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُمَا جِرَاحَةُ الرَّجُلَيْنِ.

(۲۸۲۸۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے پاس دو آدمی لائے گئے جنہوں نے تین افراد کو قتل کر دیا تھا درانحالیکہ وہ دونوں بھی زخمی تھے اس بارے میں حضرت حسن بن علی نے فرمایا: ان دونوں آدمیوں پر تینوں مقتولوں کی دیت لازم ہوگی اور ان دونوں سے دو آدمیوں کے زخم کے بقدر تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً ، وَجَرَحَ الْمَقْتُولُ الْقَاتِلَ جُرْحًا ، قُتِلَ الْقَاتِلُ ، وَوَدَى أَهْلُ الْمَقْتُولِ جُرْحَ الْقَاتِلِ.

(۲۸۲۸۵) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اور حضرت ابن ابی ملیکہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کسی کو قتل کر دیا اور مقتول نے قاتل کو زخمی کر دیا تو قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور مقتول کے گھر والے قاتل کے زخم کی دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۲۸٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وُجِدَ فِي بَيْتٍ قَتْلَى وَشِجَاجٌ ، فَجُعِلَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.

(۲۸۲۸۶) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: ایک گھر میں کچھ مقتول اور زخمی پائے گئے تو ان میں سے بعض پر بعض کی دیت ڈالی گئی۔

(۲۸۲۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ قَوْمٌ مِنْ زُرَارَةَ فَاقْتَتَلُوا ، فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَضَمَّنَ عَلِيٌّ دِيَةَ الْمَقْتُولِينَ ، وَرَفَعَ عَنِ الْمَجْرُوحِينَ بِقَدْرِ جِرَاحَتِهِمْ.

(۲۸۲۸۷) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا: چند لوگ قبیلہ زرارہ سے نکلے پس انہوں نے آپس میں قتال کیا تو ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا حضرت علی نے مقتولین کی دیت کا ضامن بنایا اور زخمیوں سے ان کے زخموں کے بقدر تخفیف کر دی۔

(۱۵۰) الْكَلْبُ يَعْقِرُ الرَّجُلَ

اس کتے کا بیان جو آدمی کو کاٹ لے

(۲۸۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْكَلْبُ فِي الدَّارِ ، فَأَذِنَ أَهْلُ الدَّارِ لِلرَّجُلِ فَدَخَلَ فَعَقَرَهُ ضَمِنُوا ، وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَعَقَرَهُ لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۸۲۸۸) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا: جب گھر میں کتا موجود ہو پھر گھر والوں نے آدمی کو

داخل ہونے کی اجازت دی پس کتے نے اس شخص کو کاٹ لیا تو وہ گھر والے ضامن ہوں گے اور اگر وہ شخص بغیر اجازت کے داخل ہوگیا پھر اس کتے نے اسے کاٹا تو وہ لوگ ضامن نہیں ہوں گے۔

(۲۸۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنْ عَقَرَ كَلْبُهُمْ خَارِجًا مِنْ دَارِهِمْ شِبْرًا فَمَا فَوْقَهُ ضَمِنُوا.

(۲۸۲۸۹) حضرت زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کے کتے نے گھر سے باہر ایک بالشت یا اس سے زیادہ کے فاصلہ پر کاٹ لیا تو گھر والے ضامن ہوں گے۔

(۲۸۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، سَمِعَهُ مِنَ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ ، إِذَا أَدْخَلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ دَارَهُ، فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ كَمَا أَدْخَلَهُ.

(۲۸۲۹۰) حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنے گھر میں داخل کیا تو وہ اس کے لیے ضامن ہوگا یہاں تک کہ اسے ایسے ہی نکالے جیسا کہ اسے داخل کیا تھا۔

(۲۸۲۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ بِإِذْنِهِمْ فَعَقَرَهُ ضَمِنُوا ، وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، فَعَقَرَهُ لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۸۲۹۱) حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ شخص گھر والوں کی اجازت کے بغیر داخل ہوا پھر کتے نے اسے کاٹا تو وہ ضامن نہیں ہوں گے۔

(۲۸۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ شُرَيْحٍ ، فَجَائَهُ سَائِلٌ قَدْ خُرِقَ جِرَابُهُ وَخُمِشَتْ سَاقُهُ ، فَقَالَ : إِنِّي دَخَلْتُ دَارَ قَوْمٍ فَعَقَرَنِي كَلْبُهُمْ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنْ كَانَ أَذِنُوا لَكَ فَهُمْ ضَامِنُونَ ، وَإِلاَّ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۲۹۲) حضرت طارق بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ ایک سائل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اس حال میں کہ اس کا تھیلا پھٹا ہوا تھا اور اس کی پنڈلی زخمی تھی پس وہ کہنے لگا: میں فلاں لوگوں کے گھر میں داخل ہوا تو ان کے کتے نے مجھے کاٹ لیا۔ اس پر حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تو انہوں نے تجھے اجازت دی تھی پھر تو وہ ضامن ہوں گے ورنہ ان پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸۲۹۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْكَلْبِ الْعَقُورِ ، قَالَ : لاَ يُضْمَنُ.

(۲۸۲۹۳) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے بہت زیادہ کاٹنے والے کتے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ضمان ادا نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْكِلاَبِ إِذَا غَشِيَهَا الرَّجُلُ وَهِيَ مَعَ الْغَنَمِ فَعَقَرَتْهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ ، وَإِنْ تَعَرَّضَتْ لِلنَّاسِ فِي الطَّرِيقِ فَأَصَابَتْ أَحَدًا ، فَعَلَيْهِ الضَّمَانُ.

(۲۸۲۹۴) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ کتوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: جب آدمی نے کتوں کو گھیر لیا اس حال میں کہ وہ کتے ریوڑ کے ساتھ تھے پھر انہوں نے اس کو کاٹ لیا تو کتوں کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور اگر کتے راستہ میں لوگوں کے سامنے آجائیں اور کسی ایک کو کاٹ لیں تو اس صورت میں اس پر ضمان لازم ہوگا۔

(۱۵۱) مَنْ قَالَ لاَ قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ

جو یوں کہے: قصاص نہیں ہوگا مگر تلوار کے ذریعہ

(۲۸۲۹۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِالسَّيْفِ.

(۲۸۲۹۵) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر تلوار کے ذریعہ۔

(۲۸۲۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالْحَصَى ، أَوْ يُمَثِّلُ بِهِ ، قَالَ : إِنَّمَا الْقَوَدُ بِالسَّيْفِ ، لَمْ يَكُنْ مِنْ أَمْرِهِمُ الْمُثْلَةُ.

(۲۸۲۹۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جو کسی کو کنکریاں مار کر قتل کردے یا اس کو مثلہ کردے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک قصاص تو تلوار کے ذریعہ ہوگا کیونکہ مثلہ کرنا صحابہ کا طریقہ نہیں تھا۔

(۲۸۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۹۷) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر لوہے کے آلہ کے ساتھ۔

(۲۸۲۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۹۸) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر لوہے کے آلہ کے ساتھ۔

(۲۸۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۹۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۱۵۲) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَاتِ

اس غلام کا بیان جو قابل سزا جرم کرتا ہو

(۲۸۳۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَاتِ ، قَالَ : يُدْفَعُ إِلَيْهِمْ ، فَيَقْتَسِمُونَهُ عَلَى قَدْرِ الْجِنَايَاتِ.

(۲۸۳۰۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے متعدد جنایات کی ہوں، وہ غلام ان لوگوں کو دے دیا جائے گا پس وہ لوگ اسے آپس میں جرموں کے بقدر تقسیم کر لیں گے۔

(۲۸۳۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ شَجَّ رَجُلاً ، ثُمَّ شَجَّ آخَرَ، ثُمَّ شَجَّ آخَرَ ، فَقَضَى بِهِ لِلآخِرِ.

(۲۸۳۰۱) حضرت عبدالملک ویٹیو فرماتے ہیں کہ امام شعبی ویٹیو نے ایسے غلام ۔کے بارے میں جو کسی آدمی کا سر زخمی کر دے پھر اس نے دوسرے کا سر زخمی کر دیا پھر کسی دوسرے کا سر زخمی کر دیا۔ تو آپ ویٹیو نے اس غلام کا آخری والے کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَرَبِيعَةَ ، قَالاَ : يَقْتَسِمُونَهُ بِالْحِصَصِ.

(۲۸۳۰۲) حضرت حماد بن سلمہ ویٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویٹیو اور حضرت ربیعہ ویٹیو نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ اسے اپنے حصوں کے اعتبار سے تقسیم کرلیں گے۔

(۱۵۳) مَنْ قَالَ لَيْسَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ

جو یوں کہے: مومن کو قتل کرنے والے کے لیے کوئی توبہ نہیں

(۲۸۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ كَرْدَمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ : يَسْتَطِيعُ أَنْ يُحْيِيَهُ ؟ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الأَرْضِ ، أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ ؟ يَسْتَطِيعُ أَنْ لاَ يَمُوتَ ؟.

(۲۸۳۰۳) حضرت کردم ویٹیو فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مومن کو قتل کر دیا ہو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ان سب حضرات نے فرمایا: کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اسے زندہ کر دے؟ کیا وہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لے یا آسمان میں سیڑھی؟ کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ اس کو موت نہ آئے؟

(۲۸۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، وَيَحْيَى الْجَابِرِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً قَتَلَ مُتَعَمِّدًا ، مَا جَزَاؤُهُ ؟ قَالَ : ﴿جَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ تَابَ ، وَآمَنَ ، وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا ، ثُمَّ اهْتَدَى ؟ فَقَالَ : وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ؟ إِنَّهُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آخِذًا بِرَأْسِهِ ، تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عِنْدَ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي. (ترمذی ۳۰۲۹۔ احمد ۲۲۲)

(۲۸۳۰۴) حضرت سالم بن ابو الجعد ویٹیو فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو عباس رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جس نے جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو اس کی سزا کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔ اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا اس میں اور اس پر اللہ کا غصہ ہے اس آدمی نے پوچھا؟ آپ رضی اللہ عنہ

کی کیا رائے ہے اگر وہ توبہ کرلے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر اس کو ہدایت مل جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی توبہ کہاں قبول ہوسکتی ہے؟ تیری ماں تجھے گم پائے؟ بے شک مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ اس نے اپنا سر پکڑا ہوا ہوگا اور اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ عرش کے پاس ٹھہر جائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس سے پوچھیے کیوں اس نے مجھے قتل کیا؟

(٢٨٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَن نَاجِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُمَا الْمُبْهَمَتَانِ :الشِّرْكُ ، وَالْقَتْلُ.

(۲۸۳۰۵) حضرت ناجیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں سنگین گناہ ہیں شرک اور قتل۔

(٢٨٣٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُرَيثُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا نَازَلْتُ رَبِّي فِي شَيْءٍ ، مَا نَازَلْتُهُ فِي قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ ، فَلَمْ يُجِبْنِي.

(۲۸۳۰۶) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے کسی چیز کے بارے میں بار بار نہیں پوچھا: جتنا میں نے اس سے مومن کو قتل کرنے والے کے بارے میں پوچھا: پس اس نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

(٢٨٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي فُسْطَاطِهِ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ :فَقَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ :﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ الآيَةِ ، فَانْظُرْ مَنْ قَتَلْتَ.

(۲۸۳۰۷) حضرت ابوالضحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے خیمہ میں تھا کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے رہے گا اس میں ہمیشہ پس تم غور کرو جو تم نے قتل کیا ہو!

(٢٨٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَيْسَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۰۸) حضرت سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنے والے کیلئے توبہ نہیں ہے۔

(٢٨٣٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى :مَا مِنْ خَصْمٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُهُ ، تَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا ، يَقُولُ :يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا عَلاَمَ قَتَلَنِي ؟.

(۲۸۳۰۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک قیامت کے دن سب سے مبغوض جھگڑالو وہ آدمی ہوگا جس کو میں نے قتل کیا ہوگا اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا وہ کہے گا: اے پروردگار اس سے پوچھو کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا؟

(۲۸۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : لأَنْ أَتُوبَ مِنَ الشِّرْكِ ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتُوبَ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ.

(۲۸۳۱۰) حضرت سلمہ بن نبیط ریٹیلیو فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن مزاحم ریٹیلیو نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک شرک سے توبہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں مومن کے قتل سے توبہ کروں

(۲۸۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) قَالَ : مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ مُنْذُ نَزَلَتْ.

(۲۸۳۱۱) حضرت سلمہ بن نبیط ریٹیلیو فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن مزاحم ریٹیلیو نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ترجمہ:۔ اور جس نے جان بوجھ کر مومن کو قتل کر دیا تو اس کا بدلہ جہنم ہے رہے گا اس میں ہمیشہ۔ جب سے یہ آیت اتری ہے اس کا کچھ حصہ بھی منسوخ نہیں ہوا۔

(۲۸۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(ابن ماجه ۲۶۱۸۔ حاکم ۳۵۱)

(۲۸۳۱۲) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے ملا اس حال میں کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا اور حرام خون نہیں بہایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۸۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يَزَالُ الرَّجُلُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا نَقِيَتْ كَفُّهُ مِنَ الدَّمِ ، فَإِذَا غَمَسَ يَدَهُ فِي دَمٍ حَرَامٍ نُزِعَ حَيَاؤُهُ.

(۲۸۳۱۳) حضرت ابراہیم ریٹیلیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ اس کا ہاتھ خون سے صاف ہو۔ پس جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں ڈبو لیتا ہے تو اس کی حیا سلب کر لی جاتی ہے۔

(۲۸۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : يَجِيءُ الْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَجْلِسُ عَلَى الْجَادَّةِ ، فَإِذَا مَرَّ بِهِ الْقَاتِلُ قَامَ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِتَلْبِيبِهِ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَمَرَنِي فُلاَن ، قَالَ : فَيُؤْخَذُ الْقَاتِلُ وَالآمِرُ فَيُلْقَيَانِ فِي النَّارِ.

(۲۸۳۱۴) حضرت شہر بن حوشب ریٹیلیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اور راستہ کے بیچ میں بیٹھ جائے گا جب قاتل اس کے پاس سے گزرے گا تو وہ کھڑا ہو کر اس کے گریبان کو پکڑ لے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس سے پوچھ کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا! تو وہ شخص کہے گا کہ مجھے فلاں نے حکم دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل اور حکم دینے والے دونوں کو پکڑ لیا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۸۳۱۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُزَاحِمًا الضَّبِّیَّ یُحَدِّثُ الْحَسَنَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَیْنَمَا رَجُلٌ قَدْ سَقَی فِی حَوْضٍ لَهُ ، یَنْتَظِرُ ذَوْدًا تَرِدُ عَلَیْهِ ، إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ رَاکِبٌ ظَمْآنُ مُطْمَئِنٌّ ، قَالَ : أَرِدُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَنَحَّی ، فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَاءَ دَنَتْ مِنَ الْحَوْضِ ، فَفَجَّرَتِ الْحَوْضَ ، قَالَ : فَقَامَ صَاحِبُ الْحَوْضِ فَأَخَذَ سَیْفًا مِنْ عنقِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ بِهِ حَتَّی قَتَلَهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ یَسْتَفْتِی ، فَسَأَلَ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ، لَسْتُ أُسَمِّیهِمْ ، وَکُلُّهُمْ یُؤَیِّسُهُ ، حَتَّی أَتَی رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ تَسْتَطِیعُ أَنْ تُصْدِرَهُ کَمَا أَوْرَدْتَهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِیعُ أَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الأَرْضِ ، أَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، قَالَ : فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَذَهَبَ غَیْرَ بَعِیدٍ ، فَدَعَاهُ فَرَدَّهُ ، فَقَالَ : هَلْ لَکَ مِنْ وَالِدَیْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أُمِّی حَیَّةٌ ، قَالَ : احْمِلْهَا وَبِرَّهَا ، فَإِنْ دَخَلَ الآخَرُ النَّارَ ، فَأَبْعَدَ اللَّهُ مَنْ أَبْعَدَهُ.

(۲۸۳۱۵) حضرت ابوالاشہب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مزاحم ضبی ؒ نے حضرت حسن بصری ؒ کو بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے حوض میں سیراب کرنے کے لیے اپنے اونٹوں کا انتظار کر رہا تھا جو اس حوض پر اترنے والے تھے کہ اس کے پاس ایک پیاسا سوار شخص اطمینان کے ساتھ آیا اور کہنے لگا: کیا میں پانی کے پاس آ جاؤں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ پس وہ شخص دور ہو گیا۔ اس نے اپنی سواری کو باندھا جب اس کی سواری نے پانی دیکھا تو وہ حوض کے قریب ہو گئی اور حوض میں گھس گئی پھر وہ حوض کا مالک اٹھا اس نے اپنی تلوار پکڑی اور اس آدمی کو مار ڈالا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص فتویٰ لینے کے لیے نکلا پس اس نے حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے چند لوگوں سے سوال کیا میں ان کے نام نہیں بتلاؤں گا وہ سب اس کو مایوس کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ ایک صحابی کے پاس گیا، انہوں نے اس آدمی سے کہا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو اس زمین کی ہر چیز فدیہ میں دے دے یا آسمان تک سیڑھی بنا لے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ آدمی تھوڑا دور ہی گیا تھا کہ اسے بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا میری والدہ زندہ ہیں۔ ان صحابی نے ان سے کہا کہ جا ان کی خدمت کر اور ان کی فرماں برداری کر۔ اگر دوسرا شخص جہنم میں داخل ہوا تو اللہ دور کرے اس شخص کو جو اسے دور کرے گا۔

(۲۸۳۱۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْکِینٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الخدری ، قَالَ : قِیلَ لَهُ فِی هَذِهِ الآیَةِ : ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ ، أَوْ فَسَادٍ فِی الأَرْضِ فَکَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیعًا﴾ ، أَهِیَ لنا کَمَا کَانَتْ لِبَنِی إِسْرَائِیلَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِی ، وَالَّذِی لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ.

(۲۸۳۱۶) حضرت سلیمان بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری ؓ سے پوچھا گیا اس آیت کے بارے میں۔ ترجمہ: جس نے قتل کیا کسی انسان کو بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو یا فساد مچایا ہو زمین میں تو گویا اس نے قتل کر ڈالا سب انسانوں کو کیا اس آیت کا حکم ہمارے لیے بھی وہی ہے جو بنی اسرائیل کے لیے تھا؟ آپ ؓ نے فرمایا: ہاں قسم ہے! اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(١٥٤) مَنْ قَالَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ

جو یوں کہے: مومن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے

(٢٨٣١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۱۷) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنے کی توبہ قبول ہے۔

(٢٨٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : تَوْبَةُ الْقَاتِلِ إِذَا نَدِمَ.

(۲۸۳۱۸) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا: قاتل کی توبہ اس صورت میں ہے جب وہ شرمندہ ہو۔

(٢٨٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً ، إِلاَّ الاِسْتِغْفَارُ.

(۲۸۳۱۹) حضرت ابو حصین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے ارشاد فرمایا: میں مومن کے قاتل کی توبہ کو استغفار کے سوا کسی میں نہیں جانتا۔

(٢٨٣٢٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لِلْقَاتِلِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۲۰) حضرت صباح بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے ارشاد فرمایا: قاتل کی توبہ قبول ہے۔

(٢٨٣٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلاَ تَيْأَسْ ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ حم الْمُؤْمِنِ : ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ﴾.

(۲۸۳۲۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے قتل کیا تھا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تم مایوس مت ہو اور آپ نے اس پر سورۃ حم مومن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(٢٨٣٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ ، قَالَ : هِيَ جَزَاؤُهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْ جَزَائِهِ فَعَلَ.

(۲۸۳۲۲) حضرت تیمی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز نے ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: جہنم اس کی سزا ہے پس اگر وہ اس کی سزا سے تجاوز کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(٢٨٣٢٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ نَحْوَهُ.

(۲۸۳۲۳) حضرت سیار نے حضرت ابو صالح سے مذکورہ ارشاد اس سند سے نقل کیا ہے۔

(٢٨٣٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ لَهُ : أَسَمِعْتَ أَبَاكَ

يَقُولُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :التَّوْبَةُ نَدَمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(ابن ماجه ۴۲۵۲۔ احمد ۳۷۶)

(۲۸۳۲۴) حضرت زیاد بن ابو مریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن معقل ؒ سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: توبہ ندامت کا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔

(۲۸۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ قَالَ لابْنِ مَسْعُودٍ :أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : التَّوْبَةُ نَدَمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (احمد ۴۳۳)

(۲۸۳۲۵) حضرت عبداللہ بن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت معقل بن مقرن مزنی ؒ نے حضرت ابن مسعود ؓ سے دریافت کیا! کہ کیا آپ ؓ نے نبی کریم ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ توبہ ندامت کا نام ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں

(۲۸۳۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ :لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا تَوْبَةٌ ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ النَّارُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ :مَا هَكَذَا كُنْتَ تُفْتِينَا ، كُنْتَ تُفْتِينَا أَنَّ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا تَوْبَةٌ مَقْبُولَةٌ ، فَمَا بَالُ الْيَوْمِ ؟ قَالَ :إِنِّي أَحْسِبُهُ رَجُلاً مُغْضَبًا يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا ، قَالَ :فَبَعَثُوا فِي أَثَرِهِ فَوَجَدُوهُ كَذَلِكَ.

(۲۸۳۲۶) حضرت سعد بن عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا مومن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں، سوائے جہنم کے پس جب وہ شخص چلا گیا۔ آپ ؓ کے ہمنشینوں نے آپ ؓ سے کہا: آپ ؓ ہمیں ایسے تو فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ آپ ؓ تو ہمیں یوں فتویٰ نہیں دیتے تھے کہ یقیناً مومن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے تو آج اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے یہ شخص غصہ میں ہے اور کسی مومن کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے راوی نے کہا: پس وہ لوگ اس آدمی کے پیچھے گئے انہوں نے اسے ایسا ہی پایا۔

(۱۵۵) فِي تَعْظِيمِ دَمِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے خون کے عزت واحترام کرنے کا بیان

(۲۸۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :مَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكِ ، وَمَا أَعْظَمَ حَقَّكِ ، وَلَلْمُسْلِمُ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ ، حَرَّمَ اللَّهُ مَالَهُ ، وَحَرَّمَ دَمَهُ ، وَحَرَّمَ عِرْضَهُ وَأَذَاهُ ، وَأَنْ يُظَنَّ بِهِ ظَنَّ سوءٍ.

(۲۸۳۲۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ کی طرف نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: تیری عزت و حرمت بہت زیادہ ہے اور تیرا حق بہت زیادہ اور یقیناً مسلمان حرمت وعزت میں تجھ سے بڑھا ہوا ہے اللہ رب العزت نے اس کا مال حرام کر دیا اور اس کو تکلیف پہنچانا حرام کر دیا اور یہ کہ اسکے متعلق برا خیال رکھا جائے۔

(۲۸۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. (ترمذی ۱۳۹۵۔ نسائی ۳۴۴۹)

(۲۸۳۲۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کے ختم ہونے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔

(۲۸۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ : مَنْ أَوْبَقَهَا ، ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ : مَنْ كَفَّ عَنْ قَتْلِهَا.

(۲۸۳۲۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ:۔ گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ اور جس نے اسے زندہ رکھا گویا وہ پوری انسانیت کو قتل کرنے سے رک گیا۔

(۲۸۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ ، قَالَ : مَنْ أَنْجَاهَا مِنْ غَرَقٍ ، أَوْ حَرْقٍ فَقَدْ أَحْيَاهَا.

(۲۸۳۳۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ کا یوں معنی بیان کیا کہ جس نے اس کو ڈوبنے یا جلنے سے بچایا تحقیق اس نے اسے زندہ کیا۔

(۲۸۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، يَقُولُ : ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ : مَنْ كَفَّ عَنْ قَتْلِهَا فَقَدْ أَحْيَاهَا.

(۲۸۳۳۱) حضرت علاء بن عبدالکریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو اس آیت کا معنی یوں بیان فرماتے ہوئے سنا؟ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ:۔ اور جس نے اسے زندگی بخشی گویا اس نے پوری انسانیت کو زندگی بخشی۔ یعنی جو شخص اس کے قتل سے رک گیا تحقیق اس نے اسے زندہ کیا۔

(۲۸۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ ﴿رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ﴾ ، ابْنَ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ ، وَإِبْلِيسَ الأَبَالِسِ.

(۲۸۳۳۲) حضرت حبہ بن جوین حضرمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت! اے ہمارے رب! دکھا تو ہمیں وہ دونوں گروہ جنہوں نے گمراہ کیا ہے ہمیں جنوں اور انسانوں کو کا معنی یوں بیان کیا کہ مراد آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور

شیطانوں کا سردار مراد ہے۔

(۲۸۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ابْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ وَإِبْلِيسُ.

(۲۸۳۳۳) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: مراد آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور شیطان ہے۔

(۲۸۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا ، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ، لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ. (بخاری ٦٨٦٧۔ مسلم ٢٧)

(۲۸۳۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی نفس کو ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کے گناہ کا بوجھ ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

(۲۸۳۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا ، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ وَالشَّيْطَانِ كِفْلٌ مِنْهَا.

(۲۸۳۳۵) حضرت ابراہیم بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا کسی بھی نفس کو ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر یہ کہ آدم کے پہلے بیٹے اور شیطان پر اس کے گناہ کا بوجھ ہوتا ہے۔

(۲۸۳۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ؛ ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾، قَالَ:فِي الْبَرِّ ابْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ، وَفِي الْبَحْرِ الَّذِي كَانَ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا.

(۲۸۳۳۶) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: ترجمہ: فساد برپا ہوگیا خشکی اور تری میں بسبب اس کے جو کماتے ہیں ہاتھ انسانوں کے آپ ؒ نے فرمایا: خشکی میں آدم علیہ السلام کا بیٹا مراد ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور سمندر میں مراد وہ بادشاہ ہے جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔

(۲۸۳۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَنْ قَتَلَ رَجُلَيْنِ فَهُوَ جَبَّارٌ ، وَتَلاَ:﴿أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالأَمْسِ، إِنْ تُرِيدُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا﴾ الآية.

(۲۸۳۳۷) حضرت اسماعیل بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے دو آدمیوں کو قتل کر دیا تو وہ جبار ہے اور آپ ؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔ تم چاہتے ہو کہ قتل کر دو مجھے جیسے تم نے قتل کر دیا تھا ایک انسان کو کل؟ نہیں چاہتے ہو تم مگر یہ کہ ہو رہو جبار۔ الخ

(۱۵٦) مَنْ قَالَ الْعَمْدُ قَوَدٌ

جو یوں کہے: قتل عمد کی صورت میں قصاص ہوگا

(۲۸۳۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِسِلاَحٍ عَمْدٍ ، فَفِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۳۳۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو قتل ارادے سے اسلحہ کے ساتھ ہو تو اس میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْعَمْدُ كُلُّهُ قَوَدٌ.

(۲۸۳۳۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر عمد کی صورت میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالُوا : الْعَمْدُ قَوَدٌ.

(۲۸۳۴۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین اور حضرت عمرو بن دینار ؒ نے ارشاد فرمایا: عمد میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعَمْدُ قَوَدٌ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ. (ابو داؤد ۴۵۲۷ـ نسائی ۶۹۹۲)

(۲۸۳۴۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمد کی صورت میں قصاص ہوگا مگر یہ کہ مقتول کا سرپرست معاف کردے۔

(۲۸۳٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا كَانَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَوْطٍ ، أَوْ عَصًا ، أَوْ حَجَرٍ ، فَكَانَ دُونَ النَّفْسِ ، فَهُوَ عَمْدٌ ، وَفِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۳۴۲) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ، حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ضرب کوڑے یا لاٹھی یا پتھر کے ساتھ ہو اور جان سے کم بھی ہو تو وہ عمد ہوگا اور اس میں قصاص ہوگا۔

(۱۵۷) الصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ يَجْتَمِعَانِ فِي قَتْلٍ

اس بچہ اور آدمی کا بیان جو دونوں ایک قتل میں شریک ہوں

(۲۸۳٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ وَغُلاَمٌ عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ ، قُتِلَ الرَّجُلُ ، وَعَلَى عَاقِلَةِ الْغُلاَمِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۸۳۴۳) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اور لڑکا کسی آدمی کے قتل میں شریک

ہو جائیں تو اس آدمی کو قتل کیا جائے گا اور لڑکے کے خاندان والوں پر کامل دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ ، سُئِلَ حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ وَصَبِيٍّ قَتَلاَ رَجُلاً عَمْدًا ؟ قَالَ :أَمَّا الرَّجُلُ يُقْتَلُ ، وَأَمَّا الصَّبِيُّ فَعَلَى أَوْلِيَائِهِ حِصَّةٌ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۳۴۴) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی اور بچہ کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے کسی آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کو قتل کیا جائے گا اور بچہ کے اولیاء پر اس کے حصہ کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَعَانَهُ مَنْ لاَ يُقَادُ بِهِ ، فَإِنَّمَا هِيَ دِيَةٌ.

(۲۸۳۴۵) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب قتل میں ایسے شخص نے مدد کی جس سے قصاص نہیں لیا جا سکتا تو اس صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۸۳٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَ صَبِيٌّ وَعَبْدٌ عَلَى قَتْلٍ فَهِيَ دِيَةٌ ، فَإِذَا اجْتَمَعَا ، فَضَرَبَ هَذَا بِسَيْفٍ وَهَذَا بِعَصًا ، فَهِيَ دِيَةٌ.

(۲۸۳۴۶) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب بچہ اور غلام کسی قتل میں شریک ہو گئے تو دیت ہوگی اور جب دونوں جمع ہوئے بایں طور کہ اس نے تلوار سے مارا اور اس نے لاٹھی سے تو بھی دیت ہوگی۔

(۲۸۳٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَقْتُلُونَ عَمْدًا ، وَفِيهِمُ الصَّبِيُّ وَالْمَعْتُوهُ ، قَالَ ، هِيَ دِيَةُ خَطَأٍ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۳۴۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسی قوم کے بارے میں جنہوں نے جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا بایں طور پر کہ ان میں بچہ اور مجنون بھی تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس صورت میں خاندان والوں پر قتل خطا کی دیت ہوگی۔

(۱۵۸) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَحُبِسَ لِيُقَادَ مِنْهُ

آدمی نے کسی آدمی کو عمداً قتل کر دیا پس اس کو قید کر لیا جائے گا تا کہ اس سے اس کا قصاص لیا جائے

(۲۸۳٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ فِي رَجُلٍ قُتِلَ عَمْدًا ، فَحُبِسَ الْقَاتِلُ لِيُقَادَ بِالْمَقْتُولِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ خَطَأً ، فَقَالاَ :دِيَتُهُ لأَهْلِ الْمَحْبُوسِ ، وَقَالَ عَطَاءٌ :لأَهْلِ الْمَقْتُولِ الأَوَّلِ.

(۲۸۳۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس کو عمداً قتل کر دیا گیا تھا

پس قاتل کو قید کر لیا گیا تا کہ مقتول کے بدلہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پس ایک آدمی آیا اس نے اس قاتل کو غلطی سے قتل کر دیا کہ اس کی دیت قیدی کے گھر والوں کے لیے ہوگی اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے مقتول کے گھر والوں کو اس کی دیت ملے گی۔

(۲۸۳٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الدِّيَةُ لأَهْلِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۳۴۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت مقتول کے گھر والوں کے لیے ہے۔

(۲۸۳٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

(۲۸۳۵۰) حضرت حماد رحمہ اللہ سے بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ جیسا قول منقول ہے۔

(١٥٩) الرَّجُلُ يُقْتَلُ ، وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا ہو اور اس کے چھوٹے بچے ہوں

(۲۸۳٥۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ ، قَالَ : ذَاكَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ.

(۲۸۳۵۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے چھوٹے بچے تھے کہ وہ اس کے سرپرستوں کے سپرد ہوں گے۔

(۲۸۳٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ فِي رَجُلٍ قُتِلَ ، وَبَعْضُ أَوْلِيَائِهِ صِغَارٌ ، قَالَ : يَقْتُلُ أَوْلِيَاؤُهُ الْكِبَارُ إِنْ شَاؤُوا ، وَلاَ يَنْتَظِرُوا.

(۲۸۳۵۲) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ایسے آدمی کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے بعض اولیاء چھوٹے تھے: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے بڑے سرپرست قتل کر دیں اگر وہ چاہیں اور (انتظار مت کریں) انہوں نے انتظار نہیں کیا۔

(۲۸۳٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَتَلَ ابْنَ مُلْجِمٍ الَّذِي قَتَلَ عَلِيًّا ، وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ.

(۲۸۳۵۳) حضرت زید رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو قتل کیا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور ان کے چھوٹے بچے تھے۔

(۲۸۳٥٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُسْتَأْنَى بِهِ حَتَّى يَكْبُرُوا.

(۲۸۳۵۴) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان کو مہلت دی جائے گی یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جائیں۔

(۱۶۰) الزَّنْدُ يُكْسَرُ

ہاتھ کا گٹا ٹوٹ جانے کا بیان

(۲۸۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ كُسِرَ أَحَدُ زَنْدَيْهِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ : أَنَّ فِيهِ حِقَّتَيْنِ بَكْرَتَيْنِ.

(۲۸۳۵۵) حضرت نافع بن عبد الحارث ویشیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ کو خط لکھ کر میں نے ان سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس کے دو میں سے ایک گٹا ٹوٹ گیا تھا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ نے مجھے خط لکھا: اس میں دو چار چار سال کی اونٹنیاں لازم ہوں گی۔

(۲۸۳۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي السَّاعِدَيْنِ ، وَهُمَا الزَّنْدَانِ خَمْسُونَ دِينَارًا.

(۲۸۳۵۶) حضرت شعبی ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ نے فرمایا: بازو کے گٹوں میں پچاس دینار لازم ہوں گے۔

(۱۶۱) الرَّجُلُ يُجْرَحُ ، مَنْ كَانَ لاَ يُقْتَصُّ بِهِ حَتَّى يَبْرَأَ

زخمی آدمی کا بیان جو اس سے قصاص نہیں لیتا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے

(۲۸۳۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يُقْتَصُّ لِمَجْرُوحٍ حَتَّى تَبْرَأَ جِرَاحُهُ.

(۲۸۳۵۷) حضرت جابر ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ویشیلا نے ارشاد فرمایا: زخمی سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُقْتَصُّ مِنَ الْجَارِحِ حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُ الْجُرْحِ.

(۲۸۳۵۸) حضرت ہشام ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلا نے ارشاد فرمایا: زخم پہنچانے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ زخم والے کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُنْتَظَرُ بِالْقَوَدِ أَنْ يَبْرَأَ صَاحِبُهُ.

(۲۸۳۵۹) حضرت ابن جریج ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشیلا نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے کا انتظار کیا جائے گا کہ اس کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ ، فَقِيلَ لَهُ : حَتَّى تَبْرَأَ ، فَأَبَى وَعَجَّلَ وَاسْتَقَادَ ، قَالَ : فَعَنِتَتْ رِجْلُهُ

وَبَرِئَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ ، أَبَيْتَ.

(دار قطنی ۸۹۔ احمد ۲۱۷)

(۲۸۳۶۰) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کسی آدمی کے گھٹنے میں نیزے کا سینگ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص طلب کرنے کے لیے آ گیا اس کو کہا گیا یہاں تک کہ تو تندرست ہو جائے اس نے انکار کیا اور جلدی قصاص طلب کر لیا راوی کہتے ہیں: پس اس کی ٹانگ پھر ٹوٹ گئی اور جس سے قصاص لیا گیا تھا اس کی ٹانگ صحتمند ہو گئی پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کچھ نہیں ملا تو نے انکار کر دیا۔

(۱۶۲) الرَّجُلُ يَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُ آخَرَ

(۲۸۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالاَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ ، وَلَيْسَ عَلَى الآمِرِ قَوَدٌ.

(۲۸۳۶۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے دوسرے آدمی کو کسی کے قتل کا حکم دیا ہو؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے گا اور حکم دینے والے پر قصاص نہیں ہوگا۔

(۲۸۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَمَرَ عَبْدَهُ فَقَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا؟ قَالَ : يُقْتَلُ الْعَبْدُ.

(۲۸۳۶۲) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا تو اس نے ایک آدمی کو عمداً قتل کر دیا حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُ ، قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ.

قَالَ وَكِيعٌ : هَذَا عِنْدَنَا فِي الإِثْمِ ، فَأَمَّا الْقَوَدُ فَإِنَّمَا هُوَ عَلَى الْقَاتِلِ.

(۲۸۳۶۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس نے ایک آدمی کو حکم دیا پس اس نے قتل کر دیا کہ وہ دونوں شریک ہوں گے حضرت وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ہمارے نزدیک گناہ میں شریک ہوں گے باقی رہا قصاص تو وہ قاتل پر ہوگا۔

(۲۸۳۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَمِيرٍ أَمَرَ رَجُلاً فَقَتَلَ رَجُلاً ؟ قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ فِي الإِثْمِ.

(۲۸۳۶۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے ایک امیر کے متعلق سوال کیا جس نے ایک آدمی کو حکم دیا پس اس نے کسی کو قتل کر دیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

(۲۸۳٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ؛ فِي السُّلْطَانِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ؟ فَقَالَ الضَّحَّاكُ :كُنْ أَنْتَ الْمَقْتُولُ.

(۲۸۳٦٥) حضرت سلمہ بن نبیط ؒ فرماتے ہیں کہ حاکم نے ایک آدمی کو خاص آدمی کے قتل کا حکم دیا تو حضرت ضحاک بن مزاحم ؒ نے فرمایا: تو بھی مقتول ہو جا۔

(۲۸۳٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَبْدَهُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ.

(۲۸۳٦٦) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہی کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا اس نے آدمی کو قتل کر دیا حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳٦٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي رَجُلٍ أَمَرَ عَبْدَهُ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلاً ؟ قَالَ :إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ سَوْطِهِ ، أَوْ سَيْفِهِ.

(۲۸۳٦٧) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ فلاں آدمی کو قتل کر دے۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: یقیناً وہ تو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کے درجہ میں ہے۔

(۲۸۳٦٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَبْدَهُ فَيَقْتُلُ رَجُلاً ، قَالَ : يُقْتَلُ الْمَوْلَى.

(۲۸۳٦٨) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا پس اس نے کسی آدمی کو قتل کر دیا تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: آقا کو قتل کیا جائے گا۔

(١٦٣) الرَّجُلُ يُرِيدُ الْمَرْأَةَ عَلَى نَفْسِهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت سے غلط کام کا ارادہ کرلے

(۲۸۳٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَضَافَ إِنْسَانًا مِنْ هُذَيْلٍ ، فَذَهَبَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ تَحْتَطِبُ ، فَأَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَرَمَتْهُ بِفِهْرٍ فَقَتَلَتْهُ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ قَالَ :ذَلِكَ قَتِيلُ اللهِ ، لاَ يُودَى أَبَدًا.

(۲۸۳٦٩) حضرت عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص کی دعوت کی پس ان میں سے ایک باندی لکڑیاں کاٹنے جارہی تھی۔ پس اس شخص نے اس باندی سے غلط کام کا ارادہ کیا تو اس باندی نے پتھر مار کر اسے قتل کر دیا پھر یہ معاملہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا مقتول ہے اس کی کبھی دیت ادا نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۳۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَرَادَ امْرَأَةً عَلَى نَفْسِهَا ، فَرَفَعَتْ حَجَرًا فَقَتَلَتْهُ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : ذَاكَ قَتِيلُ اللهِ.

(۲۸۳۷۰) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے غلط کام کا ارادہ کیا تو اس نے اسے پتھر اٹھا کر مارا اور اسے قتل کر دیا پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا مقتول ہے۔

(۲۸۳۷۱) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً بِالشَّامِ أَتَتِ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ إِنْسَانًا اسْتَفْتَحَ عَلَيْهَا بَابَهَا ، وَأَنَّهَا اسْتَغَاثَتْ فَلَمْ يُغِثْهَا أَحَدٌ ، وَكَانَ الشِّتَاءُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ ، وَأَخَذَتْ رَحًى فَرَمَتْهُ بِهَا فَقَتَلَتْهُ ، فَبَعَثَ مَعَهَا ، وَإِذَا لِصٌّ مِنَ اللُّصُوصِ ، وَإِذَا مَعَهُ مَتَاعٌ فَأَبْطَلَ دَمَهُ.

(۲۸۳۷۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام کی ایک عورت حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان کے سامنے ذکر کرنے لگی کہ ایک شخص نے اس کا دروازہ کھلوایا اس عورت نے مدد مانگی پس کسی نے اس کی مدد نہیں کی اور وہ سردیوں کے دن تھے پس اس نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا اور چکی اٹھا کر اسے ماردی پس وہ آدمی مر گیا پھر حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے اس عورت کے ساتھ کسی کو بھیج دیا تو وہ چوروں میں سے ایک چور نکلا اور اس کے پاس سامان بھی تھا پس آپ رحمہ اللہ نے اس کا خون باطل قرار دیا۔

(١٦٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ وَيُمْسِكُهُ آخَرُ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو قتل کر دے بایں طور پر کہ دوسرے نے اس کو پکڑ لیا ہو

(۲۸۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ أَمْسَكَ رَجُلاً وَقَتَلَهُ آخَرُ ، أَنْ يُقْتَلَ الْقَاتِلُ ، وَيُحْبَسَ الْمُمْسِكُ. (دار قطنی ۱۴۰۔ بیهقی ۵۰)

(۲۸۳۷۲) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو پکڑ لیا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا، یوں فیصلہ فرمایا کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

(۲۸۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَضَى بِقَتْلِ الْقَاتِلِ ، وَبِحَبْسِ الْمُمْسِكِ. (عبدالرزاق ۱۸۰۸۹)

(۲۸۳۷۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتل کو قتل کرنے اور پکڑنے والے کو قید کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ ، وَيَقْتُلُهُ

آخَرُ ؟ قَالاَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ.

(۲۸۳۷۴) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے آدمی کو پکڑ لیا ہو اور دوسرے نے اس کو قتل کر دیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٢٨٣٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ : الاِجْتِمَاعُ فِينَا عَلَى الْمَقْتُولِ أَنْ يُمْسِكَ الرَّجُلَ ، وَيَضْرِبَهُ الآخَرُ ، فَهُمَا شَرِيكَانِ عِنْدَنَا فِي دَمِهِ ، يُقْتَلاَنِ جَمِيعًا.

(۲۸۳۷۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ہمارے میں مقتول پر شریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: وہ آدمی کو پکڑ لے اور دوسرا شخص اس کو مارے پس وہ دونوں شخص اس کے خون میں ہمارے نزدیک شریک ہوئے ان دونوں کو اکٹھا قتل کیا جائے گا۔

(٢٨٣٧٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِرَجُلَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا ، وَأَمْسَكَ الآخَرُ ، فَقَتَلَ الَّذِي قَتَلَ ، وَقَالَ لِلَّذِي أَمْسَكَ : أَمْسَكْتَهُ لِلْمَوْتِ ، فَأَنَا أَحْبِسُكَ فِي السِّجْنِ حَتَّى تَمُوتَ.

(۲۸۳۷۶) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی لائے گئے ان میں سے ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے پکڑا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے قتل کرنے والے کو تو قتل کر دیا اور جس نے پکڑا تھا اس سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اسے موت کے لیے پکڑا تھا پس میں تجھے جیل میں قید کروں گا یہاں تک کہ تو بھی مر جائے۔

(١٦٥) فِيمَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ

کتنے زخم میں خاندان والے دیت ادا کریں گے

(٢٨٣٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَرَ أَنْ تُعْقَلَ الْمُوضِحَةَ.

(۲۸۳۷۷) حضرت ابن ابوذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے سر میں زخم لگانے والے کو دیت ادا کرنے کا حکم دیا۔

(٢٨٣٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عن رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ ، إِلاَّ الثُّلُثَ فَمَا زَادَ.

(۲۸۳۷۸) حضرت ابن ابوذئب رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عاقلہ دیت ادا نہیں کرے گی مگر تہائی یا اس سے زائد۔

(۲۸۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي مُوضِحَةٍ ؟ فَقَالَ :إِنَّا لاَ نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا.

(۲۸۳۷۹) حضرت عمر بن عبد الرحمن سہمی ریشید ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سر کے زخم کے بارے میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم اپنے درمیان باہم طور پر گوشت کے چیتھڑوں کی دیت ادا نہیں کرتے۔

(۲۸۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ عَقْلٌ.

(۲۸۳۸۰) حضرت عیسیٰ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: سر کے زخم سے کم میں دیت نہیں ہے۔

(۲۸۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :مَتَى يَبْلُغُ الْعَقْلُ أَنْ تَعْقِلَهُ الْعَاقِلَةُ عَامَّةً أَجْمَعُونَ، إِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ؟ قَالَ:نَعَمْ، إِخَالُ، وَلاَ أَشُكُّ أَنَّهُ قَالَ:وَمَا لَمْ يَبْلُغِ الثُّلُثَ فَعَلَى قَوْمِ الرَّجُلِ خَاصَّةً.

(۲۸۳۸۱) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریشید سے دریافت کیا کہ دیت اتنی مقدار کو کب پہنچتی ہے کہ عاقلہ والے سب اس دیت کو ادا کریں جب ثلث کو پہنچ جائے اس وقت؟ آپ ریشید نے فرمایا: ہاں میرا خیال ہے اور مجھے شک نہیں کہ انہوں نے یوں بھی کہا اور جب تک وہ ثلث کو نہ پہنچے پس اس وقت اس آدمی کی خاص قوم پر لازم ہوگی۔

(۲۸۳۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّهْمِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الأَخْنَسِ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جَالِسًا ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنِي شُجَّ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذِهِ الْمُضَغَ لاَ يَتَعَاقَلُهَا أَهْلُ الْقُرَى.

(۲۸۳۸۲) حضرت ابو امیہ اخنس ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ بنو غفار سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یقیناً میرے بیٹے کے سر میں چوٹ لگ گئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے شک ان گوشت کے ٹکڑوں کے لیے بستی والے دیت ادا نہیں کرتے۔

(۱٦٦) مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

ان روایات کا بیان جو قسامت کے بارے میں آئی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُاللهِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ:

(۲۸۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وُجِدَ فِي جُبٍّ لِلْيَهُودِ ، قَالَ: فَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَهُودِ ، فَكَلَّفَهُمْ قَسَامَةً خَمْسِينَ ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ :لَنْ نَحْلِفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ :أَفَتَحْلِفُونَ ؟ فَأَبَتِ الأَنْصَارُ أَنْ تَحْلِفَ ، فَأَغْرَمَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ دِيَتَهُ ، لأَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. (مسلم ۱۲۹۵۔ نسائی ۶۹۱۱)

(۲۸۳۸۳) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کا جاہلیت میں رواج تھا پس نبی کریم ﷺ نے انصار کے ایک مقتول کے بارے میں یہ طریقہ برقرار رکھا جو یہود کے کنویں میں پڑا ہوا پایا گیا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ نے یہود سے ابتدا کی آپ ﷺ نے انہیں پچاس قسموں کے اٹھانے کا مکلّف بنایا تو یہود نے کہا: ہم ہرگز قسم نہیں اٹھائیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے کہا: کیا تم لوگ قسم اٹھاؤ گے؟ انصار نے بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت کا تاوان یہودیوں پر ڈالا اس لیے کہ وہ ان کے علاقہ میں قتل کیا گیا تھا۔

(۲۸۳۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالَ : قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا ، إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۲۸۳۸۴) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلا کر مجھ سے قسامت کے شرعی حکم کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تحقیق میرے لیے یہ بات ظاہر ہوئی کہ میں اس کو رد کر دوں اس لیے کہ دیہاتی گواہی دیتا ہے اور غائب آدمی آتا ہے پس گواہی دے دیتا ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو رد نہیں کر سکتے اس لیے کہ رسول اللہ اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۸۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَ الْقَسَامَةِ قَطُّ أُقِيدُ بِهَا ، وَاللَّهُ يَقُولُ : ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ ، وَقَالَتِ الأَسْبَاطُ : ﴿وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ﴾ ، وَقَالَ اللَّهُ : ﴿إِلاَّ مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ : الْقَسَامَةُ حَقٌّ ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا الْيَهُودُ ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ : اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قَسَامَةً أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى مَا نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَا عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ. (بیہقی ۷/ ۱۲۳)

(۲۸۳۸۵) حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کبھی قسامت جیسا

قانون نہیں دیکھا جس کے ذریعہ میں قصاص لے لوں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ترجمہ:۔اور گواہی دیں تم میں سے دو عادل شخص اور فرمایا ترجمہ:۔اور ہم بیان نہیں کر رہے مگر وہ جو ہم جانتے ہیں اور ہم غیب کی باتوں کے نگہبان نہیں ہیں۔اور اللہ رب العزت نے فرمایا: مگر جو شہادت دے حق کی اور وہ جانتے بھی ہوں۔

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: قسامت برحق ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرمایا اس درمیان کہ انصار کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان میں سے ایک آدمی چلا گیا پھر وہ سب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے گئے پس ان لوگوں نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت پایا۔وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور کہنے لگے، یہود نے ہمیں مار دیا اور انہوں نے یہود میں سے ایک آدمی کا نام لیا حالانکہ ان کے پاس شہادت نہیں تھی پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے علاوہ دو گواہ گواہی دے دیں تو میں اس شخص کو مکمل تمہارے حوالہ کر دوں گا پس ان کے پاس شہادت نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسموں کے ذریعہ حقدار بن جاؤ۔میں اس شخص کو مکمل تمہارے حوالے کر دوں گا، ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم ناپسند کرتے ہیں کہ ان دیکھی بات پر قسم اٹھائیں پھر اللہ کے نبی ﷺ نے یہود کے پچاس افراد سے قسم لینے کا ارادہ کیا۔تو انصار کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ یہود قسم کی پروا نہیں کرتے ہم کب یہ بات ان سے قبول کر سکتے ہیں ایسے تو وہ ہمارے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کریں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ حُوَيِّصَةَ ، وَمُحَيِّصَةَ ابْنَيْ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدَ اللهِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ فُلاَنٍ خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ ، فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِاللهِ ، فَقُتِلَ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ فَتَسْتَحِقُّونَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ : فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ ، يَعْنِي يَحْلِفُونَ ، قَالَ : فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِذًا تَقْتُلُنَا الْيَهُودُ ، قَالَ : فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(ابن ماجہ ۲۶۷۸۔ نسائی ۶۹۲۲)

(۲۸۳۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حویصہ بن مسعود، محیصہ بن مسعود، عبداللہ اور عبدالرحمن یہ چاروں سفر میں نکلے تو ان کا گزر خیبر کے پاس سے ہوا تو عبداللہ پر حملہ ہوا اور اسے مار دیا گیا راوی کہتے ہیں پس یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ گے تو تم حقدار بن جاؤ گے۔انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہود کو بری کر دو یعنی یہود قسم اٹھا لیتے ہیں انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ تب تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے، تو نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۶ م) قَالَ أبو خالد : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ نَحْوَ هَذَا ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرَ

الْكُبْرَ ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ الْكُبْرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ، أَوْ تُقْسِمُ لَكُمْ بِخَمْسِينَ ؟ قَالَ :فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ قَالَ :فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۲۸۳۸۶م) حضرت ابن یسار رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر یوں فرمایا: عبدالرحمن مقتول کا بھائی بات کرنے گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاؤ، بڑے کو بلاؤ پس ان کے بڑے نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھالو تم حقدار بن جاؤ یا وہ تمہارے لیے پچاس قسمیں اٹھالیں؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے کفار لوگوں کی قسمیں قبول کر سکتے ہیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :انْطَلَقَ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَوَجَدَاهُ قَدْ صَدَرَ عَنِ الْبَيْتِ عَامِدًا إِلَى مِنًى ، فَطَافَا بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ أَدْرَكَاهُ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا ، فَقَالاَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا قُتِلَ ، نَحْنُ إِلَيْهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ فِي الدَّمِ ، وَهُوَ سَاكِتٌ عَنْهُمَا لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمَا شَيْئًا ، حَتَّى نَاشَدَاهُ اللَّهَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ ذَكَّرَاهُ اللَّهَ فَكَفَّ عَنْهُمَا ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ :وَيْلٌ لَنَا إِذَا لَمْ نُذَكَّرْ بِاللَّهِ ، وَوَيْلٌ لَنَا إِذَا لَمْ نَذْكُرِ اللَّهَ ، فِيكُمْ شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ تَجِيئَانِ بِهِمَا عَلَى مَنْ قَتَلَهُ فَنُقِيدُكُمْ مِنْهُ ، وَإِلاَّ حَلَفَ مَنْ يَدْرَؤُكُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، فَإِنْ نَكَلُوا حَلَفَ مِنْكُمْ خَمْسُونَ ، ثُمَّ كَانَتْ لَكُمُ الدِّيَةُ.

(۲۸۳۸۷) حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی کوفہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چل کر آئے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ سے منیٰ کی طرف لوٹتا ہوا پایا ان دونوں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو پالیا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہمارا بھتیجا قتل ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے تو ان کی بات کی طرف توجہ نہ دی پھر ان سے فرمایا کہ دو عادل آدمی اس کے قاتل کے خلاف گواہی دے دیں۔ اگر وہ گواہی نہ دیں تو پچاس آدمی گواہی دیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا اور نہ اس کے قاتل کو جانتے ہیں پھر تمہیں دیت ملے گی۔

(۲۸۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ قَتِيلاً وُجِدَ فِي بَنِي سَلُولَ ، فَجَاءَ الأَوْلِيَاءُ فَأَبْرَزُوا بَنِي سَلُولَ ، وَادَّعَوْا عَلَى حَيٍّ آخَرَ ، وَأَتَوْا شُرَيْحًا بِبَنِي سَلُولَ ، فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۸۸) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک مقتول قبیلہ بنو سلول کے محلہ میں پایا گیا اس کے سرپرست آئے اور انہوں نے بنو سلول والوں کو سبکدوش کر دیا اور دوسرے محلہ والوں کے خلاف دعویٰ کر دیا وہ قبیلہ والے بنو سلول کو لیکر حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آئے تو آپ رحمہ اللہ نے ان سے مدعیٰ علیہم کے خلاف گواہی کے متعلق سوال کیا۔

(۲۸۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا وُجِدَ قَتِيلٌ فِي حَيٍّ ، أُخِذَ

مِنْهُم خَمْسُونَ رَجُلاً فِيهِمُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ رُدَّتْ عَلَيْهِمُ الْأَيْمَانُ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ.

(۲۸۳۸۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی محلہ میں کوئی مقتول پایا گیا تو ان میں پچاس لوگوں سے قسم لی جائے گی جس میں مدعیٰ علیہم شامل ہوں گے اور اگر وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر دوبارہ قسم کو لوٹایا جائے گا اول فالاول کے اعتبار سے۔

(۲۸۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْأَزْمَعِ ، قَالَ : وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ بَيْنَ وَادِعَةَ وَأَرْحَبَ ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ قِسْ مَا بَيْنَ الْحَيَّيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَقْرَبَ فَخُذْهُمْ بِهِ ، قَالَ : فَقَاسُوا ، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى وَادِعَةَ ، قَالَ : فَأَخَذَنَا، وَأَغْرَمَنَا ، وَأَحْلَفَنَا ، فَقُلْنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَتُحَلِّفُنَا وَتُغَرِّمُنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَحْلَفَ مِنَّا خَمْسِينَ رَجُلاً بِاللَّهِ مَا فَعَلْتُ ، وَلاَ عَلِمْتُ قَاتِلاً.

(۲۸۳۹۰) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن اُزمع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یمن میں قبیلہ وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک شخص مردہ حال میں پایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب میں لکھا کہ تم دونوں قبیلہ والوں کے درمیان پیمائش کرو کہ یہ مقتول دونوں میں سے کس قبیلہ کے زیادہ نزدیک ہے ان کو پکڑلو راوی کہتے ہیں: انہوں نے پیمائش کی اور اس میں مقتول کو قبیلہ وادعہ کے زیادہ قریب پایا۔ راوی کہتے ہیں پس اس گورنر نے ہمارے قبیلہ والوں کو پکڑلیا اور ہمیں ادائیگی کا ذمہ بنایا اور ہم سے قسم اٹھوائی ہم نے عرض کی اے امیر المومنین! کیا آپ ہم سے قسم اٹھوائیں گے اور ہمیں جرمانہ کی ادائیگی کا ذمہ دار بنائیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں؟ راوی کہتے ہیں: پس ہم میں سے پچاس آدمیوں نے اللہ کی قسم اٹھائی: نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہی ہم قاتل کو جانتے ہیں۔

(۲۸۳۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ قَتِيلاً وُجِدَ بِالْيَمَنِ بَيْنَ حَيَّيْنِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : انْظُرُوا أَقْرَبَ الْحَيَّيْنِ إِلَيْهِ ، فَأَحْلِفُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ رَجُلاً بِاللَّهِ مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ.

(۲۸۳۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یمن میں دو محلوں کے درمیان ایک شخص مردہ حالت میں پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غور کرو کہ یہ مقتول دونوں محلوں میں سے کس کے زیادہ قریب ہے پس تم ان میں سے پچاس آدمیوں سے اللہ کی قسم اٹھواؤ اس طرح کہ وہ کہیں ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل معلوم ہے پھر ان پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ؛ أَنَّ الزُّهْرِيَّ سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي دَارِ رَجُلٍ ، فَقَالَ رَبُّ الدَّارِ : إِنَّهُ طَرَقَنِي لِيَسْرِقَنِي فَقَتَلْته ، وَقَالَ أَهْلُ الْقَتِيلِ : إِنَّهُ دَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ : إِنْ أَقْسَمَ مِنْ أَهْلِ الْقَتِيلِ

خَمْسُونَ أَنَّهُ دَعَاهُ فَقَتَلَهُ ، أُقِيدَ بِهِ ، وَإِنْ نَكَلُوا غَرِمُوا الدِّيَةَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :فَقَضَى ابْنُ عَفَّانَ فِي قَتِيلٍ مِنْ بَنِي بَاقِرَةِ أَبَى أَوْلِيَاؤُهُ أَنْ يَحْلِفُوا ، فَأَغْرَمَهُم عُثْمَانُ الدِّيَةَ.

(۲۸۳۹۲) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ اور گھر کے مالک نے یوں کہا کہ بے شک یہ رات کو میرے پاس آیا تا کہ میرا مال چوری کر لے پس میں نے اسے قتل کر دیا اور مقتول کے گھر والوں نے کہا کہ بے شک اس شخص نے ہی اسے اپنے گھر بلایا تھا اور اسے قتل کر دیا اس پر آپ ؒ نے فرمایا: اگر مقتول کے اہلخانہ میں سے پچاس افراد اس بات پر قسم اٹھالیں کہ گھر کے مالک نے اسے بلا کر قتل کر دیا ہے تو میں اس سے قصاص لوں گا اور اگر یہ لوگ قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو یہ دیت کے ذمہ دار ہوں گے۔ امام زہری ؒ نے فرمایا: حضرت ابن عفان ؓ نے بھی بنو باقرہ کے مقتول کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا جب اس کے اولیاء نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عثمان ؓ نے انہیں دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنا دیا۔

(۲۸۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ يُؤْخَذُ غِيلَةً ، قَالَ :يُقْسِمُ مِنَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ خَمْسُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، فَإِنْ حَلَفُوا فَقَدْ بَرِئُوا ، وَإِنْ نَكَلُوا أَقْسَمَ مِنَ الْمُدَّعِينَ خَمْسُونَ :أَنَّ دَمَنَا قِبَلَكُمْ ، ثُمَّ يُودَى.

(۲۸۳۹۳) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے دھوکہ سے قتل ہونے والے مقتول کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ مدعیٰ علیہم میں سے پچاس آدمی یوں پچاس قسمیں اٹھائیں گے کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے پس اگر انہوں نے قسم اٹھالی تو وہ بری ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو مدعیوں میں سے پچاس لوگ قسم اٹھائیں گے کہ ہمارا خون تمہاری طرف سے ہوا ہے پھر دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْقَسَامَةِ :لَمْ يَزَلْ يُعْمَلُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۲۸۳۹۴) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے قسامت کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں مسلسل اس پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔

(۲۸۳۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ زَعَمَ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ:سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا ، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلاً ، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ، قَالُوا :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا ، فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا نَبِيَّ اللهِ ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلاً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْكُبْرَ الْكُبْرَ ، فَقَالَ لَهُمْ:تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ، فَقَالُوا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ :فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ ، قَالُوا:

لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ ، فَوَدَاهُ بِمِئَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

(۲۸۳۹۵) حضرت بشیر بن یسار رحمہ اللہ ایک انصاری شخص جس کا نام سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ تھا وہ فرماتے ہیں کہ ان کی قوم کی ایک جماعت خیبر کی طرف گئی، وہ وہاں جا کر منتشر ہو گئے پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو مردہ حالت میں پایا۔ انہوں نے جن کے پاس اسے مردہ حالت میں پایا تھا ان سے وہ کہنے لگے تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا انہوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ لوگ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور کہنے لگے، یا نبی اللہ! ہم خیبر گئے تھے تو وہاں ہم نے اپنے ایک ساتھی کو مرا ہوا پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کو بلاؤ بڑے کو بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم لوگ اس شخص کے خلاف گواہی لاؤ جس نے قتل کیا ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ تو نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے لیے قسم اٹھائیں گے انہوں نے کہا: ہم یہود کی قسم سے راضی نہیں ہوں گے پس اللہ کے نبی نے اس کے خون کے رائیگاں جانے کو ناپسند سمجھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت سو اونٹ ادا کی صدقہ کے اونٹوں میں سے۔

(۱۶۷) الْيَمِينُ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں قسم کا بیان

(۲۸۳۹۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْقَسَامَةِ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ. (بخاری ۶۸۹۸)

(۲۸۳۹۶) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت میں یوں فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعیٰ علیہم پر لازم ہوگی۔

(۲۸۳۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابًا لَهُمْ يُحَدِّثُونَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَدَأَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ بِالْيَمِينِ ، ثُمَّ ضَمَّنَهُمُ الْعَقْلَ.

(۲۸۳۹۷) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اصحاب کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس بات کی ابتداء کی مدعیٰ علیہم کے ذمہ قسم ہوگی پھر آپ رحمہ اللہ نے ان کو دیت کا ضامن بنایا۔

(۲۸۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُطِيعٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۹۸) حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مدعیٰ علیہم پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۹۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ یہ رائے رکھتے تھے کہ قسم مدعیٰ علیہم پر لازم ہے۔

(٢٨٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِم.

(۲۸۴۰۰) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہم پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

(١٦٨) كَيْفَ يُسْتَحْلَفُونَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامۃ میں کیسے قسم اٹھوائی جائے گی؟

(٢٨٤٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ شِهَابٍ :الْقَسَامَةُ فِي الدَّمِ عَلَى الْعِلْمِ ، أَمْ عَلَى الْبَتَّةِ ؟ قَالَ :عَلَى الْبَتَّةِ.

(۲۸۴۰۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب ؒ سے دریافت کیا کہ خون میں قسم اٹھانا علم کی بنیاد پر ہوتا ہے یا قطعی طور پر؟ آپ ؒ نے فرمایا: قطعی طور پر۔

(٢٨٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَسَامَةِ :أُوَثِّمُهُمْ وَأَنَا أَعْلَمُ ، يَعْنِي أَسْتَحْلِفُهُمْ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۲) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے قسامت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ میں انہیں مجرم گردانوں گا حالانکہ میں جانتا ہوں یعنی میں ان سے قسم اٹھواؤں گا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔

(٢٨٤٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ الله ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُسْتَحْلَفُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْتُ ، وَلاَ عَلِمْتُ قَاتِلاً ، ثُمَّ يَدِيهِ.

(۲۸۴۰۳) حضرت حسن بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ہر آدمی سے یوں قسم اٹھوائی جائے گی: اللہ کی قسم میں نے قتل نہیں کیا اور نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ پھر اس کی دیت ادا ہوگی۔

(٢٨٤٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ فِي وَادِعَةَ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَأَحْلَفَهُمْ بِخَمْسِينَ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، ثُمَّ وَدَاهُ.

(۲۸۴۰۴) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ یمن کے علاقہ وادعہ میں ایک شخص مردہ حالت میں پایا گیا پس یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ان میں سے پچاس آدمیوں سے یوں قسم اٹھوائی ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے پھر آپ ؓ نے اس مقتول کی دیت ادا کی۔

(٢٨٤٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:يُسْتَحْلَفُ عَنِ الْقَسَامَةِ بِاللَّهِ:مَا قَتَلْنَا، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: قسامت میں یوں اللہ کی قسم اٹھوائی جائے گی،

ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے۔

(٢٨٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا اسْتَحْلَفَهُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۶) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ان لوگوں سے یوں قسم اٹھوائی: اللہ کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔

(١٦٩) الْقَوَدُ بِالْقَسَامَةِ

قسامت کے ذریعہ قصاص لینے کا بیان

(٢٨٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَا بِالْقَسَامَةِ.

(۲۸۴۰۷) حضرت ابن ابوملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے قسامت کے ذریعہ قصاص لیا۔

(٢٨٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْد الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَر ، عَنِ الزهري ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ الْقَسَامَةَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۰۸) حضرت معمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بے شک قسامت کے ذریعہ بھی قصاص لیا جا سکتا ہے۔

(٢٨٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الْقَسَامَةَ إِنَّمَا تُوجِبُ الْعَقْلَ، وَلاَ تُشِيطُ الدَّمَ.

(۲۸۴۰۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قسامت دیت کو لازم کر دیتا ہے اور خون کو باطل نہیں کرتا۔

(٢٨٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَالْجَمَاعَةَ الأُولَى لَمْ يَكُونُوا يَقْتُلُونَ بِالْقَسَامَةِ.

(۲۸۴۱۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پہلی جماعت یہ سب حضرات قسامت کے ذریعے قتل نہیں کرتے تھے۔

(٢٨٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْقَوَدُ بِالْقَسَامَةِ جَوْرٌ.

(۲۸۴۱۱) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا قسامۃ کے ذریعہ قصاص لینا ظلم ہے۔

(۲۸٤۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ :الْقَسَامَةُ يَسْتَحِقُّونَ بِهَا الدِّيَةَ، وَلاَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۱۲) حضرت سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ریشید نے ارشاد فرمایا: قسامت دیت کا حقدار تو بناتی ہے لیکن اس کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

(۲۸٤۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :الْقَسَامَةُ يُسْتَحَقُّ بِهَا الدِّيَةُ ، وَلاَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۱۳) حضرت ابو معشر ریشید فرماتے ہیں کہ نخعی ریشید نے ارشاد فرمایا: قسامت کے ذریعے دیت کا حقدار ہوتا ہے اس کے ذریعے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

(۲۸٤۱٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ بِالْقَسَامَةِ إلاَّ وَاحِدٌ.

(۲۸۴۱۴) حضرت ابن ابی ذئب ریشید فرماتے ہیں حضرت زہری ریشید نے ارشاد فرمایا: قسامت کی وجہ سے قتل نہیں کیا جا سکتا مگر ایک شخص کو۔

(۲۸٤۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ :مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَأَضَبَّ النَّاسُ، فَقَالُوا :نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ. (بخاری ۶۸۹۹۔ ابو داؤد ۴۷۳)

(۲۸۴۱۵) حضرت ابو قلابہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید نے ایک دن اپنا تخت لوگوں کے لیے ظاہر کیا پھر آپ ریشید نے پوچھا: تم لوگ قسامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس لوگوں نے غور و فکر کیا اور کہنے لگے: قسامت کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور تحقیق خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔

(۱۷۰) الدَّمُ ، كَمْ يَجُوزُ فِيهِ مِنَ الشَّهَادَةِ ؟

خون کا بیان: اس میں کتنے گواہ ہونے چاہئیں؟

(۲۸٤۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ. (ابو داؤد ۴۵۱۳)

(۲۸۴۱۶) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے علاوہ دو گواہ ضروری ہیں۔

(۲۸٤۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :انْطَلَقَ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَوَجَدَاهُ قَدْ صَدَرَ عَنِ الْبَيْتِ ، فَقَالاَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا قُتِلَ وَنَحْنُ إِلَيْهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ فِي الدَّمِ ، وَهُوَ سَاكِتٌ عَنْهُمَا ، قَالَ :شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ تَجِيئَانِ بِهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ ، فَنُقِيدُكُمْ مِنْهُ.

(۲۸۴۱۷) حضرت مسعودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی کوفہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ سے جاتے ہوئے پایا۔ وہ دونوں کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہمارے چچا کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہے اس حال میں کہ ہم اس کے خون میں بالکل برابر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ ان دونوں سے خاموش رہے اور فرمایا: تم دونوں دو عادل گواہ لاؤ اس شخص کے خلاف جس نے اسے قتل کیا پس میں تمہیں اس سے قصاص دلوادوں گا۔

(٢٨٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :شَاهِدَانِ عَلَى الدَّمِ.

(۲۸۴۱۸) حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: خون پر دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

(٢٨٤١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ فِي الْقَوَدِ إِلاَّ شَهَادَةُ أَرْبَعَةٍ.

(۲۸۴۱۹) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: قصاص میں جائز نہیں مگر چار لوگوں کی گواہی۔

(٢٨٤٢٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدَانِ.

(۲۸۴۲۰) حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: دو گواہ ہیں۔

(١٧١) الْقَسَامَةُ إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ

اس قسامۃ کا بیان کہ جب پچاس سے کم افراد ہوں

(٢٨٤٢١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا لَمْ تَبْلُغِ الْقَسَامَةُ ، كَرَّرُوا حَتَّى يَحْلِفُوا خَمْسِينَ يَمِينًا.

(۲۸۴۲۱) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تک قسم انتہاء کو نہ پہنچ جائے تو تم تکرار کرو یہاں تک کہ وہ پچاس قسمیں اٹھالیں۔

(٢٨٤٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جَاءَتْ قَسَامَةٌ فَلَمْ يُوفُوا خَمْسِينَ ، فَرَدَّدَ عَلَيْهِم الْقَسَامَةَ حَتَّى أَوْفَوْا.

(۲۸۴۲۲) حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کا موقع آیا اور لوگوں نے پچاس قسمیں پوری نہیں کیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر قسمیں لوٹائیں یہاں تک کہ انہوں نے پوری کیں۔

(٢٨٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ ، رُدِّدَتْ عَلَيْهِم الأَيْمَانُ.

(۲۸۴۲۳) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر قسمیں لوٹائی جائیں گی۔

(۲۸۴۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَدَّدَ عَلَيْهِم الأَيْمَانَ.

(۲۸۴۲۴) حضرت ابوملیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ان لوگوں پر قسموں کو دوبارہ لوٹایا۔

(۲۸۴۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ رُدِّدَتْ عَلَيْهِم الأَيْمَانُ ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ.

(۲۸۴۲۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر قسمیں لوٹائی جائیں گی اول فالاول کے اعتبار سے۔

(۲۸۴۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ رَدَّدَ الأَيْمَانَ عَلَى سَبْعَةِ نَفَرٍ فِي الْقَسَامَةِ ، أَحَدُهُمْ خَالِي.

(۲۸۴۲۶) حضرت ابو الزناد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ نے قسامۃ کے معاملہ میں سات آدمیوں کے گروہ پر قسمیں لوٹائیں، ان میں ایک میرے ماموں بھی تھے۔

(۲۸۴۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:إِذَا نَقَصَ مِنَ الْخَمْسِينَ فِي الْقَسَامَةِ رَجُلٌ، لَمْ نُجِزْهَا.

(۲۸۴۲۷) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب قسامۃ میں پچاس افراد میں سے ایک آدمی بھی کم ہو تو ہم اس کو جائز قرار نہیں دیتے۔

(۲۸۴۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:أَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ فَتَرْدِيدُ الأَيْمَانِ.

(۲۸۴۲۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ نے ارشاد فرمایا: بہر حال آج وہ صورتحال جس پر لوگ قائم ہیں تو اس میں تو قسموں کو دوبارہ لوٹایا جائے گا۔

(۱۷۲) الْقَتِيلُ يُوجَدُ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ

اس مقتول کا بیان جو دو محلوں کے درمیان پایا گیا ہو

(۲۸۴۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، قَاسَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۸۴۲۹) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ جب مقتول شخص دو محلوں کے درمیان مرا ہوا پایا جاتا تو حضرت علی ؓ ان دونوں کے درمیان پیمائش کرتے۔

(۲۸۴۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُتِلَ قَتِيلٌ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنْ هَمْدَانَ ، بَيْنَ وَادِعَةَ

وَخَيْوَانَ ، فَبَعَثَ مَعَهُمْ عُمَرُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، فَقَالَ :انْطَلِقْ مَعَهُمْ فَقِسْ مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ أَقْرَبَ فَأَلْحِقْ بِهِمُ الْقَتِيلَ.

(۲۸۴۳۰) حضرت اشعث ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک مقتول شخص جس کا تعلق ھمدان سے تھا وہ وادعہ اور خیوان کے درمیان مردہ حالت میں پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: تم ان کے ساتھ جاؤ اور دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو۔ پس ان دونوں میں سے مقتول کے جو بھی قریب ہو تو اس مقتول کو ان بستی والوں سے ملا دو۔

(۲۸٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ :وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ بَيْنَ وَادِعَةَ وَأَرْحَبَ ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَنْ قِسْ مَا بَيْنَ الْحَيَّيْنِ ، فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَقْرَبَ فَخُذْهُمْ بِهِ.

(۲۸۴۳۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن ازمع رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے علاقہ وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک مقتول پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گورنر کو جواب لکھا کہ تم ان دونوں محلوں کے درمیان پیمائش کرو پس ان دونوں سے وہ مقتول جس کے قریب ہو تو اس کے بدلہ ان کو پکڑ لو۔

(۱۷۳) الْقَسَامَةُ، مَنْ لَمْ يَرَهَا

قسامت کا بیان جو اس کو جائز نہیں سمجھتا

(۲۸٤۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ :وَقَدْ تَيَسَّرَ قَوْمٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ لِيَحْلِفُوا الْغَدَ فِي الْقَسَامَةِ ، فَقَالَ : يَالِعِبَادَ اللهِ ، لَقَوْمٌ يَحْلِفُونَ عَلَى مَا لَمْ يَرَوْهُ ، وَلَمْ يَحْضُرُوهُ ، وَلَمْ يَشْهَدُوهُ ، وَلَوْ كَانَ لِي ، أَوْ إِلَيَّ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ لَعَاقَبْتُهُمْ ، أَوْ لَنَكَّلْتُهُمْ ، أَوْ لَجَعَلْتُهُمْ نَكَالاً، وَمَا قَبِلْتُ لَهُمْ شَهَادَةً.

(۲۸۴۳۲) حضرت یحییٰ بن ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جبکہ بنو لیث کی ایک قوم اس بات کے لیے تیار ہوگئی تھی کہ وہ اگلے دن قسامۃ کے معاملہ میں قسم اٹھائے گی اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! قوم کے لوگ قسم اٹھائیں گے ایسی بات پر جو انہوں نے نہیں دیکھی اور نہ وہ موجود تھے اور نہ وہ اس پر گواہ تھے۔ اور اگر مجھے اس معاملہ میں اختیار ہوتا تو میں ان کو ضرور سزا دیتا یا یوں فرمایا: کہ میں ان کو عبرتناک سزا دیتا یا میں ان کو قابل عبرت بنا دیتا اور میں ان کی گواہی قبول نہ کرتا۔

(۲۸٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ:حدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛

أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَأَضَبَّ النَّاسُ ، فَقَالُوا : نَقُولُ :الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ ، فَقَالَ :مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ ، قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِنْدَكَ أَشْرَافُ الْعَرَبِ وَرُؤُوسُ الأَجْنَادِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصٍ أَنَّهُ قَدْ سَرَقَ وَلَمْ يَرَوْهُ ، أَكُنْت تَقْطَعُهُ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :وَمَا قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ ، إِلاَّ فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ :رَجُلٍ يُقْتَلُ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ ، أَوْ رَجُلٍ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ ، أَوْ رَجُلٍ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلاَمِ.

(۲۸۴۳۳) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ایک دن لوگوں کے سامنے اپنا تخت ظاہر کیا پھر آپ ؒ نے ان سب کو اجازت دی اور وہ آپ کے پاس آ گئے آپ ؒ نے پوچھا! تم لوگ قسامۃ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ غور وفکر کرنے لگے اور کہنے لگے قسامت کے ذریعہ قصاص لینا برحق ہے اور تحقیق خلفاء نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔اس پر آپ ؒ نے فرمایا اے ابوقلابہ ؒ! تم کیا کہتے ہو؟ اور انہوں نے ہی مجھے لوگوں کا مشورہ دیا تھا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ؒ کے پاس عرب کے معزز لوگ اور لشکروں کے سردار موجود ہیں آپ ؒ کی کیا رائے ہے کہ اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص کے ایک آدمی کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے حالانکہ انہوں نے اس کو نہیں دیکھا تو کیا آپ ؒ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کبھی قتل نہیں کیا مگر ان تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے، ایک وہ آدمی جو اپنے نفس کے گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا یا وہ آدمی تو جو اپنے محصن ہونے کے باوجود زنا کرے یا وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے اور اسلام سے مرتد ہو جائے۔

(۱۷٤) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي الزِّحَامِ

اس آدمی کا بیان جس کو رش میں قتل کر دیا جائے

(۲۸٤۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّاسَ أُجْلُوا عَنْ قَتِيلٍ فِي الطَّوَافِ ، فَوَدَاهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: ایک آدمی دورانِ طواف کچلا گیا تو حاکم نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

(۲۸٤۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُقْبَةَ ، وَمُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ ، سَمِعَاهُ مِنْ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ ؛ أَنَّ النَّاسَ ازْدَحَمُوا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِالْكُوفَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَفْرَجُوا عَنْ قَتِيلٍ ، فَوَدَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۵) حضرت وھب بن عقبہ ولیٹیلا اور حضرت مسلم بن یزید بن مذکور ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت یزید بن مذکور ولیٹیلا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے دن کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کا رش لگ گیا جب رش ختم ہوا تو وہاں ایک آدمی قتل ہوا پڑا تھا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے بیت المال سے اس کی دیت ادا کی۔

(٢٨٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ فِي الطَّوَافِ ، فَاسْتَشَارَ عُمَرُ النَّاسَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :دِيَتُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۶) حضرت حکم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: کہ ایک شخص کو طواف کے دوران قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی دیت مسلمانوں پر یا بیت المال میں لازم ہوگی۔

(٢٨٤٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَتَى حَجَرٌ عَائِرٌ فِي إِمْرَةِ مَرْوَانَ ، فَأَصَابَ ابْنَ نِسْطَاسٍ بن عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِسْطَاسٍ ، لاَ يُعْلَمُ مَنْ صَاحِبُهُ فَقَتَلَهُ ، فَضَرَبَ مَرْوَانُ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ.

(۲۸۴۳۷) حضرت ابن جریج ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: مروان کی حکومت میں ایک نامعلوم پتھر آیا اور ابن نسطاس بن عامر بن عبداللہ بن نسطاس کو جا لگا اس کا پھینکنے والا معلوم نہیں تھا پس اس پتھر نے اسے مار دیا تو مروان نے اس کی دیت لوگوں پر ڈال دی۔

(٢٨٤٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ تَنَاضَلُوا ، فَأَصَابُوا إِنْسَانًا لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ أَصَابَهُ ، قَالَ :الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(۲۸۴۳۸) حضرت اشعث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو تیر مار دیا یہ معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے کس نے اس کو تیر مارا ہے حضرت حسن بصری ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اس کی دیت ان سب پر لازم ہوگی۔

(١٧٥) الْمُكَاتَبُ يُقْتَلُ ، أَوْ يَقْتِل

اس مکاتب غلام کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے یا وہ قتل کر دے

(٢٨٤٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَن عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

(ابو داؤد ۴۵۷۔ احمد ۲۶۰)

(۲۸۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو ادا کی جائے گی آزاد کی دیت جتنا حصہ اس کا آزاد ہوگا اور غلام کی دیت جتنا حصہ اس کا غلام ہوگا۔

(۲۸٤٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يُودَى مِنَ الْمُكَاتَبِ بِقَدْرِ مَا أَدَّاهُ.

(۲۸۴۴۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو اس کی ادائیگی کے بقدر آزاد کی دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸٤٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَمَرْوَانَ كَانَا يَقُولاَنِ فِي الْمُكَاتَبِ :يُودَى مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ بِقَدْرِ مَا أَدَّى ، وَمَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

(۲۸۴۴۱) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت مروان رحمہ اللہ مکاتب کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: اس کو آزاد کی دیت ادا کی جائے گی بقدر اس ادائیگی کے جو اس نے کر دی ہے اور جتنا حصہ اس کا غلام ہے اتنی غلام کی دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸٤٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :جِرَاحَةُ الْمُكَاتَبِ جِرَاحَةُ عَبْدٍ.

(۲۸۴۴۲) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرکایا: مکاتب کے زخم کی دیت وہی ہے جو غلام کے زخم کی ہے۔

(۲۸٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُودَى جِرَاحَتُهُ بِحِسَابِ مَا أَدَّى.

(۲۸۴۴۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کے زخم کی دیت اس کی ادائیگی کے حساب سے دی جائے گی۔

(۲۸٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :جِرَاحَةُ الْمُكَاتَبِ جِرَاحَةُ عَبْدٍ.

(۲۸۴۴۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے زخم کی دیت وہی ہے جو غلام کے زخم کی ہے۔

(۱۷٦) رَجُلٌ رَمَى بِنَارٍ ، فَأَحْرَقَ دَارَ قَوْمٍ

ایک آدمی نے آگ پھینک کر کسی قوم کا گھر جلا دیا

(۲۸٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ رَمَى بِنَارٍ فِي دَارِ قَوْمٍ فَاحْتَرَقُوا ؟ قَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ ، لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۴۴۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات سے ایسے آدمی کے

متعلق دریافت کیا جس نے چند لوگوں کے گھر میں آگ پھینکی پس وہ لوگ جل گئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا اس پر قصاص نہیں ہوگا اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ ، قَالَ :أَحْرَقَ رَجُلٌ تِبْنًا فِي قَرَاحٍ لَهُ ، فَخَرَجَتْ شَرَارَةٌ مِنْ نَارٍ ، حَتَّى أَحْرَقَتْ شَيْئًا لِجَارِهِ ، قَالَ :فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ ، وَأَرَى أَنَّ النَّارَ جُبَارٌ.

(ابو داؤد ۴۵۸۲۔ ابن ماجہ ۲۶۷۶)

(۲۸۴۴۶) حضرت عبدالعزیز بن حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی کھلی زمین میں بھوسا جلایا پس آگ کا شعلہ نکلا یہاں تک کہ اسنے پڑوسی کی کوئی چیز جلا دی آپ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو خط لکھا تو آپ ؒ نے مجھے جواب لکھا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپایہ کے زخم پر کوئی تاوان نہیں اور میری رائے یہ ہے کہ آگ کے نقصان پر بھی کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

(٢٨٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ أَحْرَقَ دَارًا ، فَأَحْرَقَ فِيهَا قَوْمًا؟ قَالاَ :لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۴۴۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے گھر کو آگ لگائی اور اس میں موجود لوگوں کو جلا دیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(١٧٧) بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالذِّمِّيِّ قِصَاصٌ ؟

مسلمان اور ذمی کے درمیان قصاص ہوگا؟

(٢٨٤٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ أَعْطَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ دَابَّتَهُ يُمْسِكُهَا ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَشَجَّهُ مُوضِحَةً ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ صَاحَ النَّبَطِيُّ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ صَاحِبُ هَذَا ؟ قَالَ عُبَادَةُ :أَنَا صَاحِبُ هَذَا ، قَالَ :مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذَا ؟ قَالَ :أَعْطَيْتُهُ دَابَّتِي يُمْسِكُهَا فَأَبَى ، وَكُنْتُ امْرَئًا فِي حَدٍّ ، قَالَ : إِمَّا لاَ ، فَاقْعُدْ لِلْقَوَدِ ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :مَا كُنْتَ لِتَقِيدَ عَبْدَكَ مِنْ أَخِيك ، قَالَ :أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ تَجَافَيْتُ لَكَ عَنِ الْقَوَدِ لأُعَنِّتَنَّكَ فِي الدِّيَةِ ، أَعْطِهِ عَقْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

(۲۸۴۴۸) حضرت مکحول ؒ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ ہمارے پاس بیت المقدس تشریف لائے تو حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے اپنی سواری ایک ذمی شخص کو دی تا کہ وہ اس کو پکڑ کے رکھے پس اس نے انکار کر دیا تو آپ ؓ نے اس کو گہرا زخم

پہنچادیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوگئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چیخ کی آواز سنائی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس کو تکلیف پہنچانے والا کون ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا مطلوب ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اس سے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اسے اپنی سواری دی کہ یہ اسے پکڑ لے تو اس نے انکار کر دیا اور میں ایسا آدمی ہوں کہ مجھ میں حد جاری ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے پس تم قصاص کے لیے بیٹھ جاؤ اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: نہیں اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص نہیں دلوا سکتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر میں نے تیرے قصاص کو چھوڑ دیا تو میں ضرور بہ ضرور دیت کے بارے میں تجھے مشقت میں ڈالوں گا تم اسے دو مرتبہ اس کی دیت ادا کرو۔

(۲۸٤٤۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ بَيْنَ النَّصْرَانِيِّ وَالْحُرِّ الْمُسْلِمِ ، وَلاَ بَيْنَ النَّصْرَانِيِّ وَالْعَبْدِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۴۴۹) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا عیسائی اور آزاد مسلمان کے درمیان اور غلام مسلمان کے درمیان۔

(۱۷۸) رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً فَذَهَبَتْ عَيْنُهُ

آدمی نے کسی آدمی کا سر زخمی کر دیا جس سے اس کی آنکھ کی بینائی ختم ہوگئی

(۲۸٤٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ النِّيلِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ شَجَّ رَجُلاً فَذَهَبَتْ عَيْنُهُ ، فَقَالَ الْحَكَمُ : إِنْ شَهِدُوا أَنَّهَا ذَهَبَتْ مِنَ الضَّرْبَةِ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : إِنْ شَهِدُوا أَنَّهُ ضَرَبَهُ يَوْمَ ضَرَبَهُ وَهِيَ صَحِيحَةٌ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۸۴۵۰) حضرت خالد النیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا جس نے ایک آدمی کے سر کو زخمی کر دیا تو اس کی بینائی ختم ہوگئی اس پر حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر لوگ گواہی دیں کہ اس کے مارنے کی وجہ سے اس کی بینائی گئی تو یہ جائز ہے اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر لوگ گواہی دیں کہ اس نے جس دن اسے مارا تو اس کی آنکھ صحیح تھی تو اس صورت میں جائز ہے۔

(۱۷۹) الْقَوْمُ يَدْفَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الْبِئْرِ ، أَوِ الْمَاءِ

ان لوگوں کا بیان جن میں سے بعض نے بعض کو کنویں یا پانی میں دھکا دیا

(۲۸٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : حُفِرَتْ زُبْيَةٌ بِالْيَمَنِ لِلأَسَدِ فَوَقَعَ فِيهَا الأَسَدُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُونَ عَلَى رَأْسِ الْبِئْرِ ، فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ ، فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ ، وَتَعَلَّقَ الآخَرُ بِآخَرَ ،

فَهَوَى فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَهَلَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ، فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : إِنْ شِئْتُمْ قَضَيْتُ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ يَكُونُ جَائِزًا بَيْنَكُمْ ، حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَإِنِّي أَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَ رَأْسَ الْبِئْرِ ، فَجَعَلَ لِلأَوَّلِ الَّذِي هَوَى فِي الْبِئْرِ رُبُعَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَالثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَالرَّابِعِ كَامِلَةً ، قَالَ : فَتَرَاضَوْا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ ، فَأَجَازَ الْقَضَاءَ. (احمد ۷۷۔ طیالسی ۱۱۴)

(۲۸۴۵۱) حضرت سماک ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حنش بن معتمر ولیٹیو نے فرمایا: یمن میں شیر کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا پس شیر اس میں گر گیا اور لوگ کنویں کے کنارے ایک دوسرے کو دھکم پیل کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا اور دوسرے نے تیسرے کو ایسے کل چار افراد اس گھڑے میں گر گئے اور سب کے سب مر گئے۔ لوگوں کو سمجھ نہیں تھی کہ کہ وہ اس معاملہ کا کیا کریں؟ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان ایک فیصلہ کروں جو تمہارے درمیان اس صورت میں جائز ہو کہ تم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور فرمایا کہ بے شک میں دیت کا بار ڈالوں گا ان لوگوں پر جو کنویں کے کنارے پر موجود تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس پہلے شخص کے لیے جو کنویں میں گرا تھا دیت کا چوتھائی حصہ لازم قرار دیا اور دوسرے شخص کے لیے تہائی دیت اور تیسرے کے لیے نصف دیت اور چوتھے کے لیے مکمل دیت لازم قرار دی پس وہ سب لوگ اس بات پر راضی ہو گئے یہاں تک کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے بارے میں بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فیصلہ کو نافذ کر دیا۔

(۲۸٤٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ سِتَّةَ غِلْمَةٍ ذَهَبُوا يَسْبَحُونَ ، فَغَرِقَ أَحَدُهُمْ ، فَشَهِدَ ثَلاَثَةٌ عَلَى اثْنَيْنِ أَنَّهُمَا أَغْرَقَاهُ ، وَشَهِدَ اثْنَانِ عَلَى ثَلاَثَةٍ أَنَّهُمْ أَغْرَقُوهُ ، فَقَضَى عَلِيٌّ أَنَّ عَلَى الثَّلاَثَةِ خُمُسَيِ الدِّيَةِ ، وَعَلَى الاِثْنَيْنِ ثَلاَثَةَ أَخْمَاسِ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۲) حضرت عامر ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ولیٹیو نے فرمایا: چھ بچے تیرنے کے لیے گئے تو ان میں سے ایک پانی میں ڈوب گیا۔ پھر تین بچوں نے دو کے خلاف گواہی دی کہ ان دونوں نے اسے ڈبویا ہے اور دو نے تین بچوں کے خلاف گواہی دی کہ ان تینوں نے اسے ڈبویا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں فیصلہ فرمایا کہ ان تین لڑکوں پر دیت کے دو خمس لازم ہوں گے اور اُن دو لڑکوں پر دیت کے تین خمس لازم ہوں گے۔

(۲۸٤٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ أَسْبَاعًا أَرْبَعَةً عَلَى ثَلاَثَةٍ ، وَثَلاَثَةً عَلَى أَرْبَعَةٍ.

(۲۸۴۵۳) حضرت شعبی ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ولیٹیو نے دیت کو سات حصوں میں تقسیم کیا، کہ چار حصہ تین پر اور تین حصہ چار پر۔

(۲۸٤٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :اسْتَأْجَرَ رَجُلٌ أَرْبَعَةَ رِجَالٍ لِيَحْفِرُوا لَهُ بِئْرًا ، فَحَفَرُوهَا فَانْخَسَفَتْ بِهِمُ الْبِئْرُ ، فَمَاتَ أَحَدُهُمْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَضَمَّنَ الثَّلاَثَةَ ثَلاَثَةَ أَرْبَاعِ الدِّيَةِ ، وَطَرَحَ عَنهُمْ رُبُعَ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۴) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خلاس ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے چار آدمیوں کو اجرت پر رکھا تا کہ وہ اس کے لیے کنواں کھودیں انہوں نے کنواں کھودا تو کنویں میں وہ لوگ دھنس گئے اور ان میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی یہ معاملہ حضرت علی ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ان تینوں کو دیت کے تین چوتھائی حصوں کا ضامن بنایا اور ان سے دیت کے چوتھے حصہ کی تخفیف کر دی۔

(۲۸٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ ثَلاَثَةً يَحْفِرُونَ لَهُ حَائِطًا، فَضَرَبُوا فِي أَصْلِهِ جَمِيعًا ، فَوَقَعَ عَلَيْهِمْ فَمَاتَ أَحَدُهُمْ ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَضَى عَلَى الْبَاقِيَيْنِ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۵) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن اقمر ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے تین آدمیوں کو اجرت پر رکھا تا کہ وہ اس کی دیوار کھودیں ان سب نے اس کی بنیاد میں ضرب لگائی تو وہ دیوار ان پر گر گئی اور ان میں سے ایک مر گیا وہ لوگ یہ جھگڑا لیکر حضرت شریح ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ؒ نے باقی دو آدمیوں پر دیت کے دو تہائی حصوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸٤٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجَرَاءَ اسْتُؤْجِرُوا يَهْدِمُونَ حَائِطًا ، فَخَرَّ عَلَيْهِمْ ، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ ؟ أَنَّهُ يَغْرَمُ بَعْضٌ لِبَعْضٍ ، وَالدِّيَةَ عَلَى مَنْ بَقِيَ.

(۲۸۴۵۶) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ سے ایسے مزدوروں کے متعلق پوچھا گیا جن کو دیوار گرانے کے لیے اجرت پر رکھا گیا تھا پس وہ دیوار ان ہی پر گر گئی اور ان میں سے بعض کی موت واقع ہوگئی؟ حضرت زہری ؒ نے بعض کو بعض کے لیے ضامن بنایا کہ دیت باقی بچنے والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْمَى يَنْشُدُ النَّاسَ فِي زَمَانِ عُمَرَ يَقُولُ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيت مُنْكَرًا هَلْ يَعْقِلُ الأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا.

خَرَّا مَعًا كِلاَهُمَا تَكَسَّرَا ؟

قَالَ وَكِيعٌ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ رَجُلاً صَحِيحًا كَانَ يَقُودُ أَعْمَى ، فَوَقَعَا فِي بِئْرٍ ، فَوَقَعَ عَلَيْهِ ، فَإِمَّا قَتَلَهُ ، وَإِمَّا جَرَحَهُ ، فَضَمَّنَ الأَعْمَى.

(۲۸۴۵۷) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت علی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں ایک اندھا لوگوں کو یہ شعر سنا رہا تھا: ترجمہ:۔

اے لوگو! مجھے ایک نامعقول بات کا سامنا ہے۔ کیا اندھا بھی صحیح اور دیکھنے والے کو دیت ادا کرے گا؟ حالانکہ وہ دونوں اکٹھے گرے تھے ان دونوں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی؟ حضرت وکیع ریشید فرماتے ہیں لوگوں کی یہ رائے تھی کہ ایک بینا آدمی نابینا کو لے کر جا رہا تھا کہ وہ دونوں کنویں میں گر گئے تھے اور یہ اندھا اس پر گر گیا تھا یا تو اس نے اسے مار دیا تھا یا اسے زخمی کر دیا تھا تو اس اندھے کو ضامن بنایا گیا تھا۔

(۱۸۰) الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَيَقْتُلُهَا

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا پس اس نے اسے قتل کر دیا

(۲۸٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ : ابْنُ خَيْبَرِيٍّ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، أَوْ قَتَلَهُمَا ، فَرُفِعَ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ سَلْ عَلِيًّا عَنْ ذَلِكَ ، فَسَأَلَ أَبُو مُوسَى عَلِيًّا ؟ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِنَا ، عَزَمْتُ عَلَيْكَ لِتُخْبِرَنِي ، فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أَبُو حَسَنٍ ، إِنْ لَمْ يَجِئْ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، فَلْيَدْفَعُوهُ بِرُمَّتِهِ. (عبدالرزاق ۱۷۹۱۵)

(۲۸۴۵۸) حضرت یحییٰ بن سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ریشید نے ارشاد فرمایا: شام کے باشندوں میں سے ایک شخص جس کا نام ابن خیبری تھا اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو پایا تو اس نے بیوی کو یا ان دونوں کو قتل کر دیا یہ معاملہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ پر اس بارے میں فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ معاملہ ہماری زمین میں پیش نہیں آیا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور مجھے اس بارے میں بتلاؤ۔ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتلا دیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ چار گواہ نہ لائے تو تم اس کو مکمل طور پر حوالہ کر دو۔

(۲۸٤٥٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى مُصْعَبٍ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَأَبْطَلَ دَمَهُ.

(۲۸۴۵۹) حضرت مسلمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب ریشید کے سامنے ایک ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا تھا تو اس نے اسے قتل کر دیا آپ ریشید نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلاَنِ أَخَوَانِ مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لأَحَدِهِمَا أَشْعَثُ ، فَغَزَا فِي جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةُ أَخِيهِ لأَخِيهِ : هَلْ لَكَ فِي امْرَأَةِ أَخِيكَ

مَعَهَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهَا ؟ فَصَعِدَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ وَهُوَ مَعَهَا عَلَى فِرَاشِهَا ، وَهِيَ تَنْتِفُ لَهُ دَجَاجَةً ، وَهُوَ يَقُولُ :

وَأَشْعَثُ غَرَّهُ الإِسْلاَمُ مِنِّي ... خَلَوْتُ بِعُرْسِهِ لَيْلَ التَّمَامِ

أَبِيتُ عَلَى حَشَايَاهَا وَيُمْسِي ... عَلَى دَهْمَاءَ لاَحِقَةِ الْحِزَامِ

كَأَنَّ مَوَاضِعَ الرَّبَلاَتِ مِنْهَا ... فِئَامٌ قَدْ جُمِعْنَ إِلَى فِئَامِ

قَالَ : فَوَثَبَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ فَأَصْبَحَ قَتِيلاً بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : أُنْشِدُ اللَّهَ رَجُلاً كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَا عِلْمٌ إِلاَّ قَامَ بِهِ ، فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ ، فَقَالَ : سَحِقَ وَبَعُدَ.

(۲۸۴۶۰) حضرت ابو عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دو انصاری آدمی آپس میں بھائی تھے ان میں سے ایک کا نام اشعث تھا وہ مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر میں جہاد کرنے گیا۔ تو اس کے بھائی کی بیوی اس کے بھائی کو کہنے لگی: تمہارے بھائی کی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی ہے کیا تم اس کا کچھ کر سکتے ہو؟ پس پیچھے رہنے والا آدمی چھت پر چڑھا اور اس نے اپنے بھائی کے گھر میں جھانکا تو اس نے ایک آدمی کو اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ بستر پر دیکھا اور وہ عورت اس کے لیے مرغی کی کھال اتار رہی تھی اور وہ شخص یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ ترجمہ: ''اشعث کو اسلام نے میرے بارے میں دھوکہ دیا۔ میں نے اس کی دلہن کے ساتھ رات گزاری۔ میں اس کی بیوی کے ساتھ لپٹ کر رات گزار رہا تھا جبکہ وہ موت کی مصیبت میں شام کر رہا تھا۔ اس کی بیوی کے جسم کا گوشت ایسے ہے جیسے پالکی کے گدے ایک دوسرے کے اوپر ڈالے گئے ہوں۔''

یہ سن کر وہ بھائی اس پر کود پڑا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قتل کر دیا پھر اس کو پھینک دیا اس مقتول نے مدینہ میں صبح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس آدمی کو جس کے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہو مگر یہ کہ وہ کھڑا ہو جائے وہ شخص کھڑا اور اس نے واقعہ کی آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص برباد اور ہلاک ہو گیا۔

(۲۸۴۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَيَقْتُلُهُ ، أَيُهْدَرُ دَمُهُ ؟ قَالَ : مَا مِنْ أَمْرٍ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ ، قُلْتُ : إِنْ شُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ زَانِي فِي أَهْلِي ، قَالَ : وَإِنْ شُهِدَ ، لاَ أَمْرَ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ ، لاَ أَمْرَ إِلاَّ فِي بَيِّنَةٍ.

(۲۸۴۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا اس آدمی کے متعلق جو اپنی بیوی کے ہمراہ کسی آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا اس کا خون رائیگاں جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی معاملہ نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ میں نے عرض کی اگر اس شخص کے خلاف گواہی دے دی گئی کہ اس نے میرے گھر میں زنا کیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگرچہ گواہی دے کوئی حکم نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ کوئی حکم نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ۔

(۲۸۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، قَتَلْتُمُوهُ ؟ ، أَوْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ ؟

لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَاهُ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ ، فَجَاءَ الرَّجُلُ بَعْدُ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، فَلاَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ، وَقَالَ : عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ، فَجَائَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

(مسلم ۱۰۔ ابو داؤد ۲۲۴۷)

(۲۸۴۶۲) حضرت علقمہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ویشید نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ ایک رات ہم مسجد میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا؟ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہمراہ کسی مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے تو تم اس کو قتل کر دو گے یا وہ اس پر تہمت لگائے تو تم اسے کوڑے مارو گے؟ میں ضرور یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کروں گا۔ پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس شخص نے آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے اتنے میں لعان کی آیت نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اس پر یہ آیات تلاوت فرمائیں پس اس کے بعد وہ شخص آیا اور اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کرنے کا فیصلہ فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ یہ عورت کالا سکڑا ہوا بچہ لائے پس وہ عورت کالا سکڑا ہوا بچہ ہی لائی۔

(۲۸٤٦٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ وَرَّادٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ : لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلاً لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ؟ فَوَاللَّهِ لأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي ، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

(۲۸۴۶۳) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو میں اسے تلوار کی دھار سے ضرب لگاؤں گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ پس اللہ کی قسم! میں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ رب العزت مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں اور اسی وجہ سے اللہ نے بری باتوں کو حرام کیا جن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے ہو۔

(۲۸٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ حِزَامٍ ، زَادَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ آدَمَ : عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ كِتَابَيْنِ : كِتَابٌ فِي الْعَلاَنِيَةِ : يُقْتَلُ ، وَكِتَابٌ فِي السِّرِّ : تُؤْخَذُ الدِّيَةُ.

(۲۸۴۶۴) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھانء بن حزام ویشید نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پایا تو اس نے اسے قتل کر دیا اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں دو خط لکھے: ایک اعلانیہ خط کہ اس آدمی کو قتل کر دیا جائے اور ایک پوشیدہ خط کہ اس سے دیت لی جائے۔

(١٨١) الرَّجُلُ يَرْمِي امْرَأَتَهُ بِالشَّيْءِ، أَوْ أَمَتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی یا باندی کو کوئی چیز مار دے

(٢٨٤٦٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي لَيْثٍ، يُقَالُ لَهَا: أُمُّ هَارُونَ، بَيْنَمَا هِيَ جَالِسَةٌ تَقْطَعُ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهَا، إِذْ شَدَّ كَلْبٌ فِي الدَّارِ عَلَى ذَلِكَ اللَّحْمِ، فَرَمَتْهُ بِالسِّكِّينِ فَأَخْطَأَتْهُ، وَاعْتَرَضَ ابْنٌ لَهَا فَوَقَعَتِ السِّكِّينُ فِي بَطْنِهِ مُرْتَزَّة، فَمَاتَ، فَوَدَاهُ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۶۵) حضرت ربیع بن نعمان ؒ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو لیث کی ایک عورت جس کا نام ام ھارون تھا: اس درمیان کہ وہ بیٹھ کر اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کاٹ رہی تھی کہ اچانک ایک کتے نے گھر میں اس گوشت پر دھاوا بول دیا تو اس عورت نے اس پر چھری پھینکی تو اس کا نشانہ خطا ہو گیا اور اس کا بیٹا جو وہاں لیٹا ہوا تھا وہ اس کے پیٹ میں گھس گئی اور وہ مر گیا تو حضرت علی ؓ نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

(٢٨٤٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، قَالَ: رَمَى رَجُلٌ أُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا، فَطَلَبَ مِيرَاثَهَا مِنْ إِخْوَتِهِ، فَقَالَ إِخْوَتُهُ: لَا مِيرَاثَ لَكَ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ، فَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ، وَقَضَى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ، وَقَالَ: حَظُّكَ مِنْهَا ذَلِكَ الْحَجَرُ.

(۲۸۴۶۶) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ماں کو پتھر مار کر اسے قتل کر دیا پھر وہ اپنے بھائیوں سے اپنی ماں کی وراثت مانگنے لگا تو اس کے بھائیوں نے کہا: تیرے لیے کوئی وراثت نہیں ہے۔ اور انہوں نے یہ معاملہ حضرت علی ؓ کے سامنے پیش کر دیا آپ ؓ نے اس کو وراثت سے نکال دیا اور اس پر دیت لازم کرنے کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا: تیری ماں کی جانب سے تیرے حصہ میں وہ پتھر ملے گا۔

(٢٨٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ (ح) وَعَنْ عَطَاءٍ؛ أَنَّ قَتَادَةَ كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَرْعَى غَنَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ مِنْهَا: حَتَّى مَتَى تَسْتَأْمِي أُمِّي، وَاللهِ لَا تَسْتَأْمِيهَا أَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْمَيْتَهَا، قَالَ: إِنَّكَ لَهَا هُنَا؟ فَخَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ إِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: وَافِنِي بِهِ، وَبِعِشْرِينَ وَمِئَةٍ، قَالَ حَجَّاجٌ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَبِأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ، فَأَخَذَ مِنْهَا ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ إِخْوَتِهِ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ شَيْئًا.

(۲۸۴۶۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ کی ایک ام ولدہ تھیں جو ان کی بکریاں چراتی تھیں اس باندی سے ہونے والے آپ ؒ کے بیٹے نے آپ ؒ سے کہا؟ کب تک تم میری ماں کو باندی بنا کر رکھو گے؟ اللہ کی قسم! تم اس کو باندی

نہیں بنا سکتے اس مدت سے زیادہ جتنا پہلے تم نے اس کو باندی بنا کر رکھ لیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے کہا؟ بے شک تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ پس اس نے ان کو تلوار ماری اور قتل کر دیا پھر اس بارے میں حضرت سراقہ بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب لکھا؟ اسے ایک سو بیس اونٹوں کے ساتھ میرے پاس بھیج دو۔ راوی حجاج کے مطابق کہیں بیس اونٹوں میں تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس دوسرے تھے۔ حضرت عمر نے وہ اس کے بھائیوں میں تقسیم کر دیے۔

(۲۸٤٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ حَيَّانَ الْحِمَّانِيُّ يَصْنَعُ الْخَيْلَ ، وَإِنَّهُ حَمَلَ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ ، فَخَرَّ فَتَقَطَّرَ مِنَ الْفَرَسِ فَمَاتَ ، فَجُعِلَتْ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، زَمَانَ زِيَادٍ عَلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۸۴۶۸) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن حیان حمانی گھوڑے کی خوب پرورش کرتا تھا اور اس نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تو وہ نیچے گر گیا اور گھوڑے پر سے پہلو کے بل گرا اور اس کی وفات ہوگئی اور اس کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی گئی بصرہ میں زیاد کے زمانہ حکومت میں۔

(۲۸٤٦۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ لِيَشُوِّرَهُ ، فَنَخَسَ بِهِ ، وَصَوَّتَ بِهِ فَقَتَلَهُ ، فَجُعِلَتْ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الأَبَ شَيْئًا.

(۲۸۴۶۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تاکہ وہ اس گھوڑے کو نروختگی کے لیے پیش کرے اس نے گھوڑے کی سرین میں کیل چبھوئی اسے تیز دوڑانے کے لیے اور اسے آوازیں لگائیں تو اس نے اس کے بیٹے کو مار دیا۔ پس ان کی دیت کا بار اس کے خاندان والوں پر ڈالا گیا اور باپ کو کسی چیز کا بھی وارث نہیں بنایا۔

(۱۸۲) الرَّجُلاَنِ يَشْهَدَانِ عَلَى رَجُلٍ بِالْحَدِّ

ان دو آدمیوں کا بیان جو آدمی کے خلاف حد کی گواہی دیں

(۲۸٤۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عَلِيًّا ، فَشَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ ، فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ ، فَقَالاَ : هُوَ هَذَا ، قَالَ : فَاتَّهَمَهُمَا عَلَى هَذَا ، وَضَمَّنَهُمَا دِيَةَ الأَوَّلِ.

(۲۸۴۷۰) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے آدمی کو لے آئے اور کہنے لگے وہ چور تو یہ ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر اس وجہ سے تہمت لگائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو پہلے شخص کی دیت کا ضامن بنایا۔

(۱۸۳) الرَّجُلُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَتْلُ ، فَيُدْفَعُ إِلَى الأَوْلِيَاءِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کرنا ثابت ہو چکا پس ان کو اولیاء کے حوالہ کر دیا جائے گا

(۲۸٤٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ؛ أَنَّ حُيَيَّ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى يُخْبِرُ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى يَعْلَى ، فَقَالَ لَهُ :قَاتِلِي هَذَا ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ يَعْلَى ،فَجَدَعُوهُ بِسُيُوفِهِمْ ، حَتَّى رُؤُوا أَنَّهُمْ قَتَلُوهُ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَخَذَهُ أَهْلُهُ فَدَاوَوْهُ حَتَّى بَرِأَ ، فَجَاءَ يَعْلَى ،فَقَالَ :أَوَلَسْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ ، فَدَعَاهُ يَعْلَى ، فَوَجَدَهُ قَدْ شُلِّلَ ، فَحُسِبَتْ جُرُوحُهُ فَوَجَدُوا فِيهِ الدِّيَةَ ، فَقَالَ لَهُ يَعْلَى :إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ دِيَتَهُ وَاقْتُلْهُ ، وَإِلاَّ فَدَعْهُ ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَاسْتَأْدَى عَلَى يَعْلَى ، فَاتَّفَقَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ عَلَى قَضَاءِ يَعْلَى ، أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الدِّيَةَ وَيَقْتُلَهُ ، أَوْ يَدَعَهُ فَلاَ يَقْتُلُهُ ، وَقَالَ عُمَرُ لِيَعْلَى :إِنَّكَ لَقَاضٍ ، ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى عَمَلِهِ.

(۲۸۴۷۱) حضرت حیی بن یعلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت یعلی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ سے کہا مجھے مارنے والا یہ شخص ہے تو حضرت یعلی رحمہ اللہ نے وہ آدمی اس کے حوالہ کر دیا ان لوگوں نے اس کو اپنی تلواروں سے خوب مارا یہاں تک کہ وہ سمجھے کہ انہوں نے اس کو مار دیا ہے حالانکہ اس میں زندگی کی رمق باقی تھی پس اس کے گھر والوں نے اس کو لے لیا اور اس کا علاج کروایا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا۔ حضرت یعلی رحمہ اللہ آئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تمہارے حوالہ نہیں کر دیا تھا؟ تو اس نے آپ رحمہ اللہ کو اس کے بارے میں خبر دی حضرت یعلی رحمہ اللہ نے اس کو بلایا تو آپ رحمہ اللہ کو اس کے جسم پر زخموں کے نشان پائے اور اس کے زخم سفید ہو چکے تھے پھر ان لوگوں نے اس میں دیت لینا چاہی تو حضرت یعلی رحمہ اللہ نے اس شخص سے کہا: اگر تو چاہے تو اس کو اس کی دیت ادا کر دے اور اسے قتل کر دے ورنہ اس کو چھوڑ دو پس وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور حضرت یعلی رحمہ اللہ کے خلاف آپ رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے حضرت یعلی رحمہ اللہ کے فیصلہ پر اتفاق کیا کہ اس بچنے والے کو پہلے دیت ادا کی جائے اور اس کو قتل کر دیا جائے یا اس کو چھوڑ دو اور قتل مت کرو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی رحمہ اللہ سے فرمایا: یقیناً تم تو قاضی ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کے کام کی طرف واپس لوٹا دیا۔

(۱۸٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنے بیٹے کو قتل کر دے

(۲۸٤٧٢) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ. (ابن ماجه ۲٦٦٢۔ دار قطنی ۱۸۱)

(۲۸۴۷۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ کو بیٹے کے بدلے قتل

نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸٤۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ يُقَادُ الرَّجُلُ مِنْ وَالِدَيْهِ ، وَإِنْ قَتَلاَهُ صَبْرًا.

(۲۸۴۷۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اس کے والدین سے قصاص نہیں لیا جائے گا اگرچہ ان دونوں نے اسے قید کر کے قتل کیا ہو۔

(۱۸۵) الرَّجُلُ تُخْرَقُ أُنْثَيَاهُ

اس آدمی کا بیان جس کے خصیتین پھاڑ دیے گئے ہوں

(۲۸٤۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كُتِبَ إِلَى عُمَرَ فِي امْرَأَةٍ أَخَذَتْ بِأُنْثَيَيْ رَجُلٍ ، فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ ، قَالَ عُمَرُ لأَصْحَابِهِ :مَا تَرَوْنَ فِي هَذَا ؟ قَالُوا :اجْعَلْهَا بِمَنْزِلَةِ الْجَائِفَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَكِنِّي أَرَى غَيْرَ ذَلِكَ ، أَرَى أَنَّ فِيهَا نِصْفَ مَا فِي الْجَائِفَةِ.

(۲۸۴۷۴) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو ایک ایسی عورت کے بارے میں خط لکھا گیا جس نے ایک آدمی کے دونوں خصیتین کو پکڑا اور ظاہری کھال کو پھاڑ دیا اور اندرونی کھال کو نہیں پھاڑا حضرت عمر ؓ نے اپنے اصحاب سے پوچھا! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ؓ اس کو جائفہ زخم کے درجہ میں رکھ لیں اس پر حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: لیکن میری رائے اس کے علاوہ ہے میری رائے یہ ہے کہ اس میں جائفہ کی دیت کا نصف ہو۔

(۱۸٦) الرَّجُلُ يَسْتَكْرِهُ الْمَرْأَةَ فَيُفْضِيهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت سے زبردستی کرتا ہے اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیتا ہے

(۲۸٤۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً فَأَفْضَاهَا ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ، وَغَرَّمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا.

(۲۸۴۷۵) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زبردستی کی اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا تو حضرت عمر ؓ نے اس پر حد لگائی اور اسے اس کی دیت کے تہائی حصے کا ذمہ دار بنایا۔

(۲۸٤۷٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَأَفْضَاهَا ، فَقَالَ فِيهَا هُوَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لاَ يُجَامَعُ مِثْلُهَا ، فَعَلَيْهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۷۶) حضرت خالد حذاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان ؓ کے سامنے ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے ایک لڑکی

سے شادی کی اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا تو اس بارے میں آپ رحمہ اللہ نے اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو وہ لڑکی ان میں سے تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے جماع کیا جاتا ہے تو اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ لڑکی ان میں سے تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے جماع نہیں کیا جاتا تو اس شخص پر تہائی دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُفْضِي الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِذَا أَمْسَكَ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخَرِ فَالثُّلُثُ ، وَإِنْ لَمْ يُمْسِكْ فَالدِّيَةُ.

(۲۸۴۷۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے عورت کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا، یوں ارشاد فرمایا: جب ان دونوں راستوں میں سے ایک دوسرے کو بند کر دے تو تہائی دیت لازم ہوگی اور اگر بند نہ کرے تو مکمل دیت ہوگی۔

(١٨٧) الرَّجُلُ يَسْتَسْقِي فَلاَ يُسْقَى حَتَّى يَمُوتَ

اس آدمی کا بیان جس نے پانی مانگا پس اسے پانی نہیں پلایا گیا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی

(٢٨٤٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَسْقَى عَلَى بَابِ قَوْمٍ فَأَبَوْا أَنْ يَسْقُوهُ ، فَأَدْرَكَهُ الْعَطَشُ فَمَاتَ ، فَضَمَّنَهُمْ عُمَرُ دِيَتَهُ.

(۲۸۴۷۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے کسی قوم کے دروازے پر پانی طلب کیا تو ان لوگوں نے اسے پانی پلانے سے انکار کر دیا اس کو سخت پیاس لگی یہاں تک کہ اس کی موت ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس شخص کی دیت کا ضامن بنایا۔

(١٨٨) مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

جس وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے

(٢٨٤٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : مَا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ فِي زِنًى ، أَوْ قَتْلٍ ، أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۲۸۴۷۹) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی آدمی قتل نہیں کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر زنا کے معاملہ میں یا قتل کے معاملہ میں یا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی۔

(٢٨٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا أَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ؛ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبِ الزَّانِي ، وَالتَّارِكِ لِدِينِهِ ، الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ. (بخاری ۶۸۷۸۔ مسلم ۱۳۰۲)

(۲۸۴۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کا خون حلال نہیں ہو سکتا جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے ایک شخص کا، جان کے بدلے جان ہو اور شادی شدہ زنا کرنے والا، اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا۔

(۲۸٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ، إِلَّا رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. (احمد ۲۰۵۔ طیالسی ۱۵۴۳)

(۲۸۴۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے مگر وہ شخص جس نے قتل کر دیا تو اس کو بھی قتل کر دیا جائے گا یا وہ شخص جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا یا وہ شخص جو اپنے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا۔

(۲۸٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۴۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸٤۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا حَلَّ دَمُ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ ، إِلَّا مَنِ اسْتَحَلَّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ ؛ قَتْلَ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبَ الزَّانِي ، وَالْمُفَارِقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوِ الْخَارِجَ مِنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. (حاکم ۳۵۴)

(۲۸۴۸۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس قبلہ کی طرف رخ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا بھی خون حلال نہیں ہے مگر وہ شخص جو ان چیزوں کو حلال سمجھے۔ جان کے بدلہ جان کا قتل کرنا اور شادی شدہ زانی، اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی ہونے والا یا یوں فرمایا: مسلمانوں کی جماعت سے نکلنے والا۔

(۲۸٤۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الدَّارِ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا أَرْبَعَةٌ ؛ رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ، أَوْ رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ. (نسائی ۳۵۲۰۔ احمد ۶۳)

(۲۸۴۸۴) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار والے دن لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے مگر چار آدمیوں کا ایک وہ شخص جس نے قتل کیا پس اس کو بھی قتل کیا جائے گا یا وہ

شخص جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا یا وہ شخص جو اپنے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا یا وہ شخص جس نے قوم لوط والا عمل کیا یعنی لواطت۔

(۱۸۹) الْعَبْدُ يُوجَدُ قَتِيلًا

اس غلام کا بیان جو مردہ حالت میں پایا گیا

(۲۸٤۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : وَجَدْت مَمْلُوكًا لَنَا كَانَ يَعْمَلُ فِي بِئْرٍ فِي دَارِ عُتْبَةَ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : بَيِّنَتُكَ أَنَّهُمْ أَكْرَهُوهُ ، وَإِلاَّ أَقْسَمَ لَكَ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ مَنْ شِئْتَ.

(۲۸۴۸۵) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن اقمر ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے ہمارے ایک غلام کو پایا جو عتبہ کے گھر میں موجود کنویں میں کام کرتا تھا میں نے اس کا معاملہ حضرت شریح ؒ کے سامنے پیش کیا تو آپ ؒ نے فرمایا: تم واضح کرو کہ انہوں نے اس کو مجبور کیا تھا ورنہ گھر والوں میں سے جس کو تم چاہو گے تمہارے لیے وہ قسم اٹھالے گا۔

(۲۸٤۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ : لَيْسَ فِي الْعَبْدِ قَسَامَةٌ ، وَلاَ تَرُدَّ بِهِ الْقَسَامَةَ ، إِنَّمَا هِيَ الأَثْمَانُ كَهَيْئَةِ الْحَقِّ يُدَّعَى.

(۲۸۴۸۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ نے مجھ سے فرمایا: غلام میں قسامت نہیں ہے اور نہ ہی قسامت اسے لوٹا سکتی ہے بے شک یہ تو قسمیں ہیں، حق کی طرح جس کا دعویٰ کیا جائے۔

(۲۸٤۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَضَى هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي عَبْدِ أَيُّوبَ مَوْلَى ابْنِ نَافِعٍ بِخَمْسِينَ يَمِينًا عَلَى أَيُّوبَ ، فَحَلَفَ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ.

(۲۸۴۸۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک ؒ نے ایوب کے غلام مولی ابن نافع کے بارے میں ایوب پر پچاس قسموں کا فیصلہ فرمایا: پس اس نے قسم اٹھالی اور اس کی قیمت لے لی۔

(۱۹۰) الدَّمُ يَقْضِي فِيهِ الأُمَرَاءُ

اس خون کا بیان جس کے بارے میں امیر فیصلہ کریں گے

(۲۸٤۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيد ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : أَمَّا الدَّمُ فَيَقْضِي فِيهِ عُمَرُ.

(۲۸۴۸۸) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی ؓ نے ارشاد فرمایا: بہر حال خون تو اس بارے میں حضرت عمر ؓ فیصلہ فرمائیں گے۔

(۲۸٤۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَنْ لاَ تُقْتَلَ نَفْسٌ دُونِي.

(۲۸۴۸۹) حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امیروں کی طرف خط لکھا: میری اجازت کے بغیر کسی کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸٤۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُقْضَى فِي دَمٍ دُونَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۸۴۹۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی خون کے بارے میں امیر المومنین کے بغیر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۸٤۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا وَاعْتَرَفَتْ بِهِ ، فَأَمَرَتْ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَنْكَرَهُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَحَرَتْهَا وَاعْتَرَفَتْ بِهِ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا، فَكَأَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ لأَنَّهَا قُتِلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۲۸۴۹۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے آپ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا اور ان لوگوں نے جادو کا اثر محسوس بھی کیا اس باندی نے اس کا اعتراف کر لیا۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کو قتل کر دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس پر بہت غصہ ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ اس باندی نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا تھا اور اس کا اعتراف بھی کیا اور ان لوگوں نے اس کے جادو کا اثر بھی پایا تھا۔ پس گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا اس لیے کہ اس کو آپ رضی اللہ عنہ کی اجازت کی بغیر قتل کیا گیا تھا۔

(۱۹۱) الْمُعَاهَدُ يُقْتَلُ

اس حلیف کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے

(۲۸٤۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرًا : مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمُعَاهَدِ يُقْتَلُ ؟ قَالَ : إِنْ كَانُوا يَتَعَاقَلُونَ فَعَلَى الْعَوَاقِلِ ، وَإِنْ كَانُوا لاَ يَتَعَاقَلُونَ فَدَيْنٌ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ.

(۲۸۴۹۲) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے دریافت کیا: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس حلیف کے بارے میں کیا فرماتے تھے جس کو قتل کر دیا گیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس کے خاندان والے دیت ادا کرتے ہوں تو خاندان پر لازم ہوگی اور اگر وہ باہم ملکر دیت ادا نہیں کرتے تو یہ اس پر اس کے مال میں قرض ہوگا۔

(۲۸٤۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُعَاهَدِ يُقْتَلُ ، قَالَ : دِيَتُهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۴۹۳) حضرت اشعث ولیٹیو فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیو نے اس حلیف کے بارے میں جس کو قتل کر دیا جائے یوں ارشاد فرمایا: اس کی دیت مسلمانوں کے لیے ہوگی اور تاوان ان پر لازم ہوگا۔

(۲۸٤۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، قَالَ : دِيَتُهُ عَلَى أَهْلِ طَسُّوجِه.

(۲۸۴۹۴) حضرت سعید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ولیٹیو نے اس ذمی شخص کے بارے میں جس نے مسلمان آدمی کی آنکھ پھوڑ دی تھی یوں ارشاد فرمایا، اس کی دیت اس کے علاقہ والوں پر لازم ہوگی۔

(۱۹۲) أَرْبَعَةٌ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى بِالرَّجْمِ

چار آدمی جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی رجم کرنے کے لیے

(۲۸٤۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى فَرُجِمَ ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ ، قَالَ :عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۹۵) حضرت شیبانی ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ولیٹیو نے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی تو اسے کو سنگسار کر دیا گیا پھر ان میں سے ایک نے رجوع کر لیا آپ ولیٹیو فرمایا، اس پر چوتھائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸٤۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحَدٍّ ، ثُمَّ أَكْذَبَ أَحَدُهُمْ نَفْسَهُ ، قَالَ :يَغْرَمُ رُبُعَ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۹۶) حضرت مطر ولیٹیو فرماتے ہیں کہ چار آدمیوں نے ایک آدمی کے خلاف کسی حد کی گواہی دی پھر ان میں سے ایک نے اپنی تکذیب کر دی اس پر حضرت عکرمہ ولیٹیو نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو چوتھائی دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا جائے گا۔

(۲۸٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُقْتَلُ ، وَعَلَى الآخَرِينَ الدِّيَةُ.

(۲۸۴۹۷) حضرت قتادہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسروں پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸٤۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هَاشِمٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ :عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :إِذَا قَالَ أَخْطَأْتُ وَأَرَدْتُ غَيْرَهُ ، فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَإِنْ قَالَ تَعَمَّدْتُ قَتْلَهُ ، قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۴۹۸) حضرت ایوب ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہاشم ؒ نے ان چار لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی پھران میں سے ایک نے رجوع کرلیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر چوتھائی دیت لازم ہوگی۔ اور حضرت ابن سیرین ؒ نے یوں فرمایا: جب وہ یوں کہے، مجھ سے غلطی ہوگئی اور میں نے اس کے علاوہ کسی اور کے خلاف ارادہ کیا تھا تو اس پر دیت لازم ہوگی۔ اور اگر وہ یوں کہے، میں نے جان بوجھ کر اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا تو اس صورت میں اس کے بدلے قصاصاً اسے قتل کیا جائے گا۔

(۱۹۳) الرَّجُلُ يُصِيبُ ابْنَهُ الشَّيْءُ فَيَهَبُهُ

(۲۸٤۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَهَبَ الأَبُ الشَّجَّةَ الصَّغِيرَةَ الَّتِي تُصِيبُ ابْنَهُ ، جَازَتْ عَلَيْهِ.

(۲۸۴۹۹) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر باپ اپنے بچے کو پہنچنے والی چھوٹی تکلیف کا تاوان معاف کردے تو جائز ہے۔

(۱۹٤) الرَّجُلُ يَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ

اس آدمی کا بیان جو چور کا ہاتھ کاٹ دے

(۲۸۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ فِي السَّرِقَةِ ، ثُمَّ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَهُ الأُخْرَى بَعْدُ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۸۵۰۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر کسی آدمی نے اس کے بعد اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ اس بارے میں حضرت جابر بن زید ؓ نے فرمایا اس میں نصف دیت لازم ہوگی۔

(۱۹۵) الرَّجُلُ يَصُبُّ الْمَاءَ فِي الطَّرِيقِ

اس آدمی کا بیان جو راستہ میں پانی پھینک دے

(۲۸۵۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَصَبَّ مَاءً فِي الطَّرِيقِ ؟ قَالَ حَمَّادٌ : يُضَمَّنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۰۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے وضو کر کے باقی بچا ہوا پانی راستہ میں بہا دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد ؒ نے فرمایا: اسے ضامن بنایا جائے اور حضرت حکم نے فرمایا: اسے ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْقَصَّابِ ، وَالْقَصَّارِ يَنْضَحُ بَابَهُ ، قَالَ : يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۰۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے قصائی اور دھوبی جو اپنے دروازے پر پانی بہاتے ہیں اس بارے میں آپ ؒ نے یوں فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ السُّوقِيِّ يَنْضَحُ بَيْنَ يَدَيْ بَابِهِ ، فَيَمُرُّ بِهِ إِنْسَانٌ فَيَزْلَقُ فَيَعْنَتُ ، قَالَ حَمَّادٌ : يَضْمَنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يَضْمَنُ.

(۲۸۵۰۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس دکاندار کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے دروازے کے سامنے پانی کا چھڑکاؤ کیا اتنے میں وہاں سے کوئی شخص گزرا اور وہ پھسل گیا پس اس کو چوٹ آگئی حضرت حماد ؒ نے فرمایا اس دکاندار کو ضامن بنایا جائے گا اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۱۹۶) الرَّجُلُ يُقْتَصُّ لَهُ ، أَيُحْبَسُ ؟

اس آدمی کا بیان جس کے لیے قصاص لیا جا رہا ہے کیا اس کو قید کیا جائے گا؟

(۲۸۵۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أُذَيْنَةَ أَقَصَّ رَجُلاً حَارِصَتَيْنِ فِي رَأْسِهِ ، ثُمَّ حَبَسَ الْمُقْتَصَّ لَهُ حَتَّى يَنْظُرَ الْمُقْتَصَّ مِنْهُ. قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَبْسَ.

(۲۸۵۰۴) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن بن اُذینہ ؒ کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے ایک آدمی سے کسی کے لیے قصاص لیا اس کے سر میں دو معمولی سے زخم مار کر پھر آپ ؒ نے اس کو روک لیا جس کے لیے قصاص لیا جا رہا تھا یہاں تک کہ وہ دیکھ لے اس شخص کو جس سے قصاص لیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن سیرین ؒ نے اس روکنے کو ناپسند کیا۔

(۲۸۵۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لِلْجُرُوحِ قِصَاصٌ ، وَلَيْسَ لِلإِمَامِ أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَلاَ أَنْ يَحْبِسَهُ ، إِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ ، مَا كَانَ اللَّهُ نَسِيًّا ، لَوْ شَاءَ لأَمَرَ بِالسِّجْنِ وَالضَّرْبِ.

(۲۸۵۰۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: زخموں میں بھی قصاص ہے اور امام کے لیے اختیار نہیں ہے کہ وہ اس کو مارے یا اس کو قید کر لے بےشک یہ تو قصاص ہے اور اللہ رب العزت کوئی بات بھولنے والا نہیں ہے اگر وہ چاہتا تو جیل اور مارنے کا حکم دے دیتا۔

(۱۹۷) الْمُثْلَةُ فِي الْقَتْلِ

قتل میں مثلہ کرنے کا بیان

(۲۸۵۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(ابو داؤد ۲۶۵۹۔ ابن حبان ۵۹۹۴)

(۲۸۵۰۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى ابْنِ مُكَعْبَرٍ ، وَقَدْ قَطَعَ زِيَادٌ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :إِنَّ أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(۲۸۵۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کا گزر علی بن مکعبر کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ زیاد نے اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے تھے اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا. میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقَتْلَ. (مسلم ۱۵۴۹۔ ابو داؤد ۲۸۰۷)

(۲۸۵۰۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ یقیناً اللہ رب العزت نے ہر چیز پر اچھا برتاؤ فرض کر دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز میں قتل کرو۔

(۲۸۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَن صَفِيَّةَ بِنْتِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَتْ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ. (احمد ۲۴۶)

(۲۸۵۰۹) حضرت صفیہ بنت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُم الإِحْسَانَ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ.

(مسلم ۱۵۴۸۔ بیہقی ۶۸)

(۲۸۵۱۰) حضرت ابو الاشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رحمہ اللہ نے مرفوعا بیان کیا ہے کہ یقیناً اللہ رب العزت نے ہر چیز پر اچھا برتاؤ کرنا فرض کیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز میں کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن انداز میں ذبح کرو۔

(۲۸۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(۲۸۵۱۱) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بن تِعْلَى ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى النَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أُتِيَ الأَمِيرُ آنفًا بِأَعْلاَجٍ أَرْبَعَةٍ ، فَأَمَرَ بِهِم فَصُبِرُوا ، يُرْمَوْنَ بِالنَّبْلِ حَتَّى قُتِلُوا ، قَالَ : فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ فَزِعًا حَتَّى أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : أَصَبَرْتَهم ؟ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَبْرِ الْبَهِيمَةِ ، وَمَا أَحَبُّ أَنِّي صَبَرْتُ دَجَاجَةً وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَعْظَمَ ذَلِكَ ، فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِغِلْمَانٍ لَهُ أَرْبَعَةٍ فَأَعْتَقَهُمْ مَكَانَ الَّذِي صَنَعَ.

(۲۸۵۱۲) حضرت عبید بن تعلیٰ ریشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ روم کے علاقہ میں جہاد کرنے کے لیے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں پر حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید امیر تھے۔ ہم آپ ریشید کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ ریشید کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابھی امیر کے پاس چار گاؤخر لائے گئے۔ تو اس نے حکم دیا اور ان کو بغیر چارہ کھلائے باندھ دیا گیا۔ ان کو تیر مارے گئے یہاں تک کہ ان کو مار دیا۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گھبرا کر اٹھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے ان جانوروں کو چارہ کھلائے بغیر ہی باندھے رکھا؟ البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے جانور کو بھوکا پیاسا قید میں رکھنے سے منع فرمایا۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ میں ایک مرغی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھوں اور مجھے اس کے بدلے میں اتنا اور اتنا مال ملے پس یہ تو بہت بڑا معاملہ ہے اس پر حضرت عبدالرحمن نے اپنے چار غلاموں کو بلایا اور اپنے اس فعل کے بدلے ان چاروں کو آزاد کر دیا۔

(۲۸۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ.

(۲۸۵۱۳) حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ الْبُرْجُمِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، وَسَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ ، قَالاَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ.

(ابو داؤد ۲۶۶۰۔ احمد ۴۲۹)

(۲۸۵۱۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :قَالَ اللَّهُ :لاَ تُمَثِّلُوا بِعِبَادِي. (احمد ۱۷۳۔ طبرانی ۶۹۸)

(۲۸۵۱۵) حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ ان کو مثلہ مت بناؤ۔

(۲۸۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ ، قَالَ : أَنْ تَقْتُلَ غَيْرَ قَاتِلِكَ ، أَوْ تُمَثِّلَ بِقَاتِلِك.

(۲۸۵۱۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی: کہ تم قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرو یا تم اپنے قاتل کو مثلہ بنا دو۔

(۲۸۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ ، قَالَ :أَنْ يَقْتُلَ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ.

(۲۸۵۱۷) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَلاَ يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی کہ دو لوگوں کو ایک کے بدلے قتل کر دیا جائے۔

(۲۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ :لاَ تُمَثِّلُوا. (مسلم ۱۳۵۶۔ ابوداؤد ۲۶۰۵)

(۲۸۵۱۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: تم مثلہ ہرگز مت کرنا۔

(۲۸۵۱۹) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

(۲۸۵۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۹۸) الرَّجُلُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، وَلَيْسَ لَهُ مَوْلًى

اس آدمی کا بیان جو قابل سزا غلطی کرے اور اس کا کوئی سرپرست نہ ہو

(۲۸۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَتَبَ إِلَى عُمَرَ :إِنَّ الرَّجُلَ يَمُوتُ قِبَلَنَا وَلَيْسَ لَهُ رَحِمٌ ، وَلاَ وَلِيٌّ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :إِنْ تَرَكَ ذَا رَحِمٍ فَالرَّحِمُ ، وَإِلاَّ فَالْوَلاَءُ ، وَإِلاَّ فَبَيْتُ الْمَالِ يَرِثُونَهُ ، وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۲۰) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: بے شک ہمارے ہاں ایک آدمی مر گیا اور اس کا نہ تو کوئی رشتہ دار ہے اور نہ ہی کوئی ولی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: اگر اس نے کوئی رشتہ

دار چھوڑا ہے تو رشتہ دار حقدار ہے ورنہ اس کے سرپرست اگر وہ بھی نہیں ہیں تو بیت المال اس کا وارث بنے گا اور وہ ہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا۔

(٢٨٥٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَلَيْسَ لَهُ مَوْلًى ، قَالاَ : مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۵۲۱) حضرت شعبی ریٹیلیہ اور حضرت حسن بصری ریٹیلیہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو اسلام لایا اور اس کا کوئی رشتہ دار نہیں۔ ان دونوں نے یوں فرمایا: اس کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی اور اس کی دیت بھی ان پر ہی لازم ہوگی۔

(٢٨٥٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ فَلَهُ مِيرَاثُهُ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ.

(۲۸۵۲۲) حضرت منصور ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو اس کو ہی اس کی وراثت ملے گی اور وہ شخص ہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا۔

(١٩٩) فِي قَتْلِ الْمُعَاهَدِ

حلیف کو قتل کرنے کے بیان میں

(٢٨٥٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا. (حاکم ۴۳-۸۷۔ احمد ۳۸)

(۲۸۵۲۳) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو بغیر اس کے حلال ہونے کے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے کہ وہ اس کی خوشبو تک سونگھے۔

(٢٨٥٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ؛ مِثْلَهُ.

(احمد ۵۲)

(۲۸۵۲۴) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٨٥٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أبيه ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۲۷۵۴۔ احمد ۳۸)

(۲۸۵۲۵) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو اس کے حق کے علاوہ میں قتل کر دیا تو اللہ رب العزت اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔

(٢٨٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ حَقٍّ ، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا. (بخاری ۳۱۶۶۔ ابن ماجه ۲۶۸۶)

(۲۸۵۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو بغیر حق کے قتل کر دیا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کی دوری سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

(۲۰۰) أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

سب سے پہلے جس چیز کا لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا

(۲۸۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ. (مسلم ۱۳۰۴۔ ترمذی ۱۳۹۷)

(۲۸۵۲۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲۸۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ، يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ ، قَالَ :فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، هَذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ :فِيمَ قَتَلْتَهُ ؟ فَيَقُولُ :قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلاَنٍ ، فَيُقَالُ :إِنَّهَا لَيْسَتْ لَهُ ، بُؤْ بِعَمَلِكَ ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ ، فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، هَذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ :فِيمَ قَتَلْتَهُ ؟ فَيَقُولُ :قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ. قَالَ : فَيَقُولُ :إِنَّ الْعِزَّةَ لِي. (نسائی ۳۴۶۰۔ طبرانی ۱۰۰۷۵)

(۲۸۵۲۸) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کے لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے قتل کر دیا تھا! اللہ رب العزت پوچھیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس کو اس لیے قتل کیا تھا تا کہ فلاں کو عزت مل جائے پس کہا جائے گا: بے شک عزت تو اس کے لیے نہیں ہے تو اپنے عمل کے بوجھ کو اٹھا کر پھر۔ اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا! اللہ رب العزت پوچھیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس کو اس لیے قتل کیا تھا تا کہ عزت تیرے لیے ہو۔ اللہ فرمائیں گے: بے شک عزت میرے ہی لیے ہے۔

(۲۸۵۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو لِلْخَصْمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۴۷۴۴)

(۲۸۵۲۹) حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو قیامت کے

دن اللہ کے سامنے جھگڑے کے لیے دوزانوں ہو کر بیٹھے گا۔

(۲۸۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَتْلاَهُ ، وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ ؟ فَقَالَ : أَجِيءُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فَنَخْتَصِمُ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ ، فَأَيُّنَا فَلَجَ ، فَلَجَ أَصْحَابُهُ.

(۲۸۵۳۰) حضرت عبدالرحمن بن جندب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے مقتولین اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقتولین کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اور معاویہ آئیں گے اور عرش کے پاس جھگڑا کریں گے پس ہم میں سے جو دلیل میں غالب آ گیا تو اس کے ساتھی بھی دلیل میں غالب آ جائیں گے۔

(۲۸۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

(۲۸۵۳۱) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲۰۱) الرَّجُلُ يَمُوتُ فِي الْقِصَاصِ

اس آدمی کا بیان جو قصاص کے دوران مر جائے

(۲۸۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أُصِيبَ الرَّجُلُ بِجِرَاحَةٍ فَاقْتَصَّ مِنْ صَاحِبِهِ ، كَانَتْ دِيَةُ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاصِّ.

(۲۸۵۳۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کو کوئی زخم پہنچا اور اس نے اپنے دشمن سے قصاص لیا تو جس سے قصاص لیا جا رہا ہے اس کی دیت قصاص لینے والے کے خاندان پر لازم ہوگی۔

(۲۸۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ ، يُرْفَعُ عَنِ الَّذِي اقْتَصَّ مِنْهُ دِيَةُ جِرَاحَتِهِ ، وَعَلَيْهِ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۵۳۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جا رہا تھا پس اس کی موت واقع ہوگئی۔ یوں ارشاد فرمایا: جو اس سے قصاص لے رہا تھا اس کے زخم کے بقدر اس سے دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور اس شخص کی دیت اس پر اور اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸۵۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ ، قَالَ : الدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۵۳۴) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جا رہا تھا پس اس کی موت واقع ہوگئی، یوں ارشاد فرمایا: دیت اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۰۲) السِّنُّ الزَّائِدَةُ تُصَابُ

زائد دانت کے توڑنے کا بیان

(۲۸۵۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ، قَالَ : حُكُومَةٌ.

(۲۸۵۳۵) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے زائد دانت کے بارے میں ارشاد فرمایا: عادل آدمیوں سے فیصلہ کرایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ مَكْحُولٍ ، عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ السِّنِّ.

(۲۸۵۳۶) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ؓ نے زائد دانت کے بارے میں ارشاد فرمایا: دانت کی تہائی دیت ہوگی۔

(۲۰۳) الرَّجُلُ يَنْخُسُ الدَّابَّةَ فَتَضْرِبُ

اس آدمی کا بیان جو سواری کو تیز دوڑانے کے لیے نوکیلی چیز چبھوئے اور اسے مار دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۸۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ بِجَارِيَةٍ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَاقِفٍ عَلَى دَابَّةٍ ، فَنَخَسَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ ، فَرَفَعَتِ الدَّابَّةُ رِجْلَهَا ، فَلَمْ تُخْطِءْ عَيْنَ الْجَارِيَةِ ، فَرُفِعَ إِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ ، فَضَمَّنَ الرَّاكِبَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : عَلَيَّ الرَّجُل ، إِنَّمَا يُضَمَّنُ النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قادسیہ سے ایک باندی لے کر آیا، اس کا گزر کسی آدمی پر ہوا جو سواری پر کھڑا تھا پس اس آدمی نے سواری کو تیز دوڑانے کے لیے اس کی سرین پر کیل چبھو دی تو سواری کے جانور نے اپنی ٹانگیں اٹھا لیں اس سے باندی کی آنکھ کا نشانہ خطا نہ گیا۔ یہ معاملہ حضرت سلمان بن ربیعہ باھلی ؒ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؒ نے اس سوار کو ضامن بنایا یہ خبر حضرت ابن مسعود ؓ تک پہنچی تو آپ ؓ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ اس لیے کہ کیل چبھونے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ نَخَسَ دَابَّةَ رَجُلٍ؟ فَقَالَ : يُضَمَّنُ النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا: جس نے کسی آدمی کے جانور کو سرین پر کیل چبھودی ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیل چبھونے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَن مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ : إِلاَّ أَنْ يَنْخُسَهَا إِنْسَانٌ فَيُضَمَّن النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مگر یہ کہ کسی انسان نے اس جانور کو سرین پر تیز دوڑانے کے لیے کیل چبھوئی ہو پس اس کیل چبھوے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۳۰۴) رَجُلٌ جَدَعَ أَنْفَ عَبْدٍ

وہ آدمی جو کسی غلام کی ناک کاٹ دے

(۲۸۵۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ جَدَعَ أَنْفَ عَبْدٍ كُلَّهُ ، قَالَ : يَغْرَمُ ثَمَنَهُ.

(۲۸۵۴۰) حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی غلام کی مکمل ناک کاٹ دی تھی کہ اس شخص کو اس غلام کی قیمت کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۳۰۵) الرَّجُلُ يُصِيبُ الرَّجُل ، فَيُصَالِحُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَمُوتُ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو تکلیف پہنچائے پس اس پر مصالحت کر لی گئی پھر اس شخص کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۵۴۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ ، فَصَالَحَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْتَقَضَتْ يَدُهُ فَمَاتَ ، قَالَ : الصُّلْحُ مَرْدُودٌ ، وَيُؤْخَذُ بِالدِّيَةِ.

(۲۸۵۴۱) حضرت ابو عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا پس اس نے اس پر مصالحت کر لی پھر اس کا ہاتھ خراب ہوگیا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح مردود ہے اور دیت لی جائے گی۔

(٢٠٦) فِيمَا يُصَابُ فِي الْفِتَنِ مِنَ الدِّمَاءِ

(٢٨٥٤٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هَاجَتِ الْفِتْنَةُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ ، فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنَّهُ لاَ يُقَادُ ، وَلاَ يُودَى مَا أُصِيبَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ ، وَلاَ يُرَدُّ مَا أُصِيبَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ ، إِلاَّ مَا يُوجَدُ بِعَيْنِهِ.

(۲۸۵۴۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ فتنے کے زمانے میں اصحاب رسول کی رائے یہ تھی کہ قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(٢٠٧) الرَّجُلُ وَالْغُلاَمُ يَقِفَانِ فِي الْمَوْضِعِ لاَ يُدْرَى

(٢٨٥٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ غُلاَمٍ كَانَ يُطَيِّرُ حَمَامًا فَوْقَ بَيْتٍ ، وَرَجُلٌ فَوْقَ بَيْتٍ ، فَوَقَعَ الْغُلاَمُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :لَعَلَّهُمْ يَقُولُونَ لَعَلَّهُ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ.

(۲۸۵۴۳) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ایک بچہ چھت پر کبوتر اڑا رہا تھا اور ایک آدمی بھی چھت پر تھا۔ پھر وہ بچہ گر گیا تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس آدمی نے اسے کسی کام کا کہا ہوگا۔

(٢٨٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :لو قُلْتَ لِرَجُلٍ وَهُوَ عَلَى مَقْتَلِهِ ، يَعْنِي مَهْلَكَهُ :جِسْرًا ، أَوْ حَائِطًا ، بَاعِد اتَّقِهِ ، فَصُرِعَ غَرِمْتَهُ.

(۲۸۵۴۴) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اگر تم نے ہلاکت خیز مقام پر کھڑے کسی آدمی سے کہا کہ بچو اور وہ گر گیا تو تم ضمان دو گے۔

(٢٨٥٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ نَادَى صَبِيًّا اسْتَأْخِرْ ، فَخَرَّ فَمَاتَ ؟ قَالَ :يَرْوُونَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ يُغَرِّمُهُ ، يَقُولُونَ :أَفْزَعَهُ ، قُلْتُ :فَنَادَى كَبِيرًا ؟ قَالَ :مَا أَرَاهُ إِلاَّ مِثْلَهُ ، فَرَادَدْتُهُ ، فَكَانَ يَرَى أَنْ يُغَرَّمَ.

(۲۸۵۴۵) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی کسی بچے سے کہے کہ پیچھے ہٹ اور بچہ گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے ضامن بناتے تھے۔ کیونکہ اس نے اسے ڈرایا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا اگر کسی نے بڑے کو اس طرح کہا تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ پھر بھی یہی حکم ہے۔

(٢٠٨) رَجُلاَنِ شَجَّا رَجُلاً آمَّةً وَمُوضِحَةً

دو آدمی جن میں سے ایک نے کسی آدمی کے سر میں دماغ تک چوٹ ماری اور دوسرے نے اسی آدمی کے سر کی ہڈی میں چوٹ ماردی

(٢٨٥٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلَيْنِ شَجَّا رَجُلاً ، فَشَجَّهُ أَحَدُهُمَا آمَّةً ،

وَشَجَّهُ الآخَرُ مُوضِحَةً ، لاَ يُعْلَمُ ، وَلاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا شَجَّ الْمُوضِحَةَ ، وَلاَ أَيُّهُمَا شَجَّ الآمَّةَ ، فَقَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الآمَّةِ ، وَنِصْفُ الْمُوضِحَةِ.

(۲۸۵۴۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ملکر ایک آدمی کے سر میں زخم لگایا ان میں سے ایک نے اس کے دماغ کی جھلی تک زخم لگایا اور دوسرے نے اس کے سر کی ہڈی تک زخم لگایا یہ معلوم نہیں تھا اور نہ ہی ان دونوں میں سے کوئی جانتا تھا کہ کس نے دماغ کی جھلی تک زخم لگایا اور کس نے سر کی ہڈی تک زخم لگایا۔ اس بارے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک پر دماغ کی جھلی کے زخم کی نصف دیت اور سر کی ہڈی کے زخم کی نصف دیت لازم ہوگی۔

(۲۰۹) أَنَّ الْمُسْلِمِينَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ

مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں

(۲۸۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ خَيَّاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، قَالَ : الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. (ابو داؤد ۲۷۴۵۔ ابن ماجہ ۲۶۸۵)

(۲۸۵۴۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے: مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں ان میں ادنیٰ شخص بھی ان کے عہد و پیان کے لیے کوشش کرتا ہے اور وہ غیروں کے مقابلہ میں متحد ہیں۔

(۲۸۵۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(ابو داؤد ۴۵۱۹۔ ابن ماجہ ۲۶۸۴)

(۲۸۵۴۸) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں، ان کا ادنیٰ شخص بھی ان کے عہد و پیاں کے لیے کوشش کرتا ہے وہ غیروں کے مقابلہ میں ایک ہیں متحد ہیں۔

(۲۸۵۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَت قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ ، وَكَانَتِ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلاً مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ ، وَإِنْ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ وَدَاه مِئَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ ، قَالُوا : ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ ، فَقَالُوا : بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ ، فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ فَالْقِسْطُ : النَّفْسُ

بِالنَّفْسِ ، ثُمَّ نَزَلَتْ : ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾. (ابو داؤد ۴۴۸۸۔ نسائی ۴۷۳۴)

(۲۸۵۴۹) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے اور قبیلہ نضیر قریظہ والوں سے زیادہ معزز تھے۔ پس جب قبیلہ قریظہ کا کوئی آدمی قبیلہ نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بدلہ میں اسے بھی قتل کر دیا جاتا۔ اور اگر قبیلہ نضیر کا کوئی آدمی قبیلہ قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو وہ اسے سو وسق کھجور دیت میں ادا کر دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو قبیلہ نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا، انہوں نے کہا تم اس قاتل کو ہمارے حوالہ کر دو تاکہ ہم اسے قتل کر دیں، ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے۔ پس وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ:۔ اور اگر آپ حکم بنیں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں۔ قسط سے مراد۔ جان کے بدلے جان ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ:۔ تو کیا پھر یہ لوگ زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔

(۲۸۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ ، وَلَمْ تَكُنْ فِيهِم الدِّيَةُ ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمَ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ ، وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى ، فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ ، فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ فَالْعَفْوُ : أَنْ تُقْبَلَ الدِّيَةُ فِي الْعَمْدِ : ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ قَالَ : فَعَلَى هَذَا : أَنْ يَتَّبِعَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَعَلَى ذَاكَ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ، ﴿فَمَنَ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾. (بخاری ۴۴۹۸۔ ابن الجارود ۷۷۵)

(۲۸۵۵۰) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت مشروع نہیں تھی۔ اللہ رب العزت نے اس امت کے لیے ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ فرض کر دیا گیا ہے تم پر مقتولوں کا قصاص لینا آزاد کو قتل کیا جائے گا آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو عورت کے بدلے میں سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے قصاص میں کچھ تو لازم ہے اس پر پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول کے ورثاء کو احسن طریقے سے۔ سو آیت میں عفو سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کر لی جائے۔ آیت ترجمہ: یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو اسی بنیاد پر لازم ہے کہ پیروی کرے معروف طریقے کی اور اس پر لازم ہے کہ مقتول کے ورثاء کو احسن طریقے سے ادا کر دے۔ آیت ترجمہ: پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۲۸۵۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَا قَوْلُهُ : ﴿الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾؟ قَالَ : الْعَبْدُ يَقْتُلُ عَبْدًا ، مِثْلَهُ ، فَهُوَ بِهِ قَوَدٌ ، وَإِنْ كَانَ الْقَاتِلُ أَفْضَلَ لَمْ يَكُنْ لَهُم إِلاَّ قِيمَةُ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۵۵۱) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اللہ رب العزت کے قول: آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: غلام اپنے جیسے کسی غلام کو قتل کر دیتا ہے تو

بدلے میں اس کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ اور اگر قاتل مقتول سے افضل ہو تو مقتول کے ورثاء کو صرف مقتول کی قیمت ملے گی۔

(۲۸۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ قِتَالٌ ، فَقُتِلَ مِنْ هَؤُلاَءِ وَمِنْ هَؤُلاَءِ ، فَقَالَ أَحَدُ الْحَيَّيْنِ : لاَ نَرْضَى حَتَّى نَقْتُلَ بِالْمَرْأَةِ الرَّجُلَ ، وَبِالرَّجُلِ الرَّجُلَيْنِ ، قَالَ : فَأَبَى عَلَيْهِم الآخَرُونَ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْقَتْلُ بَوَاءٌ ، أَيْ سَوَاءٌ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الدِّيَاتِ. قَالَ : فَحَسَبُوا لِلرَّجُلِ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَلِلْمَرْأَةِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ ، وَلِلْعَبْدِ دِيَةَ الْعَبْدِ ، فَقَضَى لأَحَدِ الْحَيَّيْنِ عَلَى الآخَرِ ، قَالَ : فَهُوَ قَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ ، وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى﴾.

قَالَ سُفْيَانُ : ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ، قَالَ : فَمَنْ فَضَلَ لَهُ عَلَى أَخِيهِ شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلْيَتْبَعْهُ الطَّالِبُ بِإِحْسَانٍ ، إِلَى قَوْلِهِ : ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾.

(۲۸۵۵۲) حضرت ابن اشوع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: عرب کے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی تھی۔ سو اس قبیلہ کے کچھ افراد قتل ہوئے اور اس قبیلہ کے بھی کچھ افراد قتل ہوگئے۔ ان قبیلوں میں سے ایک نے کہا: ہم راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ہم عورت کے بدلے میں آدمی کو اور آدمی کے بدلے میں دو آدمیوں کو قتل کریں: دوسرے قبیلے والوں نے اس بات کا انکار کردیا، پھر انہوں نے یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قتل کا معاملہ برابری کا ہے۔ سو لوگوں نے اپنے درمیان دیتوں کی اصطلاح قائم کرلی۔ انہوں نے آدمی کے لیے آدمی کی دیت عورت کے لیے عورت کی دیت اور غلام کے لیے غلام کی دیت کو کافی سمجھا۔ اور آپ ﷺ نے دونوں قبیلوں میں سے ایک کے لیے دوسرے پر یوں فیصلہ فرمایا: راوی کہتے ہیں وہ فیصلہ اللہ رب العزت کا یہ قول ہے: ترجمہ:۔ اے ایمان والو! فرض کردیا گیا ہے تم پر مقتولوں کا قصاص لینا قتل کیا جائے آزاد کو آزاد کے بدلے میں، اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو عورت کے بدلے میں۔ حضرت سفیان بن حسن ؒ نے فرمایا: آیت: سو وہ شخص جس کو معاف کردیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے قصاص میں سے کچھ۔ آپ ؒ فرمایا: مراد یہ ہے کہ جس نے اپنے بھائی پر کچھ اس میں فضل کردیا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو معروف طریقہ سے ادائیگی کرے۔ اور طالب احسن انداز میں اس کی پیروی کرے اللہ رب العزت کے قول ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ تک۔

(۲۱۰) الدَّابَّةُ وَالشَّاةُ تُفْسِدُ الزَّرْعَ

اس سواری کے جانور اور بکری کا بیان جو کھیتی کو تباہ کردے

(۲۸۵۵۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ غَنَمٍ سَقَطَتْ فِي زَرْعِ قَوْمٍ ؟ قَالَ حَمَّادٌ :

لَا يُضَمَّنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۵۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسی بھیڑ بکریوں کے متعلق دریافت کیا جو کسی قوم کی کھیتی برباد کردیں؟ حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کے مالک کو ضامن نہیں بنایا جائے گا اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً دَخَلَتْ عَلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَتْ غَزْلَهُ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الشَّعْبِيُّ صَاحِبَ الشَّاةِ بِالنَّهَارِ.

(۲۸۵۵۴) حضرت طارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بکری کپڑا بننے والے پر داخل ہوگئی اور اس کے کاتے ہوئے کو خراب کردیا تو امام شعبی رحمہ اللہ نے دن کی وجہ سے بکری کے مالک کو ضامن نہیں بنایا۔

(۲۸۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ. (ابو داؤد ۳۵۶۵۔ احمد ۲۹۵)

(۲۸۵۵۵) حضرت سعید اور حضرت حرام سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی قوم کے باغ میں داخل ہوگئی اور ان کے باغ کو تباہ و برباد کردیا۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ فرمایا: مالک پر اپنے مال کی دن میں حفاظت کرنا ضروری ہے اور مویشیوں والے پر ضمان ہوگا جب اس کے مویشی رات میں کوئی نقصان پہنچائیں۔

(۲۸۵۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ (ح) وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً أَكَلَتْ عَجِينًا ، وَقَالَ الآخَرُ :غَزْلاً نَهَارًا ، فَأَبْطَلَهُ شُرَيْحٌ ، وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾، فَقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ :إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۲۸۵۵۶) حضرت اسماعیل بن ابو خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بکری دن کو کسی کا آٹا کھا گئی اور دوسرے راوی نے یوں فرمایا: کسی کا کاتا ہوا کپڑا کھا گئی۔ تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس کو باطل قرار دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ جب جا گھسیں بکریاں اس میں لوگوں کی اور حضرت اسماعیل کی حدیث میں یوں فرمایا: بے شک بکریوں کا گھسنا رات میں ہوگا۔

(۲۸۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ :إِنَّ شَاةَ هَذَا قَطَعَتْ غَزْلِي ، فَقَالَ :لَيْلاً ، أَوْ نَهَارًا ؟ فَإِنْ كَانَ نَهَارًا ، فَقَدْ بَرِءَ ، وَإِنْ كَانَ لَيْلاً ، فَقَدْ ضَمِنَ ، وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ، وَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۲۸۵۵۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اس آدمی کی بکری نے میرا کاتا ہوا

کپڑا کاٹ دیا آپ رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا: دن میں یا رات میں؟ اگر دن ہوا تو شخص بری ہوگا اور اگر رات تھی تو تحقیق وہ شخص ضامن ہوگا اور آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ:۔ جب جا گھسیں بکریاں اس میں لوگوں کی اور فرمایا: بے شک بکریوں کا گھس جانا رات میں ہو تو ضمان ہوتا ہے۔

(۲۸۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ، قَالَ : كَانَ كَرْمًا ، فَدَخَلَتْ فِيهِ لَيْلاً ، فَمَا أَبْقَتْ فِيهِ خَضِرًا.

(۲۸۵۵۸) حضرت مرہ بن شراحیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے قرآن پاک کی آیت ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ترجمہ:۔ جب جا گھسیں اس باغ میں لوگوں کی بکریاں رات کے وقت اس میں داخل ہوئیں اور انہوں نے اس میں کوئی ہریالی نہیں چھوڑی۔

(۲۱۱) الْمَكْفُوفُ يُصِيبُ إِنْسَانًا

اس نابینا شخص کا بیان جو کسی کو تکلیف پہنچادے

(۲۸۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : مَنْ جَالَسَ أَعْمَى ، فَأَصَابَهُ الأَعْمَى بِشَيْءٍ ، فَهُوَ هَدَرٌ.

(۲۸۵۵۹) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نابینا کے ساتھ بیٹھا پھر اس نابینا نے اسے کوئی تکلیف پہنچادی تو وہ باطل ورائیگاں ہوگی۔

(۲۱۲) فِي جِنَايَةِ ابْنِ الْمُلاَعَنَةِ

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی جنایت کا بیان

(۲۸۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرة ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا رَجَمَ الْمَرْأَةَ قَالَ لأَوْلِيَائِهَا : هَذَا ابْنُكُمْ تَرِثُونَهُ وَيَرِثُكُمْ ، وَإِنْ جَنَى جِنَايَةً فَعَلَيْكُمْ.

(۲۸۵۶۰) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عورت کو سنگسار کرتے تو اس کے سرپرستوں سے فرماتے: یہ تمہارا بیٹا ہے تم اس کے وارث بنو گے اور یہ تمہارا وارث بنے گا اور اگر اس نے کوئی قابل سزا غلطی کی تو اس کا ضمان تم پر لازم ہوگا۔

(۲۸۵۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا، وَأُلْحِقَ الْوَلَدُ بِعَصَبَةِ أُمِّهِ ، يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۶۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے اور اس بچہ کو اس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں سے ملا دیا جائے گا وہ ہی اس بچہ کے وارث ہوں گے اور اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(٢٨٥٦٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، كَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَى ، وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۲۸۵۶۲) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: بچہ کی ساری کی ساری وراثت اس کی ماں کے لیے ہوگی اور اس کی طرف سے دیت اس کی ماں کے عصبی رشتہ دار ادا کریں گے یہ ہی حکم ولد زنا کا ہوگا اور عیسائی کے بچہ کا جبکہ اس کی ماں مسلمان ہو۔

(٢١٣) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً فَحُبِسَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا

ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کیا سو اسے قید کر دیا گیا پس وہاں اسے کسی آدمی نے عمداً قتل کر دیا

(٢٨٥٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَحُبِسَ لِيُقَادَ بِهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَهُ عَمْدًا ، قَالاَ : لاَ يُقَادُ بِهِ.

(۲۸۵۶۳) حضرت ابو العلاء فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ اور حضرت ابو ہاشم ؒ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو عمداً قتل کیا سو اسے قید کر دیا گیا تا کہ اس سے قصاص لیا جائے پھر ایک آدمی آیا اور اس نے اسے عمداً قتل کر دیا آپ ؒ دونوں حضرات نے فرمایا: اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(٢٨٥٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ مُتَعَمِّدًا ، ثُمَّ قَتَلَ الْقَاتِلَ رَجُلٌ مُتَعَمِّدًا ، قُتِلَ الأَوْسَطُ.

(۲۸۵۶۴) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے جان بوجھ کر قتل کر دیا پھر کسی آدمی نے اس قاتل کو عمداً قتل کر دیا تو درمیانے کو تو چونکہ قتل کیا جاتا تھا اس لیے قصاص نہیں ہے۔

(٢١٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ)

اللہ رب العزت کے ارشاد کی تفسیر کا بیان ''پس جو شخص معاف کر دے تو وہ کفارہ ہے اس کے گناہوں کا''

(٢٨٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ : هُدِمَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۵۶۵) حضرت ہیثم بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اللہ رب العزت کے قول: ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی: اس شخص سے اس جیسا گناہ ختم کر دیا جائے گا۔

(۲۸۵٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ قَالَ : لِلْمَجْرُوحِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لِلْجَارِحِ.

(۲۸۵٦٦) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے قول ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ترجمہ:۔ جو شخص معاف کردے تو وہ کفارہ ہے اس کے گناہوں کا اس کے بارے میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: زخمی کے لیے حکم ہے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: زخم پہنچانے والے کے لیے حکم ہے۔

(۲۸۵٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ : كَفَّارَةٌ لِلْجَارِحِ ، وَأَجْرُ الَّذِي أُصِيبَ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵٦۷) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: گناہوں کا کفارہ ہوگا زخم پہنچانے والے کے لیے اور جس کو تکلیف پہنچی تھی اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۸۵٦۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ قَالَ: لِلْمَجْرُوحِ.

(۲۸۵٦۸) حضرت سفیان بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ زخمی کے لیے حکم ہے۔

(۲۸۵٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ عَفَى عَنْهُ ، أَوِ اقْتَصَّ مِنْهُ ، أَوْ قَبِلَ مِنْهُ الدِّيَةَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ.

(۲۸۵٦۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر وہ اس کو معاف کردے یا اس سے قصاص لے لے یا اس سے دیت قبول کرلے تو یہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۲۸۵۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ : كَفَّارَةٌ لِلَّذِي تَصَدَّقَ عَلَيْهِ ، وَأَجْرُ الَّذِي أُصِيبَ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۷۰) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: گناہوں کا کفارہ اس شخص کے لیے ہوگا جس کو معاف کر دیا گیا ہے اور جس کو تکلیف پہنچی تھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۸۵۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ :لِلْجَارِحِ ، وَأَجْرُ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۷۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی یہ حکم زخم پہنچانے والے کے لیے ہے اور معاف کرنے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۸۵۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ :لِلْجَارِحِ.

(۲۸۵۷۲) حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی گناہوں کے کفارے کا حکم زخم پہنچانے والے کے لیے ہے۔

(۲۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، وَلاَ تَزْنُوا ، وَلاَ تَسْرِقُوا ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ. (بخاری ۴۸۹۴۔ مسلم ۱۳۳۳)

(۲۸۵۷۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے سے بیعت کرو تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تم زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، پس جس شخص نے اس میں سے کوئی کام کیا سوا سے اس کی سزا دی جائے گی اور وہی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

(۲۸۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لِلَّذِي تَصَدَّقَ بِهِ.

(۲۸۵۷۴) حضرت زکریا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے جو معاف کردے۔

(۲۱۵) الرَّجُلُ يُصَابُ بِخَبْلٍ، أَوْ دَمٍ

اس آدمی کا بیان جس کو زخم لگا دیا گیا ہو یا قتل کر دیا ہو

(۲۸۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ ، أَوْ خَبْلٍ ، وَالْخَبْلُ: الْجُرْحُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلاَثٍ ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ ؛ أَنْ يَقْتُلَ ، أَوْ يَعْفُوَ ، أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ ، فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعَادَ ، فَلَهُ نَارُ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. (ابوداؤد ۴۴۹۰۔ احمد ۳۱)

(۲۸۵۷۵) حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو قتل کر دیا گیا یا اس کو زخمی کیا گیا تو اس کو تین باتوں میں سے ایک میں اختیار ہے پس اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو تم اس کے ہاتھ پکڑ لو وہ کام یہ ہیں: قتل کردے یا وہ معاف کردے یا وہ دیت لے لے پس جس نے اس میں سے کوئی کام کیا اور پھر دوبارہ لوٹا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اس

میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(۲۸۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِالْقَاتِلِ يُجَرُّ فِي نِسْعَتِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ ، أَتَعْفُو عَنْهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَقْتُلُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ ، قَالَ : فَعَفَا ، فَرَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ، قَدْ عُفِيَ عَنْهُ.

(۲۸۵۷۶) حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا قاتل کو لایا گیا اسے اس کے تسموں میں گھسیٹا جا رہا تھا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سر پرست سے فرمایا: کیا تم اسے معاف کرو گے؟ اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو قتل کرو گے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اس بات کو تین بار دہرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو یہ اپنے گناہ کا بوجھ اٹھا کر پھرے گا راوی کہتے ہیں: پس اس شخص نے معاف کر دیا اور میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنے تسمہ کا ٹکڑا گھسیٹ رہا تھا، تحقیق اسے معاف کر دیا گیا تھا۔

(۲۸۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ ، فَقَالَ الْقَاتِلُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ : أَمَا إِنْ كَانَ صَادِقًا ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ ، قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَهُ. قَالَ : وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ ، قَالَ : فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ، قَالَ : فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ. (ابو داؤد ۴۴۹۲۔ ترمذی ۱۴۰۷)

(۲۸۵۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قتل کر دیا سو یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مقتول کے سر پرست کے حوالہ کر دیا قاتل نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پرست سے فرمایا: اگر یہ سچا ہوا پھر تم نے اس کو قتل کر دیا تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔راوی کہتے ہیں: اس نے اس کا راستہ خالی کر دیا یعنی معاف کر دیا اور اس قاتل کی تسمہ سے مشکیں بندھی ہوئی تھیں پس وہ نکلا اس حال میں کہ وہ اپنے تسمہ کو گھسیٹ رہا تھا اس کا نام ہی تسمہ والا پڑ گیا۔

(۲۱۶) حُرٌّ وَعَبْدٌ اصْطَدَمَا فَمَاتَا

آزاد اور غلام دونوں آپس میں ٹکرائے تو دونوں کی موت واقع ہو گئی

(۲۸۵۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ حُرٍّ وَعَبْدٍ اصْطَدَمَا فَمَاتَا ؟ قَالاَ : أَمَّا دِيَةُ

الْحُرُّ فَلَيْسَتْ عَلَى الْمَمْلُوكِ ، وَأَمَّا دِيَةُ الْمَمْلُوكِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۵۷۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایک آزاد اور غلام ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا جو باہم ٹکرائے اور دونوں کی موت واقع ہوگئی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: بہرحال آزاد کی دیت تو وہ غلام پر نہیں ہے اور رہی غلام کی دیت تو وہ آزاد کے خاندان پر لازم ہوگی۔

(۳۱۷) قَوْلِهِ (وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ)

اللہ رب العزت کے قول:۔ وان كان من قوم بينكم وبينهم ميثاق. کی تفسیر کا بیان

(۲۸۵۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (ح) وَعن مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالاَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۲۸۵۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے آیت: اگر مقتول ہو ایسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی: وہ آدمی جو دار الحرب میں اسلام لایا پھر ایک آدمی نے اسے قتل کر دیا: تو اس پر دیت نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

(۲۸۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾ ، إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمُ فَهَذَا لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ ، ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾، الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يقْتَلُ وَقَوْمُهُ مُشْرِكُونَ، لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَعَلَيْهِ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، وَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمًا مِنْ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَعَلَيْهِ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، وَتُؤَدَى دِيَتُهُ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَرِثُ الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثَهُ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۸۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے قول: اور جس نے قتل کر دیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک مومن غلام اور مقتول بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو اس آیت کے بارے میں حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب مسلمان کو قتل کر دیا جائے تو یہ حکم اس کے لیے اور اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے اور آیت اور پھر مقتول اگر ایسی قوم میں سے ہو جو قوم تمہاری دشمن اور وہ مومن ہو۔ اس آیت کے بارے میں آپ نے فرمایا: وہ مسلمان آدمی جو قتل کر دے اس حال میں کہ اس کی قوم مشرک ہو ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو تو اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے اور اگر اس نے کسی مسلمان کو

قتل کر دیا جس کا تعلق مشرکوں کی قوم سے تھا اور اس قوم اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا تو اس پر ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ضروری ہے اور اس کی دیت ادا کی جائے گی اس قوم کو جس کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا اور اس کی وراثت مسلمانوں کے لیے ہوگی۔ اور اس کی دیت اس مشرک قوم کے لیے ہوگی جس کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس مسلمان اس کی وراثت کے وارث ہوں گے اور اس کی دیت اس کی قوم کے لیے ہوگی اس لیے کہ وہ ہی اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۵۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(۲۸۵۸۱) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول: اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو۔ اس آیت کے بارے میں آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: وہ معاہدہ کنندگان میں سے ہو اور مسلمان نہ ہو۔

(۲۸۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْلِمُ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَكُونُ فِيهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ ، فَيُصِيبُهُ الْمُسْلِمُونَ خَطَأً فِي سَرِيَّةٍ ، أَوْ غَزَاةٍ ، فَيُعْتِقُ الَّذِي يُصِيبُهُ رَقَبَةً ، ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُعَاهَدًا ، وَيَكُونُ قَوْمُهُ أَهْلَ عَهْدٍ ، فَيُسَلَّمُ إِلَيْهِمُ الدِّيَةُ ، وَيُعْتِقُ الَّذِي أَصَابَهُ رَقَبَةً.

(۲۸۵۸۲) حضرت ابو یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت: ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ کے بارے میں فرمایا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا۔ پس وہ اپنی قوم میں تھا اور اس کی قوم مشرک تھی کہ مسلمانوں نے کسی سریہ یا غزوہ میں غلطی سے اس کو قتل کر دیا تو اس کو مارنے والے نے ایک غلام آزاد کر دیا اور آیت: ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے بارے میں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ آدمی حلیف تھا اور اس کی قوم سے معاہدہ تھا ان کو دیت ادا کی گئی اور اس کو مارنے والے نے ایک غلام آزاد کیا۔

(۲۱۸) الْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ

طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لینے کا بیان

(۲۸۵۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَطَمَ

رَجُلاً ، فَأَقَادَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبَّاسِ ، فَعَفَا عَنْهُ. (نسائی ۶۹۷۷)

(۲۸۵۸۳) حضرت حکم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو طمانچہ مارا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو معاف کر دیا۔

(۲۸۵۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ :عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَاجِيَةَ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي رَجُلٍ لَطَمَ رَجُلاً ، فَقَالَ لِلْمَلْطُومِ :اقْتَصَّ.

(۲۸۵۸۴) حضرت ناجیہ ابو الحسن ریٹیلیز کے والد حضرت عبد اللہ ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو طمانچہ مار دیا تھا تو آپ ریٹیلیز نے طمانچہ کھانے والے سے فرمایا: تم اس سے بدلہ لے لو۔

(۲۸۵۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقَادَ رَجُلاً مِنْ مُرَادٍ مِنْ لَطْمَةٍ لَطَمَ ابْنَ أَخِيهِ.

(۲۸۵۸۵) حضرت طارق بن شھاب ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قبیلہ مراد کے ایک آدمی سے طمانچہ مارنے کی وجہ سے قصاص دلوایا جس کو اس کے بھتیجے نے طمانچہ مارا تھا۔

(۲۸۵۸٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸٦) حضرت طارق ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے طمانچہ کی وجہ سے قصاص لیا۔

(۲۸۵۸۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ وَخُمَاشٍ.

(۲۸۵۸۷) حضرت ابو اسحاق ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریٹیلیز نے طمانچہ اور معمولی زخم کی صورت میں بھی قصاص لیا۔

(۲۸۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۸) حضرت ابو اسحاق ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریٹیلیز نے طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸۵۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۹) حضرت عمرو ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے طمانچہ کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِاللهِ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۹۰) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن عبد اللہ ریٹیلیز نے طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸۵۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ :سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ ، يَقُولُ :لَطَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمًا رَجُلاً لَطْمَةً، فَقِيلَ :مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ قَطُّ، مَنَعَهُ وَلَطَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنَّ هَذَا أَتَانِي لِيَسْتَحْمِلَنِي ، فَحَمَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ يَبِيعُهُمْ ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَحْمِلَهُ :وَاللَّهِ لاَ حَمَلْتُهُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اقْتَصَّ ، فَعَفَا الرَّجُلُ.

(۲۸۵۹۱) حضرت طارق بن شھاب ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کسی آدمی کو طمانچہ مار دیا، تو یوں کہا گیا؟ ہم

نے ہرگز آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا! انہوں نے اس کو روکا اور اسے طمانچہ مار دیا! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ میرے پاس آیا تا کہ وہ مجھ سے سواری مانگے سو میں نے اسے سوار کر دیا تو اس نے اس کو فروخت کر دیا۔ پس میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اس کو سواری نہیں دوں گا: اللہ کی قسم! میں اس کو سواری نہیں دوں گا تین مرتبہ یوں کہا: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم بدلہ لے لو، اس آدمی نے معاف کر دیا۔

(۲۸۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ أَبِي لَيْلَى : أَقَدْتَ مِنْ لَطْمَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَمِنْ لَطَمَاتٍ.

(۲۸۵۹۲) حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ طمانچہ کا قصاص لیں گے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں، اور طمانچوں کی صورت میں بھی۔

(۲۸۵۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۹۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے طمانچہ مارنے سے قصاص لیا۔

(۲۱۹) الضَّرْبَةُ بِالسَّوْطِ

چابک مارنے کا بیان

(۲۸۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ جِلْوَازًا قَنَعَ رَجُلاً بِسَوْطٍ ، فَأَقَادَهُ مِنْهُ شُرَيْحٌ.

(۲۸۵۹۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک سپاہی نے کسی آدمی کا سر ڈھانکا اور سر پر کوڑا مارا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے قصاص لیا۔

(۲۸۵۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مغفلٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عَندَ عَلِيٍّ ، فَجَائَهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا قَنبرُ ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا قَنبرُ ، قَالَ : أَخْرِجْ هَذَا فَاجْلِدْهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْمَجْلُودُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَادَ عَلَيَّ ثَلاَثَةَ أَسْوَاطٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : مَا يَقُولُ ؟ قَالَ : صَدَقَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : خُذِ السَّوْطَ فَاجْلِدْهُ ثَلاَثَةَ أَسْوَاطٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا قَنبرُ ، إِذَا جَلَدْتَ فَلاَ تَعْدُ الْحُدُودَ.

(۲۸۵۹۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! تو لوگوں نے بھی کہا: اے قنبر! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو باہر لے جاؤ اور اسکو کوڑے مارو۔ پھر جس کو کوڑے لگائے تھے وہ آیا اور کہنے لگا: اس نے مجھے تین کوڑے زائد لگائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! یہ سچ کہہ رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوڑا

پکڑ واور اسے تین کوڑے مارو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! جب تم کوڑے مارو تو حدود میں تجاوز مت کرو۔

(۲۸۵۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ سَوْطٍ ، أَوْ عَصًا ، أَوْ حَجَرٍ ، فَكَانَ دُونَ النَّفْسِ فَهُوَ عَمْدٌ ، دِيَتُهُ الْقَوَدُ.

(۲۸۵۹۶) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ ، حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: جس کو کوڑا یا لاٹھی یا پتھر مارا گیا اور یہ مارنا جان کے قتل کرنے سے کم تھا تو یہ عمد شمار ہوگا اس کی دیت قصاص ہوگا۔

(۲۲۰) الرَّجُلُ يَسْتَعِيرُ الدَّابَّةَ فَيَرْكُضُهَا

اس آدمی کا بیان جس نے سواری مستعار لی پس اس نے اسے تیز دوڑایا

(۲۸۵۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، فَرَكَضَهُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ لأَنَّ الرَّجُلَ يَرْكُضُ فَرَسَهُ.

(۲۸۵۹۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی سے عاریۃً گھوڑا لیا پس اس نے اسے تیز دوڑانے کے لیے ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ مرگیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر کوئی ضمان نہیں اس لیے کہ اس آدمی نے اس گھوڑے کو ایڑ لگائی۔

(۲۸۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلاً فَرَسًا فَقَتَلَهُ ، قَالَ : لاَ يَضْمَنُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا ، أَوْ صَبِيًّا.

(۲۸۵۹۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو گھوڑا دیا تو اس نے اسے مار دیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ شخص ضامن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ غلام یا بچہ ہو۔

(۲۲۱) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً ، قد ذَهَبَ الرُّوحُ مِنْ بَعْضِ جَسَدِهِ

ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کیا تحقیق اس کے جسم کے کچھ حصہ سے روح نکل گئی ہو

(۲۸۵۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً قَدْ ذَهَبَتِ الرُّوحُ مِنْ نِصْفِ جَسَدِهِ ، قَالَ : يُضَمَّنُهُ.

(۲۸۵۹۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تحقیق اس آدمی کے جسم کے کچھ حصہ میں سے روح نکل گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کو اس کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۲۲) الرَّجُلُ يُوقِفُ دَابَّتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی سواری کو ٹھہرا لے

(۲۸٦٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَوْقَفَ دَابَّتَهُ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ وَضَعَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِجِنَايَتِهِ.

(۲۸۶۰۰) حضرت اشعث ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلئے نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں اپنی سواری کو روک لیا یا کوئی چیز رکھ دی تو وہ شخص اپنی جنایت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸٦٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ؛ عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : مَنْ رَبَطَ دَابَّةً فِي طَرِيقٍ فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۶۰۱) حضرت شعبی ولیٹیلئے اور حضرت ابراہیم ولیٹیلئے نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے راستہ میں سواری کو باندھ دیا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۲۳) الدَّامِيَةُ ، وَالْبَاضِعَةُ ، وَالْهَاشِمَةُ

سر کا وہ زخم جس سے خون نکلے اور نہ بہے وہ ہڈی جس سے خون نہ بہے اور ہڈی توڑ زخم کا بیان

(۲۸٦٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْهَاشِمَةِ شَيْئًا.

(۲۸۶۰۲) حضرت اشعث ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلئے ہڈی توڑ زخم میں کوئی چیز مقرر نہیں کرتے تھے۔

(۲۸٦٠٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي الدَّامِيَةِ بِبَعِيرٍ ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بِبَعِيرَيْنِ ، وَقَضَى فِي الْمُتَلاَحِمَةِ بِثَلاَثَةِ أَبْعِرَةٍ.

(۲۸۶۰۳) حضرت قتادہ ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان سر کے اس زخم میں جس سے خون نکلے اور نہ بہے ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا: اور ہڈی کے اس زخم میں جس میں خون نہ بہے دو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ اور آپ ولیٹیلئے نے اس زخم میں جس میں گوشت پھٹ جائے اور ہڈی نہ ٹوٹے اس میں تین اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۲٤) الْعَبْدَانِ يَجْرَحُ أَحَدُهُمَا

ان دو غلاموں کا بیان جس میں سے ایک زخمی کر دیا جائے

(۲۸٦٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدَيْنِ يَفْقَأُ أَحَدُهُمَا عَيْنَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُمَا سَوَاءً ، فَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ، وَإِنْ كَانَتْ قِيمَةُ أَحَدِهِمَا أَكْثَرَ مِنَ الآخَرِ ، رُدَّ الأَكْثَرُ عَلَى الأَقَلِّ.

(۲۸۶۰۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے دو غلاموں کے بارے میں مروی ہے کہ جن میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی آنکھ پھوڑ دی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ان دونوں کی قیمت برابر ہے تو آنکھ کے بدلے میں آنکھ پھوڑی جائے گی اور اگر ان میں سے ایک کی قیمت دوسرے سے زیادہ ہے تو زیادہ قیمت والے کو کم قیمت والے پر لوٹائیں گے۔

(۲۸۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ، وَالْمَقْتُولُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ ؟ قَالَ : لَيْسَ لِسَادَةِ الْمَقْتُولِ إِلاَّ قَاتِلُ عَبْدِهِمْ ، لَيْسَ لَهُمْ غَيْرُهُ. وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : لَيْسَ لَهُمْ إِلاَّ قَاتِلُ عَبْدِهِم ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُوهُ.

(۲۸۶۰۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا اس غلام کے متعلق جس نے قصداً ایک غلام کو قتل کر دیا درانحالیکہ مقتول قاتل سے بہتر تھا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مقتول کے آقا کو صرف اپنے غلام قاتل ملے گا انہیں اس کے سوا کچھ نہیں ملے گا اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا: انہیں صرف اپنے غلام کا قاتل ملے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے غلام بنالیں۔

(۲۲۵) الرَّجُلُ يَقْدَمُ بِأَمَانٍ ، فَيَقْتُلُهُ الْمُسْلِمُ

اس آدمی کا بیان جو امان طلب کر کے آیا اور کسی مسلمان نے اسے قتل کر دیا

(۲۸۶۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانٍ عَدَنَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَخِيهِ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ : أَنْ لاَ تَقْتُلْهُ وَخُذْ مِنْهُ الدِّيَةَ ، فَابْعَثْ بِهَا إِلَى وَرَثَتِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَسُجِنَ.

(۲۸۶۰۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد بن مسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہندوستان کا ایک آدمی امن لیکر عدن آیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اپنے بھائی کی وجہ سے اسے قتل کر دیا سو اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: کہ اس کو قتل مت کرو اس سے دیت لے کر وہ دیت اس مقتول کے ورثاء کو بھیج دو اور آپ رحمہ اللہ کے حکم سے اسے قید کر دیا گیا۔

(۲۸۶۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِأَمَانٍ فَقَتَلَهُ أَخُوهُ ، فَقَضَى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالدِّيَةِ ، وَجَعَلَهَا عَلَيْهِ فِي مَالِهِ ، وَحَبَسَهُ فِي السِّجْنِ ، وَبَعَثَ بِدِيَتِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ.

(۲۸۶۰۷) حضرت یوسف بن یعقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا پھر وہ

شخص امان لے کر داخل ہوا تو اس مسلمان کے بھائی نے اس کو قتل کر دیا سو اس کے خلاف حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا: اور آپ رحمہ اللہ نے اس دیت کا بوجھ اس کے مال میں ڈالا اور اسے جیل میں قید کر دیا اور وہ دیت مقتول کے اہل حرب میں موجود ورثاء کو بھیج دی۔

(۲۸۶۰۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّيَ دِيَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ. (ابو داؤد ۳۶۷)

(۲۸۶۰۸) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مشرک آدمی نے حج کیا پس جب وہ حج کر کے واپس لوٹا تو اس سے ایک مسلمان آدمی ملا جس نے اسے قتل کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس کے ورثاء کو اس کی دیت ادا کرے۔

(۲۸۶۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ لَقُوا الْعَدُوَّ فَاسْتَأْجَلُوهُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ ، فَقُتِلَ بَيْنَهُمْ قَتِيلٌ ، قَالَ : عَلَى الْمُسْلِمِينَ دِيَتُهُ.

(۲۸۶۰۹) حضرت ابو حرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے افراد کے بارے میں مروی ہے جو دشمنوں سے ملے پس انہوں نے ان سے پانچ دن کی مہلت مانگی سو ان کے درمیان ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مسلمانوں پر اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۲۶) النِّسْوَةُ يَشْهَدْنَ عَلَى الْقَتِيلِ

ان عورتوں کا بیان جنہوں نے مقتول کے بارے میں یقینی خبر دی

(۲۸۶۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنْ أُخْتِهِ هِنْدِ بِنْتِ طَلْقٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ فِي نِسْوَةٍ وَصَبِيٌّ مُسَجًّى ، قَالَتْ : فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ فَوَطِئَتْهُ ، قُلْتُ : الصَّبِيَّ قَتَلَتْهُ وَاللَّهِ ، قَالَتْ : فَشَهِدْنَ عِنْدَ عَلِيٍّ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، أَنَا عَاشِرَتُهُنَّ ، فَقَضَى عَلَيْهَا بِالدِّيَةِ ، وَأَعَانَهَا بِأَلْفَيْنِ.

(۲۸۶۱۰) حضرت ابو طلق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی بہن حضرت ھند بنت طلق رحمہ اللہ نے فرمایا: میں چند عورتوں میں تھی اور ایک بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا کہ ایک عورت گزری اس نے اس بچہ کو روندا اور اسے قتل کر دیا میں نے کہا: بچہ کو اس عورت نے مار دیا اللہ کی قسم! آپ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دس عورتوں نے گواہی دی میں ان کی دسویں تھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا: اور اس کی دو ہزار درہم سے مدد کی۔

(۲۲۷) التَّغْلِيظُ فِي الدِّيَةِ

دیت میں سختی کا بیان

(۲۸۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ التَّغْلِيظُ فِي شَيْءٍ مِنَ

الدِّيَةِ ، إِلاَّ فِي الإِبِلِ ، وَالتَّغْلِيظُ فِي إِنَاثِ الإِبِلِ.

(۲۸۶۱۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت میں کچھ بھی سختی نہیں کی جائے گی مگر اونٹ ہونے کی صورت میں اور سختی بھی مؤنث اونٹوں میں ہوگی۔

(۲۲۸) امْرَأَةٌ ضُرِبَتْ فَأَسْقَطَتْ

ایک عورت کو مارا گیا تو اس نے حمل ساقط کر دیا

(۲۸۶۱۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي امْرَأَةٍ ضُرِبَتْ فَأَسْقَطَتْ ثَلاَثَةَ أَسْقَاطٍ ، قَالَ :أَرَى أَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ غُرَّةً ، كَمَا أَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُم الدِّيَةَ.

(۲۸۶۱۲) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے کہ جس کو مارا گیا تو اس نے تین بچے ساقط کر دیئے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں غرہ یعنی غلام یا باندی لازم ہوگی جیسا کہ ان میں سے ہر ایک میں دیت لازم ہوگی۔

(۲۲۹) الاِسْتِهْلاَلُ الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الدِّيَةُ

بچہ کی ولادت کے وقت اس آواز کا بیان جس میں دیت واجب ہو جاتی ہے

(۲۸۶۱۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى الْعُطَاسَ اسْتِهْلاَلاً.

(۲۸۶۱۳) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میری رائے ہے کہ چھینکنا بھی رونا ہی ہے۔

(۲۸۶۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اسْتِهْلاَلُهُ صِيَاحُهُ.

(۲۸۶۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد اس کا چیخنا ہے۔

(۲۸۶۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ الاِسْتِهْلاَلُ النِّدَاءُ ، أَوِ الْعُطَاسُ.

(۲۸۶۱۵) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد آواز نکالنا یا چھینکنا ہے۔

(۲۸۶۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الاِسْتِهْلاَلُ الصِّيَاحُ.

(۲۸۶۱۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد چیخنا ہے۔

(۲۳۰) فِي شَعْرِ اللِّحْيَةِ إِذَا نُتِفَ فَلَمْ يَنْبُتْ

ڈاڑھی کے بالوں کا بیان جب ان کو اکھیڑ دیا گیا پس وہ دوبارہ نہیں اگے

(۲۸۶۱۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي اللِّحْيَةِ الدِّيَةُ ، إِذَا نُتِفَتْ فَلَمْ تَنْبُتْ.

(۲۸۶۱۷) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: ڈاڑھی میں دیت لازم ہوگی جب کسی نے اکھیڑ دی اور وہ دوبارہ نہیں اگی۔

(۲۳۱) فِي الْمَمْلُوكِ يَضْرِبُهُ سَيِّدُهُ

اس غلام کا بیان جس کا آقا اسے مارتا ہو

(۲۸۶۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ ، كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعَدِّي الْمَمْلُوكَ عَلَى سَيِّدِهِ إِذَا اسْتَعْدَاهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :اسْتَعْدَى أَبِي عَلَى أَنَسٍ عُمَرَ.

(۲۸۶۱۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غلام کی اس کے آقا کے مقابلہ میں مدد کرتے تھے جب بھی وہ آپ رضی اللہ عنہ سے مدد مانگتا حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے والد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔

(۲۸۶۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ عَبْدًا أَتَى عَلِيًّا قَدْ وَسَمَهُ أَهْلُهُ ، فَأَعْتَقَهُ.

(۲۸۶۱۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس کے مالک نے اسے داغ کر نشان لگایا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۳۲) فِي قَتْلِ اللِّصِّ

چور کو قتل کرنے کا بیان

(۲۸۶۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَن حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:إِذَا دَخَلَ اللِّصُّ دَارَ الرَّجُلِ فَقَتَلَهُ فَلاَ ضِرَارَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۲۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چور آدمی کے گھر میں داخل ہوا سو اس آدمی نے اسے قتل کر دیا تو اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸۶۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :اقْتُلِ اللِّصَّ وَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لاَ تَتْبَعَكَ مِنْهُ تَبِعَةٌ.

(۲۸۶۲۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو قتل کر دے میں ضامن ہوں کوئی تیرے پیچھے نہ آئے گا۔

(۲۸۶۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ وَجَدَ

سَارِقًا فِي بَيْتِهِ ، فَأَصْلَتَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ ، وَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَقَتَلَهُ.

(۲۸۶۲۲) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اپنے گھر میں ایک چور کو پایا تو آپ ؓ نے اس پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ اور اگر ہم آپ ؓ کو چھوڑ دیتے تو آپ ؓ ضرور اسے قتل کر دیتے۔

(۲۸۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ ، يُرِيدُ نَفْسِي وَمَالِي ؟ فَقَالَ : لَوْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ يُرِيدُ نَفْسِي وَمَالِي ، لَرَأَيْتُ أَنْ قَدْ حَلَّ لِي قَتْلُهُ.

(۲۸۶۲۳) حضرت حجیر بن ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے دریافت کیا کہ آپ ؓ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص میری جان اور میرے مال کے ارادے سے مجھ پر داخل ہو تو میں کیا کروں؟ آپ ؓ نے فرمایا: اگر کوئی مجھ پر میری جان اور میرے مال کے ارادے سے آئے تو میری رائے ہے کہ میرے لیے اس کا قتل حلال ہو گیا۔

(۲۸۶۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الرَّجُلُ يَأْتِينِي يُرِيدُ مَالِي ؟ قَالَ : ذَكِّرْهُ اللَّهَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ ؟ قَالَ : فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ حَوْلِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ ، قَالَ : فَإِنْ نَأَى عَنِّي السُّلْطَانُ ؟ قَالَ : فَقَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَمْنَعَ مَالَكَ ، وَتَكُونَ فِي شُهَدَاءِ الآخِرَةِ. (احمد ۲۹۴۔ طبرانی ۷۴۷)

(۲۸۶۲۴) حضرت مخارق ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! جو آدمی میرے مال کے ارادے سے میرے پاس آئے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرو اس نے عرض کی، اگر وہ نصیحت نہ پکڑے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم اس کے خلاف اپنے اردگرد موجود مسلمانوں سے مدد مانگو، اس نے عرض کی اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم بادشاہ سے اس کے خلاف مدد مانگو اس نے عرض کی اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے مال کی حفاظت کرلو اور تم آخرت کے شہدا میں ہو جاؤ۔

(۲۸۶۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَرَكَ قِتَالَ رَجُلٍ يَقْطَعُ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ ، أَوْ يَطْرُقُهُ فِي بَيْتِهِ تَأَثُّمًا مِنْ ذَلِكَ.

(۲۸۶۲۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جس نے ایسے شخص سے قتال کو چھوڑا ہو جو اس پر ڈاکہ ڈال رہا ہو یا رات کو اس کے گھر میں گھس آیا ہو، اس کو گناہ سمجھتے ہوئے۔

(۲۸۶۲٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اقْتُلِ اللِّصَّ ، وَالْحَرُورِيَّ ، وَالْمُسْتَعْرِضَ.

(۲۸۶۲۶) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: چور کو خارجی کو اور خارجیوں میں سے جائزہ لے کر مارنے والوں کو قتل کردو۔

(۲۸۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :أَصْلَتَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى لِصٍّ بِالسَّيْفِ ، فَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَقَتَلَهُ.

(۲۸۶۲۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ایک چور پر تلوار سے حملہ کردیا پس اگر ہم آپ ؓ کو چھوڑ دیتے تو آپ ؓ ضرور اسے قتل کردیتے۔

(۲۸۶۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (ابو داؤد ۴۷۳۹۔ ترمذی ۱۴۲۱)

(۲۸۶۲۸) حضرت سعید بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کردیا گیا تو شہید ہے۔

(۲۸۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (بخاری ۲۴۸۰۔ ابو داؤد ۴۷۳۸)

(۲۸۶۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کردیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۳۰) حَدَّثَنَا هشيم ، عن جرير ، عن الضحاك ، عن ابن عباس، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (احمد ۳۰۵۔ طبرانی ۱۲۶۴۲)

(۲۸۶۳۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کردیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (ابن ماجه ۲۵۸۱)

(۲۸۶۳۱) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کردیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۳۳) الْعَقْلُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

دیت قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگی

(۲۸۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:سَأَلَهُ ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنِ الْعَقْلِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ،

أَوْ عَلَى الأَعْطِيَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۸۶۳۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ھبیرہ ؒ نے حضرت عامر ؒ سے دیت کے متعلق سوال کیا کہ دیت قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگی یا عام لوگوں پر بھی؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں بلکہ قوم کے سربراہوں پر۔

(۲۸٦۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : الْعَقْلُ ، وَالْقَسَامَةُ ، وَالشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۸۶۳۳) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: دیت قسامت اور شفعہ قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگا۔

(۲۳٤) الشَّيْءُ يَسْقُطُ ، فَيَقَعُ عَلَى إِنْسَانٍ

اس چیز کا بیان جو نیچے گری پس کسی انسان پر جا پڑی

(۲۸٦۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجَرَّةِ تُوضَعُ عَلَى الْجِدَارِ فَتُصِيبُ إِنْسَانًا ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَصْلُ الْجِدَارِ لِصَاحِبِ الْجَرَّةِ لَمْ يَضْمَنْ مَا أَصَابَتْ ، وَفِي الشَّيْءِ يُوضَعُ عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِنْ مِلْكِهِ.

(۲۸۶۳۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے گھڑے کے بارے میں مروی ہے کہ جو دیوار پر رکھا ہوتھا کہ وہ کسی انسان پر جا پڑا آپ ؒ نے فرمایا: اگر دیوار کی بنیاد گھڑے کے مالک کی تھی تو اس سے پہنچنے والے نقصان کا ضامن نہیں ہوگا اس لیے کہ اس صورت میں وہ شئے جس شئے پر رکھی گئی تھی اپنی ہی ملک تھی۔

(۲۳۵) الرَّجُلُ يُقْتَصُّ لَهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

اس آدمی کا بیان جس کے لیے جان سے کم میں قصاص لیا جا رہا ہو

(۲۸٦۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يَقْتَصَّ الرَّجُلُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۸۶۳۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ یہ رائے نہیں رکھتے تھے کہ ایک آدمی دو آدمیوں سے جان سے کم میں قصاص لے۔

(۲۳٦) الْمَرْأَةُ تُضْرَبُ وَهِيَ حَامِلٌ

اس عورت کا بیان جسے حاملہ ہونے کی صورت میں مارا جائے

(۲۸٦۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، كَانَ يَقُولُ : إِذَا قُتِلَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ فَدِيَةٌ وَغُرَّةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُلْقِهِ.

(۲۸۶۳۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے اگر عورت کو حاملہ ہونے کی صورت میں قتل کر دیا تو دیت اور ایک غلام یا باندی لازم ہوگی اگر چہ اس عورت نے بچہ کو نہ جنا ہو۔

(۲۸۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ وَهِيَ حَامِلٌ ، فِي جَنِينِهَا شَيْءٌ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَقْذِفَهُ.

(۲۸۶۳۷) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو حاملہ ہونے کی حالت میں قتل کر دیا گیا تھا کیا اس کے بچہ کو لازم ہوگا؟ راوی نے فرمایا: آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ بچہ کو جن دے۔

(۲۳۷) إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ الْعَبْدَ عَمْدًا

جب غلام غلام کو قصداً قتل کر دے

(۲۸۶۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا فَاقْتُلْهُ بِهِ ، وَثَمَنُ الأَوَّلِ فَأَخْرِجْهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَأَعْطِهِ مَوَالِيَهُ.

(۲۸۶۳۸) حضرت موسیٰ بن ابوفرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ غلام جو کسی غلام کو قصداً قتل کر دے تو تم بدلے میں اسے قتل کر دو اور پہلے کی قیمت تم بیت المال سے نکال کر اس کے آقاؤں کو دے دو۔

(۲۳۸) الْقَتِيلُ يُوجَدُ فِي سُوقٍ

اس مقتول کا بیان جو بازار میں پڑا ہوا ملے

(۲۸۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَدِيُّ بْنُ أَرْطَاةَ قَاضِي الْبُصْرَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِنِّي وَجَدْتُ قَتِيلاً فِي سُوقِ الْجَزَّارِينَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْقَتِيلُ فَدِيَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۶۳۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بصرہ کے قاضی حضرت عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ میں نے قصابوں کے بازار میں ایک مقتول پایا ہے میں کیا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بہر حال مقتول اس کی دیت بیت المال سے ادا ہوگی۔

(۲۳۹) الرَّجُلُ يُكْرِي الدَّابَّةَ

اس آدمی کا بیان جو سواری کرایہ پر دیتا ہو

(۲۸۶٤۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْمُكَارِي يَسُوقُ بِالْمَرْأَةِ ؟ فَأَكْثَرُ عِلْمِي

أَنَّهُمَا قَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۸۶۴۰) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رضی اللہ عنہ اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے گھوڑے اور خچر کو کرایہ پر دینے والے کے متعلق پوچھا جن کو عورت لے کر چلتی ہو؟ پس میرے اکثر علم کے مطابق ان دونوں حضرات نے یہ ارشاد فرمایا: اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(٢٤٠) الْوَالِي يَأْمُرُ الْقَوْمَ بِالشَّيْءِ

اس حاکم کا بیان جو ایک قوم کو کسی چیز کا حکم دے

(٢٨٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَرِيفٌ لِجُهَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيَ بِأَسِيرٍ فِي الشِّتَاءِ ، فَقَالَ لأُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ :اذْهَبُوا بِهِ فَأَدْفُوهُ ، قَالَ :وَكَانَ الدَّفْءُ بِلِسَانِهِمْ عِنْدَهُمُ الْقَتْلَ ، فَذَهَبُوا بِهِ فَقَتَلُوهُ ، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ؟ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَأْمُرْنَا أَنْ نَقْتُلَهُ ، قَالَ:وَكَيْفَ قُلْتُ لَكُمْ؟ قَالَ :قُلْتَ لَنَا:اذْهَبُوا بِهِ فَأَدْفُوهُ، قَالَ:فَقَالَ:قَدْ شَرِكْتُكُمْ إِذًا، اعْقِلُوهُ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ. قَالَ :فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَامِرًا ، قَالَ :صَدَقَ ، وَعَرَفَ الْحَدِيثَ.

(۲۸۶۴۱) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جھینہ میں ایک نگران نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سردیوں میں ایک قیدی لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جھینہ کے چند لوگوں سے فرمایا: تم اسے لے جاؤ اور اسے گرم لباس پہناؤ۔ راوی فرماتے ہیں کہ دف کا لفظ ان کی زبان میں قتل کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ پس وہ اس شخص کو لے گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا سو بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں کیسے کہا تھا؟ تم اسے لے جاؤ اور اسے قتل کر دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق تب میں تمہارے ساتھ شریک ہوگیا۔ تم اس کی دیت ادا کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے یہ حدیث حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بیان کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اور آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث کو پہچان لیا۔

(٢٤١) امْرَأَةٌ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَزْمُومَةً ، فَانْخَرَمَ أَنْفُهَا

ایک عورت نے نذر مانی وہ اپنی ناک میں نکیل باندھ کر حج کرے گی پس اس کی ناک پھٹ جاتی ہے

(٢٨٦٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تُقَادَ مَزْمُومَةً بِزِمَامٍ فِي أَنْفِهَا ، فَوَقَعَ بَعِيرُهَا ، فَانْقَطَعَ زِمَامُهَا ، فَخُرِمَ أَنْفُهَا ، فَأَتَتْ عَلِيًّا تَطْلُبُ عَقْلَهَا ، فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ :إِنَّمَا نَذَرْتِيهِ لِلَّهِ.

(۲۸۶۴۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ جانور کی لگام اپنی ناک میں باندھ کر آگے چلے گی

پس اس کا اونٹ گر گیا اور اس کی لگام ٹوٹی اور اس کی ناک پھٹ گئی پھر وہ عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی دیت طلب کرنے کے لیے آئی تو آپ نے اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا: بے شک تو نے تو اللہ کے لیے نذر مانی تھی۔

(۲٤۲) فِيمَنْ قَتَلَ رَجُلاً خَطَأً ، ثُمَّ آخَرَ عَمْدًا

اس آدمی کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو غلطی سے قتل کیا اور دوسرے کو قصداً قتل کر دیا

(٢٨٦٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلاً خَطَأً ثُمَّ آخَرَ عَمْدًا ، قَالَ : فَلْيُؤَدِّ الْخَطَأَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَقْلُهُ قَبْلَ الْعَمْدِ ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ : وَقَتَلَ عَمْدًا ، ثُمَّ قَتَلَ خَطَأً ؟ قَالَ : فَلاَ يُؤَدِّ ، مِنْ أَجْلِ إِنَّهُ قَدْ غُلِقَ دَمُهُ.

(۲۸۶۴۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی نے کسی آدمی کو غلطی سے قتل کیا پھر اس نے کسی دوسرے آدمی کو قصداً قتل کر دیا تو وہ اس غلطی کی دیت ادا کرے گا اس وجہ سے کہ قتل عمد سے ہی اس کی دیت ثابت ہو چکی تھی ایک شخص نے ان سے پوچھا: اور کسی نے قصداً قتل کیا پھر اس نے غلطی سے قتل کر دیا تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دیت ادا نہیں کرے گا اس وجہ سے کہ تحقیق اس کے خون کا فدیہ نہیں دیا گیا۔

(۲٤۳) رَجُلٌ قَتَلَ عَمْدًا ، فَفَرَّ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ

ایک آدمی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا پھر وہ بھاگ گیا پس اس پر قدرت حاصل نہ ہو سکی

(٢٨٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَفَرَّ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ ، وَتَرَكَ مَالاً ، فَدِيَتُهُ فِي مَالِهِ دِيَةُ الْمَقْتُولِ ، قِيلَ لَهُ : سُجِنَ الْقَاتِلُ حَتَّى مَاتَ ؟ قَالَ : قَدْ قَتَلُوهُ ، حَبَسُوهُ حَتَّى مَاتَ فِي السِّجْنِ.

(۲۸۶۴۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: ایک آدمی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا پھر وہ بھاگ گیا اور اس پر قابو حاصل نہ ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا درانحالیکہ اس نے مال چھوڑا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مقتول کی دیت اس کے مال میں لازم ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا؟ اس قاتل کو قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق ان لوگوں نے ہی اسے قتل کر دیا! انہوں نے اس کو قید کر دیا یہاں تک کہ جیل میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

(۲٤٤) الرَّجُلُ يُوجَدُ مقطعا

اس آدمی کا بیان جو ٹکڑوں کی حالت میں مرا ہوا پایا گیا

(٢٨٦٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي ثَلاَثَةِ

أَحْيَاءٍ ؛ رَأْسُهُ فِي حَيٍّ ، وَرِجْلاَهُ فِي حَيٍّ ، وَوَسَطُهُ فِي حَيٍّ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :يُصَلَّى عَلَى الْوَسَطِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَسَطِ الدِّيَةُ ، وَقَسَامَةٌ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۶۴۵) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایسے مقتول کے بارے میں سوال کیا گیا جو تین محلوں میں پڑا ہوا پایا گیا بایں طور پر کہ اس کا سر ایک محلہ میں ملا، اور اس کی ٹانگیں کسی اور محلہ میں اور اس کا درمیانی حصہ کسی اور محلہ میں تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کے درمیانی حصہ پر نماز جنازہ پڑھا جائے گا اور جس جگہ سے درمیانی حصہ ملا تھا ان لوگوں پر دیت اور قسامت ہوگی کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے۔

(٢٤٥) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي دِيَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ مُغَلَّظَةٌ

جو یوں کہے: دراہم اور دنانیر کی دیت سخت قسم کی نہیں ہے

(٢٨٦٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :لَيْسَ فِي دِيَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ مُغَلَّظَةٌ ، إِنَّمَا الْمُغَلَّظَةُ فِي الإِبِلِ.

(۲۸۶۴۶) حضرت معمر رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دراہم اور دنانیر کی ذریعہ دیت سخت نہیں ہوتی بے شک سخت قسم کی دیت تو اونٹ میں ہوتی ہے۔

(٢٤٦) الرَّجُلُ يُصَالِحُ عَلَى الدِّيَةِ ، ثُمَّ يَقْتُلُ الْقَاتِلَ

اس آدمی کا بیان جس نے دیت پر مصالحت کرلی پھر اس نے قاتل کو قتل کر دیا

(٢٨٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ هَارُونَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ ، قَالَ :يُقْتَلُ ، أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ :(فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ)؟.

(۲۸۶۴۷) حضرت ھارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اپنی دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کر دیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو قتل کر دیا جائے گا کیا تم نے سنا نہیں؟ اللہ رب العزت فرماتے ہیں اس کے لیے دردناک عذاب ہے؟

(٢٨٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ وَلاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۶۴۸) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے دیت لی جائے گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ ، فَعَفَا عَنْهُ ، ثُمَّ رَاحَ

فَقَتَلَهُ ، قَالَ الْحَسَنُ :لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۶۴۹) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس کے ایک مقتول کو قتل کر دیا گیا تھا پس اس نے قاتل کو معاف کر دیا پھر وہ قاتل آیا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٧) امْرَأَةٌ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَى

وہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوگئی

(٢٨٦٥٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَى ، فَحُبِسَتْ لِتَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تُرْجَمُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَتَلَهَا ، قَالَ :قَالَ عَامِرٌ :لاَ أَعْلَمُ فِيهَا شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلسُّلْطَانِ ، يَحْكُمُ فِيهِ مَا شَاءَ

قَالَ :وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَحَقَّ بِهَا ، بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :فِي الْوَلَدِ غُرَّةٌ.

(۲۸۶۵۰) حضرت زہیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؒ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جو زنا سے حاملہ ہوگئی، پس اس کو قید کر لیا گیا تا کہ وہ اپنے پیٹ میں موجود بچہ کو جن دے پھر اس کو رجم کر دیا جائے گا اس عورت کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ حضرت عامر ؒ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس بات کے کہ وہ بچہ بادشاہ کے حوالہ ہوگا وہ جو چاہے اس کے بارے میں فیصلہ کر دے اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی اس عورت کا زیادہ حقدار نہیں ان میں بعض بعض میں سے ہیں اور حضرت حماد ؒ نے فرمایا: بچہ میں ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(٢٤٨) صَاحِبُ الْمَعْبَرِ يَعْبُرُ بِدَوَابَّ

دریا کے گھاٹ والے کا بیان جو کسی سواری کو عبور کروائے

(٢٨٦٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، فِي صَاحِبِ الْمَعْبَرِ يَعْبُرُ بِدَوَابَّ فَغَرِقَتْ ، قَالَ :لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۵۱) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے دریا کے گھاٹ والے کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی سوار کو اس پار کروانا چاہا پس وہ سواری ڈوب گئی آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

(۲٤۹) فِي شَحْمَةِ الأُذُنِ

کان کی لو کے بیان میں

(۲۸٦٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي شَحْمَةِ الأُذُنِ ثُلُثُ دِيَةِ الأُذُنِ.

(۲۸٦۵۲) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ؓ نے ارشاد فرمایا: کان کی لو میں کان کی دیت کا تہائی حصہ لازم ہے۔

(۲۸٦٥۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :اخْتُصِمَ إِلَى عَلِيٍّ فِي ثَوْرٍ نَطَحَ حِمَارًا فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنْ كَانَ الثَّوْرُ دَخَلَ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ ، فَقَدْ ضَمِنَ ، وَإِنْ كَانَ الْحِمَارُ دَخَلَ عَلَى الثَّوْرِ فَقَتَلَهُ ، فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸٦۵۳) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کی خدمت میں ایک معاملہ پیش کیا گیا کہ ایک بیل نے گدھے کو سینگ مار کر اسے قتل کر دیا اس پر حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر بیل نے اس گدھے پر داخل ہو کر اسے مار دیا تو اس کا مالک ضامن ہوگا اور اگر وہ گدھا اس بیل پر داخل ہوا پھر اس بیل نے اسے مار دیا تو اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸٦٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ، ثُمَّ تُقَامُ الْحُدُودُ ، يَعْنِي فِي الْقَوْمِ يَجْرَحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۲۸٦۵۴) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کوئی بعض افراد کے لیے بعض سے قصاص لیا جائے گا پھر سزاؤں کو قائم کیا جائے گا یعنی ان لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا، جس میں سے بعض نے بعض کو زخمی کر دیا ہو۔

(۱) مَا جَاءَ فِي التَّشَفُّعِ لِلسَّارِقِ

ان روایات کا بیان جو چور کی سفارش کرنے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۸٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُسَامَةَ : يَا أُسَامَةُ ، لاَ تَشْفَعْ فِي حَدٍّ ، وَكَانَ إِذَا شَفَعَ شَفَّعَهُ. (ابن سعد ٦٩)

(۲۸٦۵۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے اسامہ رضی اللہ عنہ! سزا کے بارے میں ہرگز سفارش مت کرو۔ اور آپ رضی اللہ عنہ جب سفارش کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سفارش قبول فرماتے۔

(۲۸٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لاَ يُشَفَّعُ فِي حَدٍّ.

(۲۸٦۵٦) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد کے بارے میں ہرگز سفارش نہیں کی جائے گی۔

(۲۸٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَتَشَفَّعَ لَهُ ، فَقَالُوا : أَتَشْفَعُ لِسَارِقٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ ، فَلاَ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ إِنْ عَفَا عَنْهُ.

(۲۸٦۵۷) حضرت فرافصہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ ایک چور کو لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی سفارش فرمائی اس پر لوگ کہنے لگے: کیا آپ رضی اللہ عنہ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! جب تک اسے امام کے پاس نہ لے جایا گیا ہو جب اسے امام کے پاس لے گئے تو اللہ بھی اسے معاف نہیں کرے گا اگر امام نے اسے معاف کر دیا۔

(۲۸۶۵۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۶۵۸) حضرت فرافصہ رضی اللہ عنہ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۶۵۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا شَفَعَ لِسَارِقٍ ، فَقِيلَ لَهُ ، تَشْفَعُ لِسَارِقٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ ذَلِكَ يُفْعَلُ مَا لَمْ يُبَلَّغْ بِهِ الإِمَامُ ، فَإِذَا بُلِّغَ بِهِ الإِمَامُ فَلاَ أَعْفَاهُ اللَّهُ إِنْ أَعْفَاهُ.

(۲۸۶۵۹) حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کی سفارش کی تو آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! بے شک ایسا کیا جا سکتا ہے جب کہ اسے امام تک نہ پہنچا دیا گیا ہو اور جب امام کے پاس پہنچ جائے تو اللہ بھی اسے معاف نہیں کریں گے اگر اس نے اسے معاف کر دیا۔

(۲۸۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ ؛ أَنَّ سَارِقًا مَرَّ بِهِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ فَشَفَعَا لَهُ ، فَقِيلَ لَهُمَا : وَتَرَيَانِ ذَلِكَ ؟ فَقَالاَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ.

(۲۸۶۶۰) حضرت سلیمان بن ابی کبشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک چور کو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزارا گیا تو ان دونوں نے اس کی سفارش کی ان دونوں حضرات سے پوچھا گیا: آپ دونوں کی یہ رائے ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: جی ہاں! جب تک اس کو امام کے پاس نہ لے جایا گیا ہو۔

(۲۸۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ. (ابو داؤد ۳۵۹۲۔ احمد ۷۰)

(۲۸۶۶۱) حضرت عبد الوہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی سفارش کو اللہ کی سزاؤں میں سے سزا کے لیے حائل کیا تو تحقیق اس نے اللہ کی اس کے حکم میں مخالفت کی۔

(۲۸۶۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّمَ فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ لأَقَمْتُ عَلَيْهَا الْحَدَّ. (بخاری ۳۴۷۵۔ مسلم ۱۳۱۵)

(۲۸۶۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں بات کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتی تو میں ضرور اس پر سزا جاری کرتا۔

(۲۸۶۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ أُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَمَّا سَرَقَتِ الْمَرْأَةُ تِلْكَ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمْنَا ذَلِكَ ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَجِئْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكَلِّمُهُ وَقُلْنَا : نَحْنُ نَفْدِيهَا بِأَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَطَهَّرُ خَيْرٌ لَهَا ، فَلَمَّا سَمِعْنَا لِينَ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَتَيْنَا أُسَامَةَ ، فَقُلْنَا : كَلِّمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ، قَامَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : مَا إِكْثَارُكُمْ عَلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، وَقَعَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بِالَّذِي نَزَلَتْ بِهِ ، لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا. (احمد ۴۰۹۔ طبرانی ۷۹۲)

(۲۸۶۶۳) حضرت مسعود فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے گھر سے چادر چوری کی تو ہم نے اس بات کو بہت بڑا سمجھا، اور اس عورت کا تعلق قریش سے تھا پس ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بات چیت کرنے کے لیے آئے اور ہم نے عرض کی: ہم اس عورت کا چالیس اوقیہ چاندی فدیہ دیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پاک ہو جائے یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جب ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے نرم بات سنی تو ہم حضرت اسامہ ﷺ کے آئے اور ہم نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں بات کریں جب رسول اللہ ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا کے بارے میں مجھ پر کیوں اپنی تعداد کو بڑھا رہے ہو جو اللہ کی بندیوں میں سے ایک بندی پر ثابت ہو چکی ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی اس مقام پر اترتی جس مقام پر آج یہ عورت اتری ہے تو محمد ﷺ ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔

(۲) السَّتْرُ عَلَى السَّارِقِ

چور کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

(۲۸۶۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، يَقُولُ : لَوْ أَخَذْتُ شَارِبًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَسْتُرَهُ اللَّهُ ، وَلَوْ أَخَذْتُ سَارِقًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَسْتُرَهُ اللَّهُ.

(۲۸۶۶۴) حضرت زبید بن الصلت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شرابی کو پکڑ لوں تو یہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی کریں گے اور اگر میں کسی چور کو پکڑ لوں تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

(۲۸۶۶۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِعَمَّارٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَوَضَعَ فِي أَثَرِهَا جَفْنَةً ، وَدَعَا الْقَافَةَ ، فَقَالُوا : حَبَشِيٌّ ، فَاتَّبَعُوا أَثَرَهُ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى حَائِطٍ وَهُوَ يُقَلِّبُهَا ، فَأَخَذَهَا وَتَرَكَهُ ، فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : أَسْتُرُ عَلَيْهِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيَّ.

(۲۸۶۶۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار کی مزدلفہ میں زنبیل چوری ہو گئی تو آپ نے اس کے پیچھے ایک پیالہ رکھ دیا اور قیافہ شناس کو بلایا: پس وہ لوگ کہنے لگے: کہ کوئی حبشی ہے انہوں نے اس کے نشان کا پیچھا کیا: یہاں تک کہ وہ ایک

باغ تک پہنچے اور وہ حبشی اسے الٹ پلٹ کر رہا تھا آپ نے اپنی زنبیل لے لی اور اس حبشی کو چھوڑ دیا تو آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس کی پردہ پوشی کی شاید اللہ مجھ پر بھی پردہ پوشی فرما دے۔

(۲۸۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَمَّارًا ، وَالزُّبَيْرَ أَخَذُوا سَارِقًا فَخَلَّوْا سَبِيلَهُ ، فَقُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : بِئْسَ مَا صَنَعْتُمْ حِينَ خَلَّيْتُمْ سَبِيلَهُ ، فَقَالَ : لاَ أُمَّ لَكَ ، أَمَا لَوْ كُنْتَ أَنْتَ لَسَرَّكَ أَنْ يُخَلَّى سَبِيلُكَ.

(۲۸۶۶۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر نے ایک چور کو پکڑا پھر انہوں نے اس کو جانے دیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ سب نے برا کیا جب آپ نے اس کا راستہ خالی چھوڑا! اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تیری ماں مرے، اگر اس کی جگہ تو ہوتا تو ضرور خواہش کرتا کہ تیرا راستہ خالی چھوڑ دیا جائے۔

(۲) فِي السَّارِقِ ، مَنْ قَالَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

چور کے بارے میں جو یوں کہے! دس دراھم سے کم میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا

(۲۸۶۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ. (بخاری ۶۷۹۷۔ مسلم ۱۳۱۴)

(۲۸۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(۲۸۶۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالاَ جَمِيعًا : أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (بخاری ۶۷۹۰۔ مسلم ۱۳۱۲)

(۲۸۶۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کاٹنا چار دینار یا اس سے زائد میں ہوگا۔

(۲۸۶۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ. (ابوداؤد ۲۴۳۔ ابویعلی ۵۳۳۳)

(۲۸۶۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو وَاقِدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ. (ابن ماجہ ۲۵۸۶۔ احمد ۱۶۹)

(۲۸۶۷۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت کے برابر کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۷۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فِي بَيْضَةِ حَدِيدٍ ، ثَمَنُهَا رُبْعُ دِينَارٍ.

(۲۸۶۷۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوہے کے انڈے کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت چار دینار تھی۔

(۲۸۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : الْقَطْعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ. (احمد ۱۸۰۔ بیہقی ۲۵۹)

(۲۸۶۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہاتھ کاٹنا ڈھال کی قیمت میں ہوگا۔

(۲۸۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (مالك ۸۳۲۔ ابن حبان ۴۴۶۲)

(۲۸۶۷۳) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کاٹنا چار دینار یا اس سے زائد کی قیمت میں ہوگا۔

(۲۸۶۷۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ : فِي كَمْ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ ؟ فَقَالَ : قَدْ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ فِيمَا لاَ يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ ، أَوْ ثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۷۴) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ کتنی قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اتنی قیمت میں ہاتھ کاٹا تھا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ وہ چیز میرے لیے پانچ درہم یا تین درہم کی بھی ہو۔

(۲۸۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُطِعَ.

(۲۸۶۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک ڈھال چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۲۸۶۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : تُقْطَعُ الْيَدُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، قَالَ : قُلْتُ : ذَكَرَ لَكَ ثَمَنَهُ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةٌ ، أَوْ خَمْسَةٌ.

(۲۸۶۷۶) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، ڈھال کی قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی! کیا آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس ڈھال کی قیمت بیان کی تھی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: چار یا پانچ درہم۔

(۲۸۶۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ فَرَاهِيجَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولاَنِ . لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِلاَّ فِي أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا.

(۲۸۶۷۷) حضرت داود بن فراہیج ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابو سعید خدری ؓ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر چار درہم یا اس سے زائد کی چوری میں۔

(۲۸۶۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ :قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عُثْمَانَ قَطَعَ فِي أُتْرُجَّةٍ، قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ. (مالك ۸۳۲)

(۲۸۶۷۸) حضرت عبداللہ بن ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں جانتی ہوں کہ حضرت عثمان ؓ نے ایک سنگترے کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم لگائی گئی تھی۔

(۲۸۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ، وَقَالَتْ عَمْرَةُ :قَطَعَ عُمَرُ فِي أُتْرُجَّةٍ.

(۲۸۶۷۹) حضرت عمرہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: -چار دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور حضرت عمرہ ؓ نے فرمایا: حضرت عمر ؓ نے ایک سنگترے کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

(۲۸۶۸۰) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری میں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ (ح) وَإِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلاَّ فِي خَمْسٍ.

(۲۸۶۸۱) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: پانچوں انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی مگر پانچ درہم تک کی چوری میں۔

(۲۸۶۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: لاَ تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلاَّ فِي خَمْسٍ.

(۲۸۶۸۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ؒ نے ارشاد فرمایا: پانچوں انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی مگر پانچ درہم تک کی چوری میں۔

(۲۸۶۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عن عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَطَعَ فِي نَعْلَيْنِ.

(۲۸۶۸۳) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے جوتوں کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانُوا يَتَسَارَقُونَ السِّيَاطَ فِي طَرِيقِ

مَكَّةَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : لَئِنْ عُدْتُمْ لأَقْطَعَن فِيهِ.

(۲۸۶۸۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ مکہ کے راستے سے کچھ چیزیں چوری کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو میں تمہارے ہاتھ کٹوا دوں گا۔

(۲۸۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.

(مسلم ۱۳۱۴۔ ابن ماجه ۲۵۸۳)

(۲۸۶۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ چور پر لعنت کرے وہ انڈہ چوری کرتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور وہ رسی چوری کرتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

(۲۸۶۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُثْمَانُ بِرَجُلٍ سَرَقَ أُتْرُجَّةً ، فَقَوَّمَهَا رُبْعَ دِينَارٍ ، فَقَطَعَ يَدَهُ.

(۲۸۶۸۶) حضرت ابوبکر بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے ایک سنگترہ چوری کیا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت چار دینار لگائی سو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(٤) مَنْ قَالَ لاَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

جن حضرات کے نزدیک دس دراھم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(۲۸۶۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : لاَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي دُونِ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور ڈھال کی قیمت دس دراھم ہیں۔

(۲۸۶۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ڈھال کی قیمت دس دراھم ہیں۔

(۲۸۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُقْطَعُ إِلاَّ فِي دِينَارٍ ، أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۹) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے مگر ایک دینار یا دس دراھم کی قیمت میں۔

(۲۸۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :قِيمَةُ الْمِجَنِّ دِينَارٌ ، الَّذِي تُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ.

(۲۸۶۹۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر ؒ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت ایک دینار ہے جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۶۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَدْنَى مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ ، وَكَانَ يُقَوَّمُ الْمِجَنُّ فِي زَمَانِهِمْ دِينَارًا ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۹۱) حضرت عبدالملک بن ابوسلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے کم درجہ کسی چیز میں جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ ڈھال کی قیمت ہے اور ڈھال کی قیمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں ایک دینار یا دس دراھم لگائی جاتی تھی۔

(۲۸۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِلاَّ فِي تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :كَمْ قِيمَتُهُ ؟ قَالَ :دِينَارٌ.

(۲۸۶۹۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ڈھال چمڑے کی ڈھال میں راوی کہتے ہیں! میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا: اس کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ایک دینار۔

(۲۸۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ السَّارِقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَكَانَ الْمِجَنُّ يَوْمَئِذٍ لَهُ ثَمَنٌ ، وَلَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ.

(عبدالرزاق ۹۵۹

(۲۸۶۹۳) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چیز کی چوری میں کاٹا جاتا تھا اور ڈھال کی اس وقت ایک قیمت ہوتی تھی۔ اور اس وقت اور گھٹیا چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

(۲۸۶۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يُقْطَعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

(۲۸۶۹۴) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٢٨٦٩٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : إِنَّ سَرِقَتَهُ لاَ تَسْوَى عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَقُوِّمَتْ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۶۹۵) حضرت قاسم رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم جاری فرمایا: اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے! بے شک اس کی چوری کردہ چیز کی قیمت دس دراھم کے برابر نہیں، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی قیمت آٹھ دراھم لگائی گئی پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٨٦٩٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقُلْت لَهُ : إِنَّ أَصْحَابَكَ ؛ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيَّ ، وَابْنَ يَسَارٍ يَقُولُونَ : ثَمَنُ الْمِجَنِّ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَضَتْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(عبدالرزاق ۱۸۹۵۱)

(۲۸۶۹۶) حضرت عمرو بن شعیب رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب رطیٹیلہ کے پاس داخل ہوا اور میں نے ان سے عرض کی! یقیناً آپ رطیٹیلہ کے اصحاب عروہ بن زبیر، محمد بن مسلم زھری اور ابن یسار رحمہم اللہ یہ سب فرماتے ہیں: ڈھال کی قیمت پانچ دراھم ہیں۔ اس پر آپ رطیٹیلہ نے فرمایا: بہرحال اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت گزر چکی ہے وہ دس دراھم ہے۔

(٢٨٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ. (بخاری ۶۷۹۲۔ مسلم ۱۳۱۳)

(۲۸۶۹۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حقیر اور گھٹیا چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

(٥) فِي السَّارِقِ ، يُؤْخَذُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ بِالْمَتَاعِ

(٢٨٦٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۶۹۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(٢٨٦٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۶۹۹) حضرت عمرو بن شعیب رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اس چور کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ

گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۷۰۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۷۰۰) حضرت موسیٰ بن ابوالفرات ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ نَقَبَ ، فَأُخِذَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۰۱) حضرت حارث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا تحقیق جس نے نقب لگائی تھی پس اسے اسی حالت میں پکڑ لیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ سَرِقَةً ، ثُمَّ كَوَّرَهَا ، فَأُدْرِكَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۰۲) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے چوری کی پھر سامان کو گٹھڑی میں لپیٹ لیا پس اسے گھر سے نکلنے سے قبل ہی پکڑ لیا گیا؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۸۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يُخْرِجَ الْمَتَاعَ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۷۰۳) حضرت زکریا ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ سامان گھر سے نکال لے۔

(۲۸۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يُؤْخَذُ السَّارِقُ قَدْ أَخَذَ الْمَتَاعَ ، وَقَدْ جَمَعَهُ فِي الْبَيْتِ ؟ قَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ ، زَعَمُوا ، قَالَ : وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : مَا أَرَى عَلَيْهِ قَطْعًا.

(۲۸۷۰۴) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریشید سے دریافت کیا: چور کو سامان گھر میں جمع کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ سامان کو نکال لے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے یوں کہا ہے اور حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا: میں رائے نہیں رکھتا کہ اس کا ہاتھ کٹے۔

(۲۸۷۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ لِصًّا نَقَبَ بَيْتَ قَوْمٍ ، فَأَدْرَكَهُ الْحُرَّاسُ فَأَخَذُوهُ ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي الأَسْوَدِ ، فَقَالَ : وَجَدْتُمْ مَعَهُ شَيْئًا ، فَقَالُوا : لاَ ، فَقَالَ : الْبَائِسُ أَرَادَ أَنْ يَسْرِقَ فَأَعْجَلْتُمُوهُ ، فَجَلَدَهُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ سَوْطًا.

(۲۸۷۰۵) حضرت داود ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحرب بن ابوالاسود ریشید نے فرمایا: ایک چور نے چند لوگوں کے گھر میں نقب

لگائی اس کو چوکیداروں نے اسے دیکھ لیا اور اس کو پکڑ کر اس کا معاملہ حضرت ابوالاسود ریشید کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ریشید نے پوچھا: تم نے اس کے پاس کوئی چیز پائی؟ انہوں نے کہا نہیں آپ ریشید نے فرمایا: اس غریب و حاجتمند نے چوری کا ارادہ کیا پس تم نے اس پر جلدی کی سو آپ ریشید نے اسے پچیس کوڑے مارے۔

(۲۸۷۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي سَارِقٍ : لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الدَّارِ ، لَعَلَّهُ تَعْرِضُ لَهُ تَوْبَةٌ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدَّارِ.

(۲۸۷۰۶) حضرت حمید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے چور کے بارے میں خط لکھا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ سامان لے کر گھر سے نکل جائے شاید کہ گھر سے نکلنے سے قبل ہی اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔

(۲۸۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِذَا لَمْ يَخْرُجْ بِالْمَتَاعِ لَمْ يُقْطَعْ ، فَقَالَتْ : لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلاَّ سِكِّينًا لَقَطَعْتُهُ.

(۲۸۷۰۷) حضرت عبدالرحمن بن قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ یوں کہتے ہیں، جب چور سامان لے کر نہیں نکلا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اگر میں نہ بھی پاؤں مگر ایک چھری تو بھی میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹوں گی۔

(٦) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ ، وَيَقْتُلُ

اس آدمی کے بارے میں جس نے چوری کی اور شراب پی اور قتل کر دیا

(۲۸۷۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا زَنَى ، وَسَرَقَ ، وَقَتَلَ ، وَعَمِلَ حُدُودًا ، قَالَ : يُقْتَلُ ، وَلاَ يُزَادُ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۸۷۰۸) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جب کوئی زنا کرے اور چوری کرے اور قتل کر دے، سزاؤں والے کام کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس پر زیادتی نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۷۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَحَدُهُمَا الْقَتْلُ ، أَتَى الْقَتْلُ عَلَى الآخَرِ.

(۲۸۷۰۹) حضرت مسروق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب دو سزائیں جمع ہو جائیں ان میں سے ایک قتل ہو تو قتل دوسری سزا پر غالب آ جائے گا۔

(۲۸۷۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَتْ حُدُودٌ ، أُقِيمَتْ كُلُّهَا عَلَيْهِ.

(۲۸۷۱۰) حضرت عمر ریشید فرماتے ہیں بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: جب بہت سی سزائیں جمع ہو جائیں تو ساری کی ساری اس پر قائم

کی جائیں گی۔

(۲۸۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَرَبَ عَنقَ سَارِقٍ ، بَعْدَ أَنْ قُطِعَتْ أَرْبَعُهُ.

(۲۸۷۱۱) حضرت حسین بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو کہ آپ ؒ نے چور کی گردن ماردی بعدازیں کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے تھے۔

(۲۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشِّفَاءِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ضَرَبَ عَنقَ قيناس بَعْدَ أَنْ قُطِعَتْ أَرْبَعُهُ.

(۲۸۷۱۲) حضرت ھشام بن عروہ ؒ شفاء کے باشندوں میں سے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ نے قیناس کی گردن ماردی بعدازیں کہ اس کے چاروں ہاتھ، پاؤں کاٹ دیے گئے تھے۔

(۲۸۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : إِنْ سَرَقَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ ، ثُمَّ قَتَلَ ، فَهُوَ الْقَتْلُ ، لاَ يُقْطَعُ ، وَلاَ يُحَدُّ.

(۲۸۷۱۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ فرمایا کرتے تھے: اگر وہ چوری کرے اور شراب پی لے پھر وہ قتل بھی کردے تو اس کی سزا قتل ہوگی نہ ہاتھ کاٹا جائے گا اور نہ حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۷۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ ، يَقُولُ : تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ ، ثُمَّ يُقْتَلُ.

(۲۸۷۱۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ کو فرماتے ہوئے سنا اس پر سزائیں قائم کی جائیں گی پھر اسے قتل کردیا جائے گا۔

(۲۸۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ ، ثُمَّ يُقْتَلُ.

(۲۸۷۱۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر سزائیں قائم کی جائیں گی پھر اسے قتل کردیا جائے۔

(۲۸۷۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ حُدُودٌ فِيهَا قَتْلٌ ، فَإِنَّ الْقَتْلَ يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ أَجْمَعَ.

(۲۸۷۱۶) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب سزاؤں میں قتل بھی ہو تو قتل ان پر غالب آجائے گا۔

(۷) فِي السَّارِقِ تُقْطَعُ يَدُهُ، يُتْبَعُ بِالسَّرِقَةِ؟

اس چور کے بیان میں جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ہو کیا چوری شدہ چیز بھی واپس لی جائے گی؟

(۲۸۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يُوجَدَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَقَالَ حَمَّادٌ: يُتْبَعُ بِهَا.

(۲۸۷۱۷) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے چوری کی پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس چور پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی مگر وہ چیز جو اس کے پاس پائی جائے اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ چیز واپس کی جائے گی۔

(۲۸۷۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَأَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا قُطِعَتْ يَدُهُ، إِلاَّ أَنْ يُوجَدَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ.

(۲۸۷۱۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی مگر وہ چیز جو بعینہ اس کے پاس پائی جائے۔

(۲۸۷۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّارِقِ: إِنْ وُجِدَتِ السَّرِقَةُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا أُخِذَتْ مِنْهُ، وَقُطِعَتْ يَدُهُ، وَإِنْ كَانَ قَدِ اسْتَهْلَكَهَا، قُطِعَتْ يَدُهُ وَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۱۹) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک امام شعبی رحمہ اللہ نے چور کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر چوری شدہ چیز بعینہ اس کے پاس پائی گئی تو وہ اس سے لے لی جائے گی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر اس نے وہ چیز خرچ کر دی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس پر کسی قسم کا ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸۷۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَأَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۷۲۰) مذکورہ ارشاد بعینہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۷۲۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ يَغْرَمُ السَّارِقُ بَعْدَ قَطْعِ يَمِينِهِ، إِلاَّ أَنْ تُوجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا، فَتُؤْخَذَ مِنْهُ.

(۲۸۷۲۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو اس کا دایاں ہاتھ کاٹنے کے بعد ضامن نہیں بنایا جائے گا مگر اس چوری شدہ مال کا جو بعینہ اس کے پاس موجود تھا اس سے لے لیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ السَّارِقَ بَعْدَ مَا يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ چور کو اس کا ہاتھ کاٹ دیئے جانے کے بعد کسی چیز کا ضامن

نہیں بناتے تھے۔

(۲۸۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ قُرَيْشِ بْنِ حَيَّانَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ،قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ السَّرِقَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، أَيُغْرَمُ السَّرِقَةَ ؟ قَالَ :كَفَى بِالْقَطْعِ غُرْمًا.

(۲۸۷۲۳) حضرت مطروراّق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو کیا اس کو چوری شدہ مال کی ادائیگی کا ذمہ دار بھی بنایا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹنا ضمان کے طور پر کافی ہے۔

(۸) فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

بھگوڑے غلام کا بیان جو چوری کر لے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۸۷۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَأَلَنِي عَنِ الْعَبْدِ الآبِقِ السَّارِقِ يُقْطَعُ ؟ فَقُلْتُ :مَا بَلَغَنِي فِيهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ لَقِيتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَطَعَ عَبْدًا لَهُ ، سَارِقًا ، آبِقًا.

(۲۸۷۲۴) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس داخل ہوا تو آپ ؒ نے مجھ سے بھگوڑے چور غلام کے متعلق سوال کیا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کی، مجھے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی۔ پس جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت سالم بن عبداللہ ؒ سے ملا پس، آپ ؒ نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اپنے ایک غلام کا ہاتھ کاٹا تھا جو چور اور بھگوڑا تھا۔

(۲۸۷۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، قَالَ :يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ سے ایسے بھگوڑے غلام کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرے آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۶) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَ عُرْوَةَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ :يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۷) حضرت ابراہیم بن عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے حضرت عروہ ؒ سے اس بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْقَاسِمَ، قَالاَ : الْعَبْدُ الآبِقُ إِذَا سَرَقَ قُطِعَ.

(۲۸۷۲۸) حضرت یحییٰ بن سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید اور حضرت قاسم ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: بھگوڑا غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۹) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، تُقْطَعُ يَدُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۸۷۲۹) حضرت خالد حذاء ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید سے ایسے بھگوڑے غلام کے متعلق سوال کیا گیا جس نے چوری کی تھی کہ کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے؟ آپ ریشید نے فرمایا: جی ہاں۔

(۹) مَنْ قَالَ لاَ يُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ فِي إِبَاقِهِ

جو یوں کہے: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب وہ اپنے بھاگنے کے زمانے میں چوری کرے

(۲۸۷۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْعَبْدُ الآبِقُ إِذَا سَرَقَ فِي إِبَاقِهِ.

(۲۸۷۳۰) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بھگوڑے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے جب وہ اپنے بھاگنے کے زمانے میں چوری کرے۔

(۲۸۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ ، وَمَرْوَانُ يَقُولاَنِ : لاَ يُقْطَعُ.

(۲۸۷۳۱) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور مروان علیہما فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۳۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَمَرْوَانَ كَانُوا لاَ يَقْطَعُونَ الْعَبْدَ الآبِقَ إِذَا سَرَقَ.

(۲۸۷۳۲) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبد العزیز اور حضرت مروان ریشید یہ سب حضرات بھگوڑے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے جب وہ چوری کرتا تھا۔

(۲۸۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، وَيَحْيَى ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : سَرَقَ عَبْدٌ لاِبْنِ عُمَرَ ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَرَقَ فَاقْطَعْهُ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْعَبْدُ الآبِقُ.

(۲۸۷۳۳) حضرت نافع ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے چوری کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت سعید بن عاص ریشید کے پاس بھیج دیا اور فرمایا: بے شک اس نے چوری کی ہے آپ ریشید اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ انہوں نے فرمایا: بھگوڑے

غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۳٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۳۴) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔

(۱۰) فِي الْغُلاَمِ يَسْرِقُ ، أَوْ يَأْتِي الْحَدَّ

اس لڑکے کا بیان جو چوری کرے یا حد والا کام کرے

(۲۸۷۳٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُثْمَانُ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا إِلَى مُؤْتَزَرِهِ ، هَلْ أَنْبَتَ ؟.

(۲۸۷۳۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ازار میں دیکھو کیا بال اگ آئے ہیں؟

(۲۸۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَمِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۸۷۳۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : ابْتَهَرَ غُلاَمٌ مِنَّا فِي شِعْرِهِ بِامْرَأَةٍ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ ، فَشَكَّ فِيهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَلَمْ يُوجَد أَنْبَتَ ، فَقَالَ : لَوْ وَجَدْتُك أَنْبَتَّ لَجَلَدْتُك ، أَوْ لَحَدَدْتُك. (ابو عبید ۲۸۹)

(۲۸۷۳۷) حضرت محمد بن یحییٰ بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک لڑکے نے ایک عورت کے خلاف جھوٹا دعویٰ کیا پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس میں شک ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو انہیں لگا کہ یہ لڑکا ابھی پختہ نہیں ہوا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں پختہ اور مضبوط دیکھتا تو میں ضرور تمہیں کوڑے لگاتا یا ضرور تمہیں سزا دیتا۔

(۲۸۷۳۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أُتِيَ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَلَمْ يَتَبَيَّنِ احْتِلاَمُهُ ، فَشَبَّرَهُ فَنَقَصَ أُنْمُلَةً ، فَتَرَكَهُ فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس اس کا بالغ ہونا ظاہر نہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپا تو انگلی کی ایک گرہ کم نکلا آپ رضی اللہ عنہ اس کو چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ أَشْبَارٍ ، اقْتُصَّ مِنْهُ ، وَاقْتُصَّ لَهُ.

(۲۸۷۳۹) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب لڑکا پانچ بالشت تک پہنچ جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اس کے لیے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۸۷٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :أُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَبْدٍ لِعُمَرَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ سَرَقَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَشُبِرَ وَهُوَ وَصِيفٌ ، فَبَلَغَ سِتَّةَ أَشْبَارٍ ، فَقَطَعَهُ.

(۲۸۷۴۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کہ پاس عمر بن ابی ربیعہ کا ایک غلام لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس آپ ؓ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو ناپا گیا تو وہ نوعمر لڑکا تھا اور چھ بالشت تک پہنچ چکا تھا پس آپ ؓ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

(۲۸۷٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْحَسَنَ كَانَا لاَ يُقِيمَانِ عَلَى الْغُلاَمِ حَدًّا حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۲۸۷۴۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ یہ دونوں حضرات لڑکے پر حد قائم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

(۲۸۷٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الصَّبِيِّ يَسْرِقُ ، قَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحْتَلِمَ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :مَا أَرَى عَلَيْهِ قَطْعًا.

(۲۸۷۴۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایسے بچہ کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرتا ہو آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور حضرت عمرو بن دینار ؒ نے ارشاد فرمایا: میری یہ رائے نہیں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہو۔

(۲۸۷٤۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَعْقِلَ، يَعْنِي يَحْتَلِمَ.

(۲۸۷۴۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ عقلمند ہو جائے یعنی بالغ ہو جائے۔

(۲۸۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ حَدَّ ، وَلاَ قَوَدَ عَلَى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ.

(۲۸۷۴۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ نے ارشاد فرمایا: نہ حد ہوگی اور نہ ہی قصاص ہوگا اس پر جو بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔

(۲۸۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَشُبِرَ ، فَوُجِدَ سِتَّةَ أَشْبَارٍ إِلاَّ أُنْمُلَةً فَتَرَكَهُ ، فَسُمِّيَ الْغُلاَمُ ، نُمَيْلَةَ.

(۲۸۷۴۵) حضرت سلمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے ناپا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھ بالشت جتنا پایا مگر انگلی کی ایک گرہ کم۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا پس اس لڑکے کا نام ہی نمیلہ پڑ گیا۔

(۱۱) مَا جَاءَ فِي الْجَارِيَةِ تُصِيبُ حَدًّا

ان روایات کا بیان جو اس لڑکی کے بارے میں ہیں جو حد کا کام کرے

(۲۸۷٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسْعِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِجَارِيَةٍ سَرَقَتْ لَمْ تَحِضْ ، فَلَمْ يَقْطَعْهَا.

(۲۸۷۴۶) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے چوری کی تھی اس کو حیض نہیں آیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجَارِيَةِ تُزَوَّجُ فَيُدْخَلُ بِهَا ، ثُمَّ تُصِيبُ فَاحِشَةً ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ.

(۲۸۷۴۷) حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی لڑکی کے بارے میں مروی ہے جس کی شادی ہو سو اس کے ساتھ دخول کیا گیا پھر اس نے فحش کام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷٤٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ.

(۲۸۷۴۸) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے۔

(۲۸۷٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ ، أَوْ تَحِيضَ لِدَاتُهَا.

(۲۸۷۴۹) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے یا اس کی ہم عمروں کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ ، أَوْ تَحِيضَ لِدَاتُهَا.

(۲۸۷۵۰) حضرت جویبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے یا اس کی ہم عمروں کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَارِيَةٍ لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ ، أَخَذَتْ غُلاَمًا فَقَتَلَتْهُ ، وَغَيَّبَتْ مَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَآهَا قَدِ احْتَالَتْ حِيلَةَ الْكَبِيرِ ، أَمَرَ بِهَا فَقُتِلَتْ.

(۲۸۷۵۱) حضرت یحییٰ بن سعید ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم ولیٹھیڈ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ولیٹھیڈ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جو حیض کی حالت کو نہیں پہنچی تھی اس نے ایک لڑکے کو پکڑ کر اسے قتل کر دیا اور جو کچھ اس کے پاس موجود تھا اسے غائب کر دیا پس جب آپ ولیٹھیڈ نے دیکھا کہ اس لڑکی نے بڑوں جیسی چال چلی ہے تو آپ ولیٹھیڈ نے اس کے بارے میں حکم دیا سو اسے قتل کر دیا گیا۔

(۱۲) مَا جَاءَ فِيمَا يُوجِبُ عَلَى الْغُلاَمِ الْحَدَّ

ان روایات کا بیان جو اس عمر کے بارے میں آئی ہیں جس میں لڑکے پر حد ثابت ہو جاتی ہے

(۲۸۷۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً ، يَقُولُ : إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، جَازَتْ شَهَادَتُهُ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۲۸۷۵۲) حضرت ابوبکر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ولیٹھیڈ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب لڑکا پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کی گواہی جائز ہو جاتی ہے اور اس پر سزا ثابت ہو جائے گی۔

(۱۳) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِرَارًا ، وَيَزْنِي ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو بار بار چوری کرتا ہو زنا کرتا ہو اور شراب پیتا ہو اس پر کیا سزا لازم ہوگی؟

(۲۸۷۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَرَقَ مِرَارًا ، فَإِنَّمَا تُقْطَعُ يَدٌ وَاحِدَةٌ ، وَإِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا ، وَإِذَا قَذَفَ مِرَارًا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۵۳) حضرت مغیرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے کئی بار چوری کی تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جائے گا اور جب اس نے کئی بار شراب پی اور جب اس نے کئی بار تہمت لگائی تو اس پر ایک ہی حد لازم ہوگی۔

(۲۸۷۵۴) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُؤْخَذُ ، وَقَدْ زَنَى غَيْرَ مَرَّةٍ بِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ ، وَالسَّارِقُ يُؤْخَذُ وَقَدْ سَرَقَ مِرَارًا ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۷۵۴) حضرت عمرو ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس کو پکڑا گیا اس حال میں کہ اس نے ایک عورت سے کئی مرتبہ زنا کیا یا کئی عورتوں سے کئی مرتبہ زنا کیا؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: ایک سزا ہوگی اور چور کو پکڑ لیا گیا جس نے کئی مرتبہ چوری کی تھی اس کے بارے میں ایسا ہی فرمایا۔

(۲۸۷۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ ، أَوْ يُقَالُ : إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ مِنْ شَتَّى ، ثُمَّ قُطِعَ لِوَاحِدٍ ، كَانَ لَهُمْ جَمِيعًا.

(۲۸۷۵۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا جب اس نے بہت سی چوریاں کیں پھر ایک آدمی کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو یہ ان تمام چوریوں کی سزا ہوگی۔

(٢٨٧٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَن حَمَّادٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِرَارًا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ إِلاَّ بَعْدُ ، فَإِنَّمَا تُقْطَعُ يَدٌ وَاحِدَةٌ.

(۲۸۷۵۶) حضرت ہشام دستوائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے کئی بار چوری کی اور لوگ اس پر قابو نہ پا سکے مگر بعد میں جا کر تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٢٨٧٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِنْ شَتَّى ، فَقُطِعَ لِبَعْضِهِمْ ، لَمْ يُقْطَعْ بَعْدُ ، إِلاَّ أَنْ يُحْدِثَ سَرِقَةً.

(۲۸۷۵۷) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چور نے بہت سی چوریاں کیں پس ان میں سے کچھ کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ نئے سرے سے چوری کرلے۔

(٢٨٧٥٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ ، ثُمَّ سَرَقَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَحَدٌّ وَاحِدٌ ، وَكَذَلِكَ فِي الزِّنَى.

(۲۸۷۵۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے چوری کی پھر دوبارہ اس نے چوری کرلی پھر اسے پکڑ کر لایا گیا تو ایک ہی حد ہوگی اور اسی طریقہ سے زنا میں ہوگا۔

(٢٨٧٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ سَرَقَ ، ثُمَّ شُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ سَرَقَ قَبْلَ ذَلِكَ مِرَارًا ، أَوِ اعْتَرَفَ مَعَ عُقُوبَتِهِ ؟ قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ زَنَى فَشُهِدَ عَلَيْهِ ، أَوِ اعْتَرَفَ بِذَلِكَ ، قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۵۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے چوری کی تھی پھر اس کے خلاف گواہی دی گئی کہ اس نے اس سے پہلے کئی مرتبہ چوری کی ہے یا اس نے خود اپنی سزا کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرلیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور حضرت ابن شہاب نے یوں بھی فرمایا: ایک آدمی نے زنا کیا پس اس کے خلاف گواہی دی گئی یا اس نے خود اس بات کا اعتراف کرلیا تو اس پر بھی ایک ہی حد قائم کی جائے گی۔

(١٤) فِي الْعَبْدِ يُقِرُّ بِالْجَلْدِ، هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهِ ؟

اس غلام کا بیان جو کوڑوں کا اقرار کرلے: کیا یہ کوڑے مارنا اس پر جائز ہوگا؟

(٢٨٧٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ فِيمَا أَقَرَّ بِهِ مِنْ حَدٍّ يُقَامُ عَلَيْهِ ،

وَمَا أَقَرَّ بِهِ مِمَّا تَذْهَبُ فِيهِ رَقَبَتُهُ فَلاَ يَجُوزُ.

(۲۸۷۶۰) حضرت ابوحرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: غلام کا اقرار ان معاملات میں درست ہے جن میں اس پر حد قائم ہو۔ البتہ جن معاملات میں اس کی جان جائے ان میں اس کا اقرار درست نہیں ہے۔

(۲۸۷٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَبْدًا أَقَرَّ عِنْدَ شُرَيْحٍ بِالسَّرِقَةِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷٦۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: ایک غلام نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے چوری کا اقرار کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عيسى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ يُقِرُّ بِالسَّرِقَةِ قَطْعٌ.

(۲۸۷٦۲) حضرت جابر رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: اس غلام پر جو چوری کا اقرار کرلے ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۸۷٦۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ ، إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۸۷٦۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: غلام کا اعتراف کرنا جائز نہیں ہوگا مگر گواہوں کے ساتھ۔

(۲۸۷٦٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ.

(۲۸۷٦٤) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: غلام کا اعتراف کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲۸۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ يُقَامُ عَلَى عَبْدٍ حَدٌّ بِاعْتِرَافٍ ، إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۸۷٦۵) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الضحی رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: غلام کے اعتراف کی وجہ سے اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی مگر جبکہ وہ بینہ کے ساتھ ہو۔

(۲۸۷٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا بَلَغَ النَّفْسَ فِي خَطَأٍ ، وَلاَ عَمْدٍ.

(۲۸۷٦٦) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کسی ایسے ارادی اور غیر ارادی جرم میں غلام کا اقرار معتبر نہیں ہے جس میں اس کی جان جاتی ہو۔

(۲۸۷٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَهْلُ هُرْمُزَ وَالْحَيُّ ، عَنْ هُرْمُزَ ، أَنَّهُ

أَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ :إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَقَالَ :تُبْ إِلَى اللهِ وَاسْتَتِرْ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، طَهِّرْنِي ، قَالَ :قُمْ يَا قَنبرُ ، فَاضْرِبْهُ الْحَدَّ ، وَلَكِنْ هُوَ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ ، فَإِذَا نَهَاكَ فَانْتَهِ ، وَكَانَ مَمْلُوكًا.

(۲۸۷۶۷) حضرت ابو مالک اشجعی ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اہل ھرمزاورحی بیان کرتے ہیں کہ ھرمز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: بے شک میں نے حد کو پا لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے توبہ کرو اور اپنے گناہ کو چھپاؤ اس نے کہا اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ مجھے پاک کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! کھڑے ہو جاؤ اور اس پر حد لگاؤ اور یہ خود ہی اپنی سزا شمار کرے گا پس جب یہ تمہیں روک دے تو رک جانا اور ھرمز ایک غلام تھا۔

(۱۵) مَا قَالُوا إِذَا أُخِذَ عَلَى سَرِقَةٍ ، يُقْطَعُ ، أَوْ لاَ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا: کہ جب غلام کو چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہو؟ کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۸۷۶۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ؛ أَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ سَرَقَ رِدَاءً لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَوْبِي ؟ قَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. (ابوداؤد ۴۳۹۴۔ ابن ماجہ ۲۵۹۵)

(۲۸۷۶۸) حضرت یوسف بن ماھک ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے کسی کے غلام نے حضرت صفوان بن امیہ کی چادر چوری کر لی پس اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس پر حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کپڑے کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہ بات تم نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ سوچی؟

(۲۸۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ ، قَالَ: يُقْطَعُ.

(۲۸۷۶۹) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیز سے ایسے غلام کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرتا ہو۔ آپ ولیٹھیز نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ.

(۲۸۷۷۰) حضرت عبد اللہ بن عامر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ کاٹ دیا جس نے چوری کی تھی۔

(١٦) فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى الرَّجُلِ بِالزِّنَى ، فَلَمْ يُعَدَّلُوا

ان چار آدمیوں کا بیان جنہوں نے آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی پس ان کو عادل قرار نہیں دیا گیا

(٢٨٧٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ لَيْسَ بِعَدْلٍ ؟ قَالَ : يُدْرَأُ عَنْهُمُ الْحَدُّ لأَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ.

(۲۸۷۷۱) حضرت اسماعیل ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلی سے چار آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی اور ان میں سے ایک گواہ عادل نہیں تھا؟ آپ ولیٹیلی نے فرمایا: اس شخص سے حد ختم کردی جائے گی اس لیے کہ گواہ چار ہوتے ہیں۔

(٢٨٧٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَى، ثُمَّ لَمْ يَكُونُوا عُدُولاً لَمْ أَجْلِدْهُمْ.

(۲۸۷۷۲) حضرت اشعث ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلی نے ارشاد فرمایا: جب چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور وہ سارے کے سارے عادل نہیں تھے تو ان کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(٢٨٧٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَى عَلَى رَجُلٍ فَلَمْ يُعَدَّلُوا ، دُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ ، وَلَمْ يُجْلَدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ.

(۲۸۷۷۳) حضرت اشعث ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلی نے ارشاد فرمایا: جب چار آدمیوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی اور ان چار کو عادل قرار نہیں دیا گیا تو اس شخص سے حد ختم ہو جائے گی اور ان میں سے کسی کو بھی کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(١٧) فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالسَّرِقَةِ ، كَمْ يُرَدَّدُ مَرَّةً ؟

اس آدمی کے بارے میں جو چوری کا اقرار کرے کتنی مرتبہ اس کی تردید کی جائے گی؟

(٢٨٧٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي قَدْ سَرَقْتُ ، فَانْتَهَرَهُ ، ثُمَّ عَادَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ سَرَقْتُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَدْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ، فَرَأَيْتُهَا مُعَلَّقَةً ، يَعْنِي فِي عُنُقِهِ.

(۲۸۷۷۴) حضرت عبدالرحمن ولیٹیلی فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا! اے

امیر المومنین! بے شک میں نے چوری کی ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو خوب جھڑک دیا، وہ دوسری مرتبہ پھر لوٹا اور کہنے لگا بے شک میں نے چوری کی ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تحقیق تو نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا میں نے اس کے ہاتھ کو لٹکے ہوئے دیکھا اس کی گردن میں۔

(۲۸۷۷۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُبَيْعًا أَبَا سَالِمٍ ، يَقُولُ : شَهِدْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَأُتِيَ بِرَجُلٍ أَقَرَّ بِسَرِقَةٍ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : فَلَعَلَّكَ اخْتَلَسْتَهُ ، لِكَيْ يَقُولَ لاَ ، حَتَّى أَقَرَّ عِنْدَهُ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ.

(۲۸۷۷۵) حضرت سبیع ابو سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا اس حال میں ایک آدمی کو پکڑ کر لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا اس پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تو نے چھین لیا ہوتا کہ وہ کہہ دے نہیں۔ یہاں تک کہ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دو یا تین مرتبہ اقرار کر لیا پس آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۲۸۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً بِأَنَّهُ سَرَقَ ؟ قَالَ : حَسْبُهُ.

(۲۸۷۷۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے اپنے خلاف ایک مرتبہ گواہی دی کہ تحقیق اس نے چوری کی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے لیے کافی ہے۔

(۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا

اس آدمی کا بیان جو پوری قوم پر تہمت لگا دے

(۲۸۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَذَفَ قَوْمًا جَمِيعًا جُلِدَ حَدًّا وَاحِدًا ، وَإِذَا قَذَفَ شَتَّى جُلِدَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدًّا.

(۲۸۷۷۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے پوری قوم پر تہمت لگا دی تو اس پر ایک ہی سزا کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اور جب اس نے مختلف لوگوں پر تہمت لگائی تو ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے اس کو بطور سزا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا ، قَالَ : يُجْلَدُ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ حَدًّا.

(۲۸۷۷۸) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم

پر تہمت لگادی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک انسان کی وجہ سے اس کو بطور سزا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ مُجْتَمَعِينَ بِقَذْفٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

وَقَالَ قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ : لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ حَدٌّ.

(۲۸۷۷۹) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک ہی تہمت پوری قوم پر لگادی ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ان میں سے ہر ایک آدمی کی وجہ سے حد ہوگی۔

(۲۸۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُجْلَدُ حَدًّا وَاحِدًا.

(۲۸۷۸۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔

(۲۸۷۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ مِرَارًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اس نے کئی بار تہمت لگائی تو ایک ہی سزا ہوگی۔

(۲۸۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ بِقَذْفٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّمَا عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۲) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی نے قوم پر ایک ہی تہمت لگادی تو اس پر ایک ہی سزا لازم ہوگی۔

(۲۸۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ؛ فِي رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى قَوْمٍ جَمِيعًا ، قَالَ : عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۳) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت ابو ھاشم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم پر جھوٹی تہمت لگائی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا؟ اس پر ایک سزا لازم ہوگی۔

(۲۸۷۸٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ ، فَقَذَفَهُمْ ، قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو کسی گھر والوں پر داخل ہوا اور اس نے ان پر تہمت لگادی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حد ہوگی۔

(۲۸۷۸٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الكريم ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۵) حضرت عبد الکریم ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی حد ہوگی۔

(۲۸۷۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يُجْلَدُ حَدًّا وَاحِدًا.

(۲۸۷۸۶) حضرت ادریس ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔

(۲۸۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا ، قَالَ :إِنْ كَانَ فِي كَلاَمٍ وَاحِدٍ فَحَدٌّ وَاحِدٌ :وَإِذَا فَرَّقَ ، فَعَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدٌّ ، وَالسَّارِقُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۷۸۷) حضرت ہشام بن عروہ ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ولیٹیڈ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم پر تہمت لگائی ہو۔ آپ ولیٹیڈ نے فرمایا: اگر اس نے ایک ہی کلام میں تہمت لگائی تو اس پر ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے سزا لازم ہوگی۔ اور چور کا بھی یہ ہی حکم ہے۔

(۱۹) فِي الْمُسْلِمِ يَقْذِفُ الذِّمِّيَّ ، عَلَيْهِ حَدٌّ ، أَمْ لاَ ؟

اس مسلمان کا بیان جس نے ذمی پر تہمت لگائی، اس پر حد لازم ہوگی یا نہیں؟

(۲۸۷۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :مَنْ قَذَفَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۸۸) حضرت مغیرہ ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہودی یا نصرانی پر تہمت لگائی تو اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۸۷۸۹) حضرت شعبی ولیٹیڈ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۷۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۸۷۹۰) حضرت یونس ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیڈ بھی یہ ہی فرمایا کرتے تھے۔

(۲۸۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أَهْلِ الذِّمَّةِ حَدٌّ.

(۲۸۷۹۱) حضرت ہشام ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ولیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: ذمی پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالشَّعْبِيِّ (ح) وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا :إِذَا كَانَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ مُسْلِمٍ ، فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مُلاَعَنَةٌ ، وَلَيْسَ عَلَى قَاذِفِهِمَا حَدٌّ.

(۲۸۷۹۲) حضرت طاؤس ولیٹیڈ حضرت مجاہد ولیٹیڈ وغیرہ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور عیسائی عورت کسی مسلمان کے تحت ہوں تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی ان دونوں پر تہمت لگانے والے پر حد ہوگی۔

(۲۸۷۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ، وَلَهُ

أُمٌّ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۹۳) حضرت عبدالملک بن ابوغنیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی آدمی پر تہمت لگائی اس حال میں کہ اس کی ماں یہودی یا عیسائی تھی تو اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ ، عُزِّرَ قَاذِفُهُ.

(۲۸۷۹۴) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور عیسائی پر تہمت لگائی جائے تو ان کے تہمت لگانے والے کو تعزیراً سزا دی جائیگی۔

(۲۸۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَوْ أُوتِيتُ بِرَجُلٍ قَذَفَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا وَأَنَا وَالٍ ، لَضَرَبْته.

(۲۸۷۹۵) حضرت ابوخلدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسے آدمی کو لایا جائے جس نے کسی یہودی یا نصرانی پر تہمت لگائی ہو اور میں حاکم ہوں تو میں اسے ضرور ماروں گا۔

(۲۰) فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تُقْذَفُ وَلَهَا زَوْجٌ ، أَوِ ابْنٌ مُسْلِمٌ

اس یہودی اور عیسائی عورت کا بیان جس پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ اس کا شوہر یا بیٹا مسلمان ہو

(۲۸۷۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً ؟ قَالَ :يُضْرَبُ إِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ مُسْلِمٌ.

(۲۸۷۹۶) حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے عیسائی عورت پر تہمت لگائی ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کو مارا جائے گا اگر اس عورت کا خاوند مسلمان ہو۔

(۲۸۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ تُقْذَفُ وَلَهَا زَوْجٌ مُسْلِمٌ ، وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ ، قَالَ :عَلَى قَاذِفِهَا الْحَدُّ.

(۲۸۷۹۷) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے عیسائی اور یہودیہ عورت کے بارے میں مروی ہے جن پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ اس کا خاوند مسلمان ہو اور اس کا اس سے ایک بچہ بھی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس تہمت لگانے والے پر حد ہوگی۔

(۲۸۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، فَقَذَفَهَا رَجُلٌ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۹۸) حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب یہودیہ اور عیسائی عورت کسی مسلمان آدمی

کے تحت ہوں پھر کسی آدمی نے ان پر تہمت لگادی تو اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً ، وَلَهَا ابْنٌ مُسْلِمٌ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَرْبَعَةً وَثَلاَثِينَ سَوْطًا.

(۲۸۷۹۹) حضرت ابوبکر بن حفص ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عیسائی عورت پر تہمت لگائی درانحالیکہ اس کا بیٹا مسلمان تھا، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اس آدمی کو چونتیس کوڑے لگائے۔

(۲۱) فِي الذِّمِّيِّ يَقْذِفُ الْمُسْلِمَ

اس ذمی کا بیان جس نے مسلمان پر تہمت لگائی

(۲۸۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي النَّصْرَانِيِّ يَقْذِفُ الْمُسْلِمَ، قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۰۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایسے عیسائی کے بارے میں مروی ہے جس نے مسلمان پر تہمت لگائی ہو آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن طَارِقٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۰۱) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا انہوں نے ایک عیسائی کو اسی کوڑے لگائے جس نے مسلمان پر تہمت لگائی تھی۔

(۲۸۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ جُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۸۸۰۲) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جب عیسائی مسلمان پر تہمت لگائے تو اسے حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۸۰۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ : يُجْلَدُونَ فِي الْفِرْيَةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۸۰۳) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ذمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان کو مسلمانوں پر تہمت لگانے کے جرم میں کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَتَانِي مُسْلِمٌ وَجُرْمُقَانِيٌّ ، قَدِ افْتَرَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ، فَجَلَدْتُ الْجُرْمُقَانِيَّ ، وَتَرَكْتُ الْمُسْلِمَ ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : أَحْسَنَ.

(۲۸۸۰۴) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک مسلمان اور نبطی شخص آیا، تحقیق

ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی پر جھوٹا الزام لگایا تھا آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس نبطی کو کوڑے لگائے اور مسلمان کو چھوڑ دیا، سو وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے اچھا کیا۔

(۲۸۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ، فَقَالَ : اضْرِبْ، وَلَا يُرَى إِبْطُكَ.

(۲۸۸۰۵) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا درانحالیکہ آپ رحمہ اللہ نے ایک عیسائی کو مارا جس نے ایک مسلمان پر تہمت لگائی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مار اور تیری بغل نہ دکھائی دے۔

(۳۲) فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ الْحُرَّ ، كَمْ يُضْرَبُ ؟

اس غلام کا بیان جس نے آزاد پر تہمت لگائی اُسے کتنے کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۸۰۶) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ يَقْذِفُ الْحُرَّ ، قَالَ : يُجْلَدُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام کے بارے میں مروی ہے جس نے آزاد پر تہمت لگائی ہو، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعَلِيًّا كَانَا يَضْرِبَانِ الْعَبْدَ يَقْذِفُ الْحُرَّ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات اس غلام کو چالیس کوڑے مارتے تھے جو آزاد پر تہمت لگا دے۔

(۲۸۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لَا يَجْلِدُونَ الْعَبْدَ فِي الْقَذْفِ إِلَّا أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُمْ يَزِيدُونَ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۸۸۰۸) حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات غلام کو تہمت لگانے میں کوڑے نہیں مارتے تھے مگر چالیس پھر میں نے ان حضرات کو دیکھا انہوں نے اس پر زیادتی فرمادی۔

(۲۸۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۹) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سعيد ، عن أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۰) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيد بْنِ الْمُسَيَّب ، وَالْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۸۱۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۳) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے چالس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۴) حضرت حنظلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيد بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۵) حضرت سعید بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت مجاھد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چالیس کوڑے ہے۔

(۲۸۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۶) حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا؟ تو ان دونوں نے فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۸) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۳۴) مَنْ قَالَ يُضْرَبُ الْعَبْدُ فِي الْقَذْفِ ثَمَانِين

جو یوں کہے غلام کو تہمت میں اسی کوڑے مارے جائیں گے

(۲۸۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : جَلَدَ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَبْدًا قَذَفَ حُرًّا ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۱۹) حضرت یحییٰ بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ نے ایک غلام کو اسی کوڑے مارے جس نے ایک آزاد شخص پر تہمت لگائی۔

(۲۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۱) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ : أَمَّا بَعْدُ ، كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْعَبْدِ يَقْفُو الْحُرَّ ، كَمْ يُجْلَدُ ، وَذَكَرْتَ أَنَّهُ بَلَغَكَ أَنِّي كُنْتُ أَجْلِدُهُ إِذْ أَنَا بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً ، ثُمَّ جَلَدْتُهُ فِي آخِرِ عَمَلِي ثَمَانِينَ جَلْدَةً ، وَإِنَّ جَلْدِي الأَوَّلَ كَانَ رَأْيًا رَأَيْتُهُ ، وَإِنَّ جَلْدِيَ الأَخِيرَ وَافَقَ كِتَابَ اللهِ ، فَاجْلِدْهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً.

(۲۸۸۲۲) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عدی بن ارطاہ رحمہ اللہ کو لکھے گئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط کو پڑھا، حمد وصلوۃ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے متعلق پوچھا جس نے آزاد پر بری تہمت لگائی ہو کہ اس کو کتنے کوڑے لگائے جائیں گے، اور آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ کو خبر پہنچی ہے کہ میں جب مدینہ میں تھا تو میں نے غلام کو چالیس کوڑے لگائے تھے پھر میں نے اس غلام کو اپنے آخری عمل میں اسی کوڑے لگائے تھے اور بے شک میں نے جو پہلے کوڑے مارے تھے وہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے قائم کی تھی اور بے شک میں نے آخری عمل میں جو کوڑے مارے تھے وہ کتاب اللہ سے موافقت تھی پس تم بھی اسے اسی کوڑے مارو۔

(۲۸۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : ضَرَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدَ يَقْذِفُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۳) حضرت عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تہمت لگانے والے غلام کو اسی کوڑے مارے۔

(٢٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے بیٹے پر تہمت لگائے اس پر کیا لازم ہوگا؟

(۲۸۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ ، فَقَالَ ابْنُهُ : إِنْ

جُلِدَ أَبِي اعْتَرَفْتُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :اجْلِدْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ.

(۲۸۸۲۴) حضرت رزیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی کے بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا جس نے اپنے بیٹے پر تہمت زنا لگائی تھی۔ اس کے بیٹے نے کہا: اگر میرے باپ کو کوڑے مارے گئے تو میں اعتراف کرلوں گا۔ سو حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کو خط کا جواب لکھا میں اسے کوڑے ماروں گا مگر یہ کہ وہ اس کو معاف کردے۔

(۲۸۸۲۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، فَقَالَ :لاَ يُجْلَدُ.

(۲۸۸۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے بیٹے پر تہمت لگائی اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۸۲۶) حضرت مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے بیٹے پر تہمت لگائی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۳۵) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کی اس کے باپ اور ماں سے نفی کردے

(۲۸۸۲۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ حَدَّ إِلاَّ عَلَى رَجُلَيْنِ :رَجُلٌ قَذَفَ مُحْصَنَةً ، أَوْ نَفَى رَجُلاً مِنْ أَبِيهِ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ أَمَةً.

(۲۸۸۲۷) حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی مگر دو آدمیوں پر ایک وہ آدمی جس نے پاکدامن عورت پر تہمت لگائی یا وہ آدمی جس نے ایک آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردی اگرچہ اس کی ماں باندی ہو۔

(۲۸۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا نَفَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ ، فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ مَمْلُوكَةً.

(۲۸۸۲۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردی تو بیشک اس پر حد جاری ہوگی اگرچہ اس کی ماں باندی ہو۔

(۲۸۸۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :لَسْتَ لأَبِيكَ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ ، أَوْ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، قَالَ :لاَ يُجْلَدُ.

(۲۸۸۲۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک شخص کو یوں

کہا: تو اپنے باپ کا نہیں ہے درانحالیکہ اس کی ماں باندی تھی یا یہودیہ تھی یا عیسائی تھی تو اس شخص کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(٢٨٨٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الأَزْدِ ؛ أَنَّ ابْنَ هُبَيْرَةَ سَأَلَ عَنْهُ الْحَسَنَ ، وَالشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالاَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ.

(۲۸۸۳۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ قبیلہ ازد کے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ نے اس بارے میں سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حداً کوڑے لگائے جائیں گے یہ آپ رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جس نے ایک آدمی کی اس کے باپ سے نفی کر دی تھی درانحالیکہ اس کی ماں باندی تھی۔

(٣٦) مَا قَالُوا فِي قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ

جن لوگوں نے ام ولد پر تہمت لگانے والے کے بارے میں یوں کہا

(٢٨٨٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُمُّ الْوَلَدِ لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۳۱) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ام ولد پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(٢٨٨٣٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ حَدٌّ.

(۲۸۸۳۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ ، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(٢٨٨٣٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ حَتَّى تُعْتَقَ.

(۲۸۸۳۳) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی پر تہمت لگائی جس کی ماں ام ولدہ تھی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

(٢٨٨٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۳۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے پر کوئی چیز نہیں ہے۔

(٢٨٨٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۸۸۳۵) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے

جائیں گے۔

(۲۸۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ حَدٌّ.

(۲۸۸۳۶) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید اور حضرت محمد ریشید نے ارشاد فرمایا، ام ولدہ پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۷) مَنْ قَالَ يُضْرَبُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ

جو یوں کہے: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا

(۲۸۸۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ بَعْضَ أُمَرَاءِ الْفِتْنَةِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ قُذِفَتْ ؟ فَأَمَرَ بِقَاذِفِهَا أَنْ يُجْلَدَ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۳۷) حضرت نافع ریشید فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ کے امیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی ام ولدہ کے بارے میں سوال کیا جس پر تہمت لگائی گئی تھی؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يُجْلَدُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۸۸۳۸) حضرت نافع ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : اسْتَبَّ ابْنُ صَرِيحَةٍ ، وَابْنُ أُمِّ وَلَدٍ ، فَسَبَّ ابْنُ الصَّرِيحَةِ ابْنَ أُمِّ الْوَلَدِ فَجُلِدَ.

(۲۸۸۳۹) حضرت یحییٰ بن سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ریشید نے ارشاد فرمایا: صاف اور واضح کردار کی عورت کے بیٹے اور ام ولدہ کے بیٹے نے ایک دوسرے کو گالی دی۔ پھر واضح کردار والی عورت کے بیٹے نے ام ولدہ کے بیٹے کو گالی دی اس پر اسے کوڑے مارے گئے۔

(۲۸۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ رَجُلاً قَذَفَ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ لَمْ تُعْتَقْ.

(۲۸۸۴۰) حضرت ابو یزید مدنی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید نے ایک آدمی کو کوڑے مارے جس نے ایک آدمی کی ام ولدہ پر تہمت لگائی تھی جس کو آزاد نہیں کیا گیا تھا۔

(۲۸۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عَدِيًّا كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ : أَنِ اجْلِدْهُ الْحَدَّ.

(۲۸۸۴۱) حضرت سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عدی ریشید نے حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید کو خط لکھا تو آپ ریشید نے جواب

لکھا کہ تم اس کو حدّا کوڑے مارو۔

(۲۸) فِي الْمَرْأَةِ تُقْذَفُ ، وَقَدْ مُلِكَتْ مَرَّةً

اس عورت کا بیان جس پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ وہ ایک مرتبہ مملوکہ رہ چکی ہے

(۲۸۸٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُقْذَفُ ، وَقَدْ كَانَتْ مُلِكَتْ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَنَّ قَاذِفَهَا يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۴۲) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ کو خط لکھ کر آپ رحمہ اللہ سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا جو مملوکہ رہ چکی تھی؟ آپ رحمہ اللہ نے مجھے جواب لکھا: اس پر تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ ، ثُمَّ قُذِفَتْ ، جُلِدَ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۴۳) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسی ام ولدہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب اسے آزاد کر دیا گیا پھر اس پر تہمت لگائی گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا مُلِكَتِ الْمَرْأَةُ مَرَّةً ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ ، فَإِنَّ عَلَى قَاذِفِهَا الْحَدَّ.

(۲۸۸۴۴) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب عورت ایک مرتبہ مملوکہ ہوگئی پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری ہوگی۔

(۲۸۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ مُلِكَتْ مَرَّةً ، ثُمَّ قُذِفَتْ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۴۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جو ایک مرتبہ مملوکہ ہوگئی پھر اس پر تہمت لگائی گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۹) فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، ثُمَّ يَعُودُ

اس چور کا بیان جس نے چوری کی سو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیا گیا پھر وہ دوبارہ چوری کرتا ہے

(۲۸۸٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :

إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ مِرَارًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ اسْتَوْدَعْتُهُ السِّجْنَ.

(۲۸۸۴۶) حضرت ابوالضحیٰ ؒ اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ فرمایا کرتے تھے: جب چور کئی بار چوری کرے گا تو میں اس کا ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا پھر اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اس کو جیل کی حفاظت میں دے دوں گا۔

(۲۸۸٤۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقْطَعَ لِسَارِقٍ يَدًا وَرِجْلاً ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : إِنِّي لأَسْتَحِي أَنْ لاَ يَتَطَهَّرَ لِصَلاَتِهِ ، وَلَكِنْ أَمْسِكُوا كَلْبَهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۸۴۷) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اس بات پر زیادتی نہیں کرتے کہ وہ چور کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیتے پس جب اس کے بعد اسے دوبارہ لایا جاتا تو آپ ؓ فرماتے: بے شک مجھے شرم آتی ہے کہ یہ اپنی نماز کے لیے بھی پاکی حاصل نہ کر سکے لیکن تم مسلمانوں کو اس کے شر سے دور کر دو اور اس پر بیت المال سے خرچ کرو۔

(۲۸۸٤۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ فِي قَطْعِ السَّارِقِ إِلَى الْيَدِ وَالرِّجْلِ.

(۲۸۸۴۸) حضرت زھری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے چور کے کاٹنے میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں تک انتہا کی۔

(۲۸۸٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : إِذَا سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ، وَلاَ تَقْطَعُوا يَدَهُ الأُخْرَى ، وَذَرُوهُ يَأْكُلُ بِهَا الطَّعَامَ وَيَسْتَنْجِي بِهَا مِنَ الْغَائِطِ ، وَلَكِنِ احْبِسُوهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۸۴۹) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ارشاد فرمایا: جب چور چوری کرے تو تم اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو پھر اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو تم اس کی ایک ٹانگ کاٹ دو اور تم اس کا دوسرا ہاتھ مت کاٹو اس کو چھوڑ دو تا کہ وہ اس کے ذریعہ کھانا کھائے اور اپنا پاخانہ صاف کرے لیکن تم مسلمانوں سے اسے قید کر دو۔

(۲۸۸۵۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُتْرَكُ ابْنُ آدَمَ كَالْبَهِيمَةِ ، يُتْرَكُ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا.

(۲۸۸۵۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کو جانور کی طرح مت چھوڑو۔ اس کا ایک ہاتھ چھوڑ دو تا کہ اس کے ذریعہ کھائے۔

(۲۸۸۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُ : السُّنَّةُ الْيَدُ.

(۲۸۸۵۱) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد دوسری ٹانگ کاٹنے کا

ارادہ کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: سنت ہاتھ کاٹنا ہے۔

(۲۸۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدِهِ وَرِجْلِهِ.

(۲۸۸۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد۔

(۲۸۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ : أَيُقْطَعُ السَّارِقُ أَكْثَرَ مِنْ يَدِهِ وَرِجْلِهِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ يُحْبَسُ.

(۲۸۸۵۳) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ چور کا ایک ہاتھ اور پاؤں سے زیادہ کوئی عضو کاٹا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں لیکن اسے قید کر دیا جائے گا۔

(۲۸۸۵٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، يَسْأَلُهُ : هَلْ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ.

(۲۸۸۵۴) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے بعد پاؤں کاٹا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا! یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے بعد پاؤں کاٹا تھا۔

(۲۸۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَيْضًا حَدَّثَاهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ رِجْلَهُ.

(ابو داؤد ۲۴۷)

(۲۸۸۵۵) حضرت حارث بن عبداللہ بن ابو ربیعہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سابط یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام لایا گیا تحقیق اس نے چوری کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر دوبارہ چوری کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کاٹ دیا پھر دوبارہ اسے لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر اسے لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔

(۲۸۸۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَسْتَحْيِي أَنْ أَقْطَعَ يَدَهُ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا.

وَفِي حَدِيثِ بَعْضِهِمْ :ضَرَبَهُ وَحَبَسَهُ.

(۲۸۸۵۶) حضرت شعبی ؒ اور حضرت عبداللہ بن مسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو آپ ؓ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر دوبارہ اسے لایا گیا تو آپ ؓ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا۔ پھر اس کو تیسری مرتبہ لایا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا: یقیناً مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس کا یہ ہاتھ کاٹ دوں جس کے ذریعہ وہ کھاتا اور استنجا کرتا ہے۔ بعض راویوں کی حدیث میں یوں ہے: آپ ؓ نے اسے مارا اور اسے قید کر دیا۔

(۲۸۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي السَّارِقِ :إِذَا سَرَقَ قَطَعْت يَدَهُ ، فَإِنْ عَادَ قَطَعْتُ رِجْلَهُ ، فَإِنْ عَادَ اسْتَوْدَعْتُهُ السِّجْنَ.

(۲۸۸۵۷) حضرت عبداللہ بن مسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ چور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ چوری کرے گا تو میں اس کا ایک ہاتھ کاٹ دوں گا پس اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اس کا ایک پاؤں کاٹ دوں گا پس اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اسے جیل میں قید کر دوں گا۔

(۲۸۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ السَّارِقِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِمِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ.

(۲۸۸۵۸) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس ؓ کو خط لکھ کر ان سے چور کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؓ نے اس کو حضرت علی ؓ کے قول کی مثل جواب لکھا۔

(۲۸۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَهُمْ فِي سَارِقٍ ، فَأَجْمَعُوا عَلَى مِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ.

(۲۸۸۵۹) حضرت سماک ؒ اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے صحابہ ؓ سے چور کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو ان سب نے حضرت علی ؓ کے قول کی مثل پر اتفاق کیا۔

(۳۰) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي مَمْلُوكُهُ، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ، أَمْ لاَ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کا غلام زنا کرے: اس پر حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟

(۲۸۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ إِذَا زَنَى مَمْلُوكُهُ ضَرَبَهُ الْحَدَّ.

(۲۸۸۶۰) حضرت ثمامہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت انس بن مالک ؓ کا غلام زنا کرتا تو آپ ؓ اس پر حد جاری کرتے۔

(۲۸۸۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ ؟ قَالَ :اجْلِدُوهَا ، فَإِنْ

زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ. (احمد ۱۱۶۔ ابن ماجہ ۲۵۶۵)

(۲۸۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت شبل رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کے متعلق پوچھا جو شادی شدہ ہونے سے قبل زنا کرتی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کوڑے لگاؤ۔ پس اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا: پس اس کو فروخت کر دو اگر چہ بٹ دی ہوئی رسی کے بدلے ہی ہو۔

(۲۸۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُمْ فَجَرَتْ ، فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهَا ، فَقَالَ : اذْهَبْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ ، فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمَائِهَا ، فَقَالَ : أَفَرَغْتَ ؟ فَقُلْتُ : وَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمَائِهَا ، قَالَ : إِذَا جَفَّتْ مِنْ دِمَائِهَا فَاجْلِدْهَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(ابوداؤد ۴۴۶۸۔ احمد ۸۹)

(۲۸۸۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی ایک باندی کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے گناہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم جا کر اس پر حد قائم کرو پس میں گیا تو میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے اسے اس حال میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کا خون خشک ہو جائے تو تم اسے کوڑے مارنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ماتحتوں پر حد قائم کرو۔

(۲۸۸۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : جَارِيَتِي زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : اجْلِدْهَا خَمْسِينَ ، فَقَالَ : عَادَتْ ، فَقَالَ : اجْلِدْهَا.

(۲۸۸۶۳) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے میری باندی نے زنا کیا ہے سو اسے کوڑے ماردو! اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو پچاس کوڑے ماردو۔ انہوں نے کہا: وہ دوبارہ زنا کرے تو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارنا۔

(۲۸۸۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ حَدَّتْ جَارِيَةً لَهَا.

(۲۸۸۶۴) حضرت حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی پر حد جاری فرمائی۔

(۲۸۸۶٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ حَدَّ جَارِيَةً لَهُ.

(۲۸۸۶۵) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی باندی پر حد جاری فرمائی۔

(۲۸۸۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ كَانَ يَجْلِدُ أَمَتَهُ إِذَا فَجَرَتْ فِي مَجْلِسِ قَوْمِهِ.

(۲۸۸۶۶) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوالمھلب کی باندی برا کام کرتی تو آپ رحمہ اللہ اپنی قوم کی مجلس میں اسے کوڑے مارتے تھے۔

(۲۸۸۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى خَدَمِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ يَجْلِدُونَهُنَّ فِي الْمَجَالِسِ.

(۲۸۸۶۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کے خادم جب زنا کرتے تو آپ رضی اللہ عنہم ان کو بلاتے اور مجلسوں میں ان کو کوڑے مارتے تھے۔

(۲۸۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ أَمَتَهُ إِذَا فَجَرَتْ.

(۲۸۸۶۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی باندی کو مارتے تھے جب وہ زنا کرتی۔

(۲۸۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْت أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ ، قَالَ : وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ قَدْ جُلِّلَتْ بِهَا ، قَالَ :وَعِنْدَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ :ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۲۸۸۶۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا انہوں نے اپنی ایک باندی کو مارا جس نے گناہ کا کام کیا تھا راوی کہتے ہیں اس باندی پر چادر لپٹی ہوئی تھی اور آپ رحمہ اللہ کے پاس لوگوں کا ایک گروہ تھا آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ اور چاہیے کہ مشاہدہ کرے ان کی سزا کا ایک گروہ مومنوں کا۔

(۲۸۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :أَدْرَكْتُ أَشْيَاخَ الأَنْصَارِ إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ يَضْرِبُونَهَا فِي مَجَالِسِهِمْ.

(۲۸۸۷۰) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں نے انصار کے شیوخ کو پایا کہ جب باندی زنا کرتی تو وہ اس کو اپنی مجلسوں میں مارتے تھے۔

(۲۸۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُقِيمَانِ الْحُدُودَ عَلَى جَوَارِي الْحَيِّ إِذَا زَنَيْنَ فِي الْمَجَالِسِ.

(۲۸۸۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اور حضرت اسود رحمہ اللہ محلہ کی باندیوں پر مجلسوں میں حد قائم کرتے تھے جب وہ زنا کرتیں۔

(۲۸۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: لاَ تُطَهِّرْ فِي الْحَيِّ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُك.

(۲۸۸۷۲) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم محلے میں صرف اپنے مملوکوں کو پاک کرو۔

۲۸۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ إِمَاءَ قَوْمِهِ يُطَهِّرُهُنَّ.

(۲۸۸۷۳) حضرت ابواسحاق ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ ﷫ اپنی قوم کی باندیوں کو مارتے تھے اوران کو پاک کرتے تھے۔

۲۸۸۷۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :لَقِيتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ :أَرَأَيْتَ الأَمَةَ الَّتِي سَأَلَ عَنْهَا أَبُوكَ عَبْدَ اللهِ أَنَّهَا فَجَرَتْ ، فَأَمَرَهُ بِجَلْدِهَا ، كَانَتْ تَزَوَّجَتْ ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۸۸۷۴) حضرت منصور ﷫ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن معقل ﷫ سے ملا تو میں نے پوچھا! اس باندی کے متعلق آپ ﷫ کی کیا رائے ہے کہ جس کے بارے میں آپ ﷫ کے والد نے حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ سے سوال کیا تھا جس نے زنا کیا تھا اور آپ ﷫ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا: کیا وہ شادی شدہ تھی؟ آپ ﷫ نے فرمایا: نہیں۔

۲۸۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا زَنَتْ خَادِمُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ. (ترمذی ۱۴۴۰۔ نسائی ۷۲۴۰)

(۲۸۸۷۵) حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے مارے پس اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے مارے پس اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے فروخت کردے اگرچہ بالوں سے بنی ہوئی رسی کے عوض ہو۔

(۳۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُزَوَّجَ

جو یوں کہے: باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کی شادی ہوجائے

۲۸۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالُوا :لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُزَوَّجَ.

(۲۸۸۷۶) حضرت ابن عباس ﷜، حضرت مجاہد ﷫ اور حضرت سعید بن جبیر ﷫ فرماتے ہیں کہ باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ شادی شدہ ہوجائے۔

۲۸۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ تُجْلَدُ الأَمَةُ حَتَّى تُحْصَنَ.

(۲۸۸۷۷) حضرت جعفر ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ﷫ نے ارشاد فرمایا: باندی کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے یہاں تک کہ وہ شادی شدہ ہوجائے۔

۲۸۸۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ :إِذَا فَجَرَتِ الأَمَةُ وَلَمْ تَكُنْ تَزَوَّجَتْ

قَبْلَ ذَلِكَ ، لاَ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۸۸۷۸) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مکہ والے کہتے ہیں کہ جب باندی گناہ کا کام کرے اور وہ اس سے پہلے شادی شدہ نہیں تھی تو اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُحْصَنَ بِزَوْجٍ.

(۲۸۸۷۹) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی سے شادی کر لے۔

(۳۲) فِي الْمُكَاتَبِ يُصِيبُ الْحَدَّ

اس مکاتب کا بیان جو حد کو پالے

(۲۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ.

(۲۸۸۸۰) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی۔

(۲۸۸۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ: حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۸۸۸۱) حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی جب تک اس پر بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

(۲۸۸۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: حَدُّ الْمَمْلُوكِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۸۲) حضرت صالح بن حی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی جب تک اس پر بدل کتاب کا کچھ حصہ بھی باقی ہو۔

(۲۸۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِد الأَحْمَرِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: يُضْرَبُ الْمُكَاتَبُ حَدَّ الْعَبْدِ حَتَّى يُعْتَقَ.

(۲۸۸۸۳) حضرت صالح بن حی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو غلام کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ وہ آزاد ہو جائے۔

(۲۸۸۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: حَدُّهُ حَدُّ الْعَبْدِ.

(۲۸۸۸۴) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس کی سزا غلام کی سزا ہوگی۔

(۲۸۸۸٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا أَصَابَ حَدًّا ، قَالَ: يُضْرَبُ بِحِسَابِ مَا أَدَّى.

(۲۸۸۸۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اس مکاتب غلام کے بارے میں جو کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کرے فرماتے ہیں کہ اس کی ادائیگی کے بقدر اسے سزا دی جائے گی۔

(۳۳) فِي الامْتِحَانِ فِي الْحُدُودِ

سزاؤں میں جانچ پڑتال کرنے کا بیان

(۲۸۸۸۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ امْتِحَانَ فِي حَدٍّ.

(۲۸۸۸۶) حضرت مجالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا، حد میں جانچ پڑتال نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : الْمِحْنَةُ فِي الضِّنَّةِ أَنْ تُوعِده ، وَتُجْلَبَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ ضَرَبْتَهُ سَوْطًا وَاحِدًا ، فَلَيْسَ اعْتِرَافُهُ بِشَيْءٍ.

(۲۸۸۸۷) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ نے ارشاد فرمایا: تہمت اور آدمی پر عیب لگانے میں آزمائش یہ ہے کہ یوں کہے: تو نے اسے ڈرایا ہوگا اور اسے نقصان پہنچایا ہوگا اور اگر میں نے اسے ایک کوڑا بھی مارا تو اس کا اعتراف قابل قبول نہیں ہوگا۔

(۲۸۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، يَقُولُ : مَنْ أَقَرَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ سَوْطًا وَاحِدًا ، فَهُوَ كَذَّابٌ.

(۲۸۸۸۸) حضرت ابو عیینہ بن مہلب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایک کوڑا کھانے کے بعد اقرار کر لیا تو وہ شخص جھوٹا ہے۔

(۲۸۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : الْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ.

(۲۸۸۸۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا، آزمائش بدعت ہے۔

(۲۸۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: الْقَيْدُ كُرْهٌ، وَالسِّجْنُ كُرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كُرْهٌ.

(۲۸۸۹۰) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: بیڑی ڈالنا مشقت ہے جیل مشقت ہے اور ڈرانا بھی مشقت و سختی ہے۔

(۲۸۸۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ الرَّجُلُ بِأَمِينٍ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ أَجَعْتَهُ ، أَوْ أَخَفْتَهُ ، أَوْ حَبَسْتَهُ.

(۲۸۸۹۱) حضرت حنظلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرے گا اگر تم اسے تکلیف دو گے یا اسے ڈراؤ گے یا اسے قید کر دو گے۔

(۲۸۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ اعْتَرَفَ بَعْدَ مَا جُلِدَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۸۹۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے کوڑے کھانے کے بعد اعتراف کرلیا ہو۔ آپ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : رَوِّعَ السَّارِقَ وَلاَ تُرَاعِهِ.

(۲۸۸۹۳) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم چور کو ڈراؤ اور اس کے ساتھ نرمی مت کرو۔

(۲۸۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَارِقٍ الشَّامِيِّ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ أُخِذَ فِي سَرِقَةٍ فَضَرَبَهُ فَأَقَرَّ ، فَبَعَثَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : لاَ تَقْطَعْهُ ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَقَرَّ بَعْدَ ضَرْبِكَ إِيَّاهُ.

(۲۸۸۹۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طارق شامی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے چوری کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا پس آپ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے اس بارے میں پوچھو؟ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اس کا ہاتھ مت کاٹو اس لئے کہ ہوسکتا ہے اس نے تمہاری مار کھانے کے بعد اس کا اقرار کرلیا ہو۔

(٣٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو یوں کہے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا

(۲۸۸۹٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الْوَثْبَةِ ، وَالْمَرَضِ ، وَطُولِ التَّعْنِيسِ.

(۲۸۸۹۵) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود، بیماری اور لڑکی کی شادی دیر سے کرنے کی صورت میں بھی زائل ہو جاتی ہے۔

(۲۸۸۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، الْعُذْرَةُ تُذْهِبُهَا الْوَثْبَةُ وَالشَّيْءُ.

(۲۸۸۹۶) حضرت حکم بن ابان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود اور کسی بھی چیز سے ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۸۸۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ ، ثُمَّ يَقُولُ : لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۸۸۹۷) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے باکرہ عورت سے شادی کی پھر یوں کہنے لگا: میں نے مجھے باکرہ نہیں پایا، آپ ؒ نے فرمایا، کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى ذَلِكَ قَذْفًا.

(۲۸۸۹۸) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اس کو تہمت نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۸۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ، فَيَقُولُ : لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۸۹۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے عورت سے شادی کی اور کہنے لگا: میں نے اسے باکرہ نہیں پایا: آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ بِقَذْفٍ.

(۲۸۹۰۰) حضرت حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: یہ تہمت نہیں ہے۔

(۲۸۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالُوا : إِنَّ الْعُذْرَةَ تُذْهِبُهَا النَّبْطَةُ ، وَاللَّبْطَةُ.

(۲۸۹۰۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عطاء ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ سے ایسے شخص بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہا: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ اس سب حضرات نے فرمایا، بے شک دوشیزگی کو اچھل کود اور مار دھاڑ بھی زائل کر دیتی ہے۔

(۲۸۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الْوَثْبَةِ ، وَالْحَيْضَةِ ، وَالْوُضُوءِ.

(۲۸۹۰۲) ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود، حیض اور نموسے بھی زائل ہو جاتی ہے۔

(۳۵) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

جو یوں کہے: ایسے شخص پر حد لازم ہوگی

(۲۸۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :

لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ، قَالَ سَعِيدٌ :حَدٌّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ.

(۲۸۹۰۳) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: حد ہوگی اور لعان نہیں ہے۔

(۲۸۹۰٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ؛أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَابْنَ عُمَرَ سُئِلاَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالاَ :إِنْ تَبَرَّأَ جُلِدَ الْحَدَّ ، وَكَانَتِ امْرَأَتَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَتَبَرَّأْ لاَعَنَهَا وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۲۸۹۰۴) حضرت عبداللہ بن ھبیرہ رحمہ اللہ ایک آدمی سے جس کا آپ رحمہ اللہ نے نام لیا اس سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اگر اس نے علیحدگی اختیار کر لی تو اس کو حداً کوڑے مارے جائیں گے اور وہ اس کی بیوی رہے گی اور اگر اس نے علیحدگی اختیار نہ کی تو ان دونوں کے درمیان لعان ہوگا اور ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

(۲۸۹۰۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ ، ثُمَّ قَالَ :لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْحَدُّ ، وَلاَ يُلاَعَنُ ، لأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :إِنِّي رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ.

(۲۸۹۰۵) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے عورت سے دخول کر لیا پھر اس نے کہا! میں نے اسے باکرہ نہیں پایا، اس پر حد لگائی جائے گی اور لعان نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ اس نے یوں نہیں کہا: بے شک میں نے تجھے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٣٦) فِي الْقَاذِفِ تُنْزَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ، أَوْ يُضْرَبُ فِيهَا ؟

تہمت لگانے والے کے بیان میں کیا اس کے کپڑے اتار لیے جائیں گے یا ان میں ہی کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ ، فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ أُخِذَ فِي حَدٍّ ، أَوْ قَذْفٍ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ ، مَا أَدْرِي مَا تَحْتَهُ.

(۲۸۹۰۶) حضرت ابن شبرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس کو کسی حد یا تہمت کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر حد لگائی اس حال میں اس کے بدن پر قمیص تھی میں نہیں جانتا اس کے نیچے کیا تھا۔

(۲۸۹۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۲۸۹۰۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا اس حال میں کہ اس کے بدن پر کپڑے موجود ہوں۔

(۲۸۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنِّي لأَذْكُرُ مَسْكَ شَاةٍ أَمَرَتْ بِهَا أمي فَذُبِحَتْ ، حِينَ ضَرَبَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ ، فَجَعَلَ مَسْكَهَا عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ شِدَّةِ الضَّرْبِ.

(۲۸۹۰۸) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں ذکر کروں گا اس بکری کی کھال کا جس کے بارے میں میری ماں نے حکم دیا تو اس کو ذبح کر دیا گیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارے تھے تو آپ رحمہ اللہ نے اس کی کھال کو آپ رضی اللہ عنہ کی کمر پر ڈال دیا تھا مار کی شدت کی وجہ سے۔

(۲۸۹۰۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ فَرْوٌ ، أَوْ قَبَاءٌ مَحْشُوٌّ ، حَتَّى يَجِدَ مَسَّ الضَّرْبِ.

(۲۸۹۰۹) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے درانحالیکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں مگر یہ کہ پوستین لگا ہوا کپڑا یا روئی سے بھرا ہوا جبہ نہ ہوتا کہ وہ مار کی شدت محسوس کرے۔

(۲۸۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ أُتِيَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ قَمِيصَهُ ، وَقَالَ : مَا يَنْبَغِي لِجَسَدِي هَذَا الْمُذْنِبِ أَنْ يُضْرَبَ وَعَلَيْهِ الْقَمِيصُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : لاَ تَدَعُوهُ يَنْزِعُ قَمِيصَهُ ، فَضَرَبَهُ عَلَيْهِ.

(۲۸۹۱۰) حضرت ولید بن ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس کسی سزا کے معاملہ میں ایک آدمی لایا گیا تو وہ آدمی خود اپنی قمیص اتارنے لگا اور کہا: میرے اس گناہ گار جسم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اسے قمیص پہننے کی حالت میں مارا جائے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے قمیص اتارنے کے لیے مت چھوڑو پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قمیص پر ہی کوڑے مارے۔

(۲۸۹۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۲۸۹۱۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا درانحالیکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں۔

(۲۸۹۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ فِي الشِّتَاءِ لَمْ يُلْبَسْ ثِيَابَ الصَّيْفِ ، وَلَكِنْ يُضْرَبُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي قَذَفَ فِيهَا ، وَإِذَا قَذَفَ فِي الصَّيْفِ لَمْ يُلْبَسْ ثِيَابَ الشِّتَاءِ ، يُضْرَبُ فِيمَا قَذَفَ فِيهِ.

(۲۸۹۱۲) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی سردی میں کسی پر تہمت لگائے تو

اسے گرمیوں کے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے لیکن اسے ان ہی کپڑوں میں کوڑے مارے جائیں جن میں اس نے تہمت لگائی تھی اور جب وہ گرمی میں تہمت لگائے تو اسے سردیوں کے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے اسے ان ہی کپڑوں میں کوڑے مارے جائیں گے جن میں اس نے تہمت لگائی تھی۔

(۲۸۹۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ :إِنِّي لأَذْكُرُ مَسْكَ شَاةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

(۲۸۹۱۳) حضرت ابراہیم ویشیلہ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے ضرور بکری کی کھال کا ذکر کروں گی۔ پھر انہوں ابن علیہ کی ماقبل میں گزری ہوئی حدیث والا مضمون بیان کیا۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ للرجل يَا فَاعِلٌ بِأُمِّهِ

اس آدمی کے بیان میں جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے اپنی ماں کے ساتھ کرنے والے

(۲۸۹۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَجْنُونِ ، قَالَ :قُلْتُ لِرَجُلٍ :يَا فَاعِلٌ بِأُمِّهِ ، قَالَ :فَقَدَّمُونِي إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَضَرَبَنِي. قَالَ :وَمَا أَوْجَعَنِي إِلاَّ سَوْطٌ وَقَعَ عَلَى سَوْطٍ.

(۲۸۹۱۴) مسلمہ بن مجنون ویشیلہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے کہا اے اپنی والدہ کے ساتھ کرنے والے تو اس بات پر لوگوں نے مجھے حضرت ابوھریرہ ویشیلہ کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ رضی اللہ نے مجھے مارا اور آپ رضی اللہ نے مجھے تکلیف نہیں دی مگر ایک کوڑے کی جو دوسرے کوڑے پر پڑا ہوا تھا۔

(۳۸) فِي الزَّانِيَةِ وَالزَّانِي يُخْلَعُ عَنْهُمَا ثِيَابُهُمَا ، أَوْ يُضْرَبَانِ فِيهِمَا ؟

زانی عورت اور مرد کا بیان کہ ان دونوں کے کپڑے اتار لیے جائیں گے یا ان کپڑوں میں ہی کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الصَّبِيرِيِّينَ زَنَتْ ، فَأَلْبَسَهَا أَهْلُهَا دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ ، فَرُفِعَتْ إِلَى عَلِيٍّ فَضَرَبَهَا وَهُوَ عَلَيْهَا.

(۲۸۹۱۵) حضرت ابواسحاق ویشیلہ فرماتے ہیں کہ میرے قبیلہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ صبیریین علاقہ کی ایک عورت نے زنا کیا تو اس کے گھر والوں نے اسے لوہے کی زرہ پہنا کر اسے حضرت علی رضی اللہ کے سامنے پیش کیا تو آپ رضی اللہ نے اسے پہننے کی حالت میں ہی کوڑے مارے۔

(۲۸۹۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَضْرِبُ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ

وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ.

(۲۸۹۱۶) حضرت سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے اپنی باندی کو مارا جس نے زنا کیا تھا درانحالیکہ اس نے اوڑھنی پہنی ہوئی تھی۔

(۲۸۹۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :أَمَّا الزَّانِي فَيُخْلَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ، وَتَلا :﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قُلْتُ :هَذَا فِي الْحُكْمِ ، قَالَ :هَذَا فِي الْحُكْمِ وَالْجَلْدِ.

(۲۸۹۱۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک زانی کا تعلق ہے تو اس کے کپڑے اتار دیے جائیں گے اور آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔ اور ان دونوں کے سلسلہ میں تمہیں ترس کھانے کا جانب دامن گیر نہ ہو اللہ کے دین کے معاملہ میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ آیت تو حکم کے بارے میں ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حکم اور کوڑے کے بارے میں ہے۔

(۲۸۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ :أُتِيَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِرَجُلٍ قَدْ زَنَى ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الْجَسَدَ الْمُذْنِبَ لأَهْلٌ أَنْ يُضْرَبَ ، قَالَ :فَنَزَعَ عَنْهُ قَبَائَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ قَبَائَهُ.

(۲۸۹۱۸) حضرت ولید بن ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے زنا کیا تھا وہ کہنے لگا یہ گناہ گار جسم اس قابل ہے کہ اسے مارا جائے پھر اس نے اپنا جبہ اتار دیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس طرح مارنے سے انکار کیا اور اس پر اس کے جبہ کو واپس پہنا دیا۔

(۳۹) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ امْرَأَةٍ فِي ثَوْبٍ

اس آدمی کا بیان جو کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں پایا گیا

(۲۸۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَ امْرَأَةٍ فِي ثَوْبٍ ، قَالَ :فَضَرَبَهُمَا أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ ، قَالَ :فَخَرَجُوا إِلَى عُمَرَ ، فَاسْتَعْدَوْا عَلَيْهِ ، فَلَقِيَ عُمَرُ عَبْدَ اللهِ ، فَقَالَ :قَوْمٌ اسْتَعْدَوْا عَلَيْكَ فِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ :كَذَلِكَ تَرَى ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالُوا :جِئْنَا نَسْتَعْدِيهِ ، فَإِذَا هُوَ يَسْتَفْتِيهِ.

(۲۸۹۱۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں پایا گیا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چالیس چالیس کوڑے لگائے۔ راوی کہتے ہیں! پھر وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد مانگنے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا: کچھ لوگ تمہارے خلاف اس معاملہ میں مدد مانگ رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو واقعہ کی اطلاع دی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ یہ سن کر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے! اس میں تمہاری ایسی رائے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ لوگ کہنے لگے: ہم تو ان سے مدد مانگنے آئے تھے وہ تو خود ان سے فتویٰ پوچھ رہے ہیں۔

(٢٨٩٢٠) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ ، جُلِدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةً.

(۲۸۹۲۰) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کے ساتھ پایا جائے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٨٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ عَسِيفٌ ، فَوَجَدَهُ مَعَ امْرَأَتِهِ فِي لِحَافٍ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۹۲۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کا ایک خدمت گار تھا پس اس شخص نے اسے اپنی بیوی کے ساتھ بستر میں پایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چالیس کوڑے مارے۔

(٢٨٩٢٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ ظَبْيَانَ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، وَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّا وَجَدْنَاهُمَا فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ ، وَعِنْدَهُمَا خَمْرٌ وَرَيْحَانٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : مُرِيبَانِ خَبِيثَانِ ، فَجَلَدَهُمَا ، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدًّا.

(۲۸۹۲۲) حضرت ظبیان بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد اور عورت لائے گئے اور ایک آدمی کہنے لگا: بے شک ہم نے ان دونوں کو ایک ہی بستر میں پایا ہے اور ان کے پاس شراب اور ناز بو کی خوشبو بھی موجود تھی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں خبیث مشکوک ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے مارے اور سزا ذکر نہیں کی۔

(٢٨٩٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُجَزُّ رُؤُوسُهُمَا وَيُجْلَدَانِ ، فَذَكَرَ جَلْدًا لاَ أَحْفَظُهُ.

(۲۸۹۲۳) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے سر توڑے جائیں گے اور کوڑے مارے جائیں گے پس انہوں نے کوڑوں کی تعداد ذکر کی میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

(٤٠) فِي امْرَأَةٍ تَشَبَّهَتْ بِأَمَةِ رَجُلٍ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا

اس عورت کے بیان میں جس نے کسی آدمی کی باندی سے مشابہت اختیار کی پس اس آدمی نے اس سے وطی کر لی

(٢٨٩٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَوْحٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً تَشَبَّهَتْ بِأَمَةٍ لِرَجُلٍ ، وَذَلِكَ لَيْلاً ، فَوَاقَعَهَا

وَهُوَ يَرَى أَنَّهَا أَمَتُهُ ، قَالَ : فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : اضْرِبِ الرَّجُلَ حَدًّا فِي السِّرِّ ، وَاضْرِبِ الْمَرْأَةَ فِي الْعَلاَنِيَةِ.

(۲۸۹۲۴) حضرت ابو روح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے کسی آدمی کی باندی سے مشابہت اختیار کی اور یہ رات کا وقت تھا پس اس نے اس سے وطی کی اور وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی باندی ہے۔ پھر یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو آپ ؓ نے حضرت علی ؓ کو قاصد بھیج کر بلایا اور فرمایا: آدمی پر پوشیدگی میں حد لگاؤ اور عورت پر اعلانیہ طور پر حد لگاؤ۔

(۴۱) فِي اللُّوطِيِّ حَدٌّ كَحَدِّ الزَّانِي

اغلام بازی کرنے والے کی سزا زنا کرنے والے کی طرح ہے

(۲۸۹۲۵) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا حَدُّ اللُّوطِيِّ؟ قَالَ : يُنْظَرُ إِلَى أَعْلَى بِنَاءٍ فِي الْقَرْيَةِ فَيُرْمَى منه مُنَكَّسًا ، ثُمَّ يُتْبَعُ الْحِجَارَةُ.

(۲۸۹۲۵) حضرت ابونضرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: بستی میں سب سے بلند عمارت دیکھی جائے گی پھر اس عمارت سے اوندھے منہ پھینک دیا جائے گا پھر اس کو پتھر مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ ، أَوْ يُؤْخَذُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ : أَنَّهُ يُرْجَمُ.

(۲۸۹۲۶) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت سعید ؒ کو ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو اغلام بازی کرتا ہوا پایا گیا یا پکڑا گیا! اس کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

(۲۸۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَجَمَ لُوطِيًّا.

(۲۸۹۲۷) حضرت یزید بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے اغلام باز کو سنگسار کیا۔

(۲۸۹۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الرَّجُلَ ، قَالَ : سُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَرْأَةِ.

(۲۸۹۲۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو مرد سے اپنی حاجت پوری کرلے آپ ؒ نے فرمایا: اس کا طریقہ عورت کا طریقہ ہوگا سزا میں۔

(۲۸۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُرْجَمُ أُحْصِنَ ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ.

(۲۸۹۲۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا، اس کو سنگسار کر دیا جائے گا شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔

(۲۸۹۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي ، إِنْ كَانَ مُحْصَنًا فَالرَّجْمُ ، وَإِنْ كَانَ بِكْرًا فَالْجَلْدُ.

(۲۸۹۳۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اغلام باز کی سزا زنا کرنے والے کی سزا کی طرح ہوگی اگر وہ شادی شدہ ہوتو سنگسار اور اگر کنوارہ ہوتو کوڑے۔

(۲۸۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

(۲۸۹۳۱) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، اغلام باز زانی کے درجہ میں ہوگا۔

(۲۸۹۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

(۲۸۹۳۲) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اغلام باز زانی کے درجہ میں ہوگا۔

(۲۸۹۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي اللُّوطِيِّ ، قَالَ :لَوْ كَانَ أَحَدٌ يُرْجَمُ مَرَّتَيْنِ رُجِمَ هَذَا.

(۲۸۹۳۳) حضرت حماد بن ابو سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اغلام باز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر کسی کو دو مرتبہ سنگسار کیا جاتا تو اس کو کیا جاتا۔

(۲۸۹۳٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُرْجَمُ اللُّوطِيُّ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا ، وَإِنْ كَانَ بِكْرًا جُلِدَ مِئَةً.

(۲۸۹۳۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اغلام باز کو سنگسار کیا جائے گا جب کہ وہ شادی شدہ ہو اور اگر وہ کنوارہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي اللُّوطِيِّ :يُضْرَبُ دُونَ الْحَدِّ.

(۲۸۹۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے اغلام باز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کو حد سے کم کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ الرَّجْمُ ، قِتْلَةُ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۳۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر سنگسار کرنے کی سزا لازم ہوگی قوم لوط کے قتل کی نوعیت کی طرح۔

(۲۸۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حُرْمَةُ الدُّبُرِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَةِ كَذَا. قَالَ قَتَادَةُ :نَحْنُ نَحْمِلُهُ عَلَى الرَّجْمِ.

(۲۸۹۳۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دبر کا حرام ہونا فلاں کے حرام ہونے سے زیادہ بڑا ہے حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم اس کو سنگسار پر محمول کرتے تھے۔

(۲۸۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الدَّارِ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِأَرْبَعَةٍ : رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۳۸) حضرت ابوحصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن گھر سے جھانکا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے مگر چار آدمیوں کا ایک وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔

(٤٢) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا لُوطِيُّ ، مَنْ قَالَ لاَ يُحَدُّ

جن حضرات کے نزدیک کسی کو لوطی کہنے والے کو سزا نہیں دی جائے گی

(۲۸۹۳۹) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ لَهُ : نِعْمَ الرَّجُلُ إِنْ كَانَ لُوطِيًّا.

(۲۸۹۳۹) حضرت سعید بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سنان بن سلمہ رحمہ اللہ نے ان سے ارشاد فرمایا: آدمی بہت اچھا ہوتا ہے اگر اس کا تعلق قوم لوط سے ہو۔

(۲۸۹٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنَّكَ تَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۴۰) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اس پر حد نہیں ہوگی مگر وہ یوں کہے: بے شک تو قوم لوط کے عمل جیسا عمل کرتا ہے۔

(۲۸۹٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْ قَوْلِ طَاوُوسٍ.

(۲۸۹۴۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بھی حضرت طاؤس رحمہ اللہ جیسا قول اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۹٤۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۸۹۴۲) حضرت ابوخالد الواسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس پر حد لازم ہوگی۔

(۲۸۹٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِرَجُلٍ : يَا لُوطِيُّ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ ، وَمُحَمَّدًا ؟ فَقَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنَّكَ تَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۴۳) حضرت فرقد سبخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی سے کہا: اے لوطی! تو اس شخص نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ سے پوچھا؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مگر وہ یوں کہہ دے، بیشک تو قوم لوط کے عمل کی طرح عمل کرنے والا ہے۔

(۲۸۹٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.
وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ :إِذَا قَالَ :إِنَّكَ تَنْكِحُ فُلاَنًا فِي دُبُرِهِ ، قَالَ :اجْلِدْهُ الْحَدَّ.

(۲۸۹۴۴) حضرت ابوالعلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر کوئی سزا نہیں ہوگی اور حضرت ابو ہاشم ؒ نے فرمایا: جب وہ یوں کہے: بے شک تو نے فلاں سے اس کی سرین میں وطی کی ہے تو اس کو حد قذف کے کوڑے لگیں گے۔

(۲۸۹٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي الأَسْوَدِ :يَا لُوطِيُّ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا ، وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا.

(۲۸۹۴۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابوالاسود ؒ کو یوں کہا: اے لوطی! تو آپ ؒ نے فرمایا: اللہ حضرت لوط ؑ پر رحم فرمائے۔ اور آپ ؒ نے اس کے بارے میں کسی چیز کو لازم نہیں سمجھا۔

(۲۸۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُجْلَدُ مَنْ فَعَلَهُ وَمَنْ رُمِيَ بِهِ.

(۲۸۹۴۶) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کوڑے لگائے جائیں اس شخص کو جس نے یہ کام کیا اور جس پر یہ الزام لگایا جائے۔

(٤٣) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ إِذَا قَالَ يَا لُوطِيُّ

جو یوں کہے: اس شخص پر حد جاری ہوگی جب وہ کہے! اے لوطی

(۲۸۹٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ قَذَفَ بِهِ إِنْسَانًا جُلِدَ ، وَيُبْتَغَى فِيهِ مِنَ الشُّهُودِ ، كَمَا يُبْتَغَى فِي شُهُودِ الزِّنَى.

(۲۸۹۴۷) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی انسان پر یہ تہمت لگائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس میں گواہوں کو ایسے ہی تلاش کیا جائے گا جیسا کہ زنا کے گواہوں میں کیا جاتا ہے۔

(۲۸۹٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ ، أَوْ بِالْبَهِيمَةِ جُلِدَ.

(۲۸۹۴۸) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایک شخص پر قوم لوط کے عمل کی یا جانور کے ساتھ بدفعلی کی تہمت لگائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ الْحَدّ.

(۲۸۹۴۹) حضرت عبدالخالق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۸۹٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :يَا لُوطِيُّ ،

فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :يَا لُوطِيُّ ، يَا مُحَمَّدِيُّ ، قَالَ :فَضَرَبَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ سَوْطًا ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ ، فَأَكْمَلَ لَهُ الْحَدَّ.

(۲۸۹۵۰) حضرت عبدالحمید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو کہا: اے لوطی، یہ معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے یوں کہنا شروع کر دیا: اے لوطی! اے محمدی! راوی کہتے ہیں: پھر آپ رحمہ اللہ نے اسے دس سے اوپر کوڑے مارے پھر اگلے دن اسے نکالا اور اس کی سزا کو مکمل کیا۔

(۲۸۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ قَالَ الْحَسَنُ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۵۱) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(٤٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، ثُمَّ يَقْذِفُهُ أَيْضًا

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی پر تہمت لگاتا ہے پس اس پر حد قائم کر دی جاتی ہے پھر بھی وہ اس پر تہمت لگاتا ہے

(۲۸۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، فَإِنْ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَذْفَ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ ، إِلاَّ أَنْ يُحْدِثَ لَهُ قَذْفًا آخَرَ.

(۲۸۹۵۲) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے آدمی پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف قائم کر دی جائے گی۔ پس اگر وہ دوبارہ اس پر تہمت لگائے تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔ مگر یہ کہ وہ ایک دوسری تہمت نئے سرے سے اس پر لگائے۔

(۲۸۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا أَمَرَ بِأَبِي بَكْرَةَ وَأَصْحَابِهِ فَجُلِدُوا ، فَعَادَ أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ :زَنَى الْمُغِيرَةُ ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَجْلِدَهُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :عَلَى مَا تَجْلِدُهُ ؟ وَهَلْ قَالَ إِلاَّ مَا قَدْ قَالَ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۸۹۵۳) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق حکم دیا تو ان کو کوڑے مارے گئے پھر حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا: مغیرہ رضی اللہ عنہ نے زنا کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کس بات پر آپ رضی اللہ عنہ اسے کوڑے ماریں گے؟ کیا انہوں نے جو کہنا تھا وہ کہہ نہیں چکے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

(۲۸۹۵٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً فَجُلِدَ ، ثُمَّ قَذَفَهُ أيضًا ، فَقَالَ : لاَ يُجْلَد.

(۲۸۹۵۴) حضرت فضیل ریٹھیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹھیلی سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی پر تہمت لگائی پس اسے کوڑے مارے گئے پھر بھی وہ اس پر تہمت لگاتا ہے۔ آپ ریٹھیلی نے فرمایا: اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(٤٥) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، تكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ ؟

اس آدمی کا بیان جو آدمی پر تہمت لگاتا ہے تو کیا اس پر قسم لازم ہوگی؟

(۲۸۹۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفٍ يَمِينٌ.

(۲۸۹۵۵) حضرت شعبی ریٹھیلی نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے پر قسم نہیں ہے۔

(۲۸۹۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَحَلَّفَ رَجُلاً قَذَفَ.

(۲۸۹۵۶) حضرت ابن ابی ذئب ریٹھیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریٹھیلی نے ایک آدمی سے قسم اٹھوائی جس نے تہمت لگائی تھی۔

(٤٦) فِي الرَّجُلِ يَعْرِضُ لِلرَّجُلِ بِالْفِرَى ، مَا فِي ذَلِكَ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کے بارے میں جھوٹی تہمت ظاہر کرے اس میں کیا چیز لازم ہوگی؟

(۲۸۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ رَجُلٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ : يَا ابْنَ الْخَيَّاطِ ، أَوْ يَا ابْنَ الْحَجَّامِ ، أَوْ يَا ابْنَ الْجَزَّارِ ، وَلَيْسَ أَبُوهُ كَذَلِكَ ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ : قَدْ أَدْرَكْنَاه وَمَا تُقَامُ الْحُدُودُ إِلاَّ فِي الْقَذْفِ الْبَيِّنِ ، أَوْ فِي النَّفْيِ الْبَيِّنِ.

(۲۸۹۵۷) حضرت محمد بن اسحاق ریٹھیلی فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ریٹھیلی سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے درزی کے بیٹے، یا اے پچھنے لگانے والے کے بیٹے، یا اے قصائی کے بیٹے اور حالانکہ اس کا باپ ایسا نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر حضرت قاسم ریٹھیلی نے فرمایا: تحقیق ہم نے یوں پایا تھا کہ حدود قائم نہیں جاتی تھیں مگر واضح تہمت لگانے کی صورت میں یا واضح طور پر نفی کرنے کی صورت میں۔

(۲۸۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَك ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ

حَدَّ إِلاَّ عَلَى مَنْ نَصَبَ الْحَدَّ نَصْبًا.

(۲۸۹۵۸) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی مگر اس شخص پر جو حد کو بالکل واضح طور پر گاڑے۔

(۲۸۹۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَ بَيْنَهُمَا لِحَاءٌ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ : مَا وُلِدَ بِالْكُوفَةِ وَلَدُ زِنًى إِلاَّ فِي الآخِرِ شَبَهٌ مِنْهُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لَوْ كُشِفَ مَا عِنْدَ الآخِرِ مَا بَقِيَتْ بِالْكُوفَةِ فَاجِرَةٌ إِلاَّ عَرَفَتْهُ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدٌّ.

(۲۸۹۵۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے مبہم انداز میں زنا کی تہمت لگائی تو حضرت شعبی نے ان پر حد جاری نہ ہونے کا فتویٰ دیا۔

(۲۸۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي التَّعْرِيضِ حَدًّا.

(۲۸۹۶۰) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ مبہم بات میں حد کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۸۹۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ حَتَّى يَقُولَ : يَا زَانٍ ، يَا زَانِيَةُ ، أَوْ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ.

(۲۸۹۶۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ یوں کہے: اے زانی، اے زانیہ یا اے زانیہ عورت کے بیٹے۔

(۲۸۹۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : إِنَّ فِي ظَهْرِكَ حَدَّ الزِّنَى ، قَالَ : إِنْ شَاءَ قَالَ : إِنَّمَا قُلْتُ : إِنَّ فِي ظَهْرِكَ لَمَوْضِعًا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۹۶۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک شخص کو کہا: بے شک تیری پیٹھ میں حد زنا لگے گی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو یوں کہہ دے کہ بے شک میں نے تو ایسے کہا تھا: بے شک تیری پیٹھ حد لگنے کی جگہ ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۸۹۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَر ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُجْلَد الْحَدَّ إِلاَّ فِي الْقَذْفِ الْمُصَرَّحِ.

(۲۸۹۶۳) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حد قذف واضح تہمت کی صورت میں ہی لگے گی۔

(۴۷) مَنْ كَانَ يَرَى فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةً

جو مبہم بات میں بھی سزا دینے کی رائے رکھتا ہو

(۲۸۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : يَا

ابْنَ بِكْرَاثَةٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ. (عبدالرزاق ۱۳۷۰۹)

(۲۸۹۶۴) حضرت ابراہیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو یوں کہہ دیا: اے گانے والی عورت کے بیٹے تو آپ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : اسْتَبَّ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ ، وَمَا أَبِي بِزَانٍ ، فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ ، فَقَالُوا : مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ ، فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هَذَا ، فَضَرَبَهُ.

(۲۸۹۶۵) حضرت ابوالرجال فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت عمرہ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں، پس ان میں سے ایک کہنے لگا: میری ماں زانیہ عورت نہیں ہے اور میرا باپ بھی زانی نہیں، تو حضرت عمر نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا، اس نے تو اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا: ان دونوں کے لیے اس کے علاوہ بھی تعریف ہو سکتی تھی، پس آپ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۸۹۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : يَا ابْنَ شَامَّةِ الْوَذْرِ ، فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا عَنَيْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَأَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ فَجُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۸۹۶۶) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کہا: اے ابن شامۃ الوذر یعنی زنا کرنے والے کے بیٹے تو اس شخص نے حضرت عثمان بن عفان سے اس شخص کے خلاف مدد طلب کی تو وہ کہنے لگا: بے شک میں نے اس سے ایسے اور ایسے معنی مراد لیے ہیں۔ پس حضرت عثمان کے حکم سے اس پر حد لگائی گئی۔

(۲۸۹۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةٌ.

(۲۸۹۶۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: مبہم بات میں بھی سزا ہے۔

(۲۸۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِيهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۶۸) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا: اس میں بھی حد لازم ہوگی۔

(۲۸۹۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ سَمُرَةَ قَالَ : مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ.

(۲۸۹۶۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہم سے مبہم بات کی تو ہم بھی اس سے مبہم بات کریں گے۔

(۲۸۹۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانَا يُعَاقِبَانِ فِي الْهِجَاءِ.

(۲۸۹۷۰) حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان عیب گیری کی صورت میں سزا دیا کرتے تھے۔

(۲۸۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الضَّرْبَ فِي التَّعْرِيضِ.

(۲۸۹۷۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ مبہم بات کرنے کی صورت میں سزا کی رائے رکھتے تھے۔

(۲۸۹۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِدُ الْحَدَّ فِي التَّعْرِيضِ.

(۲۸۹۷۲) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ مبہم بات کرنے کی صورت میں حداً کوڑے مارتے تھے۔

(۴۸) فِي الأَمَةِ وَالْعَبْدِ يَزْنِيَانِ

اس باندی اور غلام کا بیان جو دونوں زنا کریں

(۲۸۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، قَالَ : دَعَانَا عُمَرُ فِي فِتْيَانٍ مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ ، فِي إِمَاءٍ زَنَيْنَ مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ ، فَضَرَبْنَاهُنَّ خَمْسِينَ خَمْسِينَ.

(۲۸۹۷۳) حضرت ابن ابی ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم قریش کے نوجوانوں کو ان باندیوں کے سلسلہ میں بلایا جنہوں نے زنا کیا تھا، حکومت کے غلاموں سے تو ہم نے باندیوں کو پچاس پچاس کوڑے مارے۔

(۲۸۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ،قَالَ :جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيُّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنَّ جَارِيَتِي زَنَتْ ، فَقَالَ :اجْلِدْهَا خَمْسِينَ.

(۲۸۹۷۴) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: بے شک میری باندی نے زنا کیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو پچاس کوڑے مارو۔

(۲۸۹۷۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِالزِّنَى ، جَلَدَهُ سَيِّدُهُ خَمْسِينَ سَوْطًا.

(۲۸۹۷۵) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب غلام زنا کا اعتراف کرلے تو اس کا آقا اسے پچاس کوڑے مارے گا۔

(۴۹) فِي الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ ، كَمْ يُضْرَبُ ؟

اس غلام کا بیان جو شراب پیتا ہو اس کو کتنی سزا دی جائے گی؟

(۲۸۹۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ، جَلَدَهُ سَيِّدُهُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا.

(۲۸۹۷۶) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب غلام شراب پینے کا اعتراف کرلے تو اس کا آقا اس سے چالیس کوڑے مارے گا۔

(۲۸۹۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ،

وَابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَضْرِبُونَ الْعَبْدَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۷۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر پہنچی ہے کہ یہ سب حضرات غلام کو شراب پینے کی صورت میں اسّی کوڑے مارتے تھے۔

(۵۰) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الصَّبِيَّ وَالْمَمْلُوكَ

اس آدمی کا بیان جو بچہ اور غلام چوری کرتا ہو

(۲۸۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سُوَيْدٍ ؛ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا يَسْرِقُونَ رَقِيقَ النَّاسِ بِأَفْرِيقِيَةَ ، فَقَالَ عُلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ :لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَطْعٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمْ قَطْعًا ، وَقَالَ :هَؤُلاَءِ خَلاَّبُونَ.

(۲۸۹۷۸) حضرت معروف بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ افریقہ سے لوگوں کے غلام چوری کرتے تھے، حضرت علی بن رباح رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی تحقیق یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ان پر ہاتھ کاٹنے کی سزا کی رائے نہیں رکھی اور فرمایا: یہ لوگ چالاک وحیلہ باز ہیں۔

(۲۸۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ سَرَقَ صغيرًا قُطِعَ.

(۲۸۹۷۹) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، جو کسی چھوٹے بچہ کو چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ فِي الَّذِي يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ وَالأَعَاجِمَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۸۹۸۰) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو بچوں اور عجمیوں کو چوری کرتا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْنٌ ، أَوْ مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا أَعْجَمِيًّا ؟ قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۸۹۸۱) حضرت معن رحمہ اللہ یا حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے عجمی غلام چوری کیا تھا: اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ رَجُلاً فِي غُلاَمٍ سَرَقَهُ.

(۲۸۹۸۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ نے ایک لڑکے کے معاملے میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا جسے اس نے چوری کیا تھا۔

(۵۱) فِي قَلِيلِ الْخَمْرِ ، فِيهِ حَدٌّ أَمْ لاَ ؟

شراب کی تھوڑی مقدار کے بیان میں: کیا اس میں سزا ہوگی یا نہیں؟

(۲۸۹۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي قَلِيلِ الْخَمْرِ وَكَثِيرِه ثَمَانُون.

(۲۸۹۸۳) حضرت حارث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار میں اسی کوڑے سزا ہے۔

(۲۸۹۸٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْخَمْرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، وَإِنْ حُسْوَةً ، فِيهَا الْحَدُّ.

(۲۸۹۸۴) حضرت عمرو ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید سے شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار کی صورت میں مروی ہے کہ اگر ایک گھونٹ ہو تو اس میں بھی حد جاری ہوگی۔

(۲۸۹۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ شَرِبَ مِنَ الْخَمْرِ قَلِيلاً، أَوْ كَثِيرًا ضُرِبَ حَدًّا.

(۲۸۹۸۵) حضرت محمد بن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی یا زیادہ شراب پی تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ شَرِبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا بَلَغَ أَنْ يُسْكِرَ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۸۶) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص نے نشہ آور چیز میں سے اتنی مقدار پی لی کہ وہ نشہ کی حالت کو پہنچ جائے تو تحقیق اس پر حد واجب ہوگئی۔

(۲۸۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ شَرِبَ مِنَ الْخَمْرِ قَلِيلاً ، أَوْ كَثِيرًا ضُرِبَ الْحَدَّ.

(۲۸۹۸۷) حضرت حصین بن عبد الرحمن ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی یا زیادہ شراب پی لی تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّرَابِ حَدٌّ حَتَّى يُسْكِرَ ، إِلاَّ فِي الْخَمْرِ.

(۲۸۹۸۸) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: کسی مشروب میں حد نہیں ہے یہاں تک کہ وہ

نشہ میں ہو جائے سوائے شراب کے۔

(۲۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ فِي الْخَمْرِ فِي قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا.

(۲۸۹۸۹) حضرت سفیان کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: شراب تھوڑی اور زیادہ مقدار کی صورت میں کوڑے مارے جائیں گے۔

(۵۲) النَّبِيذُ ، مَنْ رَأَى فِيهِ حَدًّا

انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب جو اس میں حد لگانے کی رائے رکھے

(۲۸۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : حدُّ النَّبِيذِ ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۹۰) حضرت حارث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبیذ کی حد اسی کوڑے ہیں۔

(۲۸۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلاً سَايَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي سَفَرٍ وَكَانَ صَائِمًا ، فَلَمَّا أَفْطَرَ أَهْوَى إِلَى قِرْبَةٍ لِعُمَرَ مُعَلَّقَةٍ فِيهَا نَبِيذٌ قَدْ خَضْخَضَهَا الْبَعِيرُ ، فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا شَرِبْت مِنْ قِرْبَتِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّمَا جَلَدْنَاكَ لِسُكْرِك.

(۲۸۹۹۱) حضرت حسان بن مخارق ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر میں گیا درانحالیکہ وہ روزہ دار تھا جب اس نے روزہ افطار کر لیا تو اس نے اپنا ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چمڑے کے مشکیزے کی طرف بڑھایا جو لٹکا ہوا تھا اور اس میں نبیذ موجود تھی جس کو اونٹ نے خوب ہلا دیا تھا۔ پس اس شخص اسے پی لیا اور نشہ میں مدہوش ہو گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک میں نے تو تمہارے مشکیزے سے پی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے شک ہم نے تمہارے نشہ میں مدہوش ہونے کی وجہ سے تمہیں کوڑے مارے ہیں۔

(۲۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السَّكْرَانِ مِنَ النَّبِيذِ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۲) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید سے نبیذ پی کر نشہ میں مدہوش ہونے والے کے بارے میں مروی ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدُّ فِي النَّبِيذِ.

(۲۸۹۹۳) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: نبیذ کے پینے کی صورت میں حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ.

(۲۸۹۹۴) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ریشید نے ارشاد فرمایا: اس میں حد جاری نہیں ہو گی۔

(۲۸۹۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِي السُّكْرِ مِنَ النَّبِيذِ ، ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۹۵) حضرت عبداللہ بن شداد رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبیذ سے نشہ میں مدہوش ہونے کی صورت میں اسی کوڑے ہیں۔

(۲۸۹۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن شَقِيقٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : فِيهِ الْحَدُّ ، يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۶) حضرت فضیل رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق ضبی رایٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس میں حد ہوگی، اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلاَءَ فِي دِنَانٍ صِغَارٍ ، فَسَكِرَ مِنْهُ رَجُلٌ ، فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ ثَمَانِينَ ، قَالَ : فَشَهِدُوا عِنْدَهُ أَنَّهُ إِنَّمَا سَكِرَ مِنَ الَّذِي رَزَقَهُمْ ، قَالَ : وَلِمَ شَرِبَ مِنْهُ حَتَّى سَكِرَ ؟.

(۲۸۹۹۷) حضرت شعبی رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھوٹے مٹکوں میں لوگوں کو انگور کا پکا ہوا شیرہ دیا پس اس سے ایک آدمی نشہ میں مدہوش ہوگیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے مارے راوی کہتے ہیں سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس بات کی گواہی دی کہ یہ شخص اسی شیرہ سے نشہ میں مدہوش ہوا ہے جو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے اس میں سے اتنا کیوں پی لیا کہ یہ نشہ میں چور ہوگیا؟

(۵۳) فِي حَدِّ الْخَمْرِ ، كَمْ هُوَ ، وَكَمْ يُضْرَبُ شَارِبُهُ ؟

شراب کی سزا کے بیان میں کہ وہ کتنی ہے؟ اور اس کے پینے والے کو کتنے کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ ، عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ ؛ أَنَّهُ رَكِبَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخْبَرُوهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : دُونَكَ ابْنَ عَمِّكَ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ ، فَقَالَ : فِيمَ أَنْتَ مِنْ هَذَا ؟ وَلِّ هَذَا غَيْرَكَ ، قَالَ : بَلْ ضَعُفْتَ ، وَوَهَنْتَ وَعَجَزْتَ ، قُمْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ ، فَجَعَلَ يَجْلِدُهُ ، وَيَعُدُّ عَلِيٌّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ ، فَقَالَ : كُفَّ ، أَوْ أَمْسِكْ ، جَلَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ، وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ. (مسلم ۱۳۳۱۔ ابوداؤد ۴۴۷۵)

(۲۸۹۹۸) حضرت حضین ابو ساسان رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں سے چند لوگ سوار ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ولید بن عقبہ کے شراب پینے کے متعلق بتلایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے بات

کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاؤ اور تم اس پر حد قائم کرو سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن! کھڑے ہو اور اسے کوڑے مارو اس نے کہا: تم اس عمل کے اہل نہیں! اپنے علاوہ کسی کو سپرد کرو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ضعیف ہو گیا، کمزور ہو گیا اور عاجز ہو گیا ہے اے عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کھڑے ہو جاؤ پس انہوں نے اس کو کوڑے مارنے شروع کر دیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ چالیس تک پہنچ گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہرو یا فرمایا: رک جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اسی کوڑے تک تکمیل فرمائی ہے اور تمام سنت طریقے ہیں۔

(۲۸۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب میں اسی کوڑے لگائے۔

(۲۹۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شَرِبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ ، وَعَلَيْهِمْ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ، وَقَالُوا : هِيَ لَنَا حَلاَلٌ ، وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ : أَنِ ابْعَثْ بِهِمْ إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يُفْسِدُوا مَنْ قِبَلَكَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، اسْتَشَارَ فِيهِمُ النَّاسَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، نَرَى أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ، وَشَرَعُوا فِي دِينِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ، فَاضْرِبْ رِقَابَهُمْ ، وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فِيهِمْ ؟ قَالَ : أَرَى أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ ، فَإِنْ تَابُوا جَلَدْتَهُمْ ثَمَانِينَ لِشُرْبِهِمِ الْخَمْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَتُوبُوا ضَرَبْتَ أَعْنَاقَهُمْ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ، وَشَرَعُوا فِي دِينِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ، فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوا ، فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِينَ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۰۰) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل شام میں سے چند لوگوں نے شراب پی۔ اس وقت ان پر یزید بن ابو سفیان امیر تھے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان اور اعمال صالحہ والوں پر کوئی چیز کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یزید بن ابی سفیان نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ فساد مچائیں انہیں میرے پاس بھجوا دو۔ جب وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین! ان لوگوں نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولا اور شریعت میں شریعت کے خلاف بات کی۔ لہٰذا انہیں قتل کروا دیں۔ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ توبہ کرتے ہیں تو انہیں اسی کوڑے لگائیں اگر توبہ نہ کریں تو قتل کر دیں۔ انہوں نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے توبہ کا اظہار کیا اس پر انہیں صرف اسی کوڑوں کی سزا دی گئی۔

(۲۹۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،

وَالزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ :قُومُوا إِلَيْهِ ، فقام إِلَيْهِ النَّاسُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ.

(نسائی ۵۲۸۴۔ حاکم ۳۷۴)

(۲۹۰۰۱) حضرت عبدالرحمن بن ازہر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس غزوہ حنین کے دن ایک شرابی لایا گیا سو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: تم اس کی طرف اٹھو۔ پس لوگ اس کی طرف گئے اور انہوں نے اپنی جوتیوں سے اسے مارا۔

(۲۹۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ ، فَجَعَلَ عُمَرُ مَكَانَ كُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا. (احمد ۶۷)

(۲۹۰۰۲) حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں چالیس جوتیاں ماریں اور حضرت عمر ؓ نے جوتی کے بدلے میں کوڑا مارنا شروع کیا۔

(۲۹۰۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ ، فَصَلَّى أَرْبَعًا ، فَقَالَ رَجُلٌ لِصَاحِبِهِ :رَأَيْتَ مَا رَأَيْتُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَأَخَذَاهُ فَأَتَيَا بِهِ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، فَقَالاَ :إِنَّ هَذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ، فَقَالَ :هَلْ غَيْرَ ؟ فَقَالاَ :لاَ ، قَالَ :إِنَّ هَذِهِ لَرِيبَةٌ ، قَالَ :مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ :مَا شَرِبْتهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۰۳) حضرت سمیط بن عمیر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن میں داخل ہوا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھ لی اس پر ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم نے بھی وہی دیکھا جو میں نے دیکھا؟ وہ کہنے لگا: ہاں پھر ان دونوں نے اس شخص کو پکڑا اور کہنے لگے: بے شک یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھی آپ ؓ نے کہا: نہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: بے شک یہ تو شک کی بات ہے۔ آپ ؓ نے پوچھا: جو تجھے اس کام پر کس بات نے ابھارا؟ اس شخص نے جواب دیا: میں نے آج سے پہلے کبھی شراب نہیں پی تو آپ ؓ نے اسے اسّی کوڑے مارے۔

(۲۹۰۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ. (ترمذی ۱۴۴۲۔ احمد ۳۲)

(۲۹۰۰۴) حضرت ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شراب میں چالیس کوڑے مارے۔

(۵۴) مَا يُوجِبُ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ؟

کس حالت میں واجب ہو جاتا ہے کہ آدمی پر حد قائم کر دی جائے؟

(۲۹۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ فُلاَنِ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ يَعْلَى بْنَ

أُمَيَّةَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَوْ كَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّا نُؤْتَى بِقَوْمٍ قَدْ شَرِبُوا الشَّرَابَ ، فَعَلَى مَنْ نُقِيمُ الْحَدَّ ؟ فَقَالَ: اسْتَقْرِئْهُ الْقُرْآنَ ، وَأَلْقِ رِدَائَهُ بَيْنَ أَرْدِيَةٍ ، فَإِنْ لَمْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْرِفْ رِدَائَهُ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۰۰۵) حضرت یعلی بن امیہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا ان کو خط لکھا: بے شک ہمارے پاس ایسے لوگ لائے گئے ہیں جنہوں نے شراب پی ہے، پس ہم کس حالت میں ان پر حد قائم کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے قرآن پڑھواؤ اور ان کی چادر بہت سی چادروں کے درمیان ڈال دو پس اگر وہ قرآن نہ پڑھ سکیں اور اپنی چادر کو نہ پہچان سکیں تو ان پر حد قائم کردو۔

(۲۹۰۰٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أُرَاهُ ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ حَدَّ إِلاَّ فِيمَا خَلَسَ الْعَقْلَ.

(۲۹۰۰٦) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد نہیں ہوگی مگر جب چیزوں میں عقل دھوکہ کھا جائے۔

(۲۹۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أُرَاهُ عَنْ عُمَرَ، قَالَ :لاَ حَدَّ إِلاَّ فِيمَا خَلَسَ الْعَقْلَ.

(۲۹۰۰۷) حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا: کہ حد نہیں ہوگی مگر جب چیزوں میں عقل دھوکہ کھا جائے۔

(٥٥) فِي الْمُسْلِمِ يَسْرِقُ مِنَ الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ ، يُقْطَعُ أَمْ لاَ ؟

اس مسلمان کا بیان جو ذمی کی شراب چوری کرلے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۹۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ الْمُسْلِمُ مِنَ الذِّمِّيِّ خَمْرًا ، قُطِعَ ، وَإِذَا سَرَقَهَا مِنْ مُسْلِمٍ لَمْ يُقْطَعْ.

(۲۹۰۰۸) حضرت سعید بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان ذمی کی شراب چوری کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جب وہ کسی مسلمان کی شراب چوری کرلے تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۹۰۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا ضَمَّنَ مُسْلِمًا خَمْرًا أَهْرَاقَهَا لِذِمِّيٍّ.

(۲۹۰۰۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایک مسلمان کو شراب کا ضامن بنایا جو اس نے کسی ذمی کی بہا دی تھی۔

(۲۹۰۱۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ سَرَقَ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ ، أَوْ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، قُطِعَ.

(۲۹۰۱۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہودی یا عیسائی کی چوری کی یا ذمی سے لے لی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٥٦) بَابٌ فِي الْمُسْتَكْرَهَةِ

یہ باب عورت کو بدکاری پر مجبور کرنے کے بیان میں ہے

(۲۹.۱۱) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّي ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنهَا الْحَدَّ. (ترمذی ۱۴۵۳۔ ابن ماجه ۲۵۹۸)

(۲۹۰۱۱) حضرت وائل بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو بدکاری کرنے پر مجبور کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اس عورت سے سزا ختم کردی۔

(۲۹.۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِإِمَاءٍ مِنْ إِمَاءِ الإِمَارَةِ اسْتَكْرَهَهُنَّ غِلْمَانٌ مِنْ غِلْمَانِ الإِمَارَةِ ، فَضَرَبَ الْغِلْمَانَ وَلَمْ يَضْرِبِ الإِمَاءَ.

(۲۹۰۱۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس حکومت کی باندیوں میں سے چند باندیاں لائی گئیں جن کو حکومت کے غلاموں میں سے چند غلاموں نے بدکاری پر مجبور کیا تھا تو آپ ؓ نے ان غلاموں کو کوڑے مارے اور ان باندیوں کو نہیں مارا۔

(۲۹.۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَضَافَ أَهْلَ بَيْتٍ ، فَاسْتَكْرَهَ مِنْهُمُ امْرَأَةً ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَضَرَبَهُ وَنَفَاهُ ، وَلَمْ يَضْرِبِ الْمَرْأَةَ.

(۲۹۰۱۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی گھر والوں کی دعوت کی پس اس نے ان میں سے ایک عورت کو بدکاری پر مجبور کیا، یہ معاملہ حضرت ابوبکر ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے اس شخص کو کوڑے لگائے اور اس کو جلاوطن کر دیا اور آپ ؓ نے اس عورت کو کوڑے نہیں مارے۔

(۲۹.۱٤) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّي ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ حَبَشِيًّا اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مِنْهُمْ ، فَأَقَامَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَدَّ ، وَأَمْكَنَهَا مِنْ رَقَبَتِهِ.

(۲۹۰۱۴) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی نے اپنے میں سے کسی عورت کو بدکاری پر مجبور کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اس پر حد قائم فرمائی۔ اور آپ ؓ نے اس عورت کو اس کی ملکیت پہ قدرت دے دی۔

(۲۹.۱٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى مُسْتَكْرَهَةٍ حَدٌّ.

(۲۹۰۱۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ، حضرت شعبی ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ ان سب حضرات

نے ارشاد فرمایا: بدکاری پر مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں جاری ہوگی۔

(۲۹.۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى مُسْتَكْرَهَةٍ حَدٌّ.

(۲۹۰۱۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور زهری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بدکاری پر مجبور کی گئی عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹.۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اسْتَكْرَهَ عَبْدٌ امْرَأَةً فَوَطِئَهَا ، فَاخْتَصَمَا إِلَى الْحَسَنِ وَهُوَ قَاضٍ يَوْمَئِذٍ ، فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَقَضَى بِالْعَبْدِ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۰۱۷) حضرت ابوحرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام نے کسی عورت کو بدکاری پر مجبور کیا اور اس نے اس سے وطی کر لی، پھر وہ دونوں جھگڑا لے کر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ آپ رحمہ اللہ ان دنوں قاضی تھے پس آپ رحمہ اللہ نے اس غلام پر حد لگائی اور اس غلام کا عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

(۲۹.۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ مَمْلُوكٍ افْتَرَعَ جَارِيَةً ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ.

(۲۹۰۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایک غلام کے متعلق دریافت کیا جس نے ایک لونڈی کی بکارت زائل کر دی تھی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی اور اس پر مہر لازم نہیں ہوگا۔

(۵۷) مَا جَاءَ فِي السَّكْرَانِ يَقْتُلُ

ان روایات کا بیان جو اس نشہ میں مدہوش کے بارے میں منقول ہیں جو قتل کر دے

(۲۹.۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : إِذَا قَتَلَ السَّكْرَانُ قُتِلَ.

(۲۹۰۱۹) حضرت هشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ میں مدہوش آدمی قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹.۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُقْتَلُ.

(۲۹۰۲۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زهری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹.۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَكْرَانَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ.

(۲۹۰۲۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشہ میں چور دو آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی بدلے میں قتل کر دیا۔

(۵۸) بَابٌ فِي السَّكْرَانِ يَسْرِقُ، يُقْطَعُ، أَمْ لاَ ؟

یہ باب ہے اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بیان میں جو چوری کرلے: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۹.۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالاَ: يَجُوزُ طَلاَقُ السَّكْرَانِ، وَيُقْطَعُ إِنْ سَرَقَ.

(۲۹۰۲۲) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت زھری رحمہ اللہ نے فرمایا: نشہ میں مدہوش شخص کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگر وہ چوری کرلے۔

(۲۹.۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ سُئِلَ عَنِ السَّكْرَانِ يَسْرِقُ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ يُعْرَفُ بِالسَّرِقَةِ قَبْلَ ذَلِكَ فَاقْطَعْهُ، وَإِلاَّ فَلاَ.

(۲۹۰۲۳) حضرت حنظلہ بن ابو سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے چوری کی تھی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ اس سے پہلے چوری کے معاملے میں مشہور ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو ورنہ نہیں۔

(۲۹.۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي النَّشْوَانِ: يُقْطَعُ إِنْ سَرَقَ، وَيُؤْخَذُ بِجِنَايَاتِهِ كُلِّهَا.

(۲۹۰۲۴) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ابتدائی نشہ والے کے بارے میں مروی ہے کہ اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کو تمام جنایات میں پکڑا جائے گا۔

(۲۹.۲۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ فِي السَّكْرَانِ: إِذَا أَعْتَقَ، أَوْ طَلَّقَ جَازَ عَلَيْهِ وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۰۲۵) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے نشہ میں مدہوش آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ آزاد کرلے یا طلاق دے تو اس کو مانا جائے گا اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹.۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: إِنْ سَرَقَ قُطِعَ، وَإِنْ قَتَلَ قُتِلَ.

(۲۹۰۲۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر وہ قتل کرے تو اسے بھی قتل کردیا جائے۔

(۲۹.۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا تَكَلَّمَ بِهِ السَّكْرَانُ مِنْ شَيْءٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ.

(۲۹۰۲۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نشہ میں مدہوش آدمی قابل حد بات کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹.۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : إِنْ سَرَقَ قُطِعَ.

(۲۹۰۲۸) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت محمد بن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

(۵۹) مَنْ قَالَ الْحُدُودُ إِلَى الإِمَامِ

جو یوں کہے: سزائیں امام کے ذمہ ہیں

(۲۹.۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَرْبَعَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ؛ الزَّكَاةُ، وَالصَّلاَةُ، وَالْحُدُودُ، وَالْقَضَاءُ.

(۲۹۰۲۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں بادشاہ کے سپرد ہیں زکوۃ، نماز، سزائیں اور فیصلے۔

(۲۹.۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : الْجُمُعَةُ ، وَالْحُدُودُ ، وَالزَّكَاةُ ، وَالْفَيْءُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۲۹۰۳۰) حضرت جبلہ بن عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن محیریز ؒ نے ارشاد فرمایا: جمعہ، سزائیں، زکوۃ اور مال فئی بادشاہ کے سپرد ہیں۔

(۲۹.۳۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : إِلَى السُّلْطَانِ الزَّكَاةُ ، وَالْجُمُعَةُ ، وَالْحُدُودُ.

(۲۹۰۳۱) حضرت مغیرہ بن زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء خراسانی ؒ نے ارشاد فرمایا: زکوۃ، جمعہ اور سزائیں بادشاہ کے سپرد ہیں۔

(۲۹.۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ ، وَإِنْ قَتَلَ أَخَا امْرِءٍ ، أَوْ أَبَاهُ.

(۲۹۰۳۲) حضرت محمد بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: بادشاہ ولی ہے اس شخص کا جو دین کی جنگ لڑے اگرچہ وہ کسی آدمی کے بھائی یا اس کے باپ کو قتل کردے۔

(۶۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا شَارِبَ خَمْرٍ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو یوں کہے: اے شراب پینے والے

(۲۹.۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۰۳۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو کسی آدمی کو یوں کہے: اے شراب پینے والے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(٢٩٠٣٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، يَا سَكْرَانُ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۹۰۳۴) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے شراب پینے والے اے نشئی، آپ رحمہ اللہ اس پر حد لازم نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٩٠٣٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبُ ، يَا سَارِقُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَلَكِنْ سِيَاطٌ.

(۲۹۰۳۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہتا ہو: اے شرابی، اے چور آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد تو نہیں ہے لیکن چند کوڑے اسے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٣٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : سَأَلْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، أَوْ يَا مُشْرِكُ ، أَوْ يَا سَكْرَانُ ، قُلْنَا : يُحَدُّ ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، مَا يُحَدُّ إِلاَّ مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا.

(۲۹۰۳۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے شراب پینے والے، یا اے مشرک یا اے نشہ میں مدہوش ہم نے پوچھا: کیا اس کو سزا دی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سزا نہیں دی جائے گی مگر اس شخص کو جو مسلمان پر تہمت لگائے۔

(٢٩٠٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ.

(۲۹۰۳۷) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہتا ہو: اے شراب پینے والے، اسے مارا نہیں جائے گا۔

(٦١) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر وہ خود کو جھٹلا دے

(٢٩٠٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ ، فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ أَكْذَبَ نَفْسَهُ ،

قَالَ :يُجْلَدُ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۳۸) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر اس نے خود کو جھٹلا دیا، آپ ؒ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹.۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُضْرَبُ وَهُوَ خَاطِبٌ.

(۲۹۰۳۹) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے اس لعان کرنے والے شخص کے بارے میں مروی ہے جو خود کو جھٹلا دے آپ ؒ نے فرمایا، اسے کوڑے مارے جائیں گے درانحالیکہ وہ شادی کا پیغام دینے والا ہے۔

(۲۹.٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لاَعَنَهَا ، فَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ ذَلِكَ جُلِدَ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ ، وَرُدَّتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۲۹۰۴۰) حضرت ابوبکر بن عیاش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اس سے لعان کیا پس اگر اس کے بعد اس نے خود کو جھٹلا دیا تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا اور اس کی بیوی کو اس کی طرف واپس لوٹا دیں گے۔

(۲۹.٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ.

(۲۹۰۴۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس لعان کرنے والے کے بارے میں مروی ہے جو اپنے نفس کی تکذیب کر دے آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے گی۔

(۲۹.٤٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُلاَعِنُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ أَقَرَّ بِالْوَلَدِ ؟ قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۴۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر بعد میں بچہ کا اقرار کر لے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹.٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُحَدُّ.

(۲۹۰۴۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی یا اس نے اپنی بیوی کے بچہ کی نفی کی پھر اس نے خود کو جھٹلا دیا ہو! آپ ؒ نے فرمایا اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۹.٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالُوا :يُضْرَبُ.

(۲۹۰۴۴) حضرت حارث ؒ، حضرت عطاء ؒ اور حضرت شعبی ؒ سے اس لعان کرنے والے شخص کے بارے میں مروی ہے

جو خود کی تکذیب کردے ان سب حضرات نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(٦٢) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ وَتَأْبَى الْمَرْأَةُ

اس آدمی کے بیان میں جو لعان کرے اور عورت انکار کردے

(٢٩٠٤٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ ، وَأَبَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تُلاَعِن ، رُجِمَتْ.

(۲۹۰۴۵) حضرت محمد بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے لعان کرلیا اور بیوی نے لعان کرنے سے انکار کردیا تو اس کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(٢٩٠٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُحْبَسُ.

(۲۹۰۴۶) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قید کردیا جائے گا۔

(٢٩٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَن جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَتَأْبَى أَنْ تُلاَعِنَهُ، قَالَ :تُجْلَدُ مِئَة ، وَتُرْجَمُ.

(۲۹۰۴۷) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پس اس کی بیوی نے لعان کرنے سے انکار کردیا آپ ؒ نے فرمایا: اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(٢٩٠٤٨) حَدَّثَنَا عُمَر، عَنْ عِيسَى الْخَيَّاط، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اللِّعَانُ فَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. وَقَالَ عِيسَى :سَمِعت غَيْرَ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ :يُجْبَرَانِ عَلَى اللِّعَانِ ، وَيُحْبَسَانِ حَتَّى يَتَلاَعَنَا.

(۲۹۰۴۸) حضرت عیسیٰ الخیاط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر لعان واقع ہوا پس اس نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا تو اس شخص پر حد قائم کی جائے گی اور حضرت عیسیٰ ؒ نے فرمایا: کہ میں نے امام شعبی ؒ کے علاوہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں کو لعان کرنے پر مجبور کیا جائے گا اور ان کو قید کردیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دونوں لعان کرلیں۔

(٢٩٠٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، وَجَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :إِذَا دُرِءَ فِي اللِّعَانِ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۴۹) حضرت شعبی ؒ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب لعان کا معاملہ ختم کردیا جائے تو اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَقْذِفُهَا

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر اس پر تہمت لگا دے

(۲۹۰۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَقْذِفُهَا ، قَالَ : يُضْرَبُ ، وَقَالَ عَامِرٌ : لاَ يُضْرَبُ.

(۲۹۰۵۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے لعان کر لے پھر وہ اس پر تہمت لگا دے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی اور حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو حد نہیں لگائی جائے گی۔

(۲۹۰۵۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ تَلِدُ ، فَيَقُولُ : لَيْسَ هَذَا مِنِّي ؟ قَالاَ : يُضْرَبُ.

(۲۹۰۵۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر اس کی بیوی نے بچہ جنا پس وہ کہنے لگا: یہ میرا نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(۲۹۰۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ لاَعَنَتْهُ ، ثُمَّ قَذَفَهَا لَمْ يُحَدّ . قَالَ : قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ ؟ قَالَ : لاَ يُحَدُّ ، قَدْ بَاءَ بِلَعْنَةِ اللهِ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۲۹۰۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان دونوں نے لعان کر لیا پھر اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٦٤) فِي الْمَحْدُودِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ

جس پر حد جاری ہو چکی تھی اس شخص کا اپنی بیوی پر تہمت لگانے کا بیان

(۲۹۰۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الْمَجْلُودُ امْرَأَتَهُ جُلِدَ ، وَلاَ لِعَانَ بَيْنَهُمَا.

قَالَ : وَسَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَعَامِرًا ؟ فَقَالاَ : يُلاَعِن.

(۲۹۰۵۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر کوڑے لگے ہوئے شخص نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو اسے بھی کوڑے مارے جائیں گے اور ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔ اور راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن

بصری ؒ اور حضرت عامر ؒ سے پوچھا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ لعان کرے گا۔

(٢٩٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، وَقَدْ كَانَ جُلِدَ الْحَدَّ ، جُلِدَ ، وَلاَ يُلاَعِنِ ، لأَنَّهُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۹۰۵۴) حضرت منصور ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی درانحالیکہ وہ سزا یافتہ تھا تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور وہ لعان نہیں کرے گا اس لیے کہ اس کی گواہی جائز نہیں ہے۔

(٦٥) فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ قَبْلَ الْمُلاَعَنَةِ

اس لعان کرنے والے کا بیان جو لعان سے پہلے خود کو جھٹلا دے

(٢٩٠٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مَا بَقِيَ مِنْ مُلاَعَنَتِهَا شَيْءٌ ، جُلِدَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۲۹۰۵۵) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی خود کو جھٹلا دے جبکہ اس کے لعان میں سے کچھ جملے باقی ہوں تو اسے کوڑے مارے جائیں اور وہ اس کی بیوی ہوگی۔

(٢٩٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۰۵۶) حضرت ابو معشر ؒ سے بھی حضرت ابراہیم ؒ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٩٠٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ الْمُلاَعَنَةُ جُلِدَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ الْمُلاَعَنَةِ فَلاَ شَيْءَ.

(۲۹۰۵۷) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے لعان مکمل ہونے سے قبل خود کی تکذیب کر دی تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس نے لعان کے بعد خود کی تکذیب کی تو کچھ نہیں ہوگا۔

(٦٦) فِي قَاذِفِ الْمُلاَعَنَةِ ، أَوِ ابْنِهَا

لعان کی گئی عورت یا اس کے بیٹے پر تہمت لگانے کے بیان میں

(٢٩٠٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعَنَةِ ، أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ ضُرِبَ

(۲۹۰۵۸) حضرت بیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی یا اس کی ماں پر تہمت لگائی تو اس شخص کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، وَابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالُوا :مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعنةِ جُلِدَ.

(۲۹۰۵۹) حضرت ابراہیم ؒ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِبْنِ الْمُلاَعنةِ :يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ، قَالَ :يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۶۰) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ اور حضرت طاؤس ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جو لعان کی گئی عورت کے بیٹے کو یوں کہے: اے زانیہ عورت کے بیٹے! آپ ؒ نے فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعنةِ جُلِدَ.

(۲۹۰۶۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی اس شخص کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لاِبْنِ الْمُلاَعنةِ :يَا ابْنَ الْهَنَةِ ، جُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۹۰۶۲) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جو ملاعنہ کے بیٹے کو یوں کہے: اے گندی عورت کے بیٹے: تو اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔

(۲۹.۶۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ ، إِذَا قِيلَ لاِبْنِ الْمُلاَعنةِ :لَسْتَ بِابْنِ فُلاَنٍ الَّذِي لاَعَنَ أُمَّكَ ، قَالَ :يُجْلَدُ الَّذِي يَقُولُ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۹۰۶۳) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: جب ملاعنہ عورت کے بیٹے کو یوں کہا گیا: تو اس فلاں آدمی کا بیٹا نہیں ہے جس نے تیری ماں کے ساتھ لعان کیا تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: کوڑے مارے جائیں گے اس شخص کو جس نے اسے یوں کہا کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹.۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ رَمَى ابْنَ الْمُلاَعنةِ ، أَوْ أُمَّهُ ، جُلِدَ.

(۲۹۰۶۴) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے یا اس کی ماں پر تہمت لگائی تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩.٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ قَاذِفُ ابْنِ الْمُلاَعِنَةِ.

(۲۹۰۶۵) حضرت فضل بن دلھم فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩.٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ قَذَفَهَا إِنْسَانٌ جُلِدَ قَاذِفُهَا.

(۲۹۰۶۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشادفرمایا: اگر کسی شخص نے اس ملاعنہ پر تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٦٧) فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَوِ الْحُرُّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ

اس غلام کے بیان میں جس کے ماتحت آزادعورت ہو یااس آزاد کے بیان میں جس کے ماتحت باندی ہو

(٢٩.٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهَا ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ الْحَدَّ ، وَلاَ يُلاَعِنُ.

(۲۹۰۶۷) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو آزاد کے ماتحت ہو پس وہ اس باندی پر تہمت لگادے آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

(٢٩.٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهَا ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِما ، وَلاَ لِعَانَ.

(۲۹۰۶۸) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو آزاد کے ماتحت ہو پس وہ اس باندی پر تہمت لگادے۔ آپ ؒ نے فرمایا: ان دونوں پر حد جاری نہیں ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔

(٢٩.٦٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَقْذِفُهَا ، قَالُوا : لَيْسَ بَيْنَهُمَا تَلاَعُنٌ ، وَلَيْسَ عَلَى قَاذِفِهَا حَدٌّ.

(۲۹۰۶۹) حضرت طاؤس ؒ ، حضرت مجاهد ؒ ، حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ ان سب حضرات سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس کے ماتحت باندی ہو پس وہ اس پر تہمت لگادے ان سب حضرات نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی اس باندی پر تہمت لگانے والے پر حد قذف ہوگی۔

(٢٩.٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ فَيَقْذِفُهَا ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَهُمَا مُلاَعَنَةٌ ، وَيُجْلَدُ.

(۲۹۰۷۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے جس کے نکاح میں آزاد عورت ہو پس وہ اس پر الزام لگادے۔ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: ان کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْيَهُودِيَّةِ تُلاَعِنِ الْمُسْلِمَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلاَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ ، وَلَكِنْ يُجْلَدُ الْعَبْدُ.

(۲۹۰۷۱) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے یہودی عورت کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ مسلمان سے لعان کرسکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی غلام آزاد عورت سے لعان کرسکتا ہے لیکن اس غلام کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۷۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَامِرٍ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ ، فَتَجِيءُ بِوَلَدٍ فَيَنْتَفِي مِنْهُ ، قَالَ : يُضْرَبُ ، وَلاَ لِعَانَ بَيْنَهُمَا ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

وَقَالَ عَامِرٌ ، وَالْحَكَمُ ؛ فِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، فَجَائَتْ بِوَلَدٍ ، فَانْتَفَى مِنْهُ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۷۲) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت عامر ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے جس کی بیوی آزاد ہو فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا اور حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ ان دونوں حضرات نے اس آزاد شخص کے بارے میں فرمایا: جس کے ماتحت باندی تھی پس وہ بچہ لے آئی اور اس نے اس بچہ کی نفی کردی۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اس بچہ کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

(۲۹۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْعَبْدِ إِذَا كَانَ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَنَّهُ إِذَا قَذَفَهَا جُلِدَ ، وَلاَ يُلاَعِنُ ، وَإِذَا كَانَ حُرٌّ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَقَذَفَهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يُجْلَدُ ، وَلاَ يُلاَعِنُ ، وَإِذَا كَانَ عَبْدٌ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَقَذَفَهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يُجْلَدُ ، وَلاَ يُلاَعِنُ.

(۲۹۰۷۳) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس نے اس پر الزام لگادیا تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ لعان نہیں کرے گا اور جب آزاد آدمی کے ماتحت باندی ہو اور وہ اس پر الزام لگا دے تو نہ اسے کوڑے مارے جائیں اور نہ ہی وہ لعان کرے گا اور جب کسی غلام کے ماتحت باندی ہو اور وہ اس پر الزام لگا دے تو نہ اسے کوڑے مارے جائیں گے اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

(٦٨) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَوُجِدَ يَغْشَاهَا، وَشُهِدَ عَلَيْهِ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا

ایک آدمی کے بیان میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس وہ اس کے ساتھ جماع کرتا ہوا پایا گیا اور اس کے خلاف گواہی بھی دے دی گئی اور وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے

(٢٩.٧٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَأَنْكَرَ ، وَأَقَرَّ بِغَشَيَانِ الْمَرْأَةِ ، فَقَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ لأَنَّهُ مُخَاصِمٌ.

(۲۹۰۷۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ بے شک اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں پس اس شخص نے انکار کر دیا اور بیوی سے جماع کا اقرار کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ انکار کر رہا ہے۔

(٢٩.٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ وَثَلاَثَةٍ ، وَيُرْجَمُ بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ.

(۲۹۰۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان دو اور تین آدمیوں کی گواہی سے تفریق ڈال دی جائے گی اور چار لوگوں کی گواہی سے اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

(٢٩.٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : نَبَّؤُوا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ فَأَكْثَرَ ، فَإِنْ عَادَ رُجِمَ.

(۲۹۰۷۶) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حبیب بن ابی ذئب رحمہ اللہ کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان چار یا اس سے زیادہ آدمیوں کی گواہی سے تفریق کر دی جائے گی پس اگر وہ دوبارہ لوٹے تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

(٢٩.٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : نَبَّؤُوا عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ ، وَأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ رَجْمٌ.

(۲۹۰۷۷) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے حوالے سے خبر دی ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان چار آدمیوں کی گواہی سے تفریق کر دی جائے گی اور اس سے زیادہ کی صورت میں اسے سنگسار کیا جائے۔

(٢٩.٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ شُهُودٌ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَجَحَدَ ذَلِكَ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَغْشَاهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ لإِنْكَارِهِ.

(۲۹۰۷۸) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا: جس کے خلاف چند

گواہوں نے گواہی دی کہ بے شک اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے پس اس نے اس کا انکار کر دیا اور وہ اس سے جماع کرتا تھا، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی ریشیلا نے فرمایا: اس کے انکار کرنے کی وجہ سے اس سے سزا کو ختم کر دیا جائے گا۔

(۲۹۰۷۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَأَشْهَدَ شَاهِدَيْنِ ، ثُمَّ قَدِمَ الْقَرْيَةَ الَّتِي بِهَا الْمَرْأَةُ ، فَغَشِيَهَا وَأَقَرَّ بِأَنْ قَدْ أَصَابَهَا ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ عَطَاءٌ : تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُحَدُّ.

(۲۹۰۷۹) حضرت ابن جریج ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشیلا سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی پس دو گواہوں نے گواہی بھی دے دی پھر وہ شخص اس بستی میں آیا جہاں اس کی بیوی تھی اور اس نے اس سے جماع کیا۔ وہ شخص اس سے جماع کا اقرار کرتا ہے اور اس کو طلاق دینے کا انکار کرتا ہے۔ حضرت عطاء ریشیلا نے فرمایا: ان دونوں گواہوں کی گواہی جائز ہوگی اور ان کے درمیان تفرق کر دی جائے گی اور اس شخص پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(۲۹۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ جَعَلَ يَغْشَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَمَّارٌ ؟ فَقَالَ : لَئِنْ قَدَرْتُ عَلَى هَذَا لأَرْجُمَنَّهُ.

(۲۹۰۸۰) حضرت قتادہ ریشیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اس کے بعد اس سے جماع کرنا شروع کر دیا تو اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس پر قدرت ہوتی تو میں ضرور اس کو سنگسار کر دیتا۔

(۲۹۰۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۲۹۰۸۱) حضرت خلاس ریشیلا سے بھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۲۹۰۸۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : خَرَجَ قَوْمٌ فِي سَفَرٍ ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فَنَزَلُوا بِهِ ، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَمَضَى الْقَوْمُ فِي سَفَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادُوا فَوَجَدُوهُ مَعَهَا ، فَقَدَّمُوهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالُوا : إِنَّ هَذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَوَجَدْنَاهُ مَعَهَا ، فَأَنْكَرَ ، فَقَالَ : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ؟ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ الْقَوْلَ كَمَا قَالُوا ، فَقَالَ : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ؟ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَلَمْ يَحُدَّهُمَا ، وَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا.

(۲۹۰۸۲) حضرت عیسیٰ بن عاصم ریشیلا فرماتے ہیں کہ چند لوگ سفر میں نکلے ان کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کے پاس قیام کیا اس دوران اس آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر وہ واپس لوٹے تو انہوں نے اس کو اس عورت کے ساتھ پایا سو انہوں نے اس کو حضرت شریح ریشیلا کے سامنے پیش کیا اور کہنے لگے: بیشک اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں اور ہم نے اسے اس عورت کے ساتھ پایا ہے اور وہ آدمی انکار کر رہا تھا۔ اس پر آپ ریشیلا نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ شخص زانی ہے؟ پس انہوں نے اپنے قول کو دھرایا جیسا انہوں نے کہا تھا پھر آپ ریشیلا نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ شخص زانی

ہے؟ انہوں نے پھر اپنی بات دھرائی سو آپ ؓ نے ان کے درمیان تفریق کردی اور ان دونوں پر حد نہیں لگائی اور ان کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(٦٩) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ زَعَمَ فُلاَنٌ أَنَّك زَانٍ

اس آدمی کے بیان میں جو دوسرے شخص کو یوں کہے: فلاں کہتا ہے کہ بے شک تم زانی ہو

(٢٩.٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَخْبَرَنِي فُلاَنٌ أَنَّك زَنَيْتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ لأَنَّهُ أَضَافَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۲۹۰۸۳) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے آدمی کو یوں کہا: مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ تو نے زنا کیا ہے۔ آپ ؒ نے فرمایا، اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ اس نے اس بات کی نسبت کسی غیر کی طرف کی ہے۔

(٢٩.٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : زَعَمَ فُلاَنٌ أَنَّك زَانٍ ، قَالَ : إِنْ جَاءَ بِالْبَيِّنَةِ ، وَإِلاَّ ضُرِبَ الْحَدَّ.

(۲۹۰۸۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کہا: فلاں نے کہا ہے کہ بیشک تو زانی ہے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اگر وہ بینہ لے آئے تو ٹھیک وگرنہ اس شخص پر حد لگائی جائے گی۔

(٧٠) فِي دَرْءِ الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ

شکوک وشبہات کی بنیاد پر سزائیں ختم کرنے کے بیان میں

(٢٩.٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لأَنْ أُعَطِّلَ الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقِيمَهَا فِي الشُّبُهَاتِ.

(۲۹۰۸۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ارشاد فرمایا: میں حدود کو شکوک وشبہات کی وجہ سے معطل کردوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ان سزاؤں کو شبہات میں قائم کردوں۔

(٢٩.٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ مُعَاذًا ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالُوا : إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْك الْحَدُّ فَادْرَأْهُ.

(۲۹۰۸۶) حضرت شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ، حضرت ابن مسعود اور حضرت عقبہ بن عامر ؓ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: جب تم پر حد مشتبہ ہو جائے تو اس کو زائل کردو۔

(۲۹۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً زَنَتْ ، فَقَالَ عُمَرُ : أُرَاهَا كَانَتْ تُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَخَشَعَتْ ، فَرَكَعَتْ فَسَجَدَتْ ، فَأَتَاهَا غَاوٍ مِنَ الْغُوَاةِ فَتَجَثَّمَهَا ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ كَمَا قَالَ عُمَرُ ، فَخَلَّى سَبِيلَهَا.

(۲۹۰۸۷) حضرت طارق بن شہاب ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے زنا کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ رات کو نماز پڑھ رہی تھی پس وہ ڈر گئی سو اس نے رکوع کیا پھر وہ سجدہ میں چلی گئی۔ اتنے میں گمراہوں میں سے ایک گمراہ شخص آیا ہوگا اور وہ اس کے اوپر چڑھ گیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس عورت کی طرف قاصد بھیجا تو اس عورت نے وہی بات کہی جو حضرت عمر رضی اللہ نے بیان کی تھی۔ آپ رضی اللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۲۹۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ ، ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنْ عِبَادِ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۸۸) حضرت ابراہیم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے: سزاؤں کو اللہ رب العزت کے بندوں سے اپنی طاقت کے بقدر زائل کرو۔

(۲۹۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : ادْفَعُوا الْحُدُودَ لِكُلِّ شُبْهَةٍ

(۲۹۰۸۹) حضرت برد ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریٹیلیز نے ارشاد فرمایا: ہر شبہ کی وجہ سے سزاؤں کو دور کر دو۔

(۲۹۰۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ادْرَؤُوا الْقَتْلَ وَالْجَلْدَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۹۰) حضرت ابو وائل ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: قتل اور کوڑے کو مسلمانوں سے اپنی طاقت کے بقدر زائل کرو۔

(۲۹۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ : اطْرُدُوا الْمُعْتَرِفِينَ.

(۲۹۰۹۱) حضرت اعمش ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیز نے ارشاد فرمایا: اعتراف کرنے والوں سے سزاؤں کو دور کرو۔

(۲۹۰۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى : أُتِيتُ وَأَنَا بِالْيَمَنِ بِامْرَأَةٍ حُبْلَى ، فَسَأَلْتُهَا ؟ فَقَالَتْ : مَا تَسْأَلُ عَنِ امْرَأَةٍ حُبْلَى ثَيِّبٍ مِنْ غَيْرِ بَعْلٍ ؟ أَمَا وَاللَّهِ مَا خَالَلْتُ خَلِيلاً ، وَلاَ خَادَنْتُ خِدْنًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، وَلَكِنْ بَيْنَا أَنَا نَائِمَةٌ بِفِنَاءِ بَيْتِي ، وَاللَّهِ مَا أَيْقَظَنِي إِلاَّ رَجُلٌ رفصني وَأَلْقَى فِي بَطْنِي مِثْلَ الشِّهَابِ ، ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ مُقَفِّيًا مَا أَدْرِي مَنْ هُوَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، فَكَتَبْتُ فِيهَا إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : وَافِنِي بِهَا ، وَبِنَاسٍ مِنْ قَوْمِهَا ، قَالَ : فَوَافَيْنَاهُ بِالْمَوْسِمِ ، فَقَالَ شِبْهَ الْغَضْبَانِ : لَعَلَّكَ قَدْ سَبَقْتَنِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، هِيَ مَعِي وَنَاسٌ مِنْ قَوْمِهَا ، فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ كَمَا أَخْبَرَتْنِي ، ثُمَّ

سَأَلَ قَوْمَهَا فَأَثْنَوْا خَيْرًا ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :شَابَّةٌ تِهَامِيَّةٌ نُوَمة ، قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ، فَمَارَهَا ، وَكَسَاهَا ، وَأَوْصَى قَوْمَهَا بِهَا خَيْرًا.

(۲۹۰۹۲) حضرت کلیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں یمن میں تھا کہ میرے پاس ایک حاملہ عورت لائی گئی! میں نے اس سے اس بارے میں سوال کیا؟ تو اس نے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ ایسی حاملہ عورت کے متعلق پوچھ رہے ہیں جو خاوند کے علاوہ سے ثیبہ کی گئی ہے؟ اللہ کی قسم! جب سے میں اسلام لائی ہوں نہ میں نے کسی کو دوست بنایا اور نہ ہی کسی کو ہمنشین بنایا ہے لیکن ایک دن میں اپنے گھر کے صحن میں سوئی ہوئی تھی۔ اللہ کی قسم! مجھے بیدار نہیں کیا گیا مگر ایک آدمی نے اس نے مجھے ہلکے سے اٹھایا اور اس نے میرے پیٹ میں ستارے جیسی چیز ڈال دی پھر میں نے اسے دور کرتے ہوئے اس کی طرف غور سے دیکھا میں نہیں جانتی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: اس عورت کو اور اس کی قوم کے چند لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ موسم حج میں ان کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصہ کی سی حالت میں فرمایا: شاید کہ تم اس عورت کے معاملہ میں مجھ پر کچھ سبقت لے گئے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، وہ عورت اور اس کی قوم کے چند لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے سوال کیا، تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بھی ویسے ہی بات بتلائی جیسے اس نے مجھے بتلائی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قوم سے اس کے متعلق پوچھا: تو ان لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تِهَامية کی جوان عورت بہت سونے والی ہے کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے خوراک دی اور اسے کپڑے پہنائے اور اس کی قوم کو اس کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت کی۔

(۲۹۰۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنًى مَعَ عُمَرَ ، إِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَلَى حِمَارَةٍ تَبْكِي ، قَدْ كَادَ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهَا مِنَ الزِّحَامِ ، يَقُولُونَ : زَنَيْتِ ، فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ :مَا يُبْكِيكِ ؟ إِنَّ الْمَرْأَة رُبَّمَا اسْتُكْرِهَتْ ، فَقَالَتْ :كُنْت امْرَأَةً ثَقِيلَةَ الرَّأْسِ ، وَكَانَ اللَّهُ يَرْزُقُنِي مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ، فَصَلَّيْتُ لَيْلَةً ثُمَّ نِمْتُ ، فَوَاللَّهِ مَا أَيْقَظَنِي إِلاَّ الرَّجُلُ قَدْ رَكِبَنِي ، فَنَظرتُ إِلَيْهِ مُقْفِيًا مَا أَدْرِي مَنْ هُوَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوْ قَتَلْتُ هَذِهِ خَشِيت عَلَى الأَخْشَبَيْنِ النَّارَ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الأَمْصَارِ :أَنْ لاَ تُقْتَلَ نَفْسٌ دُونَهُ.

(۲۹۰۹۳) حضرت نزال بن سبرہ ؒ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ایک بھاری بھرکم عورت گدھے پر رو رہی تھی۔ قریب تھا کہ لوگ رش سے اس کو مار دیتے۔ وہ کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا ہے۔ پس جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی آپ نے پوچھا: کس بات نے تجھے رلایا؟ بے شک کبھی کبھار عورت کو بدکاری پر مجبور بھی کر دیا جاتا ہے! اس عورت نے کہا: میں بہت زیادہ سونے والی عورت ہوں اور اللہ رب العزت مجھے رات کی نماز کی توفیق عطا فرماتے تھے پس میں نے ایک رات نماز پڑھی پھر میں سو گئی اللہ کی قسم! مجھے بیدار نہیں کیا مگر اس آدمی نے تحقیق جو مجھ پر سوار ہو چکا تھا۔ میں نے اس کو دور

کرتے ہوئے غور سے دیکھا میں نہیں جانتی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کون تھا؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس کو قتل کردوں تو مجھے جہنم کی سختی کا خوف ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہروں میں خط لکھ دیا: کہ کسی جان کو بغیر وجہ کے قتل نہ کیا جائے۔

(۲۹.۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُ ، فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِءَ فِي الْعَفْوِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِءَ فِي الْعُقُوبَةِ. (ترمذی ۱۴۲۴۔ حاکم ۳۸۴)

(۲۹۰۹۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: سزاؤں کو مسلمانوں سے اپنی طاقت کے بقدر دور کرو پس جب تم مسلمانوں کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ پاؤ تو ان کو چھوڑ دو اس لیے کہ حاکم کا معافی میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(۷۱) مَنْ قَالَ لاَ حَدَّ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً

جن حضرات کے نزدیک اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرے

(۲۹.۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۴۴۶۰)

(۲۹۰۹۵) حضرت ابورزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے جانور سے صحبت کی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹.۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً ، قَالَ : يُجْلَدُ ، وَلاَ يَبْلُغُ بِهِ الْحَدَّ.

(۲۹۰۹۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور کوڑوں کو حد کی مقدار تک نہیں پہنچایا جائے گا۔

(۲۹.۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : يُعَزَّرُ.

(۲۹۰۹۷) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے تعزیزاً سزا دی جائے۔

(۲۹.۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ ، وَلاَ عَلَى مَنْ رُمِيَ بِهَا.

(۲۹۰۹۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کر لے اور نہ اس شخص پر جس پر اس بات کا الزام لگا دیا گیا ہو۔

(۲۹۰۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ.

(۲۹۰۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرے۔

(۲۹۱۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۰۰) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو جانور سے جماع کرے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۲) مَنْ قَالَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ

جن حضرات کے نزدیک جانور سے جماع کرنے والے شخص پر حد لگے گی

(۲۹۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْبَهِيمَةَ ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۱) حضرت بدیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جانور سے جماع کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ أَتَى بَهِيمَةً ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ.

(۲۹۱۰۲) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے جانور سے جماع کیا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

(۲۹۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۰۳) حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ؒ اس شخص پر حد قائم کرتے تھے۔

(۲۹۱۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِيمَنْ يَأْتِي الْبَهِيمَةَ وَالْغُلاَمَ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۴) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور اور غلام سے جماع کرتا ہو آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱۰۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِالْبَهِيمَةِ جُلِدَ الْحَدَّ تَامًّا ، وَمَنْ رَمَى امْرَأَةً بِالْبَهِيمَةِ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۵) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے جانور سے جماع کیا تو اس پر مکمل حد لگائی جائے گی اور جو عورت پر جانور سے بدفعلی کا الزام لگائے تو اس پر حد لگے گی۔

(۲۹۱۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَن مَسْرُوقٍ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : إِذَا فَعَلَ بِهَا ، قَالَ : ذُبِحَتْ.

(۲۹۱۰۶) حضرت یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ ؒ نے فرمایا: جب اس نے ایسا کیا تو اس جانور کو ذبح کر دیا جائے۔

(۲۹۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُد ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : يُرْجَمُ وَتُرْجَمُ الْحِجَارَةَ الَّتِي رُجِمَ بِهَا ، وَيُعْفَى أَثَرُهُ ، يَعْنِي فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ.

(۲۹۱۰۷) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور سے وطی کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا اور اس پتھر کو بھی سنگسار کیا جائے گا جس سے اسے رجم کیا گیا۔

(۲۹۱۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَنْ أَتَى الْبَهِيمَةَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۸) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانور سے صحبت کرلے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً لَمْ تُقَمْ لَهُ قِيَامَةٌ.

(۲۹۱۰۹) حضرت علاء بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانور سے صحبت کرے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : عَلَيْهِ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ أُحْصِنَ ، أَمْ لَمْ يُحْصَنْ.

(۲۹۱۱۰) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کم سے کم سزا نہیں جاری ہوگی: شادی شدہ ہو یا شادی شدہ نہ ہو۔

(۲۹۱۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ حُصَيْنٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْفَاعِلَ بِالْبَهِيمَةِ وَالْبَهِيمَةَ.

(ابو داؤد ۴۴۵۹۔ حاکم ۳۵۵

(۲۹۱۱۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانور سے بدفعلی کرنے والے کو اور اس جانور کو قتل کردو۔

(۷۳) فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا

اس باندی کے بیان میں جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک اس سے وطی کرے

(۲۹۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، هُوَ خَائِنٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةٌ وَيَأْخُذُهَا.

(۲۹۱۱۲) حضرت عمیر بن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک باندی کے متعلق سوال کیا گیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی وہ خائن شمار ہوگا اس پر قیمت لازم ہو جائے گی اور وہ اس باندی کو لے لے گا۔

(۲۹۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ، قَالَ : يُضْرَبُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سَوْطًا.

(۲۹۱۱۳) حضرت داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ننانوے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۱۱۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ دَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ ، وَضَمَّنَهُ.

(۲۹۱۱۴) حضرت عبدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے سزا کو زائل کر دیا اور اس کو ضامن بنایا۔

(۲۹۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَحَدُهُمْ ، قَالَ : يُضْرَبُ مِئَةً.

(۲۹۱۱۵) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو چند شریکوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس باندی سے وطی کر لی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۱۱۶) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ ، وَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمْ ، فَقَالَ : عَلَيْهِ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ مِئَةً ، وَعَلَيْهِ ثُلُثَا ثَمَنِهَا ، وَثُلُثَا عُقْرِهَا ، وَيَلِي قِيمَةَ الْوَلَدِ إِنْ كَانَ.

(۲۹۱۱۶) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک باندی کے بارے میں مروی ہے جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر کم از کم دو سزائیں جاری ہوں گی اور اس شخص پر اس کی قیمت کا دو تہائی حصہ لازم ہوگا اور شبہ میں وطی کرنے کی وجہ سے اس کے مہر کا دو تہائی حصہ لازم ہوگا اور اگر بچہ ہو تو اس کی قیمت بھی ساتھ ہوگی۔

(۲۹۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُعَزَّرُ ، وَيُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۱۷) حضرت ھشام ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: اس کو تعزیز اُسزادی جائے گی اور اس پر اس باندی کی قیمت لازم کر دی جائے گی۔

(۲۹۱۱۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أُتِيَ بِجَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَطِئَهَا أَحَدُهُمَا ، فَاسْتَشَارَ فِيهَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالُوا : نَرَى أَنْ يُجْلَدَ دُونَ الْحَدِّ ، وَيُقَوِّموها قِيمَةً ، فَيَدْفَعُ إِلَى شَرِيكِهِ نِصْفَ الْقِيمَةِ.

(۲۹۱۱۸) حضرت جعفر بن برقان ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹھیڈ کے پاس ایک باندی لائی گئی جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی تو آپ ولیٹھیڈ نے اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ، حضرت سعید بن جبیر ولیٹھیڈ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ وغیرہ حضرات سے مشورہ مانگا ان سب نے فرمایا: ہماری رائے یہ ہے کہ اس کو حد کی مقدار مقررہ سے کم کوڑے مارے جائیں اور انہوں نے اس باندی کی ایک قیمت مقرر فرمائی کہ وہ شخص اپنے شریک کو اس کی آدھی قیمت ادا کرے گا۔

(۲۹۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ؛ فِي رَجُلٍ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَرِيكِهِ ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۱۹) حضرت عبد الاعلیٰ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس ولیٹھیڈ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک باندی سے وطی کر لی جو اس کے اور اس کے شریک کے درمیان مشترک تھی۔ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: اس پر اس باندی کی قیمت لازم ہوگی۔

(۲۹۱۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ، فَحَمَلَتْ ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۲۰) حضرت مغیرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ سے ایک باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی سو وہ حاملہ ہوگئی آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: اس شخص پر قیمت لازم ہوگی۔

(۲۹۱۲۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَطَؤُهَا أَحَدُهُمَا ، قَالَ : عَلَيْهِ الْعُقْرُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۹۱۲۱) حضرت لیث ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس ولیٹھیڈ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک اس سے وطی کر لیتا ہے آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: اس شخص پر حصہ کے مطابق وطی بالشبہ کا مہر لازم ہوگا۔

(۷۴) فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْفَيْءِ

اس آدمی کے بیان میں جو مال فیٔ کی باندی سے وطی کر لے

(۲۹۱۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةً مِنَ الْفَيْءِ ، قَالَ :

لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ.

(۲۹۱۲۲) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے مال غنیمت کی باندی سے وطی کرلی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی، جبکہ اس میں اس کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، إِذَا كَانَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ.

(۲۹۱۲۳) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی جبکہ اس مال غنیمت میں اس کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ دَاوُد ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَقَامَ عَلَى رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ مِنَ الْخُمُسِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۲۴) حضرت بکیر بن داود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر حد جاری فرمائی جس نے مال خمس کی ایک باندی سے وطی کی تھی۔

(۲۹۱۲٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ ، عُزِّرَ وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ ، وَكَذَلِكَ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَجُلٍ.

(۲۹۱۲۵) حضرت ھشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت میں اس کا کچھ حصہ ہو تو اس کو تعزیراً سزا دی جائے گی اور اس پر قیمت لازم ہوگی اور یہی حکم ہے اس باندی کا جو اس کے اور کسی آدمی کے درمیان مشترک ہو۔

(۷۵) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کی باندی سے جماع کرلے

(۲۹۱۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ فَأَخْبَرَتْهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ عِنْدِي فِي ذَلِكَ خَبَرًا شَافِيًا ، أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتِ أَذِنْتِ لَهُ جَلَدْتُه مِئَةً ، وَإِنْ كُنْت لَمْ تَأْذَنِي لَهُ رَجَمْتُهُ. (ترمذی ۱۴۵۲۔ احمد ۲۷۷)

(۲۹۱۲۶) حضرت حبیب بن سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلی سو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خبر دی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس بارے میں میرے پاس ایک مکمل خبر ہے جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ: اگر تو نے اس کو اجازت دی ہے تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا، اور اگر تو نے اس کو اجازت نہیں دی تو میں اسے سنگسار کردوں گا۔

(۲۹۱۲۷) حَدَّثَنَا عَلِي ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجِي

وَقَعَ عَلَى وَلِيدَتِي ، قَالَ : إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ ، ثُمَّ تَضَرَّبَ النَّاسُ حَتَّى اخْتَلَطُوا ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ.

(۲۹۱۲۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی، میرے شوہر نے میری باندی سے وطی کر لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سچی ہے تو میں اسے سنگسار کروں گا اور اگر تو جھوٹی ہے تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔ لوگ اس بارے میں اضطراب کا شکار ہوئے اور ایک دوسرے سے الجھنے لگے اور وہ عورت چلی گئی۔

(۲۹۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ : يَا وَيْلَهَا ، إِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهَا ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتِ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ.

(۲۹۱۲۸) حضرت مبارک بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ کر کہنے لگی: ہائے افسوس میرے شوہر نے میری باندی سے وطی کر لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سچی ہے تو میں اس کو سنگسار کروں گا اور اگر تو جھوٹی ہے تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔

(۲۹۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ أُوتَى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِلاَّ فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ.

(۲۹۱۲۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی بندہ نہ لایا جائے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کی ہو ورنہ میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ کروں گا۔

(۲۹۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ كَانَا إِذَا سُئِلاَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ يَتْلُوَانِ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ ، أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾.

(۲۹۱۳۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلے تو ان دونوں حضرات نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہیں نہیں جاتے۔ اس بارے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔

(۲۹۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ ، يَقُولُ : تَعْزِيرٌ وَلاَ حَدَّ.

(۲۹۱۳۱) حضرت بشیر بن سلمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حد سے کم سزا ہوگی حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مَعْبَدٍ ، وَعُبَيْدٍ بَنِي حُمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَهُ دُونَ الْحَدِّ.

(۲۹۱۳۲) حضرت معبد اور حضرت عبید بن حمران رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے اس پر حد سے کم سزا لگائی۔

(۲۹۱۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ عَلْقَمَةُ : مَا أُبَالِي وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، أَوْ جَارِيَةِ عَوْسَجَةَ ، رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ.

(۲۹۱۳۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں پروانہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کی باندی سے وطی کروں یا عوسجہ کی باندی سے (ان کے قبیلہ کا ایک آدمی)

(۲۹۱۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ فِي رَجُلٍ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُبَالِي أَتَيْتُهَا ، أَوْ جَارِيَةً مِنَ الطَّرِيقِ.

(۲۹۱۳۴) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پروانہیں کرتا میں اس سے وطی کروں یا راہ چلتی باندی سے۔

(۲۹۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۳۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ أُتِيتُ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ لَرَجَمْتُهُ.

(۲۹۱۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کی ہو تو میں ضرور اسے سنگسار کروں گا۔

(۲۹۱۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : جَائَتْ جَارِيَةٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَتْ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْمُغِيرَةَ يَطَؤُنِي ، وَإِنَّ امْرَأَتَهُ تَدْعُونِي زَانِيَةً ، فَإِنْ كُنْتُ لَهَا فَانْهَهُ عَنْ غَشَيَانِي ، وَإِنْ كُنْتُ لَهُ فَانْهَ امْرَأَتَهُ عَن قَذْفِي ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْمُغِيرَةِ ، فَقَالَ : تَطَأُ هَذِهِ الْجَارِيَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْ أَيْنَ ؟ قَالَ : وَهَبَتْهَا لِي امْرَأَتِي ، قَالَ : وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تَكُنْ وَهَبَتْهَا لَكَ لاَ تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِكَ إِلاَّ مَرْجُومًا ، ثُمَّ ، وَقَالَ : انْطَلِقَا إِلَى امْرَأَةِ الْمُغِيرَةِ فَأَعْلِمَاهَا : لَئِنْ لَمْ تَكُونِي وَهَبْتِهَا لَهُ لَنَرْجُمَنَّهُ ، قَالَ : فَأَتَيَاهَا فَأَخْبَرَاهَا ، فَقَالَتْ : يَا لَهْفَاهُ ، أَيُرِيدُ أَنْ يَرْجُمَ بَعْلِي ، لاَهَا اللهِ إِذًا ، لَقَدْ وَهَبْتُهَا لَهُ ، قَالَ : فَخَلَّى عَنْهُ.

(۲۹۱۳۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین! بے شک حضرت مغیرہ مجھ سے وطی کرتے ہیں اور ان کی بیوی مجھے زانیہ پکارتی ہے پس اگر میں ان کی بیوی کی ملکیت ہوں تو آپ رضی اللہ ان کو مجھ سے وطی کرنے سے روک دیں اور اگر میں مغیرہ کی ملکیت ہوں تو آپ رضی اللہ ان کی بیوی کو مجھ پر تہمت لگانے سے باز کریں۔ اس پر

آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: کیا تم اس باندی سے وطی کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہا
آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کہاں سے ملی؟ انہوں نے فرمایا: یہ میری بیوی نے مجھے ہبہ کی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگرا
نے یہ باندی تمہیں ہبہ نہ کی ہوتو تم آج گھر نہیں لوٹو گے مگر کوڑے کھا کر۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فلاں اور فلاں کو حکم دیا اور ارشاد فرمایا
دونوں آدمی مغیرہ کی بیوی کے پاس جاؤ، اور اسے اس بارے میں بتلاؤ، اگر تو نے یہ باندی اس کو ہبہ نہیں کی تو ہم ضرور اسے سنگ
کردیں گے۔ پس وہ دنوں آدمی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس آئے اور اسے اس بارے میں خبر دی۔ اس نے کہا: ا
افسوس! کیا وہ میرے شوہر کو سنگسار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں! تب اللہ اس سے جھگڑے، تحقیق اس کو میں نے وہ باندی ہبہ ک
آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيم ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْت عَ
جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ : قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْك ، فَاسْتَتِرْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ، فَقَالَ : لَوْ أَتَانِي الَّذِي أَتَى ابْنَ أُمِّ عَ
، لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

(۲۹۱۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا! بے شک میں
اپنی بیوی کی باندی سے جماع کر لیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق اللہ نے تیری ستر پوشی فرمائی ہے تو تو بھی ستر پوشی کر۔ یہ با
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس وہ شخص آتا جو حضرت ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تھا تو میں ضرورا
کا سر پتھروں سے کچل دیتا۔

(۷۶) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حَدٌّ

جو یوں کہے: اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرنے میں حد نہیں ہے

(۲۹۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ ، عَن حُرْقُوسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَ
عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَدَرَأَ عَنهُ الْحَدَّ. (عبدالرزاق ۱۳۴۸)

(۲۹۱۳۹) حضرت حرقوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سے ح
ختم کر دیا۔

(۲۹۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْتُ عَ
جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَعُدْ.

(۲۹۱۴۰) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک میں نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے ڈر اور دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

(۲۹۱٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ جَبَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۲) حضرت عقبہ بن جبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ :إِنَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا لِسَيِّدَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا لِسَيِّدَتِهَا.

(۲۹۱۴۳) حضرت عامر بن مطر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے جماع کر لیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے اسے بدکاری پر مجبور کیا تھا تو وہ باندی آزاد ہوگی اور اس شخص پر اس جیسی باندی اس مالکہ کے لیے لازم ہوگی اور اگر وہ باندی اس کے ہم نوا تھی تو یہ باندی اس شخص کی ہو جائے گی اور اس شخص پر اس جیسی باندی اس کی مالکہ کے لیے لازم ہوگی۔

(۲۹۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۴) حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحَبِّقٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَدَرَأَ عَنهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدَّ. (ابو داؤد ۴۴۵۶۔ احمد ۴۶۷)

(۲۹۱۴۵) حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حد کو زائل کر دیا۔

(۷۷) فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا ، أَعَلَيْهَا حَدٌّ ؟

اس عورت کے بیان میں جو اپنی عدت کے دوران شادی کر لے، کیا اس پر حد لگے گی؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۲۹۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا ، فَضَرَبَهَا عُمَرُ تَعْزِيرًا دُونَ الْحَدِّ.

(۲۹۱۴۶) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی عدت کے دوران شادی کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس

کوشرعی حد سے کم سزا دی۔

(۲۹۱۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إِنْ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا عَمْدًا ؟ قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۱۴۷) حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؓ سے دریافت کیا: اگر عورت جان بوجھ کر اپنی عدت کے دوران شادی کرلے؟ آپ ؓ نے فرمایا: اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ جَلَدَهُمَا أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ لَهُ قبيصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ :لَوْ خَفَّفْتَ فَجَلَدْتَهُمَا عِشْرِينَ عِشْرِينَ.

(۲۹۱۴۸) حضرت زھری ؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے ان دونوں میاں بیوی کو چالیس چالیس کوڑے مارے اوران دونوں کے درمیان تفریق کردی۔ اس پر حضرت قبیصہ بن ذویب ؓ نے اس سے فرمایا: اگر تو تخفیف کرتا اوران کو بیس بیس کوڑے ماردیتا تو بہتر تھا۔

(۲۹۱۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛فِي امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا ، قَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهَا حَدٌّ.

(۲۹۱۴۹) حضرت عامر شعبی ؓ اور حضرت ابراہیم ؓ سے ایک عورت کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی عدت کے دوران ہی نکاح کرلیا تھا ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۸) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدًّا فِي زِنًى ، وَلاَ شُرْبِ خَمْرٍ

جو شخص اہل کتاب پر زنا اور شراب پینے کے معاملہ میں حد لگانے کی رائے نہ رکھتا ہو

(۲۹۱۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُقَامُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدٌّ فِي شُرْبِ خَمْرٍ، وَلاَ زِنًى.

(۲۹۱۵۰) حضرت منصور ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؓ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب پر شراب پینے اور زنا کرنے کے معاملہ میں حد قائم نہیں کی جائے گی۔

(۲۹۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ:لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدٌّ.

(۲۹۱۵۱) حضرت مجاھد ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۹) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَتِهِ، وَلَهَا زَوْجٌ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی باندی سے وطی کرلے درانحالیکہ اس کا خاوند ہو

(۲۹۱۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً

وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهِ وَلَهَا زَوْجٌ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِئَةً نَكَالاً.

(۲۹۱۵۲) حضرت قبیصہ بن ذؤیب ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی سے وطی کر لی درانحالیکہ اس کا خاوند تھا تو حضرت عمر رضی اللہ نے اس شخص کو بطور سزا کے سوکوڑے مارے۔

(۲۹۱۵۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى أَمَتِهِ وَقَدْ زَوَّجَهَا ، فَضَرَبَهُ ضَرْبًا ، وَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۵۳) حضرت زید بن اسلم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی باندی سے وطی کی درانحالیکہ وہ اس کی شادی کسی اور سے کر چکا تھا تو آپ رضی اللہ نے اسے شرعی حد سے کم سزا دی۔

(۲۹۱۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أَمَتِهِ وَلَهَا زَوْجٌ ، فَإِنَّهُ يُجْلَدُ مِئَةً ، أُحْصِنَ ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ ، فَإِنْ حَمَلَتْ ، فَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۱۵۴) حضرت معمر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریشید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی باندی سے وطی کی درانحالیکہ اس کا خاوند بھی تھا تو اس شخص کو سوکوڑے مارے جائیں گے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ پس اگر وہ حاملہ ہوگئی تو بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔

(۸۰) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو بیت المال سے چوری کر لے اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۱۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ؟ قَالَ : يُقْطَعُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُقْطَعُ.

(۲۹۱۵۵) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ریشید سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو بیت المال سے چوری کرتا ہو؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور حضرت حکم ریشید نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَكَتَبَ فِيهِ سَعْدٌ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ، لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۲۹۱۵۶) حضرت قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کی تو حضرت سعد رضی اللہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے حضرت سعد رضی اللہ کو جواب لکھا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی کیونکہ اس کا بھی بیت المال میں حصہ ہے۔

(۲۹۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عن الرجل يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۱۵۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو بیت المال سے چوری کرتا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، إِذَا كَانَ لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۲۹۱۵۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو مال غنیمت سے چوری کرلے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی جب کہ اس شخص کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، وَلَهُ فِيهَا شَيْءٌ لَمْ يُقْطَعْ ، فَإِنْ سَرَقَ مِنْهَا وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ قُطِعَ.

(۲۹۱۵۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے مال غنیمت سے چوری کی درانحالیکہ اس کا بھی اس میں حصہ تھا تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا اور اگر اس نے چوری کی مال غنیمت سے درانحالیکہ اس کا اس میں حصہ نہیں تھا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۹۱۶۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابن عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْسِمُ سِلاَحًا فِي الرَّحْبَةِ ، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِغْفَرًا ، فَالْتَحَفَ عَلَيْهِ ، فَوَجَدَهُ رَجُلٌ ، فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ ، وَقَالَ :لَهُ فِيهِ شِرْكٌ.

(۲۹۱۶۰) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کشادہ میدان میں اسلحہ تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ذرہ کی ٹوپی لے لی اور اسے اپنے سر پر رکھ لیا پس ایک آدمی نے اسے اس حالت میں پایا تو وہ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور فرمایا: اس کا بھی مال میں حصہ ہے۔

(۸۱) فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلاَهُ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس غلام کے بیان میں جو اپنے آقا کے مال میں سے چوری کرلے، اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِغُلاَمٍ لِي ، فَقُلْتُ :اقْطَعْهُ ، قَالَ :وَمَا لَهُ ؟ قُلْتُ :سَرَقَ مِرْآةً لاِمْرَأَتِي خَيْرٌ مِنْ سِتِّينَ دِرْهَمًا ، قَالَ عُمَرُ :غُلاَمُكُمْ يَسْرِقُ مَتَاعَكُمْ.

(۲۹۱۶۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حضرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک غلام لایا اور میں نے عرض کی، آپ رضی اللہ عنہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا قصور کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے جو ساٹھ دراہم سے بہتر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے غلام نے تمہارا ہی مال چوری کیا ہے۔

(۲۹۱۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ،قَالَ :جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :غُلاَمِي سَرَقَ قَبَائِي ، فَاقْطَعْهُ ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ ، مَالُكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ.

(۲۹۱۶۲) حضرت عمرو بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی ؒ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس آئے اور فرمایا: میرے غلام نے میرا چوغہ چوری کیا ہے تو آپ ؓ اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: نہیں، تیرے مال کا بعض حصہ میں بعض شائع ہے۔

(۲۹۱۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ عَبْدِي مِنْ مَالِي لَمْ أَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۶۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب میرے غلام نے میرے مال سے چوری کی تھی تو میں نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۶٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَلِي صَدَقَةَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَتْ فِي بَيْتٍ لاَ يَدْخُلُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ، وَغَيْرُ جَارِيَةٍ لَهُ ، فَفَقَدَ شَيْئًا مِنَ الْمَالِ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ :مَا كَانَ يَدْخُلُ هَذَا الْبَيْتَ غَيْرِي وَغَيْرُكِ ، فَمَنْ أَخَذَ هَذَا الْمَالَ ؟ فَأَقَرَّتِ الْجَارِيَةُ ، فَقَالَ لِي :يَا سَعِيدُ ، انْطَلِقْ بِهَا فَاقْطَعْ يَدَهَا ، فَإِنَّ الْمَالَ لَوْ كَانَ لِي لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا قَطْعٌ.

(۲۹۱۶۴) حضرت سعید بن میناء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ حضرت زبیر ؓ کے صدقہ کا انتظام و انصرام سنبھالتے تھے اور وہ صدقہ کا مال اس گھر میں ہوتا تھا جس میں کوئی شخص حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ اور ان کی باندی کے علاوہ داخل نہیں ہوسکتا تھا پس اس میں سے کچھ مال گم ہوگیا۔ تو آپ ؓ نے باندی سے کہا: اس گھر میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوتا تو کس نے یہ مال لیا ہے؟ باندی نے اقرار کرلیا۔ پھر آپ ؓ نے مجھ سے فرمایا: اے سعید اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اس لیے کہ اگر میرا ہوتا تو پھر اس کا ہاتھ نہ کٹتا۔

(۸۲) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ أُمِّهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی ماں کی باندی سے صحبت کرلے

(۲۹۱٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَأَلْتُ حَمَّادًا، وَالْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ أُمِّهِ؟ قَالاَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۶۵) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد اور حضرت حکم ؒ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو اپنی ماں کی باندی سے صحبت کرلے؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۱۶۶) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۸۳) فِي السارق يُؤْتَى بِهِ، فَيُقَالُ أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ لاَ

اس چور کے بیان میں جس کو پکڑ کر لایا گیا اور اس سے یوں کہا گیا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے: نہیں

(۲۹۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ سَرَقَتْ ، فَقَالَ لَهَا :سَلاَمَةُ ، أَسَرَقْتِ ؟ قُولِي :لاَ.

(۲۹۱۶۷) حضرت یزید بن ابی کبشہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: اے سلامہ! کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے: نہیں۔

(۲۹۱۶۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ ، فَقَالَ : أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ :وَجَدْتُهُ ، قَالَ :وَجَدْتُهُ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۱۶۸) حضرت ابو مسعود نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو یوں کہہ دے: میں نے اس مال کو پایا ہے۔ اس نے کہہ دیا: میں نے اس مال کو پایا ہے۔ تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أُتِيَ بِسَارِقٍ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرٌ ، فَقَالَ :أَسَرَقْتَ ؟ أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ :لاَ ، لاَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۲۹۱۶۹) حضرت ابوالمتوکل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس ایک چور لایا گیا درانحالیکہ ان دنوں آپ امیر تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کیا تو نے چوری کی ہے؟ یوں کہہ دو نہیں نہیں، دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۹۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ شَمْلَةً ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا سَرَقَ شَمْلَةً ، فَقَالَ :مَا إِخَالُهُ سَرَقَ.

(عبدالرزاق ۱۳۸۳- دار قطنی ۱۰۲)

(۲۹۱۷۰) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے چادر چوری کی تو اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے چادر چوری کی ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ اس نے چوری کی ہو۔

(۲۹۱۷۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُبَيْعًا أَبَا سَالِمٍ ، يَقُولُ :شَهِدْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَأُتِيَ بِرَجُلٍ أَقَرَّ بِسَرِقَةٍ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ :لَعَلَّكَ اخْتَلَسْتَ ؟ لِكَيْ يَقُولَ :لاَ.

(۲۹۱۷۱) حضرت سمیع ابو سالم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی تڑاٹھ کے پاس حاضر تھا درانحالیکہ ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا اس پر حضرت حسن تڑاٹھ نے اس سے فرمایا: شاید کہ تو نے دھوکہ سے چھین لیا ہوتا کہ وہ یوں کہہ دے کہ نہیں۔

(۲۹۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِسَارِقٍ قَدِ اعْتَرَفَ ، فَقَالَ عُمَرُ :إِنِّي لأَرَى يَدَ رَجُلٍ مَا هِيَ بِيَدِ سَارِقٍ، قَالَ الرَّجُلُ :وَاللَّهِ مَا أَنَا بِسَارِقٍ، فَأَرْسَلَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۷۲) حضرت عکرمہ بن خالد ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر تڑاٹھ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اعتراف کیا تھا اس پر حضرت عمر تڑاٹھ نے فرمایا: بے شک میری رائے یہ ہے کہ اس آدمی کا ہاتھ یہ چور کا ہاتھ نہیں ہے، اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم: میں چور نہیں ہوں، سو حضرت عمر تڑاٹھ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْ مَضَى يُؤْتَى بِالسَّارِقِ ، فَيَقُولُ : أَسَرَقْتَ ؟ وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ سَمَّى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(۲۹۱۷۳) حضرت ابن جریج ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: گزرے ہوئے لوگوں میں سے جن کے پاس چور لایا جاتا تھا وہ پوچھتے تھے: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اور میں نہیں جانتا ان کے بارے میں مگر یہ کہ آپ تڑاٹھ نے حضرت ابوبکر تڑاٹھ اور حضرت عمر تڑاٹھ کا نام لیا۔

(۲۹۱۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مِسْكِينٌ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي ، قَالَ :شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ وُجِدَا فِي خَرِبَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :أَقَرِبْتَهَا ؟ فَجَعَلَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ يَقُولُونَ لَهُ :قُلْ :لاَ ، فَقَالَ :لاَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۱۷۴) حضرت ابن عون ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مسکین ویشیڈ نے جو میرے گھر کے ایک فرد ہیں، مجھے بیان کیا کہ میں حضرت علی تڑاٹھ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی اور عورت کو لایا گیا جو دونوں ویران جگہ میں پائے گئے تھے، حضرت علی تڑاٹھ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تو اس عورت کے قریب ہوا تھا؟ اس پر حضرت علی تڑاٹھ کے ہمنشینوں نے کہا: کہہ دے: نہیں اس آدمی نے کہا نہیں تو آپ تڑاٹھ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ :لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ ، أَوْ لَمَسْتَ ، أَوْ بَاشَرْتَ . (احمد ۲۵۵۔ بخاری ۶۸۲۴)

(۲۹۱۷۵) حضرت ابن عباس تڑاٹھ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک تڑاٹھ سے فرمایا: شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا چھوا ہو یا تو صرف اس سے گلے ملا ہوگا۔

(٨٤) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الثَّمَرَ وَالطَّعَامَ

اس آدمی کے بیان میں جو پھل اور کھانا چوری کرتا ہو

(٢٩١٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قَطْعَ فِي ثَمَرٍ ، وَلاَ كَثَرٍ. (احمد ۴۶۳۔ مالک ۸۳۹)

(۲۹۱۷۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھل اور کھجور کے شگوفے کی چوری میں ہاتھ نہ کٹے گا۔

(٢٩١٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ قَطْعٌ حَتَّى يَأْوِيَ الْمُرَاحَ ، وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثِّمَارِ قَطْعٌ حَتَّى يَأْوِيَ الْجَرِينَ.

(۲۹۱۷۷) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جانور میں کسی بھی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ جانور کے رات رہنے کی جگہ تک پہنچ جائے اور نہ پھلوں کی کسی چوری میں ہاتھ کٹے گا یہاں تک کہ وہ کھجور کے خشک ہونے کی جگہ تک نہ پہنچ جائے۔

(٢٩١٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثِّمَارِ قَطْعٌ ، إِلاَّ مَا أَوَى الْجَرِينَ ، وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ ، إِلاَّ فِيمَا آوَى الْمُرَاحَ.

(۲۹۱۷۸) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: پھلوں میں سے کسی بھی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا مگر جو کھجور کے خشک ہونے کی جگہ تک پہنچ جائے اور جانور میں بھی کسی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے رات رہنے کی جگہ تک پہنچ جائے۔

(٢٩١٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يُقْطَعُ فِي عِذْقٍ ، وَلاَ فِي عَامِ سَنَةٍ.

(۲۹۱۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: کھجور کے خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی قحط والے سال میں۔

(٢٩١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، وَالسَّرِيُّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ طَعَامًا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ. (ابو داؤد ۲۴۵۔ عبدالرزاق ۱۸۹۱۵)

(۲۹۱۸۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ طَعَامًا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۸۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ الطَّعَامَ ، أَوِ الْحِمَارَ مِنَ الصَّحْرَاءِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۱۸۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو کھانا چوری کر لے یا صحراء سے گدھا چوری کر لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَطَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مُدٍّ ، أَوْ أَمْدَادٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۲۹۱۸۳) حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک مد میں یا کھانے کے چند مدوں میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۹۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ حسان بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ وهو يَقُولُ : لاَ قَطْعَ فِي عِذْقٍ ، وَلاَ فِي عَامِ سَنَةٍ.

(۲۹۱۸۴) حضرت حصین بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرما رہے تھے: کھجور کے شگوفے کی چوری میں اور قحط والے سال میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الثَّمَرَةِ قَطْعٌ ، وَلاَ فِي الْمَاشِيَةِ الرَّاعِيَةِ ، وَلَكِنْ فِيهَا نَكَالٌ وَتَضْعِيفُ الْغُرْمِ ، فَإِذَا آوَاهَا الْمُرَاحُ ، أَوِ الْجَرِينُ ، يُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ قَدْرَ رُبْعِ دِينَارٍ.

(۲۹۱۸۵) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پھل اور چرنے والے جانور کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی لیکن اس میں سخت سزا اور دگنا تاوان ادا کرنا ہوگا اور جب وہ شخص جانوروں کے رات رہنے کی جگہ یا کھجور خشک ہونے کی جگہ تک پہنچ جائے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جب وہ چار دینار کی مقدار جتنی چوری کر لے۔

(۸۵) فِي الرِّجْلِ تُقْطَعُ ، مَنْ قَالَ يَتْرُكُ الْعَقِبَ

پاؤں کاٹنے کے بیان میں، جو یوں کہے: ایڑی چھوڑ دی جائے گی

(۲۹۱۸٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ

بْنِ مُرَّةَ الزُّرَقِیِّ ؛ أَنَّ عَلِیًّا قَطَعَ سَارِقًا مِنَ الْخَصْرِ ، خَصْرِ الْقَدَمِ.

(۲۹۱۸۶) حضرت نعمان بن مرہ زرقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چور کے پاؤں کا تلوا کاٹ دیا۔

(۲۹۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ الْحَنَفِیِّ ، عَنْ أُمِّ رَزِینٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ : أَیُعْجِزُ أُمَرَاؤُنَا هَؤُلاَءِ أَنْ یَقْطَعُوا کَمَا قَطَعَ هَذَا الأَعْرَابِیُّ ، یَعْنِی نَجْدَةَ ، فَلَقَدْ قَطَعَ فَمَا أَخْطَأَ ، یَقْطَعُ الرِّجْلَ ، وَیَذَرُ عَاقِبَهَا.

(۲۹۱۸۷) حضرت ام رزین رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہمارے حکمران اس سے عاجز آ گئے ہیں کہ وہ اس طرح کاٹیں جیسا اس دیہاتی نجدہ نے کاٹا ہے۔ یعنی اس نے کاٹا ہے اور بالکل غلطی نہیں کی: اس نے پاؤں کاٹ دیا اور اس کی ایڑی چھوڑ دی۔

(۲۹۱۸۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَعَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَطْعِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الرِّجْلُ ، فَیُتْرَکُ لَهُ عَقِبُهُ.

(۲۹۱۸۸) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کاٹنے کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جہاں تک پاؤں کا تعلق ہے تو اس کی ایڑی چھوڑ دی جائے گی۔

(۲۹۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالْکَرِیمِ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، قَالَ : الرِّجْلُ تُقْطَعُ مِنْ وَسَطِ الْقَدَمِ مِنْ مَفْصِلٍ.

(۲۹۱۸۹) حضرت علاء بن عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پاؤں قدم کے درمیان والے جوڑ سے کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۹۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۲۹۱۹۰) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۹۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُیَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ الْیَدَ مِنَ الْمَفْصِلِ ، وَقَطَعَ عَلِیٌّ الْقَدَمَ ، وَأَشَارَ عَمْرٌو إِلَی شَطْرِهَا.

(۲۹۱۹۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جوڑ سے ہاتھ کاٹا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاؤں کاٹا، حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے پاؤں کے نصف حصہ کی طرف اشارہ کیا۔

(۸۶) مَا قَالُوا مِنْ أَیْنَ یُقْطَعُ ؟

جو لوگ یوں کہیں: کہاں سے کاٹا جائے گا

(۲۹۱۹۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ اللَّخْمِیِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ عَدِیٍّ یُحَدِّثُ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ

حَیْوَۃَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ رَجُلاً مِنَ الْمَفْصِلِ. (۲۷۰)

(۲۹۱۹۲) حضرت رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ سے پاؤں کاٹا۔

(۲۹۱۹۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَمُرَۃَ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : رَأَیْتُ بِالْحِیرَۃِ مَقْطُوعًا مِنَ الْمَفْصِلِ ، فَقُلْتُ : مَنْ قَطَعَکَ ؟ قَالَ : قَطَعَنِی الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلِیٌّ ، أَمَا إِنَّہُ لَمْ یَظْلِمْنِی.

(۲۹۱۹۳) حضرت سمرہ ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حیرہ میں ایک آدمی کو دیکھا جس کا جوڑ سے پاؤں کٹا ہوا تھا میں نے پوچھا: کس نے کاٹا؟ اس نے کہا: نیک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا پاؤں کاٹا بہر حال انہوں نے مجھ پر ظلم نہیں کیا۔

(۲۹۱۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَطَعَ الْیَدَ مِنَ الْمَفْصِلِ.

(۲۹۱۹۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ جوڑ سے کاٹا۔

(۸۷) فِی حَسْمِ یَدِ السَّارِقِ

چور کے ہاتھ کو داغ دینے کا بیان

(۲۹۱۹۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ یَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ حَسَمَہُ.

(۲۹۱۹۵) حضرت ابن ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا پھر خون روکنے کے لیے اسے داغ دیا۔

(۲۹۱۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، رفعہ ؛ مِثْلَہُ.

(۲۹۱۹۶) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فعل اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۱۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِی سُفْیَانَ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ أُتِیَ بِسَارِقٍ ، فَقَطَعَہُ ، فَقَالَ لَہُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ : احْسِمْہُ ، فَقَالَ : إِنَّکَ بِہِ لَرَحِیمٌ ، قَالَ : لاَ ، وَلَکِنَّہُ مِنَ السُّنَّۃِ.

(۲۹۱۹۷) حضرت عمرو بن ابو سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس پر حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: اس کو داغ دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو اس پر بہت رحم کرنے والے ہو۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ عمل سنت ہے۔

(۲۹۱۹۸) حَدَّثَنَا سَہْلُ بْنُ یُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّۃِ حَسْمُ السَّارِقِ.

(۲۹۱۹۸) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو داغ دینا سنت طریقہ ہے۔

(۲۹۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ ، عَنْ حُجَیَّۃَ ؛ أَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَقْطَعُ اللُّصُوصَ وَیَحْسِمُہُمْ وَیَحْبِسُہُمْ وَیُدَاوِیہِمْ ، فَإِذَا بَرَؤُوا ، قَالَ : ارْفَعُوا أَیْدِیَکُمْ ، فَیَرْفَعُونَہَا

كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ ، ثُمَّ يَقُولُ : مَنْ قَطَعَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : عَلِيٌّ ، فَيَقُولُ : وَلِمَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِنَّا سَرَقْنَا ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اذْهَبُوا.

(۲۹۱۹۹) حضرت حجیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ کاٹتے اور ان کو داغ دیتے پھر ان کو قید کر دیتے اور ان کا دوادوار کرتے۔ پس جب زخم تندرست ہو جاتا فرماتے، اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ سو وہ ان کو اٹھاتے گویا کہ وہ سرخ عضو تناسل ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ جواب دیتے: علی رضی اللہ عنہ نے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: کیوں کاٹے؟ وہ جواب دیتے۔ ہم نے چوری کی تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ فرماتے اے اللہ: تو گواہ رہ اے اللہ! تو گواہ رہ، تم چلے جاؤ۔

(۸۸) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الطَّيْرَ ، أَوِ الْبَازِي ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو پرندہ یا شکرا چوری کر لے، اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِرَجُلٍ قد سَرَقَ طَيْرًا ، فَاسْتَفْتَى فِي ذَلِكَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطَعَ فِي الطَّيْرِ ، وَمَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ قَطْعٌ ، فَتَرَكَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۲۰۰) حضرت یزید ابن خصیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے پرندہ چوری کیا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ سے فتویٰ پوچھا انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے پرندے کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہو۔ اور اس بارے میں چور پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ سَرَقَ دَجَاجَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : قَالَ عُثْمَانُ : لاَ قَطْعَ فِي الطَّيْرِ.

(۲۹۲۰۱) حضرت عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرندے کی چوری میں کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْطَعُ فِي الطَّيْرِ.

(۲۹۲۰۲) حضرت ابو خالد رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پرندے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

(۲۹۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَرْضَى ، يَقُولُ : لاَ قَطْعَ فِي بَازٍ سُرِقَ ، وَإِنْ كَانَ ثَمَنُهُ دِينَارًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۹۲۰۳) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قابل اعتماد بزرگ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی اس باز میں جس کو چوری کرلیا گیا ہو اگرچہ اس کی قیمت ایک دینار یا اس سے بھی زائد ہو۔

(۲۹۲۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُهُ.

(۲۹۲۰۴) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب بھی یوں ہی فرمایا کرتے تھے۔

(٨٩) مَا جَاءَ فِي النَّبَّاشِ يُؤْخَذُ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس کفن چور کا بیان جس کو پکڑ لیا گیا ہو، اس کی سزا کیا ہے؟

(۲۹۲۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ بِقَوْمٍ يَخْتَفُونَ الْقُبُورَ ، يَعْنِي يَنْبُشُونَ ، فَضَرَبَهُمْ وَنَفَاهُمْ ، وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ.

(۲۹۲۰۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم کے پاس چند لوگ لائے گئے جو قبروں سے کفن چوری کرتے تھے تو مروان نے ان کو مارا اور ان کو جلاوطن کر دیا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ وافر مقدار میں موجود تھے۔

(۲۹۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أُخِذَ نَبَّاشٌ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ، زَمَانَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَسَأَلَ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَالْفُقَهَاءِ ؟ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا قَطَعَهُ ، قَالَ : فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَيُطَافَ بِهِ.

(۲۹۲۰۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت میں جب مروان مدینہ کا امیر تھا تو اس دوران ایک کفن چور کو پکڑا گیا تو مروان نے مدینہ میں موجود رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور فقہاء سے اس کے متعلق پوچھا؟ پس ان سب نے کسی کو نہیں پایا جس نے کفن چور کا ہاتھ کاٹا ہو سوان سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ اس کو مارا جائے اور چکر لگوایا جائے۔

(۲۹۲۰٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَطَعَ نَبَّاشًا.

(۲۹۲۰۷) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کفن چور کا ہاتھ کاٹا۔

(۲۹۲۰٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : يُقْطَعُ سَارِقُ أَمْوَاتِنَا ، كَمَا يُقْطَعُ سَارِقُ أَحْيَائِنَا.

(۲۹۲۰۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مُردوں کے چور کا بھی ایسے ہی ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ ہمارے زندوں کے چور کا کاٹا جاتا ہے۔

(۲۹۲۰٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ النَّبَّاشِ ؟ قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۰۹) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کفن چور کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اس کا

ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي النَّبَّاشِ ، قَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ ، يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۰) حضرت عبدالملک رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رطیٹیلا سے کفن چور کے بارے میں مروی ہے۔ آپ رطیٹیلا نے ارشاد فرمایا: وہ چور کے درجہ میں ہے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ النَّبَّاشِ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ ، وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۱) حضرت اشعث رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رطیٹیلا سے کفن چور کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رطیٹیلا نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور میں نے حضرت شعبی رطیٹیلا سے سوال کیا؟ تو آپ رطیٹیلا نے بھی فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي النَّبَّاشِ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۲) حضرت حکم رطیٹیلا اور حضرت حماد رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رطیٹیلا سے کفن چور کے بارے میں مروی ہے آپ رطیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَأَصْحَابِهِ ، قَالُوا : يُقْطَعُ النَّبَّاشُ ، لأَنَّهُ قَدْ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ.

(۲۹۲۱۳) حضرت مغیرہ رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رطیٹیلا اور ان کے اصحاب نے فرمایا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس لیے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا تھا۔

(۲۹۲۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لِلْقَبْرِ بَابٌ.

(۲۹۲۱۴) حضرت ابن یمان رطیٹیلا کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت مکحول رطیٹیلا نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر یہ کہ قبر کا دروازہ ہو۔

(۲۹۲۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ معاوية بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : النَّبَّاشُ لِصٌّ ، فَاقْطَعْهُ.

(۲۹۲۱۵) حضرت عبداللہ بن مختار رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رطیٹیلا نے ارشاد فرمایا: کفن چوری کرنے والا چور ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

(۲۹۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ مَسْرُوقًا ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ ، وَالشَّعْبِيَّ ، وَزَاذَانَ ، وَأَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، كَانُوا يَقُولُونَ فِي النَّبَّاشِ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۶) حضرت حجاج رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رطیٹیلا، حضرت ابراہیم نخعی رطیٹیلا، حضرت شعبی رطیٹیلا حضرت زاذان اور حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رطیٹیلا یہ سب حضرات کفن چور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۷) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَقِيتُهُ بِمِنًى ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ ، وَعَلَيْهِ شَبِيهٌ بِالْقَطْعِ.

(۲۹۲۱۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: کفن چور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی اس پر کاٹنے کے مشابہ سزا ہوگی۔

(۹۰) مَا جَاءَ فِي السَّكْرَانِ مَتَى يُضْرَبُ ، إِذَا صَحَا ، أَوْ فِي حَالِ سُكْرِهِ ؟

ان روایات کا بیان جو نشہ میں مدہوش کے بارے میں منقول ہیں کہ اسے کب مارا جائے گا: جب وہ ٹھیک ہو جائے یا اس کے نشہ میں ہونے کی حالت میں؟

(۲۹۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِالنَّجَاشِيِّ سَكْرَانًا مِنَ الْخَمْرِ فِي رَمَضَانَ ، فَتَرَكَهُ حَتَّى صَحَا ، ثُمَّ ضَرَبَهُ ثَمَانِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ ، فَقَالَ : ثَمَانِينَ لِلْخَمْرِ ، وَعِشْرِينَ لِجُرْأَتِكَ عَلَى اللهِ فِي رَمَضَانَ.

(۲۹۲۱۸) حضرت ابو مروان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس رمضان میں نجاشی شاعر لایا گیا جو نشہ میں دھت تھا تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو گیا پھر آپ ؓ نے اسے اسی کوڑے مارے پھر آپ ؓ نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا پھر آپ ؓ نے اگلے دن اسے نکالا اور اسے بیس کوڑے مارے اور فرمایا: اسی کوڑے شراب کی وجہ سے اور بیس کوڑے رمضان میں اللہ پر جرأت کرنے کی وجہ سے۔

(۲۹۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَاعِدًا ، فَجَائَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِابْنِ أَخٍ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَانِ ، ابْنُ أَخِي وَجَدْتُهُ سَكْرَانًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تَرْتِرُوه ، وَمَزْمِزُوه ، وَاسْتَنْكِهُوه ، فَتُرْتِرَ ، وَمُزْمِزَ ، وَاسْتُنْكِه ، فَوُجِدَ سَكْرَانًا ، فَدُفِعَ إِلَى السِّجْنِ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، جِئْتُ وَجِيءَ بِهِ. (بیہقی ۳۱۸)

(۲۹۲۱۹) حضرت ابو ماجد حنفی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اپنے بھتیجے کو لایا اور آپ ؓ سے کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! میرے بھائی کا بیٹا ہے میں نے اسے نشہ کی حالت میں پایا ہے اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: تم اس کو اچھی طرح ہلاؤ، اس کو دھکیلو اور اس کے منہ کی بو سونگھو پس اسے سنگھا گیا تو آپ ؓ نے اسے نشہ کی حالت میں پایا، اسے جیل بھیج دیا گیا پس جب اگلا دن آیا تو میں آیا اور اسے بھی لایا گیا۔

(۲۹۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَكِرَ الإِنْسَانُ تُرِكَ حَتَّى يُفِيقَ ، ثُمَّ جُلِدَ.

(۲۹۲۲۰) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب انسان نشہ میں دھت ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے پھر اسے کوڑے مارے جائیں۔

(۲۹۲۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا سَكِرَ الإِمَامُ جُلِدَ وَهُوَ لاَ يَعْقِلُ ، فَإِنَّهُ إِنْ عَقَلَ امْتَنَعَ.

(۲۹۲۲۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب امام نشہ میں ہوتو اسے کوڑے مار دیے جائیں درانحالیکہ وہ ہوش میں نہ ہو اس لیے کہ اگر وہ ہوش میں آئے گا تو وہ روک دے گا۔

(۹۱) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کے منہ سے شراب کی خوشبو محسوس ہو تو اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الرِّيحِ.

(۲۹۲۲۲) حضرت سائب بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ بو میں بھی سزا دیا کرتے تھے۔

(۲۹۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَرَأَ عَبْدُ اللهِ سُورَةَ يُوسُفَ بِحِمْصَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ ، فَدَنَا مِنْهُ عَبْدُ اللهِ ، فَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ ، فَقَالَ لَهُ :تُكَذِّبُ بِالْحَقِّ ، وَتَشْرَبُ الرِّجْسَ ، وَاللَّهِ ، لَهَكَذَا أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لاَ أَدَعُكَ حَتَّى أَحُدَّكَ ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ. (بخاری ۵۰۰۱۔ مسلم ۵۵۲)

(۲۹۲۲۳) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے حمص میں سورۃ یوسف کی تلاوت فرمائی اس پر ایک آدمی کہنے لگا یہ آیت ایسے نازل نہیں ہوئی، پس حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اس کے قریب ہوئے تو آپ ؓ نے اس سے شراب کی بو پائی، آپ ؓ نے اس سے فرمایا: تو حق بات کی تکذیب کرتا ہے اور ناپاک چیز پیتا ہے! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت اسی طرح پڑھائی ہے میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میں تجھ پر حد لگاؤں گا پھر آپ ؓ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۹۲۲٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ؛ أَنَّ ذَا قَرَابَةٍ لِمَيْمُونَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَوَجَدَتْ مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ ، فَقَالَتْ :لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيَحُدُّونَكَ ، أَوْ يُطَهِّرُونَكَ ، لاَ تَدْخُلْ عَلَيَّ بَيْتِي أَبَدًا.

(۲۹۲۲۴) حضرت یزید بن اصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ ؓ کا ایک قریبی رشتہ دار آپ کے پاس آیا آپ ؓ نے اس سے شراب کی بو محسوس کی، آپ ؓ نے فرمایا: اگر تم مسلمانوں کے پاس جاؤ گے تو وہ تم پر حد لگائیں گے یا وہ تمہیں پاک کر دیں گے تم میرے گھر کبھی داخل مت ہونا۔

(۲۹۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الشَّرَابِ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ مُدْمِنًا فَحُدَّهُ.

(۲۹۲۲۵) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر ؓ کو خط لکھ کر ان سے اس آدمی کے متعلق سوال

کیا جس سے شراب کی بومحسوس ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ عادی ہوتو اس پر حد لگائے۔

(۲۹۲۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أُتِيتُ بِرَجُلٍ وُجِدَتْ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ ، وَأَنَا قَاضٍ عَلَى الطَّائِفِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَكَلْتُ فَاكِهَةً ، فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : إِنْ كَانَ مِنَ الْفَاكِهَةِ مَا يُشْبِهُ رِيحَ الْخَمْرِ ، فَادْرَأْ عَنْهُ.

(۲۹۲۲۶) حضرت محمد بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک آدمی لایا گیا جس سے شراب کی بو آرہی تھی اور میں اس وقت طائف کا قاضی تھا میں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: بیشک میں نے تو پھل کھایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب لکھا: اگر پھلوں میں سے کسی پھل کی بو شراب کی بو کے مشابہ ہوتو تم اس سے سزا کو ختم کردو۔

(۲۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ : لاَ حَدَّ فِي رِيحٍ.

(۲۹۲۲۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بو میں حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الرِّيحِ حَدًّا.

(۲۹۲۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ بو کی صورت میں حد لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۹۲) فِيمَنْ قَاءَ الْخَمْرَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس شخص کے بیان میں جو شراب کی قے کردے: کیا اس پر سزا ہوگی؟

(۲۹۲۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِابْنِ مَظْعُونٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا ، فَقَالَ : مَنْ شُهُودُكَ ؟ قَالَ : فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَعَتَّابُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَكَانَ يُسَمَّى عَتَّابُ الشَّيْخَ الصَّدُوقَ ، فَقَالَ : رَأَيْتُهُ يَقِيؤُهَا ، وَلَمْ أَرَهُ يَشْرَبُهَا ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ.

(۲۹۲۲۹) حضرت مالک بن عمیر حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مظعون رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کو لایا گیا تحقیق اس نے شراب پی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے گواہ کون ہیں؟ اس نے کہا: فلاں اور فلاں اور عتاب بن سلمہ رحمہ اللہ اور عتاب کو شیخ صدوق کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے اس کو قے کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اسے شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۹۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَنَصَبَهُ لِلنَّاسِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : أُتِيَ بِحَفْصِ بْنِ عُمَرَ.

(۲۹۲۳۰) حضرت عتاب بن سلمہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اس پر حد لگائی اور اس کو لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا مگر یہ کہ انہوں نے یوں فرمایا کہ حضرت حفص بن عمر رضی اللہ کو لایا گیا۔

(۹۳) مَنْ كَرِهَ حَلْقَ الرَّأْسِ فِي الْعُقُوبَةِ

جو سزا میں سر منڈوانے کو مکروہ سمجھے

(۲۹۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَلْقِ ؟ فَقَالَ : جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى نُسُكًا وَسُنَّةً ، وَجَعَلَهُ النَّاسُ عُقُوبَةً.

(۲۹۲۳۱) حضرت ابو قلابہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ سے سر منڈوانے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے اسے قربانی اور سنت بنایا ہے اور لوگوں نے اسے سزا بنا دیا۔

(۲۹۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ يَزِيد ، عَنْ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: إِيَّايَ وَحَلْقَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۹۲۳۲) حضرت بشر ویشید کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے ارشاد فرمایا: مجھے سر اور داڑھی منڈوانے سے دور رکھو۔

(۲۹۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الرِّضَا ، يَعْنِي طَاوُوسًا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ مِنَّا. (طبرانی ۱۰۹۷۷)

(۲۹۲۳۳) حضرت طاؤس ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بالوں کا مکمل مثلہ کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۹۲۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : جَعَلَهُ اللَّهُ طَهُورًا ، وَجَعَلْتُمُوهُ عُقُوبَةً.

(۲۹۲۳۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویشید نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے اسے پاکی بنایا تھا اور تم نے اسے سزا بنا دیا۔

(۲۹۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَلْقُ الرَّأْسِ فِي الْعُقُوبَةِ بِدْعَةٌ.

(۲۹۲۳۵) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ویشید نے ارشاد فرمایا: سزا میں سر کو منڈوانا بدعت ہے۔

(۹۴) مَنْ رَخَّصَ فِي حَلْقِهِ وَجَزِّهِ

جس نے سر منڈوانے اور بال کٹوانے میں رخصت دی ہے

(۲۹۲۳۶) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ : جِيءَ بِرَجُلٍ مَعَهُ أَرْبَعَةٌ ، فَشَهِدَ ثَلاَثَةٌ مِنْهُمْ بِالزِّنَى ، وَلَمْ يَمْضِ الرَّابِعُ ، فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلاَثَةَ ، وَجَزَّ رَأْسَ الْمَشْهُودِ عَلَيْهِ.

(۲۹۲۳۶) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس کے ساتھ چار آدمی تھے پس ان میں سے تین نے زنا کی گواہی دی اور چوتھا شخص گواہی میں آگے نہیں بڑھا تو حضرت علی ؓ نے تین کو کوڑے مارے اور جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی آپ ؓ نے اس کے بال کاٹ دیے۔

(۲۹۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي شَاهِدِ الزُّورِ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ، وَيُسَخَّمُ وَجْهُهُ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ.

(۲۹۲۳۷) حضرت مکحول ؒ اور حضرت ولید بن ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور اس کا چہرہ کالا کر دیا جائے اور اس کا سر منڈوا دیا جائے اور اس کو لمبی قید میں ڈال دیا جائے۔

(۲۹۲۳۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُصْعَبٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، فَأَمَرَ بِحَلْقِهِ.

(۲۹۲۳۸) حضرت عمر بن مصعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے قبیلہ بنو تمیم کا ایک آدمی لایا گیا تو آپ ؓ نے اس کا سر منڈوانے کا حکم دیا۔

(۹۵) مَنْ كَرِهَ إِقَامَةَ الْحُدُودِ فِي الْمَسَاجِدِ

جو مسجدوں میں سزاؤں کے قائم کرنے کو مکروہ سمجھے

(۲۹۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى عَلِيٍّ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ : يَا قَنْبَرُ ، أَخْرِجْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۲۳۹) حضرت ابن مغفل ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی ؓ کے پاس آیا اس نے آپ ؓ سے سرگوشی کی آپ ؓ نے فرمایا: اے قنبر! اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اس پر حد قائم کرو۔

(۲۹۲۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِرَجُلٍ فِي شَيْءٍ ،

فَقَالَ :أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَأَخْرَجَاهُ.

(۲۹۲۴۰) حضرت طارق بن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی سزا کے معاملہ میں ایک آدمی لایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ پس وہ دونوں اس شخص کو باہر لے گئے۔

(۲۹۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَلاَ يُسْتَقَادُ فِيهَا.

(ابن ماجہ ۲۸ ۷)

(۲۹۲۴۱) حضرت حکیم بن حزام ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی اور نہ ہی ان میں قصاص لیا جائے گا۔

(۲۹۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنْ ظَبْيَانَ بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ:قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۴۲) حضرت ظبیان بن صبیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

(۲۹۲٤۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالاَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُقِيمُوا الْحُدُودَ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۴۳) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عامر ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم مسجدوں میں حدود قائم کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۲٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْجَلْدَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے مسجد میں کوڑے مارنے کو مکروہ سمجھا یا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۲٤۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ. (ترمذی ۱۴۰۱۔ ابن ماجہ ۲۵۹۹)

(۲۹۲۴۵) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ نے مرفوعاً بیان کیا ہے: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

(۲۹۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيل ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدْتُهُ ،وَضَرَبَ رَجُلاً افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ فِي قَمِيصٍ ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۶) حضرت عیسیٰ بن ابوعزہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا، آپ ؒ نے ایک آدمی کو مارا جس نے کسی آدمی پر قمیص کے بارے میں جھوٹی تہمت لگائی تھی اور آپ ؒ نے اسے مسجد میں نہیں مارا۔

(۲۹۲٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ إِقَامَةَ حُدُودِكُمْ. (ابن ماجه ٧٥٠- طبرانی ١٣٦)

(۲۹۲۴۷) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اپنی مسجدوں کو اپنی حدود کے قائم کرنے سے دور رکھو۔

(۲۹۲٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لِلْمَسْجِدِ حُرْمَةٌ.

(۲۹۲۴۸) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشادفرمایا: مسجد کا ایک حرمت واحترام ہے۔

(۲۹۲٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الضَّرْبَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالضحیٰ ؒ نے مسجدوں میں مارنے کو مکروہ سمجھا۔

(۹٦) مَنْ رَخَّصَ فِي إِقَامَةِ الْحُدُودِ فِي الْمَسْجِدِ

جس نے مسجد میں حدود قائم کرنے کی رخصت دی

(۲۹۲٥۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلُّهَا ، إِلاَّ الْقَتْلَ.

(۲۹۲۵۰) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشادفرمایا: مسجدوں میں ساری کی ساری حدود قائم کی جا سکتی ہیں سوائے قتل کے۔

(۲۹۲٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الْحُدُودَ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۵۱) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی شریح ؒ مسجدوں میں حدود قائم کرتے تھے۔

(۹۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مَا تَأْتِي امْرَأَتَكَ إِلَّا حَرَامًا ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: تو اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا مگر حرام طریقہ سے، اس پر کیا سزا ہوگی؟

(۲۹۲٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ :مَا تَأْتِي امْرَأَتَكَ إِلَّا حَرَامًا ، قَالَ :كَذَبَ ، لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۲۵۲) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایک شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی کو یوں کہا: تو اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا مگر حرام طریقہ سے، آپ ؒ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۹۸) فِي الْخُلْسَةِ ، فِيهَا قَطْعٌ ، أَمْ لاَ ؟

جھپٹی ہوئی چیز کے بیان میں کیا اس میں کاٹنے کی سزا ہوگی یا نہیں؟

(۲۹۲۵۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ ، وَلاَ عَلَى الْمُسْتَلِبِ ، وَلاَ الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۵۳) حضرات ابوالزبیر ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: چیز جھپٹنے والے پر اور لوٹنے والے پر اور خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ ، بِنَحْوِهِ.

(ابوداؤد ۴۳۹۱۔ ترمذی ۱۴۴۸)

(۲۹۲۵۴) حضرت ابوالزبیر ویشیڈ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۹۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْخُلْسَةِ؟ فَلَمْ يَرَ فِيهَا قَطْعًا.

(۲۹۲۵۵) حضرت زہری ویشیڈ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے چیز جھپٹنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ہاتھ کاٹنے کی رائے نہیں رکھی۔

(۲۹۲۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۵۶) حضرت حکم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چیز جھپٹنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ يَقْطَعُ فِي الْخُلْسَةِ.

(۲۹۲۵۷) حضرت خلاس ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چیز جھپٹنے میں ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ غُلاَمًا اخْتَلَسَ طَوْقًا ، فَرُفِعَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، وَسَأَلَ عَن ذَلِكَ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ؟ فَأَمَرَهُ بِقَطْعِهِ ، فَلَمَّا اخْتَلَفَا ، كَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَدْعُوهَا عَدْوَةَ الظَّهِيرَةِ ، لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ أَوْجِعْ ظَهْرَهُ ، وَأَطِلْ حَبْسَهُ.

(۲۹۲۵۸) حضرت قتادہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے طوق جھپٹ لیا یہ معاملہ حضرت عدی بن ارطاۃ ویشیڈ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ویشیڈ نے اس بارے میں حضرت حسن بصری ویشیڈ سے پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔ اور آپ ویشیڈ نے حضرت ایاس بن معاویہ ویشیڈ سے پوچھا؟ انہوں نے اختلاف کیا تو آپ ویشیڈ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشیڈ کو خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ویشیڈ کو جواب لکھا: بے شک اہل عرب اس کو دن کی چوری پکارتے تھے اس پر

ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی لیکن تم اس کی کمر کو تکلیف پہنچاؤ اور اس کو لمبی قید میں رکھو۔

(٢٩٢٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عَدِيًّا رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ اخْتَلَسَ خُلْسَةً ، فَقَالَ إِيَاسٌ : عَلَيْهِ الْقَطْعُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ، قَالَ : وَكَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّيهَا عَدْوَةَ الظَّهِيرَةِ.

(۲۹۲۵۹) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عدی ؒ کے پاس ایک معاملہ پیش کیا گیا کہ ایک آدمی نے کوئی چیز جھپٹ لی تھی۔ حضرت ایاس ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہوگی اور حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی تو حضرت عدی ؒ نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو خط لکھا تو آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے سزا جاری نہیں ہوگی اس لیے کہ اہل عرب اسے دن کی چوری پکارتے تھے۔

(٢٩٢٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۰) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: جھپٹنے میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(٩٩) فِي الْخِيَانَةِ ، مَا عَلَيْهِ فِيهَا ؟

خیانت کے بیان میں کہ اس میں کیا سزا جاری ہوگی؟

(٢٩٢٦١) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۱) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(٢٩٢٦٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۲) حضرت ابو الزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؓ نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(٢٩٢٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَرَقَ مِنِّي ، فَقَالَ : وَمَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَجِيرِي ، قَالَ : لَيْسَ بِسَارِقٍ مَنِ ائْتَمَنْتَه عَلَى بَيْتِك.

(۲۹۲۶۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح ؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک اس شخص نے میرے ہاں چوری کی ہے آپ ؒ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ اس نے کہا: میرا ملازم ہے آپ ؒ نے فرمایا: وہ شخص چور نہیں ہو سکتا جس کو تو نے اپنے گھر پر امین بنایا ہے۔

(۲۹۲۶٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخِيَانَةِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۴) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: خیانت میں کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي غُلاَمٍ كَانَ مَعَ قَوْمٍ فِي السُّوقِ ، فَسَرَقَ بَعْضَ مَتَاعِهِمْ ، فَقَالَ : هُوَ خَائِنٌ ، وَلاَ قَطْعَ عَلَيْهِ.

(۲۹۲۶۵) حضرت ابوحرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید سے ایک غلام کے بارے میں مروی ہے جو چند لوگوں کے ساتھ بازار میں تھا کہ اس نے ان کا کچھ سامان چوری کرلیا آپ ریشید نے فرمایا: وہ خیانت کرنے والا ہے اور اس پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۰۰) مَا جَاءَ فِي الضَّرْبِ فِي الْحَدِّ

ان روایات کا بیان جو حد میں مارنے کی کیفیت کے بارے میں منقول ہیں

(۲۹۲٦٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ فَقَالَ : أُرِيدُ أَلْيَنَ مِنْ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ فِيهِ لِينٌ ، فَقَالَ : أُرِيدُ أَشَدَّ مِنْ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَلاَ يُرَى إِبْطُك ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ.

(۲۹۲۶۶) حضرت ابوعثمان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی سزا کے معاملے میں ایک آدمی لایا گیا اور کوڑا بھی لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے نرم خو چاہتا ہوں تو ایک کوڑا لایا گیا جس میں نرم خوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ سخت چاہتا ہوں تو ان دونوں کوڑوں کے درمیان ایک کوڑا لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو مار اور تیری بغل دکھائی مت دے اور تو ہر عضو کو اس کا حق عطا کر۔

(۲۹۲٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ دَعَا جَلاَّدًا ، فَقَالَ : اجْلِدْ وَارْفَعْ يَدَكَ ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، قَالَ : فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

(۲۹۲۶۷) حضرت ابو ماجد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جلاد کو بلایا اور فرمایا: کوڑے مار اور اپنا ہاتھ بلند کر اور ہر عضو کو اس کا حق عطا کر راوی فرماتے ہیں: پس اس نے حد میں ایسی ضرب لگائی جو اذیت رساں نہیں تھی۔

(۲۹۲٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ بِرَجُلٍ سَكْرَانَ ، أَوْ فِي حَدٍّ ، فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، وَاتَّقِ الْوَجْهَ وَالْمَذَاكِيرَ.

(۲۹۲۶۸) حضرت مہاجر بن عمیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس نشہ میں دھت یا کسی اور حد میں ایک آدمی لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مارو اور ہر عضو کو اس کا حق دو اور چہرے اور شرمگاہوں پر مارنے سے بچو۔

۲۹۲۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى أَمَةٍ لَهُ فِي دِهْلِيزِهِ ، وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ : اجْلِدْهَا جَلْدًا بَيْنَ الْجَلْدَيْنِ ، لَيْسَ بِالتَّمَطِّي ، وَلاَ بِالتَّخْفِيفِ.

(۲۹۲۶۹) حضرت اشعث ولیٹھیڈ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھر کی دہلیز میں اپنی ایک باندی پر حد جاری کی درانحالیکہ آپ ولیٹھیڈ کے پاس آپ ولیٹھیڈ کے اصحاب کا ایک گروہ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں کوڑوں کے درمیان درمیانی حالت میں اسے کوڑے مارو نہ ہی بالکل پیچھے سے ہاتھ لاکر اور نہ ہی بالکل ہلکا۔

۲۹۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : الْجَلاَّدُ لاَ يَخْرُجُ إِبْطُهُ.

(۲۹۲۷۰) حضرت عمران ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: جلاد کی بغل باہر نہ نکلے۔

۲۹۲۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ، فَقَالَ : اضْرِبْ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، وَلاَ يُرَيَنَّ إِبْطَك.

(۲۹۲۷۱) حضرت عاصم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ولیٹھیڈ کے پاس حاضر تھا آپ ولیٹھیڈ نے ایک عیسائی کو کوڑے مارے جس نے ایک مسلمان پر تہمت لگائی تھی آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: مارو، اور ہر عضو کو اس کا حق دو اور تمہاری بغل ہرگز دکھائی مت دے۔

۲۹۲۷۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : حدَّ الْفِرْيَةِ ، وَحَدَّ الْخَمْرِ أَنْ تَجْلِدَ ، وَلاَ تَرْفَعْ يَدَكَ.

(۲۹۲۷۲) حضرت ابن جریج ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی تہمت کی حد اور شراب کی حد یہ ہے کہ تم کوڑے مارو اور اپنے ہاتھ کو بلند مت کرو۔

۲۹۲۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُضْرَبُ الزَّانِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَيُقَسَّمُ الضَّرْبُ بَيْنَ أَعْضَائِهِ.

(۲۹۲۷۳) حضرت مغیرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: زانی کو سخت شدید ضرب لگائی جائے گی اور ضرب اس کے مختلف اعضاء پر لگائی جائے گی۔

۲۹۲۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : حدُّ الزِّنَى أَشَدُّ مِنْ حَدِّ الْخَمْرِ ، وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالْفِرْيَةِ وَاحِدٌ.

(۲۹۲۷۴) حضرت ابن جریج ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: زنا کی سزا شراب کی سزا سے زیادہ سخت ہے شراب اور جھوٹی تہمت کی سزا ایک جیسی ہے۔

۲۹۲۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ الزَّانِي أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ الشَّارِبِ ، وَيُضْرَبُ الشَّارِبُ أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ.

(۲۹۲۷۵) حضرت اسماعیل ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: زانی کو شرابی سے زیادہ سخت کوڑے مارے

جائیں گے اور شرابی کو تہمت لگانے والے سے زیادہ سخت کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۰۱) فِي السَّوْطِ ، مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أَنْ يُدَقَّ

کوڑے کے بیان میں: جو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ اس کو باریک کرلیا جائے

(۲۹۲۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :كَانَ يُؤْمَرُ بِالسَّوْطِ ، فَتُقْطَعُ ثَمَرَتُهُ ، ثُمَّ يُدَقُّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِهِ ، فَقُلْتُ لأَنَسٍ :فِي زَمَانِ مَنْ كَانَ هَذَا ؟ قَالَ :فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۲۹۲۷۶) حضرت حنظلہ سدوسی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کوڑے کے بارے میں حکم دیا جاتا تھا کہ اس کا نچلا کنارہ کاٹ دیا جائے پھر اس کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر باریک کرلیا جائے پھر اس سے مارا جائے۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کس کے زمانے میں ہوتا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں۔

(۲۹۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ أبى مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ دَعَا بِسَوْطٍ فَدَقَّ ثَمَرَتَهُ حَتَّى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةً ، وَدَعَا بِجَلاَّدٍ ، فَقَالَ :اجْلِدْ.

(۲۹۲۷۷) حضرت ابو ماجد ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوایا اور اس کے نچلے کنارے کو باریک کیا یہاں تک کہ وہ کوڑا باریک ہوگیا آپ رضی اللہ عنہ نے جلاد کو بلایا اور فرمایا! کوڑے مارو۔

(۲۹۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ أَصَابَ حَدًّا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ شَدِيدٍ ، فَقَالَ :دُونَ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مُنْكَسِرٍ مُنْتَشِرٍ ، فَقَالَ :فَوْقَ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ دِيث ، يَعْنِي قَدْ لُيِّنَ ، فَقَالَ :هَذَا. (مالك ۱۲)

(۲۹۲۷۸) حضرت زید بن اسلم ریشیلہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے سزا پائی تھی، تو ایک نیا سخت قسم کا کوڑا لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کم لاؤ تو ٹوٹا ہوا اور درمیان سے چیرا ہوا ایک کوڑا لایا گیا جس کو نرم بنایا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔

(۱۰۲) فِي الرَّجُلِ يُؤْخَذُ وَقَدْ غَلَّ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کو پکڑ لیا گیا ہو درانحالیکہ اس نے خیانت کی ہو اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :إِذَا وُجِدَ الْغُلُولُ عِنْدَ الرَّجُلِ ،

أُخِذَ وَجُلِدَ مِئَةً ، وَحُلِقَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ، وَأُخِذَ مَا كَانَ فِي رَحْلِهِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الْحَيَوَانَ ، وَأُحْرِقَ رَحْلُهُ ، وَلَمْ يَأْخُذْ سَهْمًا فِي الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : وَبَلَغَنِي ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَفْعَلاَنِهِ.

(۲۹۲۷۹) حضرت مثنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب خیانت کا مال آدمی کے پاس پایا جائے تو اسے پکڑ لیا جائے اور سو کوڑے مارے جائیں اور اس کا سر اور اس کی ڈاڑھی منڈوا دی جائے اور اس کے کجاوے میں جو کچھ ہو وہ لے لیا جائے سوائے جانور کے اور اس کا کجاوہ جلا دیا جائے اور وہ کبھی بھی مسلمانوں میں حصہ نہیں لے گا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات یہ عمل کرتے تھے۔

(۲۹۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِي الْغُلُولِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لَيْسَ فِي الْغُلُولِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۸۱) حضرت ابوالزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْغُلُولِ إِذَا وُجِدَ عِنْدَ رَجُلٍ :يُحْرَقُ رَحْلُهُ.

(۲۹۲۸۲) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے خیانت کے مال کے بارے میں مروی ہے جب وہ کسی آدمی کے پاس پایا جائے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا کجاوہ جلا دیا جائے۔

(۲۹۲۸۳) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدْتُمُوهُ قَدْ غَلَّ فَحَرِّقُوا مَتَاعَهُ. (ابوداؤد ۲۷۰۷۔ ترمذی ۱۴۶۱)

(۲۹۲۸۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس شخص کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو تم اس کا سامان جلا دو۔

(۱۰۳) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ شَارِبًا فِي رَمَضَانَ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو رمضان میں شراب پیتا ہوا پایا گیا، اس کی سزا کیا ہے؟

(۲۹۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ . قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فِي رَمَضَانَ ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ ، وَعَزَّرَهُ عِشْرِينَ.

(۲۹۲۸۴) حضرت ابومروان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رمضان کے مہینہ میں شراب

پی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے اور بیس کوڑے حد سے زائد سزا کے طور پر مارے۔

(۲۹۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ الْبَكْرِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فِي رَمَضَانَ ، فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ ، وَعَزَّرَهُ عِشْرِينَ.

(۲۹۲۸۵) حضرت ابو سنان البکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رمضان میں شراب پی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے مارے اور بیس کوڑے آپ رضی اللہ عنہ نے حد سے زائد سزا کے طور پر مارے۔

(۲۹۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۲۸۶) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۱۰۴) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ ، وَقَدْ كَانَ أُحْصِنَ فِي شِرْكِهِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو اسلام لے آئے اور اپنے شرک کے زمانے میں بھی شادی شدہ تھا: اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ : إِنْ كَانَ أُحْصِنَ فِي شِرْكِهِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ أَصَابَ فَاحِشَةً قَبْلَ أَنْ يُحْصَنَ فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : يُرْجَمُ.

(۲۹۲۸۷) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے یہودی اور عیسائی کے بارے میں مروی ہے اگر وہ اپنے شرک کے زمانے میں شادی شدہ تھے پھر وہ اسلام لے آئے۔ پھر اس نے اسلام میں شادی کرنے سے پہلے کوئی فحش کام کرلیا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۲۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِحْصَانُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي شِرْكِهِمَا إِحْصَانٌ ، وَلَيْسَ الْمَجُوسِيُّ بِإِحْصَانٍ.

(۲۹۲۸۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کا شرک کے زمانے میں شادی کرنا تو احصان ہوگا اور مجوسی محصن نہیں ہوگا۔

(۱۰۵) فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى امْرَأَةٍ بِالزِّنَى ، أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

ان چار آدمیوں کے بیان میں جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی درانحالیکہ ان میں سے ایک اس کا خاوند تھا

(۲۹۲۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا

عَلَى امْرَأَةٍ بِالزِّنَى أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا ، قَالَ :يُلاَعِنُ الزَّوْجُ ، وَيُضْرَبُ الثَّلاَثَةُ.

(۲۹۲۸۹) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان چار آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی درانحالیکہ ان میں سے ایک اس کا خاوند تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند لعان کرے گا ان تینوں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٢٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۲۹۰) حضرت سعد بن مسیب رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٢٩٢٩١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا جَاؤُوا جَمِيعًا مَعًا ، فَالزَّوْجُ أَجْوَزُهُمْ شَهَادَةً.

(۲۹۲۹۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ سب اکٹھے آئیں تو خاوند ان سب میں گواہی کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(٢٩٢٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۲۹۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس عورت پر حد قائم کردی جائے گی۔

(٢٩٢٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُلاَعِنُ الزَّوْجُ ، وَيُضْرَبُ الثَّلاَثَةُ.

(۲۹۲۹۳) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خاوند لعان کرے گا اور ان تینوں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(١٠٦) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَبِيعُ الْحُرُّ ابْنَتَهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو بیچ دے یا آزاد شخص اپنی بیٹی کو بیچ دے

(٢٩٢٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ امْرَأَتَهُ ، قَالاَ : يُعَاقَبَانِ ، وَيُنَكَّلاَنِ.

(۲۹۲۹۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی کو فروخت کردے فرمایا: اس کو سزا دی جائے گی اور عبرتناک سزا دی جائے گی۔

(٢٩٢٩٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ امْرَأَةً وَهُمَا حُرَّانِ ، فَأُخِذَا عِنْدَ الْجِسْرِ ، فِي أَوْسَاطِهِمَا الدَّنَانِيرُ ، فَكُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فِيهِمَا ، فَكَتَبَ :أَنْ يُعَزَّرَا ، وَيُسْتَوْدَعَا السِّجْنَ.

(۲۹۲۹۵) حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک عورت کو

فروخت کردیا اس حال میں کہ وہ دونوں آزاد تھے۔ ان دونوں کو پل کے پاس سے پکڑا گیا ان دونوں کے درمیان دنانیر تھے سوان دونوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: ان دونوں کو سزا دی جائے اور دونوں کو جیل میں ڈال دیا جائے۔

(۲۹۲۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلَيْنِ بَاعَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، قَالَ :يُرَدُّ الْبَيْعُ ، وَيُعَاقَبَانِ ، وَلاَ قَطْعَ عَلَيْهِمَا.

(۲۹۲۹۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو فروخت کر دیا تھا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیع رد کر دی جائے گی اور ان دونوں کو سزا دی جائے گی لیکن ان دونوں پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۹۲۹۷) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۱۰۷) فِي الْحُرِّ يَبِيعُ الْحُرَّ

اس آزاد آدمی کے بیان میں جو آزاد کو فروخت کردے

(۲۹۲۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ رَجُلاً حُرًّا ، قَالَ : يُعَاقَبَانِ ، الَّذِي بَاعَهُ وَالَّذِي أَقَرَّ بِالْبَيْعِ ، عُقُوبَةً مُوجِعَةً.

(۲۹۲۹۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آزاد آدمی کو فروخت کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی: یعنی جس شخص نے اس کو فروخت کیا ہو اور جس نے فروخت کا اقرار کیا ہو، اور دردناک سزا ہوگی۔

(۲۹۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ ابْنَتَهُ ، فَوَقَعَ الْمُبْتَاعُ عَلَيْهَا ، فَقَالَ أَبُوهَا :حَمَلَنِي عَلَى بَيْعِهَا الْحَاجَةُ ، قَالَ :يُجْلَدَانِ ، الأَبُ وَابْنَتُهُ ، مِئَةً ، مِئَةً ، إِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْ ، وَيُرَدُّ إِلَى الْمُبْتَاعِ الثَّمَنُ ، وَعَلَى الْمُبْتَاعِ صَدَاقُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، ثُمَّ يَغْرَمُ الأَبُ الصَّدَاقَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْمُبْتَاعُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ ، وَلاَ يَغْرَمُ الأَبُ لَهُ ، وَيُجْلَدُ مِئَةً ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً لاَ تَعْقِلُ ، فَعَلَى الأَبِ النَّكَالُ.

(۲۹۲۹۹) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیٹی کو فروخت کر دیا تھا پس خریدنے والے نے اس سے صحبت کر لی۔ اس لڑکی کا والد کہنے لگا: ضرورت نے مجھے اس کے فروخت کرنے پر

ابھارا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں گے، اس باپ کو اور اس کی بیٹی کو اگر وہ لڑکی بالغ ہو، اور قیمت خریدنے والے کو واپس کی جائے گی، اور خریدنے والے پر اس لڑکی کا مہر لازم ہوگا بسبب اس سے وطی کرنے کے پھر وہ باپ مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ آزاد تھی تو اس پر مہر لازم ہوگا اور وہ باپ اس مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہوگا اور اسے سو کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر وہ چھوٹی بچی عقلمند نہ ہو تو باپ پر عبرتناک سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ بَاعَتْ أُخْتَهَا عَنْ أَمْرِهَا ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَوَطِئَهَا ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى الرَّجُلِ مَالُهُ ، وَتُعَاقَبُ الْمَرْأَةُ وَأُخْتُهَا ، وَيَرْضَخُ لَهَا شَيْئًا.

(۲۹۳۰۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایک عورت کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے کام کی وجہ سے اپنی بہن کو فروخت کر دیا پس ایک آدمی نے اسے خریدا اور اس سے وطی کر لی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کو اس کا مال لوٹایا جائے گا اور اس لڑکی کو وہ تھوڑا سا مہر ادا کرے گا۔

(۱۰۸) فِي شَاهِدِ الزُّورِ ، مَا يُعَاقَبُ ؟

جھوٹے گواہ کے بیان میں، اس کو کیا سزا دی جائے گا؟

(۲۹۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ شَيْئًا ، وَيُعَرَّفُ النَّاسُ ، وَيُقَالُ :إِنَّ هَذَا شَهِدَ بِزُورٍ.

(۲۹۳۰۱) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو کچھ مارا جائے گا، اور لوگوں میں تشہیر کروا دی جائے اور کہا جائے: بے شک اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔

(۲۹۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ مَا دُونَ الأَرْبَعِينَ ؛ خَمْسَةً وَثَلاَثِينَ ، سِتَّةً وَثَلاَثِينَ ، وَسَبْعَةً وَثَلاَثِينَ.

(۲۹۳۰۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو چالیس سے کم کوڑے مارے جائیں گے: پینتیس، چھتیس اور سینتیس۔

(۲۹۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُعَزَّرُ.

(۲۹۳۰۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو حد سے کم سزا دی جائے گی۔

(۲۹۳۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا أُتِيَ بِشَاهِدِ الزُّورِ خَفَقَهُ خَفَقَاتٍ.

(۲۹۳۰۴) حضرت جعد ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی شریح رحمہ اللہ کے پاس جب جھوٹا گواہ لایا جاتا تو آپ رحمہ اللہ اسے چند کوڑے

مارتے تھے۔

(۲۹۳۰۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ شَاهِدَ الزُّورِ سَبْعِينَ سَوْطًا.

(۲۹۳۰۵) حضرت عبداللہ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے جھوٹے گواہ کو ستر کوڑے مارے۔

(۲۹۳۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالاَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي شَاهِدِ الزُّورِ ؛ يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ، وَيُسَخَّمُ وَجْهُهُ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُطَافُ بِهِ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ.

(۲۹۳۰۶) حضرت مکحول ؒ اور حضرت ولید بن ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے، اس کا چہرہ کالا کردیا جائے، اس کا سر منڈوا دیا جائے، اسے چکر لگوایا جائے اور اس کو لمبی مدت کے لیے قید کردیا جائے۔

(۱۰۹) فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ

حدود میں عورتوں کی گواہی کا بیان

(۲۹۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ ، أَنْ لاَ تَجُوزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۰۷) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد دو خلیفوں کے سنت گزر چکی ہے: حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ عَنْ ثَلاَثَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، وَامْرَأَتَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ يَجُوزُ حَتَّى يَكُونُوا أَرْبَعَةً.

(۲۹۳۰۸) حضرت بیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا: ان تین آدمیوں اور دو عورتوں کے متعلق جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی؟ آپ ؒ نے فرمایا: جائز نہیں یہاں تک کہ وہ چاروں آدمی ہوں۔

(۲۹۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الطَّلاَقِ وَالْحُدُودِ

(۲۹۳۰۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: طلاق اور حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۰) حضرت مجالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ فِي حَدٍّ ، وَلاَ شَهَادَةُ عَبْدٍ.

(۲۹۳۱۱) حضرت زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی حد میں عورت یا غلام کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۲) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي دَمٍ ، وَلاَ حَدِّ دَمٍ.

(۲۹۳۱۳) حضرت جویبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی گواہی نہ کسی خون میں جائز ہے اور نہ کسی خون کی سزا میں۔

(۲۹۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۴) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْد الرَّحْمن بن سَعِيد بْنِ وَهْبٍ ، يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۵) حضرت علی بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سعید بن وھب رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحُدُودِ ، إِلاَّ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

(۲۹۳۱۶) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں کسی بھی صورت میں کوڑے نہیں مارے جائیں گے مگر دو آدمیوں کی گواہی سے۔

(۱۱۰) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)

اللہ رب العزت کے قول (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) کی تفسیر کا بیان

(۲۹۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ : أَدْنَاه رَجُلٌ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : رَجُلاَنِ.

(۲۹۳۱۷) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاھد رحمہ اللہ سے آیت ''اور چاہیے کہ ان کی سزا کا مشاہدہ کرے مومنوں کا ایک گروہ۔'' کی تفسیر میں مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کم از کم ایک آدمی ہو، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: دو آدمی ہوں۔

(۲۹۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :

عَشَرَةٌ.

(۲۹۳۱۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے آیت ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کی تفسیر یوں مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: دس افراد ہوں۔

(۲۹۳۱۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ فَصَاعِدًا.

(۲۹۳۱۹) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: تین یا اس سے زائد ہوں۔

(۲۹۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ ، وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ قَدْ جُلِّلَتْ بِهَا ، وَعِنْدَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ :﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۲۹۳۲۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ کے والد حضرت سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کو کوڑے مارے جس نے زنا کیا تھا۔ درانحالیکہ اس نے چادر پہنی ہوئی تھی جس نے اس کو ڈھانپا ہوا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کا ایک گروہ تھا پھر آپ رحمہ اللہ نے آیت پڑھی: ترجمہ:۔ اور چاہیے کہ مشاہدہ کرے ان کی سزا کا مسلمانوں کا ایک گروہ۔

(۲۹۳۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :(إِنْ يُعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ) ، قَالَ :كَانَ رَجُلاً.

(۲۹۳۲۱) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ کو ارشادفرماتے ہوئے سنا: آیت: ترجمہ:۔ اگر معاف کر بھی دیا جائے تم میں سے ایک گروہ کو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ ایک آدمی تھا۔

(۱۱۱) فِي الصَّغِيرِ يُفْتَرَى عَلَيْهِ

اس چھوٹے بچہ کا بیان جس پر جھوٹی تہمت لگادی جائے

(۲۹۳۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :مَنْ قَذَفَ صَغِيرًا فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۳۲۲) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جس شخص نے چھوٹے بچہ پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۳۲۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ حَدَّ فِي غُلاَمٍ افْتُرِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَغِيرٌ ، حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۲۹۳۲۳) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: کوئی سزا نہیں ہوگی اس لڑکے میں جس پر

جھوٹی تہمت لگائی گئی اس حال میں کہ وہ چھوٹا بچہ تھا یہاں تک کہ اس پر حدود ثابت ہو جائیں۔

(۱۱۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ ابْنَ فُلاَنَةَ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: تو فلاں عورت کا بیٹا نہیں ہے

(۲۹۳۲٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ دَعَى لِغَيْرِ أُمِّهِ حَدٌّ.

(۲۹۳۲۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو اس کی ماں کے علاوہ کی طرف منسوب کیا تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۳۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : لَسْتَ لِفُلاَنَةَ ، أُمِّهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجْعَلُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، إِنَّمَا هِيَ كَذْبَةٌ.

(۲۹۳۲۵) حضرت سعید بن ابی عروبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی کو کہا: فلاں عورت تیری ماں نہیں ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک اس پر سزا مقرر نہیں کی جائے گی اس لیے کہ یہ جھوٹ ہے۔

(۲۹۳۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۳۲۶) حضرت حماد رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۳۲۷) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۱۱۳) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ)

اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۲۹۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الضَّرْبِ.

(۲۹۳۲۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مارنے کی صورت میں ہے۔

(۲۹۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الضَّرْبِ.

(۲۹۳۲۹) حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مار میں تمہیں نرمی دامن گیر نہ ہو۔

(۲۹۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قَالَ : إِقَامَةُ الْحُدُودِ إِذَا رُفِعَتْ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۲۹۳۳۰) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے آیت: اور نہ دامن گیر ہو تم کو ان کے سلسلہ میں ترس

کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: سزائیں قائم کردی جائیں جب معاملہ حاکم کے سامنے پیش کردیا گیا ہو۔

(۲۹۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قَالاَ : لَيْسَ بِالْقَتْلِ ، وَلَكِنْ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

(۲۹۳۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کے بارے میں مروی ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا: قتل میں نہیں لیکن حد کو قائم کرنے میں نرمی نہ ہو۔

(۲۹۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِقَامَةُ الْحَدِّ ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِشِدَّةِ الْجَلْدِ.

(۲۹۳۳۲) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حد قائم کرنے میں ہے بہر حال کوڑے مارنے میں سختی مراد نہیں ہے۔

(۲۹۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾، قَالَ : فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ ، يُقَامُ ، وَلاَ يُعَطَّلُ.

(۲۹۳۳۳) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: سزا قائم کرنے کے بارے میں ہے کہ سزا قائم کردی جائے اسے ختم نہ کیا جائے۔

(۱۱۴) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو باندی سے شادی کرے پھر بدکاری کرے اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۳۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ، وَلَمْ يَكُنْ تَزَوَّجَ حُرَّةً قَبْلَهَا ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ : يُرْجَمُ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : يُجْلَدُ.

(۲۹۳۳۴) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے باندی سے شادی کی اور اس نے اس سے قبل کسی آزاد سے شادی نہیں کی تھی پھر اس نے بدکاری کرلی۔ حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سنگسار کردیا جائے اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۳۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ زَنَى وَلَهُ سَرَارِيّ ؟ قَالَ : يُجْلَدُ ، وَلاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۳۵) حضرت عبدالملک ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے زنا کیا درانحالیکہ اس کی بہت سی باندیاں تھیں؟ آپ ویشید نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُحصن الْحُرَّ بِيَهُودِيَّةٍ ، وَلاَ نَصْرَانِيَّةٍ ، وَلاَ بِأَمَةٍ.

(۲۹۳۳۶) حضرت حکم ویشید اور حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: آزاد شخص یہودی عورت سے محصن نہیں بنتا نہ ہی عیسائی عوت سے اور نہ ہی باندی سے۔

(۲۹۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَهُ عَنِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، ثُمَّ يُصِيبُ فَاحِشَةً ؟ قَالَ : يُرْجَمُ ، قَالَ : عَمَّنْ تَأْخُذُ هَذَا ؟ قَالَ : أَدْرَكْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَهُ. (بیهقی ۲۱۶)

(۲۹۳۳۷) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ویشید یا حضرت عبداللہ بن عتبہ ویشید سے مروان نے اس آزاد آدمی کے متعلق سوال کیا جس کے ماتحت باندی ہو اور وہ زنا کرے؟ آپ ویشید نے فرمایا: اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔ مروان نے پوچھا: آپ ویشید نے کس سے یہ حکم لیا ہے؟ آپ ویشید نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یوں کہتے ہوئے پایا تھا۔

(۲۹۳۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تُحْصِنُ الأَمَةُ الْحُرَّ ، وَلاَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ.

(۲۹۳۳۸) حضرت یونس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید فرمایا کرتے تھے کہ باندی آزاد مرد کو محصن نہیں بنا سکتی اور غلام آزاد عورت کو محصن نہیں بنا سکتا۔

(۲۹۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ تَزْنِي ، السُّنَّةُ أَنَّهَا تُرْجَمُ ، وَفِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الأَمَةُ : لاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۳۹) حضرت قتادہ ویشید اور حضرت حسن بصری ویشید فرمایا کرتے تھے اس آزاد عورت کے بارے میں جو غلام کے ماتحت ہونے کے باوجود زنا کرلے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس آزاد شخص کے بارے میں جس کے ماتحت باندی ہو اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : أَحْصَنَهَا وَأَحْصَنَتْهُ.

(۲۹۳۴۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ویشید نے فرمایا: غلام آزاد عورت کو اور آزاد غلام عورت کو محصن بنا دے گا۔

(۲۹۳۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَحْصَنَهَا وَأَحْصَنَتْهُ ، قَالَ :

الْحُرُّ الآنَ مَرْجُومٌ.

(۲۹۳۴۱) حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویشید نے ارشاد فرمایا: غلام آزاد عورت کو اور باندی آزاد مرد کو محصن بنادیں گے۔ آپ ویشید نے فرمایا: آزاد اب سے سنگسار کیا جائے گا۔

(۲۹۳٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى عَبْدٍ أُحْصِنَ بِحُرَّةٍ أَنْ يرْجَم ، إِلاَّ عِكْرِمَةَ ، فَإِنَّهُ قَالَ :عَلَيْهِ نِصْفُ الْحَدِّ.

(۲۹۳۴۲) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاهد ویشید نے فرمایا میں مدینہ آیا اس حال میں کہ سب فقہاء نے اتفاق کرلیا تھا ایک غلام پر جو کسی آزاد عورت سے محصن ہوا تھا کہ اسے سنگسار کردیا جائے سوائے حضرت عکرمہ ویشید کے کہ انہوں نے فرمایا: اس پر آدھی سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، وَالْحُرِّ يَكُون تَحْتَهُ الأَمَةُ، فَيَزْنِي أَحَدُهُمَا، قَالَ :لَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجْمٌ، حَتَّى يَكُونَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ.

(۲۹۳۴۳) حضرت ابو معشر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید سے اس غلام کے بارے میں کہ آزاد عورت اس کے ماتحت ہو یا وہ آزاد شخص جس کے ماتحت باندی ہو ان میں سے کسی نے زنا کرلیا ہو ان کے بارے میں مروی ہے آپ ویشید نے فرمایا: ان میں سے کسی پر سنگساری کی سزا جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دونوں آزاد مسلمان ہوں۔

(۲۹۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِحْصَانُ الأَمَةِ أَنْ تَنْكِحَ الْحُرَّ ، وَإِحْصَانُ الْعَبْدِ أَنْ يَنْكِحَ الْحُرَّةَ.

(۲۹۳۴۴) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاهد ویشید نے ارشاد فرمایا: باندی کے شادی شدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آزاد سے نکاح کرلے۔

(۱۱۵) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ يَفْجُرُ

اس آدمی کا بیان جس نے اہل کتاب عورت سے شادی کی پھر اس نے بدکاری کی

(۲۹۳٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ ثُمَّ يَفْجُرُ ، فَقَالاَ :يُجْلَدُ ، وَلاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۴۵) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید اور حضرت شعبی ویشید سے اس آزاد شخص کے بارے میں مروی ہے جو یہودی عورت اور عیسائی عورت سے شدی کرتا ہے پھر بدکاری کرلیتا ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُحْصِنَ الْحُرَّ ، إِلاَّ الْحُرَّةُ الْمُسْلِمَةُ.

(۲۹۳۴۶) حضرت ابن طاؤس رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رطیٹیلہ رائے رکھتے تھے کہ آزاد آدمی کو آزاد مسلمان عورت کے علاوہ کوئی عورت محصن نہیں بنا سکتی۔

(۲۹۳٤٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً ، أَوْ نَصْرَانِيَّةً ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذَلِكَ ؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا، وَقَالَ :إِنَّهَا لاَ تُحْصِنُك. (ابو داؤد ۲۰۶۔ طبرانی ۲۰۵)

(۲۹۳۴۷) حضرت علی بن ابی طلحہ رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع فرما دیا: اور فرمایا: بے شک وہ تجھے محصن نہیں بنا سکتی۔

(۲۹۳٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى مُشْرِكَةً مُحْصِنَةً.

(۲۹۳۴۸) حضرت نافع رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشرکہ عورت کو پاکدامن نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۹۳٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ فَلَيْسَ بِمُحْصِنٍ.

(۲۹۳۴۹) حضرت نافع رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا تو وہ محصن نہیں۔

(۲۹۳٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا تَزَوَّجَهَا وَهُوَ غَيْرُ مُسْلِمٍ ، لَمْ تُحْصِنْهُ حَتَّى يَطَأَهَا فِي الإِسْلاَمِ.

(۲۹۳۵۰) حضرت یونس رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رطیٹیلہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی ایک عورت سے شادی کرے درانحالیکہ وہ غیر مسلم ہو تو اس نے اس کو محصن نہیں بنایا یہاں تک کہ وہ اس سے اسلام میں وطی کرلے۔

(۱۱٦) مَنْ قَالَ تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ

جو یوں کہے: یہودی اور عیسائی عورت مسلمان کو پاکدامن بنا دیتی ہے

(۲۹۳٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، قَالاَ :يُرْجَمُ.

(۲۹۳۵۱) حضرت قتادہ رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رطیٹیلہ اور حضرت سعید بن مسیب رطیٹیلہ سے اس یہودی اور عیسائی

عورت کے بارے میں مروی ہے جو مسلمان کے ماتحت ہوں پھر وہ شخص بدکاری کرلے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ.

(۲۹۳۵۲) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ فرمایا کرتے تھے: یہودی اور عیسائی عورت مسلمان کو پاکدامن بنادیتی ہے۔

(۲۹۳۵۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَنَّهَا تُحْصِنُهُ.

(۲۹۳۵۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اہل کتاب عورت سے شادی کرلے: آپ ؒ نے فرمایا: بے شک وہ اسے پاکدامن محصن بنادیتی ہے۔

(۲۹۳۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ ، وَالنَّصْرَانِيَّةَ ، وَالأَمَةَ أَيُحْصَنُ بِهِنَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْ مَا.

(۲۹۳۵۴) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے یہودی، عیسائی باندی سے شادی کی ہو کیا وہ ان کی وجہ سے محصن بن جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں اگرچہ جو بھی ہو۔

(۱۱۷) فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ عَبْدَهَا

اس عورت کے بیان میں جو اپنے غلام سے شادی کرلے

(۲۹۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : تَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ عَبْدَهَا ، فَقِيلَ لَهَا ؟ فَقَالَتْ : أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ : ﴿وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ فَهَذَا مِلْكُ يَمِينِي ، وَتَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ ، وَلاَ وَلِيٍّ ، فَقِيلَ لَهَا ؟ فَقَالَتْ : أَنَا ثَيِّبٌ ، وَقَدْ مَلَكْتُ أَمْرِي ، فَرُفِعَتَا إِلَى عُمَرَ ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَسَأَلَهُمْ ؟ فَقَالُوا : قَدْ خَاصَمَتَاكَ بِكِتَابِ اللهِ جَلَّ جَلاَلُهُ ، وَقَالَ عَلِيٌّ : قَدْ خَاصَمَتَاكَ بِكِتَابِ اللهِ ، فَجَلَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الأَمْصَارِ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدَهَا ، أَوْ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ ، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيَةِ.

(۲۹۳۵۵) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے اپنے غلام سے شادی کی پس اس سے اس بارے میں پوچھا گیا؟ تو وہ کہنے لگی: کیا اللہ رب العزت نے یوں نہیں فرمایا: اور وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہیں، تو میرا داہنا ہاتھ اس کا مالک ہے، اور ایک دوسری عورت نے بغیر گواہی اور ولی کی اجازت کے بغیر شادی کی پس اس سے اس بارے

میں پوچھا گیا؟ تو وہ کہنے لگی: میں ثیبہ عورت ہوں اور مجھے میرے معاملہ کا اختیار ہے سوان دونوں کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے ان سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا؟ لوگوں نے کہا! تحقیق ان دونوں نے اللہ جل جلالہ کی کتاب سے جھگڑا کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: تحقیق ان دونوں نے اللہ جل جلالہ کی کتاب سے جھگڑا کیا ہے۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہروں کے امراؤں کو خط لکھ دیا: جو کوئی عورت اپنے غلام سے شادی کر لے یا وہ ولی کی اجازت کے بغیر شادی کر لے تو زانیہ کے درجہ میں ہوگی۔

(۲۹۳۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدَهَا ، أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَيُقَامُ الْحَدُّ عَلَيْهَا.

(۲۹۳۵۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں خط لکھا جس نے اپنے غلام سے شادی کر لی تھی: کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس عورت پر حد قائم کر دی جائے۔

(۲۹۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، وَمُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ كَانَ لَهَا عَبْدٌ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَهُ عَلَى أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ :تُعْتِقُهُ ، وَلاَ تُشَارِطُهُ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :فِي هَذَا عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ ، تُفَارِقُهُ ، وَيُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۳۵۷) حضرت اسماعیل بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ایک عورت کے متعلق دریافت کیا جس کا ایک غلام تھا پس اس عورت نے اس کو اس شرط پر آزاد کرنے کا ارادہ کیا کہ وہ اس عورت سے شادی کر لے، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عورت اس کو آزاد کر دے اور اس پر شرط نہ لگائے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں اللہ کی اور حاکم کی سزا ہوگی: اس کو اس سے جدا کر دیا جائے گا اور اس عورت پر حد قائم کر دی جائے گی۔

(۲۹۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَتْ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي امْرَأَةٌ كَمَا تَرَى ، وَغَيْرِي مِنَ النِّسَاءِ أَجْمَلُ مِنِّي . وَلِي عَبْدٌ قَدْ رَضِيتُ دِينَهُ وَأَمَانَتَهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَهُ ، فَدَعَا بِالْغُلاَمِ فَضَرَبَهُمَا ضَرْبًا مُبَرِّحًا . وَأَمَرَ فِي الْعَبْدِ فَبِيعَ فِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ.

(۲۹۳۵۸) حضرت ابونوفل بن ابی عقرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگی اے امیر المومنین! بے شک میں ایک عام عورت ہوں جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ دوسری عورتیں مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں اور میرا ایک غلام ہے تحقیق میں اس کے دین اور اس کی ایمان داری سے راضی ہوں اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو بلایا اور ان دونوں کو سخت مار لگائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے غلام کے بارے میں حکم دیا تو اس کو اجنبی دور علاقہ میں فروخت

کر دیا گیا۔

(۱۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: اے زانیہ کے بیٹے، اس کی سزا کیا ہوگی؟

(۲۹۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا قَالَ: يَاابْنَ الزَّانِيَيْنِ، قَالَ: يُجْلَدُ حَدَّيْنِ.

(۲۹۳۵۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ یوں کہے: اے دو زانیوں کے بیٹے! تو اس کہنے والے کو دو حدیں لگائی جائیں گی۔

(۲۹۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا زَانٍ ، يَاابْنَ الزَّانِيَةِ ، قَالَ : يُضْرَبُ حَدَّيْنِ.

(۲۹۳۶۰) حضرت حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو یوں کہا: اے زانی اور زانیہ عورت کے بیٹے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو دو سزائیں دی جائیں گی۔

(۱۱۹) فِي الزَّانِي ، كَمْ مَرَّةً يُرَدُّ ، وَمَا يُصْنَعُ بِهِ بَعْدَ إِقْرَارِهِ ؟

زانی کے بیان میں: اس کو کتنی مرتبہ لوٹایا جائے گا؟ اور اس کے اقرار کر لینے کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۹۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَقَالَ : أَمَا لِهَذَا أَحَدٌ ؟ فَرَدَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ : أَمَا لِهَذَا أَحَدٌ ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ ، قَالَ : ارْجُمُوهُ ، فَرَمَاهُ وَرَمَيْنَاهُ ، وَفَرَّ وَاتَّبَعْنَاهُ ، قَالَ عَامِرٌ : فَقَالَ لِي جَابِرٌ : فَهَاهُنَا قَتَلْنَاهُ. (بخاری ۵۲۷۰۔ مسلم ۱۳۱۸)

(۲۹۳۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اس کا کوئی گواہ ہے؟ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس لوٹا دیا پھر وہ تین مرتبہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کا کوئی گواہ ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس لوٹا دیا جب وہ چوتھی مرتبہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کو سنگسار کر دو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اسے پتھر مارے اور وہ بھاگنے لگے تو ہم نے ان کا پیچھا کیا۔ حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہم نے یہاں ان کو مارا تھا۔

(۲۹۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مَاعِزُ

بْنُ مَالِكٍ فِي حَجْرِ أَبِي ، فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي :إِئْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ ، يَسْتَغْفِرُ لَكَ ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ لِيَجْعَلَ لَهُ مَخْرَجًا ، فَأَتَاهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ ، حَتَّى ذَكَرَ أَرْبَعَ مِرَارٍ ، ثُمَّ أَتَاهُ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَيْسَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَبِمَنْ ؟ قَالَ :بِفُلاَنَةٍ ، قَالَ :هَلْ ضَاجَعْتَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :هَلْ بَاشَرْتَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : هَلْ جَامَعْتَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَأَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ خَرَجَ يَشْتَدُّ ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ أَعْجَزَ أَصْحَابَهُ ، فَانْتَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ ، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ ، لَعَلَّهُ يَتُوبُ ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ؟.

(ابو داؤد ۴۴۱۸۔ احمد ۲۱۷)

(۲۹۳۶۲) حضرت نعیم بن ھزال فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک میرے والد کی پرورش میں تھے انہوں نے قبیلہ کی ایک باندی سے زنا کرلیا تو میرے والد نے ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور جو تم نے کیا ہے اس بارے میں آپ ﷺ کو بتلاؤ وہ تمہارے لیے استغفار کریں گے۔ اور میرے والد نے اس سے یہ ارادہ کیا کہ آپ ﷺ اس کے لیے کوئی راستہ نکالیں گے۔ پس وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم فرمادیں۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا پھر آپ ﷺ کے پاس آئے یہاں تک کہ راوی نے چار مرتبہ کا ذکر کیا۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس چوتھی بار آئے اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم فرمادیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات چار مرتبہ نہیں کہی؟ پس کس عورت سے کیا؟ انہوں نے کہا: فلاں عورت سے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس سے ہمبستری کی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اس سے وطی کی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں آپ ﷺ نے پھر پوچھا! کیا تم نے اس سے جماع کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو سنگسار کیا گیا اور اسے حرہ کی زمین کی طرف لے جایا گیا جب انہوں نے پتھروں کی سختی محسوس کی وہ کراہتے ہوئے تکلیف سے نکلنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن انیس اس سے ملے اور تحقیق اس کو مارنے والے ساتھی عاجز آ گئے تھے انہوں نے اپنے اونٹ کی پنڈلی کا پتلا حصہ اکھیڑا اور ان کو اس سے مار کر انہیں قتل کردیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید کہ وہ توبہ کرلیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتے؟

(۲۹۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ أَرْبَعَ مِرَارٍ ، فَأَمَرَ بِهِ

أَنْ يُرْجَمَ ، فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَدْبَرَ يَشْتَدُّ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيُ جَمَلٍ ، فَضَرَبَهُ فَصَرَعَهُ ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ حِينَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ ، قَالَ : فَهَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ. (بخاری ۶۸۲۷۔ مسلم ۱۶)

(۲۹۳۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: بے شک میں نے زنا کیا ہے! سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی مرتبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو ان کو سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ تکلیف سے بھاگنے لگے اتنے میں اسے ایک آدمی ملا جس کے ہاتھ میں اونٹ کا جبڑا تھا پس اس نے اسے مارا اور اسے نیچے گرا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے بھاگنے کا معاملہ ذکر کیا گیا جب انہیں پتھروں کی تکلیف محسوس ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟'

(۲۹۳۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَرَّ عِنْدَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَقْرَرْتَ عِنْدَهُ الرَّابِعَةَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُبِسَ ، يَعْنِي يُرْجَمُ. (احمد ۸۔ ابویعلی ۳۶)

(۲۹۳۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین مرتبہ اقرار کیا میں نے کہا: اگر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی مرتبہ اقرار کرو تو سزا ہوگی! سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے قید کر دیا گیا یعنی سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : شَهِدَ مَاعِزٌ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ.

(۲۹۳۶۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے خلاف زنا کرنے کی چار مرتبہ گواہی دی تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۶٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ، أُتِيَ بِرَجُلٍ أَشْعَرَ ذِي عَضَلاَتٍ ، فِي إِزَارِهِ ، فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. (مسلم ۱۳۲۰۔ ابو داؤد ۴۴۲۲)

(۲۹۳۶٦) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب ماعز بن مالک کو لایا گیا تو ایک زیادہ بالوں والے اور مضبوط پٹھے والے شخص کو لایا گیا جو تہبند پہنے ہوئے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ واپس لوٹایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

(۲۹۳٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ ،

وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَاهُ أَيْضًا ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ :أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا ؟ تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا ؟ فَقَالُوا :لاَ نَعْلَمُهُ إِلاَّ وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى ، قَالَ :فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا ، فَسَأَلَ عَنْهُ ؟ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلاَ بِعَقْلِهِ ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ ، حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

(مسلم ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۴۴۳۲)

(۲۹۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی: بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں نے زنا کیا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیں، سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس کر دیا جب اگلا دن آیا تو وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور عرض کی: یا سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری مرتبہ بھی واپس لوٹا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف قاصد بھیجا اور فرمایا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی حرج سمجھتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی غلط چیز دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے مگر یہ کہ اس کی عقل ہمارے نیک لوگوں کی طرح ہے جیسا کہ ہمیں دکھائی دیا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پھر قاصد بھیجا اور اس کے بارے میں سوال کیا؟ ان لوگوں نے بتلایا کہ اس میں اور اس کی عقل میں کوئی حرج والی بات نہیں، پس جب وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک گڑھا کھودا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَسَأَلَ عَنْهُ ؟ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، فَرَمَيْنَاهُ بِالْخَزَفِ ، وَالْجَنْدَلِ ، وَالْعِظَامِ ، وَمَا حَفَرْنَا لَهُ ، وَلاَ أَوْثَقْنَاهُ ، فَسَبَقَنَا إِلَى الْحَرَّةِ وَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَامَ إِلَيْنَا ، فَرَمَيْنَاهُ حَتَّى سَكَتَ ، فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ سَبَّهُ. (مسلم ۱۳۲۱۔ ابو داؤد ۴۴۲۹)

(۲۹۳۶۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے تین مرتبہ زنا کا اعتراف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سوال کیا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا، سو ہم نے انہیں ٹھیکری، چھوٹے چھوٹے پتھر اور ہڈیاں ماریں اور نہ ہم نے ان کے لیے کوئی گڑھا کھودا اور نہ ہم نے ان کو باندھا پس وہ ہم سے آگے حرہ مقام کی طرف دوڑے اور ہم نے ان کا پیچھا کیا سو وہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے پھر ہم نے انہیں پتھر مارے یہاں تک کہ وہ ساکت ہو گئے اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے استغفار کیا اور نہ ہی ان کو برا بھلا کہا۔

(۲۹۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ وَنَزَلَ ، أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ ، وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِهِ ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ الْغَضَبُ ، قَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : وَكَانَ يُقَالُ : إِنَّ تَوْبَتَهُ أَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. (احمد ۱۱۹۔ طحاوی ۱۴۲)

(۲۹۳۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے زنا کا اقرار کیا سو نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو تین بار واپس لوٹا دیا جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ ﷺ اترے اور آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا سو اسے سنگسار کر دیا گیا اور آپ ﷺ پر یہ بات بہت ہی ناگوار گزری یہاں تک کہ اس کا اثر میں نے آپ ﷺ کے چہرہ میں محسوس کیا جب آپ ﷺ کا غصہ ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تمہارے ساتھی کی مغفرت کر دی گئی، راوی نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا، بے شک اس کی توبہ یہ ہے کہ اس پر حد قائم کر دی جائے۔

(۲۹۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ ، أَوْ قَبْلَهَا ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي.

(بخاری ۶۸۱۳۔ مسلم ۱۳۲۸)

(۲۹۳۷۰) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے سنگسار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے دریافت کیا: سورۃ نور کے نازل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

(۲۹۳۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ : مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ ، أَلاَ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ ، إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ ، أَوْ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ حَمْلٌ ، أَوِ اعْتِرَافٌ ، وَقَدْ قَرَأْتُهَا : ﴿الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ﴾.

رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

قِيلَ لِسُفْيَانَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۶۸۲۹۔ مسلم ۱۳۱۷)

(۲۹۳۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر لمبا زمانہ گزرے گا یہاں تک کہ کہنے والا کہے گا: ہم تو رجم کے حکم کو کتاب اللہ میں نہیں پاتے! سو وہ گمراہ ہوں گے ایک فریضہ کو چھوڑنے کی وجہ سے جس کا حکم اللہ نے نازل کیا ہے خبردار! رجم کا حکم برحق ہے جب آدمی شادی شدہ ہو یا بینہ قائم ہو جائے یا حاملہ ہو یا اعتراف کیا ہو اور تحقیق میں نے اس کی تلاوت کی ہے ترجمہ: شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب دونوں زنا کریں تو تم ان کو لازمی طور پر سنگسار کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے سنگسار کیا ہے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے سنگسار کیا

ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۹۳۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالزِّنَى ، كَمْ يُرَدُّ ؟ قَالَ : مَرَّةً ، وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ؟ فَقَالَ : أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

(۲۹۳۷۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو زنا کا اقرار کرتا ہو کہ اس کو کتنی مرتبہ لوٹا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ اور میں نے حضرت حکم ؒ سے سوال کیا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: چار مرتبہ۔

(۲۹۳۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ زَنَى ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : ذَكَرْتَ هَذَا لأَحَدٍ غَيْرِي ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : اسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللهِ ، وَتُبْ إِلَى اللهِ ، فَإِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُونَ ، وَلاَ يُغَيِّرُونَ ، وَاللَّهُ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ ، فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهُ ، حَتَّى أَتَى عُمَرَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مِثْلَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، حَتَّى قَالَ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا ، فَلَمَّا أَكْثَرَ ، بَعَثَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : هَلَ اشْتَكَى ؟ أَبِهِ جِنَّةٌ ؟ فَقَالُوا : لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُ صَحِيحٌ ، قَالَ : أَبِكْرٌ ، أَمْ ثَيِّبٌ ؟ قَالُوا : بَلْ ثَيِّبٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (عبدالرزاق ۱۳۳۴۲)

(۲۹۳۷۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک ؓ حضرت ابو بکر ؓ کے پاس آئے اور انہیں اطلاع دی کہ میں نے زنا کیا ہے تو حضرت ابو بکر ؓ نے ان سے فرمایا: کیا تم نے اس بات کو میرے علاوہ کسی سے ذکر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں حضرت ابو بکر ؓ نے ان سے فرمایا: تم اللہ کی ستر پوشی کی وجہ سے اپنا عیب چھپاؤ اور اللہ سے توبہ کرو بے شک لوگ عار دلائے جاتے ہیں لیکن غیرت نہیں کھاتے کریں گے اور اللہ رب العزت اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ پس ان کے نفس کو قرار نہیں آیا یہاں تک کہ وہ حضرت عمر ؓ کے سامنے ذکر کی تھی حضرت عمر ؓ نے بھی ان کو وہی جواب دیا جو حضرت ابو بکر ؓ نے دیا تھا۔ ان کے نفس کو قرار نہیں آیا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ نے ان سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کئی مرتبہ آپ ﷺ کے سامنے کہا جب بہت زیادہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے ان کی قوم کی طرف ایک قاصد بھیجا اور ان سے کہا: کیا یہ بیمار ہے؟ یا اس کو جنون لاحق ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! بے شک یہ بالکل صحیح ہے آپ ﷺ نے پوچھا! غیر شادی شدہ ہے یا شادی شدہ؟ انہوں نے کہا: بلکہ شادی شدہ ہے۔ سو آپ ﷺ کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَرَجَمْتُ. (ترمذی ۱۴۳۱۔ مالک ۱۰)

(۲۹۳۷۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سنگسار کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا ہے اور میں نے سنگسار کیا ہے۔

(٢٩٣٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الرَّجْمُ حَدٌّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، فَلاَ تُخْدَعُوا عَنْهُ ، وَآيَةُ ذَلِكَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَرَجَمْتُ أَنَا. (طیالسی ۲۵۔ عبدالرزاق ۱۳۳۶۴)

(۲۹۳۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم کرنا اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے پس تم لوگوں کو اس کے متعلق دھوکہ میں مت ڈالا جائے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا اور میں نے بھی سنگسار کیا۔

(٢٩٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ مَاعِزًا ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ ، قَالَ : رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ : لَقَدْ بَلَغَنِي ، فَأَنْكَرْته ، فَأَتَيْتُ جَابِرًا ، فَقُلْت : لَقَدْ ذَكَرَ الأَسْلَمِيُّ شَيْئًا مِنْ قَوْلِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : رُدُّونِي ، فَأَنْكَرْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ ، قَالَ : رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ قَوْمِي آذَوْنِي ، وَقَالُوا : ائْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ غَيْرُ قَاتِلِكَ ، فَمَا أَقْلَعْنَا عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ ، فَلَمَا ذُكِرَ شَأْنُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَلاَ تَرَكْتُمُوهُ حَتَّى أَنْظُرَ فِي شَأْنِهِ.

(نسائی ۷۲۰۶۔ احمد ۴۳۱)

(۲۹۳۷۶) حضرت ابوعثمان بن نصر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا تھا پس جب انہوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو کہنے لگے: تم لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹا دو پس میں نے اس بات سے انکار کر دیا راوی کہتے ہیں میں حضرت عاصم بن عمر رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ! پس میں نے اس کا انکار کر دیا میں پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: تحقیق حضرت اسلمی نے ماعز بن مالک کے قول میں سے کچھ ذکر کیا ہے کہ؟ تم لوگ مجھے لوٹا دو میں اس کا انکار کرتا ہوں! سو انہوں نے جواب دیا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان کو سنگسار کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک انہوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی اور کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا دو بیشک میری قوم نے مجھے تکلیف میں ڈالا، اور لوگوں نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں قتل نہیں کریں گے پس ہم لوگوں نے انہیں نہیں چھوڑا یہاں تک کہ ہم نے ان کو مار دیا پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حالت کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا یہاں تک کہ میں اس حالت میں غور کر لیتا؟!

(۲۹۳۷۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُسَاوِرِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَّا ، يُقَالُ لَهُ : مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ. (احمد ۴۲۳۔ بزار ۳۸۵۵)

(۲۹۳۷۷) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک آدمی کو سنگسار کیا، جس کا نام ماعز بن مالک تھا۔

(۲۹۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ نَجِيحٍ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَأَمْرُهُمَا سُنَّةٌ.

(۲۹۳۷۸) حضرت نجیح ابو علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زانی کو سنگسار کیا اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی زانی کو سنگسار کیا اور ان دونوں کا طریقہ بھی دین ہے۔

(۲۹۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ذَكَرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ : اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ ، فَلَمَّا مَسَّهُ مَسَّ الْحِجَارَةُ اشْتَدَّ ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ ، أَوِ ابْنُ أَنَسٍ ، مِنْ بَادِيَتِهِ ، فَرَمَاهُ بِوَظِيفِ جَمَلٍ فَصَرَعَهُ ، فَرَمَاهُ النَّاسُ حَتَّى قَتَلُوهُ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ ، فَقَالَ : هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ يَتُوبُ ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، يَا هَزَّالُ ، أَوْ يَا هِزَّانُ ، لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ ؛ كَانَ خَيْرًا لَكَ مِمَّا صَنَعْتَ. (بیہقی ۲۱۹۔ احمد ۲۱۷)

(۲۹۳۷۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم کر دیں آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے اعراض کیا انہوں نے پھر کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے اعراض کیا یہاں تک انہوں نے چار مرتبہ ذکر کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لیجاؤ اور اسے سنگسار کر دو پس جب ان کو پتھروں کی تکلیف بہت زیادہ محسوس ہوئی تو وہ دوڑے اتنے میں حضرت عبد اللہ بن انیس یا ابن انس رضی اللہ عنہ اپنے جنگل سے نکلے اور انہوں نے اس کو اونٹ کی پنڈلی مار کر ان کو نیچے گرا دیا سو لوگوں نے ان کو پتھر مارے یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے بھاگنے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا کہ وہ توبہ کر لیتا اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے اے ھزال یا یوں فرمایا: اے ھزان! اگر تو اپنے کپڑے سے اس کو چھپا لیتا تو یہ تیرے لیے بہتر تھا اس کام سے جو تو نے کیا۔

(۱۲۰) فِي الْبِكْرِ ، وَالثَّيِّبِ ، مَا يُصْنَعُ بِهِمَا إِذَا فَجَرَا ؟

باکرہ اور ثیبہ کے بیان میں کہ ان دونوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا جب وہ دونوں بدکاری کریں؟

(۲۹۳۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، أَنَّهُمْ قَالُوا :
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكَ اللَّهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ : خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَائْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ؟ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ ، الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا. (بخاری ۲۳۱۵۔ ابن ماجہ ۲۵۴۹)

(۲۹۳۸۰) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ؒ، حضرت ابوہریرہ ؓ حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل ؓ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اتنے میں اس کے مد مقابل نے بھی کہا! اور وہ پہلے والے سے زیادہ سمجھدار تھا کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور آپ ﷺ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں کچھ کہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، اس نے کہا بے شک میرا بیٹا اس کا خدمت گار تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا پس میں نے اس کو سو بکریاں اور ایک خادم فدیہ دے کر اپنے بچے کو چھڑا لیا پھر میں نے علماء سے اس بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ بے شک میرے بیٹے پر سو کوڑوں کی اور ایک سال کے لیے جلا وطنی کی سزا ہوگی اور اس عورت پر رجم کی سزا جاری ہوگی اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور بالضرور تمہارے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا جاری ہوگی اور اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ، پس اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو سنگسار کر دو۔

(۲۹۳۸۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا عَنِّي ، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً ، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ ، الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى ، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ. (مسلم ۱۳۔ ابوداؤد ۴۴۱۵)

(۲۹۳۸۱) حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے حکم لے لو تحقیق اللہ نے

ان کے لیے راستہ مقرر فرمادیا ہے ثیبہ کے بدلے ثیبہ، اور باکرہ کے بدلے باکرہ، اس طرح کہ باکرہ کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کردیا جائے اور ثیبہ کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کردیا جائے۔

(۲۹۳۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ : إِذَا زَنَى الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَإِذَا زَنَى الثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ.

(۲۹۳۸۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب دو غیر شادی شدہ زنا کرلیں تو ان دونوں کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلا وطن کردیا جائے گا اور جب دو شادی شدہ زنا کریں تو ان دونوں کو کوڑے مارے جائیں گے اور ان دونوں کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُبَيٍّ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى فِي الثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

(۲۹۳۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ شادی شدہ کے بارے میں یہ رائے رکھتے تھے کہ اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَالثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ.

(۲۹۳۸۴) حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دونوں غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلا وطن کردیا جائے گا اور دونوں شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، وَالشَّيْبَانِيِّ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَرَجَمَ.

(۲۹۳۸۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور سنگسار کیا۔

(۲۹۳۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَرْجُمُ وَيَجْلِدُ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَرْجُمُ وَيَجْلِدُ.

(۲۹۳۸۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سنگسار کرتے تھے اور کوڑے مارتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سنگسار کرتے تھے اور کوڑے مارتے تھے۔

(۲۹۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : الشَّيْخَانِ الثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ، وَالْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ.

(۲۹۳۸۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دونوں شادی شدہ مرد اور عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور دونوں کو سنگسار کردیا جائے گا اور دونوں غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور دونوں کو جلا وطن کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : عَلَى الْمُحْصَنِ إِذَا زَنَى الرَّجْمُ ، وَعَلَى الْبِكْرِ الْجَلْدُ وَالنَّفْيُ.

(۲۹۳۸۸) حضرت ابن طاؤس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: شادی شدہ جب زنا کرے تو اس پر رجم کی سزا جاری ہوگی اور باکرہ پر کوڑوں اور جلاوطنی کی سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْبِكْرِ إِذَا زَنَى يُنْفَى سَنَةً.

(۲۹۳۸۹) حضرت محمد بن سالم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹیلا اسے غیر شادی شدہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ زنا کرلے تو اس کو ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے۔

(۲۹۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَرَجَمَ ، جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۹۳۹۰) حضرت عبدالرحمن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور سنگسار کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کوڑے مارے اور جمعہ کے دن سنگسار کیا۔

(۲۹۳۹۱) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا. (احمد ۹۲۔ طبرانی ۱۹۶۷)

(۲۹۳۹۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو سنگسار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۲۹۳۹۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ ، فَأَحْبَلَهَا ، فَاعْتَرَفَ ، وَلَمْ يَكُنْ أُحْصِنَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَجُلِدَ ، ثُمَّ نُفِيَ.

(۲۹۳۹۲) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کوڑے مارے جس نے کسی باکرہ باندی سے وطی کر کے اسے حاملہ کردیا تھا اور اس نے اعتراف بھی کیا تھا اور وہ شادی شدہ نہیں تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے پھر اسے جلاوطن کردیا گیا۔

(۱۳۱) فِي النَّفْيِ ، مِنْ أَيْنَ إِلَى أَيْنَ ؟

جلاوطنی کا بیان، کہاں سے کہاں تک ہوگی؟

(۲۹۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَفَى إِلَى فَدَكَ.

(۲۹۳۹۳) حضرت اسلم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فدک کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۲۹۳۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ مَوْلًى لِعُثْمَانَ ، قَالَ : جَلَدَ عُثْمَانُ امْرَأَةً فِي زِنًا ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا مَوْلًى لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : الْمُهْرِيُّ ، إِلَى خَيْبَرَ ، فَنَفَاهَا إِلَيْهَا.

(۲۹۳۹۴) حضرت ابن یسار ؒ جو کہ حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان ؓ نے ایک عورت کو زنا میں کوڑے مارے پھر آپ ؓ نے اس کو اس کے مالک جس کا نام مھری تھا کے ساتھ خیبر بھیج دیا آپ ؓ نے اس کو وہاں جلاوطن کیا تھا۔

(۲۹۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا نَفَى إِلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۹۳۹۵) حضرت حی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے بصرہ کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۲۹۳۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِجَارِيَةٍ مِنْ هَمْدَانَ ، فَضَرَبَهَا وَسَيَّرَهَا إِلَى الْبَصْرَةِ سَنَةً.

(۲۹۳۹۶) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس ھمدان کی ایک باندی لائی گئی۔ آپ ؓ نے اسے کوڑے مارے اور آپ ؓ نے اسے ایک سال کے لیے بصرہ کی طرف جلاوطن کر کے روانہ کردیا۔

(۲۹۳۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ فِي زَمَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ : مِنْ أَيْنَ يُنْفَى فِي الزِّنَى ؟ قَالَ : مِنْ عَمَلِهِ إِلَى عَمَلِ غَيْرِهِ.

(۲۹۳۹۷) حضرت اسماعیل بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے حضرت ابن ھبیرہ ؒ کے زمانے میں دریافت کیا: کہاں سے لے کر کہاں تک زنا کی سزا میں جلاوطن کیا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کے شہر سے دوسرے شہر تک۔

(۲۹۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى إِلَى خَيْبَرَ.

(۲۹۳۹۸) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی طرف جلاوطن کیا۔

(۲۹۳۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نَفَى رَجُلاً وَامْرَأَةً حَوْلاً.

(۲۹۳۹۹) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا۔

(۲۹٤۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَفَى إِلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۹۴۰۰) حضرت زھری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے بصرہ کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۱۲۲) فِي الْمَرْأَةِ ، كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا إِذَا رُجِمَتْ ، وَكَمْ يُحْفَرُ ؟

عورت کے بیان میں! جب اس کو سنگسار کیا جائے تو کیسے کیا جائے، اور کتنا بڑا گھڑا کھودا جائے؟

(۲۹٤۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَحَفَرَ إِلَى الثَّنْدُوَةِ. (ابو داؤد ۴۴۴۰۔ احمد ۳۶)

(۲۹۴۰۱) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے پستان تک گڑھا کھودا۔

(٢٩٤٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَجَمَ امْرَأَةً ، فَحَفَرَ لَهَا إِلَى السُّرَّةِ ، وَأَنَا شَاهِد ذَلِكَ.

(۲۹۴۰۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ناف تک گڑھا کھودا اور میں اس کا گواہ ہوں۔

(٢٩٤٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِى عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ الْغَامِدِيَّةُ ، فَأَقَرَّتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَى ، فَأَمَرَ بِهَا ، فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ دُفِنَتْ. (مسلم ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۴۴۳۹)

(۲۹۴۰۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غامدیہ عورت آئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زنا کا اقرار کرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے پتھر مارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کردیا گیا۔

(١٣٣) مَنْ قَالَ إِذَا فَجَرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ ، انْتُظِرَ بِهَا حَتَّى تَضَعَ ، ثُمَّ تُرْجَمُ

جو یوں کہے: جب عورت نے بدکاری کی درانحالیکہ وہ حاملہ تھی تو انتظار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ حمل وضع کردے پھر اسے سنگسار کردیا جائے گا

(٢٩٤٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَارِقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّى قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ فِيَّ حَدَّ اللهِ ، قَالَ : فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَتْ عَلَى نَفْسِهَا شَهَادَاتٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْجِعِي ، فَلَمَّا وَضَعَتْ حَمْلَهَا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَطَهَّرَتْ ، وَلَبِسَتْ أَكْفَانَهَا ، ثُمَّ أُمِرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ، فَأَصَابَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ دَمِهَا فَسَبَّهَا ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَقُبِلَ مِنْهُ. (ابو داؤد ۲۲۹)

(۲۹۴۰۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بارق مقام سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں اللہ کی سزا نافذ فرمادیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لوٹا دیا یہاں تک کہ

ں نے اپنے نفس کے خلاف بہت سی گواہیاں دیں تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم واپس جاؤ پس جب اس نے اپنا حمل وضع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا تو وہ پاک ہوگئی اور اس نے اپنا کفن پہن لیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا ں کا کچھ خون حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لگ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو برا بھلا کہا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو منع کیا اور فرمایا تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی وصول کرنے والا ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی۔

(۲۹۴۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ جَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، وَإِنَّهُ رَدَّهَا ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ ، لِمَ تَرُدَّنِي؟ فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى ، قَالَ: إِمَّا لاَ ، فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي ، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ ، قَالَتْ: هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ ، قَالَ: اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ ، حَتَّى تَفْطِمِيهِ ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ ، وَفِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ ، فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ ، فَدُفِعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوا ، فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا ، فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا ، فَقَالَ: مَهْلاً يَا خَالِدُ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

(۲۹۴۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غامدیہ عورت آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا ہے اور بے شک میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے اس کو واپس لوٹا دیا پس جب اگلا دن ہوا اس نے کہا! یا نبی اللہ! آپ ﷺ نے مجھے کیوں لوٹا دیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ماعز بن مالک کو واپس لوٹا دیا تھا! اللہ کی قسم! بے شک میں حاملہ ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل نہیں، تم جاؤ یہاں تک کہ تم بچہ پیدا کر دو، پس جب اس نے بچہ جنا تو وہ بچہ کو چھوٹے پرانے کپڑے میں لے کر آئی اور کہنے لگی: میں نے اس کو جنم دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اس کو دودھ پلاؤ یہاں تک کہ اس کا دودھ چھڑا دو پس جب اس عورت نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو وہ اس بچہ کو لے کر آئی اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ اس عورت نے کہا! اے اللہ کے نبی! تحقیق میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور تحقیق اس نے کھانا کھایا ہے سو اس بچہ کو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالہ کر دیا گیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو لوگوں نے اسے پتھر ارے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے اور اس کے سر میں مارا تو اس کے خون کی چھینٹیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پڑیں تو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو اس عورت کو برا بھلا کہتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر و اے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ! پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر چنگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی مغفرت کر دی جاتی۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس کو دفن کر دیا گیا۔

(۲۹٤۰٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ ، وَهِيَ حَامِلٌ ، فَأَمَرَ بِهَا أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ ، جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ، ثُمَّ رَجَمَهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ ؟ فَقَالَ : لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا. (مسلم ۱۳۲۴۔ ابو داؤد ۴۴۳۷)

(۲۹۴۰۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جھینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی بے شک مجھ پر حد لازم ہوگئی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مجھ پر قائم فرمادیں اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے یہاں تک کہ وہ حمل وضع کردے پس جب اس نے حمل وضع کردیا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر کپڑے ڈال دیے گئے پھر اس کو سنگسار کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: البتہ تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینہ والوں میں سے ستر لوگوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے تو وہ ان کو لے کیا تم کسی کو افضل پاؤ گے اس سے جس نے اپنی جان دیدی ہو۔

(۲۹٤۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِشُرَاحَةَ ، امْرَأَةٍ مِنْ هَمْدَانَ ، وَهِيَ حُبْلَى مِنْ زِنًى ، فَأَمَرَ بِهَا عَلِيٌّ فَحُبِسَتْ فِي السِّجْنِ ، فَلَمَّا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا ، أَخْرَجَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ فَضَرَبَهَا مِئَةَ سَوْطٍ ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۹۴۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس شراحہ قبیلہ ھمدان کی ایک عورت لائی گئی درانحالیکہ وہ زنا حاملہ تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو جیل میں قید کردیا گیا پس جب اس نے اپنے پیٹ میں موجود حمل وضع کردیا تو اس کو جمعرات کے دن نکالا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسے سو کوڑے مارے اور اس کو جمعہ کے دن سنگسار کردیا۔

(۲۹٤۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً غَابَ عنها زَوْجُهَا ، ثُمَّ جَاءَ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَرَفَعَهَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا ، فَقَالَ مُعَاذٌ : إِنْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ ، فَلاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : احْبِسُوهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَوَضَعَتْ غُلاَمًا لَهُ ثَنِيَّتَانِ ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُوهُ ، قَالَ : ابْنِي ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَقَالَ : عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ تَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ ، لَوْلاَ مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ.

(۲۹۴۰۸) حضرت ابوسفیان اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند غائب ہوگیا تھا پھر وہ واپس آیا اس حال میں کہ اس کی بیوی حاملہ تھی سو اس نے اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کردیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اس

رت معاذ ؓ نے فرمایا: اگر چہ آپ ؓ کے پاس اس عورت کے خلاف جواز موجود ہے لیکن جو بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہے
س کے خلاف تو آپ ؓ کے پاس کوئی جواز نہیں ہے، تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اس عورت کو قید کردو یہاں تک کہ وہ بچہ جنن
ے اس عورت نے بچہ جنا درانحالیکہ اس کے دو دانت تھے۔ جب اس کے باپ نے اسے دیکھا تو کہنے لگا۔ میرا بیٹا میرا بیٹا یہ خبر
حضرت عمر ؓ کو پہنچی تو آپ ؓ نے فرمایا: عورتیں حضرت معاذ ؓ جیسے لوگ پیدا کرنے سے عاجز آ گئی ہیں۔ اگر معاذ نہ ہوتے
؛ عمر ہلاک ہو جاتا۔

۲۹٤۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ ، فَحَبَسَهَا حَتَّى وَضَعَتْ وَتَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا.

۲۹۴۰۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی تحقیق اس نے زنا کیا تھا تو
پ ؓ نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا اور اس کے نفاس کا خون بند ہوا اور وہ پاک ہو گئی۔

۲۹٤۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

۲۹۴۱۰) حضرت عبد الرحمٰن سے حضرت علی ؓ کا مذکورہ ارشاد بعینہ اس سند سے بھی منقول ہے۔

۲۹٤۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ذُهْلُ بْنُ كَعْبٍ ، قَالَ : أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَرْجُمَ الْمَرْأَةَ الَّتِي فَجَرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ : إِذًا تَظْلِمُهَا ، أَرَأَيْتَ الَّذِي فِي بَطْنِهَا ، مَا ذَنْبُهُ ؟ عَلاَمَ تَقْتُلُ نَفْسَيْنِ بِنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ؟ فَتَرَكَهَا حَتَّى وَضَعَتْ حَمْلَهَا ، ثُمَّ رَجَمَهَا.

۲۹۴۱۱) حضرت ذُہل بن کعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا جس نے بدکاری کی
ں اور وہ حاملہ تھی حضرت معاذ ؓ نے آپ ؓ سے فرمایا: تب تو آپ ؓ اس پر ظلم کرو گے آپ ؓ کی کیا رائے ہے اس جان
ے بارے میں جو اس کے پیٹ میں موجود ہے۔ اس کا کیا گناہ ہے؟ کس وجہ سے آپ ؓ ایک جان کے بدلے دو جانوں کو قتل کرو
گے؟ سو آپ ؓ نے اس عورت کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے اپنا حمل وضع کیا پھر آپ ؓ نے اسے سنگسار کیا۔

۲۹٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ بِهَا فَلُفَّتْ فِي عَبَائَةٍ.

۲۹۴۱۲) حضرت زاذان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے حکم سے عورت کو چوغہ میں مکمل لپیٹ دیا گیا۔

۲۹٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ مَسْعُودٍ ، رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا رَجَمَ شُرَاحَةَ ، جَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهَا ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَلْعَنُوهَا ، فَإِنَّهُ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ عَصَا حَدٍّ ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ ، جَزَاءَ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ.

۲۹۴۱۳) حضرت مسعود ؒ جو آل ابو الدرداء کے ایک فرد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی ؓ نے شراحہ کو سنگسار کیا تو
لوگوں نے اس پر لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اس پر آپ ؓ نے فرمایا اے لوگو! اس پر لعن طعن مت کرو۔ اس لیے کہ جس شخص پر سزا

کا کوڑا مار دیا جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے قرض کی جزا قرض کے بدلے میں۔

(١٢٤) فِيمَنْ يَبْدَأُ بِالرَّجْمِ

ان لوگوں کے بیان میں جو پتھر مارنے کی ابتدا کریں گے

(٢٩٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا شَهِدَ عِنْدَ الشُّهُودُ عَلَى الزِّنَى ، أَمَرَ الشُّهُودَ أَنْ يَرْجُمُوا ، ثُمَّ رَجَمَ ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ ، وَإِذَا كَانَ إِقْرَارًا ، بَدَأَ هُوَ فَرَجَمَ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ.

(۲۹۴۱۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس جب گواہ زنا کی گواہی دیتے پھر آپ ؓ گواہوں کو پتھر مارنے کا حکم دیتے پھر آپ ؓ پتھر مارتے پھر لوگ پتھر مارتے اور جب اقرار کرتا تو آپ ؓ خود ابتدا کرتے اسے پتھر مارتے پھر لوگ اسے پتھر مارتے۔

(٢٩٤١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ الزِّنَى زِنَاءَانِ : زِنَى سِرٍّ ، وَزِنَى عَلاَنِيَةٍ ، فَزِنَى السِّرِّ ، أَنْ يَشْهَدَ الشُّهُودُ فَيَكُونَ الشُّهُودُ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي ، ثُمَّ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، وَزِنَى الْعَلاَنِيَةِ ، أَنْ يَظْهَرَ الْحَبَلُ ، أَوِ الاِعْتِرَافُ ، فَيَكُونُ الإِمَامُ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي ، قَالَ : وَفِي يَدِهِ ثَلاَثَةُ أَحْجَارٍ ، قَالَ : فَرَمَاهَا بِحَجَرٍ فَأَصَابَ صِمَاخَهَا فَاسْتَدَارَتْ ، وَرَمَى النَّاسُ.

(۲۹۴۱۵) حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو بے شک زنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ پوشیدہ زنا اور اعلانیہ زنا پس پوشیدہ زنا تو یہ ہے کہ گواہ زنا کی گواہی دیں سو گواہ سب سے پہلے پتھر مارنے والے ہوں گے پھر حاکم پھر لوگ اور اعلانیہ زنا یہ ہے کہ حمل ظاہر ہو جائے یا اعتراف کرلے سو امام سب سے پہلے پتھر مارنے والا ہوگا راوی کہتے ہیں آپ ؓ کے ہاتھ میں کچھ پتھر تھے سو آپ ؓ نے اس عورت کو ایک پتھر مارا جو اس کے کان کے سوراخ میں جا لگا تو وہ گھومنے لگی اور لوگوں نے پتھر مارے۔

(٢٩٤١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۱۶) حضرت عبدالرحمن ؒ سے حضرت علی ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی بعینہ منقول ہے۔

(٢٩٤١٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ نَافِعٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الرَّجْمُ رَجْمَانِ ، فَرَجْمٌ يَرْجُمُ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، وَرَجْمٌ يَرْجُمُ الشُّهُودُ ، ثُمَّ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، فَقُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا رَجْمُ الإِمَامِ ؟ قَالَ : إِذَا وَلَدَتْ ، أَوْ أَقَرَّتْ ، وَرَجْمُ الشُّهُودِ إِذَا شَهِدُوا.

(۲۹۴۱۷) حضرت عمرو بن نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم کی دو قسمیں ہیں ایک رجم وہ جو حاکم پتھر مارتا ہے پھر لوگ اور ایک رجم وہ جو گواہ پتھر مارتے ہیں پھر حاکم پھر لوگ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حکم سے عرض کی۔ امام کا رجم کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب وہ عورت بچہ پیدا کرے یا وہ اقرار کرے اور گواہوں کا رجم یہ ہے کہ جب وہ گواہی دے دیں۔

(۲۹۴۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا رَجْمُ الإِمَامِ ؟ قَالَ : إِذَا وَلَدَتْ ، أَوْ أَقَرَّتْ . وَإِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ بَدَأَ الشُّهُودُ.

(۲۹۴۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے دریافت کیا حاکم کا رجم کرنا کیا ہوتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب عورت بچہ پیدا کرلے یا اقرار کرلے اور جب گواہ گواہی دے دیں، تو گواہ ہی ابتدا کریں گے۔

(۱۳۵) فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الزِّنَى ، كَيْفَ هِيَ ؟

زنا کی گواہی دینے کے بیان میں کہ وہ کیسے دی جائے گی؟

(۲۹۴۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا شَهِدَ أَبُو بَكْرَةَ وَصَاحِبَاهُ عَلَى الْمُغِيرَةِ ، جَاءَ زِيَادٌ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : رَجُلٌ لَنْ يَشْهَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ انْبِهَارًا وَمَجْلِسًا سَيِّئًا . فَقَالَ عُمَرُ : هَلْ رَأَيْتَ الْمِرْوَدَ دَخَلَ الْمُكْحُلَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَجُلِدُوا.

(۲۹۴۱۹) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف گواہی دے دی تو زیاد آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ایک آدمی ہرگز گواہی نہیں دے گا ان شاء اللہ مگر حق بات کی۔ اس نے کہا: میں نے حیران کن بات اور بری مجلس دیکھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہونے کی طرح دیکھا؟ اس نے کہا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان سب کو کوڑے مارے گئے۔

(۲۹۴۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أُنَاسًا شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ فِي زِنًى ، قَالَ : فَقَالَ عُثْمَانُ بِيَدِهِ هَكَذَا : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ ، وَجَعَلَ يُدْخِلُ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي إِصْبَعِهِ الْيُسْرَى ، وَقَدْ عَقَدَ بِهَا عَشْرَةً.

(۲۹۴۲۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی تو حضرت عثمان رحمہ اللہ نے اپنا ہاتھ اس طرح کر کے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کی انگلی کو اپنی بائیں انگلی میں ڈالا اور دس کا عدد بنایا۔

(۲۹۴۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ مِنْ شَأْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الَّذِي كَانَ ، قَالَ أَبُو بَكْرَةَ : اجْتَنِبْ ، أَوْ تَنَحَّ عَنْ صَلاَتِنَا ، فَإِنَّا لاَ نُصَلِّي خَلْفَكَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى

عُمَرَ فِي شَأْنِهِ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الْمُغِيرَةِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ قَدْ رَقِيَ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِكَ حَدِيثٌ ، فَإِنْ يَكُنْ مَصْدُوقًا عَلَيْكَ ، فَلأَنْ تَكُونَ مِتَّ قَبْلَ الْيَوْمِ خَيْرٌ لَكَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَإِلَى الشُّهُودِ ، أَنْ يُقْبِلُوا إِلَيْهِ.

فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَيْهِ ، دَعَا الشُّهُودَ فَشَهِدُوا ، فَشَهِدَ أَبُو بَكْرَةَ ، وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ نَافِعٌ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ حِينَ شَهِدَ هَؤُلاَءِ الثَّلاَثَةُ :أَوْدَى الْمُغِيرَةِ أَرْبَعَةٌ ، وَشَقَّ عَلَى عُمَرَ شَأْنُهُ جِدًّا ، فَلَمَّا قَامَ زِيَادٌ ، قَالَ: لَنْ يَشْهَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، ثُمَّ شَهِدَ ، فَقَالَ :أَمَّا الزِّنَى فَلاَ أَشْهَدُ بِهِ ، وَلَكِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيحًا، فَقَالَ عُمَرُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، حُدُّوهُمْ ، فَجَلَدَهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ جَلْدِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَامَ أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ زَانٍ ، فَذَهَبَ عُمَرُ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنْ جَلَدْتَهُ فَارْجُمْ صَاحِبَكَ ، فَتَرَكَهُ ، فَلَمْ يُجْلَدْ فِي قَذْفٍ مَرَّتَيْنِ بَعْدُ.

(۲۹۴۲۱) حضرت قسامہ بن زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہوا تھا تو وہ اس طرح تھا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: دور رہو ہماری نمازوں سے بے شک ہم تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے سو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا کہ: حمد وصلوٰۃ کے بعد بے شک اس نے مجھے تمہاری باتوں میں سے ایک بات پہنچائی ہے پس اگر وہ تمہارے خلاف سچی ہے تو ضرور تمہارا آج کے دن سے پہلے مرجانا تمہارے لیے بہتر تھا۔ اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اور گواہوں کو خط لکھا کہ وہ سب میرے پاس آئیں۔

پس جب وہ سب لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے گواہوں کو بلایا سو انہوں نے گواہی دی پس حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت شبل بن معبد اور ابوعبداللہ نافع نے گواہی دی راوی کہتے ہیں: جب یہ تینوں گواہی دے چکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مغیر ہلاک ہوگیا چوتھے آدمی آئے! اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ان کی یہ حالت بہت بھاری گزری۔ سو جب زیاد کھڑا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہرگز گواہی نہیں دے گا ان شاء اللہ مگر حق بات کی پھر اس نے گواہی دی اور کہا: جہاں تک زنا کا تعلق ہے تو میں اس کی گواہی نہیں دیتا لیکن تحقیق میں نے فحش معاملہ دیکھا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر ان تینوں کو کوڑے مارو سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوڑے مارے پس جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ زانی ہے! سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر دوبارہ حد جاری کرنے کے لیے جانے لگے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کو کوڑے مارتے ہو تو اپنے ساتھی کو بھی سنگسار کرو! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا اور ایک تہمت میں دو مرتبہ اس کے بعد کوڑے نہیں مارے گئے۔

(۲۹۴۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ :لَقِيَنِي سَعِيدُ بْنُ أَرْطَبَانَ ، عَمُّ ابْنِ عَوْنٍ ، فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَأْتِيَ أَبَا الْعَالِيَةِ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَقُلْ لَهُ :شَهِدَ الْحَسَنُ ، وَابْنُ سِيرِينَ ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ أَنَّهُمَا زَنَيَا ، وَأَقَرَّتِ الْمَرْأَةُ ، وَأَنْكَرَ الرَّجُلُ ؟ فَسَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لَقِيتَ رَجُلاً

مِنْ أَهْلِ الأَهْوَاءِ ؛ يُجْلَدُ الْحَسَنُ ثَمَانِينَ ، وَمُحَمَّدٌ ثَمَانِينَ ، وَثَابِتٌ ثَمَانِينَ ، وَتُرْجَمُ الْمَرْأَةُ بِاعْتِرَافِهَا ، وَيَذْهَبُ الرَّجُلُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۹۴۲۲) حضرت ابوخلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ سعید بن ارطبان جو حضرت ابن عون ؒ کے چچا ہیں ان کی مجھ سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کیا تمہارا حضرت ابوالعالیہ ؒ کے پاس جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں انہوں نے کہا! تم ان سے کہنا حضرت حسن بصری ؒ، حضرت ابن سیرین اور حضرت ثابت بنانی ان سب حضرات نے ایک آدمی اور ایک عورت کے خلاف گواہی دی ہے کہ ان دونوں نے زنا کیا ہے اور اس عورت نے اقرار کرلیا اور آدمی نے انکار کردیا تو کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں، پس میں نے حضرت ابوالعالیہ ؒ سے اس کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: تمہاری نفس پرستوں میں سے کسی آدمی سے ملاقات ہوئی ہے حسن بصری ؒ کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور محمد ؒ کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور ثابت بنانی ؒ کو اسی کوڑے اور اس عورت کو اعتراف کرنے کی وجہ سے سنگسار کردیا جائے گا اور آدمی چلا جائے گا اور اس پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی۔

(۲۹۴۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا حَدُّ ذَلِكَ ؟ يَعْنُونَ الرَّجْمَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُدْخِلُ كَمَا يُدْخِلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ ، فَقَدْ وَجَبَ الرَّجْمُ.

(۲۹۴۲۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اس کی حد کیا ہے یعنی سنگسار کرنے کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ بے شک انہوں نے اس شخص کو داخل کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسا کہ سلائی سرمہ دانی میں داخل کرتے ہیں تو تحقیق رجم ثابت ہوگیا۔

(۲۹۴۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَى شَيْءٍ ،مَنَعُوا ظُهُورَهُمْ ، وَجَازَتْ شَهَادَاتُهُمْ.

(۲۹۴۲۴) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب چار آدمیوں نے کسی چیز کی گواہی دی تو انہوں نے اپنی پشتوں کی حفاظت کرلی اور ان کی گواہی جائز ہوگی۔

(۲۹۴۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الشُّهُودِ الأَرْبَعَةِ.

(۲۹۴۲۵) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں چار میں سب سے پہلا گواہ ہوں۔

(۱۲٦) فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَيْهِ شَاهِدَانِ ، ثُمَّ يَذْهَبَانِ

اس آدمی کے بیان میں جس کے خلاف دو گواہ گواہی دیں پھر وہ دونوں چلے جائیں

(۲۹٤۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَنَّهُ

سَرَقَ ، فَأَخَذَ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، وَتَهَدَّدَ شُهُودَ الزُّورِ ، فَقَالَ : لاَ أُوتَى بِشَاهِدِ زُورٍ إِلاَّ فَعَلْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : ثُمَّ طَلَبَ الشَّاهِدَيْنِ فَلَمْ يَجِدْهُمَا ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۴۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس کے خلاف دو گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے معاملات میں سے کسی کے کام میں مشغول ہوگئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہوں کو ڈانٹ پلائی اور فرمایا: میرے پاس کسی جھوٹے گواہ کو نہ لایا جائے مگر میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ کروں گا راوی نے فرمایا: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو ان کو نہ پایا سو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو آزاد چھوڑ دیا۔

(۱۲۷) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُقِرَّانِ بِالْحَدِّ ، ثُمَّ يُنْكِرَانِهِ

اس آدمی اور عورت کے بیان میں جو دونوں حد کا اقرار کرلیں پھر وہ دونوں انکار کردیں

(۲۹٤۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً رُفِعَتْ إِلَى عُمَرَ ، أَقَرَّتْ بِالزِّنَى أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ : إِنْ رَجَعْتِ لَمْ نُقِمْ عَلَيْكِ الْحَدَّ ، فَقَالَتْ : لاَ يَجْتَمِعُ عَلَيَّ أَمْرَانِ ؛ آتِي الْفَاحِشَةَ ، وَلاَ يُقَامُ عَلَيَّ الْحَدُّ ، قَالَ : فَأَقَامَهُ عَلَيْهَا.

(۲۹۴۲۷) حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جس نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو واپس لوٹ جائے تو ہم تجھ پر حد قائم نہیں کریں گے اس عورت نے کہا: مجھ پر پھر دو معاملہ جمع ہو جائیں گے! میں نے فحش کام کیا اور مجھ پر حد بھی نہیں لگائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد قائم کردی۔

(۲۹٤۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ بَعَثَهُ عُمَرُ إِلَيْهَا ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۲۸) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو واقد رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نے اس عورت کی طرف بھیجا پھر آپ رحمہ اللہ نے ماقبل جیسی حدیث ذکر کی۔

(۲۹٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا أَقَرَّ بِحَدِّ زِنًى ، أَوْ سَرِقَةٍ ، ثُمَّ جَحَدَ دُرِءَ عَنْهُ.

(۲۹۴۲۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی حد زنا یا حد سرقہ کا اقرار کرلے پھر وہ انکار کرے تو اس سے سزا ختم کردی جائے گی۔

(۲۹٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَقَرَّ فَقَدْ أَنْكَرَ ، يَعْنِي الَّذِي يُقِرُّ بِالْحَدِّ ، ثُمَّ يَرْجِعُ.

(۲۹۴۳۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی نے اقرار کیا پھر انکار کردیا یعنی وہ شخص

جو حد کا اقرار کرلے پھر رجوع کرلے۔

(۲۹٤۳۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ عِنْدَ النَّاسِ ، ثُمَّ يَجْحَدُ ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِهِ.

(۲۹۴۳۱) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو لوگوں کے سامنے اقرار کرلے پھر انکار کردے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو اس وجہ سے پکڑا جائے گا۔

(۲۹٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ ، ثُمَّ يَجْحَدُ إِذَا رُفِعَ ، لَمْ يَرَ أَنْ يَلْزَمَهُ.

(۲۹۴۳۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو بادشاہ کی غیر موجودگی میں حد کا اقرار کرلے پھر وہ انکار کردے جب اسے پیش کیا جائے۔ تو آپ رحمہ اللہ نے یہ رائے نہیں رکھی کہ اس پر لازم کردیا جائے۔

(۲۹٤۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : مَنِ اعْتَرَفَ مِرَارًا كَثِيرَةً بِسَرِقَةٍ ، أَوْ بِحَدٍّ ثُمَّ أَنْكَرَ ، لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۹۴۳۳) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کئی مرتبہ چوری یا حد کا اعتراف کرلے پھر وہ انکار کردے تو اس پر کوئی چیز نافذ نہیں ہوگی۔

(۱۲۸) فِي الذِّمِّيِّ ، يَسْتَكْرِهُ الْمُسْلِمَةَ عَلَى نَفْسِهَا

اس ذمی کے بیان میں جو مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کرے

(۲۹٤۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُثْمَان ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ النَّصَارَى اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً عَلَى نَفْسِهَا ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ : مَا عَلَى هَذَا صَالَحْنَاكُم ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۲۹۴۳۴) حضرت زیاد بن عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی نے ایک مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کیا سو اس شخص کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کردیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہم نے تم سے اس کام پر مصالحت کی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑادی۔

(۲۹٤۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، مِنْ نُبَيْطِ أَهْلِ الشَّامِ نَخَسَ بِامْرَأَةٍ عَلَى دَابَّةٍ ، فَلَمْ تَقَعْ ، فَدَفَعَهَا بِيَدِهِ فَصَرَعَهَا ، فَانْكَشَفَتْ عَنْهَا ثِيَابُهَا ، فَجَلَسَ لِيُجَامِعَهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ، وَقَالَ :

لَيْسَ عَلَى هَذَا عَاهَدْنَاكُمْ.

(۲۹۴۳۵) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ذمی آدمی نے جس کا تعلق شام کے نبطی قبیلہ سے تھا اس نے ایک عورت کی پہلو میں لکڑی ماری جو سواری پر سوار تھی پس وہ نیچے نہیں گری تو اس نے اس کو ہاتھ سے دھکا دیا اور اسے نیچے گرا دیا اور اس عورت کے کپڑے کھل گئے۔ پھر وہ بیٹھ گیا تا کہ اس سے جماع کرلے پس اس شخص کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اس پر بینہ بھی قائم ہو گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کام پر ہم نے تم سے معاہدہ نہیں کیا تھا!

(۲۹٤۳٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً ، فَخَصَاهُ.

(۲۹۴۳۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے پاس ایک ذمی آدمی لایا گیا جس نے کسی مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کیا تھا تو انہوں نے اس کو خصی کر دیا۔

(۲۹٤۳۷) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اسْتَكْرَهَ الذِّمِّيُّ الْمُسْلِمَةَ قُتِلَ.

(۲۹۴۳۷) حضرت اسماعیل بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ذمی شخص مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۱۲۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ زَنَيْتُ بِفُلاَنَةٍ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو یوں کہہ دے: میں نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَى ، قَالَ : وَبِمَنْ ، قَالَ : بِفُلاَنَةَ مَوْلاَةِ ابْنِ فُلاَنٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَنْكَرَتْ ، فَخَلَّى سَبِيلَهَا ، وَأَخَذَهُ بِمَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ فِيهَا. (احمد ۳۳۹)

(۲۹۴۳۸) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے خود زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! کس کے ساتھ؟ انہوں نے کہا: فلاں عورت کے ساتھ جو ابن فلاں کی باندی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف قاصد بھیجا اس نے انکار کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور ان کو پکڑ لیا جس نے خود زنا کا اقرار کیا تھا اور یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تہمت کی حد لگائی تھی۔

(۲۹٤۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی رَجُلٍ قَالَ :زَنَیْت بِفُلاَنَةٍ ، قَالَ :عَلَیْهِ لَهَا الْحَدُّ.

(۲۹۴۳۹) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے یوں کہا تھا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، آپ ویشید نے فرمایا: اس آدمی پر اس عورت کی وجہ سے حد لا گو ہوگی۔

(۲۹٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ فِی رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَةٍ :أَشْهَدُ أَنِّی قَدْ زَنَیْتُ بِكِ ، قَالَ :أَضْرِبُهُ بِمَا افْتَرَی عَلَیْهَا ، وَلاَ أَضْرِبُهُ بِمَا افْتَرَی عَلَی نَفْسِهِ إِلاَّ بِبَیِّنَةٍ.

(۲۹۴۴۰) حضرت صالح بن مسلم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی عورت کو یوں کہہ دیا بے شک میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے۔ آپ ویشید نے فرمایا: میں اسے اس وجہ سے تو ماروں گا کہ اس نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا ہے اور اس شخص کو اپنی ذات پر تہمت لگانے کی وجہ سے نہیں ماروں گا مگر بینہ کے ساتھ۔

(۲۹٤٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :یُجْلَدُ حَدَّیْنِ ، قُلْتُ :فَإِنْ أَكْذَبَ ؟ قَالَ :یُجْلَدُ حَدًّا ، وَیُدْرَأُ عَنْهُ آخَرُ.

(۲۹۴۴۱) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے ارشاد فرمایا: اس کو دو سزاؤں کے کوڑے مارے جائیں گے میں نے پوچھا: اگر اس کا جھوٹ ظاہر ہو جائے؟ آپ ویشید نے فرمایا: اس پر ایک حد کے کوڑے مارے جائیں گے اور دوسری حد اس سے ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤٤۲) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی التَّیْمِیُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ :زَنَی بِی فُلاَنٌ ، فلا تُجْلَدُ ، وَلاَ یُجْلَدُ.

(۲۹۴۴۲) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: جب عورت یوں کہے کہ: فلاں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے تو نہ اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور نہ اس فلاں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۳۰) فِی الرَّجُلِ یَقْذِفُ الرَّجُلَ بِالْمَرْأَةِ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی پر عورت کے ساتھ تہمت لگائے

(۲۹٤٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالْمَرْأَةِ ؛ جُلِدَ حَدَّیْنِ ؛ حَدٌ لِلرَّجُلِ ، وَحَدٌ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۴۴۳) حضرت ہشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی دوسرے آدمی پر عورت کے ساتھ تہمت لگا دے تو اس پر دو سزاؤں کے کوڑے مارے جائیں گے ایک سزا آدمی کی وجہ سے اور دوسری سزا عورت کی وجہ سے۔

(۲۹٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ عُبَیْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :إِنَّ فُلاَنًا زَنَی بِفُلاَنَةَ

، فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۹۴۴۴) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی دوسرے آدمی سے یوں کہے: بے شک فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے تو اس پر صرف ایک ہی حد لاگو ہوگی۔

(۱۳۱) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ، وَيُسَمِّيهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی پر کسی آدمی کے ساتھ تہمت لگادے اور اس بندے کا نام بھی لے

(۲۹٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ مُسَمًّى، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لاَ حَدَّ عَلَيْهِ، كَانَ الَّذِي لاَعَنَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَذَفَهَا بِابْنِ سَحْمَاءَ.

(۲۹۴۴۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی پر کسی آدمی کا نام لے کر الزام لگائے تو اس پر حد قذف قائم کی جائے گی۔ اور حضرت ابن سیرین نے فرمایا: اس پر حد لاگو نہیں ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص سے لعان کروایا تھا جس نے اپنی بیوی پر ابن سحماء کے ساتھ بدکاری کی تہمت لگائی تھی۔

(۲۹٤٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ مُسَمًّى، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ لَهُمَا إِلاَّ حَدٌّ وَاحِدٌ، قَالَ: أَيُّهُمَا أَخَذَهُ بِحَدِّهِ، لَمْ يَكُنْ لِلآخَرِ حَدٌّ. إِنْ بَدَأَتِ الْمَرْأَةُ فَلاَعَنَتْهُ، لَمْ يُضْرَبْ لِلرَّجُلِ، وَإِنْ ضُرِبَ لِلرَّجُلِ لَمْ يُلاَعِنْ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۴۴۶) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اپنی بیوی پر کسی آدمی کا نام لے کر تہمت لگائے تو اس پر ان دونوں کی وجہ سے صرف ایک ہی حد لاگو ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جس نے بھی اس کو اپنی سزا کے لیے پکڑ لیا تو دوسرے کے لیے سزا کا اختیار نہیں ہوگا۔ اگر عورت نے ابتدا کرلی تو وہ اپنے خاوند سے لعان کرے گی اور آدمی کی وجہ سے اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے اور اگر اسے آدمی کی وجہ سے کوڑے مارے جائیں گے تو عورت سے لعان نہیں ہوگا۔

(۱۳۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھ سے شادی کرنے سے پہلے تجھے زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا

(۲۹٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ:

رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ أَنْ تَكُونِينَ عِنْدِي ، قَالَ سَعِيدٌ :حَدٌّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ. وَقَالَ الْحَسَنُ :لاَ حَدَّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ ، لأَنَّهُ قَالَ لَهَا ذَلِكَ وَهِيَ عِنْدَهُ.

(۲۹۴۴۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا: تجھے میں نے میرے پاس ہونے سے پہلے کبھی زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا، حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی اور لعان نہیں ہوگا اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نہ حد قذف ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔ اس لیے کہ اس نے اس عورت کو اس وقت کہا ہے جبکہ وہ اس کے پاس تھی۔

(۲۹٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :زَنَيْتِ وَأَنْتِ أَمَةٌ ، قَالَ :يُحَدُّ.

(۲۹۴۴۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہا: تو نے زنا کیا تھا درانحالیکہ تو باندی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۱۳۳) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، مَا عَلَيْهِ ؟

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس نے اس پر تہمت لگا دی، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ ، لَيْسَ كَمَنْ لَمْ يُطَلِّقْ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :يُلاَعِنُ إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ.

(۲۹۴۴۹) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اس نے اس پر الزام لگا دیا ہو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔ وہ ایسا نہیں ہوگا جیسے کہ اس نے طلاق نہیں دی۔

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لعان کر سکتا ہے جبکہ رجوع کرنے کا مالک ہو۔

(۲۹٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حَامِلاً ، فَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً لاَعَنَهَا.

(۲۹۴۵۰) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اس پر الزام لگا دیا تو اس شخص پر حد قذف لگائی جائے گی مگر یہ کہ وہ حاملہ ہو پس اگر وہ حاملہ ہوئی تو وہ اس سے لعان کرے گا۔

(۲۹٤٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حُبْلَى ، ثُمَّ انْتَفَى مِمَّا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ :يُجْلَدُ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۴۵۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ ہونے کی حالت میں تین طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس کے پیٹ میں موجود بچہ کی بھی نفی کردی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹٤٥۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَهُوَ لاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، جُلِدَ ، وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ ، وَإِذَا انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَهُوَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لاَعَنَ ، وَنُفِيَ عَنْهُ الْوَلَدُ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهِ قَطُّ.

(۲۹۴۵۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اپنے بچہ کی نفی کردی اس حال میں کہ وہ حق رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور جب اس نے اپنے بچہ کی نفی کردی اس حال میں کہ وہ حق رجعت کا مالک ہو تو وہ لعان کرے گا اور اس بچہ کی اس سے نفی کردی جائے گی اگرچہ اس نے ہرگز بھی اس کا اقرار نہ کیا ہو۔

(۲۹٤٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ،فَادَّعَتْ حَمْلاً فَانْتَفَى مِنْهُ ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا.

(۲۹۴۵۳) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی تھی پس اس عورت نے حمل کا دعویٰ کیا تو اس نے اس بچہ کی نفی کردی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ اس سے لعان کرے گا۔

(۲۹٤٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَجَائَتْ بِحَمْلٍ فَانْتَفَى مِنْهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يُلاَعِنُ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَارِثُ : يَا أَبَا عَمْرٍو ، إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ :(وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) ، أَفْتَرَاهَا لَهُ زَوْجَةً ؟ قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنِّي لأَسْتَحِي إِذَا رَأَيْتُ الْحَقَّ أَنْ لاَ أَرْجِعَ إِلَيْهِ.

(۲۹۴۵۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر وہ حاملہ ہو کر آئی اور اس نے حمل کی نفی کردی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ لعان کرے گا راوی کہتے ہیں حضرت حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابو عمر! یقیناً اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں یوں فرمایا ہے! وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں کیا اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہے؟ اس پر حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک مجھے حیا آتی ہے کہ جب میں حق بات کو پہچان لوں اور اس کی طرف رجوع نہ کروں۔

(۲۹٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ثُمَّ يَقْذِفُهَا ، قَالَ : يُضْرَبُ.

(۲۹۴۵۵) حضرت حکم ویلیٹیلڈ اور حضرت حماد ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویلیٹیلڈ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی ہو پھر وہ اس پر تہمت لگائے آپ ویلیٹیلڈ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٤٥٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَقُولُ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :زَنَيْتِ وَأَنْتِ امْرَأَتِي ، قَالَ :يُلاَعِنُ.

(۲۹۴۵۶) حضرت عثمان بتی ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد ویلیٹیلڈ ایک آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی پھر اس نے اس سے کہا: تو نے زنا کیا حالانکہ تو میری بیوی ہے۔ آپ ویلیٹیلڈ نے فرمایا: وہ لعان کرے گا۔

(١٣٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی پر تہمت لگائے پھر وہ اسے طلاق دے دے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ، ثُمَّ طَلَّقَ ثَلاَثًا ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۲۹۴۵۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویلیٹیلڈ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے تہمت لگائی پھر اس نے تین طلاقیں دے دیں آپ ویلیٹیلڈ نے فرمایا: وہ اپنی بیوی سے لعان کرے گا جب تک وہ عدت میں ہو۔

(٢٩٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لاَعَنَ ، وَإِذَا كَانَ لاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ جُلِدَ.

(۲۹۴۵۸) حضرت مغیرہ ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویلیٹیلڈ نے ارشاد فرمایا: جب تک وہ حق رجعت کا مالک نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَادًا ، يَقُولُ :لاَ حدَّ وَلاَ لِعَان.

(۲۹۴۵۹) حضرت سفیان ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ویلیٹیلڈ کو یوں فرماتے ہوئے سنا نہ حد ہوگی اور نہ ہی لعان۔

(٢٩٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :يُضْرَبُ.

(۲۹۴۶۰) حضرت غیلان ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویلیٹیلڈ نے ارشاد فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ؛ أَنَّهُ قَالَ :إِذَا قَذَفَ ثُمَّ طَلَّقَ ، لاَعَنَ.

(۲۹۴۶۱) حضرت عامر ویلیٹیلڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویلیٹیلڈ نے ارشاد فرمایا: جب وہ تہمت لگائے پھر وہ طلاق دے تو وہ لعان کرے گا۔

(۱۳۵) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ وَلِيدَتَهُ، ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی باندی کو گروی رکھے پھر وہ اس سے جماع کر لے

(۲۹٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّهْنِ، لَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۹۴۶۲) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری کی گروی کے معاملہ میں حد رائے نہیں تھی۔

(۲۹٤٦٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا رَهَنْتَ وَلِيدَتَكَ، فَلاَ تَقَعَنَّ عَلَيْهَا حَتَّى تَفْتَكَّهَا.

(۲۹۴۶۳) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنی باندی کو گروی رکھے تو ہرگز اس سے جماع مت کر یہاں تک کہ اس کو رہن سے آزاد کرا لے۔

(۱۳۶) فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الرَّجُلِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقہ میں آدمی پر حد قائم کرنے کا بیان

(۲۹٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلاَ لاَ يَجْلِدَنَّ أَمِيرُ جَيْشٍ، وَلاَ سَرِيَّةٍ أَحَدًا الْحَدَّ، حَتَّى يَطْلُعَ الدَّرْبَ، لِئَلاَّ تَحْمِلَهُ حَمِيَّةُ الشَّيْطَانِ أَنْ يَلْحَقَ بِالْكُفَّارِ.

(۲۹۴۶۴) حضرت حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے خط لکھا: خبردار! ہرگز امیر لشکر یا امیر گروہ کسی ایک کو حد کے کوڑے مت مارے یہاں تک کہ شہر کا راستہ ظاہر ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کی حمیت وغیرت اس پر حملہ کر دے اور وہ کفار سے جا ملے۔

(۲۹٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ فُلاَنِ بْنِ رُومَانَ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَلَى أَحَدٍ حَدٌّ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ.

(۲۹۴۶۵) حضرت حمید بن فلان بن رومان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء نے کسی پر بھی دشمن کے علاقہ میں حد قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۹٤٦٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَتَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ، وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ، فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ؟ فَقَالَ: لأَشْرَبَنَّهَا، وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً، وَلأَشْرَبَنَّهَا عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ.

(۲۹۴۶۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم رومیوں سے جنگ کر رہے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک قریشی ہمارا امیر تھا۔ اس نے شراب پی ہم نے اس پر حد جاری کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ نے کہا کہ کیا تم اپنے امیر پر حد قائم کرو گے حالانکہ تم اپنے دشمن کے قریب ہو۔ اس طرح تو وہ تم پر حاوی ہو جائے گا۔ اس پر وہ امیر کہنے لگا کہ میں شراب پیوں گا ضرا وہ حرام ہے۔

(۱۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی محرم سے وطی کرلے

(۲۹٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِيمَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، قَالَ : ضَرْبَةُ عُنُقٍ.

(۲۹۴۶۷) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو اپنی محرم سے وطی کرلے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: گردن ماری جائے گی۔

(۲۹٤٦٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اقْتُلُوا كُلَّ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ.

(۲۹۴۶۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص کو قتل کردو جو اپنی محرم سے وطی کرلے۔

(۲۹٤٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ. (ترمذی ۱۳۶۲۔ ابن ماجہ ۲۶۰۷)

(۲۹۴۶۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف قاصد بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کرلی تھی آپ رحمہ اللہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کا سر لے کر آئے۔

(۲۹٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَقِيت خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. (ابوداؤد ۴۴۵۱۔ احمد ۲۹۰)

(۲۹۴۷۰) حضرت عدی بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اپنے ماموں سے ملا اس حال میں کہ ان کے پاس جھنڈا تھا میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کرلی ہے کہ میں اسے قتل کردوں یا اس کی گردن اڑا دوں۔

(۲۹٤٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى الْحَجَّاجِ رَجُلٌ زَنَى بِابْنَتِهِ ، فَقَالَ :

مَا أَدْرِی بِأَیِّ قِتْلَۃٍ أَقْتُلُ ہَذَا ، وَہَمَّ أَنْ یَصْلُبَہُ ، فَقَالَ لَہُ عَبْدُ اللہِ بْنُ مُطَرِّفٍ ، وَأَبُو بُرْدَۃَ : سَتَرَ اللَّہُ ہَذِہِ الأُمَّۃَ ، أَحَبَّ الْبَلاَءِ مَا سَتَرَ الإِسْلاَمَ ، اقْتُلْہُ ، قَالَ : صَدَقْتُمَا ، فَأَمَرَ بِہِ فَقُتِلَ.

(۲۹۴۷۱) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اپنی بیٹی سے زنا کیا تھا تو حجاج کہنے لگا مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس کو کس طریقہ سے قتل کروں؟ اور اس نے اس کو سولی پر چڑھانے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن مطرف اور حضرت ابو بردہ نے اس سے فرمایا: اللہ نے اس امت کی ستر پوشی کی ہے۔ پسندیدہ بلاء وہ ہے جس کی اسلام نے ستر پوشی کی تم اسے قتل کر دو اس نے کہا: تم دونوں نے سچ کہا تو اس کے حکم سے اس کو قتل کر دیا گیا۔

(۲۹۴۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُہُ : مَا کَانَ الْحَسَنُ یَقُولُ فِیمَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْہُ ، وَہُوَ یَعْلَمُ ؟ قَالَ : عَلَیْہِ الْحَدُّ.

(۲۹۴۷۲) حضرت حفص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو سے دریافت کیا حضرت حسن بصری اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے جو جانتے ہوئے بھی اپنی محرم سے شادی کر لے؟ آپ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۳۸) فِی التَّعْزِیرِ ، کَمْ ہُوَ ، وَکَمْ یُبْلَغُ بِہِ ؟

تعزیر کا بیان کتنی سزا ہوگی؟ اور کتنی حد تک پہنچائے جا سکتے ہیں؟

(۲۹۴۷۳) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ حُمَیْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ صَیْفِیٍّ ؛ أَنَّ عُمَرَ کَتَبَ إِلَی أَبِی مُوسَی : أَلاَ یُبْلَغُ فِی تَعْزِیرٍ أَکْثَرُ مِنْ ثَلاَثِینَ.

(۲۹۴۷۳) حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا؟ تعزیر میں تیس سے زیادہ مقدار میں کوڑے نہ ہوں۔

(۲۹۴۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً کَتَبَ إِلَی أُمِّ سَلَمَۃَ فِی دَیْنٍ لَہُ قِبَلَہَا ، یحرج عَلَیْہَا فِیہِ ، فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ یُضْرَبَ ثَلاَثِینَ جَلْدَۃً. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا : کُلُّہَا یُبْضِعُ وَیُحْدِرُ.

(۲۹۴۷۴) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ام سلمہ کو خط لکھا اپنے قرض کے بارے میں جو ان پر لازم تھا اس نے اس خط میں آپ کو پریشان کیا۔ تو حضرت عمر نے حکم دیا کہ اس شخص کو تیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۴۷۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : التَّعْزِیرُ مَا بَیْنَ السَّوْطِ إِلَی الأَرْبَعِینَ.

(۲۹۴۷۵) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا: تعزیر کی مقدار ایک کوڑے سے چالیس کوڑوں کے مابین ہے۔

(۲۹۴۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ صَدَقَۃَ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُتْبَۃَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ أُتِیَ بِرَجُلٍ

يَسُبُّ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ سَبَبْتَهُ ؟ قَالَ :أُبْغِضُهُ ، قَالَ :وَإِنْ أَبْغَضْتَ رَجُلاً سَبَبْتَهُ ، قَالَ :فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثَلاَثِينَ جَلْدَةً.

(۲۹۴۷۶) حضرت حارث بن عتبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو حضرت عثمان ؓ کو گالیاں دیتا تھا، آپ ؓ نے پوچھا! کس بات نے تجھے ان کو گالیاں دینے پر ابھارا؟ اس نے کہا: میں ان سے بغض رکھتا ہوں آپ ؒ نے فرمایا: اگر تو کسی آدمی سے بغض رکھے گا تو اس کا مطلب ہے کہ تو اسے گالی دے؟ تو آپ ؒ کے حکم سے اس کو تیس کوڑے مارے گئے۔

(۲۹۴۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَجَائَهُ رَجُلٌ ، فَسَأَلَهُ الْفَرِيضَةَ ؟ فَلَمْ يَفْرِضْ لَهُ ، فَقَالَ :هُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ إِنْ لَمْ يَفْرِضْ لَهُ ،قَالَ :فَضَرَبَهُ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ إِلَى الْخَمْسَةِ عَشَرَ.

(۲۹۴۷۷) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس بیٹھا ہوتا تھا کہ آپ ؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ؒ سے روزینہ مقرر کرنے کا سوال کیا آپ ؒ نے اس کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا تو وہ کہنے لگا: وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اگر وہ حصہ مقرر نہ کرے! راوی کہتے ہیں! پس آپ ؒ نے اسے دس سے پندرہ کوڑے مارے۔

(۲۹۴۷۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ ، إِلاَّ فِي حَدٍّ. (بخاری ۶۸۴۸۔ ابوداؤد ۴۴۸۵)

(۲۹۴۷۸) حضرت ابو بردہ بن نیار ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس سے زیادہ کوڑے نہیں مارے جائیں گے مگر کسی حد میں۔

(۲۹۴۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ لَيْسَ ابْنَ فُلاَنٍ ، وَشَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُ ابْنُ فُلاَنٍ ؟ فَقَالَ :ادْرَأْ عَنْ هَؤُلاَءِ لأَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ ، وَأُصَدِّقَ الآخَرِينَ.

(۲۹۴۷۹) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ان چار آدمیوں کے متعلق سوال کیا گیا جنہوں نے ایک آدمی پر گواہی دی کہ وہ فلاں کا بیٹا نہیں ہے اور چار آدمیوں نے یہ گواہی دی کہ بے شک وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے ان کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: میں ان سے سزا ختم کر دوں گا اس لیے کہ وہ چار ہیں اور میں دوسرے کی تصدیق کروں گا۔

(۱۳۹) بَابٌ ؛ فِي الْوَالِي يَرَى الرَّجُلَ عَلَى حَدٍّ ، وَهُوَ وَحْدَهُ ، أَيُقِيمُهُ عَلَيْهِ ، أَمْ لاَ ؟

باب ہے اس حاکم کے بیان میں جو آدمی کو کسی سزا کے کام میں مبتلا دیکھے اس حال میں کہ حاکم تنہا تھا کیا اس شخص پر حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟

(۲۹۴۸۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ : أَرَأَيْتَ لَوْ كُنْتَ الْقَاضِيَ وَالْوَالِيَ ، ثُمَّ أَبْصَرْتَ إِنْسَانًا عَلَى حَدٍّ ، أَكُنْتَ مُقِيمًا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَشْهَدَ مَعِي غَيْرِي ، قَالَ : أَصَبْتَ ، وَلَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ تُجِدْ.

(۲۹۴۸۰) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے دریافت کیا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم قاضی اور حاکم ہو پھر تم کسی شخص کو کسی حد کے کام میں مبتلا دیکھو تو کیا تم اس پر حد قائم کرو گے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، یہاں تک کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی گواہی دے آپ ؓ نے فرمایا: تم نے درست بات کی اور اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو تم صحیح نہ ہوتے۔

(۲۹۴۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : سَمِعْنَا أَنَّ الْحَاكِمَ يَجُوزُ قَوْلُهُ فِيمَا اعْتُرِفَ عِنْدَهُ إِلاَّ الْحُدُودَ.

(۲۹۴۸۱) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: یقیناً حاکم کا قول ان معاملات میں جائز ہے جس کا اس کے سامنے اعتراف کیا گیا سوائے حدود کے۔

(۱۴۰) فِي الْمَرْأَةِ تَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ فَتَقُولُ فَعَلَ بِي الزِّنَى

اس عورت کے بیان میں جو آدمی سے چمٹ جائے اور یوں کہے: اس نے میرے ساتھ زنا کیا

(۲۹۴۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ فَتَقُولُ: فَعَلَ بِي؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: قَذَفَتْ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، عَلَيْهَا الْحَدُّ. قَالَ: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: هِيَ طَالِبَةُ حَقٍّ، كَيْفَ تَقُولُ؟

(۲۹۴۸۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جو آدمی سے چمٹ جائے اور یوں کہے: اس نے میرے ساتھ بدکاری کی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس نے ایک مسلمان آدمی پر تہمت لگائی اس پر حد قذف جاری ہوگی حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: وہ حق کا مطالبہ کر رہی ہے، تم کیسے کہہ سکتے ہو؟

(۲۹۴۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ : إِنَّ هَذَا زَنَى بِي ، قَالَ : تُجْلَدُ بِقَذْفِهَا الرَّجُلَ ، وَلاَ يُجْلَدُ الرَّجُلُ.

(۲۹۴۸۳) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس سے کسی عورت نے یوں کہا: بے شک اس نے مجھ سے زنا کیا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس عورت کو آدمی پر تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے مارے جائیں گے اور اس آدمی کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۱٤۱) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ الْمَرْأَةِ، فَتَقُولُ زَوْجِي

اس آدمی کے بیان میں جو عورت کے ساتھ پایا جائے اور عورت کہے: یہ میرا شوہر ہے

(۲۹٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَمِّهِ ، وَيَحْيَى بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَأُتِيَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، وُجِدَا فِي خَرِبِ مُرَادٍ ، فَأُتِيَ بِهِمَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ :بِنْتُ عَمِّي وَيَتِيمَتِي فِي حَجْرِي ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَقُولُونَ :قُولِي زَوْجِي ، فَقَالَتْ :هُوَ زَوْجِي ، فَقَالَ عَلِيٌّ :خُذْ بِيَدِ امْرَأَتِكَ.

(۲۹۴۸۴) حضرت یحییٰ بن ابوالھیثم کے دادا فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اور ایک عورت لائے گئے جو کسی ویران جگہ میں پائے گئے تھے سو ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا وہ آدمی کہنے لگا: میرے چچا کی بیٹی ہے، اور یتیم میری پرورش میں ہے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ہمنشینوں نے یوں کہنا شروع کر دیا: یوں کہہ دو! میرا خاوند ہے تو اس عورت نے کہہ دیا وہ میرا خاوند ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے۔

(۲۹٤۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :يُدْرَأُ عَنْهُ.

(۲۹۴۸۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے سزا ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُدْرَأُ عَنْهُ.

(۲۹۴۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے سزا ہٹا دی جائے گی۔

(۲۹٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُوجَدُ مَعَ الرَّجُلِ ، فَتَقُولُ :تَزَوَّجَنِي ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :لَوْ كَانَ هَذَا حَقًّا مَا كَانَ عَلَى زَانٍ حَدٌّ.

(۲۹۴۸۷) حضرت ابن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کے ساتھ پائی گئی تھی پس اس عورت نے کہا: اس نے مجھ سے شادی کی ہے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ بات سچ ہو کسی بھی زانی پر حد نہ ہو۔

(۱۴۲) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبٍ لَهُ فِي الشِّرْكِ

اس آدمی کے بیان میں جو شرک کے زمانے میں آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردے

(۲۹٤۸۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ نَفَى رَجُلاً مِنْ أَبٍ لَهُ فِي الشِّرْكِ ؟ فَقَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ ، لأَنَّهُ نَفَاهُ مِنْ نَسَبِهِ.

(۲۹۴۸۸) حضرت اوزاعی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زھری ریشیلہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جو شرک کے زمانے میں کسی آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردے؟ آپ ریشیلہ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی، اس لیے کہ اس نے اس کے نسب کی نفی کی ہے۔

(۱۴۳) فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً ، وَأُمُّهُ مُشْرِكَةٌ

ایک آدمی نے کسی ایسے آدمی پر تہمت لگائی جس کی ماں مشرک تھی

(۲۹٤۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ افْتُرِيَ عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ مَاتَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۹۴۸۹) حضرت معمر ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: ایک مہاجر آدمی پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تہمت لگائی گئی اس حال میں کہ اس کی ماں زمانہ جاہلیت میں وفات پا چکی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان کی حرمت کی وجہ سے اس کو کوڑے مارے۔

(۲۹٤۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً ، وَأُمُّهُ مُشْرِكَةٌ ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ الأَشْعَثَ ، أَلَمْ يُضْرَبْ ؟.

(۲۹۴۹۰) حضرت شعبی ریشیلہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے کسی آدمی پر تہمت لگائی اس حال میں کہ اس کی ماں مشرک تھی؟ آپ ریشیلہ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی اشعث پر تہمت لگائے تو کیا اسے نہیں مارا جائے گا؟

(۲۹٤۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : لَسْتَ لأَبِيك ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ ، أَوْ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۴۹۱) حضرت حضرت حماد ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشیلہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہے: تو اپنے باپ کا نہیں ہے اور اس کی ماں باندی تھی یا یہودی یا عیسائی تھی۔ آپ ریشیلہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ، وَلَهُ أُمٌّ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۴۹۲) حضرت ابوغنیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسے آدمی پر تہمت لگائے درانحالیکہ اس کی ماں یہودی یا عیسائی تھی سو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۱۴۴) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ قَبْلَ دُخُولِهِ بِهَا

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پس وہ بچہ لے آئی اس آدمی کے اس سے دخول سے پہلے

(۲۹۴۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغِيبُ عَنِ امْرَأَتِهِ ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، فَتَجِيءُ بِحَمْلٍ ، أَوْ بِوَلَدٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ غَيْبَتُهُ بِأَرْضٍ بَعِيدَةٍ لَمْ تُصَدَّقْ ، وَيُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَ فِي أَرْضٍ قَرِيبَةٍ يُرَوْنَ أَنَّهُ يَأْتِيهَا سِرًّا ، صُدِّقَتْ بِالْوَلَدِ أَنَّهُ مِنْ زَوْجِهَا.

(۲۹۴۹۳) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے غائب ہوگیا ہو اور اس نے اس سے دخول بھی نہ کیا ہو پس وہ عورت حاملہ ہوگئی یا بچہ لے آئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اگر اس کا غائب ہونا کسی دور کے علاقہ میں ہوا ہو تو اس عورت کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس پر حد قائم کردی جائے گی اور اگر وہ کسی قریب کے علاقہ ہی میں غائب ہوا ہو تو یوں سمجھا جائے گا کہ وہ اس کے پاس پوشیدگی میں آتا تھا تو بچہ کی عورت کی حق میں تصدیق کی جائے گی کہ وہ اسی شوہر سے ہے۔

(۱۴۵) فِي الرَّجُلِ يُفْتَرَى عَلَيْهِ ، مَا قَالُوا فِي عَفْوِهِ عَنْ ذلك ؟

اس آدمی کے بیان میں جس پر تہمت لگائی گئی جن لوگوں نے اس کے اس بات کو معاف کرنے کے بارے میں کہا ہے

(۲۹۴۹۴) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ رَجُلاً ، فَعَفَا وَأَشْهَدَ ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ بَعْدَ ذَلِكَ ، أَخَذَ لَهُ بِحَقِّهِ ، وَلَوْ مَكَثَ ثَلاَثِينَ سَنَةً.

(۲۹۴۹۴) حضرت اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کسی پر تہمت لگائی پس اس شخص نے معاف کردیا اور گواہ بنالیا پھر اس کے بعد وہ پھر اسے امام کے پاس لے آیا تو اس کے حق میں اس کو پکڑا جائے گا اگرچہ وہ تیس سال ٹھہرا رہا ہو۔

(۲۹۴۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْتَرِي عَلَى الرَّجُلِ فَيَعْفُو ؟ قَالَ الْحَسَنُ : لاَ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : مَا أَدْرِي.

(۲۹۴۹۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ سے اس آدمی کے

متعلق دریافت کیا جس نے آدمی پر جھوٹی تہمت لگادی ہو پس اس شخص نے معاف کر دیا تو کیا حکم ہے؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں، اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔

(۲۹٤۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ :فَقَالَ ابْنُهُ :إِنْ جُلِدَ أَبِي اعْتَرَفْتُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنِ اجْلِدْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ.

(۲۹۴۹۶) حضرت رزیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ایک آدمی کے بارے میں خط لکھا جس نے اپنے بیٹے پر الزام لگایا تھا، تو اس کے بیٹے نے کہا: اگر میرے باپ کو کوڑے مارے جائیں گے تو میں اعتراف کرلوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا جواب لکھا: تم اس کو کوڑے مارو مگر یہ کہ وہ اسے معاف کر دے۔

(١٤٦) فِي السَّارِقِ يُؤْمَرُ بِقَطْعِ يَمِينِهِ ، فَيَدُسُّ يَسَارَهُ

اس چور کے بیان میں جس کے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کا حکم دیا گیا پس اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو پیش کر دیا

(۲۹٤۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوا يَدَهُ ، يَعْنِي الْيُمْنَى ، فَقَدَّمَ يَدَهُ الْيُسْرَى ، فَقُطِعَتْ ؟ قَالَ :لاَ تُقْطَعُ الْيُمْنَى.

(۲۹۴۹۷) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ لوگوں نے اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹنا چاہا پس اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو آگے بڑھا دیا سو وہ کاٹ دیا گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: دائیں کو نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹٤۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمْضَى ذَلِكَ.

(۲۹۴۹۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نافذ قرار دیا۔

(۲۹٤۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي إِمَامٍ أُتِيَ بِسَارِقٍ، فَجَهِلَ فَقَطَعَ يَسَارَهُ، قَالَ:يُتْرَكُ.

(۲۹۴۹۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے حاکم کے بارے میں مروی ہے جس کے پاس ایک چور لایا گیا پس لاعلمی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دیا جائے۔

(۲۹۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :اجْتَمَعْتُ أَنَا وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ إِذَا أُمِرَ بِقَطْعِ يَمِينِهِ ، أَنَّهُ إِنْ دَسَّ إِلَى الْحَجَّامِ يَسَارَهُ فَقَطَعَهَا ، قَالاَ :يَدُهُ تُبْطَلُ ، وَالْقَوَدُ فِي مَوْضِعِهِ.

(۲۹۵۰۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس آدمی کے بارے میں اکٹھے ہوئے کہ

جب اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹنے کا حکم دیا گیا اگر اس نے حجام کے سامنے اپنا بایاں ہاتھ پیش کر دیا اور وہ اس ہاتھ کو کاٹ دے ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کا ہاتھ رائیگاں جائے گا اور قصاص اپنی جگہ رہے گا۔

(۱٤٧) فِي السَّكْرَانِ، مَنْ كَانَ يَضْرِبُهُ الْحَدَّ، وَيُجِيزُ طَلاَقَهُ

نشہ میں مدہوش شخص کا بیان: جو اس پر حد جاری کرتے ہوں اور اس کی طلاق کو نافذ قرار دیتے ہوں

(۲۹۵۰۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، قَالَ: طَلَّقَ جَارٌ لِي سَكْرَانُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: إِنْ أُصِيبَ فِيهِ الْحَقُّ جُلِدَ ثَمَانِينَ، وَفُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ.

(۲۹۵۰۱) حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے نشہ کی حالت میں طلاق دے دی پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت سعید بن مسیب ﷫ سے سوال کروں، آپ ﷫ نے فرمایا: اگر اس میں وہ حق پر ہو تو اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے اور اس کے اور اس کی گھر والی کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

(۲۹۵۰۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ طَلاَقَهُ، وَجَلَدَهُ.

(۲۹۵۰۲) حضرت عبد الرحمٰن بن عنبسہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ﷫ نے اس کی طلاق کو نافذ قرار دیا اور اس کو کوڑے مارے۔

(۲۹۵۰۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ: طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ، وَيُجْلَدُ ظَهْرُهُ.

(۲۹۵۰۳) حضرت ایوب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ اور حضرت ابن سیرین ﷫ نے ارشاد فرمایا: نشہ میں دھت شخص کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کی کمر پر کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ مَيْمُونَ، قَالَ: يَجُوزُ طَلاَقُهُ وَيُجْلَدُ.

(۲۹۵۰۴) حضرت جعفر ﷫ فرماتے ہیں کہ میمون ﷫ نے ارشاد فرمایا: اس کا طلاق دینا جائز ہے اور اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۰۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: إِذَا أَعْتَقَ، أَوْ طَلَّقَ السَّكْرَانُ جَازَ طَلاَقُهُ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۰۵) حضرت اوزاعی ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ﷫ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ کی حالت میں آزاد کرے یا طلاق دے تو اس کا طلاق دینا جائز ہوگا اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ ، وَيُوجَعُ ظَهْرُهُ.

(۲۹۵۰۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کی پیٹھ کو تکلیف دی جائے گی۔

(۱۴۸) فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ ، مَا عَلَيْهَا ؟

ام ولدہ کے بدکاری کرنے کا بیان اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۰۷) حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللهِ اخْتَلَفَا فِي أُمِّ وَلَدٍ بَغَتْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : تُجْلَدُ ، وَلاَ نَفْيَ عَلَيْهَا ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تُجْلَدُ وَتُنفَى.

(۲۹۵۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ام ولدہ کے حکم میں اختلاف کیا ہے جس نے بدکاری کی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس پر جلاوطنی کی سزا لاگو نہیں ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس کو جلاوطن کیا جائے گا۔

(۲۹۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ ، قَالَ : يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الأَمَةِ ، وَهِيَ عَلَى مَنْزِلَتِهَا.

(۲۹۵۰۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس ام ولدہ کے بارے میں مروی ہے جو بدکاری کر لے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر باندی کی حد قائم کی جائے گی اور وہ اسی کے درجہ میں ہے۔

(۱۴۹) فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ فِي الْحَدِّ

حد میں گواہی پر گواہی دینے کا بیان

(۲۹۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي قِصَاصٍ ، وَلاَ حَدٍّ.

(۲۹۵۱۰) حضرت ابن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص اور حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۵۱۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود میں آدمی کا آدمی کے خلاف گواہی دینا جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ قَالاَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۱۲) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس اور حضرت عطاء رحمہما اللہ نے ارشاد فرمایا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ ، وَلاَ يُكْفَلاَنِ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۱۳) حضرت عامر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشید اور حضرت مسروق ریشید نے ارشاد فرمایا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں اور وہ دونوں حد میں کفیل نہیں ہوں گے۔

(۱۵۰) فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ وَالْقَوَدِ فِي الْحَرَمِ

حرم میں حد قائم کرنے اور قصاص لینے کے بیان میں

(۲۹۵۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا هَرَبَ إِلَى الْحَرَمِ ، فَقَدْ أَمِنَ ، فَإِنْ أَصَابَهُ فِي الْحَرَمِ ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الْحَرَمِ.

(۲۹۵۱۴) حضرت مطرف ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: جب وہ حرم کی طرف بھاگ گیا تو تحقیق وہ امن میں ہوگیا، پس اگر اس نے حرم میں کوئی قابل سزا کام کیا تو حرم میں اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى رَجُلٍ الْحَدَّ فِي الْحَرَمِ ، فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ : لاَ تُقِمْهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَصَابَهُ فِيهِ.

(۲۹۵۱۵) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ولید نے حرم میں ایک آدمی پر حد قائم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عبید بن عمیر ریشید نے ان سے فرمایا: تم اس پر حد قائم مت کرو مگر جبکہ اس نے حرم میں ہی قابل سزا کام کیا ہو۔

(۲۹۵۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا أَصَابَ حَدًّا فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ، ثُمَّ لَجَأَ إِلَى الْحَرَمِ ، أُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ حَتَّى يُقَامَ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۱۶) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید اور حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: جب کسی پر حرم کے علاوہ میں حد لازم ہوئی پھر اس نے حرم میں پناہ لے لی تو اس کو حرم سے نکالا جائے گا یہاں تک کہ اس پر حد قائم کر دی جائے۔

(۲۹۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْحَدَّ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ، ثُمَّ أَتَى الْحَرَمَ ، أُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَهُ فِي الْحَرَمِ أُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ.

(۲۹۵۱۷) حضرت خصیف ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے ارشاد فرمایا: جب آدمی پر غیر حرم میں حد لازم ہو جائے پھر وہ

حرم میں آ جائے تو اسے حرم سے نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کی جائے گی اور جب حرم میں ہی اس پر حد لازم ہوگئی تو حرم میں ہی اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْب ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً ، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ ، قَالَ :يُؤْخَذُ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْحَرَمِ ، ثُمَّ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ . يَقُولُ :الْقَتْلُ.

(۲۹۵۱۸) حضرت خصیف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کر دیا پھر وہ حرم میں داخل ہوگیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس کو پکڑا جائے گا اور حرم سے باہر نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کر دی جائے گی آپ ؒ نے فرمایا: وہ قتل ہوگا۔

(۲۹۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ ، قَالَ : لاَ يُبَايِعُهُ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَلاَ يَشْتَرُونَ مِنْهُ ، وَلاَ يَسْقُونَهُ ، وَلاَ يُطْعِمُونَهُ ، وَلاَ يُؤْوُونَهُ ، وَلاَ يُنْكِحُونَهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَيُؤْخَذَ بِهِ. (ابن جرير ۱۳)

(۲۹۵۱۹) حضرت حضرت سعید ؒ اور حضرت عطاء ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو قتل کر دے پھر حرم میں داخل ہو جائے، فرمایا: مکہ والے اس سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ اسے پلائیں گے اور نہ کھلائیں گے اور نہ اس کو پناہ دیں گے اور نہ اس سے نکاح کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ نکل جائے پس اس کو پکڑ لیا جائے گا۔

(۲۹۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ :لَوْ وَجَدْنَا قَاتِلَ آبَائِنَا فِي الْحَرَمِ لَمْ نَقْتُلْهُ.

(۲۹۵۲۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم اپنے آباؤ اجداد کے قاتل کو بھی حرم میں پالیں تو ہم اس کو قتل نہیں کریں گے۔

(۲۹۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ ؟ قَالَ حَمَّادٌ :يُخْرَجُ فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :لاَ يُبَايَعُ ، وَلاَ يُؤَاكَلُ.

(۲۹۵۲۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو قتل کر دے پھر حرم میں داخل ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد ؒ نے فرمایا: اس کو نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کی جائے گی اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس سے خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اور اس کو کھانا نہیں کھلایا جائے گا۔

(۱۵۱) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ ، فَيَطْرَحُ سَرِقَتَهُ خَارِجًا ، وَيُوجَدُ فِي الْبَيْتِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو چوری کر کے چوری شدہ مال باہر پھینک دے، اور وہ اس گھر میں پایا جائے، تو اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْبَدٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّهُمَا سُئِلاَ عَنِ السَّارِقِ يَسْرِقُ ، فَيَطْرَحُ سَرِقَتَهُ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ ، وَيُوجَدُ فِي الْبَيْتِ الَّذِي سَرَقَ فِيهِ الْمَتَاعَ ، أَعَلَيْهِ الْقَطْعُ ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الْقَطْعُ.

(۲۹۵۲۲) حضرت خالد بن معبد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ولیٹھیڈ ان دونوں حضرات سے اس چور کے متعلق سوال کیا گیا جو چوری کر کے چوری شدہ مال گھر سے باہر پھینک دے اور وہ اس گھر میں پایا جائے جس میں اس نے سامان چوری کیا تھا، تو کیا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی۔

(۱۵۲) فِي الْقَوْمِ يُنْقَبُ عَلَيْهِمْ ، فَيَسْتَغِيثُونَ ، فَيَجِدُونَ قَوْمًا يَسْرِقُونَ فَيُؤْخَذُونَ ، وَمَعَ بَعْضٍ الْمَتَاعُ ؟

ان لوگوں کے بیان میں جن پر نقب لگائی گئی سو انہوں نے مدد کے لیے پکارا تو انہوں نے ایسے لوگوں کو پایا جنہوں نے چوری کی پس ان کو پکڑ لیا گیا درانحالیکہ کچھ کے پاس وہ سامان تھا

(۲۹۵۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ : فَقَدَ قَوْمٌ مَتَاعًا لَهُمْ مِنْ بَيْتِهِمْ ، فَرَأَوْا نَقْبًا فِي الْبَيْتِ ، فَخَرَجُوا يَنْظُرُونَ ، فَإِذَا رَجُلاَنِ يَسْعَيَانِ ، فَأَدْرَكُوا أَحَدَهُمَا مَعَهُ مَتَاعُهُمْ ، وَأَفْلَتَهُمَ الآخَرُ ، فَأَتَيَا بِهِ ، فَقَالَ : لَمْ أَسْرِقْ شَيْئًا ، وَإِنَّمَا اسْتَأْجَرَنِي هَذَا الَّذِي أُفْلِتَ ، وَدَفَعَ إِلَيَّ هَذَا الْمَتَاعَ لأَحْمِلَهُ لَهُ ، لاَ أَدْرِي مِنْ أَيْنَ جَاءَ بِهِ ؟ قَالَ خُصَيْفٌ : فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ : أَنْ يُنَكِّلَهُ وَيُخْلِدَهُ السِّجْنَ ، وَلاَ يَقْطَعَهُ.

(۲۹۵۲۳) حضرت معمر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت خصیف ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں نے اپنا کچھ سامان گھر سے گم پایا انہوں نے گھر میں نقب لگی دیکھی، تو وہ دیکھنے کے لیے نکلے، دو آدمیوں کو چلتے ہوئے دیکھا، انہوں نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا جس کے پاس سامان تھا اور دوسرا ان سے جان چھڑا کر بھاگ گیا۔ وہ لوگ اسے لے آئے، وہ کہنے لگا: میں نے کوئی چیز چوری نہیں کی، مجھے تو

اس شخص نے اجرت پر رکھا تھا جو بھاگ گیا اور اس نے یہ سامان میرے حوالہ کیا تھا تاکہ میں اس کو اٹھا لوں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے لایا تھا؟ حضرت خصیف رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا: آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: اس کو سخت سزا دی جائے گی اور اس کو جیل میں ڈال دیا جائے گا اور اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(٢٩٥٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْبًا ، فَقَالَ :سَرَقْتَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا أَخَذْتُهُ بِحَقٍّ لِي عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۲۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی سے کپڑا لیا، پس وہ کہنے لگا: تو نے یہ چوری کیا ہے، اس نے کہا: بے شک میں نے یہ کپڑا لیا ہے اپنے اس حق کے عوض جو اس پر لازم تھا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(١٥٣) فِي الرَّجُلِ الْمُتَّهَمِ يُوجَدُ مَعَهُ الْمَتَاعُ

اس تہمت لگائے آدمی کے بیان میں جس کے پاس سامان پایا جائے

(٢٩٥٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :إِنْ وُجِدَتْ سَرِقَةٌ مَعَ رَجُلٍ سَوْءٍ يُتَّهَمُ فَقَالَ : ابْتَعْتُهَا ، فَلَمْ يعيِّن مِمَّنِ ابْتَاعَهَا مِنْهُ ، أَوْ قَالَ :وَجَدْتُهَا ، لَمْ يُقْطَعْ ، وَلَمْ يُعَاقَبْ.

(۲۹۵۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر چوری شدہ مال ایسے برے آدمی کے پاس پایا گیا جو تہمت یافتہ تھا اور وہ یوں کہے: میں نے اسے خریدا ہے اور وہ معین نہیں کر رہا ہے کہ اس شخص کو جس سے اس نے خریدا ہے، یا وہ یوں کہے: مجھے یہ ملا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا اور نہ اسے سزا دی جائے گی۔

(٢٩٥٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِكِتَابٍ قَرَأْتُهُ :إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ مَعَ الرَّجُلِ الْمُتَّهمِ فَقَالَ : ابْتَعْتُهُ ، فَلَمْ ينفذهُ ، فَاشْدُدْهُ فِي السِّجْنِ وَثَاقًا ، وَلاَ تَحُلَّهُ بِكَلاَمِ أَحَدٍ حَتَّى يَأْتِيَ فِيهِ أَمْرُ اللهِ ، قَالَ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَطَاءٍ ، فَأَنْكَرَهُ.

(۲۹۵۲۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک خط لکھا تھا میں نے اسے پڑھا: جب سامان تہمت زدہ آدمی کے پاس پایا جائے اور وہ کہے: میں نے اسے خریدا ہے، لیکن اسے استعمال نہیں کیا۔ اسے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا اور اس کے ساتھ کسی کے کلام کو درست قرار نہ دو۔ یہاں تک کہ اللہ حقیقت کو آشکارا کر دے۔ میں نے بات کا ذکر حضرت عطاء سے کیا تو انہوں نے اسے عجیب قرار دیا۔

(١٥٤) فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالسَّيْفِ ، وَيَرْفَعُ عَلَيْهِ السِّلاَحَ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو تلوار سے مارے اور اس پر اسلحہ اٹھائے

(٢٩٥٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، يَقُولُ : مَنْ رَفَعَ السِّلاَحَ ، ثُمَّ وَضَعَهُ ، فَدَمُهُ هَدَرٌ.
قَالَ :وَكَانَ طَاوُوسٌ يَرَى ذَلِكَ أَيْضًا.

(۲۹۵۲۸) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو اسلحہ اٹھائے پھر اسے رکھ دے تو اس کا خون رائیگاں و باطل ہے اور حضرت طاؤس ؒ بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

(٢٩٥٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ضَرَبَ رَجُلاً بِالسَّيْفِ ، فَلَمْ يَقْطَعْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَدَهُ ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فِي ذَلِكَ بِكِتَابِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ. (عبدالرزاق ١٨٦٨٦)

(۲۹۵۲۸) حضرت ابن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو تلوار سے مارا تو مروان بن حکم ؒ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اسی معاملہ میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا ولید بن عبدالملک کے خط کی وجہ سے۔

(٢٩٥٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ :ضَرَبَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ حَسَّانَ بْنَ الْفُرَيْعَةِ بِالسَّيْفِ فِي هِجَاءٍ هَجَاهُ ، فَلَمْ يَقْطَعْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. (عبدالرزاق ١٨٦٨٦)

(۲۹۵۲۹) حضرت ابن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے حسان بن فریعہ کو تلوار سے مارا ایک مذمت کے معاملہ میں جو اس نے اس کی مذمت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٩٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَفَعَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری ٦٨٧٤۔ مسلم ٩٨)

(۲۹۵۳۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر اسلحہ اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں؟

(٢٩٥٣١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَهَرَ السِّلاَحَ عَلَيْنَا.

(۲۹۵۳۱) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہم پر اسلحہ تانے۔

(٢٩٥٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بن عَبْدِ الْحَمِيدِ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، بِنَحْوِهِ.

(۲۹۵۳۲) حضرت ابراہیم ؒ نے حضرت علقمہ ؒ سے بھی مذکورہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۲۹۵۳۳) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا. (مسلم ۱۶۲۔ احمد ۴۶)

(۲۹۵۳۳) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہم پر تلوار سونتے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۹۵۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَفَعَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری ۱۲۸۰۔ مسلم ۱۶۴)

(۲۹۵۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر اسلحہ بلند کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۵۵) فِيمَا يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ ، وَيُرْفَعُ بِهِ عَنِ الرَّجُلِ الْقَتْلُ

ان وجوہات کا بیان جن کی وجہ سے خون محفوظ ہو جاتا ہے اور آدمی سے قتل کی تخفیف ہو جاتی ہے

(۲۹۵۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَأَدْرَكْت رَجُلاً ، فَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَطَعَنْتُهُ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : فَأَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ قَالَهَا فَرَقًا ، أَمْ لاَ ؟ قَالَ : فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ ، حَتَّى تَمَنَّيْت أَنِّي أَسْلَمْت يَوْمَئِذٍ. (بخاری ۴۲۶۹۔ مسلم ۱۸۵)

(۲۹۵۳۵) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم نے قبیلہ جہینہ کے باغات کے پاس صبح کی تو مجھے ایک آدمی ملا اس نے کہا: لا الہ الا اللہ پس میں نے اسے نیزہ مار دیا، پھر اس بارے میں میرے دل میں بے چینی پیدا ہوئی، میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر بھی تو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اس کا دل کیوں نہیں چیر لیا تاکہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ خوف سے پڑھا ہے یا نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھ پر یہ بات دھراتے رہے یہاں تک کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں نے آج کے دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔

(۲۹۵۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. (مسلم ۱۵۸۔ طبرانی ۳۹۴)

(۲۹۵۳۶) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں

بھیجا۔ پھر راوی نے ماقبل والا مضمون بیان کیا۔

(۲۹۵۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ (ح) وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (ابوداؤد ۲۶۴۳۔ ترمذی ۲۶۰۶)

(۲۹۵۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا مگر ان کے حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۹۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ: مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِهِ ، فَقَدْ حَرُمَ دَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ. (مسلم ۳۷۔ احمد ۴۷۲)

(۲۹۵۳۸) حضرت طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اسکے سوا جن باطل چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کو جھٹلا دے تو تحقیق اس کا خون حرام ہوگیا اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۹۵۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾.

(مسلم ۵۲۔ ترمذی ۳۳۴۱)

(۲۹۵۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا مگر ان کے کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کیں: سو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تم نصیحت کرتے رہو، تم ہو بس نصیحت کرنے والے، تم ان پر کوئی جبر کرنے والے نہیں ہو۔

(۲۹۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۹۵۴۰) حضرت اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۲۹۵۴۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. (طبرانی ۲۳۹۲)

(۲۹۵۴۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۲۹۵۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (احمد ۴۷۵)

(۲۹۵۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کے اموال حرام ہیں مگر ان کے کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۹۵۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :خَرَجَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ فِي سَرِيَّةٍ ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ ، فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَالَ الْمِقْدَادُ :وَدَّ لَوْ فَرَّ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمُوا ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا ، وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الْغَنِيمَةُ ، ﴿فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ﴾ قَالَ: تَكْتُمُونَ إِيمَانَكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ﴾ فَأَظْهَرَ الإِسْلاَمَ ، ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ وَعِيدًا مِنَ اللهِ ، ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

(۲۹۵۴۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی لشکر میں نکلے سوان لوگوں کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے ریوڑ میں تھا۔ ان لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اس پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ چاہتا ہے کہ اگر وہ اپنے گھر والوں اور اپنے مال کو لے کر بھاگ جائے تو اچھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن، کیا حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز وسامان دنیاوی زندگی کا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مراد بکری کا ریوڑ ہے، ترجمہ ''تو اللہ کے ہاں غنیمتیں ہیں بہت، ایسے تو تم اسلام سے پہلے تھے۔'' فرمایا: تم اپنے ایمان کو مشرکین سے چھپاتے تھے۔ ترجمہ ''پھر اللہ نے تم پر احسان کیا مراد پس اسلام کو غلبہ دیا۔ ترجمہ ''لہٰذا خوب تحقیق کیا کرو'' فرمایا: اللہ کی طرف سے وعید ہے۔ ترجمہ ''بے شک اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری

طرح باخبر ہے۔

(۲۹۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالُوا : مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ ، فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ ، وَأَخَذُوا غَنَمَهُ ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۲۹۵۴۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گزر ہوا درانحالیکہ اسکے پاس بھیڑ بکریاں بھی تھیں تو اس نے ان کو سلام کیا۔ پس وہ کہنے لگے: اس نے تمہیں سلام نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ تم سے بچ جائے، سو انہوں نے اس کا ارادہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کی بھیڑ بکریاں لے لیں۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت اتاری: ''اے ایمان والو! جب تم نکلو (جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تم کو سلام کرے کہ تو مومن نہیں ہے کیا تم دنیاوی زندگی کا ساز و سامان حاصل کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔'' (الخ)

(۲۹۵۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ : فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۵۴۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ وہ لوگ اس ریوڑ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔

(۲۹۵۴۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ ، فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ : أَسْلَمْتُ لِلَّهِ ، أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا ، فَأَقْتُلُهُ ؟ قَالَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ الْكَلِمَةَ الَّتِي قَالَ. (مسنده ۴۸۶)

(۲۹۵۴۶) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کفار کے کسی آدمی سے ملوں پس وہ مجھ سے قتال کرے اور میرے ایک ہاتھ کو تلوار کی ضرب سے کاٹ دے۔ پھر وہ شخص درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگنے لگے اور کہے کہ میں اللہ کے لیے اسلام لایا، یا رسول اللہ! کیا میں یہ کلمہ پڑھنے کے بعد

اس کو قتل کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل مت کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹا پھر اس نے یہ کاٹنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا ہو پھر میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل مت کرو، اور اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو بے شک تمہارے درجہ میں ہو جائے گا جیسا کہ تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس کے درجہ میں ہو جاؤ گے جیسا کہ وہ اس کلمہ کو کہنے سے پہلے تھا جو کلمہ اس نے پڑھا ہے۔

(۲۹۵٤۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَقَالَ :هَلُمَّا فَإِنَّكُمَا أَشَبُّ مِنِّي ، وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا بِشْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ ، فقال أَبُو الْعَالِيَةِ :حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ ، فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ سَيْفٌ شَاهِرٌ ، فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ :إِنِّي مُسْلِمٌ ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ ، فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ ، فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً شَدِيدًا ، فَبَلَغَ الْقَاتِلَ ، فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، إِذْ قَالَ الْقَاتِلُ :وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ ، فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، وَعَمَّنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ ، وَفَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ ، فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَأَقْبَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ ، تُعْرَفُ الْمَسَاءَةُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(ابوداؤد ۲۶۳۰۔ احمد ۲۸۸)

(۲۹۵٤۷) حضرت حمید بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؓ میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس آئے اور فرمانے لگے: آؤ، بے شک تم دونوں مجھ سے زیادہ نوجوان ہو، اور حدیث کو مجھ سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہو۔ سو ہم لوگ گئے یہاں تک کہ ہم حضرت بشر بن عاصم لیثی ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابو العالیہ ؓ نے فرمایا: تو اپنی حدیث ان دونوں سے بیان کردو، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن مالک لیثی ؓ نے ہمیں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا جس نے قوم پر حملہ کردیا پس اس قوم سے ایک آدمی دوڑ لگا دی، تو لشکر کے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے پاس ننگی تلوار تھی، اس قوم سے دوڑنے والے شخص نے کہا: بے شک میں مسلمان ہوں۔ اس لشکر کے آدمی نے اس کی بات میں غور نہیں کیا اور اس کو وار کر کے قتل کردیا۔ پھر یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچائی گئی تو نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس وقت قاتل نے کہا: یا نبی اللہ! اللہ کی قسم! اس نے جو بھی بات کہی وہ صرف قتل سے بچنے کے لیے کہی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے اعراض کیا اور ان لوگوں سے بھی جو اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسا کیا، ہر بار نبی کریم ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پس اس سے صبر نہ ہو سکا تو اس نے تیری بار بھی یہی بات کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا اس حال میں کہ ناراضگی

آپ صَلَّیْ اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چہرے سے معلوم ہو رہی تھی۔ آپ صَلَّیْ اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھ پر انکار کیا ہے اس شخص کے بارے میں جو مومن کو قتل کردے۔ تین مرتبہ آپ صَلَّیْ اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(۲۹۵۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَرُمَ مَالُهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَنِّي لاَ أُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، وَاللَّهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا ، قَالَ عُمَرُ :فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَكَانَ رَشَدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ :اخْتَارُوا مِنِّي خَصْلَتَيْنِ : إِمَّا حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، وَإِمَّا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ . قَالُوا :هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ :تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ ، فَفَعَلُوا. (بخاری ۱۳۹۹۔ مسلم ۳۲)

(۲۹۵۴۸) حضرت زھری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب مرتد ہو گئے وہ لوگ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ان سے قتال کرو گے حالانکہ تم نے رسول اللہ صَلَّیْ اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صَلَّیْ اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اس کا مال حرام ہو گیا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں قتال کروں گا اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا، اللہ کی قسم! میں ضرور قتال کروں گا اس شخص سے جو ان دونوں کے درمیان فرق کرے گا، یہاں تک کہ میں ان دونوں کو اکٹھا کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سو ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا اور وہ ہدایت پر تھے، پس جب وہ کامیاب ہو گئے ان لوگوں کی مدد سے جنہوں نے ان کے ساتھ کوشش کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میری طرف سے دو باتیں اختیار کرلو: یا تو خوفناک جنگ یا پھر رسوا کر دینے والا صلح کا منصوبہ۔ ان لوگوں نے کہا: اس خوفناک جنگ کو تو ہم نے پہچان لیا۔ پس یہ رسوا کر دینے والا منصوبہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے مقتولین پر گواہی دو کہ بے شک وہ جنت میں ہیں اور اپنے مقتولین پر گواہی دو کہ بے شک وہ جہنم میں ہیں۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔

(۲۹۵٤۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أُقَاتِلُهُمْ وَأَدْعُوهُمْ ، فَإِذَا قَالُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، حَرُمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ.

(۲۹۵۴۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صَلَّیْ اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے قتال کروں اور میں ان کو

دین کی دعوت دوں۔ پس جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو تم پر ان کے اموال اور ان کی جانیں حرام ہوگئیں۔

(۱۵٦) فِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ فِي الشَّرَابِ، يُطَافُ بِهِ، أَوْ يُنْصَبُ لِلنَّاسِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کو شراب پینے کی سزا میں مارا گیا: کیا اس کو چکر لگوایا جائے گا یا لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا؟

(٢٩٥٥٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :ضُرِبَ ابْنٌ لَهُ فِي الشَّرَابِ وَطِيفَ بِهِ ، فَقَالَ :مَا أَجِدُ عَلَيْهِ فِي ضَرْبِهِ إِيَّاهُ ، وَلَكِنِّي أَجِدُ عَلَيْهِ أَنَّهُ طَافَ بِهِ ، وَهُوَ شَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُسْلِمُونَ.

(۲۹۵۵۰) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب رحمہ اللہ اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کو شراب پینے کے جرم میں مارا گیا اور اس کو چکر لگوایا گیا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اس کو پڑنے والی مار پر کوئی غم نہیں لیکن مجھے غم ہے تو اس بات پر کہ اس کو چکر لگوایا گیا یہ ایسی چیز ہے جس کو مسلمانوں نے کبھی نہیں کیا۔

(٢٩٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُمَيْرٍ ، يَقُولُ :سَمِعْت عَتَّابَ بْنَ سَلَمَةَ ، يَقُولُ :سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :رَأَيْتَهُ يَشْرَبُهَا ؟ فَقُلْتُ :لَمْ أَرَهُ يَشْرَبُهَا ، وَلَكِنْ رَأَيْته يَقِيؤُهَا ، قَالَ :فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَنَصَبَهُ لِلنَّاسِ.

(۲۹۵۵۱) حضرت عتاب بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا کہ کیا تم نے اس شخص کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا: میں نے اس کو شراب پیتے ہوئے نہیں بلکہ اس کو شراب کی قئ کرتے ہوئے دیکھا ہے، راوی کہتے ہیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا۔

(۱۵۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: تو نے زنا کیا تھا اس حال میں کہ تو مشرک تھا

(٢٩٥٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ، قَالَ :لاَ يُحَدُّ.

(۲۹۵۵۲) حضرت حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: تو نے زنا کیا اس حال میں کہ تو مشرک تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٢٩٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :إِذَا قَالَ :زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۵۳) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب یوں کہے: تو نے زنا کیا تھا اس حال میں کہ تو

مشرک تھا۔ تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۵٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْكَافِرِ يَزْنِي ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ يُسْلِمُ ، فَيَقْذِفُهُ رَجُلٌ ، وَيَقُولُ :إِنَّمَا عَنَيْتُ زِنَاهُ الَّذِي كَانَ فِي كُفْرِهِ ؟ قَالَ :يُقَامُ عَلَى قَاذِفِهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۵۴) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس کافر کے بارے میں مروی ہے جو زنا کرے اور اس پر حد قائم کر دی جائے پھر وہ اسلام لے آئے، پھر کوئی آدمی اس پر تہمت لگائے اور یوں کہے: بے شک میں نے اس کا وہ زنا مراد لیا ہے جو اس نے کافر ہونے کی حالت میں کیا تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۵۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ امْرَأَةٍ زَنَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ، أَوْ مَجُوسِيَّةٌ، ثُمَّ أَسْلَمَتْ، فَقَذَفَهَا رَجُلٌ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ :لَيْسَ عَلَى مَنْ قَذَفَهَا حَدٌّ، وَلَكِنْ يُنَكَّلُ.

(۲۹۵۵۵) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ؒ سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا جس نے زنا کیا تھا درانحالیکہ وہ یہودی یا عیسائی یا آتش پرست تھی پھر وہ اسلام لے آئی۔ سو کسی آدمی نے اس پر تہمت لگا دی تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت ابن شہاب ؒ نے فرمایا اس عورت پر تہمت لگانے والے پر حد جاری نہیں ہوگی لیکن اسے عبرتناک سزا دی جائے گی۔

(۱۵۸) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ فَخْذِهِ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کی اس کے قبیلہ کی شاخ سے نفی کر دے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ فَخْذِهِ ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ ، إِلاَّ أَنْ يَنْفِيَهُ مِنْ أَبِيهِ.

(۲۹۵۵۶) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کی اس کے قبیلہ کی شاخ سے نفی کر دے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اسے نہیں مارا جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کی اس کے باپ سے نفی کر دے۔

(۲۹۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :لَسْتَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ :يُضْرَبُ.

(۲۹۵۵۷) حضرت سفیان ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یوں کہے کہ تو قبیلہ بنو تمیم میں سے نہیں ہے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(۱۵۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا زَانٍ

اس شخص کے بیان میں جو کسی آدمی کو یوں کہے: اے زانی

(۲۹۵۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، قَالَ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا

زَانٍ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، أَيُحَدُّ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :﴿ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ﴾.

(۲۹۵۵۸) حضرت عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے آدمی سے یوں کہہ دیا: اے زانی! اور وہ جانتا ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو کیا اس پر حد قذف لگائی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں، بے شک اللہ رب العزت نے فرمایا: پھر وہ چار گواہ نہ لا سکے۔

(۱۶۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا روسبيه

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے بدکار

(۲۹۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :يَا روسبيه ، فَضَرَبَهُ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْحَدَّ ، فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الشَّعْبِيَّ.

(۲۹۵۵۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حصین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو یوں کہہ دیا: اے بدکار تو حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ نے اس پر حد جاری کی اور اس بات نے امام شعبی رحمہ اللہ کو حیرت میں ڈال دیا۔

(۲۹۵٦۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :جِيءَ بِرَجُلٍ إِلَى الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ قَاضٍ ، قَالَ :فَشُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ :يَا روسبيه ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ.

(۲۹۵٦۰) حضرت اشعث بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس حال میں کہ آپ رحمہ اللہ قاضی تھے، اور اس کے خلاف گواہی دی گئی کہ اس نے کسی آدمی کو یوں کہا ہے: اے بدکار! تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر حد جاری کی۔

(۱٦۱) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا مَفْعُولاً بِهِ

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے مفعول بہ

(۲۹۵٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا مَعْفُوج، قَالَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵٦۱) حضرت صالح بن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لواطت کا عمل کروانے والے! آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۹۵٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :شَهِدْتُ ابْنَ أَشْوَعَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ :يَا مَفْعُولُ ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ.

(۲۹۵٦۲) حضرت یحییٰ بن ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن اشوع رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس نے

کسی کو یوں کہا تھا: اے مفعول! تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر حد قذف جاری کی۔

(۲۹۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُجْلَدُ.

(۲۹۵۶۳) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۶۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ ؟

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے ہیجڑے!

(۲۹۵۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا مُخَنَّثُ ، قَالَ عِكْرِمَةُ : عَلَيْهِ الْحَدُّ . وَقَالَ الْحَسَنُ : لَيْسَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۶۴) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے ہیجڑے! حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۵) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : يَا مُخَنَّثُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۶) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یوں کہے: اے ہیجڑے! تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۱۶۳) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے خبیث، اے فاسق!

(۲۹۵٦۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ : يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ ، قَالَ : هُنَّ فَوَاحِشُ ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ ، وَلاَ تَقُولُهُنَّ فَتَعَوَّدَهُنَّ.

(۲۹۵۶۷) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا آدمی کو یوں کہنا: اے خبیث، اے فاسق، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ بری باتیں ہیں اور اس میں سزا ہوگی اور رو وہ ان کلمات کو مت کہے، پس وہ ان کا عادی ہو جائے گا۔

(۲۹۵٦۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ ، قَالَ : قَدْ قَالَ قَوْلاً سَيِّئًا ، وَلَيْسَ فِيهِ عُقُوبَةٌ ، وَلاَ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۸) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے آدمی کو یوں کہا: اے خبیث، اے فاسق، یوں فرمایا: تحقیق اس شخص نے بری بات کہی اور اس میں سزا اور حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ وَسَأَلَهُمَا أَمِيرُ الْمَدِينَةِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ يَا فَاسِقُ ؟ فَقَرَآ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنْ جَائَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾، وَقَالاَ : الْفَاسِقُ : الْكَذَّابُ ، يُعَزَّرُ أَسْوَاطًا.

(۲۹۵۶۹) حضرت عبدالرحمن بن اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ؒ اور حضرت قاسم بن عبدالرحمن ؒ کے پاس حاضر تھا کہ شہر کے امیر نے ان دونوں حضرات سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے کسی آدمی کو یوں کہا تھا: اے فاسق، تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان دونوں حضرات نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: فاسق کا مطلب جھوٹا ہے، اس شخص کو شرعی حد سے کم کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا خَبِيثُ ، قَالَ : هُوَ قَوْلٌ سَيْءٌ ، وَلَيْسَ فِيهِ عُقُوبَةٌ.

(۲۹۵۷۰) حضرت ابوالزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے خبیث، آپ ؒ نے فرمایا: یہ بری بات ہے اور اس میں کوئی سزا نہیں ہوگی۔

(١٦٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا دَعِيُّ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لے پالک، تو اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : ادَّعَاك عَشَرَةٌ ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۷۱) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی کسی آدمی کو یوں کہے: دس نے تیرے بارے میں دعویٰ کیا تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَنْتَ دَعِيٌّ ، لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۷۲) حضرت رقبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لے پالک، تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ : إِنَّك لَمَوْلًى ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ.

(۲۹۵۷۳) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو عرب کے آدمی کو یوں کہہ دے: بے شک تو غلام ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی۔

(١٦٥) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِالصَّبِيَّةِ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس شخص کے بیان میں جو چھوٹی بچی سے زنا کرے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٥٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالصَّبِيَّةِ جُلِدَ وَلَمْ يُرْجَمْ ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّبِيَّةِ شَيْءٌ ، وَإِذَا زَنَى غُلاَمٌ بِامْرَأَةٍ جُلِدَتْ وَلَمْ تُرْجَمْ ، وَعَلَى الْغُلاَمِ تَعْزِيرٌ.

(۲۹۵۷۴) حضرت سفیان بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی چھوٹی بچی سے زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اس بچی پر کچھ لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی بچہ کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اس بچہ پر شرعی حد سے کم سزا ہوگی۔

(٢٩٥٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ افْتَضَّ صَبِيَّةً ، قَالَ : عَلَيْهِ عُقْرُهَا.

(۲۹۵۷۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی بچی کا پردہ بکارت زائل کر دیا ہو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر اس بچی کے لیے وطی بالشبہ کا مہر لازم ہوگا۔

(١٦٦) فِي تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ

گردن میں ہاتھ لٹکا دینے کے بیان میں

(٢٩٥٧٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ ؟ فَقَالَ : السُّنَّةُ ، قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. (ابو داؤد ۴۴۱۱۔ ترمذی ۱۴۴۷)

(۲۹۵۷۶) حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے میں نے گردن میں ہاتھ لٹکا دینے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

(٢٩٥٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فَرَأَيْتُهَا مُعَلَّقَةً ، يَعْنِي فِي عُنُقِهِ.

(۲۹۵۷۷) حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا، پس میں نے اسے لٹکا ہوا دیکھا یعنی اس کی گردن میں۔

(۲۹۵۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ.

(۲۹۵۷۸) حضرت عبدالرحمن ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی تناٹو نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا پھر آپ ویشید نے اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

(۱۶۷) مَا قَالُوا فِي السَّاحِرِ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

جنہوں نے جادوگر کے بارے میں کہا: اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۹۵۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يُقْتَلُ السُّحَّارُ ، وَلاَ يُسْتَتَابُون.

(۲۹۵۷۹) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: جادوگروں کو قتل کر دیا جائے گا اور ان سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی۔

(۲۹۵۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ؛ أَنَّ جُنْدَبًا قَتَلَ سَاحِرًا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَهُ.

(۲۹۵۸۰) حضرت حارثہ بن مضرب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت جندب ویشید نے ایک جادوگر کو قتل کر دیا یا آپ ویشید نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

(۲۹۵۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ؛ أَنَّهُ قَتَلَ سَاحِرًا.

(۲۹۵۸۱) حضرت سالم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد ویشید نے ایک جادوگر کو قتل کیا۔

(۲۹۵۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ؛ أَنَّ عَامِلَ عُمَانَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَاحِرَةٍ أَخَذَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنَ اعْتَرَفَتْ ، أَوْ قَامَتْ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةُ ، فَاقْتُلْهَا.

(۲۹۵۸۲) حضرت ہمام بن یحییٰ ویشید فرماتے ہیں کہ عمان کے گورنر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید کو ایک جادوگرنی کے بارے میں خط لکھا جس کو اس نے پکڑا تھا۔ پس حضرت عمر ویشید نے اس کی طرف جواب لکھا: اگر وہ عورت اعتراف کر لے یا اس پر بینہ قائم ہو جائے تو اس کو قتل کر دو۔

(۲۹۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا ، وَاعْتَرَفَتْ ، فَأَمَرَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَنْكَرَهُ ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَحَرَتْهَا ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا ، وَاعْتَرَفَتْ بِهِ ، فَكَأَنَّ عُثْمَانُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ لأَنَّهَا قُتِلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۲۹۵۸۳) حضرت نافع ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کر دیا اور لوگوں نے اس کو جادو کرتا ہوا پالیا، اور اس نے اعتراف بھی کر لیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن بن زید کو حکم دیا تو آپ ویشیڈ نے اسے قتل کر دیا، جب یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ نے اس بات کو پسند نہیں کیا اور اس پر غصہ کا اظہار کیا۔ سو حضرت ابن عمر رضی اللہ آپ رضی اللہ کے پاس تشریف لائے اور انہیں خبر دی کہ بے شک اس نے آپ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا تھا، اور لوگوں نے اس کو جادو کرتا ہوا بھی پایا تھا، اور اس جادوگرنی نے اس کا اعتراف بھی کیا تھا۔ تو گویا حضرت عثمان رضی اللہ نے اس بات کو ناپسند کیا اس لیے کہ اسے آپ رضی اللہ کی اجازت کے بغیر قتل کیا گیا تھا۔

(٢٩٥٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْمُعَلَّى ، قَالَ :حَدَّثَنِي شُرْطِيٌّ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ سِنَانًا أُتِيَ بِسَاحِرَةٍ ، فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُلْقَى فِي الْبَحْرِ.

(۲۹۵۸۴) حضرت زید ابو المعلی ویشیڈ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سنان بن سلمہ ویشیڈ کے ایک سپاہی نے بیان کیا کہ حضرت سنان ویشیڈ کے پاس ایک جادوگرنی کو لایا گیا، تو آپ رضی اللہ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے سمندر میں ڈال دیا گیا۔

(٢٩٥٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سَمِعَ بَجَالَةَ ، يَقُولُ :كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :أَنَ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ ، قَالَ :فَقَتَلْنَا ثَلاَثَ سَوَاحِرَ.

(۲۹۵۸۵) حضرت بجالہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جزء بن معاویہ ویشیڈ کا کاتب تھا۔ پس ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کا خط آیا کہ تم ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو تو ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا۔

(٢٩٥٨٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي السَّاحِرِ إِذَا اعْتَرَفَ قُتِلَ.

(۲۹۵۸۶) حضرت عمرو بن شعیب ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویشیڈ نے جادوگر کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ اعتراف کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(٢٩٥٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السَّاحِرِ ، قَالَ :يُقْتَلُ.

(۲۹۵۸۷) حضرت عمرو ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ جادوگر کے بارے میں مروی ہے آپ ویشیڈ نے فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے۔

(١٦٨) فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اسلام سے مرتد ہونے کے بیان میں اس شخص پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٥٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ ، وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ ، سَأَلَهُمْ :هَلْ مِنْ مُغْرِبَةٍ ؟ قَالُوا :رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ،

قَالَ :فَمَا صَنَعْتُمْ بِهِ ؟ قَالُوا :قَتَلْنَاهُ ، قَالَ :أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا ، وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا ، وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَابَ ، وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ، أَوْ قَالَ :حِينَ بَلَغَنِي.

(۲۹۵۸۸) حضرت عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ کے پاس تستر کے فتح ہونے کی خبر آئی۔تستر بصرہ کے ایک علاقہ کا نام ہے۔تو آپ ؓ نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا کوئی اور دور دراز کی خبر ہے؟ ان لوگوں نے کہا: مسلمانوں کا ایک آدمی مشرکین سے مل گیا تھا تو ہم نے اس کو پکڑ لیا۔آپ ؓ نے پوچھا: تم نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا: ہم نے اسے قتل کر دیا تھا۔آپ ؓ نے فرمایا: تم نے اسے گھر میں داخل کیوں نہیں کیا اور تم اس پر دروازہ بند کر دیتے اور تم اس کو ہر روز ایک چپاتی کھلا دیتے پھر تم اس سے تین مرتبہ توبہ طلب کرتے، پس اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اس کو قتل کر دیتے! پھر آپ ؓ نے فرمایا: اے اللہ! میں حاضر نہیں تھا اور نہ میں نے حکم دیا اور نہ میں راضی ہوا جب مجھے خبر پہنچی۔

(۲۹۵۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا، فَإِنْ عَادَ قُتِلَ.

(۲۹۵۸۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ دوبارہ کفر کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۲۹۵۹۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۲۹۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُولُ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ ، وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۱) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ ، وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى أَبَا مُوسَى وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقَالَ :هَذَا يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ارْتَدَّ وَقَدِ اسْتَتَابَهُ أَبُو مُوسَى شَهْرَيْنِ ، قَالَ :فَقَالَ مُعَاذٌ :لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ ، قَضَاءُ اللهِ وَقَضَاءُ رَسُولِهِ. (بخاری ۶۹۲۳۔ مسلم ۱۴۵۶)

(۲۹۵۹۳) حضرت حمید بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ، حضرت ابوموسیٰ ؓ کے پاس تشریف لائے اس

حال میں کہ ان کے پاس ایک یہودی آدمی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ یہودی اسلام لایا پھر مرتد ہو گیا اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے دو ماہ تک توبہ طلب کی۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، اللہ کا فیصلہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے!

(٢٩٥٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَبَى ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

(۲۹۵۹۴) حضرت حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کردے تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

(٢٩٥٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ فِي الإِنْسَانِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس انسان کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرلے کہ اس کو اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کردے تو اسے قتل کردیا جائے۔

(٢٩٥٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، يَقُولُ :يُقْتَلُ.

(۲۹۵۹۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کرلے فرمایا: میں نے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اسے قتل کردیا جائے گا۔

(٢٩٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. (بخاری ۶۹۲۲۔ ابو داؤد ۴۳۵۱)

(۲۹۵۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین بدل لے تو تم اسے قتل کردو۔

(١٦٩) فِي الْمُرْتَدَّةِ ، مَا يُصْنَعُ بِهَا ؟

مرتدہ عورت کا بیان، اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(٢٩٥٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عن علي ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ تُسْتَأْمَى ، وَقَالَ :تُقْتَلُ.

(۲۹۵۹۸) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مرتدہ عورت کے بارے میں مروی ہے جس کو قیدی بنالیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قتل کردیا جائے گا۔

(۲۹۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلْنَ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُحْبَسْنَ وَيُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ .

(۲۹۵۹۹) حضرت ابورزین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو قتل نہیں کیا جائے گا جب وہ اسلام سے مرتد ہو جائیں لیکن ان کو قید کر لیا جائے گا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور اس پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔

(۲۹۶۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ ، قَالَ : لاَ تُقْتَلُ .

(۲۹۶۰۰) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۶۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُقْتَلُ .

(۲۹۶۰۱) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۶۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا النِّسَاءَ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ ، فَيُجْعَلْنَ إِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يُقْتَلْنَ .

(۲۹۶۰۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: تم عورتوں کو قتل مت کرو جب وہ اسلام سے مرتد ہو جائیں۔ لیکن ان کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا پس اگر وہ انکار کر دیں تو ان کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کو مسلمانوں کی باندیاں بنا دیا جائے اور ان کو قتل نہ کیا جائے۔

(۲۹۶۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : لاَ تُقْتَلُ ، تُحْبَسُ .

(۲۹۶۰۳) حضرت ابوحرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کو قید کر دیا جائے گا۔

(۲۹۶۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيدة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تُقْتَلُ .

(۲۹۶۰۴) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۶۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ .

(۲۹۶۰۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹۶۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّ أُمَّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ارْتَدَّتْ ، فَبَاعَهَا بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهَا .

(۲۹۶۰۶) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ سے مروی ہے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی

ام ولدہ مرتد ہوگئی تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو دومۃ الجندل میں اس کے دین کے مخالف آدمی کو فروخت کر دیا۔

(۲۹٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۷) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹٦٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۸) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹٦٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۱۷۰) فِي الزَّنَادِقَةِ ، مَا حَدُّهُمْ ؟

ملحد اور گمراہوں کا بیان، ان کی سزا کیا ہے؟

(۲۹٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا حَرَقَ زَنَادِقَةً بِالسُّوقِ ، فَلَمَّا رَمَى عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَاتَّبَعْتُهُ ، قَالَ : أَسُوَيْدٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، سَمِعْتُكَ تَقُولُ شَيْئًا ، قَالَ : يَا سُوَيْد ، إِنِّي مَعَ قَوْمٍ جُهَّالٍ ، فَإِذَا سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهُوَ حَقٌّ.

(۲۹۶۱۰) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملحدوں کو بازار میں جلا دیا پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر آگ ڈالی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیا تو وہ متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا سوید ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے امیر المومنین، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سوید! بے شک میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔ پس جب تم مجھے یوں کہتے ہوئے سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ حق ہے۔

(۲۹٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ كَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِّ ، فَأُتِيَ بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ : فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ

مَعَكُم الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ ، وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ؟ قَالَ النَّاسُ :اقْتُلْهُمْ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صُنِعَ بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ صلوات الله عليه ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۲۹۶۱۱) حضرت عبدالرحمن بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عبید نے فرمایا: کچھ لوگ تھے جو سالانہ اور ماہانہ وظیفہ لیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور وہ پوشیدگی میں بتوں کی بھی پوجا کرتے تھے تو ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کو مسجد میں یا جیل میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے ان لوگوں کے بارے میں جو تمہارے ساتھ سالانہ اور ماہانہ وظیفہ لیتے ہیں اور ان بتوں کو بھی پوجتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کر دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں ان کے ساتھ ایسا معاملہ کروں گا جو ہمارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا ڈالا۔

(۲۹۶۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُعْمَانَ ، قَالَ :شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ ، وَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَاهُنَا أَهْلَ بَيْتٍ لَهُمْ وَثَنٌ فِي دَارِهِمْ يَعْبُدُونَهُ ، فَقَامَ عَلِيٌّ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى الدَّارِ ، فَأَمَرَهُمْ فَدَخَلُوا ، فَأَخْرَجُوا إِلَيْهِ تِمْثَالَ رُخَامٍ ، فَأَلْهَبَ عَلِيٌّ الدَّارَ.

(۲۹۶۱۲) حضرت ایوب بن نعمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کشادہ میدان میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! بے شک وہاں ایک گھر والے ہیں جن کے گھروں میں بت ہیں وہ ان کو پوجتے ہیں، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چلنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اس گھر تک پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا تو وہ داخل ہوئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سنگ مرمر کے مجسمے نکالے، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گھر کو جلا دیا۔

(۲۹۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ ؛ مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذَلِكَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُدْعَى لِلإِسْلاَمِ ؟ فَكَتَبَ عَلِيٌّ وَأَمَرَهُ بِالزَّنَادِقَةِ ؛ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ كَانَ يَدْعِي الإِسْلاَمِ ، وَيُتْرَكُ سَائِرُهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۲۹۶۱۳) حضرت مخارق فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر کو مصر پر امیر بنا کر بھیجا، پس محمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر آپ رضی اللہ عنہ سے زنادقہ کے متعلق پوچھا: ان میں سے کچھ لوگ سورج اور چاند کو پوجتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ان کے علاوہ چیزوں کو پوجتے ہیں اور ان میں سے کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا اور انہیں زنادقہ کے متعلق حکم دیا کہ: وہ ان کو قتل کر دیں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور باقی سب کو چھوڑ دیں وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔

(۲۹۶۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخَذَ زَنَادِقَةً فَأَحْرَقَهُمْ ،

قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أُعَذِّبْهُمْ بِعَذَابِ اللهِ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۲۹۶۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندیقوں کو پکڑ کر ان کو جلا ڈالا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ان کو اللہ کے عذاب کے طریقہ سے عذاب نہیں دیتا اور اگر میں ہوتا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی وجہ سے کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے تو تم اسے قتل کر دو۔

(۱۷۱) فِي النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ ، ثُمَّ يَرْتَدُّ

اس عیسائی کے بارے میں جو اسلام لائے پھر وہ مرتد ہو جائے

(۲۹۶۱۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ عَنْ كَلِمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَرَفَسَهُ بِرِجْلِهِ ، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۲۹۶۱۵) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو عیسائی تھا پس اس نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے عیسائیت اختیار کر لی۔ راوی کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس بات کے متعلق پوچھا: تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے سینہ پر اپنی لات ماری تو لوگ بھی کھڑے ہو کر اسے مارنے لگے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

(۲۹۶۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، قَالَ : فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ ، فَوَجَدْنَاهُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَ أَمِيرُنَا لِفِرْقَةٍ مِنْهُمْ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ النَّصَارَى لَمْ نَرَ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا ، فَثَبَتْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اعْتَزِلُوا ، ثُمَّ قَالَ لِفِرْقَةٍ أُخْرَى : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ كُنَّا نَصَارَى فَأَسْلَمْنَا فَثَبَتْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَقَالَ : اعْتَزِلُوا ، ثُمَّ قَالَ لِلثَّالِثَةِ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ كُنَّا نَصَارَى فَأَسْلَمْنَا ، ثُمَّ رَجَعْنَا ، فَلَمْ نَرَ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا الأَوَّلِ ، فَتَنَصَّرْنَا ، فَقَالَ لَهُمْ : أَسْلِمُوا ، فَأَبَوْا ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِذَا مَسَحْتُ رَأْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَشُدُّوا عَلَيْهِمْ ، فَفَعَلُوا ، فَقَتَلُوا الْمُقَاتِلَةَ ، وَسَبَوُا الذُّرِّيَّةَ.

(۲۹۶۱۶) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس لشکر میں تھا جسے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ کی طرف بھیجا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ تو ہم نے ان لوگوں کو تین گروہوں میں پایا، پس ہمارے امیر نے ان میں سے ایک گروہ سے پوچھا! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھے ہم نے اپنے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا۔

پس ہم اس پر ثابت قدم رہے۔ اس پر امیر نے کہا: تم الگ ہو جاؤ۔ پھر اس نے ایک دوسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھے پس ہم نے اسلام قبول کر لیا پھر ہم اسلام پر ثابت قدم رہے۔ تو امیر نے کہا: تم بھی الگ ہو جاؤ۔ پھر امیر نے تیسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے! ہم لوگ عیسائی تھے۔ پس ہم اسلام لے آئے پھر ہم نے رجوع کر لیا۔ پس ہم نے اپنے پہلے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا۔ سو ہم نے عیسائیت اختیار کر لی سو امیر نے ان سے کہا: تم اسلام لے آؤ۔ ان لوگوں نے انکار کر دیا تو امیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب میں تین مرتبہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرلوں تو تم ان پر حملہ کر دینا۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔

(۲۹۶۱۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُسَاكِنُكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، إِلاَّ أَنْ يُسْلِمُوا ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ ارْتَدَّ ، فَلاَ تَضْرِبُوا إِلاَّ عُنُقَهُ.

(۲۹۶۱۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھ یہود و نصاریٰ ایک جگہ مت رہیں مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئیں۔ پس ان میں سے جو اسلام لے آئے پھر وہ مرتد ہو جائے تو تم مت مارو مگر اس کی گردن پر۔

(۱۷۲) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس آدمی کے بیان میں جو خانہ کعبہ سے چوری کرلے

(۲۹۶۱۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ فِي رَجُلٍ سَرَقَ مِنَ الْكَعْبَةِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۶۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے خانہ کعبہ سے چوری کی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۷۳) فِي الْمُحَارِبِ يُؤْتَى بِهِ إِلَى الإِمَامِ

اس جنگ کرنے والے کے بیان میں جس کو امام کے پاس لایا گیا ہو

(۲۹۶۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَجُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَاكِ (ح) وَأَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمُحَارِبِ : الإِمَامُ فِيهِ مُخَيَّرٌ.

(۲۹۶۱۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت مجاہد رحمہ اللہ، حضرت ضحاک رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ان سب حضرات نے جنگ کرنے والے کے بارے میں فرمایا: حاکم کو اس کے بارے میں اختیار ہے۔

(۲۹۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ قَتْلِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ.

(۲۹۶۲۰) حضرت محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بادشاہ اس شخص کے قتل کا ولی ہے جو دین سے جنگ کرے۔

(۲۹۶۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الإِمَامُ مُخَيَّرٌ فِي الْمُحَارِبِ.

(۲۹۶۲۱) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جنگ کرنے والے کے بارے میں بادشاہ کو اختیار ہے۔

(۱۷۴) فِي الْمَرْأَةِ تَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ

اس عورت کے بیان میں عورت سے بدفعلی کرے

(۲۹۶۲۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ ، قَالَ : تُضْرَبُ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ.

(۲۹۶۲۲) حضرت ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو عورت سے ہم بستری کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر دو حدوں میں سے ادنیٰ حد لگائی جائے گی۔

(۲۹۶۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْحَاطِبِيّ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْكَبُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُمَا زَانِيَتَانِ.

(۲۹۶۲۳) حضرت حفصہ بنت زید رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو عورت پر چڑھ جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان دونوں کو اللہ کے حوالہ کر دو وہ دونوں زانیہ ہیں۔

(۱۷۵) فِي الْمُحَارِبِ إِذَا قَتَلَ ، وَأَخَذَ الْمَالَ ، وَأَخَافَ السَّبلَ

اس سرکش کے بیان میں جب وہ قتل کر دے اور مال چھین لے اور مسافروں کو خوف میں مبتلا کرے

(۲۹۶۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ ، وَأَخَذَ الْمَالَ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ ، وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ نُفِيَ ، وَإِذَا قَتَلَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ صُلِبَ.

(۲۹۶۲۴) حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے آیت: بے شک بدلہ ہے ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں۔ فرمایا: جب وہ نکلے اور مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال چھین لے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا اور جب وہ مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال نہ چھینے تو اس کو جلاوطن کر دیا جائے گا اور جب وہ قتل بھی کرے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا اور جب وہ مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال چھین لے اور قتل بھی کر دے تو اس کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔

(۲۹۶۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ حَارَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ ، قَالَ سَعِيدٌ : فَإِنْ أَصَابَ دَمًا قُتِلَ ، وَإِنْ أَصَابَ دَمًا وَمَالاً صُلِبَ ، فَإِنَّ الصَّلْبَ هُوَ أَشَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَ مَالاً وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، لِقَوْلِ اللهِ جَلَّ جَلاَله : ﴿أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ ، فَإِنْ تَابَ فَتَوْبَتُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۶۲۵) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر ریشید نے ارشاد فرمایا: جو لڑائی کرے وہ جنگ جو ہے۔ حضرت سعید ریشید نے فرمایا: پس اگر وہ خون کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ خون کر دے اور مال چھین لے تو اسے سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ پس بے شک سولی دینا زیادہ سخت ہے اور جب وہ مال چھین لے اور اس کا خون نہ کرے تو اس کا ہاتھ اور اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے گی۔ اللہ جل جلالہ کے اس قول کی وجہ سے۔ ترجمہ: یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ اللہ اور اس کے درمیان ہوگی اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۶۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا ، أَوْ يُصَلَّبُوا ، أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا حَارَبَ الرَّجُلُ فَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَصُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ نُفِيَ.

(۲۹۶۲۶) حضرت عطیہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت کی تفسیر مروی ہے ''صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو جنگ کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں زمین میں فساد مچانے کے لیے کہ وہ قتل کیے جائیں سولی پر چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے یہاں تک کہ انہوں نے آیت ختم کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی جنگ کرے، پس قتل کر دے اور مال چھین لے تو اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے اور سولی پر چڑھا دیا جائے۔ اور جب قتل کرے اور مال نہ چھینے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے، اور جب مال چھین لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے اور جب قتل نہ کرے اور نہ مال چھینے تو اسے جلاوطن کر دیا جائے۔

(۲۹۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ صُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُطِعَ ، وَإِذَا أَفْسَدَ نُفِيَ.

(۲۹۶۲۷) حضرت عمران بن حدیر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز ریشید نے اس آیت کے بارے میں: ''صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں (الخ)۔ آپ ریشید نے فرمایا: جب قتل کردے اور مال چھین لے تو اسے قتل کر دیا جائے اور جب مال چھین لے اور مسافر کو خوف میں مبتلا کرے تو اس کو سولی پر لٹکا دیا جائے اور جب وہ قتل کرے اور مال نہ چھینے تو اس کو قتل کیا جائے اور جب وہ مال چھین لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جب وہ فساد پھیلائے تو اسے جلا وطن کر دیا جائے۔

(۱۷۶) مَا تُدْرَأُ فِيهِ الْحُدُودُ

جس صورت میں حدود کو زائل کر دیا جائے گا

(۲۹۶۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ وَطِءَ فَرْجًا بِجَهَالَةٍ ، دُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ ، وَضَمِنَ الْعُقْرَ.

(۲۹۶۲۸) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جس نے جہالت سے کسی شرمگاہ سے وطی کر لی تو اس سے حد زائل کر دی جائے گی اور اس شخص کو وطی بالشبہ کے مہر کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۱۷۷) الرَّجُلُ يُضْرَبُ الْحَدَّ وَهُوَ قَاعِدٌ ، أَوْ مُضْطَجِعٌ

اس آدمی کا بیان جس پر حد لگائی جا رہی ہو کیا وہ بیٹھے گا یا لیٹے گا؟

(۲۹۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخَذَ رَجُلاً فِي حَدٍّ فَأَضْجَعَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ.

(۲۹۶۲۹) حضرت ایوب الہجیمی ریشید اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان بن ربیعہ ریشید کو دیکھا انہوں نے کسی حد میں ایک آدمی کو پکڑا پس اسے لٹا دیا پھر انہوں نے اسے مارا۔

(۲۹۶۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ رَجُلاً وَهُوَ قَاعِدٌ ، عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ لَهُ قَسْطَلاَن.

(۲۹۶۳۰) حضرت عبداللہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مارا، درانحالیکہ وہ شخص بیٹھا ہوا تھا اور اس پر شفق کی سرخی کے رنگ کی چادر تھی۔

(۱۷۸) فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يَزْنِيَانِ

اس یہودی اور عیسائی کے بیان میں جو دونوں زنا کرتے ہوں

(۲۹۶۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ ، أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا.

(۲۹۶۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار کیا اور میں ان کو سنگسار کرنے والے لوگوں میں تھا۔

(۲۹۶۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا.

(۲۹۶۳۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا ، أَوْ يَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد یا یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۱۷۹) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ ، فَيَسْرِقُ ثِيَابًا

اس آدمی کے بیان میں جو حمام میں داخل ہو کر کپڑے چوری کرلے

(۲۹۶۳٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ حَمَّامًا ؛ فَأَخَذَ جُبَّةً فَلَبِسَهَا بَيْنَ قَمِيصَيْنِ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۶۳۶) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جو حمام میں داخل ہوا پس اس نے ایک جبہ لیا اور اس کو دو قمیصوں کے درمیان پہن لیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۶۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ؛ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ؛ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ

نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَارِقِ الْحَمَّامِ ؟ فَقَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ.

(۲۹۶۳۷) حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حمام کے چور کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۸۰) فِي النِّسَاءِ، كَيْفَ يُضْرَبْنَ ؟

عورتوں کے بیان میں کہ انہیں کیسے مارا جائے گا؟

(۲۹۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تُضْرَبُ النِّسَاءُ ضَرْبًا دُونَ ضَرْبٍ ، وَسَوْطًا دُونَ سَوْطٍ ، وَتُتَّقَى وُجُوهُهُنَّ ، وَلاَ يُمَدَّدْنَ ، وَلاَ يُجَرَّدْنَ.

(۲۹۶۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو ایسی ضرب لگائی جائیگی جو عام ضرب سے کم ہو اور ایسا کوڑا ماریں گے جو ہلکا ہو اور ان کے چہروں کو بچایا جائے گا اور لمبا ہاتھ کر کے انہیں نہیں مارا جائے گا، اور نہ انہیں ننگا کر کے مارا جائے گا۔

(۲۹۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ قَدْ فَجَرَتْ ، وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ ، ضَرْبًا لَيْسَ بِالتَّمَطِّي ، وَلاَ بِالتَّخْفِيفِ.

(۲۹۶۳۹) حضرت سوار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک باندی کو مارا جس نے بدکاری کی تھی۔ اور اس نے اوڑھنی پہنی ہوئی تھی اور ایسی مار کہ نہ بہت زیادہ سخت تھی اور نہ بہت ہلکی۔

(۲۹۶٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالَ : النِّسَاءُ لاَ يُجَرَّدْنَ ، وَلاَ يُمَدَّدْنَ ، يُضْرَبْنَ ضَرْبًا دُونَ ضَرْبٍ ، وَسَوْطًا دُونَ سَوْطٍ ، وَتُتَّقَى وُجُوهُهُنَّ.

(۲۹۶۴۰) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو برہنہ نہیں کیا جائے گا، اور نہ لمبے ہاتھ سے مارا جائے گا اور عام ضرب سے ہلکی ضرب، اور کوڑے سے ہلکا کوڑا مارا جائے گا اور ان کے چہروں کو بچایا جائے گا۔

(۱۸۱) فِي الرَّأْسِ يُضْرَبُ فِي الْعُقُوبَةِ

سر کے بیان میں، کیا سزا میں سر پر مارا جا سکتا ہے؟

(۲۹۶٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أُتِيَ بِرَجُلٍ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : اضْرِبِ الرَّأْسَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ فِي الرَّأْسِ .

(۲۹۶۴۱) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے باپ سے بریٔ الذمہ ہو گیا تھا، اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سر پر مارو اس لیے کہ شیطان سر میں ہے۔

(٢٩٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَنَهَى عَنْ ضَرْبِ رَأْسِ رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ ، وَهُوَ يُجْلَدُ.

(۲۹۶۴۲) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا اور آپ ؒ نے ایک آدمی کے سر پر مارنے سے منع کیا جس نے کسی آدمی پر جھوٹی تہمت لگائی تھی اور آپ ؒ اسے کوڑے مار رہے تھے۔

(١٨٢) الرَّجُلُ يَسْمَعُ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقْذِفُ

اس آدمی کے بیان میں جو کسی کو تہمت لگاتے ہوئے سن رہا ہو

(٢٩٦٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ يَسْمَعُ الرَّجُلَ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، أَيُبَلِّغُهُ ؟ قَالَ :لاَ ، إِنَّمَا تُجَالِسُونَ بِالأَمَانَةِ.

(۲۹۶۴۳) حضرت عثمان بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو آدمی کو تہمت لگاتے ہوئے سنے، کیا وہ اس بات کو پہنچا دے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں بے شک تمہاری مجلسیں امانت ہیں۔

(١٨٣) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ، وَيَدَّعِي بَيِّنَةً غَيْبًا

اس آدمی کے بیان میں جو تہمت لگائے اور غائب بینہ کا دعوے کرے

(٢٩٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَن جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ ادَّعَى شُهُودًا غَيْبًا، قَالَ: لاَ يُؤَجَّلُ.

(۲۹۶۴۴) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر اس نے غائب گواہی کا دعویٰ کیا۔ آپ ؒ نے فرمایا اسے مہلت نہیں دی جائے گی۔

(٢٩٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ :قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلاً ، فَرَفَعَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَادَّعَى الْقَاذِفُ الْبَيِّنَةَ عَلَى مَا قَالَ لَهُ بِأَرْمِينِيَّةَ ، يَعْنِي غَيْبًا ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : الْحَدُّ لاَ يُؤَخَّرُ ، لَكِنْ إِنْ جِئْتَ بِبَيِّنَةٍ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُمْ.

(۲۹۶۴۵) حضرت ابو علاثہ محمد بن عبداللہ عقیلی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی پر تہمت لگائی۔ سو اس شخص کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے سامنے پیش کر دیا گیا، پس تہمت لگانے والے نے بینہ کے متعلق دعویٰ کیا کہ ایک شخص نے اسے آرمینیہ میں بتلایا تھا یعنی وہ غائب ہے۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا: حد کو موخر نہیں کیا جا سکتا، لیکن اگر تم بینہ لے آئے تو میں ان کی گواہی قبول کرلوں گا۔

(٢٩٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَن بَكْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ رَجُلاً ، فَرَفَعَهُ إِلَى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْلِدَهُ ، فَقَالَ :أَنَا أُقِيمُ الْبَيِّنَةَ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۹۶۴۶) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے کسی آدمی پر تہمت لگائی تو اس کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: میں بینہ قائم کردوں گا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۱۸٤) فِي السَّكْرَانِ يَقْتُلُ

اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بیان میں جو قتل کردے

(۲۹٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إِذَا قَتَلَ السَّكْرَانُ قُتِلَ.

(۲۹۶۴۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ میں مدہوش شخص قتل کردے تو اسے بھی قتل کردیا جائے۔

(۲۹٦٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُقْتَلُ.

(۲۹۶۴۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کردیا جائے گا۔

(۲۹٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَكْرَانَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ :فَقَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ.

(۲۹۶۴۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو نشہ میں مدہوش آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کردیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی قتل کردیا۔

كِتَابُ أَقْضِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کا بیان

قالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذَا مَا حَفِظْت عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضَى بِهِ وَأَجَازَ فِيهِ الْقَضَاءَ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :

(٢٩٦٥٠) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۶۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ خاوند کے حق میں فرمایا۔

(٢٩٦٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْ
وَسَلَّمَ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقَسَّمْ رَبْعَةٍ ، أَوْ حَائِطٍ ، لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ
وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ، فَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. (مسلم ۱۲۲۹۔ ابوداؤد ۳۵۰۷)

(۲۹۶۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس حصہ میں جس کو تقسیم نہ کیا گیا ہو گھر کی صورت میں ہو
باغ کی صورت میں ہو یوں فیصلہ فرمایا کہ مالک کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شریک کی اجازت کے بغیر اس کو بیچ دے۔
پس اگر وہ چاہے تو رکھ لے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو چھوڑ دے گا اور اگر مالک نے بیچ دیا اور شریک کو بتلایا نہیں تو وہ اس حصہ
زیادہ حق دار ہوگا۔

(٢٩٦٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالا :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ.

(۲۹۶۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(٢٩٦٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۹۶۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عنها وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ، وَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ ابنَةَ وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۲۹۶۵۴) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ مرگیا اور اس آدمی نے اس سے ہمبستری نہیں کی تھی اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا تھا، اب اس کیا ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو مہر مثلی ملے گا اور وراثت بھی ملے گی اور اس پر عدت بھی واجب ہوگی۔ اس پر معقل بن سنان نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں بالکل ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ :اخْتَصَمَ رَجُلانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمَلٍ ، فَجَاءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُ جَمَلُهُ فَقَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۶۵۵) حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص ایک اونٹ کا جھگڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو گواہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے جو دونوں کے حق میں گواہی دے رہے تھے کہ یہ اونٹ اس کا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے حق میں اونٹ کا فیصلہ فرمادیا۔

(۲۹۶۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ شُرَيْحٍ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي عُمْرَى جُعِلَتْ لِرَجُلٍ حَيَاتَهُ ، فَقَالَ لَهُ :هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ يُنَاشِدُهُ فَقَالَ شُرَيْحٌ :لَقَدْ لامَنِي هَذَا فِي أَمْرٍ قَضَى بِهِ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۵۶) حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قاضی شریح کی مجلس میں تھے کہ چند لوگ ان کے پاس ایک ایسے گھر کا جھگڑا لے کر آئے جو کسی آدمی کو پوری زندگی کے لئے دے دیا گیا ہو۔ تو قاضی شریح نے ان کو کہا کہ یہ اس آدمی کو زندگی میں ملے گا اور موت کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔ تو جس کے خلاف فیصلہ دیا وہ آپ کی طرف متوجہ ہوا اور قسمیں دینا شروع کردیں۔ قاضی شریح نے فرمایا: یہ شخص مجھے ایک ایسے معاملہ میں ملامت کر رہا ہے جس کا فیصلہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۲۹۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلاصِ

الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۲۹۶۵۷) حضرت مسور رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ لوگوں سے ایسی عورت کے بارے میں مشورہ طلب کر رہے تھے کہ جس کا کسی نے حمل ساقط کر دیا ہو؟ تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاملے میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ تم کوئی ایسا شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ اس بات کی گواہی دے، تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(۲۹۶۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَ قَالَ :قضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِلَتِهَا االدِّيَةِ ، وَفِي الْحَمْلِ غُرَّةٌ.

(۲۹۶۵۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان والوں پر دیت کا اور حمل (کو) ساقط کرنے کے معاملہ میں ایک غلام یا باندی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، فَقَالا :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ، فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالا :فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : ﴿لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ وَلَكِنْ سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ.

(بخاری ۶۷۴۲۔ ابوداؤد ۲۸۸۲)

(۲۹۶۵۹) حضرت ھزیل بن شرحبیل رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ اور سلیمان بن ربیعہ رضی اللہ ان دونوں کے پاس آیا اور ان دونوں سے بیٹی پوتی اور حقیقی بہن کے وراثت میں حصہ سے متعلق سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے جواب میں فرمایا کہ بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور جو کچھ بچ جائے گا وہ بہن کو ملے گا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ تم ابن مسعود رضی اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے بھی پوچھ لو وہ بھی یہی جواب دیں گے تو وہ آدمی ابن مسعود رضی اللہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا اور جو بات ان دونوں حضرات نے کہی تھی اس کی خبر دی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ نے کہا یقیناً تب تو میں گمراہ ہوں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہیں ہوں گا اور لیکن عنقریب میں وہ فیصلہ کروں گا جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں فرمایا تھا کہ بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا دوثلث مکمل کرنے کے لئے۔ اور جو کچھ بچ جائے گا وہ بہن کو ملے گا۔

(۲۹۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :أَنْشُدُكَ اللَّهَ ، إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ

خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ :أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ :قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَالْعَسِيفُ :الأَجِيرُ ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْت مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْت رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأُخْبِرْت أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ :الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْك ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنَ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

(۲۹۶۶۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ تو اس کا مخالف جو کہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا! جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں کچھ کہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو! اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور خادم دیا پھر علماء سے اس کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں ضرور بالضرور تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا! سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس دیے جائیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی۔ اور اے اُنیس رضی اللہ عنہ! اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کردو۔

(۲۹۶۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ :حدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

(۲۹۶۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُونَ :﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَّتِ. (ابن ماجه ۲۷۱۵۔ احمد ۱۳۱)

(۲۹۶۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے حالانکہ تم لوگ قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہو" بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے بعد اور یقیناً حقیقی بہن، بھائی وارث بنتے ہیں نہ کہ باپ شریک۔

(۲۹۶۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حدَّثَنِي رَبَاحٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۶۶۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ خاوند کے حق میں فرمایا۔

(٢٩٦٦٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۹۶۶۴) حضرت شیبہ بن مساور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک دستاویز لکھی اور پھر ہمیں پڑھ کر سنائی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے زخم میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا فیصلہ نہیں فرمایا۔

(٢٩٦٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَهْزُورٍ وَادِي بَنِي قُرَيْظَةَ أَنْ يَحْبِسَ الْمَاءَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، لاَ يَحْبِسُ الأَعْلَى عَلَى الأَسْفَلِ. (طبرانی ۱۳۸۶)

(۲۹۶۶۵) حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مھزور کے بارے میں جو کہ بنی قریظہ کی ایک وادی ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک روکا جائے، اور اوپر والے نیچے والوں پر اس سے زیادہ مت روکیں۔

(٢٩٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۶۶) حضرت طاووس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت کی دیت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٩٦٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ.

(۲۹۶۶۷) حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور حرام بن سعد رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت براء کی ایک اونٹنی کسی قوم کے باغ میں داخل ہو گئی اور اُن کے باغ کو تباہ کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن میں مال کی حفاظت کرنا مالک کی ذمہ داری ہے اور مویشیوں کا مالک تاوان ادا کرے گا جبکہ مویشی نے رات کو نقصان پہنچایا ہو۔

(٢٩٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۶۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کی دیت میں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٩٦٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

(۲۹۶۶۹) حضرت شعیب رحمہ اللہ کے دادا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا كَافِرٌ وَالآخَرُ مُسْلِمٌ ، فَخَيَّرَهُ ، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ ، فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ. (نسائی ۶۳۸۷۔ احمد ۴۴۶)

(۲۹۶۷۰) حضرت عبد الحمید کے دادا حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والدین میرے بارے میں جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع کو اختیار دیا تو وہ کافر کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''اے اللہ اس کو ہدایت دے'' تو وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے لئے ہی ان کا فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً : عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ : أَنَعْقِلُ مَنْ لاَ شَرِبَ ، وَلا أَكَلَ ، وَلا صَاحَ ، وَلا اسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ : عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (ابن ماجہ ۲۶۳۹)

(۲۹۶۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل ساقط کرنے کی دیت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو جس کے خلاف فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا! کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے اور نہ ہی رویا ہے اور چلّایا ہے! اور اس قسم کا خون تو رائیگاں جاتا ہے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص تو کسی شاعر کے مثل بات کرتا ہے۔ بہر حال حمل ساقط کرنے کی دیت ایک غلام یا باندی ہے۔

(۲۹۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ إلا أن يكون اقتضى من ماله شيئًا ، فهو أسوة الغرماء ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۷۲) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا: کہ جو کوئی بھی مفلس ہو گیا پھر کسی آدمی نے اپنا ذاتی سامان اس شخص کے پاس پا لیا تو وہ اکیلا تمام قرض خواہوں سے اس مال کا زیادہ حق دار ہو گا مگر یہ کہ اس نے اس مفلس کے مال سے کچھ حصہ لے لیا ہو تو باقی مال تمام قرض خواہوں کے لیے برابر ہو گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَعِيدِ بْنِ حَمْلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ. عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ ، قَضَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيلَةَ ابْنَةِ سَلُولَ.

(۲۹۶۷۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض شمار ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ بنت سلول کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الأَعْسَمِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ قَضِيَّتَيْنِ ، قَضَى فِي الْعَبْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ سَيِّدِهِ ، فَهُوَ حُرٌّ ، فَإِنْ خَرَجَ سَيِّدُهُ بَعْدَهُ لَمْ يرده عَلَيْهِ ، وَإِنْ خَرَجَ السَّيِّدُ قَبْلَ الْعَبْدِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ خَرَجَ الْعَبْدُ بَعْدَ رده عَلَى سَيِّدِهِ. (سعيد بن منصور ۲۸۰۶)

(۲۹۶۷۴) حضرت ابوسعید الاعسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور اس کے آقا کے بارے میں دو فیصلے فرمائے ہیں: غلام کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جب وہ دار الحرب سے اپنے آقا سے پہلے نکل آیا تو وہ آزاد ہوگا۔ پھر اگر غلام کے بعد آقا بھی نکل آیا تو غلام کو واپس لوٹایا نہیں جائے گا، اور اگر آقا غلام سے پہلے دار الحرب سے نکل آیا پھر اس کے بعد غلام نکلا تو غلام کو آقا کی طرف لوٹایا جائے گا۔

(۲۹۶۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي الْمُتَلاعِنَيْنِ ، وَقَضَى أَنْ لاَ بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ ، وَلا قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلاقٍ ، وَلا مُتَوَفًّى عَنهَا ، وَقَضَى أَنْ لاَ يُدْعَى ولدها لأَبٍ وَلا تُرْمَى هِيَ ، وَلا يُرْمَى وَلَدُهَا ، وَمَنْ رَمَاهَا ، أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۶۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعان کرنے والے زوجین کے درمیان تفریق کی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ آدمی کے ذمہ نہ ہی عورت کی رہائش ہے اور نہ ہی نفقہ ہے اس لیے کہ وہ دونوں بغیر طلاق کے جدا ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ عورت متوفی عنھا زوجھا کے قبیل میں سے ہے اور یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے بچہ کو باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس عورت پر تہمت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس کے بچہ پر تہمت لگائی جائے گی اور جس نے عورت پر یا اس کے بچہ پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۹۶۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا ، وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی غلام فروخت کیا اور اس غلام کے پاس کچھ مال تھا تو وہ مال فروخت کرنے والے کو ملے گا مگر یہ کہ خریدنے والا شرط لگا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۷۷) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی مَرْیَمَ ، عَن ضَمْرَۃَ بْنِ حَبِیبٍ قَالَ : قَضَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنَتِہِ فَاطِمَۃَ بِخِدْمَۃِ الْبَیْتِ ، وَقَضَی عَلَی عَلِیٍّ بِمَا کَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَیْتِ مِنَ الْخِدْمَۃِ.

(۲۹۶۷۷) حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے کام کاج کی ذمہ داری حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ لگائی اور گھر سے باہر کے کام کاج کی ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سونپی۔

(۲۹۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَۃَ قَالَ : قَضَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِی کُلِّ شَیْئٍ فِی الأَرْضِ وَالدَّارِ وَالْجَارِیَۃِ وَالدَّابَّۃِ ، فَقَالَ عَطَائٌ : إِنَّمَا الشُّفْعَۃُ فِی الأَرْضِ وَالدَّارِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِی مُلَیْکَۃَ : تَسْمَعُنِی لاَ أُمَّ لَکَ أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُول ہَذَا ؟.

(۲۹۶۷۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا: زمین ہو، گھر ہو، باندی ہو، جانور ہو، تو عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ شفعہ تو صرف گھر اور زمین میں ہوتا ہے تو ابن ابی ملیکہ نے فرمایا! تیری ماں مرے! تو نے سنا نہیں؟ میں کہہ رہا ہوں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، اور تو یہ بات کہہ رہا ہے؟!

(۲۹۶۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ، عَنْ عَمْرٍو ، عَن عِکْرِمَۃَ قَالَ : قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَہُ مَوْلًی بَنِی عَدِیٍّ بِالدِّیَۃِ اثْنَیْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَفِیہِمْ نَزَلَتْ : ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاہُمُ اللَّہُ وَرَسُولُہُ مِنْ فَضْلِہِ﴾.

(۲۹۶۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک آدمی کے لئے جس کو بنو عدی کے آزاد کردہ غلام نے قتل کر دیا تھا بارہ ہزار (12000) کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ اور انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اور نہیں دیا ان لوگوں نے بدلہ مگر یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔''

(۲۹۶۸۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَۃَ ، عن داود ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ : جَائَ رَجُلٌ إِلَی ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَۃً وَلَمْ یَفْرِضْ لَہَا وَلَمْ یُجَامِعْہَا حَتَّی مَاتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا سُئِلْتُ عَنْ شَیْئٍ مُنْذُ فَارَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَیَّ مِنْ ہَذَا ، قَالَ : فَتَرَدَّدَ فِیہَا شَہْرًا فَقَالَ : سَأَقُولُ فِیہَا بِرَأْیِی ، فَإِنْ کَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ کَانَ خَطَأً فَمِنِّی وَالشَّیْطَان ، أَرَی أَنَّ لَہَا مَہْرَ نِسَائِہَا لاَ وَکْسَ ، وَلا شَطَطَ ، وَلَہَا الْمِیرَاثُ ، وَعَلَیْہَا عِدَّۃُ الْمُتَوَفَّی عنہا زَوْجُہَا ، فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالُوا : نَشْہَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضَی بِمِثْلِ الَّذِی قَضَیْت فِی امْرَأَۃٍ مِنَّا یُقَالُ لَہَا بِرْوَعُ ابْنَۃُ وَاشِقٍ ، قَالَ فَمَا رَأَیْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَرِحَ کَما فَرِحَ یَوْمَئِذٍ.

(۲۹۶۸۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ

ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ابھی نہ اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ ہی ہمبستری کی تھی کہ وہ آدمی مر گیا؟ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نبی کریم ﷺ سے جدا ہوا ہوں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا جو اس سوال سے زیادہ بھاری ہو! عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں ایک مہینہ تک شک وشبہ میں مبتلا رہے پھر فرمایا کہ عنقریب میں اس مسئلہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کرتا ہوں پس اگر وہ درست ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی تو وہ رائے میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوگی، میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو مہر مثلی ملے گا نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ، اور اس عورت کو وراثت بھی ملے گی اور اس عورت پر فوت شدہ زوج کی عدت گزارنا واجب ہوگی تو قبیلہ اشجع کے چند لوگ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری ایک عورت کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا جو آپ نے فیصلہ کیا ہے اور اس عورت کا نام بِرْوع بنت واشق تھا۔ عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنا اس دن خوش دیکھا کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

(۲۹۶۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زكريا بن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نخلاً حَيَاتَهَا ، فَلَمَّا مَاتَتْ قَالَ :أَنَا أَحَقُّ بِنَخْلِي ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيرَاثٌ. (مسلم ۱۲۴۷)

(۲۹۶۸۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی والدہ کو ان کی زندگی میں ایک کھجور کا درخت دے دیا۔ جب اس کی والدہ فوت ہوگئیں تو وہ کہنے لگا کہ میں اپنے کھجور کے درخت کا زیادہ حق دار ہوں لیکن نبی کریم ﷺ نے اس درخت کے میراث ہونے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زكريا بن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ :حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ضِرَارٍ قَالَ :اخْتَصَمَ رَجُلانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى أَحَدِهِمَا ، قَالَ :فَأَحدَّ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ وَيَرَى غَيْرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَقْضِي بِمَا أَرَى ، فَمَنْ قَضَيْت له مِنْ حق أَخِيهِ شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ.

(۲۹۶۸۲) حضرت محمد بن ابی ضرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی کوئی جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کے خلاف فیصلہ فرما دیا، محمد بن ابی ضرار فرماتے ہیں کہ وہ آدمی گھورنے لگا، گویا وہ نبی ﷺ کے فیصلہ کا انکار کر رہا تھا اور اس کے برخلاف چاہ رہا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف انسان ہوں جو مناسب سمجھتا ہوں میں وہ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس اگر میں نے کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو نہ لے۔

(۲۹۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَن مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ

بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ.

(ابو داؤد ۳۵۰۲۔ ترمذی ۱۲۸۵)

(۲۹۶۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے استفادے کا فیصلہ اس کے حق میں فرمایا ہے جو اس کی ذمہ داری اُٹھاتا ہے۔

(٢٩٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن زَيْنَبَ ابنة أُمِّ سَلَمَةَ ، عَن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مما أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۹۶۸۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، اور میں تو ایک انسان ہی ہوں، اور شاید کہ تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کی نسبت اپنی دلیل کو اچھا کر کے بیان کرتے ہیں تو میں جو کچھ تم سے سنتا ہوں اس کی بنیاد پر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس جس کسی کے لیے بھی میں نے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو نہ لے کیونکہ میں نے اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دیا ہے جو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔

(٢٩٦٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۶۸۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا، ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا دونوں کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

(٢٩٦٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ ، أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ الدِّيَةَ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۸۶) حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلۂ تناسل کے بارے میں جبکہ اسے جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو یا اس کے سرے کو کاٹا گیا ہو دیت یعنی سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٩٦٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِالأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ فَقَالَ :إِنَّهُ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۲۹۶۸۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے بلایا اور قسامت کے متعلق پوچھا؟ اور کہنے لگے کہ میرا یہ خیال ہو رہا ہے کہ میں اس کو ختم کر دوں۔ کیونکہ ایک بدو آ کر گواہی دیتا ہے اور اسی طریقہ سے ایک ایسا آدمی جو موقع سے

غائب ہوتا ہے وہ آتا ہے اور وہ گواہی دے دیتا ہے۔ تو امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس کو ختم کرنا آپ کی استطاعت میں نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے بعد خلفاء راشدین نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۶۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ بَتْلَةً ، لَيْسَ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ ، وَلا ثُنْيَا.

(۲۹۶۸۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا فیصلہ اس کے آباد کرنے والے کے لیے فرمایا اور یہ کہ اس کے بعد والوں کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ اس میں دینے والے کی کسی شرط یا استثناء کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۲۹۶۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِابْنَةِ حَمْزَةَ لِجَعْفَرٍ ، وَقَالَ :إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ ، وَالْخَالَةُ وَالِدَةٌ. (ابو داؤد ۲۲۷۴۔ احمد ۹۸)

(۲۹۶۸۹) حضرت سید محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی پرورش میں دینے کا فیصلہ فرمایا اور کہا کہ بے شک حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی خالہ جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہیں اور خالہ والدہ کی طرح ہوتی ہیں۔

(۲۹۶۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ فَصَاعِدًا ؛ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ :بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَفِي المنقّلة : خمس عشرة ، وفي المأمومة :الثلث ، وفي الجائفة :الثلث.

(۲۹۶۹۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر یا چہرے کے اس زخم میں جو ہڈی تک پہنچ جائے یا اس سے بڑھ جائے یوں فیصلہ فرمایا کہ جو زخم ہڈی تک پہنچ جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں اور وہ زخم جو ہڈی کو توڑ کر اس کی جگہ سے ہٹا دے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ اور جو زخم ام الدماغ تک پہنچ جائے اس میں کل دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں بھی دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۱) حَدَّثَنَا عبد الرحيم بن سليمان ، عن أشعث ، عن الزهري قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةَ.

(۲۹۶۹۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر کی ریڑھ کی ہڈی میں مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :كَتَبَ إِلَيَّ أَخٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ :لِمَنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلاعَنَةِ ؟ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ لأُمِّهِ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَبِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ. (عبدالرزاق ۱۲۴۷۶)

(۲۹۶۹۲) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو زریق کے ایک بھائی نے مجھے خط لکھ کر پوچھا؟ کہ لعان کرنے والی کے بچہ کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے حق میں فرمایا تھا؟ تو میں نے جواب میں اس کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ماں کے حق میں اس بچہ کا فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ اس بچہ کے لیے باپ کے درجہ میں بھی ہے اور ماں کے درجہ میں بھی۔

(۲۹۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَرْفَعُوا الْحَجَرَ الأَسْوَدَ ، اخْتَصَمُوا فِيهِ فَقَالُوا : يَحْكُمُ بَيْنَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ ، قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَنْ خَرَجَ عليهم ، فَقَضَى بَيْنَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي مِرْطٍ ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ جَمِيعُ الْقَبَائِلِ كُلِّهَا. (حاکم ۴۵۸)

(۲۹۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش مکہ نے حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھنے کا ارادہ کیا تو ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان وہ شخص فیصلہ کرے گا جو سب سے پہلے اس گلی سے نکلے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شخص تھے جو اُن کے پاس تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان یوں فیصلہ فرمایا کہ سب لوگ مل کر حجر اسود کو ایک چادر میں رکھیں، پھر تمام قبائل والے اکٹھے اس چادر کو اُٹھائیں۔

(۲۹۶۹۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عن عمر بْنِ خَلْدَةَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : جئنا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ بِهَذَا الدَّيْنِ ، يَعْنِي أَفْلَسَ ، فَقَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ مَاتَ ، أَوْ أَفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ إِلاَّ أَنْ يَتْرُكَ صَاحِبُهُ وَفَاءً.

(ابو داؤد ۳۵۱۸۔ ابن ماجہ ۲۳۶۰)

(۲۹۶۹۴) حضرت عمر بن خلدۃ الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے ایک دوست کے معاملہ میں جو کہ قرض میں پھنس گیا تھا یعنی وہ مفلس اور دیوالیہ ہو گیا تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو مر گیا ہو یا مفلس ہو گیا ہو یوں فیصلہ فرمایا کہ صاحب مال جب اپنا مال بعینہ اس کے پاس پائے تو وہ اپنے مال کا زیادہ حق دار ہے البتہ اگر مالک اپنا حق پورا پورا چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔

(۲۹۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُولُ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ.

(۲۹۶۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کو (شفعہ میں) معیارِ حق قرار دیا۔

(۲۹۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ علی بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نَضْرَةَ بْنَ أَكْثَم تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهِيَ حَامِلٌ ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ، وَقَضَى لَهَا بِالصَّدقة. (ابو داؤد ۲۱۲۴)

(۲۹۶۹۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نضرہ بن اکثم نے ایک حاملہ عورت سے شادی کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور عورت کے حق میں مہر کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَدِّ ، فَقَالَ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيّ فِينَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بِمَاذَا ؟ قَالَ :السُّدُسُ ، قَالَ :مَعَ مَنْ ؟ قَالَ :لاَ أَدْرِي ، قَالَ :لاَ دَرَيْت فَمَاذَا تُغْنِي إِذًا.

(ابو داؤد ۲۸۸۹۔ ابن ماجہ ۲۷۲۳)

(۲۹۶۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ کون شخص دادا سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو جانتا ہے؟ تو معقل بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہمارے ایک آدمی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ کس چیز کا؟ وہ کہنے لگے! چھٹے حصہ کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ساتھ کون شخص اس بات کی گواہی دے گا؟ معقل رحمہ اللہ نے کہا: کہ میں کسی کو نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہیں جانتا! تب کیا فائدہ؟

(۲۹۶۹۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَّتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَأَسْقَطَتْ جَنِينًا ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، أَوْ فَرَسًا.

(۲۹۶۹۸) حضرت طاوس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دو سوکنیں آپس میں لڑ پڑیں، اور ایک نے دوسرے کو کچھ مارا اور اس کا حمل ساقط کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی یا گھوڑے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا ثِنْتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقْنَا بَعْدُ ، فَأَرَدْت مُرَاجَعَتَهَا ، فَانْطَلَقْت إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ ، عَنْ مُرَاجَعَتِهَا فَقَالَ :إِنْ رَاجَعْتَهَا فَهِيَ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ ، وَمَضَتِ اثْنَتَانِ ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۹۹) حضرت ابو الحسن رحمہ اللہ جو کہ بنو نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میری بیوی ہم دونوں غلام تھے پس میں نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، پھر طلاق دینے کے بعد ہم دونوں کو آزاد کر دیا گیا، تو میں نے اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا اور میں رجوع سے متعلق فتویٰ لینے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس سے رجوع کرتے ہو تو تمہارے پاس ایک طلاق کا حق ہوگا اور دو طلاقوں کا حق ختم ہو گیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ رضي الله ، عنه وَهُوَ بِالْمَوْسِمِ فناديت مِنْ وَرَاءِ الْفُسْطَاطِ :أَلا إِنِّي فُلاَنُ بْنُ فُلان الْجَرْمِيُّ ، وَإِنَّ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا عَانَ فِي بَنِي فُلاَنٍ وَقَدْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأبى ؟ قَالَ :فرفع عمر جانب الفسطاط ، فقال : تعرف صاحبك ؟ فقَالَ :نَعَمْ ، فقال :هو ذاك ؛ انطلقا به حتى ينفذ لك قضية رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ أَرْبَعًا مِنَ الإِبِلِ. (ابویعلی ۱۶۳)

(۲۹۷۰۰) حضرت کلیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حج کے زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، پس میں نے خیمہ کے پیچھے سے اُن کو آواز دی، خبردار! میں فلاں بن فلاں قبیلہ جرمی کا باشندہ ہوں، اور بے شک ہمارا بھانجا فلاں قبیلے والوں کی قید میں ہے اور ہم نے ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پیش کیا ہے پس انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے؟ کلیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی ایک جانب کو اٹھایا پھر فرمانے لگے: تو اپنے ساتھی کو پہچانتا ہے؟ تو کلیب رحمہ اللہ نے کہا: جی ہاں! وہ سامنے ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے پاس جاؤ یہاں تک کہ تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ نافذ کر دیا جائے گا کلیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم کہہ رہے تھے کہ فیصلہ چار اونٹوں کا تھا۔

(۲۹۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ امْرَأَةً فَقَتَلَتْهَا وَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا، قَالَ: فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ، وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَى وَلَدِهَا، وَلا عَلَى زَوْجِهَا شَيْئًا وَقَضَى بِالدِّيَةِ لِزَوْجِ الْمَقْتُولَةِ وَوَلَدِهَا، وَلَمْ يَجْعَلْ لِعَصَبَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا.

(۲۹۷۰۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو اتنی زور سے مارا کہ اس کو قتل کر دیا اور اس مردہ عورت نے ایک مرا ہوا بچہ جنا۔ شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے دیت کا بوجھ قاتلہ عورت کے خاندان والوں پر ڈالا اور قاتلہ عورت کے بیٹے اور شوہر پر دیت کا کچھ بار بھی نہیں ڈالا، اور دیت کا فیصلہ مقتولہ عورت کے شوہر اور بیٹے کے لیے کیا اور مقتولہ عورت کے عصبی رشتہ داروں کو اس دیت میں سے کچھ حصہ بھی نہیں دیا۔

(۲۹۷۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالُوا: تَغَايَرَتِ امْرَأَتَانِ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَحَمَلَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَضَرَبَتْهَا فَأَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَمَاتَتْ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِدِيَتِهَا عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ، أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ، أَوْ عَمُّهَا: أَنَدِي مَنْ لاَ أَكَلَ، وَلا شَرِبَ، وَلا صَاحَ، ولا اسْتَهَلَّ، وَمثل ذَلِكَ يُطَل، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا يَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ، نَعَمْ، فِيهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ، أَوْ أَمَةٌ.

(بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۹۷۰۲) امام ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ، سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حمل بن مالک بن النابغہ کی دو بیویوں نے ایک دوسرے سے غیرت کھائی، تو ان میں سے ایک نے خیمہ کی لکڑی اُٹھا کر اس زور سے ماری کہ دوسری عورت نے مردہ بچہ جنا اور خود بھی مرگئی، پس یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دیت کا بوجھ قاتلہ عورت کے خاندان والوں پر ڈالنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور مردہ بچہ کی دیت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو قاتلہ عورت کا باپ یا چچا کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے نہ رویا ہے اور نہ ہی چلایا ہے، اور اس قسم کا خون رائیگاں

جاتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص تو شاعروہ جیسا کلام کرتا ہے، جی ہاں! مردہ بچہ کی دیت غلام یا باندی ہوگی۔

(۲۹۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِين المدعى ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ فِيكُمْ.

(۲۹۷۰۳) حضرت ابوجعفر ؒ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے، پھر ابوجعفر ؓ فرمانے لگے: حضرت علی ؓ نے بھی اسی طریقہ سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا ہے۔

(۲۹۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً وَأَمْسَكَهُ آخَرَ :أَنْ يُقتل القَاتل ويُحبس الممسك.

(۲۹۷۰۴) حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو قتل کیا ہو اور دوسرے آدمی نے اس مقتول کو روکا ہو، یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا، اور روکنے والے کو قید میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۹۷۰٥) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابن أبى ذئب ، عن الحكم بن مسلم السالمى ، عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج قَالَ :قضى رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أن لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الظَّنَّةِ ، وَلا الْحِنَةِ ولا الجِنَّة.

(عبدالرزاق ۱۵۳۶۲۔ حاکم ۹۹)

(۲۹۷۰۵) حضرت عبد الرحمن بن ھرمز الاعرج ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ تہمت زدہ کی گواہی قبول کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دشمن کی اور نہ ہی مجنون کی گواہی قبول کرنا جائز ہے۔

(۲۹۷۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ :حُفِرَت زُبْيَةٌ بِالْيَمَنِ لِلأَسَدِ ، فَوَقَعَ فِيهَا الأَسَدُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُونَ عَلَى رَأْسِ الْبِئْرِ ، فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِرَجُلٍ ، ثُمَّ تَعَلَّقَ الآخَرُ بِآخَرَ ، فَهَوَى فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَهَلَكُوا جَمِيعًا ، فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رحمه الله فَقَالَ :إِنْ شِئْتُمْ قَضَيْت بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ يَكُونُ حَاجِزًا بَيْنَكُمْ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَإِنِّي أَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَ رَأْسَ الْبِئْرِ ، فَجَعَلَ لِلأَوَّلِ الَّذِي هُوَ فِي الْبِئْرِ رُبْعَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةَ كَامِلَةً ، قَالَ :فَتَرَاضَوْا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فَأَجَازَ الْقَضَاءَ.

(۲۹۷۰۶) حضرت حنش بن المعتمر ؓ فرماتے ہیں کہ یمن میں شیر کو قید کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا، تو شیر اس میں گر گیا، پھر لوگوں نے کنویں کے سر پر ایک دوسرے کو دھکا دینا شروع کر دیا۔ پس کنویں میں ایک آدمی گرنے لگا تو اس نے دوسرے آدمی کو پکڑ لیا پھر دوسرے نے تیسرے کو پکڑ لیا اس طرح چار آدمی کنویں میں گر گئے اور سب ہلاک ہو گئے، پس لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ

اب کیا کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان ایک فیصلہ کرتا ہوں جو تمہارے درمیان رکاوٹ ہوگا یہاں تک کہ تم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ، اور کہا کہ دیت ان لوگوں پر ڈالتا ہوں جو کنویں کے منہ کے اردگرد تھے، پس پہلا شخص جو کنویں میں گرا تھا اسے دیت کا چوتھائی حصہ ملے گا اور دوسرے کو دیت کا تیسرا حصہ ملے گا اور تیسرے کو دیت کا آدھا حصہ ملے گا اور چوتھے شخص کو کامل دیت ملے گی، حضرت حنش بن المعتمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ اس فیصلہ پر رضا مند ہوگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے متعلق بتلایا تو نبی کریم ﷺ نے اس فیصلہ کو نافذ فرما دیا۔

(۲۹۷۰۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلانِ فَلا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الآخَرُ ، فَإِنَّكَ سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي ، قَالَ عَلِيٌّ :فَمَا زِلْتُ بَعْدَهَا قَاضِيًا.

(۲۹۷۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کبھی تیرے پاس دو آدمی کوئی مسئلہ لے کر آئیں تو کبھی بھی پہلے کے حق میں فیصلہ مت دو جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو، پھر یقیناً تو عنقریب دیکھے گا کہ تو نے کیسے فیصلہ کیا ہے! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: پھر اس کے بعد سے میں ہمیشہ ایسے ہی فیصلہ کرتا ہوں۔

(۲۹۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ :إِنَّهُ لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، وَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، قَالَ :فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا. (احمد ۸۸۔ حاکم ۸۸)

(۲۹۷۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن والوں کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے تو فیصلہ سے متعلق کوئی علم نہیں ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت نصیب فرما اور اس کی زبان کو سیدھا فرما دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اس جگہ میں بیٹھا ہوں تو مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان کسی فیصلہ میں شک نہیں ہوا۔

(۲۹۷۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَة ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، فَقَالَ عمر :لِتَجِيءَ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۲۹۷۰۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ ﷺ نے حمل ساقط کرنے کے جھگڑے میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کسی آدمی کو لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں۔

(۲۹۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو الْهُذَلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ

مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ : كَيْفَ تَقْضِي ، قَالَ : أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ : أَقْضِي بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنْ لَمْ تَكُنْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۷۱۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قاضی بنا کر بھیجا تو فرمانے لگے تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کتاب اللہ کے ذریعہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اگر کوئی بات کتاب اللہ میں نہ ہوئی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں نہ ہوئی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد (پیامبر) کو حق سے موافقت کی توفیق عطا فرمائی۔

(۲۹۷۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ لِأُمِّهِ ، قَالَتْ : مَاتَ مَوْلًى لِي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ ، فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ.

(ابن ماجہ ۲۷۳۴۔ طبرانی ۸۷۴)

(۲۹۷۱۱) حضرت بنت حمزہ رضی اللہ عنہا جو کہ ابن شداد رضی اللہ عنہ کی ماں شریک بہن ہیں فرماتی ہیں کہ میرا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی ایک بیٹی چھوڑی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرما دیا، آدھا حصہ مجھے دیا اور آدھا حصہ اس کی بیٹی کو دیا۔

(۲۹۷۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ.

(۲۹۷۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدفون خزانہ میں خُمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقْلِ عَلَى الْعَصَبَةِ ، وَالدِّيَةُ مِيرَاثٌ. (عبدالرزاق ۱۷۷۶۸)

(۲۹۷۱۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا بوجھ عصبہ رشتہ داروں پر ڈالا، اور دیت کو مقتول کی وراثت شمار فرمایا۔

(۲۹۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ :الأَرْضِ ، وَالدَّارِ ، وَالْجَارِيَةِ ، وَالدَّابَّةِ ، فَقَالَ عَطَاءٌ :إِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِي الأَرْضِ وَالدَّارِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :تَسْمَعنى لاَ أُمَّ لَكَ أَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَقُولُ هَذَا ؟!!.

(۲۹۷۱۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے! زمین ہو، گھر ہو، باندی ہو، جانور ہو، تو عطاء رحمہ اللہ کہنے لگے: شفعہ تو صرف زمین اور گھر میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تیری ماں مرے، تو سنتا ہی نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تو یہ بات کر رہا ہے؟!۔

(۲۹۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَقَالَ :الْقَسَامَةُ حَقٌّ قَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا :قَتَلَتْنَا يَهُود ، وَسَمَّوا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ فَقَالَ :اسْتَحِقُّوا بخمسين قَسَامَةً أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فقَالُوا :إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَا عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عندِهِ.

(۲۹۷۱۵) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسامت کا معاملہ برحق ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ہم انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی نکل گیا، اچانک انہوں نے اپنے ساتھی کو دیکھا کہ وہ خون میں لت پت پڑا تڑپ رہا ہے! تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹے اور کہنے لگے کہ یہود نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا اور انہوں نے یہود کے ایک آدمی کا نام لیا، اور ان لوگوں کے پاس گواہی نہیں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے علاوہ اگر دو گواہ گواہی دیں تو میں اس کو تمہارے حوالے کر دوں؟ پس ان کے پاس گواہی نہیں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پچاس قسمیں اُٹھالو میں اس کو تمہارے حوالہ کر دوں گا؟ تو انصار کہنے لگے: ہم ناپسند کرتے ہیں کہ اَن دیکھی بات پر قسم اُٹھائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس یہودیوں سے قسمیں لینا چاہیں تو انصار کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک یہود قسم کی پروا نہیں کرتے ہم کس طرح ان کی قسمیں قبول کرلیں یہ تو پھر ہمارے دوسرے لوگوں کو مار دیا کریں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کی اپنے پاس سے دیت عطاء فرمائی۔

(۲۹۷۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي

بِالْقَضَاءِ ، ثُمَّ یَنْزِلُ الْقُرْآنُ بِغَیْرِ الَّذِی قَضَی بِهِ فَلا یَرُدُّهُ ، وَیَسْتَأْنِفُ.

(۲۹۷۱۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فیصلہ فرماتے تھے پھر قرآن اس فیصلہ کے برعکس نازل ہوتا تھا جو فیصلہ آپ نے کیا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لوٹاتے نہیں تھے اور ازسرِ نو فیصلہ فرماتے۔

(۲۹۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ النَّجْرَانِیِّ قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :أُسْلِمُ فِی نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ یُطْلِعَ ، قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی حَدِیقَةِ نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ تُطْلِعَ ، فَلَمْ تُطْلِعْ شَیْئًا ذَلِكَ الْعَامَ ، فَقَالَ الْمُشْتَرِی :هُوَ لِی حَتَّى تُطْلِعَ ، وَقَالَ الْبَائِعُ : إِنَّمَا بِعْتُكَ النَّخْلَ هَذِهِ السَّنَةَ، فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَائِعِ :أَخَذَ مِنْ نَخْلِكَ شَیْئًا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ؟ ارْدُدْ عَلَیْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ ، وَلا تُسْلِمُوا فِی نَخْلٍ حَتَّى یَبْدُوَ صَلاحُهُ. (ابوداؤد ۳۴۶۱۔ احمد ۱۵)

(۲۹۷۱۷) حضرت النجرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کھجور کے درختوں میں شگوفے نکلنے سے پہلے بیع سلم کی جا سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں کی جا سکتی۔ میں نے پوچھا: کیوں نہیں ہو سکتی؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے کھجور کے درختوں میں شگوفے نکلنے سے پہلے بیع سلم کی تھی، تو اس سال کوئی شگوفہ نہیں نکلا تو مشتری کہنے لگا: یہ میری ملکیت میں ہوں گے جب تک کہ شگوفے نکل آئیں اور بائع نے کہا: میں نے تو درخت صرف اس سال کے لیے فروخت کیے تھے، تو دونوں آدمی جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع سے فرمایا: کیا مشتری نے تمہارے درخت میں سے کچھ کاٹا ہے؟ بائع نے کہا: کچھ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اس کا مال تمہارے لیے کیونکر حلال ہو سکتا ہے؟ جو کچھ تم نے اس سے لیا ہے اس کو واپس کر۔ اور آئندہ کوئی کھجور کے درخت میں بیع سلم نہ کرے یہاں تک کہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

(۲۹۷۱۸) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی رَجُلٍ عَضَّ یَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ الرَّجُلُ یَدَهُ مِنْ فِیهِ فَانْتَزَعَتْ ثَنِیَّتَهُ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لَمْ یَدَعْكَ تَأْكُلُ یَدَهُ ، فَلَمْ یَقْضِ لَهُ مِنَ الدِّیَةِ شَیْئًا.

(۲۹۷۱۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے کسی آدمی کا ہاتھ دانتوں سے کاٹا تو اس آدمی نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے نیچے کے دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس نے تجھے نہ چھوڑا تا کہ تو اس کا ہاتھ کھا جاتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کچھ بھی دیت کا فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۹۷۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضَی فِی الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ :یَرِثُهَا وَلَدُهَا وَالْعَقْلُ عَلَی عَصَبَتِهَا.

(۲۹۷۱۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا ہو یوں فیصلہ فرمایا: اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا اور دیت کا بوجھ عصبی رشتہ داروں پر ہوگا۔

(۲۹۷۲۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ :قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :لاَ یَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ وَلِیَّهُ شَیْئًا مِنَ الدِّیَةِ عَمْدًا ، أَوْ خَطَأً. (ابوداؤد ۳۶۰۔ بیہقی ۲۱۹)

(۲۹۷۲۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ قاتل جس نے اپنے ولی کو قتل کر دیا ہو قتل عمد یا قتل خطاء کی صورت میں تو وہ دیت میں سے کچھ حصہ کا بھی وارث نہیں بنے گا۔

(۲۹۷۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضَی فِی الْقَسَامَةِ أَنَّ الْیَمِینَ عَلَی الْمُدَّعَی عَلَیْهِ.

(۲۹۷۲۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلف کے بارے میں یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ حلف مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے۔

(۲۹۷۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِی جَابِرٍ الْبَیَاضِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ :قَضَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یُغَیِّرُ شَهَادَتَهُ ، قَالَ :یُؤْخَذُ بِالأُولَی. (عبدالرزاق ۱۵۵۰۸)

(۲۹۷۲۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے اپنی گواہی کو تبدیل کر دیا ہو، فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی گواہی کو لیا جائے گا۔

(۲۹۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ یُقِرُّ بِالْوَلَدِ ، ثُمَّ یَنْتَفِی مِنْهُ ، قَالَ : یُلاعن بِکِتَابِ اللهِ ، وَیُلْزَمُ الْوَلَدَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۷۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی پہلے تو اپنے بچہ کا اقرار کرے پھر اس سے نسب کی نفی کر دے، تو کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے وہ لعان کرے گا اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کی وجہ سے بچہ اس کے لیے لازم قرار دے دیا جائے گا۔

(۲۹۷۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَن عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِنَّ زَوْجَ بَرِیرَةَ کَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ یُسَمَّی مُغِیثًا ، فَقَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیهَا أَرْبَعَ قَضِیَّاتٍ ، قَضَی أَنَّ مَوَالِیَهَا اشْتَرَطُوا الْوَلاَءَ ، فَقَضَی أَنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْطَی الثَّمَنَ ، وَخَیَّرَهَا ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ ، وَتُصُدِّقَ عَلَیْهَا بِصَدَقَةٍ ، فَأَهْدَتْ مِنْها إِلَی عَائِشَةَ فَذَکَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِیَّةٌ.

(بخاری ۵۲۸۰۔ ابوداؤد ۲۲۲۵)

(۲۹۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر حبشی کالا غلام تھا جس کا نام مغیث تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں چار فیصلے فرمائے تھے! بریرہ کے آزاد کرنے والوں نے حق ولاء کی شرط لگائی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حق ولاء اس شخص کو ملے گا جو ثمن ادا کرے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زوج کے بارے میں اختیار دیا تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عدت گزاریں۔ اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو کچھ صدقہ ملا تھا انہوں نے اس میں سے کچھ حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ دیا تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ صدقہ ہے اس کے لیے اور ہدیہ ہے ہمارے لیے۔

(۲۹۷۲۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَبَنِيهَا ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. (بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۹۷۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی عورت جس نے مردہ بچہ جنا تھا اس کے حق میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف غرّہ کا فیصلہ فرمایا تھا وہ مرگئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے شوہر اور اس کے بیٹے کو ملے گی، اور دیت کا ادا کرنا عورت کے عصبی رشتہ داروں کی ذمہ داری ہوگی۔

(۲۹۷۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ ، فَقَالَ ابْنُهَا : إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا ، وَلَهُ إِخْوَةٌ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا ، قَالَ : فَإِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا ، قَالَ : فَذَاكَ أَبْعَدُ لَك. (ابو داؤد ۳۵۵۲۔ بیہقی ۱۷۴)

(۲۹۷۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جسے اس کے بیٹے نے کھجور کا ایک باغ عطیہ دیا تھا پس وہ عورت مرگئی تو اس کا بیٹا کہنے لگا میں نے تو یہ باغ اپنی ماں کو صرف ان کی زندگی کے لیے دیا تھا، اور اس انصاری کا بھائی بھی تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہدیہ ان کی زندگی اور موت دونوں کے لیے شمار ہوگا۔ انصاری کہنے لگے: یقیناً میں نے تو یہ باغ ان پر صدقہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اب تو یہ تیرے لیے بہت بعید ہے۔

(۲۹۷۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أو ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَا : مَا زِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يُؤْخَذُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ دِينَارًا وَعَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۹۷۲۷) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے یہی سنتے رہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھگوڑے غلام کے بارے میں جس کو حرم سے باہر پکڑا گیا ہو ایک دینار یا دس دراہم کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى بِالْوَلَدِ لاِبْنِ زَمْعَةَ قَالَ :يا سَوْدَة :احْتَجِبِي مِنْهُ ، وَقَالَ :إِنِّي لَوْ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَمْ يَشَأْ رَجُلٌ أَنْ يَدَّعِيَ وَلَدَ رَجُلٍ إِلاَّ ادَّعَاهُ.

(بخاری ۲۰۵۳۔ مسلم ۱۰۸۰)

(۲۹۷۲۸) امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ ابن زمعہ کے حق میں فرمایا تو کہا: اے سودہ تم اس بچہ سے پردہ کرو، اور فرمانے لگے: کہ اگر میں یہ فیصلہ نہ کرتا تو جس آدمی کا بھی دل چاہتا کہ وہ کسی کے بچہ کے بارے میں دعوی کرے تو وہ دعوی کر دیتا۔

(۲۹۷۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا ، فَبَعَثَ كُلٌّ مِنْهُمَا بِشَاهِدَيْنِ ، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۷۲۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں: کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ کر دیا، پس ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو گواہ لے آیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کا دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۷۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَن سُرَّقٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(۲۹۷۳۰) حضرت سُرَّق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

(۱) من الدعوات المأثورات فی مناسبات شتی

مختلف مواقع کی منقول دعاؤں کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۲۹۷۳۱) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ثَلاثًا ، قُلْنَا : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ، فقال : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قلنا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنهَا ، وَمَا بَطَنَ ، قلنا نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنهَا ، قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، قُلْنَا : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۲۹۷۳۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: تم لوگ جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا: ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو ان میں سے چھپے ہوئے ہیں اللہ کی پناہ مانگو۔ ہم نے کہا: ہم ان فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو چھپے ہوئے ہیں اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۹۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.

(۲۹۷۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اللہ سے نفع پہنچانے والے علم کا سوال کرو، اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ پہنچائے۔

(۲۹۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ، قَالَ : فَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ ، وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ . (ابن ماجہ ۸۰۸۔ احمد ۴۰۳)

(۲۹۷۳۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان سے، اس کے جنون سے، اور اس کے شعروں کے پھونکنے سے، اور اس کے تکبر سے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ یا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ھمزہ بمعنی جنون نفثہ بمعنی شعر نفخہ بمعنی: تکبر

(۲۹۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لاَ يُسْتَجَابُ.

(۲۹۷۳۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم ایک مرتبہ فرمانے لگے: میں تمہارے لیے وہی دعا کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آنے سے، اور سستی سے، کنجوسی سے اور بزدلی سے، بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ! تو میرے نفس کو متقی بنا دے تو ہی اس کا سرپرست اور آقا ہے، تو بہتر پاکیزہ بنانے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو سکے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

(۲۹۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهَا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ. (مسلم ۶۵۔ ابو داؤد ۱۵۴۵)

(۲۹۷۳۵) حضرت فروہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے جو رسول اللہ ﷺ مانگا کرتے تھے؟ وہ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے، اور وہ کام جو میں نے نہیں کیے ان کے شر سے۔

(۲۹۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ ، وَمِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ ، وَمِنْ

قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ. (ابوداؤد ۱۵۴۳۔ احمد ۳۴۰)

(۲۹۷۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسی دعاء جو سُنی نہ جائے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو سکے۔

(۲۹۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن حُمَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ ، وَعِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ وَدُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، وَمِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ. (حاکم ۵۳۳)

(۲۹۷۳۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسی دعا سے جو سُنی نہ جائے، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اور بھوک سے، بے شک بھوک بُرا ساتھی ہے۔

(۲۹۷۳۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لاَ يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَقَوْلٍ لاَ يُسْمَعُ. (احمد ۱۹۲۔ ابو یعلی ۲۸۳۷)

(۲۹۷۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے عمل سے جو قبولیت کے بلند درجات نہ پا سکے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو اور ایسی پکار سے جو سُنی نہ جائے۔

(۲۹۷۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الأَسْقَامِ. (ابوداؤد ۱۵۴۹۔ احمد ۱۹۲)

(۲۹۷۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں برص کے مرض سے، اور کوڑھ کے مرض سے، اور بُری بیماریوں سے۔

(۲۹۷٤۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَن مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعائیہ کلمات سکھایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ادھیڑ عمر تک پہنچنے سے، اور میں آپ

کی پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(٢٩٧٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. (بخاری ٦٣٦٨۔ مسلم ٢٠٧٨)

(۲۹۷۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی سے، اور بڑھاپے سے، اور گناہوں میں ڈوبنے سے، اور مقروض ہونے سے۔

(٢٩٧٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ : أَيْ بَنِيَّ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبِيدَةَ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ : أَرْذَلِ الْعُمُرِ.

(۲۹۷۴۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے مصعب رحمہ اللہ سے فرمایا: اے میرے لاڈلے بیٹے! تم اُن کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگو جن کلمات کے ذریعہ سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے، پھر راوی نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مثل الفاظ ذکر کیے مگر ''أرذل العمر'' کے لفظ کو ذکر نہیں فرمایا۔

(٢٩٧٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.

(۲۹۷۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، اور کنجوسی سے، اور قبر کے عذاب سے، اور اُدھیڑ عمر سے، اور سینہ کے فتنہ سے (سینہ کے فتنہ سے مراد ہے کہ آدمی ایسے فتنہ میں مرے کہ اس نے اس فتنہ سے اللہ سے معافی نہ مانگی ہو۔)

(٢٩٧٤٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۷۴۴) اس سند سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کے الفاظ نقل کیے گئے ہیں۔

(٢٩٧٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۲۹۷۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ سے، اور آگ کے عذاب سے، اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے، اور امیری کا فتنہ برپا ہونے کے شر سے، اور فقیری کا فتنہ برپا ہونے کے شر سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔

(۲۹۷۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهَنَّمَ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

(۲۹۷۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو جہنم سے، اور اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے، اور اللہ کی پناہ مانگو مسیح دجال کے فتنہ سے، اور اللہ کی پناہ مانگو زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(۲۹۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے اور کنجوسی سے، اور زندگی اور موت کے وقت کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو فِي دُبُرِ الصَّلاةِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۸) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں کفر سے، اور غریبی سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَقَالَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، وَلَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ ، أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ.

(۲۹۷۴۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ایک دن دعا فرما رہی تھیں: اے اللہ! آپ مجھے میرے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ کے ذریعہ دیر تک فائدہ پہنچاتے رہیے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ سے سوال کیا ہے ان لوگوں کے حق میں جن کی اموات کا وقت مقرر ہو چکا، اور جن کے دن گنے جا چکے ہیں، اور جن کے رزقوں کو تقسیم کر دیا گیا ہے، اور وہ ہرگز بھی کسی چیز کو وقت مقررہ سے مقدم نہیں کرتے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کرتے ہیں، اور اگر تو اللہ سے اس طرح سوال کرتی: مجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما، اور قبر کے عذاب سے محفوظ فرما! تو یہ تیرے لیے بہتر اور افضل ہوتا۔

(۲۹۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ،

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُه ، فَوَقَعَتْ يَدَىَّ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنِّى أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لاَ أُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. (مسلم ۳۵۲۔ ابوداؤد ۸۷۵)

(۲۹۷۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر سے گم پایا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا پس میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نچلے حصہ پر پڑ گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمارہے تھے: بے شک میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے کہ آپ کی معافی کے بجائے سزا کا مستحق ٹھہروں، اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں آپ کے غصہ سے، میں آپ کی ایسی تعریف کرنے کا اہل نہیں ہوں جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔

(۲۹۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ.

(ترمذی ۳۴۸۵۔ احمد ۱۷۹)

(۲۹۷۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر اور رنج سے اور بے بس ہونے سے، اور سستی سے، بزدلی اور کنجوسی سے۔

(۲۹۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلاَثًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ثَلاَثًا ، سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً ثَلاَثًا ، اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ.

(۲۹۷۵۲) حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت یہ کلمات ادا کرتے ہوئے سنا ہے "اللہ سب سے بڑا ہے"، تین مرتبہ "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں"، تین مرتبہ "میں صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں"، تین مرتبہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان سے، اس کے جنون سے، اور اس کے شعروں کے پھونکنے سے، اور اس کے کبر سے۔

(۲۹۷۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِى ثَابِتٍ قَالَ : حُدِّثْتُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ ، وَعِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ ، اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ عِيشَةً سَوِيَّةً ، وَمِيتَةً تَقِيَّةً ، وَمَرَدًّا إِلَيْكَ غَيْرَ مُخْزٍ. (طبرانی ۱۴۳۵)

(۲۹۷۵۳) حضرت حبیب بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں

آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی دعاء سے جس کی شنوائی نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان چاروں کے شر سے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں معتدل زندگی کا اور خوف وخشیت والی موت کا، اور بغیر رسوائی وندامت کے آپ کے پاس آنے کا۔

(۲۹۷۵٤) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ بَعْدَ الْيَقِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ مُقَارَنَةِ الشَّيَاطِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الدِّينِ.

(۲۹۷۵۴) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں یقین کے بعد شک کے آنے سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کی ہمنشینی سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں جزاء والے دن کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : عَلِّمْنِي تَعْوِيذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَقَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَمَنِيِّي. (ابو داؤد ۱۵۴۶۔ احمد ۴۲۹)

(۲۹۷۵۵) حضرت شکل بن حمید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں نے کہا: آپ ﷺ مجھے ایسا تعویذ سکھا دیں جس سے میں تعویذ دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے سننے اور دیکھنے کے شر سے اور اپنی زبان اور شرم گاہ کے شر سے۔

(۲۹۷۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵٦) حضرت ام خالد بنت خالد فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۹۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فِيهِ قُبُورٌ ، مِنْهُمْ قَدْ مُوِّتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ : فَخَرَجَ فَسَمِعْته وَهُوَ يَقُولُ : اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۷) حضرت ام مبشر ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بنو قبیلہ بنو النجار کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے، اس باغ میں کچھ ایسے لوگوں کی قبریں تھیں جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے تھے، ام مبشر ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باغ سے نکلے پس میں نے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: تم لوگ اللہ کی پناہ طلب کرو قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ

النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اسْتَعِیذُوا بِاللہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی پناہ طلب کرو قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبِیدَۃُ بْنُ حُمَیْدٍ ، عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ ، عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ أَنَسٌ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْہَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۹) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے، اور بزدلی اور کنجوسی سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبِیدَۃُ بْنُ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَبِی سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ أَبِی الْہُذَیْلِ ، عَنْ شَیْخٍ حَسِبْتُہ قَالَ : کَانَ یُصَلِّی فِی مَسْجِدِ إِیلِیَاء ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللہِ بْنَ عَمْرٍو یَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ : اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنْ قَلْبٍ لاَ یَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، وَعِلْمٍ لاَ یَنْفَعُ ، وَدُعَاءٍ لاَ یُسْمَعُ ، اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنْ ہَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ. (ترمذی ۳۴۸۲۔ احمد ۱۶۷)

(۲۹۷۶۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسی دعا سے جس کی شنوائی نہ ہو، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان چاروں سے۔

(۲۹۷۶۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُو : اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَبَوَارِ الأَیِّمِ. (طبرانی ۱۳۵۴)

(۲۹۷۶۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قرض کے غالب آنے سے، اور دشمن کے غلبہ سے، اور ایسی بغیر شوہر والی عورت سے جو نا مقبول ہو۔

(۲۹۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَکَمِ قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ : اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الْعَدُوِّ ، وَمِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ ، وَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۶۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دشمن کے غلبہ سے، اور قرض کے غلبہ سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُو بِہَذَا الدُّعَاءِ : اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ.

(۲۹۷۶۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

غلبۂ قرض سے، اور دشمن کے غلبہ سے۔

(۲) مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكَرْبِ

جو دعا نبی کریم ﷺ نے مصیبت و پریشانی کے وقت مانگی ہے

(۲۹۷٦٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَاتُ لِلْمَكْرُوبِ : اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو ، فَلا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

(ابو داؤد ۵۰۳۹۔ احمد ۴۲)

(۲۹۷۶۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پریشانی کے کلمات یوں بیان کیے ہیں: اے اللہ! میں صرف آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں پس مجھے پلک جھپکنے کے بقدر بھی میرے نفس کے سپرد مت فرما، اور میرے تمام معاملات کو درست فرمادے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲۹۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. (بخاری ۶۳۴۵۔ مسلم ۲۰۹۳)

(۲۹۷۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات ادا فرماتے تھے: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو حکمت والا ، سخی ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، جو آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔

(۲۹۷٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي هِلالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ أُمَّهُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ : اللَّهَ اللَّهَ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (ابو داؤد ۱۵۲۰۔ ابن ماجہ ۳۸۸۲)

(۲۹۷۶۶) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے تھے جن کو میں مصیبت و پریشانی کے وقت پڑھتی ہوں: ''اللہ، اللہ جو میرا پالنے والا ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی۔

(۲۹۷٦٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : كَلِمَاتُ الْفَرَجِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتَجَاوَزْ عَنِّي وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُورٌ.

(۲۹۷۶۷) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کشادگی کے کلمات یہ ہیں: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو کہ بلند شان والا ہے،

اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور عرش کریم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھ سے درگزر فرما، اور مجھے معاف فرما، پس یقیناً تو معاف فرمانے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(۳) فِي دَعْوَةِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْغَائِبِ

آدمی کا غیر موجود شخص کے حق میں دعا کرنے کا بیان

(۲۹۷۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ ، فَأَتَاهَا فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَتْ لَهُ :تُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَتْ :فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِ كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ : آمِينَ ، وَلَكَ بِمِثْلِهِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَنِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(مسلم ۲۰۹۵۔ ابن ماجہ ۲۸۹۵)

(۲۹۷۶۸) حضرت ابوالزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان جن کے نکاح میں حضرت درداء رضی اللہ عنہا ہیں وہ اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے تو حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو ان کے پاس پایا اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ وہاں نہیں تھے۔ پس حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا ان سے فرمانے لگیں: کیا آپ کا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ صفوان نے کہا: جی ہاں، حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہمارے حق میں بھی خیر کی دعا کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: بے شک آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں قبول کی جاتی ہے اس دعا کرنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا پر آمین کہتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے حق میں خیر کی دعا کرتا ہے، فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تجھے بھی یہی چیز عطا ہو، پھر صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بازار کی طرف گیا تو میری ملاقات حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ہوگئی، پس انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

(۲۹۷۶۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (ابوداؤد ۱۵۳۰۔ ترمذی ۱۹۸۰)

(۲۹۷۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: افضل ترین دعا کسی آدمی کا غیر حاضر شخص کے لیے دعا کرنا ہے۔

(۲۹۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

لأَخِيهِ وَهُوَ غَائِبٌ لاَ تُرَدُّ ، قَالَ :وَقَالَتْ :إِلَى جَنْبِهِ مَلَكٌ لاَ يَدْعُو لَهُ بِخَيْرٍ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ :آمِين وَلَكَ.

(۲۹۷۷۰) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ مسلمان آدمی کی اپنے غیر موجود بھائی کے حق میں کی گئی دعا کبھی رد نہیں جاتی، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: دعا کرنے والے کے پہلو میں ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے حق میں خیر کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(۲۹۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :سَمِعْت النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلْمَرْءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ لأَخِيهِ ، فَمَا دَعَا لأَخِيهِ بِدَعْوَةٍ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ :وَلَكَ بِمِثْلٍ. (مسلم ۲۰۹۴۔ ابو داؤد ۱۵۲۹)

(۲۹۷۷۱) حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ آدمی کی اپنے غیر حاضر بھائی کے حق میں کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے، پس وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(٤) العزم فِي الدّعاءِ

دعاء میں پختہ یقین کا بیان

(۲۹۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلا يَقُلِ :اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

(بخاری ۶۳۳۸۔ مسلم ۲۰۶۳)

(۲۹۷۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جب بھی تم میں سے کوئی ایک دعا کرے تو اس کو چاہیے پختہ یقین کے ساتھ دعا کرے، ایسا مت کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، پس یقیناً اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۹۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ :اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ، وَلْيَعْزِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ.

(ابو داؤد ۱۴۷۸۔ ترمذی ۳۴۹۷)

(۲۹۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی ایسا مت کہے: اگر تو چاہے تو میری بخشش فرما، بلکہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنی دعا میں پختہ یقین پیدا کرے، پس یقیناً اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۹۷۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ لابْنِ أَبِي السَّائِبِ قَاصِّ أَهْلِ مَكَّةَ

اجْتَنِبَ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ ، وَهُمْ لاَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. (طبرانی ۵۴)

(۲۹۷۷۴) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن ابی السائب جو کہ اہل مکہ کا قصہ گو ہے سے فرمایا: تم دعا میں تکلف اختیار کرنے سے بچو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے واقف ہوں، وہ لوگ تکلف نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲۹۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثنا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو نَوْفَلُ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ ، وَيَدَعُ مَا بَيْنَ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۱۴۷۷)

(۲۹۷۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور جو اس کے درمیان ہوتیں وہ چھوڑ دیتے تھے۔

(۲۹۷۷۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :إِذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

(۲۹۷۷۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تم اللہ سے سوال کرو تو پختہ یقین کے ساتھ کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۵) فِي فضلِ الدّعاءِ

دعا کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن ذَرٍّ ، عَن يُسَيْعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ، ثُمَّ تَلا :﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ... الآيَةَ.

(ترمذی ۳۲۴۷۔ ابو داؤد ۱۴۷۴)

(۲۹۷۷۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا بھی عبادت ہے، پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارا رب فرماتا ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

(۲۹۷۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مِنكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الإِجَابَةِ.

(ترمذی ۳۵۴۸)

(۲۹۷۷۸) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جس شخص کے سامنے دعا کی حقیقت کھل گئی پس اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے۔

(۲۹۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ. (بخاری ۶۵۸۔ ابن ماجه ۳۸۲۷)

(۲۹۷۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔

(۲۹۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ قَالَ :قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاثٍ :إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ ، وَإِمَّا يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ ، وَإِمَّا أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ من السُّوءِ بِمِثْلِهَا، قَالُوا :إِذًا نُكْثِرُ يَا نبي الله ، قَالَ :اللَّهُ أَكْثَرُ. (بخاری ۷۱۰۔ احمد ۱۸)

(۲۹۷۸۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا میں کوئی گناہ اور قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین باتوں میں ایک عطاء فرماتے ہیں: یا تو اس شخص کے لیے جلد ہی اس کی دعا کو پورا فرما دیتے ہیں یا اس کی دعا کو آخرت میں ذخیرہ فرما دیتے ہیں یا اس سے اس جیسی کوئی بُرائی دور فرما دیتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بھی کثرت سے عطا فرمائے گا۔

(۲۹۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ : كَانَ يُقَالُ :إِذَا بَدَأَ الرَّجُلُ بِالثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ ، فَقَدِ اسْتَوْجَبَ ، وَإِذَا بَدَأَ بِالدُّعَاءِ قَبْلَ الثَّنَاءِ كَانَ عَلَى رَجَاءٍ.

(۲۹۷۸۱) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا تھا: جب آدمی دعا سے قبل اللہ کی ثنا بیان کرتا ہے تو یقیناً اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، اور جب اللہ کی ثنا سے قبل دعا سے ابتدا کرتا ہے تو اس کی دعا کو قبولیت کی امید ہوتی ہے۔

(۲۹۷۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ.

(۲۹۷۸۲) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے جب کوئی مسلمان دعا کرے اور وہ دعا قبول نہ ہو تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

(۲۹۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرَقِ. (حاکم ۵۰۷)

(۲۹۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں وہی لوگ نجات پائیں گے جو ڈوبنے والے کی دعا کی طرح دعا کریں گے۔

(۲۹۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :الَّذِي يَدْعُو.

(۲۹۷۸۴) اس سند کے ساتھ بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ماقبل جیسا ارشاد منقول ہے مگر اس میں دعا کی جگہ اَلَّذِی یَدْعُو کے الفاظ ہیں۔

(۲۹۷۸۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، حدَّثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، وَيُونُسُ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ : جِدُّوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مَنْ يُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ.

(۲۹۷۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ دعا میں خوب کوشش کیا کرو اس لیے کہ جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

(٦) الرّجل يخاف السّلطان ما يدعو؟

جو شخص بادشاہ سے ڈرتا ہو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ إِمَامٌ يَخَافُ تَغَطْرُسَهُ وَظُلْمَهُ فَلْيَقُلِ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السبع وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلان وَأَحْزَابِهِ وَأَشْيَاعِهِ أَنْ يَفْرُطُوا عَلَيَّ ، أَوْ أَنْ يَطْغَوْا ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ إِلاَّ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ زَادَ فِيهِ : قَالَ الأَعْمَشُ : فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ : مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالإِنْسِ. (بخاری ۷۰۷)

(۲۹۷۸۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک پر کوئی امام مسلط ہو اور آدمی اس کے غصہ اور ظلم سے ڈرتا ہو پس چاہیے کہ وہ اس طرح کہے: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب تو میرا مددگار بن جا فلاں سے اور اس کے لشکروں سے اور اس کے حامیوں سے کہ وہ لوگ مجھ پر زیادتی کریں، یا وہ سرکشی کریں، تیرا پڑوسی عزت والا ہے، اور بڑی ہے تیری تعریف، اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے علاوہ،

مگر ابو معاویہ نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے: اعمش کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی، تو انہوں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی مگر ابراہیم رحمہ اللہ نے اس جملہ کا اضافہ فرمایا: ''جن اور انسان کے شر سے''۔

(۲۹۷۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حدَّثنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيْكَ فَقُلْ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الأَرْضِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

(۲۹۷۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تو کسی خوفناک بادشاہ کے پاس حاضر ہو اور تو ڈرتا ہو کہ وہ تجھ پر سختی کرے گا، پس تو تین مرتبہ یوں کہہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق میں زیادہ عزت والا ہے، میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو کہ ساتوں آسمانوں کو روکنے والا ہے کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے زمین پر گر پڑیں، تیرے فلاں بندے کے شر سے، اور اس کے لشکروں اور پیروکاروں اور اس کے حامیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا مددگار بن جا، تیری اونچی ثناء ہے، اور تیرا پڑوسی معزز ہے، اور تیرا نام برکت والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲۹۷۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ يُحْمَلُ ، مَا نَشُكُّ فِي قَتْلِهِ ، قَالَ : فَرَأَيْته حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ مَا نَدْرِي مَا هُوَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ : لَقَدْ جِيءَ بِكَ ، وَمَا نَشُكُّ فِي قَتْلِكَ ، فَرَأَيْتُكَ حَرَّكْتَ شَفَتَيْكَ بِشَيْءٍ مَا نَدْرِي مَا هُوَ ، قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ رَبَّ إِبْرَاهِيمَ وَرَبَّ إِسْحَاقَ وَرَبَّ يَعْقُوبَ وَرَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ زِيَادٍ.

(۲۹۷۸۸) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں زیاد بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی کو گھسیٹتے ہوئے لایا گیا، ہمیں اس کے قتل ہونے میں کوئی شک نہیں تھا، عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا اس کے ہونٹ ہلکی سی حرکت کر رہے ہیں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس زیاد نے اس کو آزاد کر دیا، پس لوگوں میں ایک آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: تحقیق تجھے لایا گیا تھا اور ہمیں تیرے قتل ہونے میں کوئی شک نہیں تھا پس میں نے تجھے دیکھا کہ کسی چیز کی وجہ سے تیرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟ آدمی نے کہا پھر زیاد نے تجھے آزاد کر دیا! وہ شخص کہنے لگا! میں نے یہ دعا پڑھی تھی: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام کے پالنے والے اور اسحاق علیہ السلام کے پالنے والے اور یعقوب علیہ السلام کے پالنے والے، اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب، اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے، مجھ سے زیاد کے شر کو دور فرما۔

(۲۹۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَخَلا بِهَا فَقَالَ : إِذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ ، أَوْ أَمْرٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَظِيعٌ فَاسْتَقْبِلِيهِ بِأَنْ تَقُولِي : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ : فَبَعَثَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقُلْتُهُنَّ ، فَلَمَّا قُمْت بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : لقد بَعَثْتُ إِلَيْك ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَكَ وَلَقَدْ صِرْت ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْك ، سَلْنِي حَاجَتَك. (نسائی ۱۰۴۶۳)

(۲۹۷۸۹) حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اس کو تنہائی میں لے جا کر یہ نصیحت فرمائی: جب بھی تجھے موت آئے یا دنیا کے کاموں سے کوئی برا کام پیش آ جائے، پس تو ان الفاظ کے ساتھ اس کا استقبال کر،

کوئی معبود نہیں ہے سوائے اس اللہ کے جو کہ حکمت والا اور سخی ہے، اللہ جو کہ عرش عظیم کا رب ہے، ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس حجاج کو میری طرف بھیجا گیا، تو میں نے ان کلمات کو ادا کیا: پھر جب میں اس کے سامنے کھڑا ہوا وہ کہنے لگا: تحقیق مجھے تیری طرف بھیجا گیا تھا اور میں چاہ رہا تھا کہ میں تیری گردن اُڑا دوں، اور اب تو اور تیرے اہل خانہ میں سے کوئی بھی ہو وہ میرے لیے بہت معزز ہو گیا ہے تو مجھ سے اپنی ضرورت کے مطابق مانگ لے۔

(۲۹۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ مِنْ خَاصَّةِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِلَهَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَافِنِي ، وَلاَ تُسَلِّطَنَّ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لاَ طَاقَةَ لِي بِهِ ، وَذُكِرَ أَنَّ رَجُلاً أُتِيَ أَمِيرًا فَقَالَهَا ، فَأَرْسَلَهُ.

(۲۹۷۹۰) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی امام شعبی رحمہ اللہ کا خاص آدمی بن جاتا تو وہ اس کو یہ دعا بتلاتے تھے: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے معبود اور ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے معبود! مجھے عافیت دے، اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی مجھ پر مسلط نہ فرما جس کے مقابلہ کی میں طاقت نہ رکھتا ہوں۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا گیا پس اس نے یہ کلمات کہے، تو امیر نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۲۹۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ : مَنْ خَافَ مِنْ أَمِيرٍ ظُلْمًا فَقَالَ : رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْهُ.

(۲۹۷۹۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی افسر کے ظلم سے ڈرتا ہے تو وہ یہ کلمات کہہ لے: میں اللہ کو رب ماننے، اور اسلام کو دین ماننے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے اور قرآن کو قاضی اور امام ماننے پر راضی ہوں، تو اللہ اس کو اس کے خوف سے نجات عطا فرما دیں گے۔

(۷) الدّعاء بالعافية

عافیت کی دعا کرنے کا بیان

(۲۹۷۹۲) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي بكير قَالَ : حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُول سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْقَيْظِ عَامَ الأَوَّلِ : سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى.

(ترمذی ۳۵۵۸۔ احمد ۳)

(۲۹۷۹۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال کی گرمیوں میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم

لوگ اللہ سے عافیت اور آخرت اور دنیا میں یقین کا سوال کرو۔

(۲۹۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الأَوَّلِ ، وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ يَقُولُ : سَلُوا اللَّهَ الْيَقِينَ وَالْعَافِيَةَ.

(۲۹۷۹۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال قریب کے زمانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اللہ سے عافیت اور یقین طلب کرو۔

(۲۹۷۹٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي ، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي ، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ ، سَمِعْتُكَ ، وَأَنْتَ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً قَالَ : يَا بُنَيَّ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ.

(۲۹۷۹۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ میں سنتا تھا میرے والد صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ تو میرے جسم میں مجھے عافیت بخش دے، اے اللہ! تو میرے دیکھنے میں مجھے عافیت بخش دے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے'' پس میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں آپ کو سنتا ہوں آپ صبح وشام یہ دعا پڑھتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: اے میرے لاڈلے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے والا ہوں۔

(۲۹۷۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي ، قَالَ : سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (بخاری ۷۲۶۔ ترمذی ۳۵۱۴)

(۲۹۷۹۵) حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز سکھا دیں جس کا میں اپنے رب سے سوال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرو۔

(۲۹۷۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا سَأَلَ اللَّهَ عَبْدٌ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْأَلَهُ الْعَافِيَةَ.

(ترمذی ۳۵۴۸)

(۲۹۷۹۶) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی آدمی اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ سے عافیت کا سوال کرے۔

(۲۹۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنِّي لَوْ عَرَفْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا إِلاَّ الْعَافِيَةَ.

(۲۹۷۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر میں جان لوں کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں اللہ سے صرف عافیت کا سوال کروں۔

(۲۹۷۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رجل فَقَالَ: كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قل اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الأَرْبَعَ إِلاَّ الإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلاءِ يَجْمَعن لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ. (مسلم ۲۰۷۳۔ احمد ۴۷۲)

(۲۹۷۹۸) حضرت ابو مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا: جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کہہ: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اور مجھے بخش دے، اور مجھے عافیت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا کر، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کے علاوہ اپنی چاروں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: پس یہ ساری چیزیں تیرے دین و دنیا کو شامل ہیں۔ (یا جمع کرتی ہیں)

(۲۹۷۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بريدة قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِي فِيهَا أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (ترمذی ۳۵۱۳۔ ابن ماجہ ۳۸۵۰)

(۲۹۷۹۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ کون سی رات لیلۃ القدر کی ہے؟ تو میں اس رات میں کثرت سے یہ دعا کرتی: میں اللہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔

(۲۹۸۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي هِلالَ بْنَ يَسَافَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَاذَا أَسْأَلُ قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(بخاری ۹۳۵۔ مسلم ۱۳)

(۲۹۸۰۰) حضرت ابو الحسن ھلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہوتی ہے، مسلمان بندہ اس گھڑی سے موافقت نہیں کرتا اور اللہ سے بھلائی کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں تو ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس میں کیا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کر۔

(۸) مَنْ كَانَ يدعو بِالْغِنى

جو شخص مالداری کی دعا کرتا ہو

(۲۹۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمَّهُ أَبَا

صِرْمَةَ كَانَ يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك غِنَايَ وَغِنَى مَوَالِيَّ. (بخاری ۶۶۲۔ احمد ۴۵۳)

(۲۹۸۰۱) حضرت ابوصرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے غنی اور اپنے رشتہ داروں کے غنی کا سوال کرتا ہوں۔

(۲۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سعد ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعِفَّةَ وَالْغِنَى.

(مسلم ۲۰۸۷۔ ترمذی ۳۴۸۹)

(۲۹۸۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور تیرے ماسوا سے بے نیازی کا۔

(۲۹۸۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ فَالِقَ الإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَقُوَّتِي فِي سَبِيلِك. (مالك ۲۱۲)

(۲۹۸۰۳) حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اے اللہ! صبح کو پھاڑ کر طلوع کرنے والے، اور رات کو باعث سکون بنانے والے، اور سورج اور چاند کو اندازے سے چلانے والے، مجھ سے قرض کو دور فرما، اور مجھے فقر وغریبی سے بے نیاز کر دے، اور مجھے میرے سننے اور میرے دیکھنے اور میری طاقت تیرے راستے میں استعمال کرنے سے فائدہ پہنچا۔

(۲۹۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا دَعَا قَالَ: اللَّهُمَّ أَغْنِنِي وَأَغْنِ مَوْلاَيَ.

(۲۹۸۰۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب بھی دعا کرے وہ یوں کہے: اے اللہ! تو مجھے اور میرے رشتہ داروں کو اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

(۲۹۸۰۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الأَمْنَ وَالإِيمَانَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْغِنَى وَالْعَفَافَ.

(۲۹۸۰۵) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے امن و ایمان کا، صبر و شکر کا، اور بے نیازی اور پاکدامنی کا طالب ہوں۔

(۹) فیمن کان یقول یا مقلّب القلوب

اس شخص کا بیان جو یوں دعا کرتا ہو: اے دلوں کو پھیرنے والے!

(۲۹۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ ، فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا. (ترمذی ۲۱۴۰۔ احمد ۱۱۲)

(۲۹۸۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے ہیں، پس کیا پھر بھی آپ کو ہمارے بارے میں ڈر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یقیناً لوگوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جن کو اللہ پھیرتا رہتا ہے۔

(۲۹۸۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ ، حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ سَلَمَةَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ ، قَالَتْ : كان أَكْثَرُ دُعَائِهِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أُمَّ سَلَمَةَ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آدَمِيٍّ إِلاَّ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ ، مَا شَاءَ أَقَامَ ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَ. (ترمذی ۳۵۲۲۔ احمد ۲۹۴)

(۲۹۸۰۷) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دعا کثرت سے کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے دین پر قائم رکھتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(۲۹۸۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

(۲۹۸۰۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔

(۲۹۸۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ،

إِنَّكَ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ، قَالَ :يَا عَائِشَةُ ، أَو مَا عَلِمْتِ أَنَّ الْقُلُوبَ ، أَوْ قَالَ :قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَي اللهِ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى هُدًى قَلَبَهُ ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى ضَلالَةٍ قَلَبَهُ . (نسائی ۷۷۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۲۹۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرماتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ یہ دعا فرمار ہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نہیں جانتی کہ لوگوں کے دل، یا یوں فرمایا: آدم کے بیٹے کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اللہ جب چاہتے ہیں اس کے دل کو ہدایت کی طرف پھیر دیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں اس کے دل کو گمراہی کی طرف پھیر دیتے ہیں؟''

(۱۰) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا خرج مِن منزِلِهِ

جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَن مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:قالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ ، أَوْ أَضِلَّ ، أَوْ أَظْلِمَ ، أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. (ابو داؤد ۵۰۵۳)

(۲۹۸۱۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ گھر سے نکلتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں لغزش کروں یا میں گمراہ ہوں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا میں کسی کو ناواقف رکھوں یا کوئی مجھے ناواقف بنائے۔

(۲۹۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ترمذی ۳۴۲۷۔ نسائی ۷۹۲۳)

(۲۹۸۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس سند کے ساتھ بھی ماقبل حدیث جیسا مضمون مروی ہے۔

(۲۹۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:مَنْ قَالَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلاةِ:اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْك وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا لَمْ أخرجه أَشَرًا ، وَلا بَطَرًا ، وَلا رِيَاءً ، وَلا سُمْعَةً خَرَجْته ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ ، أَسْأَلُك أَنْ تُنْقِذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ إِلاَّ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْصَرِفَ ، وَوَكَّلَ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ. (احمد ۱

(۲۹۸۱۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے جائے اور یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں آپ سے اس حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا آپ پر ہے، اور اپنے اس چلنے کے حق کے ساتھ، میں نہیں نکلا غرور کرتے ہوئے اور نہ

اکڑ کر چلتے ہوئے، اور نہ ہی ریا کاری کے لیے، اور نہ ہی شہرت حاصل کرنے کے لیے، میں تو آپ کی رضا کی چاہت میں نکلا ہوں، اور آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے جہنم سے بچا لیں اور آپ میرے گناہوں کی بخشش فرما دیجیے، یقیناً آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش کرنے والا نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس بندے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے، اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کی ذمہ داری لگا دیتے ہیں وہ اس شخص کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲۹۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ :إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ مَنْزِلِهِ اسْتَقْبَلَتْهُ الشَّيَاطِينُ ، فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ :هُدِيتَ ، وَإِذَا قَالَ :تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ قَالَتْ: كُفِيت ، وَإِذَا قَالَ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ قَالَتْ :حُفِظْت ، فَتَقُولُ الشَّيَاطِينُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ :مَا سَبِيلُكُمْ عَلَى مَنْ كُفِيَ وَهُدِيَ وَحُفِظَ. (ابو داؤد ۵۰۵۴۔ عبدالرزاق ۱۹۸۲۷)

(۲۹۸۱۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو بہت سارے شیاطین اس کا استقبال کرتے ہیں، پس جب وہ کہتا ہے: میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلا، فرشتے کہتے ہیں: تجھے ہدایت دی گئی، اور جب وہ آدمی کہتا ہے: میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، فرشتے کہتے ہیں: تیری کفایت کی گئی ہے، اور جب وہ آدمی کہتا ہے: گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے، فرشتے کہتے ہیں: تیری حفاظت کی گئی ہے۔ پس پھر شیاطین ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تم لوگ کیسے اس شخص پر سرکشی کر سکتے ہو جس کی کفایت کی گئی ہو، اور جس کو ہدایت دی گئی ہو، اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔

(۲۹۸۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ قَالَ : إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ ، وَلا حول ولا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، تلقت الشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالُوا :هَذَا عَبْدٌ قَدْ هُدِيَ وَحُفِظَ وَكُفِيَ فَلا سَبِيلَ لَكُمْ عَلَيْهِ ، فَيَتَصَدَّعُونَ عَنْهُ.

(۲۹۸۱۴) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے اور یہ کلمات کہتا ہے: میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلا، اور میں نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا، اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے تو شیاطین ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں: اس شخص کو ہدایت دی گئی ہے۔ اور اس کی حفاظت کی گئی ہے، اور اس کی کفایت کی گئی ہے، پس تمہیں اس پر کوئی تسلط حاصل نہیں ہے، پھر وہ اس بندے سے دور ہو کر بھاگ جاتے ہیں اور اس سے باز رہتے ہیں۔

(۱۱) دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعا: اے اللہ! مجھے برف سے پاک فرما دے

(۲۹۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (بخاری ۶۳۶۸۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۸۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میری غلطیوں کو برف سے اور اولے سے دھو دیجئے اور میرے دل کو غلطیوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے آپ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف فرما دیتے ہیں، اور میرے اور میری غلطیوں کے درمیان اتنا لمبا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

(۲۹۸۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

(مسلم ۳۴۶۔ ترمذی ۳۵۴۷)

(۲۹۸۱۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! آپ مجھے بارانی برف اور اولے، اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ سے پاک کر دیں، اے اللہ! آپ مجھے گناہوں سے پاک فرما دیں، اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔

(۲۹۸۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ : اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ وَنَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (طبرانی ۶۹۵۰)

(۲۹۸۱۷) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے بارانی برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ سے پاک فرما دیں، اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف فرما دیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دیں جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

(۲۹۸۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :بِأَبِي وَأُمِّي ، أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ ، أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :أَقُولُ :اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ :اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ. (مسلم ۱۴۹۔ ابن ماجہ ۸۰۵)

(۲۹۸۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان

کچھ دیر خاموش رہتے تھے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں، میں تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاموش رہنے کو دیکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا لمبا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ! آپ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دیں جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف فرماتے ہیں، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو پانی، اولے اور بارانی برف سے دھو دیں۔

(۲۹۸۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

(۲۹۸۱۹) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میت پر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! آپ اس کو پانی اور بارانی برف اور اولے سے دھو دیجیے۔ اور اس کے گناہوں کو ایسے پاک وصاف فرما دیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔

(۱۲) الرّعد ما يدعى به له ؟

بادلوں کی گرج کے وقت کیا دعا مانگی جائے؟

(۲۹۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ الشَّدِيدَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ ، وَلا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۲۹۸۲۰) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت گرج کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں اپنے عذاب کے ذریعہ سے ہلاک مت فرما، اور نہ ہی ہمیں اپنے غصہ کی وجہ سے قتل کر، اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرما۔

(۲۹۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعَهُ مِنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۲۹۸۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب بھی بجلی کی کڑک سنتے تو فرماتے: اللہ پاک ہے اور اپنی سب تعریفوں کے ساتھ ہے، اللہ پاک ہے جو کہ عظمت والا ہے۔

(۲۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ : سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ.

(۲۹۸۲۲) حضرت ابن طاوس ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ ان کے والد جب بجلی کی گرج سنتے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کی تو نے پاکی بیان کی ہے۔

(۲۹۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ : مَنْ سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ بِحَمْدِهِ لَمْ تُصِبْهُ صَاعِقَةٌ.

(۲۹۸۲۳) حضرت ابن ابی زکریا ولیٹیلیز فرماتے ہیں: جو شخص گرج کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے اور اپنی سب تعریفوں کے ساتھ ہے، تو آسمانوں سے گرنے والی بجلی اسے نہیں پہنچ سکے گی۔

(۲۹۸۲٤) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ ، وَقَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلاَئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا لَوَعِيدٌ لأَهْلِ الأَرْضِ شَدِيدٌ.

(۲۹۸۲۴) حضرت عامر بن عبداللہ ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بجلی کی گرج کی آواز سنتے تو بات چیت کرنا چھوڑ دیتے اور فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی فرشتوں نے تمام تعریفوں کے ساتھ بیان کی ہے اور فرشتوں نے بھی پاکی بیان کی ہے اس سے ڈر کر پھر فرماتے: یہ گرج زمین والوں کے لیے بہت سخت وعید ہے۔

(۲۹۸۲۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۲۹۸۲۵) حضرت جعفر بن بُرقان ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں تو اپنے غصہ سے قتل نہ فرما، اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک مت کر، اور ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرما۔

(۲۹۸۲٦) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنِيهِ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ النَّخَعِيُّ ابْنُ يَزِيدَ ، إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلاَئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

(۲۹۸۲۶) حضرت جامع بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسود نخعی بن یزید ولیٹیلیز بجلی کی گرج کی آواز سنتے تھے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کے خوف سے رعد اور تمام فرشتے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں تمام تعریفوں کے ساتھ۔

(۲۹۸۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ. (بخاری ۷۲۱۔ ترمذی ۳۴۵۰)

(۲۹۸۲۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بادلوں کی گرج اور بجلی کے کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے: اے اللہ! ہمیں اپنے غصہ سے قتل نہ فرما، اور نہ ہی ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک کر، اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا کر۔

(۱۳) ما یدعی بِهِ لِلرِّیحِ إذا هبّت ؟

جب ہوا چلے تو کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللهِ ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ ، وَلَكِنْ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا وَسَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا. (ابن ماجه ۳۷۲۷)

(۲۹۸۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: تم لوگ ہوا کو بُرا بھلا مت کہو، پس یہ تو اللہ کی مہربانی ہے، جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ لیکن تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے، اور اللہ سے اس کی خیر و بھلائی کو طلب کرو۔

(۲۹۸۲۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ : لاَ تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

(ترمذی ۲۲۵۲۔ احمد ۱۲۳)

(۲۹۸۲۹) حضرت عبد الرحمن بن أبزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبَی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تم لوگ ہوا کو بُرا مت کہو، جب تم اسے نا پسند سمجھنے لگو تو یوں کہو: اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اور جس وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے، اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اس کے شر سے، اور جس وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔

(۲۹۸۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : هَاجَتْ رِيحٌ ، أَوْ هَبَّتْ رِيحٌ فَسَبُّوهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لاَ تَسُبُّوهَا ، فَإِنَّهَا تَجِيءُ بِالرَّحْمَةِ وَتَجِيءُ بِالْعَذَابِ ، وَلَكِنْ قُولُوا : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً ، وَلا تَجْعَلْهَا عَذَابًا.

(۲۹۸۳۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ زوردار آندھی چلی تو لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم اسے بُرا مت کہو۔ پس یقیناً ہوا کبھی رحمت کو لے کر آتی ہے، اور کبھی عذاب کو لاتی ہے، لیکن یوں کہا کرو: اے اللہ! تو اس ہوا کو باعث رحمت بنادے اور تو اس کو باعث عذاب مت بنا۔

(۲۹۸۳۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ فَدَارَتْ يَقُولُ : شُدُّوا التَّكْبِيرَ فَإِنَّهَا مُذْهِبَتُهُ.

(۲۹۸۳۱) حضرت امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب طوفانی آندھی آتی اور بھنور بنتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: بلند

اور زور دار تکبیر کہو پس یقیناً یہ تکبیر اس آندھی کو ختم کر دینے والی ہے۔

(۲۹۸۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا أرسلت فِيهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا قَدَّرْتَ فِيهَا.

(۲۹۸۳۲) حضرت ابوفزارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن مالک رحمہ اللہ جب بھی تیز ہوا چلتی دیکھتے تو فرماتے: اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی خیر، اور جو کچھ آپ نے اس ہوا میں بھیجا ہے اس کی خیر طلب کرتے ہیں، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ آپ نے اس ہوا میں مقرر کیا ہے اس کے شر سے۔

(۲۹۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ ذَكَرَ أن عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا ثَقِيلاً مِنْ أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ فِي صَلاةٍ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ ، فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا ، فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ. (بخاری ۶۸۶۔ ابو داؤد ۵۰۵۸)

(۲۹۸۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یقیناً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے کسی حصہ میں گھنا بادل دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگرچہ نماز پڑھنے میں ہی مشغول ہوں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا استقبال کرتے ہوئے فرماتے: "اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس بھیجے ہوئے بادل کے شر سے" پس اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: اے اللہ! اس ہونے والی بارش کو نفع والا بنا دے۔ دو یا تین مرتبہ پڑھتے۔ پس اگر اللہ بادلوں کو ہٹا دیتا اور بارش نہ ہوتی تو اس بات پر اللہ کی حمد و ثناء کرتے۔

(۲۹۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَن نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا. (بخاری ۱۰۳۲۔ احمد ۹۰)

(۲۹۸۳۴) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو دعا فرماتے: اے اللہ! اس ہونے والی بارش کو نفع مند بنا دے۔

(١٤) ما يدعى بِهِ فِي الاستِسقاءِ ؟

استسقاء میں کیا دعا مانگی جائے؟

(۲۹۸۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَن سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَن شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ ، حَدِّثْنَا ، عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ ، قَالَ : فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيعًا مَرِيًّا عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ ، قَالَ : فَمَا جَمَّعُوا حَتَّى أُحيوا فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا إِلَيْهِ الْمَطَرَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا ، وَلا عَلَيْنَا ، قَالَ: فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالاً .

(ابن ماجه ۱۲۶۹۔ طیالسی ۱۱۹۹)

(۲۹۸۳۵) حضرت شرحبیل بن السمط فرماتے ہیں : ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں؟ پس وہ فرمانے لگے: ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قبیلہ مضر والوں کے لیے پانی کی دعا فرمائیے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے ایسی بارش سے جو زمین کو سبز و شاداب کر دے، نفع بخش ہو، جلد آئے نہ کہ دیر سے، فائدہ پہنچانے والی ہو نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے ابھی ایک جمعہ بھی نہیں گزارا تھا یہاں تک کہ اتنی بارش ہوئی کہ زمین سرسبز و شاداب ہوگئی، پس لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بارش کی شکایت کرنے لگے، پس لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق گھر گرنے لگے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش نازل فرما اور ہم پر مت نازل کر، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ یکا یک بادل دائیں اور بائیں چھٹ گئے۔

(۱۵) مَنْ قَالَ إذا دعوت فابدأ بِنفسِك

جو شخص یوں کہے: جب تم دعا کرو تو اپنے آپ ہی سے ابتدا کرو

(۲۹۸۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَن حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَن ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَذَكَرَ ذَاتَ يَوْمٍ مُوسَى فَقَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى ، لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِ ، وَلَكِنْ قَالَ : ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾. (بخاری ۱۲۲۔ مسلم ۱۸۴۷)

(۲۹۸۳۶) حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے، پس ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام ذکر کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر فرماتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی کچھ اور باتیں بھی بیان فرماتے، لیکن انہوں نے فرمایا: اگر میں اس کے بعد تجھ سے کسی چیز کا پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ مت رکھیو۔ تحقیق مل گیا ہے آپ کو میری طرف سے عذر۔

(۲۹۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا دَعَوْتَ فَابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي فِي أَيِّ دُعَاءٍ يُسْتَجَابُ لَكَ.

(۲۹۸۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے: جب بھی تو کوئی دعا کرے تو اپنی ذات سے ابتدا کر، کیونکہ تو نہیں جانتا تیری کون سی قبولیت کے درجات پا لے۔

(۲۹۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَأَخَا عَادٍ. (ابن ماجه ۳۸۵۲)

(۲۹۸۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ ہم پر اور عاد کے بھائی ہود علیہ السلام پر رحم فرمائے۔

(۲۹۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرْتُ رَجُلاً فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبَ صَدْرِي ، وَقَالَ : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ.

(۲۹۸۳۹) حضرت سعید بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، پس میں نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور اس کے لیے اللہ کی رحمت کی دعا کی، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اپنی ذات سے ابتدا کر۔

(۲۹۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لاِبْنِ أُخْتِهَا : إِنَّكَ أَنْ تَدْعُوَ لِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ الْقَاصُّ.

(۲۹۸۴۰) حضرت ابو الدرداء انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے سے فرمایا: بے شک تو اپنے لیے خود دعا کرے یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ کوئی واعظ تیرے لیے دعا کرے۔

(۱٦) ما رخّص لِلرّجلِ يدعو بِهِ فِي سجودِهِ ؟

آدمی کو سجدے میں جن دعاؤں کی رخصت دی گئی ہے

(۲۹۸٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا ، وَفِي سَمْعِي نُورًا ، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا ، وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا ، وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا ، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا.

(۲۹۸۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری، پس میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کو ڈال دے، اور میرے کان میں نور

ڈال دے، اور میری آنکھوں میں نور ڈال دے، اور میرے آگے نور عطا فرما اور میرے پیچھے نور عطا فرما، اور میرے نیچے سے نور ہی نور کر دے اور مجھ کو نور عظیم عطا کر دے۔

(۲۹۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مِنْ أَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ وَهُوَ سَاجِدٌ :ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي.

(۲۹۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلمہ یہ ہے: کہ اس کا بندہ سجدہ کی حالت میں یہ کلمات کہے: میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو میری بخشش فرما۔

(۲۹۸٤۳) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ ثُوَيرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ:مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا فَقَالَ :يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلاثًا إِلاَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ.

(۲۹۸۴۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی اللہ کے سامنے جھکاتا ہے پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ پھر جب سجدہ سے وہ اپنا سر اُٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲۹۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : كَانَ أَبُو وَائِلٍ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ :رَبِّ إِنْ تَعْفُ عَنِّي تَعْفُ ، عَنْ طَوْلٍ مِنْكَ ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ ، وَلا مَسْبُوقٍ ، ثُمَّ يَبْكِي.

(۲۹۸۴۴) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سجدے کی حالت میں یوں دعا فرماتے تھے: اے میرے مالک! اگر آپ مجھے معاف کریں گے تو یہ معاف کرنا آپ کی مہربانی سے ہوگا اور اگر مجھے عذاب دیں گے تو عذاب دینے میں آپ نہ تو ظلم کرنے والے ہوں گے اور نہ ہی حد سے بڑھا ہوا عذاب دیں گے، پھر حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ رونے لگتے۔

(۲۹۸٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يزِيد بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ:قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ:أَدْلَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ مَرَرْتُ عَلَى رَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَأَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ ، وَسَائِلٌ فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ ، لاَ بَرِيءٌ مِنْ ذَنْبٍ فَأَعْتَذِرَ ، وَلا ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ ، وَلَكِنْ مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ ، فَأَصْبَحَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُعَلِّمُهُنَّ أَصْحَابَهُ إِعْجَابًا بِهَا.

(۲۹۸۴۵) حضرت عبد اللہ بن یزید دمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا، جب میں داخل ہو گیا تو میرا گزر ایک آدمی پر ہوا جو سجدے کی حالت میں یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں ڈرنے والا، پناہ مانگنے والا ہوں پس آپ مجھے اپنے عذاب سے پناہ دیجیے، اور میں سوالی، بھیک مانگنے والا ہوں آپ اپنی مہربانی سے مجھے رزق عطا فرما دیجیے، اور میں گناہوں سے بری نہیں ہوں آپ میرا عذر قبول فرما لیجیے، اور نہ ہی میں طاقت والا ہوں آپ ظالموں سے میری حفاظت فرما

دیجیے، لیکن میں گناہ کر کے معافی مانگنے والا ہوں پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے شاگردوں کو سکھلانا شروع کر دی پسند آنے کی وجہ سے۔

(۲۹۸۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ :رَبِّ ظَلَمْت نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ، قَالَ مُحَارِبٌ :فَإِنَّهُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۲۹۸۴۶) حضرت محارب بن دثار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کیا کرے تو وہ یہ کلمات کہے: اے میرے رب! میں نے اپنی جان سے ظلم کیا ہے تو میری مغفرت فرما۔ حضرت محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیونکہ آدمی اس حالت میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۹۸۴۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :طَلَبْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ أَجِدْهُ ، قَالَتْ :فَظَنَنْت أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ ، أَوْ نِسَائِهِ ، قَالَتْ :فَرَأَيْته وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ. (احمد ۱۴۷۔ حاکم ۲۲۱)

(۲۹۸۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پا سکی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی باندی یا بیوی کے پاس نہ چلے گئے ہوں، فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کی حالت میں پا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ رہے تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما ان کاموں سے جو میں نے چھپ کر کیے ہوں یا اعلانیہ کیے ہوں۔

(۱۷) الرّجل يتعارّ مِن اللّيلِ ، ما يدعو بِهِ ؟

جو آدمی رات کو نیند سے جاگ جائے تو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ رَبِّ ظَلَمْت نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ سَلْخِهَا.

(۲۹۸۴۸) حضرت قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو نیند سے جاگ جائے پھر وہ یہ کلمات کہہ لیا کرے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، اے میرے مالک! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت فرما دے، تو وہ شخص گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو کر نکلے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکلتا ہے۔

(۲۹۸۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ :سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وإله الْمُرْسَلِينَ.

(۲۹۸۴۹) حضرت زید بن صُوحان ؒ فرماتے ہیں: حضرت سلمان ؓ جب رات کو نیند سے بیدار ہو جاتے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جو نبیوں کو پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے۔

(۲۹۸۵۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ هُرَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ كَانَتْ إِذَا تَعَارَّتْ مِنَ اللَّيْلِ تَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ السَّبِيلَ الأَقْوَمَ.

(۲۹۸۵۰) حضرت ابو کثیر ؒ جو کہ ام المؤمنین ام سلمہ ؓ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ ؓ جب رات کو نیند سے جاگ جاتیں تو یہ دعا فرماتیں: میرے مالک! تو بخشش فرما اور رحم فرما، اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب فرما۔

(۲۹۸۵۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَحَرَّكَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ﴿قَدْ جَائَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا﴾.

(۲۹۸۵۱) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جب رات کو جاگ جاتے تو فرماتے: اے لوگو! (تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آ چکی، اور ہم نے تمہاری طرف کھلے روشن نور کو اتارا)۔

(۱۷) السّاعة الّتي يستجاب فيها الدّعاء

وہ گھڑی جس میں دعا قبول کی جاتی ہے

(۲۹۸۵۲) حَدَّثَنَا مَعْن ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ :سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ :حَضْرَةُ النِّدَاءِ فِي الصَّلاَةِ ، والصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. (ابوداؤد ۲۵۳۲۔ ابن حبان ۱۷۶۴)

(۲۹۸۵۲) حضرت ابو حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ کا ارشاد ہے: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا کو واپس اس پر لوٹا دیا جاتا ہو، نماز کے لیے اذان کا وقت ہو، اور اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے صف بندی کرتے وقت۔

(۲۹۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :كَانَ يَأْمُرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُؤَذِّنِينَ.

(۲۹۸۵۳) حضرت محارب بن دثار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا ارشاد ہے کہ: مؤذنین کی اذان کے وقت دعا کا حکم کیا جاتا تھا۔

(۲۹۸۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَان ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدُّعَاءُ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ لاَ يُرَدُّ.

(۲۹۸۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۲۹۸۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي مُرَارَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَفْضَلُ السَّاعَاتِ مَوَاقِيتُ الصَّلاَةِ فَادْعُ فِيهَا.

(۲۹۸۵۵) حضرت ابو مرارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: افضل ترین گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں پس تم ان میں دعا مانگو۔

(۲۹۸۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ :إنَّ السَّاعَةَ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا لِمَنْ دَعَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَقُومُ الإِمَامُ فِي الصَّلاةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا.

(۲۹۸۵۶) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے بے شک جمعہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے وہ یہ ہے: جب امام نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے لوٹ جائے۔

(۲۹۸۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ الدُّعَاءَ لاَ يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فَادْعُوا.

(۲۹۸۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذان اور اقامت کے مابین کی جانے والی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، پس تم لوگ اس میں دعا کرو۔

(۲۹۸۵۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا كَانَ عِنْدَ الأَذَانِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الإِقَامَةِ لَمْ تُرَدَّ دَعْوَةٌ. (ابویعلی ۴۰۹۵۔ طیالسی ۲۱۰۶)

(۲۹۸۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جب اذان کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دعا قبول کی جاتی ہے، اور جب اقامت کا وقت ہوتا ہے تب تو دعا بالکل بھی رد نہیں کی جاتی۔

(۱۹) ما يدعى بِهِ إذا سمع الأذان ؟

وہ دعا جو اذان سنتے وقت مانگی جائے

(۲۹۸۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ إذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ : رَضِيت بِاللهِ رَبًّا ،

وَبِالإِسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :يَا سَعْدُ ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ : لاَ هَكَذَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ. (مسلم ۲۹۰۔ ابو داؤد ۵۲۶)

(۲۹۸۵۹) حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سعد نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے: میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر، اور محمد کو نبی مان کر راضی ہوں، تو اس شخص کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، پھر ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے سعد! اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں؟ حضرت سعد نے فرمایا: نہیں، میں نے صرف اتنی بات رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

(۲۹۸۶۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَن هُرَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولِي عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ :اللَّهُمَّ عند إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلاتِكَ اغْفِرْ لِي. (ابو داؤد ۵۳۱۔ ترمذی ۳۵۸۹)

(۲۹۸۶۰) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: تم مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہا کرو: اے اللہ! تو رات کے آنے کے وقت اور دن کے جانے کے وقت اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کے وقت، اور تیری نماز کے حاضر ہونے کے وقت میں میری مغفرت فرما۔

(۲۰) الكلمات الّتِي تلقّى آدم مِن ربِّهِ

ان کلمات کا بیان جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے

(۲۹۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ :الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَلَقَّى آدَم مِنْ رَبِّهِ :اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ ، عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَارْحَمْنِي وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

(۲۹۸۶۱) حضرت عبد الکریم المکتب فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن یزید بن معاویہ نے ارشاد فرمایا: وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے درج ذیل ہیں: اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے میں نے بُرا کام کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھ پر رحم فرما، اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے، میں نے بُرا کام کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا، پس میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۱) ما يقال فِي دبرِ الصّلواتِ ؟

نماز کے بعد جو کلمات کہے جاتے ہیں

(۲۹۸۶۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ : سُبْحَانَ اللهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ. (مسلم ۴۱۸۔ ترمذی ۳۴۱۲)

(۲۹۸۶۲) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چند پیچھے آنے والے کلمات ایسے ہیں کہ ان کا کہنے والا کبھی خسارہ میں نہیں ہوتا، ہر نماز کے بعد، سبحان اللہ تینتیس مرتبہ (۳۳)، الحمد للہ تینتیس مرتبہ (۳۳)، اللہ اکبر چونتیس مرتبہ (۳۴)۔

(۲۹۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : ثَلاثٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ ، أَوْ قَالَ : قَائِلُوهُنَّ : يُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَيَحْمَدُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ، قَالَ الْحَكَمُ : فَمَا تَرَكْتُهُنَّ بَعْدُ. (بخاری ۶۲۲۔ طیالسی ۱۰۶۰)

(۲۹۸۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ، حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین کلمات ایسے ہیں کہ ان کا کہنے والا، یا فرمایا، ان کے کہنے والے، خسارہ میں نہیں ہوئے: تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہنا، اور تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہنا، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کا کہنا، ہر نماز کے بعد، حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کبھی بھی ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔

(۲۹۸۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۲۹۸۶۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: چند کلمات پیچھے آنے والے ایسے ہیں ان کا کہنے والا خسارہ میں نہیں ہوتا، پھر حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ نے حضرت وکیع رضی اللہ عنہ والی حدیث جیسا مضمون نقل فرمایا۔

(۲۹۸٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.

(۲۹۸۶۵) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے معاملہ کو آسان فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۹۸٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ طَيْسِلَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :

مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ :اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ ، وَكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ ثَلاثًا ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ ، كُنَّ لَهُ فِي قَبْرِهِ نُورًا ، وَعَلَى الْجِسْرِ نُورًا ، وَعَلَى الصِّرَاطِ نُورًا حَتَّى يُدْخِلْنَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

(۲۹۸۶۶) حضرت طیسلہ ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر جنہ کا ارشاد ہے: جو شخص نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھا رہے اور یہ کلمات کہے: اللہ بڑی کبریائی والا ہے، طاق اور جفت عدد کے مطابق، اور اللہ کے کلمات مکمل، پاکیزہ اور بابرکات ہیں۔ تین مرتبہ، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تین مرتبہ۔ تو یہ کلمات اس شخص کے لیے قبر میں نور بن جائیں گے، اور پل صراط پر نور بن جائیں گے، یہاں تک کہ اس بندے کو جنت میں داخل کروائیں گے یا فرمایا: وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۲۹۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَعَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ، وَجَاهُكَ خَيْرُ الْجَاهِ، وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَؤُهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِي السَّقِيمَ، وَتُنَجِّي مِنَ الْكَرْبِ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ لِمَنْ شِئْتَ ، لَا يُجْزِءُ بِآلائِكَ أَحَدٌ ، وَلا يُحْصِي نَعْمَائَكَ قَوْلُ قَائِلٍ يَعْنِي :كُلٌّ يَقُولُ بَعْدَ الصَّلاةِ.

(ابو یعلی ۴۳۶)

(۲۹۸۶۷) حضرت عاصم بن ضمرہ ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت علی جنہ یوں دعا فرماتے تھے: تیرا نور مکمل ہوا پھر تو نے ہدایت عطا فرمائی، پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں، اور تیری حلم و بردباری عظیم ہوئی پھر تو نے درگزر فرمایا، پس تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، اور تیرا ہاتھ کشادہ ہوا، پھر تو نے عطا فرمایا پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں، ہمارے رب! تیرا چہرہ تمام چہروں میں معزز ترین ہے، اور تیرا مرتبہ سب مرتبوں والے سے بہتر ہے، اور تیرا عطیہ افضل ترین اور فائدہ مند عطیہ ہے، ہمارے رب کی اطاعت کی جائے تو وہ ممنون ہوتا ہے، اور ہمارے رب کی نافرمانی کی جائے تو وہ مغفرت کرتا ہے، اور مجبور و پریشان کی پکار کا جواب دیتا ہے، اور تو مصیبت و تکلیف کو دور کرتا ہے، اور تو بیماروں کو شفا دیتا ہے، اور جس کے لئے چاہتا ہے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، کوئی شخص بھی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دے سکتا، اور کہنے والے کی بات تیری نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتی، یہ سب کلمات آپ جنہ فرض نماز کے بعد کہتے تھے۔

(۲۹۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ :رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ ، وَلا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۲۹۸٦۸) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں چاہے میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مکمل شر سے، میں اس کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے نیک بندوں نے آپ سے سوال کیا ہے، اور میں اس شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے آپ کے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، اب ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم سے ہماری برائیں دور کردے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا، یقیناً تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(۲۹۸٦۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُنَّ ، وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ، قَالَ شُعْبَةُ : لاَ أَدْرِي اللَّهُ أَكْبَرُ قَبْلُ ، أَوِ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

(۲۹۸٦۹) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھ لیتے پھر یہ دعا فرماتے: اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر جائے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے وہ بھر جائے۔ حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا: پہلے اللہ سب سے بڑا ہے کہا یا یوں کہا: اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں تعریف، پاکیزہ اور بابرکت ہے، نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے اور اس کے لیے ہی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سلام پھیر دیتے۔

(۲۹۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ : كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلاةِ ، قَالَ : فَأَمْلاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ ، قَالَ : فَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(۲۹۸۷۰) حضرت وراد رحمہ اللہ جو کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کون سے کلمات فرماتے تھے؟ حضرت وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کلمات مجھے لکھوا دیے، اور وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ کلمات لکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: ''نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے، جو کہ تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کا ہی ملک ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! جس کو تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(۲۹۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي تَقُولُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ فِي آخِرِ صَلاتِهِ.

(۲۹۸۷۱) حضرت صلۃ بن زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کے بعد یہ کلمات کہتے سنا: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، تو برکت والا ہے، اے صاحب عظمت اور بزرگی والے۔'' پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات فرماتے ہوئے سنا، تو میں نے ان سے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات فرماتے سنا ہے جو آپ نے ادا کیے، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یقیناً میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آخر میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۹۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ يَقُولُ: لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، وَلا نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ، ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ. (مسلم ۴۱۶۔ ابوداؤد ۱۵۰۲)

(۲۹۸۷۲) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ جو کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یوں کلمہ پڑھا کرتے تھے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی طاقت صرف اللہ کی مدد سے ہے، اور ہم اس کی ہی عبادت کرتے ہیں، اسی کی نعمت ہے، اور اسی کی مہربانی ہے، اور اس کے لیے اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کی ذات کے، دین کے لیے اخلاص اپنائے ہوئے اگر چہ کافروں کو برا ہی لگے۔ پھر حضرت عبد اللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہی کلمات فرماتے تھے۔

(۲۹۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَمُدُّ بِالْغَرْبِ ، قَالَتْ :وَأَنَا وَالله إِنِّي لأَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرَّحَا ، فَقَالَ :لَهَا :ائْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدْ أَتَاهُ سَبْيٌ ائْتِيهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُكِ خَادِمًا ، فَانْطَلَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمَا فَقَالَ : إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لأُخْدِمَكُمَا خَادِمًا ، وَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ ، فَإِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ :تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْكَ مِئَةٌ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله ، عنه :فَمَا أَعْلَمُنِي تَرَكْتُهَا بَعْدُ ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْكَوَّاءِ :وَلا لَيْلَةَ صِفِّينَ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :قَاتَلَكُمَ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، وَلا لَيْلَةَ الصِّفِّينِ. (ابن ماجه ۳۱۵۲۔ احمد ۷۹)

(۲۹۸۷۳) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کنویں کا ڈول کھینچنے کی وجہ سے میرا سینہ درد کر رہا ہے، تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں بھی درد رہتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند غلام آئے ہیں، تم ان کے پاس جاؤ تو شاید وہ تمہیں خدمت کے لیے کوئی خادم عطا فرما دیں۔ پھر یہ دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے جب دونوں پہونچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میرے پاس اس لیے آئے ہو کہ میں تمہیں خدمت کے لیے کوئی خادم عطا کروں، اور یقیناً میں تمہیں عنقریب ایک ایسی چیز بتاؤں گا جو تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہوگی، اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ چیز بتا دوں جو تمہارے حق میں خادم سے بھی بہتر ہے: ''تم دونوں ہر نماز کے بعد اور جب رات کو بستر پر لیٹنے لگو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، تو یہ پورے سو (۱۰۰) ہو جائیں گے۔''

حضرت علی فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں اس کے بعد کبھی میں نے ان کلمات کو چھوڑا ہو، اس پر عبداللہ بن الکواء کہنے لگا: جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عراق والو! اللہ تمہیں ہلاک کرے، جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑے۔

(۲۹۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُلَّتَانِ لاَ يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا رَجُلٌ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَفْعَلُهُمَا قَلِيلٌ قِيلَ :مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ :الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، يُسَبِّحُ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاتِهِ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِئَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ :وَلَقَدْ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّهُنَّ فِي يَدِهِ وَيُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَيَحْمَدُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ عِنْدَ مَضْجَعِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِئَة فَذَلِكَ مِئَة عَلَى اللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ ، فَأَيُّكُمْ يُذْنِبُ فِي اللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِئَةٍ. (ابن ماجہ ۹۲۶۔ ترمذی ۳۴۱۰)

(۲۹۸۷۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو اچھی عادتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان عادات کی حفاظت کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں آسان ہیں اور پھر بھی ان کے کرنے والے تھوڑے ہیں، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دو عادات کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں، جو شخص ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، اور دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے گا تو یہ زبان سے کہنے کے اعتبار سے ڈیڑھ سو (۱۵۰) ہیں اور ترازو پر وزن کرنے کے اعتبار سے ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) ہوں گی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انگلیوں پر بھی شمار فرمایا اور دوسری (۲) اچھی عادت یہ ہے کہ آدمی رات کو بستر پر لیٹتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے گا، تو یہ زبان سے کہنے کے اعتبار سے سو (۱۰۰) ہیں اور ترازو پر وزن کے اعتبار سے ہزار ہوں گے۔ پس تم میں سے کون ہے جو رات کو ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟''

(۲۹۸۷۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً. (احمد ۳۰۵۔ ابویعلی ۶۹۶۱)

(۲۹۸۷۵) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نفع پہنچانے والے علم کا، اور پاکیزہ رزق کا اور مقبول عمل کا۔

(۲۹۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَة مَرَّةٍ. (احمد ۳۷۱۔ بخاری ۶۱۹)

(۲۹۸۷۶) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سو مرتبہ یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۲۹۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الصينى وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ذَهَبَ الأَغْنِيَاءُ بِالأَجْرِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَحُجُّونَ كَمَا نَحُجُّ ، وَيَتَصَدَّقُونَ ، وَلا نَجِدُ مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ : فَقَالَ : أَلا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ ، وَلا يُدْرِكُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِالَّذِي تَعْمَلُونَ :

تُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدُونَهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُكَبِّرُونَهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ.

(احمد ۴۴۶۔ نسائی ۹۹۷۹)

(۲۹۸۷۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار لوگ اجر وثواب میں ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، اور وہ لوگ روزے رکھتے ہیں جیسا کہ ہم روزے رکھتے ہیں، اور وہ لوگ حج بھی کرتے ہیں جیسا کہ ہم حج کرتے ہیں، اور وہ صدقہ بھی دیتے ہیں، اور ہم اتنا مال ہی نہیں پاتے جس کا صدقہ کریں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کو اگر تم کرو گے تو سبقت کرنے والوں کے اجر کو پہنچ جاؤ گے اور تمہارے بعد تمہارے اجر تک صرف وہی پہنچ سکے گا جو تمہاری طرح یہ عمل کرے گا: ''تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔''

(۲۹۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِي، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ، وَاجْعَلْ غِنَائِي فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي.

(۲۹۸۷۸) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، اور میں آپ سے اپنے امور کے مقاصد میں رہنمائی طلب کرتا ہوں، اور میں آپ سے معافی مانگتا ہوں پس آپ میری معافی کو فرما لیجیے، اے اللہ! آپ میرے مالک ہیں پس اپنی طرف میرے رزق کو بڑھا دیجیے، اور میرے سینے میں اپنے ماسوا سے بے نیازی عطا فرما دیجیے، اور جو آپ نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما دیجیے، اور قبو کر میری دعا، یقیناً آپ میرے مالک ہیں۔

(۳۲) الدّعاء بلا نيّةٍ ولا عملٍ

بغیر نیت اور عمل کے دعا کرنا

(۲۹۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ.

(۲۹۸۷۹) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت وهب بن منبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مثال اس شخص کی جو عمل کیے بغیر دعا مانگتا ہے ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص بغیر کمان کے تیر پھینکتا ہے۔

(۲۹۸۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ رَبِيعٌ يَأْتِي عَلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَأَتَاهُ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّةَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَلا تَعْجَبُونَ مِنَ النَّاسِ وَكَثْرَةِ دُعَائِهِمْ وَقِلَّةِ إِجَابَتِهِمْ، فَقَالَ

رَبِیعٌ :تَدْرُونَ لِمَ ذَاکَ ؟ إِنَّ اللَّهَ لاَ یَقْبَلُ إِلاَّ النَّخِیلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ یَزِید :فَلَمَّا جِئْتُ أَخْبَرَنِی عَلْقَمَةُ بِقَوْلِ رَبِیعٍ فَقُلْتُ لَهُ :أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ:وَمَا ذَاکَ؟ قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:وَالَّذِی لاَ إِلَهَ غَیْرُهُ لاَ یَسْمَعُ اللَّهُ مِنْ مُسَمِّعٍ ، وَلاَ مِنْ مُرَائِی ، وَلاَ لاعِبٍ ، وَلاَ دَاعٍ إِلاَّ دَاعٍ دَعَا بِتَثَبُّتٍ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۹۸۸۰) حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ربیع رحمہ اللہ جمعہ کے دن حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے حضرت مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس وہ ایک مرتبہ تشریف لائے تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا، پھر ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا تمہیں تعجب نہیں ہوتا لوگوں کی کثرت سے دعا کرنے پر اور ان کی دعاؤں کے کم قبول ہونے پر؟ اس پر حضرت ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو اس کی وجہ معلوم ہے؟ سنو! یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اخلاص سے مانگی گئی دعا کو قبول فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میں وہاں آیا تو حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے حضرت ربیع رحمہ اللہ کے اس قول کے بارے میں مجھے بتلایا، تو میں حضرت ربیع رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے پوچھا: ان کا کیا قول ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ نہیں سنتے کسی گویے کی پکار کو، اور نہ ہی ریاکاری کرنے والے کی پکار کو، اور نہ ہی کھیل کود کرنے والے کی پکار کو، اور نہ ہی بلانے والے کی پکار کو مگر اس کی دعا سنتے ہیں جو دل کی گہرائیوں سے دعا مانگتا ہے۔

(۲۹۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :یَقُولُ اللَّهُ مَنْ شَغَلَهُ ذِکْرِی ، عَنْ مَسْأَلَتِی أَعْطَیْتُه فَوْقَ مَا أُعْطِی السَّائِلِینَ. (بخاری ۱۸۵۰۔ ترمذی ۲۹۲۶)

(۲۹۸۸۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جس شخص کو میری یاد سوال کرنے سے غافل کردے، تو میں اس کو سب مانگنے والوں میں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔

(۲۹۸۸۲) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبُو أُمَیَّةَ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِیّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ :یَکْفِی مِنَ الدُّعَاءِ مَعَ الْبِرِّ مَا یَکْفِی الطَّعَامَ مِنَ الْمِلْحِ.

(۲۹۸۸۲) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: دعا کے ساتھ نیکی کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کھانے میں نمک کی ہوتی ہے۔

(۲۹۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ مُوسَی بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، رَفَعَهُ قَالَ :مَنْ شَغَلَهُ ذِکْرِی عَنْ مَسْأَلَتِی أَعْطَیْتُه فَوْقَ مَا أُعْطِی السَّائِلِینَ ، یَعْنِی الرَّبَّ تَبَارَکَ وَتَعَالَی.

(۲۹۸۸۳) حضرت عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان فرمائی: جس شخص کو میری یاد سوال کرنے سے مشغول کردے، تو میں اس شخص کو سب مانگنے والوں میں زیادہ عطا کرتا ہوں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ، زیادہ عطا

کرتے ہیں۔

(۲۳) ما یستحبّ أن یدعو بِهِ إذا أصبح ؟

وہ دعا جو دعا صبح کے وقت مانگنا مستحب ہے

(۲۹۸۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْت وَإِذَا أَمْسَيْت ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قُلْهُ إِذَا أَمْسَيْت وَإِذَا أَصْبَحْت ، وَإِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك.

(۲۹۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتادیں جس کو میں صبح وشام کے وقت کہہ لیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! غائب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے مالک اور بادشاہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور شیطان کے شر سے اور اس کے کارندوں کے شر سے، تم اس دعا کو صبح وشام اور بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لیا کرو۔

(۲۹۸۸٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ قَالَ : حدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ثَلاثَ مِرَارٍ : بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ ، وَلا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لَمْ يُصِبْهُ فِي يَوْمِهِ ، وَلا فِي لَيْلَتِهِ شَيْءٌ. (ابوداؤد ۵۰۴۷۔ نسائی ۹۸۴۴)

(۲۹۸۸۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص صبح وشام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی، اور وہ بہت سننے والا، خوب جاننے والا ہے، تو اس شخص کو اس دن اور رات میں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

(۲۹۸۸٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ : أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ والْكِبَرِ وَفِتْنَةِ

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ : وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (مسلم ۲۰۸۹۔ ابو داؤد ۵۰۳۲)

(۲۹۸۸٦) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے: ہم نے شام کی اور اللہ کے مُلک نے شام کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نہیں ہے اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس رات کی بھلائی کا اور جو بھلائی اس رات میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر سے اور جو شر اس رات میں موجود ہے اس سے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے، اور تکبر اور دنیا کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

اور حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت زبید رحمہ اللہ نے مرفوعاً ان الفاظ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے: نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور اس کی ذات ہر چیز پر قدرت رکھنے والی ہے۔

(۲۹۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلامِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاصِ ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ، وَمَا كان مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۲۹۸۸۷) حضرت عبدالرحمٰن بن أبزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ دعا فرماتے: ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام پر، اور اخلاص سے بھرے کلمہ پر، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر، اور ہمارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت حنیفہ پر، اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔

(۲۹۸۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا فَائِدٌ أَبُو وَرْقَاءَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ يقول : أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ ، وَالْخَلْقُ وَالأَمْرُ ، وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ، وَمَا يُضْحَى فِيهِمَا لِلَّهِ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلاحًا ، وَأَوْسَطَهُ فَلاحًا ، وَآخِرَهُ نَجَاحًا ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. (عبد بن حمید ۵۳۱)

(۲۹۸۸۸) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی، اللہ کی کبریائی اور بڑائی نے، اور مخلوق اور معاملہ نے، اور دن اور رات نے، اور جو کچھ ان دونوں میں ہوتا ہے، اس اللہ کے لیے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! تو اس دن کے اول حصہ کو درست بنا دے، اور اس کے درمیانی حصہ کو کامیابی بنا دے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں دنیا کی بھلائی کا، اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر رحم

کرنے والے۔

(۲۹۸۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيّ ، حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَدَعْهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا ، أَوْ حَتَّى مَاتَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي ، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ، قَالَ جُبَيْرٌ : وَهُوَ الْخَسْفُ ، وَلا أَدْرِي : قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ. (نسائی ۱۰۴۷۱)

(۲۹۸۸۹) حضرت جبیر بن اُبی سلیمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سنتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا فرمایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ دنیا چھوڑ گئے یا یوں فرمایا: یہاں تک کہ وصال فرما گئے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ داری فرما، اور میری گھبراہٹ کو بے خوفی واطمینان سے بدل، اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

حضرت جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے دھنسنا، اور میں نہیں جانتا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے یا جبیر کی۔

(۲۹۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ابوداؤد ۵۰۳۵۔ ابن حبان ۹۶۱)

(۲۹۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۲۹۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُور وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللهم بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

(۲۹۸۹۱) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یوں فرماتے تھے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم صبح کرتے ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے نام کے ساتھ ہی ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم شام کرتے ہیں، اور تیرے نام

کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم مریں گے۔ اور تیری طرف ہی ٹھکانہ ہے۔

(۲۹۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ عَن سَابِقٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ، أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ رَضِيت بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۹۸۹۲) حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کوئی بھی مسلمان یا انسان یا بندہ ایسا نہیں ہے جو صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہو: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں، مگر اللہ تعالیٰ پر اس بندے کا یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کر دیں۔

(۲۹۸۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِءٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (ابو داؤد ۱۵۲۴۔ حاکم ۹۳)

(۲۹۸۹۳) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کہتا ہے: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوں، تو اس شخص کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۹۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ، عَن صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي: رَضِيت بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً، فَقَدْ أَصَابَ حَقِيقَةَ الإِيمَانِ.

(۲۹۸۹۴) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہے: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوں، تحقیق اس شخص نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا۔

(۲۹۸۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَن بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي وَيُصْبِحُ ثَلاثًا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْت أَشْهَدُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اللَّهُمَّ أَصْبَحْت أَشْهَدُ، أَنَّهُ مَا أَصْبَحَ بِنَا مِنْ عَافِيَةٍ وَنِعْمَةٍ، فَمِنْك وَحْدَك، لاَ شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ لَمْ يُسْأَلْ عَن نِعْمَةٍ كَانَتْ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ، وَلا يَوْمِهِ، إِلاَّ قَدْ أَدَّى شُكْرَهَا. (ابو داؤد ۵۰۳۴۔ ابن حبان ۸۶۱)

(۲۹۸۹۵) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکیر بن الاخنس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: اے اللہ! میں نے شام کی میں گواہی دیتا ہوں، اور صبح کے وقت یوں کہے: اے اللہ! میں نے صبح کی میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً آج کے دن ہم میں سے کسی پر جو عافیت اور نعمت ہے، وہ صرف آپ کی جانب سے ہے، اس کی نعمت و عافیت کی عطا میں اور کوئی آپ کا

شریک نہیں ہے، سو آپ کے لیے ہی تعریف ہے، اس آدمی کے پاس اس رات اور اس دن میں جو کوئی نعمت ہوگی اس کا سوال نہیں کیا جائے گا، مگر یہ کہ اس بندے نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا ہوگا۔

(۲۹۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ حَضْرَةِ صَلاواتك وَقِيَامِ دُعَاتِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي.

(۲۹۸۹۶) حضرت عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ صبح وشام کے وقت یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نمازوں کے حاضر ہونے کے وقت اور آپ کے پکارنے والوں کے قیام کے وقت کہ آپ میری مغفرت فرما دیں اور مجھ پر رحم فرما دیجیے۔

(۲۹۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ او أَمْسَى : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَفْضَلِ عِبَادِكَ الْغَدَاةَ ، أو اللَّيْلَةَ نَصِيباً مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ ، وَنُورٍ تَهْدِي بِهِ ، وَرَحْمَةٍ تَنْشُرها ، وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ ، وَضُرٍّ تَكْشِفُهُ ، وَبَلاءٍ تَرْفَعُهُ ، وَشَرٍّ تَدْفَعُهُ ، وَفِتْنَةٍ تَصْرِفُهَا.

(۲۹۸۹۷) حضرت عبداللہ بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صبح یا شام کے وقت یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے دن کو یا رات کو تیرے بندوں میں سب سے افضل و بہتر بنا دے، حصہ دیتے ہوئے اس خیر میں سے جس کو تو تقسیم کرتا ہے، اس نور سے جس کے ذریعہ تو ہدایت دیتا ہے، اور اس رحمت سے جس کو تو پھیلاتا ہے، اور اس رزق سے جس کو تو کشادہ کرتا ہے، اس تکلیف سے جس کو تو ہٹا دیتا ہے، اور اس بلاء سے جس کو تو رفع فرماتا ہے، اور اس شر سے جس کو تو دفع کرتا ہے، اور اس فتنہ سے جس کو تو پھیر دیتا ہے۔

(۲۹۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا تَقُولُونَ إِذَا أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ ، قَالَ : نَقُولُ : أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ وَكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَاللاَّمَّةِ وَمِنْ شَرِّ مَا جهلت أَيْ رَبِ ، وَشَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، وَشَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۹۸۹۸) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ آپ لوگ صبح وشام کے وقت کون سی دعا مانگتے ہو؟ وہ فرمانے لگے: ہم یوں دعا کرتے ہیں: میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی ذات کے ساتھ جو بہت سخی ہے، اور اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت عظمت والا ہے، اور اللہ کے پورے پورے کلمہ کے ساتھ، موت اور نظر بد کے شر سے، اے میرے مالک! جس چیز سے میں ناواقف ہوں اس کے شر سے، اور جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہوئی ہے اس کے شر سے، اور اس دن کے شر سے، اور

جو کچھ اس دن کے بعد ہے اس کے شر سے، اور دنیا وآخرت کے شر سے۔

(۲۹۸۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ شَرِيكَ لَكَ ، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لَكَ لاَ شَرِيكَ لَه ، غفر له ما أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۸۹۹) حضرت سلمان ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک وسلطنت نے صبح کی، جس کا کوئی شریک نہیں، تو ان دونوں وقتوں کے درمیان اس نے جو گناہ کیے ہوں ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲۹۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ بن حراش عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ شَرِيكَ لَكَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۹۰۰) حضرت سلمان ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے اس کے ان کاموں کے لیے جو اس نے صبح وشام کے درمیان کیے ہوں گے۔

(۲۹۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُصْبِحُونَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الآيَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ.

(۲۹۹۰۱) حضرت موسیٰ الجہنی ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعید بن جُبیر کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے گا: اللہ کی پاکی ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو، جب وہ یہ آیت پڑھ لے گا، جو عمل اس سے گزری ہوئی رات میں رہ گیا تھا تو اس کے برابر ثواب پالے گا، اور اگر ان کلمات کو دن میں کہا تو جو عمل اس سے گزرے ہوئے دن میں رہ گیا تھا اس کے برابر ثواب پالے گا۔

(۲۹۹۰۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّتْ بِهَا عَنهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَمْسَى مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ.

(۲۹۹۰۲) حضرت ابوعیاش الزرقی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: نہیں

ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو اس شخص کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور اس شخص کے لیے اس عمل کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے، اور وہ شخص شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا، اور جب شام کے وقت یہ کلمات کہے گا تو صبح تک یہ فوائد حاصل ہوں گے۔

(۲۹۹۰۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. (ابوداؤد ۵۰۶۹۔ ترمذی ۳۳۹۱)

(۲۹۹۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ کلمات کہا کرتے تھے: اے اللہ! تجھ سے ہم نے صبح کی اور تجھ سے ہم نے شام کی، اور تیری وجہ سے ہم زندہ ہیں، اور تیرے حکم سے ہی ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

(۲۹۹۰۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنِي فِطْرٌ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَبَرِءَ يَوْمَئِذٍ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يُصْبِحَ.

(۲۹۹۰۴) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اس کے دس درجہ بلند کیے جاتے ہیں، اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور وہ شخص اس دن شام تک نفاق سے بری ہو جاتا ہے، اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے گا، تو اتنا ہی ثواب ملے گا، اور صبح تک نفاق سے بری ہوگا۔

(۲۹۹۰۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : أَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ عذابك وَشَرِّ عِبَادِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْأَلُ وَمِنْ خَيْرِ مَا تُعْطِي وَمِنْ خَيْرِ مَا تُبْدِي وَمِنْ خَيْرِ مَا تُخْفِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا تَجَلَّى بِهِ النَّهَارُ ، لَمْ تُطِفْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ، وَلا لِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ ، وَإِذَا قَالَهُنَّ إِذَا أَمْسَى كَمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ : مِنْ شَرِّ مَا

دَجَا بِهِ اللَّيْلُ.

(۲۹۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تورات میں لکھا پایا تھا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ آپ کے عذاب سے اور آپ کے بندوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے مانگی جا سکتی ہے، اور ہر اس خیر کا جو آپ عطا کرتے ہیں، اور ہر اُس خیر کا جو آپ ظاہر کرتے ہیں، اور ہر اس خیر کا جو آپ چھپاتے ہیں، اے اللہ! میں آپ کی آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو دن میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو شیطان اس شخص کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے، اور نہ ہی کوئی چیز اُسے ناپسند لگے گی، اور جب ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا تب بھی یہ فوائد حاصل ہوں گے، مگر یہ کہ آخری جملہ کی بجائے یوں کہے: اور ہر اس چیز کے شر سے جس کو رات نے چھپایا ہوا ہے۔

(۲۴) ما قالوا فِي الرّجلِ إذا أخذ مضجعه وأوى إلى فِراشِهِ، ما يدعو بِهِ ؟

جن لوگوں نے کہا: جب آدمی اپنے بستر پر جائے اور بستر پر لیٹ جائے تو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۹۰۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي: وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلا مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ: آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ، أَوْ رَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

(۲۹۹۰۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے ہی تابع کیا، اور اپنا چہرہ تیری طرف ہی پھیر لیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری ہی طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اُتاری، اور تیرے نبی پر، یا تیرے رسول پر، جو تو نے بھیجا۔

(۲۹۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: يَا فُلاَنُ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَلَّيْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا.

(۲۹۹۰۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہہ: ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکایا۔'' پھر ماقبل جیسا مضمون ذکر فرمایا مگر

یہ بھی فرمایا: پس اگر تو اس رات کو مر گیا تو تیری موت فطرت پر واقع ہوگی، اور اگر تو نے صبح کی تو پھر خیر کو پالے گا۔

(۲۹۹۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَنْجَى ، وَلاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۲۹۹۰۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور تیری طرف اپنا چہرہ کیا، اور تیری طرف اپنے معاملہ کو سپرد کیا، اور تیری طرف ہی اپنی پشت کو پھیرا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، اور نہ تجھ سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہی تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے مگر تیری طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری، اور میں ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ پھر اگر تو اس رات کو مر گیا تو تیری موت فطرت پر واقع ہوگی۔

(۲۹۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ، وَإِذَا قَامَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

(۲۹۹۰۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں، اور جب نیند سے اُٹھتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(۲۹۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ : بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

(۲۹۹۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا فرماتے: تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا۔ اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(۲۹۹۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، الشَّكُّ مِنْ جَرِيرٍ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ ، أَوْ مَنْصُورٍ.

(۲۹۹۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔ اور سند میں شک حضرت

جریر رحمہ اللہ کی طرف ہے جو عبد الملک یا منصور کے بارے میں ہے۔

(۲۹۹۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلاَ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ كَأَنَّهُ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلِ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ، اللَّهُمَّ نَفْسِي خَلَقْتَهَا ، لَكَ مَحْيَاهَا وَلَكَ مَمَاتُهَا ، فَإِنْ كَفَتَّهَا فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَخَّرْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الإِيمَانِ.

(۲۹۹۱۲) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آدمی اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ گویا وہ ان کلمات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرما رہے تھے۔ کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹے تو ان کلمات کو کہہ لیا کر: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور میں نے اپنی پشت کو تیری طرف پھیرا، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو اتاری گئی ہے، اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کو بھیجا گیا ہے، اے اللہ! میرے نفس کو تو نے ہی پیدا فرمایا ہے، تیرے لیے ہی اس کی زندگی ہے اور تیرے لیے ہی اس کا مرنا ہے، پس اگر تو اس کو موت دے گا تو پھر اس پر رحم فرما، اور اگر تو اس کی موت کو مؤخر کرے گا تو ایمان کو باقی رکھ کر اس کی حفاظت فرما۔

(۲۹۹۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُحَدِّثُ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا ، أَوْ نَحْوَهُ ، وَإِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ.

(۲۹۹۱۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔ حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ یہی فرمایا یا اس جیسا فرمایا تھا۔ اور جب سوتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! آپ کے نام کے ساتھ ہی میں زندہ ہوتا ہوں اور آپ کے نام کے ساتھ ہی میں مرتا ہوں۔

(۲۹۹۱٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (احمد ۲۴۷۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۲۹۹۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں آخرت میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(۲۹۹۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

(۲۹۹۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے زائد کپڑے اتار دے، پھر اپنے بستر کو اچھی طرح جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس بستر پر کیا تھا، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: میرے مالک تیرے نام کے ساتھ ہی میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور تیرے نام کے ساتھ ہی میں اسے اُٹھاتا ہوں، پس اگر تو نے میرے نفس کو روکا تو اس پر رحم فرما، اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۲۹۹۱۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُعَلِّمُنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي ، قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ : (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۹۹۱۶) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا؟ آنے والے کیا چیز تمہیں لے کر آئی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجیے جو میں سونے کے وقت پڑھ لیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو یہ سورت کافرون پڑھ لیا کرو! '' کہہ دیجیے! اے کافرو!'' پھر اس کے خاتمہ پر سو جایا کرو کہ یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۹۹۱۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : كَيْفَ تَقُولُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنَامَ ؟ قَالَ : أَقُولُ : بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ، قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ.

(۲۹۹۱۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرتے ہو تو کس طرح دعا کرتے ہو؟ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یوں دعا کرتا ہوں! تیرے ہی نام کے ساتھ میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، تو میری مغفرت فرما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مغفرت کر دی گئی ہے۔

(۲۹۹۱۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ، فَقَالَ : اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۹۹۱۸) حضرت نوفل الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جو میں صبح و

شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورت کافرون پڑھا کرو! کہہ دیجیے! اے کافرو! پھر اس کے خاتمہ پر سو جایا کرو، پس یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۹۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۲۹۹۱۹) حضرت عبداللہ ابن باباہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اللہ پاک ہے اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۲۹۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عِفَاقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ طِفَاحَ الأَرْضِ.

(۲۹۹۲۰) حضرت عفاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹ کر چار مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگر چہ اس کے گناہ زمین کو بھر دیں۔

(۲۹۹۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن سَوَاءٍ ، عَن حَفْصَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : رَبِّ قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك.

(۲۹۹۲۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ کر یہ دعا فرماتے: میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا لے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(۲۹۹۲۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۹۲۲) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں ہوں، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر ہوں۔

(۲۹۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَيَقُولُ : قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك.

(۲۹۹۲۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے تکیہ بناتے اور یہ دعا فرماتے تھے: مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

(٢٩٩٢٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك ، وَكَانَ يَضَعُ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ.

(۲۹۹۲۴) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔

(٢٩٩٢٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الأَرَضِينَ ، ربنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَك شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَك شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَك شَيْءٌ ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

(مسلم ۲۰۸۴۔ ابوداؤد ۵۰۱۲)

(۲۹۹۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! آسمانوں کے مالک اور زمینوں کے مالک، اور ہمارے مالک اور ہر چیز کے مالک، دانے اور گٹھلی کے پیدا کرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے اُتارنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر شر والے کے شر سے جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہو، تو ہی سب سے پہلا ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور تو ہی سب سے پچھلا ہے تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، اور تو ہی ظاہر و آشکارا ہے تیرے اوپر بھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی پوشیدہ ہے پس تیرے نیچے بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو مجھ سے قرض کو دور فرما، اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔

(٢٩٩٢٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوى إِلَى فِرَاشِهِ : اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي دِينِي وَعَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ الله رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (ترمذی ۳۴۸۰۔ ابویعلی ۴۶۷۱)

(۲۹۹۲۶) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے میرے دین میں عافیت بخش دے، اور میرے بدن میں عافیت بخش دے، اور میرے دیکھنے میں عافیت عطا فرما، اور مجھے اس کا حق دار بنا دے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو کہ بلند و بالا عظمت والا ہے، ساتوں آسمانوں کا مالک، اور

عرش کریم کا مالک ہے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

(۲۹۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مَا أَرَى أَحَدًا يَعْقِلُ دَخَلَ فِي الإِسْلامِ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

(۲۹۹۲۷) حضرت عبید بن عمرو الخارفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا جو اسلام میں داخل ہوا ہو، یہاں تک کہ وہ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھتا ہو۔

(۲۹۹۲۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ فِيهِمَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. (بخاری ۵۰۱۷۔ ابو داؤد ۵۰۱۷)

(۲۹۹۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو معوذتین پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونکتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیر لیتے۔

(۲۹۹۲۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ :أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ بَاطِشٌ بِنَاصِيَتِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ انت تَكْشِفُ الْمَأْثَمَ وَالْمَغْرَمَ ، اللَّهُمَّ لاَ يُخْلَفُ وَعْدُك ، وَلا يُهْزَمُ جُنْدُك ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ. (ابو داؤد ۵۰۱۳۔ نسائی ۱۰۶۰۳)

(۲۹۹۲۹) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: (اے اللہ) میں آپ کی سخی ذات کی اور آپ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی آپ کی قبضہ میں ہو، اے اللہ! آپ ہی گناہوں اور قرض سے چھٹکارا دلاتے ہیں، اے اللہ! تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی، اور تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جاسکتی، اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ تو سب عیبوں سے پاک ہے اور تو اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔

(۲۵) ما قالوا فِي الرّجلِ ما يدعو به إذا أصابه همٌّ أو حزنٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں ایسے آدمی کے بارے میں جس کو کوئی فکر یا غم پہنچے تو وہ یوں دعا کرے

(۲۹۹۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ، أَوْ حَزَنٌ :اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمُكَ عَدْلٌ فِي قَضَاؤُكَ،

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَه فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْته أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَو اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلاَّ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هؤلاء الْكَلِمَاتِ ؟ قَالَ :أَجَلْ ، يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ. (احمد ۳۹۱۔ ابو یعلی ۵۲۷۶)

(۲۹۹۳۰) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی بندہ یہ دعا نہیں پڑھتا جب اسے کوئی فکر یا غم پہنچتا ہے: اے اللہ! میں خود تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری لونڈی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میرے حق میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو وہ نافذ ہونے والا ہے، اور تیرا میرے بارے میں جو بھی حکم ہے وہ سب انصاف ہی انصاف ہے، اور میں تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جو خود تو نے اپنا مقرر فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو اُتارا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا خاص اپنے ہی علم غیب میں اسے پوشیدہ رکھا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، اور میرے سینہ کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے غم کے ازالہ کا سبب بنادے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی فکر کو ختم فرما دیتے ہیں اور اس کے غم کے بدلے اس کو فرحت وخوشی عنایت فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم ان کلمات کو سیکھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جی ہاں! مناسب ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس کو سنا ہے کہ وہ اس دعا کو سیکھ لیں۔

(٣٦) ما يقال فِي طلبِ الحاجةِ وما يدعى بِهِ ؟

جو بات ضرورت کے مانگنے میں کہی جائے اور جو دعا مانگی جائے اس کا بیان

(٢٩٩٣١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : قَالَ لِي عَلِيٌّ :أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ لَمْ أُعَلِّمْهَا حَسَنًا ، وَلا حُسَيْنًا ، إِذَا طَلَبْتَ حَاجَةً وَأَحْبَبْتَ أَنْ تُنْجِحَ فَقُلْ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، ثُمَّ سلْ حَاجَتَكَ. (نسائی ۱۰۴۶۹)

(۲۹۹۳۱) حضرت عبد اللہ بن جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں سکھائے؟ جب تو کوئی ضرورت مانگے اور تو پسند کرتا ہے کہ تجھے اس میں کامیابی ہو تو پہلے یہ کلمات کہہ لیا کر! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے بہت بلند و بالا، عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بڑا بردبار، بہت کرم کرنے والا ہے، پھر تو اپنی ضرورت کا سوال کر۔

(۲۹۹۳۲) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : دَخَلْت الْمَسْجِدَ وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ أَصْبَحْت وَإِذَا عَلَيَّ لَيْلٌ طَوِيلٌ ، وَإِذَا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرِي ، فَقُمْت فَسَمِعْت حَرَكَةً خَلْفِي فَفَزِعْت ، فَقَالَ : أَيُّهَا الْمُمْتَلِءُ قَلْبُهُ فَرَقًا ، لاَ تَفْرَقْ ، أو لاَ تَفْزَعْ وَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنَّك مَلِيكٌ مُقْتَدِرٌ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ ، ثُمَّ سَلْ مَا بَدَا لَكَ ، قَالَ سَعِيدٌ : فَمَا سَأَلْت اللَّهَ شَيْئًا إِلاَّ اسْتَجَابَ لِي.

(۲۹۹۳۲) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ میں صبح تک مسجد میں رہوں گا، پس جب رات مجھ پر بہت لمبی ہوگئی اور جبکہ مسجد میں میرے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا، تو میں کھڑا ہوا۔ اچانک میں نے اپنے پیچھے کسی کی حرکت کی آواز سنی، تو میں ڈر گیا۔ پس کوئی کہنے لگا: اے اپنے دل کو گھبراہٹ سے بھرنے والے! ڈر مت، یا خوف مت کھا، اور یہ کلمات کہہ: اے اللہ! یقیناً تو ہی بادشاہ ہے، قدرت رکھنے والا ہے، جس کام کا تو ارادہ کرتا ہے وہ ہوجاتا ہے۔ پھر تو سوال کر جو بات تیرے سامنے ظاہر ہو۔ حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں: پھر میں نے اللہ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی۔

(۲۹۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ : طَلَبْت الْحَكَمَ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ أَجِدْهُ ، ثُمَّ طَلَبْته فَوَجَدْته وقَالَ : الْحَكَمُ : قَالَ خَيْثَمَةُ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمَ الْحَاجَةَ فَوَجَدَهَا فَلْيَسْأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ، لَعَلَّهُ يَوْمُهُ الَّذِي يُسْتَجَابُ لَهُ فِيهِ.

(۲۹۹۳۳) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن مغول ؒ نے فرمایا: میں نے حضرت حکم ؒ کو کسی ضرورت کے معاملہ میں تلاش کیا تو ان کو نہ پا سکا۔ پھر میں نے دوبارہ ان کی تلاش شروع کی تو ان کو ڈھونڈ لیا۔ اور حضرت حکم ؒ فرمانے لگے: حضرت خیثمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی ضرورت کا سوال کرے پھر اس کی ضرورت پوری ہوجائے تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت سے جنت کا بھی سوال کرلے۔ شاید کہ وہ دن ایسا ہو کہ اس میں اس کی ہر دعا قبول کرلی جائے۔

(۲۷) ما يدعى بِهِ لِلعامّةِ كيف هو ؟

جو دعا عوام کے لیے مانگی جاتی ہے؟ وہ کیسے مانگی جائے؟

(۲۹۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَبْرِمْ لِهَذِهِ الأُمَّةِ أَمْرًا رَشِيدًا تُعِزُّ فِيهِ وَلِيَّك وَتُذِلُّ فيه عَدُوَّك وَيُعْمَلُ فِيهِ بطاعَتِك.

(۲۹۹۳۴) حضرت سعد بن ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب ؓ یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اس امت کے لیے درست معاملہ کا قطعی فیصلہ فرما، جس میں تو اپنے دوست کو عزت بخش، اور اپنے دشمن کو ذلیل فرما، اور اس میں تیری ہی فرمانبرداری کے ساتھ عمل کیا جائے۔

(۲۹۹۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا يُشِيرُ بِهَا : اللَّهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِحْسَانًا وَرَاجِعْ بِمُسِيئِهِمْ إِلَى التَّوْبَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا ، ثُمَّ يُدِيرُ بِإِصْبَعِهِ : وَحُطَّ مَنْ وَرَائَهُمْ بِرَحْمَتِكَ.

(۲۹۹۳۵) حضرت عبید بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا ہے جس نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام عرفات میں کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ یوں فرما رہے تھے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ بھی فرما رہے تھے۔ اے اللہ! تو امت محمدیہ ﷺ کے بھلائی کرنے والوں کی بھلائی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہ کرنے والوں کو توبہ کی طرف پھیر دے۔ پھر اس طریقہ سے دعا فرمائی، اور اپنی انگلی کو بھی گھمایا اور تو اپنی رحمت کے ساتھ ان کا پیچھے سے احاطہ فرما۔

(۲۹۹۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَنْ كَانَ صَلاَحُهُ صَلاَحًا لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، اللَّهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ كَانَ هَلاَكُهُ صَلاَحًا لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۹۳۶) حضرت عبید بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اصلاح فرما اس شخص کی جس کا ٹھیک ہونا امت محمدیہ ﷺ کے حق میں بہتر ہو۔ اے اللہ! اور تو ہلاک فرما دے اس شخص کو جس کی ہلاکت امت محمدیہ ﷺ کے حق میں بہتر ہو۔

(۳۸) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا قام مِن مجلِسِهِ ؟

اس دعا کا بیان جو آدمی اپنی مجلس سے اُٹھتے وقت مانگے

(۲۹۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. (ابو یعلی ۷۳۸۹)

(۲۹۹۳۷) حضرت ابو برزۃ الاسلمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۲۹۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَ : كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ.

(۲۹۹۳۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجلس سے اُٹھتے وقت یہ دعا پڑھے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت اس مجلس میں ہونے والے ہر گناہ کو اس سے ہٹا دیتے ہیں۔

(۲۹۹۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ: أَلاَ أُزَوِّدُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَهُنَّ جِبْرِيلُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى؟ قَالَ: فَإِنَّهُ لَمَّا كَانَ بِآخِرَةٍ كَانَ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَقُولُهُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ كَفَّارَاتٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ. (نسائی ۱۰۲۶۴)

(۲۹۹۳۹) حضرت زیاد بن الحصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں نے ان کے پاس سے نکلنے کا ارادہ کیا تو وہ فرمانے لگے: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتا دوں جو کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلائے تھے؟ حضرت زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ (ضرور سکھلائیں) تو حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرمانے لگے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس کے بالکل اخیر میں ہوتے اور مجلس سے اٹھنے لگتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو کلمات آپ نے کہے ہیں وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں، اور یہ مجلس میں ہونے والے کاموں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

(۲۹۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ فِي قَوْلِهِ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۲۹۹۴۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ارشاد فرمایا: (اور تسبیح کروا پنے رب کی حمد کے ساتھ جب تم اُٹھو) جب تو اُٹھے تو یہ کلمات کہہ: اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

(۲۹۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الأَوَّابَ الْحَفِيظَ، إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَصَبْتُ فِي مَجْلِسِي هَذَا.

(۲۹۹۴۱) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی مجلس سے کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما ان کاموں کی وجہ سے جو میں نے اپنی اس مجلس میں کیے ہیں۔

(۲۹۹۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

(۲۹۹۴۲) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجلس کا کفارہ یہ کلمات ہیں: میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اور تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۳۹) ما ذكر فِيما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند وفاتِهِ ؟

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت مانگی اس کا بیان

(۲۹۹٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ. (بخاری ۴۴۴۰۔ مسلم ۸۵)

(۲۹۹۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات ارشاد فرماتے سنا، اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(۲۹۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ، قَالَت :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا ؟ قَالَ :جُعِلَتْ لِي عَلاَمَةٌ لأُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ. (بخاری ۷۹۴۔ مسلم ۳۵۱)

(۲۹۹۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرمانے سے پہلے کثرت سے یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون سے کلمات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لے میری امت کی یہ نشانی رکھ دی گئی ہے کہ جب میں ان کو دیکھوں گا تو یہ سورت پڑھوں گا: جب آ گئی اللہ کی مدد اور فتح۔

(۲۹۹٤٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوتُ ، وَعَنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ، وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

(ترمذی ۹۷۸۔ احمد ۱۶۲۳)

(۲۹۹۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موت کے قریب تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا

جس میں پانی موجود تھا، آپ ﷺ نے اس پیالہ میں اپنا ہاتھ داخل فرمایا، اور اپنے چہرے کا پانی سے مسح فرمایا، پھر یہ دعا فرمانے لگے: اے اللہ! تو میری موت کی سختیوں پر حفاظت فرما۔

(٢٩٩٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ، قَالَتْ: فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلامِهِ.

(۲۹۹۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (بیماری نے) بوجھل کر دیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پس یہ آخری جملہ تھا جو میں نے آپ ﷺ کے کلام سے سنا تھا۔

(٣٠) فِي الدُّعَاءِ فِي اللَّيْلِ مَا هُوَ ؟

رات کی دعا کا بیان: وہ کیا ہے؟

(٢٩٩٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ ، وَمَا أَخَّرْتُ ، وَمَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. (بخاری ۱۱۲۰۔ مسلم ۵۳۴)

(۲۹۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اور ان کا رب ہے جو ان میں ہیں، تو ہی حق ہے، اور تیری بات حق ہے، اور جنت حق ہے، اور آگ حق ہے، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے ہی لیے تابع ہو گیا، اور تجھی پر میں ایمان لایا، اور تجھ پر ہی میں نے بھروسہ کیا، اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا (دشمن سے)، اور تیری طرف میں فیصلہ لے کر آیا۔ پس مجھے بخش دے وہ سب جو کام میں نے پہلے کیے اور جو میں نے پیچھے کیے، اور جو میں نے چھپا کر کیے، اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور تو ان کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(٢٩٩٤٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ ؟ قَالَتْ : لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَن

شَیْءٍ مَا سَأَلَنِی عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی وَاهْدِنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابو داؤد ۷۶۲۔ ابن حبان ۲۶۰۲)

(۲۹۹۴۸) حضرت عاصم بن حمید ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن کلمات کے ساتھ رات کو قیام شروع فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: البتہ تحقیق تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کا تجھ سے پہلے کسی نے بھی سوال نہیں کیا، پھر فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ تکبیر کہتے، اور دس مرتبہ حمد بیان کرتے، اور دس مرتبہ پاکی بیان کرتے، اور دس مرتبہ استغفار فرماتے، اور یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا فرما، اور مجھے عافیت بخش دے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے بھی پناہ مانگتے تھے۔

(۲۹۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِی مُوسَى، فَجَنَّنَا اللَّيْلَ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ، قَالَ: فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّی فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ مُؤْمِنٌ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ، وَمُهَيْمِنٌ تُحِبُّ الْمُهَيْمِنَ، سَلامٌ تُحِبُّ السَّلامَ، صَادِقٌ تُحِبُّ الصَّادِقَ.

(۲۹۹۴۹) حضرت مسروق ویشید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے رات کافی تاریک ہوگئی تو ہم نے ایک ویران باغ میں پناہ لی، حضرت مسروق ویشید فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رات کو تہجد کی نماز شروع کی اور بہت ہی اچھی قراءت کی۔ پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تو امن وایمان دینے والا ہے، امن دینے والے کو پسند کرتا ہے، اور تو نگہبان ہے، نگہبانی کو پسند کرتا ہے، اور تو سلام ہے، سلامتی کو پسند کرتا ہے، تو سچا ہے سچ بولنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(۲۹۹۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِی كَثِيرٍ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ يَبِيتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِیَّ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(بخاری ۱۲۱۸۔ ترمذی ۳۴۱۶)

(۲۹۹۵۰) حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب رات گزارتا تھا، اور میں سنتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات گئے تک یہ کلمات پڑھتے تھے: ''اللہ ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' پھر یہ کلمات پڑھتے: اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔

(۳۱) مَنْ كَانَ يحِبّ إذا دعا أن يقول (ربّنا آتِنا فِي الدّنيا حسنةً وفِي الآخِرةِ حسنةً وقِنا عذاب النّارِ)

رسول اللہ ﷺ پسند کرتے تھے کہ جب وہ دعا کریں تو یہ کلمات پڑھیں۔ ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

(۲۹۹۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۲۹۹۵۱) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں خوبی عطا فرما، اور آخرت میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(۲۹۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ كَأَنَّهُ فَرْخٌ مَنْتُوفٌ مِنَ الْجَهْدِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ كُنْت تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْت مُعَاقِبِي بِهِ فِي الآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا قُلْتَ : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ : فَدَعَا اللَّهَ فَشَفَاهُ.

(بخاری ۷۲۸۔ مسلم ۲۰۶۸)

(۲۹۹۵۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے وہ آدمی مشقت کی وجہ سے گویا کمزور اکھڑے ہوئے بالوں والا چوزہ تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا؟ کیا تو اللہ سے کسی چیز کی دعا کرتا رہا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں یوں دعا کرتا تھا: اے اللہ! آخرت میں جو سزا مجھے ملنے والی ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: ''تو یوں دعا کیوں نہیں کرتا: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی خوبی دے، ور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' راوی فرماتے ہیں: کہ اس شخص نے اللہ سے یہ دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔

(۲۹۹۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهْبَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ حَوْلَ الْبَيْتِ وَلَيْسَ لَهُ هِجِّيرًا إِلاَّ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۲۹۹۵۳) حضرت حبیب بن صهبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ وہ بیت اللہ کا طواف

فرمارہے تھے، اور نہیں تھی ان کی عادت مگر ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کی: اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(۲۹۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ.

(۲۹۹۵۴) اس سند کے ساتھ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ماقبل والا عمل منقول ہے۔

(۳۲) ما حفظ مِمّا علّمه النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاطِمة أن تقوله ؟

حفاظت کے لیے دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی

(۲۹۹۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا :مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيك ، فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ :الَّذِي سَأَلْت أَحَبُّ إِلَيْك أَمْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، فَقَالَ :لَهَا عَلِيٌّ :قُولِي :لاَ ، بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، فَقَالَتْ فَقَالَ :قُولِي :اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَك شَيْءٌ وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَك شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَك شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (مسلم ۶۳۔ ترمذی ۳۴۸۱)

(۲۹۹۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہیں دینے کو میرے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے۔ پس وہ واپس لوٹ گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو چیز تیرے نزدیک پسندیدہ تھی جس کا تو نے سوال کیا وہ عطا کروں یا اس سے بھی بہتر چیز؟ یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم کہو: نہیں، بلکہ اس سے بھی بہتر چیز عطا کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ دعا پڑھ لیا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور عرشِ عظیم کے پروردگار، ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار، تورات، انجیل اور قرآن عظیم کے اتارنے والے، تو ہی سب سے پہلا ہے تیرے سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، تو ہی سب سے پچھلا ہے، تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، اور تو ظاہر و آشکارا ہے، تیرے اوپر بھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی پوشیدہ ہے، تیرے نیچے بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو مجھ سے قرض کو دور فرمادے، اور مجھے فقر سے بے نیاز کردے۔

(۲۹۹۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا مِنَ الْعَجْنِ وَالرَّحَى ، قَالَ :فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسَبْیٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ ، وَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا ، قَالَ عَلِيٌّ : فَجَاءَنَا بَعْدَ مَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نقوم فَقَالَ :مَكَانَكُمَا ، قَالَ :فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْت بَرْدَ قَدَمِهِ فَقَالَ :أَلا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ :تُسَبِّحَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتُكَبِّرَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ. (بخاری ۳۷۰۵۔ مسلم ۲۰۹۱)

(۲۹۹۵۶) حضرت عبد الرحمن بن أبی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھ میں درد کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود نہ پایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو موجود پایا تو اپنے آنے کا مقصد بتلا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف راہنمائی نہ فرماؤں جو تم دونوں کے لیے ایک خادم سے بھی بہتر ہے؟ تم دونوں تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۳۳) ما علّمه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائشة أن تدعو بِهِ

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی کہ وہ یوں دعا کریں

(۲۹۹۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ عَن أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، مَا عَلِمْت مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْت مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَك عَبْدُك وَنَبِيُّك ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُك وَنَبِيُّك ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْجَنَّةَ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ ، أَوْ عَمَلٍ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ ، أَوْ عَمَلٍ ، وَأَسْأَلُك أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا. (احمد ۱۳۴۔ ابن حبان ۸۶۹)

(۲۹۹۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھائی ہے: اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں، جو جلدی ملنے والی ہیں اور جو دیر میں ملنے والی ہیں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اور میں تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اور ہر اس قول اور عمل کا جو جنت کے قریب کر دے، اور میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہر اس قول اور عمل سے جو اس آگ کے قریب کر دے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یہ کہ تو ہر فیصلہ کو جو تو نے میرے لیے کیا ہے اس کو میرے حق میں بہتر کر دے۔

(٣٤) مَنْ كَانَ يقول فِي دعائِهِ أحيِنِي ما كانت الحياة خيرًا لِي

جو شخص اپنی دعا میں یوں کہے! تو مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے

(٢٩٩٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَن شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : صَلَّى عَمَّارٌ صَلاةً كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ : أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَإِنِّي قَدْ دَعَوْت الله بِدُعَاءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُك كَلِمَةَ الإِخْلاصِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى ، وَالْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، وَخَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُك الرِّضَا بِالْقُدْرَةِ ، وَأَسْأَلُك نَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ ، وَلَذَّةَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إلَى وَجْهِكَ ، وَشَوْقًا إلَى لِقَائِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. (بزار ۱۳۹۲۔ طبرانی ۲۲۵)

(۲۹۹۵۸) حضرت قیس بن عُباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو لوگ گویا ان کی نماز کو ناپسند کر رہے تھے، پھر اُن سے اس بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا میں رکوع وسجود کو مکمل طور پر ادا نہ کروں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ادا کریں۔ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں نے اللہ سے دعا مانگی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ''اے اللہ! اپنے علم غیب کے ساتھ اور اپنی مخلوق پر قدرت کے ساتھ، تو مجھے زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے موت دے دے جب تو جان لے کہ موت میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے غصہ اور خوشی میں اخلاص کی بات کا سوال کرتا ہوں، اور امیری اور فقیری میں میانہ روی کا، ظاہر اور پوشیدگی میں تیرے خوف کا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تقدیر پر راضی رہنے کا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، اور موت کے بعد مزے کی زندگی کا۔ اور تیرے چہرۂ انور کے دیدار کی لذت کا، اور تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف کی حالت میں ہونے والی تکلیف سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما، اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

(٢٩٩٥٩) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَا یَتَمَنَّ أَحَدُکُمَ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَكِنْ لِيَقُلِ :اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي. (بخاری ۵۶۷۱۔ مسلم ۲۰۶۴)

(۲۹۹۵۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی دنیا کی کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ اور لیکن اسے چاہیے کہ وہ یوں دعا کرے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو، اور مجھے وفات دے جب وفات میرے حق میں بہتر ہو۔

(۲۹۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَمَّارٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَنْ تُحْيِيَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، وَأَسْأَلُكَ الْعَدْلَ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ ، اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقَائَكَ وَشَوْقًا إِلَيْكَ فِي غَيْرِ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، وَلا ضَرَّاءَ مَضَرَّةٍ.

(۲۹۹۶۰) حضرت مالک بن الحارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ یوں دعا کرتے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے علم غیب کے ساتھ، اور مخلوق پر آپ کی قدرت کے ساتھ، کہ آپ مجھے زندہ رکھیں جب تک آپ جانیں کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے وفات دے دیں جب آپ جان لیں کہ وفات میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ظاہر اور پوشیدگی میں آپ کے خوف کا، اور میں آپ سے امیری اور فقیری میں میانہ روی مانگتا ہوں، اور میں آپ نے سوال کرتا ہوں غصہ اور خوشی میں اعتدال کا۔ اے اللہ! میرے نزدیک اپنی ملاقات کو محبوب بنا دے، اور اپنی ملاقات کے شوق کو بھی جو نہ گمراہ کرنے والے فتنہ میں ہو اور نہ ہی کسی حالت تکلیف میں تکلیف دے۔

(۳۵) ما یستفتح بِهِ الدّعاء ؟

دعا کے شروع کرنے کا بیان

(۲۹۹۶۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاءً إِلاَّ يَسْتَفْتِحُهُ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى الْعَلِيِّ الْوَهَّابِ. (احمد ۵۴)

(۲۹۹۶۱) حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے دعا شروع فرمائی ہو مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا شروع فرماتے تھے: پاک ہے میرا پروردگار، بڑا عالیشان، بلند و بالا اور سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

(۳۶) مَا ذُكِرَ فِيمَن سأل النبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن يعلّمه ما يدعو به فعلّمه

(۲۹۹۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ ، قَالَ :قُلْ :لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ اللَّهُ ، أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لَا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ، قَالَ :فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ :هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي ، قَالَ :قُلِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي. (مسلم ۲۰۷۲۔ ابن حبان ۹۴۶)

(۲۹۹۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا ذکر بتا دیں جو پڑھتا رہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ کی ذات کی طرف سے ہے جو زبردست غالب حکمت والا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیہاتی نے پوچھا: یہ تو میرے رب کے لیے ہے اور میرے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۹۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَ لَنَا فَقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ ، فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا فَقَالَ :قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الأَمْرَ. (احمد ۲۵۳)

(۲۹۹۶۳) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس گویا ہم چاہ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہم سے قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما دے، اور ہمیں آگ سے چھٹکارا عطا فرما، اور ہمارے سارے معاملے کو درست فرما دے پھر ہم نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید اضافہ فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے سارے مسئلوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔

(۲۹۹۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ قَالَ . حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّهُ قَالَ :جَاءَ حُصَيْنٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ، مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَقُولَ ؟ قَالَ :تَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْزِمَ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي ، قَالَ :ثُمَّ إِنَّ حُصَيْنًا أَسْلَمَ بَعْدُ ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنِّي كُنْت

سَأَلْتُكَ الْمَرَّةَ الأُولَى ، وَإِنِّي الآنَ أَقُولُ : مَا تَأْمُرُنِي أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَخْطَأْتُ ، وَمَا تَعَمَّدْتُ ، وَمَا جَهِلْتُ ، وَمَا عَلِمْتُ. (ترمذی ۳۴۸۳۔ احمد ۴۴۴)

(۲۹۹۶۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کیا چیز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو، ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے میرے صحیح معاملہ پر پختہ کر دیں۔'' راوی فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: میں نے پہلی مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا اور اب میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتا ہوں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا چیز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما ان کاموں سے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے، اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور جو میں نے غلطی سے کیے، اور جو میں نے جان بوجھ کر کیے، اور جو میں نے ناواقفیت سے کیے، اور جو میں نے جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔

(۲۹۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا عَلَّمَهُ إِيَّاهُنَّ ، ثُمَّ لَمْ يُنْسِهِ إِيَّاهُنَّ أَبَدًا ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاكَ ضَعْفِي ، وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي ، وَاجْعَلِ الإِسْلامَ مُنْتَهَى رِضَائِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَفَقِيرٌ فَارْزُقْنِي. (حاکم ۵۲۷)

(۲۹۹۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو یہ کلمات سکھاتا ہے پھر کبھی اس سے ان کلمات کو بھلاتا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! میں کمزور ہوں تو اپنی خوشنودی میں میری کمزوری کو طاقت سے بدل دے، اور میری پیشانی کو بھلائی کی طرف پکڑ لے، اور اسلام کو میری خوشنودی کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! میں کمزور تو مجھے قوی بنا دے، اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت بخش دے، اور میں فقیر ہوں تو مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۹۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلاَّ أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (بخاری ۸۳۴۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۹۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھلا دیں جو میں مانگا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے، اور صرف تو ہی

گناہ کو بخش سکتا ہے پس تو مجھے بخش اپنی خاص بخشش کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا، رحم والا ہے۔

(۲۹۹۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتهنَّ غُفِرَ لَكَ ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ : لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (ترمذی ۳۵۰۴۔ ابن حبان ۶۹۲۸)

(۲۹۹۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تو ان کو پڑھے گا تو تیری بخشش کر دی جائے گی۔ باوجود یہ کہ تو بخشا بخشایا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بردبار، سخی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ بلند و بالا عظمت والا ہے، پاک ہے ساتوں آسمانوں کا رب، اور عرش کریم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(۲۹۹۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ ، عَنِ اللَّجْلاجِ ، عَن مُعَاذٍ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الصَّبْرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَأَلْت اللَّهَ الْبَلاءَ فَاسْأَلْهُ الْمُعَافَاةَ ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، وَهَلْ تَدْرِي مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، دَعْوَةٌ دَعَوْت بِهَا رَجَاءَ الْخَيْرِ ، قَالَ : فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ والعوذ مِنَ النَّارِ ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ ، فَقَالَ : قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَاسْأَلْ. (احمد ۲۳۱)

(۲۹۹۶۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک آدمی پر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ سے مصیبت مانگی ہے پس تو اس سے صحت و عافیت کا سوال کر۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور آدمی پر بھی گزر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں آپ سے مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو جانتا ہے کہ مکمل نعمت کیا ہے؟ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس دعا سے میں نے خیر کے ارادہ کی امید کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یقیناً مکمل نعمت جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچنا ہے۔

اور ایک اور آدمی پر گزر ہوا تو وہ یہ دعا کر رہا تھا: اے بزرگی اور اکرام و انعام والے! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری د قبول کی جائے گی پس تو سوال کر۔

(۲۹۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأعمش عَنِ يزيد الرقاشي عَنِ أنس قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَا وَسَلَّمَ : أَلظوا بـ : يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ. (ترمذی ۳۵۲۴۔ احمد ۱۷۷)

(۲۹۹۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاذاالجلال والاکرام (اے بزرگی اور بخشش والے

کا ورد کیا کرو۔

(۲۹۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عن إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ دَخَلَ عَلَى ابْنٍ لَهُ مَرِيضٍ يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي ، اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِي ، اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِي فَإِنَّك عَفُوٌّ غَفُورٌ ، ثُمَّ قَالَ : هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتُ عَلَّمَنِيهِنَّ عَمِّي ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُنَّ إِيَّاهُ. (نسائی ۱۰۴۷۷)

(۲۹۹۷۰) حضرت عبداللہ بن الحسن فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے جو بیمار تھا اور اس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: تو یہ کلمات کہہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ بڑا بردبار، سخی ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! تو مجھے معاف فرما، یقیناً تو معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا: یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھلائے تھے اور انہیں یہ کلمات نبی کریم ﷺ نے سکھلائے تھے۔

(۲۹۹۷۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : احْفَظُوا عَنِي مَا أَقُولُ لَكُمْ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاكْنِزُوا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ ، وَأَسْأَلُك شُكْرَ نِعْمَتِكَ ، وَأَسْأَلُك حُسْنَ عِبَادَتِكَ ، وَأَسْأَلُك قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا ، وَأَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ ، إِنَّك أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ. (احمد ۱۲۳۔ ابن حبان ۱۹۷۴)

(۲۹۹۷۱) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں تم لوگ میری اس بات کو جو میں کہنے لگا ہوں اس کو یاد کرلو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے! جب لوگ سونا اور چاندی سے خزانہ بھرنے لگیں تو تم ان کلمات سے خزانہ بھرنا، اے اللہ! میں آپ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں آپ کی نعمت کے شکر کرنے کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی بہترین عبادت کرنے کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں تندرست دل کا اور سچی زبان کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو آپ جانتے ہیں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جس کو آپ جانتے ہیں، اور میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو آپ جانتے ہیں۔ بے شک تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

(۲۹۹۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ مُوسَى بْن عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ ، يَقُولُ : قُولُوا : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا حَوْبَاتِنَا وَأَقِلْنَا عَثَرَاتِنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا.

(۲۹۹۷۲) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھلاتے تھے۔ فرماتے تھے: تم یوں کرو: اے اللہ! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما، اور ہماری لغزشوں کو بھی معاف فرما اور ہماری پردہ پوشی فرما۔

(۳۷) فِی اسمِ اللهِ الأعظمِ

اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

(۲۹۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَا وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ ، الأَحَدُ الصَّمَدُ ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَا يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ :لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى.

(ابو داؤد ۱۴۸۸۔ ترمذی ۳۴۷۵

(۲۹۹۷۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ ہی کے وسیلہ سے کہ آپ اللہ ہیں، ایک ہیں بے نیاز ہیں کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے، کہ جب اس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے کچھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔

(۲۹۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَك ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ ، فَقَالَ :لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ. (ترمذی ۳۵۴۴۔ احمد ۲۶۵)

(۲۹۹۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ آپ کے لیے ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، عطا کر کے فخر کرنے والا، آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا، بزرگی اور اکرام والا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: البتہ تحقیق اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۲۹۹۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، أَنَّ دَاعِيًا دَعَا فِي عَهْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِاسْمِكَ الله الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْت أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ : كُنْ ، فَيَكُونُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَا

وَسَلَّمَ :لَقَدْ كِدْتَ ، أَوْ كَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الأَعْظَمِ.

(۲۹۹۷۵) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دعا مانگنے والے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دعا مانگی پس وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے نام اللہ کے وسیلہ کے ساتھ کہ نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود، نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا ہے، اور جب تو کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو تو اس کو کہتا ہے: ہو جا، تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ تو نے یا اس نے اللہ کے اسم اعظم عظمت والے نام کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے۔

(۲۹۹۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ :﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ :﴿الم اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ .

(ابو داؤد ۱۴۹۱۔ ترمذی ۳۴۷۸)

(۲۹۹۷۶) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں مذکور ہے: ''اور تمہارا الہ ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو نہایت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔'' اور سورۂ آل عمران کے شروع میں: الٓمٓ۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

(۲۹۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :قَرَأَ رَجُلٌ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَقَالَ كَعْبٌ :قَدْ قَرَأَ سُورَتَيْنِ إِنَّ فِيهِمَا لِلاسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ اسْتَجَابَ.

(۲۹۹۷۷) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ البقرۃ اور آل عمران کی تلاوت کی تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، تحقیق تو نے دو سورتوں کی تلاوت کی ہے، ان دونوں سورتوں میں ایک ایسا نام ہے کہ جب اس نام کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۲۹۹۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ :اسْمُ اللهِ الأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ.

(۲۹۹۷۸) حضرت ہشام بن ابی رقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کا سب سے بڑا اونچا نام ہے میرا پروردگار، میرا پروردگار ہے۔

(۲۹۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ.

(۲۹۹۷۹) حضرت حیان الاعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ابن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔

(۲۹۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ الله ، ثُمَّ قَرَأَ ، أَوْ

قَرَأْتُ عَلَيْهِ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ إِلَى آخِرِهَا

(۲۹۹۸۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کا قول سنا ہے: اللہ کا اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔ پھر انہوں نے یا میں نے ان پر یہ آیت تلاوت فرمائی، وہ اللہ جو پیدا کرنے والا ہے۔ آیت کے اختتام تک۔

(۳۸) إِذَا دَعَا الرَّجُلُ فَلْيُكْثِرْ

جب آدمی دعا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے

(۲۹۹۸۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تعالى فَارْفَعُوا فِي الْمَسْأَلَةِ ، فَإِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ لَسْتُمْ مُنْفِدِيهِ.

(۲۹۹۸۱) حضرت ابو الصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ اللہ سے کوئی چیز مانگو تو اپنے مانگنے میں خوب مبالغہ کرو۔ پس یقیناً جو کچھ اللہ کے پاس ہے تم اس کو ختم کرنے والے نہیں ہو۔

(۲۹۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ. (ابن حبان ۸۸۹۔ عبد بن حمید ۱۴۹۶)

(۲۹۹۸۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی خواہش و تمنا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے مانگے کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔ (کسی اور سے نہیں)

(۳۹) فِي دعوةِ المظلومِ

مظلوم کی دعا کا بیان

(۲۹۹۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَشَرَارَاتِ نَارٍ حَتَّى تُفْتَحَ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ.

(۲۹۹۸۳) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کی بددعا آسمان کی طرف ایسے اُٹھتی ہے جیسا کہ آگ کی چنگاریاں اُٹھتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

(۲۹۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

(۲۹۹۸۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(۲۹۹۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَن شَيْبَانَ ، عَن فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ :اجْتَنِبُوا دَعَوَاتِ الْمَظْلُومِ. (بخاری ۴۲۴۔ ابو یعلی ۱۳۳۲)

(۲۹۹۸۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ مرفوعا حدیث نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ مظلوم کی بد دعاؤں سے بچو۔

(۲۹۹۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَن مَعَن ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :أَرْبَعٌ لَا يُحْجَبْنَ عَنِ اللهِ : دَعْوَةُ وَالِدٍ رَاضٍ وَإِمَامٍ مُقْسِطٍ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ رَجُلٍ دُعَاءً لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

(۲۹۹۸۶) حضرت معن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عون ابن عبد اللہ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جو اللہ سے چھپی نہیں رہتیں، رضا مند والد کی دعا، عادل امام کی دعا، اور مظلوم کی بد دعا، اور کسی شخص کا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرنا۔

(۲۹۹۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ.

(ابن حبان ۸۷۵۔ احمد ۳۶۷)

(۲۹۹۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بد دعا قبول کی جاتی ہے اگر وہ گناہگار ہوتو اس کا گناہ اس کے نفس پر بوجھ ہوتا ہے۔

(۲۹۹۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنْبَاءِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :ثَلاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ : الإِمَامُ الْعَادِلُ عَلَى الرَّعِيَّةِ ، وَالْوَالِدُ لِوَلَدِهِ ، وَالْمَظْلُومُ.

(۲۹۹۸۸) حضرت ابن الحسنباء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی؛ وہ حاکم جو اپنی رعایا پر عدل کرنے والا ہو، اور باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، اور مظلوم کی بد دعا۔

(۲۹۹۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَن بَيَانَ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

(۲۹۹۸۹) حضرت عبد الرحمن بن ہلال رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو۔

(۲۹۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى مُعَاذًا فَقَالَ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ :إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

(۲۹۹۹۰) حضرت عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے کچھ نصیحت فرما دیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو۔

(٤٠) دعاء داود النبیّ علیہ السلام

نبی داوٗد علیہ السلام کی دعاء

(۲۹۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلامُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِنًى يُطْغِي ، وَمِنْ فَقْرٍ يُنْسِي ، وَمِنْ هَوًى يُرْدِي ، وَمِنْ عَمَلٍ يُخْزِي.

(۲۹۹۹۱) حضرت علی الازدی ؒ فرماتے ہیں مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ایسی امیری سے جو سرکش بنا دے، اور ایسی فقیری سے جو تجھے بھلا دے، اور ایسی خواہش سے جو ہلاک کر دے، اور ایسے عمل سے جو رُسوا کر دے۔

(۲۹۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الأَرْضِ ثَلاثًا ، وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الأَرْضِ.

(۲۹۹۹۲) حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں: حضرت داوٗد علیہ السلام تین باریوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے ہر مصیبت سے خلاصی عطا فرما جو رات کو آسمان سے زمین میں اترتی ہے۔ اور فرماتے: اے اللہ! تو ہر نیکی سے میرا حصہ مقرر فرما دے جو نیکی رات کو آسمان سے زمین میں اترتی ہے۔

(۲۹۹۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ وَهُوَ عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ إِذَا أَفْطَرَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ اللَّيْلَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ثَلاثًا ، وَإِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ثَلاثًا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : دَعْوَةُ دَاوُد فَلَيِّنُوا بِهَا أَلْسِنَتَكُمْ وَأَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ.

(۲۹۹۹۳) حضرت ابو مروان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت کعب ؓ جب روزہ افطار فرماتے تو قبلہ کی طرف رخ کرتے اور تین باریوں دعا فرماتے: اے اللہ! مجھے ہر اس مصیبت سے خلاصی دے جو رات کو آسمان سے اترے گی، اور جب سورج کے کنارے طلوع ہوتے تو تین باریوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو ہر نیکی میں میرا حصہ مقرر فرما جو رات کو آسمان سے زمین پر اترتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں۔ پس ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت داوٗد علیہ السلام کی دعا ہے، پس تم اس دعا سے اپنی زبانوں کو نرم کرو، اور اس کو اپنے دلوں کی نشانی بناؤ۔

(۲۹۹۹٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَجَعَلْتَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ خَشْيَتَكَ ، فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً ، وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ ، أَوْ مَا حِكْمَة مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. (دارمی ۴۶۰۲)

(۲۹۹۹۴) حضرت عباس العمی ؒ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: پاک ہے تیری ذات اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تو اپنے عرش سے بھی بلند ہے، اور تو نے ڈال دیا ہے اپنے خوف کو ان پر جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ (پس تیرے قریب ترین شخص جو درجہ کے اعتبار سے تیرے نزدیک ہے وہ ہے جو شدت سے تجھ سے خوف کھاتا ہے) پس درجہ کے اعتبار سے تیرے نزدیک سب سے قریب ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تجھ سے ڈرتا ہو، اور کیا علم ہوا اس شخص کو جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو، اور کیا حکمت ہوا اس شخص کے پاس جو تیرے امر کی اطاعت نہ کرتا ہو۔

(۲۹۹۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلا صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۹۹۹۵) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یوں دعا فرمائی ہے: اے اللہ! ایسا مرض نہ ہو جو مجھے کمزور اور لاغر بنادے، اور نہ ایسی صحت ہو کہ تو مجھے بھول جائے، اور لیکن اس کے درمیان رکھ۔

(۲۹۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلامُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ.

(۲۹۹۹۶) حضرت سعید بن ابی سعید ؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا ہے: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے کی ہمسائیگی سے۔

(۲۹۹۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ عليه السلام كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلٍ يُخْزِينِي ، وَهَوًى يُرْدِينِي ، وَفَقْرٍ يُنْسِينِي ، وَغِنًى يُطْغِي.

(۲۹۹۹۷) حضرت ابن بریدہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے عمل سے جو رسوا کردے، اور ایسی خواہش سے جو ہلاک کردے، اور ایسی امیری سے جو سرکش بنادے۔

(۴۱) ما علمه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ هَانِئٍ

وہ دعا جو نبی کریم ﷺ نے ام ھانی ؓ کو سکھلائی

(۲۹۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : جَاءَتْ أُمُّ هَانِئٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَعَلِّمْنِي عَمَلاً أَعْمَلُهُ، وَأَنَا جَالِسَةٌ،

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكِ إِنْ كَبَّرْتِ اللَّهَ مِئَةَ تَكْبِيرَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ بَدَنَةٍ مُجَلَّلَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ ، وَإِنَّكِ إِنْ سَبَّحْتِ اللَّهَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا ، وَإِنَّكِ إِنْ حَمِدْتِ اللَّهَ مِئَةَ تَحْمِيدَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ فَرَسٍ مُسَرَّجٍ مُلَجَّمٍ يحمل عَلَيْهِنَّ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(نسائی ۱۰۶۸۰۔ ابن ماجہ ۳۸۱۰)

(۲۹۹۹۸) حضرت مسلم بن ابی مریم ویلیٹا فرماتے ہیں کہ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمانے لگیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کبرسنی کو پہنچ گئی اور کمزور ہوگئی ہوں آپ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل سکھلا دیں جو میں بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو سو مرتبہ اللہ کی کبریائی بیان کرے تو یہ سو جھول پہنائے ہوئے قبول شدہ اونٹوں سے بہتر ہے، اور بے شک تو اگر سو مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرے تو یہ سو غلاموں سے جن کو تو نے آزاد کیا ہو بہتر ہے، اور بے شک اگر تو اللہ کی سو مرتبہ حمد وثنا کرے تو یہ زین کسے ہوئے اور لگام لگے ہوئے سو گھوڑوں سے بہتر ہے جن پر سامان اللہ کی راہ میں جانے کے لیے باندھا گیا ہو۔

(۴۲) دعاء عِيسى ابنِ مريم عليه السلام

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دعا کا بیان

(۲۹۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ قِبَلَ الْجَمَاجِمِ مِنْ أَهْلِ الْمَسَاجِدِ قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَصْبَحْتُ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو ، وَلَا أَسْتَطِيعُ عنها دَفْعَ مَا أَكْرَهُ ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي ، وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِمَا كَسَبْتُ ، فَلَا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي.

(۲۹۹۹۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ویلیٹا فرماتے ہیں کہ جنگ جماجم سے پہلے مسجد والوں میں سے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ میں اپنے نفس کے لیے اس چیز کا مالک نہیں جس میں پسند کرتا ہوں، اور نہ میں طاقت رکھتا ہوں اس چیز کو دور کرنے کی جس کو میں ناپسند کرتا ہوں، اور بھلائی وخیر نے میرے غیر کے قبضہ میں صبح کی ہے۔ اور میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ جو کچھ کھایا ہے وہ رہن رکھا گیا ہے، پس کوئی فقیر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ فقر میں مبتلا ہو پس تو میرے دین کے معاملہ میں مجھے مصیبت میں مت ڈال، اور نہ ہی دنیا کو میرا سب سے بڑا غم بنا۔ اور مجھ پر مسلط نہ فرما اس شخص کو جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

(۳۰۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ : ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا تُكَلِّفْنِي طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْهُ لِي ، وَمَا قَدَّرْتَ لِي مِنْ رِزْقٍ فَائْتِنِي بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ ، وَأَصْلِحْنِي بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ

الصَّالِحِينَ ، فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ.

(۳۰۰۰۰) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام نے یہ دعا کی ہے: اے اللہ! تو مجھے اس چیز کے طلب کرنے کا مکلّف مت بنا جس (پر تو نے مجھے قدرت عطا نہیں کی) کو تو نے میرے مقدر میں نہیں رکھا۔ اور جو رزق تو نے میرے مقدر میں رکھا ہے تو اس کو اپنی طرف سے آسانی اور عافیت سے مجھے عطا فرما، اور مجھے نیک فرما اس چیز کے ذریعہ سے جس کے ذریعہ سے تو نے نیکوکاروں کو نیک بنایا، پس بے شک نیکوکاروں کی اصلاح کرنے والا تو ہی ہے۔

(۳۰۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَنَّ نُوحًا وَمَنْ بَعْدَهُ كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۳۰۰۰۱) حضرت ابوالعلاء ابن الشخیر رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام فتنۂ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۴۳) فِي الدَّابَّةِ يصِيبها الشَّيء بأيِّ شيءٍ تعوذ بِهِ ؟

اس جانور کے بارے میں جس کو کوئی مصیبت پہنچے: تو کس چیز کے ساتھ اس کے لیے پناہ مانگی جائے

(۳۰۰۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ إِذْ جَائَتْ وَلِيدَةٌ أَعْرَابِيَّةٌ إِلَى سَيِّدِهَا وَنَحْنُ نَعْرِضُ مُصْحَفًا ، فَقَالَتْ : مَا يجلسك وَقَدْ لَقَعَ فُلانٌ مُهْرَكَ بِعَيْنِهِ ، فَتَرَكَهُ يتقلب فِي الدَّارِ كَأَنَّهُ فِي قدر ، قُمْ فَابْتَغِ رَاقِيًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَبْتَغِ رَاقِيًا وَانْفُثْ فِي مَنْخِرِهِ الأَيْمَنِ أَرْبَعًا ، وَفِي الأَيْسَرِ ثَلاثًا ، وَقُلْ : لاَ بَأْسَ ، لاَ بأس ، أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لاَ يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلاَّ أَنْتَ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا ، قَالَ : قلت مَا أَمَرْتَنِي فَمَا جِئْت حَتَّى رَاثَ وَبَالَ وَأَكَلَ.

(۳۰۰۰۲) حضرت سحیم بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اس درمیان ایک دیہاتی بچی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوئی اور ہم قرآن مجید زبانی پڑھ رہے تھے۔ پس وہ کہنے لگی: کس چیز نے تجھے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ تحقیق تیرے فلاں اونٹ کو کسی نے نظرِ بد لگا دی ہے۔ پس اس نے کھانا چھوڑ دیا ہے اور گھر میں بہت بے چین ہو رہا ہے گویا کہ وہ ہانڈی میں ہو! کھڑے ہو کر کسی تعویذ کرنے والے کو تلاش کر، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی تعویذ کرنے والے کو تلاش مت کرو۔ اور اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ پھونک مارو اور یہ کلمات کہو، کوئی حرج کی بات نہیں، کوئی حرج کی بات

نہیں، لوگوں کے رب اس حرج کو دور فرما۔ تو شفاء عطا کر تو شفا دینے والا ہے، مصیبت کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کرتا۔ راوی فرماتے ہیں، وہ آدمی چلا گیا پھر ہمارے پاس واپس لوٹا تو کہنے لگا، جن کلمات کا آپ نے حکم دیا میں نے وہ پڑھے، میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے لید کی اور پیشاب کیا اور کھانا کھایا۔

(٤٤) ما كان يدعو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

اس دعا کا بیان جو نبی کریم ﷺ مانگا کرتے تھے

(٣٠٠٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: رَبِّ أَعِنِّي، وَلا تُعِنْ عَلَيَّ ، وَانْصُرْنِي ، وَلا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي ، وَلا تَمْكُرْ عَلَيَّ ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرَ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مُطِيعًا ، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي. (ابوداؤد ۱۵۰۵۔ ترمذی ۳۵۵۱)

(۳۰۰۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب! میری مدد فرما، اور میرے خلاف مددمت فرما، اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت مت فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر مت فرما۔ اور مجھے ہدایت عطا فرما۔ اور رہدایت کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میری نصرت فرما اس شخص کے خلاف جو مجھ پر سرکشی کرے۔ اے میرے رب! تو مجھے بنادے اپنی ذات کا بہت شکر ادا کرنے والا، اور بہت ذکر کرنے والا تیری ذات کا، اور تجھ سے بہت ڈرنے والا، اور اپنا فرمانبردار اپنی طرف عاجزی وانکساری کرنے والا، اپنی طرف دعا کرنے والا اور رجوع کرنے والا، اے میرے رب! میری توبہ کو قبول فرما۔ اور میرے گناہوں کو دھو دے، اور میری دعا کو قبول فرما۔ اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما، اور میری دلیل کو مضبوط فرمادے۔ اور میری زبان کو سیدھا کردے۔ اور میرے دل کے کینہ وبغض کو ختم فرمادے۔

(٣٠٠٠٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي. (نسائی ۹۹۰۸۔ احمد ۳۷۵)

(۳۰۰۰۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وضو کا پانی لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کی بخشش فرما۔ اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما، اور میرے لیے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۳۰۰۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَن شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطئِي وَعَمْدِي ، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي.

(بخاری ۶۳۹۸۔ احمد ۴۱۷)

(۳۰۰۰۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری غلطی کو معاف فرما۔ اور میری لاعلمی بھی، اور میرے معاملہ میں بے اعتدالی کو بھی، جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اے اللہ میری سنجیدگی اور میرے مذاق کو معاف فرما۔ اور میری جان بوجھ کر ہونے والی غلطیوں کو اور بھول کر ہونے والی غلطیوں کو بھی معاف فرما۔ اور یہ سب چیزیں میری طرف سے ہیں۔

(۳۰۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. (ترمذی ۳۵۹۹۔ ابن ماجه ۲۵۱)

(۳۰۰۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے مجھے نفع عطا فرما۔ اور مجھے وہ چیز سکھا دے جو مجھے فائدہ پہنچائے۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے ہر حال میں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔

(۳۰۰۰۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَامْرَأَةٍ مِنْ قَيْسٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا : سَمِعْته يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي ، وَقَالَ الآخَرُ : سَمِعْته يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيك لأَرْشَدِ أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي. (احمد ۲۱۔ ابن حبان ۹۰۱)

(۳۰۰۰۷) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اور قبیلہ قیس کی عورت سے مروی ہے، ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے، ان میں سے ایک نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے بھول کر اور جان بوجھ کر کیے جانے والے گناہوں کی بھی مغفرت فرما۔ اور دوسرے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے درست معاملہ کے لیے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ اور میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔

(۳۰۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ : مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الْغَدَاةِ ، أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ .

وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهَ ، فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، أَوْ قَالَ : انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهِيَ كَذَلِكَ ، فَقَالَ : لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ هِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ ، أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ : سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. (مسلم ۷۹۔ ترمذی ۳۵۵۵)

(۳۰۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس حال میں کہ میں اللہ کا ذکر کر رہی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے جب دن نکل آیا، یا یوں فرمایا: جب نصف دن گزر گیا اور آپ اسی حالت میں تھیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں تمہارے پاس سے اُٹھا تو میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے جو ثواب میں بہت زیادہ اور راجح ہیں یا یوں فرمایا؛ وہ وزن میں بہت بھاری ہیں اس سے جو کلمات تم نے پڑھے۔ اور وہ یہ ہیں: اللہ کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اللہ کی پاکی ہے اس کی خوشنودی کے لیے، اللہ ہی کی پاکی ہے اس کے عرش کے وزن کے بقدر، اللہ کی پاکی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے بقدر۔

(۳۰۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ اهْدِنِي اللَّهُمَّ سَدِّدْنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي.

(۳۰۰۰۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما! اے اللہ! مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! تو مجھے سیدھا راستہ دکھا دے۔ اے اللہ! تو مجھے عافیت بخش دے۔ اے اللہ! تو مجھے رزق عطا فرما۔

(۳۰۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ ، وَلا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيمَا عِنْدَكَ ، وَاجْعَلْ غِنَانَا فِي أَنْفُسِنَا. (ابو نعیم ٦٦)

(۳۰۰۱۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا فرما۔ اور ہمیں اپنے رزق سے محروم مت فرما۔ اور جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں برکت عطا فرما۔ اور ہمیں شوق عطا فرما اس چیز میں جو تیرے پاس ہے۔ اور ہمارے نفوس میں بے نیازی کو رکھ دے۔

(۳۰۰۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ ، قَالا : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَقِلْنِي عَثْرَتِي ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي ، وَآمِنْ رَوْعَتِي ، وَاكْفِنِي مَنْ بَغَى عَلَيَّ وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي ثَأْرِي فِيهِ.

(۳۰۰۱۱) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ وغیرہ حضرات فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میری لغزشوں کو زائل فرما۔ اور میرے ستر کو چھپا دے۔ اور میرے خوف کو امن سے بدل دے۔ اور میری کفایت فرما۔ اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھ

پر سرکشی کرے۔ اور میری مدد فرما اس سے جو مجھ پر ظلم کرے۔

(۳۰۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ الأَوَّلُ فَلا شَيْءَ قَبْلَكَ ، وَالآخِرُ فَلا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلا شَيْءَ فَوْقَكَ ، وَالْبَاطِنُ فَلا شَيْءَ دُونَكَ أَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ ، وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ.

(۳۰۰۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ ہی سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور آپ سب سے بعد میں ہیں پس آپ کے بعد کوئی چیز نہیں ہے اور آپ ہی ظاہر و آشکارا ہیں آپ کے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور آپ ہی پوشیدہ و پنہاں ہیں آپ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کہ آپ ہمارے قرض کو ادا فرما دیجیے۔ اور آپ ہمیں محتاجی سے بے نیاز کر دیں۔

(۳۰۰۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَغْلِبَنِي دَيْنٌ ، أَوْ عَدُوٌّ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ. (ابوداؤد ۱۵۱۷۔ احمد ۲۴۴)

(۳۰۰۱۳) حضرت جابر بن المنکد ر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔ اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ قرض یا کوئی دشمن مجھ پر غالب ہو۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں آدمیوں کے غالب آنے سے۔

(۳۰۰۱۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : جعلَنِي عَلِيٌّ خَلْفَهُ ، ثُمَّ سَارَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُكَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اسْتِغْفَارُكَ رَبَّكَ ، وَالْتِفَاتُكَ إِلَيَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ : حَمَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ، ثُمَّ سَارَ بِي إِلَى جَانِبِ الْحَرَّةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُكَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتِغْفَارُكَ رَبَّكَ وَالْتِفَاتُكَ إِلَيَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ ضَحِكْتُ لِضَحِكِ رَبِّي لِعَجَبِهِ لِعَبْدِهِ ، أَنَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُهُ. (ابوداؤد ۲۵۹۵۔ ترمذی ۳۴۴۶)

(۳۰۰۱۴) حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا پھر حرہ مقام کی جانب چلنے لگے پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور یہ دعا پڑھی: میرے گناہوں کی بخشش فرما: بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے لگے۔ اس پر میں نے کہا، اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے رب سے گناہوں کی

بخشش طلب کی اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے کیوں لگے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر مجھے لے کر حرہ مقام کی جانب چلنے لگے۔ پھر اسی طرح اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔ بے شک آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش نہیں کرسکتا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ ہنسنے لگے۔ اس پر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اپنے رب سے بخشش طلب کی۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے کیوں لگے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مسکرایا اپنے رب کے مسکرانے کی وجہ سے کہ اللہ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی مغفرت نہیں کرسکتا۔

(٤٥) الرّجل يريد الحاجة ما يدعو بهِ ؟

جو آدمی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہو تو وہ یوں دعا کرے

(٣٠٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي أَرَدْته خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَخَيْرِ عَاقِبَتِي فَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا فَقَدِّرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَضَيْت. (بزار ١٥٨٣)

(۳۰۰۱۵) حضرت ابراہیم ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کسی ضرورت کے پوری کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کلمات کہہ لیا کرے: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں۔ اور میں تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور میں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بلاشبہ تجھے ہی قدرت حاصل ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے میرے دین، دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کام کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے پس وہ خیر میرے مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے راضی فرما دے اس فیصلہ سے جو تو نے کیا ہے۔

(٣٠٠١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِأَمْرٍ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يُسَمِّي الأَمْرَ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

فَاقْدِرْهُ لِي ، وَيَسِّرْهُ لِي ، وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. (بخاری ۱۱۶۲۔ ابوداؤد ۱۵۳۳)

(۳۰۰۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھو۔ پھر اس کام کا نام لو۔ اور یوں دعا کرو: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں، اور میں تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں پس بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور غیب کی باتوں کو تو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میری دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما۔ اور آسان فرما۔ اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما۔ اور میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اور پھر اس سے راضی فرما دے۔

(۳۰۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرُ الَّذِي أَرَدْته خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَخَيْرِ عَاقِبَةٍ فَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا فَقَدِّرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِي بِهِ.

(۳۰۰۱۷) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی ضرورت درپیش ہو تو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ پس بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے میرے دین و دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر اس کے علاوہ کسی کام میں بھلائی ہے تو اس بھلائی کو میرے لیے مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی فرما دے۔

(۴۶) فی الرّجل إذا دعا ببطنِ کفّہ

آدمی جب دعا کرے تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے کرے

(۳۰۰۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ ، وَلا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا.

(۳۰۰۱۸) حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو تم اپنی ہتھیلیوں کے

اندرونی حصہ کے ساتھ سوال کرو۔ اور تم ہتھیلیوں کی پشت سے سوال مت کرو۔

(۳۰۰۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ قَالَ : الْمَسْأَلَةُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ نَحْوَ وَجْهِهِ ، وَالتَّعَوُّذُ هَكَذَا وَقَلَبَ كَفَّيْهِ.

(۳۰۰۱۹) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شہر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ سوال کرنا اس طرح ہوتا ہے، اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اس انداز سے کہ ہتھیلی کا رخ چہرے کی طرف تھا۔ اور فرمایا: تعوذ اس طرح ہوتا ہے۔ اور انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو پلٹ دیا۔

(۳۰۰۲۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلِمَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِعَرَفَةَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ هَكَذَا ، يَجْعَلُ ظَاهِرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ ، وَبَاطِنَهُمَا مِمَّا يَلِي الأَرْضَ. (احمد ۸۵۔ طیالسی ۲۱۷۴)

(۳۰۰۲۰) حضرت ابوسعید الخدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقام عرفہ میں دعا مانگ رہے تھے، اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے ہوئے تھے کہ ہاتھ کا ظاہری حصہ چہرے کے سامنے تھا۔ اور ہاتھ کا باطنی حصہ کا رخ زمین کی طرف تھا۔

(۳۰۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الإِخْلاَصُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ، وَالدُّعَاءُ هَكَذَا يَعْنِي يُشِيرُ بِبُطُونِ كَفَّيْهِ ، وَالاسْتِخَارَةُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَوَلَّى ظَهْرَهُمَا وَجْهَهُ.

(۳۰۰۲۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اخلاص اس طرح ہے اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور دعا مانگنا اس طرح ہے یعنی اپنی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے اور پناہ مانگنا اس طرح ہے۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور ان کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف پھیر دیا۔

(۴۷) ما يؤمر بِهِ الرّجل إذا نزل المنزل أن يدعو بِهِ

آدمی کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ کسی منزل پر اترے تو یہ دعا پڑھے

(۳۰۰۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ. (مسلم ۲۰۸۰۔ احمد ۴۰۹)

(۳۰۰۲۲) حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص جب کسی منزل پر اترے اور یہ دعا پڑھ لے: میں اللہ کے پناہ مانگتا ہوں اس کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے، تو اس منزل میں کوئی بھی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

(۴۸) من کرہ الاعتِداء فِی الدّعاءِ

جو شخص دعا میں زیادتی کو ناپسند سمجھے

(۳۰۰۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَايَةَ ، عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ. (ابو داؤد ۱۴۷۵۔ احمد ۱۸۳)

(۳۰۰۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔

(۳۰۰۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ. (ابو داؤد ۹۷۔ احمد ۵۵)

(۳۰۰۲۴) حضرت ابو نعامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا! اے اللہ! میں آپ سے سفید موتیوں کے محل کا سوال کرتا ہوں۔ جنت کے دائیں طرف جب میں اس میں داخل ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تو اللہ سے جنت کا سوال کر۔ اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ پس بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔

(۴۹) فِی ثوابِ التّسبیحِ

اللہ کی پاکی بیان کرنے کے ثواب میں

(۳۰۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. (مسلم ۲۰۷۲۔ ترمذی ۳۵۹۷)

(۳۰۰۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کلمات کا کہنا: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی دنیا سے۔

(۳۰۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ. (بخاری ۶۴۰۶۔ مسلم ۲۰۷۲)

(۳۰۰۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری ہیں اور رحمٰن کے پسندیدہ ہیں: پاک ہے اللہ اور اپنی حمد کے ساتھ ہے۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔

(۳۰۰۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْت هَانِءَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتَ يَاسِرٍ ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ : قَالَ لها رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ ، وَاعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئُولاتٍ مُسْتَنْطَقَاتٍ ، وَلا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ مِنَ الرَّحْمَةِ.

(۳۰۰۲۷) حضرت یُسَیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرہ صحابیہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عورتوں پر لازم ہے اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ اور بڑائی بیان کرنا اور اللہ کی تعظیم وتکریم کرنا۔ اور ان کو اپنی انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور ان کو گویائی دی جائے گی (قیامت کے دن) اور تم غفلت میں مبتلا مت ہونا۔ پس تم رحمت کی نظر سے بھلا دی جاؤ گی۔

(۳۰۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلالِ اللهِ من تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ ، يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، يُذَكِّرُونَ بِصَاحِبِهِنَّ ، أَوَ لاَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لاَ يَزَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ. (ابن ماجہ ۳۸۰۹۔ احمد ۲۷۱)

(۳۰۰۲۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اللہ کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں، اس کی پاکی بیان کر کے۔ اور اس کی تعریف بیان کر کے، اور اس کی بڑائی بیان کر کے اور کلمہ توحید پڑھ کر۔ تو عرش کے نزدیک فرشتے ان سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ وہ ذکر کرتے ہیں ان کلمات کے پڑھنے والوں کا کیا تم میں سے کوئی ایک بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ مستقل رحمٰن کے نزدیک اس وجہ سے اس کا ذکر کیا جائے؟

(۳۰۰۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ غُرِسَ لَهُ نَخْلَةٌ ، أَوْ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(ترمذی ۳۴۶۴۔ ابن حبان ۸۲۶)

(۳۰۰۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے عظمت والا ہے، تو جنت میں اس کے لیے کھجور کا درخت یا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (بخاری ۶۴۰۵۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۳۰۰۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ یہ کلمہ کہے: پاک ہے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳۰۰۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُخْبِرُك بِأَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ ، قَالَ : أَحَبُّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(مسلم ۲۰۹۳۔ ترمذی ۳۵۹۳)

(۳۰۰۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس کلام کی جو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ضرور بتلا دیں وہ کلام جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے: پاک ہے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔

(۳۰۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَسَأَلَهُ شَيْئًا يُجْزِءُ بِالْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(ابوداؤد ۸۲۸۔ احمد ۳۵۳)

(۳۰۰۳۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس اس نے ذکر کیا کہ وہ قرآن کو سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اس نے سوال کیا ایسی چیز کے بارے میں جو قرآن کے برابر ہو ثواب میں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ارشاد فرمایا: تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

(۳۰۰۳۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ.

(مسلم ۴۹۸۔ احمد ۱۶۸)

(۳۰۰۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر تسبیح ایک صدقہ ہے۔

(٣٠٠٣٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَدَدِهَا دَنَانِيرَ.

(۳۰۰۳۴) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ان کلمات کا کہنا: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس کی تعداد کے بقدر دینار صدقہ کروں۔

(٣٠٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ عز وجل.

(۳۰۰۳۵) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تسبیحات بیان کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کی تعداد کے بقدر دنانیر کو اللہ کے راستے میں خرچ کروں۔

(٣٠٠٣٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لأَنْ أَقُولَهَا يَعْنِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عِدَّتِهَا مِنْ خَيْلٍ بِأَرْسَانِهَا.

(۳۰۰۳۶) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے ان کلمات کا کہنا یعنی اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ان کے برابر گھوڑوں پر سوار ہوں۔

(٣٠٠٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : إِذَا قَالَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : وَبِحَمْدِهِ ، فَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، صَلَّوْا عَلَيْهِ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۳۰۰۳۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے: اللہ پاک ہے، تو فرشتے کہتے ہیں، اور اسی کی تعریف ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور ابواسامہ نے مؤنث کا صیغہ ذکر کیا ہے کہ ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(٣٠٠٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُكُمْ مَا عَلَّمَ نُوحٌ ابْنَهُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : آمُرُكَ بِقَوْلِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي

كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهَا ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً قَصَمَتْهَا ، وَآمُرُكَ تُسَبِّحُ اللَّهَ وَتَحْمَدُهُ ، فَإِنَّهُ صَلَاةُ الْخَلْقِ وَتَسْبِيحُ الْخَلْقِ ، وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ. (بخاری ۵۴۸۔ احمد ۱۶۹)

(۳۰۰۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھائے تھے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کیوں نہیں؟ ضرور، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا، میں تجھے حکم دیتا ہوں ان کلمات کے پڑھنے کا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس بلاشبہ اگر تمام آسمانوں کو ایک ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے۔ اور اگر کسی دائرہ میں ہو تو یہ کلمات ان کو توڑ دیں اور میں تجھے حکم دیتا ہوں اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف بیان کرنے کا۔ پس بے شک یہ مخلوق کی دعا ہے اور مخلوق کی تسبیح ہے۔ اور اسی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :تَسْبِيحَةٌ بِحَمْدِ اللهِ فِي صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسِيلَ ، أَوْ تَسِيرَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا.

(۳۰۰۳۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کے نامہ اعمال میں اللہ کی تعریف کی ایک تسبیح کا ہو جانا بہتر ہے اس بات سے کہ اس کے ساتھ دنیا کے پہاڑ سونا بن کر بہہ پڑیں یا چل پڑیں۔

(۳۰۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ :قَالَ سَمِعْته يَقُولُ :تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِنْ لُقُوحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ أَزِبَةٍ ، أَوْ لَزِبَةٍ.

(۳۰۰۴۰) حضرت ولید بن العیزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی ضرورت کو پورا کرنے میں تسبیح کرنا قحط سالی کے زمانہ میں دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والی اونٹنی سے بہتر ہے۔

(۳۰۰۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عفاق ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ وَتَكُونَ لَهُ أَلْفُ تَسْبِيحَةٍ.

(۳۰۰۴۱) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی سو مرتبہ تسبیح پڑھنے سے عاجز ہے اور وہ ثواب میں اس کے لیے ہزار تسبیح کے برابر ہو جائیں۔

(۳۰۰۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذِهِ السَّارِيَةِ قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ لَهُ فِي رِقٍّ ، ثُمَّ طُبِعَ عَلَيْهَا خَاتَمٌ مِنْ مِسْكٍ فَلَمْ يُكْسَرْ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۰۴۲) حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا ہے کہ: جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور اسی سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا

ہوں تو ایک سفید تختہ پر اس کے لیے ان کا ثواب لکھا جاتا ہے، پھر اس پر مشک کی ایک مہر لگا دی جاتی ہے۔ پھر نہیں توڑا جاتا اس مہر کو یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ان کلمات کا پورا پورا ثواب حاصل کر لے۔

(۳۰۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنِي هِشَامٌ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَا قَالَ : لأَنْ أُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِئَةِ دِينَارٍ عَلَى الْمَسَاكِينِ.

(۳۰۰۴۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سو مرتبہ میں اللہ کی پاکی بیان کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں سو دینار مساکین پر خرچ کروں۔

(۳۰۰۴۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ : سَبِّحِي اللَّهَ كُلَّ غَدَاةٍ عَشْرًا وَكَبِّرِي عَشْرًا وَاحْمَدِي عَشْرًا وَقُولِي : اغْفِرْ لِي عَشْرًا ، فَإِنَّهُ يَقُولُ : قَدْ فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ.

(۳۰۰۴۴) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: تم ہر صبح کو دس مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور دس مرتبہ اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور دس مرتبہ اس کی تعریف بیان کرو۔ اور دس مرتبہ یہ کلمات کہو! مجھے معاف فرمادے۔ تو اللہ فرماتے ہیں: تحقیق میں نے ایسا کیا، میں نے ایسا کیا۔

(۳۰۰۴۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا : أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي الْيَوْمِ أَلْفَ حَسَنَةٍ ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ : كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ ، قَالَ : يُسَبِّحُ اللَّهَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ ، فَتُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ ، أَو تُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ. (مسلم ۲۰۷۳۔ احمد ۱۸۰)

(۳۰۰۴۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے اس بات سے کہ وہ روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ تو ایک پوچھنے والے نے پوچھا: ہم میں سے کوئی ایک کیسے ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سو مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا اس کے ہزار گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۴۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْقِ... سُبْحَةَ الْحَدِيثِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَانِ ، وَمَا سُبْحَةُ الْحَدِيثِ ، قَالَ : يُسَبِّحُ الرَّجُلُ ، وَالْقَوْمُ يُحَدِّثُونَ.

(۳۰۰۴۶) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بہترین بات سبحۃ الحدیث ہے۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: سبحۃ الحدیث کیا ہے؟ اے ابوعبدالرحمٰن! انہوں نے فرمایا کہ: آدمی تسبیح کر رہا ہو اور لوگ باتیں کر رہے ہوں۔

(۳۰۰۴۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَسَكَتَ سَكْتَةً فَقَالَ : لَقَدْ أَصَبْتُ بِسَكْتَتِي هَذِهِ مِثْلَ مَا سَقَى النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ، قَالَ : قُلْنَا : وَمَا أَصَبْتَ ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۰۴۷) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک ؓ کے پاس تھے پس ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پھر وہ فرمانے لگے: البتہ تحقیق مجھے جو یہ سکتہ لاحق ہوا جسے دریائے نیل وفرات نے سراب کر دیا ہو۔ حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں۔ ہم نے پوچھا: آپ کو کیا چیز لاحق ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳۰۰۴۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : إذَا قَالَ الْعَبْدُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : يقول : اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : اكْتُبْ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : اكْتُبْ له رَحْمَتِي كَثِيرًا.

(۳۰۰۴۸) حضرت ابو سعید ؓ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کہتا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تو فرشتہ عرض کرتا ہے، میں کیا لکھوں؟ راوی کہتے ہیں: اللہ فرماتے ہیں۔ تم اس کے لیے میری ڈھیر ساری رحمت لکھ دو۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ اکبر کبیرا تو فرشتہ کہتا ہے کہ میں کیا لکھوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے میری بہت ساری رحمت لکھ دو اور جب بندہ کہتا ہے کہ: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، تو فرشتہ کہتا ہے میں کیا لکھوں؟ پس ارشاد ہوتا ہے، تم اس کے لیے میری ڈھیر ساری رحمت لکھ دو۔

(۳۰۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي يحنس ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَمُوتُ.

(۳۰۰۴۹) حضرت ابو الدرداء ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ شاباش ہے پانچ لوگوں کے لیے! اللہ کی پاکی بیان کرنے والے کے لیے، اور اللہ کی تعریف بیان کرنے والے کے لیے، اور کلمہ اخلاص کہنے والے کے لیے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور اللہ کی بڑائی کرنے والے کے لیے۔ اور اس نیک لڑکے کے لیے جو جوانی میں مر جائے۔

(۳۰۰۵۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ الْجُشَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ الْحَصَى.

(۳۰۰۵۰) حضرت ابو الأحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ یوں پاکی بیان کیا کرتے تھے۔ اللہ ہر عیب سے پاک ہے کنکریوں کی تعداد کے بقدر۔

(۳۰۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَ لَهُ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۰۰۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے عظمت والا ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ تو جنت میں اس کلمہ کی وجہ سے اس کے لیے ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۵۰) ما ذكر في الاستغفار

استغفار کے بارے میں جو فضیلت ذکر کی گئی ہے

(۳۰۰۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۰۵۲) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے! اے اللہ! تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں نے صبح کی تیرے وعدے پر اور تیرے عہد پر اپنی استطاعت کے مطابق میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، میں اعتراف کرتا ہوں مجھ پر ہونے والی تیری نعمتوں کا، اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف فرما دے، بے شک تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

☜: بخاری ۶۳۰۶۔ احمد ۱۲۲

(۳۰۰۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ: أَلا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الاسْتِغْفَارِ؟ أَنْ تَقُولَ: اللهم أَنْتَ إِلَهِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُهَا فَيَأْتِيهِ قَدَرُهُ فِي يَوْمِهِ قَبْلَ يُمْسِيَ ، أَوْ فِي مَسَائِهِ قَبْلَ يُصْبِحَ ، إِلاَّ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبرانی ۷۱۸۹)

(۳۰۰۵۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری سید الاستغفار کے بارے میں راہنمائی نہ فرماؤں؟ تم یہ کلمات کہہ لیا کرو: اے اللہ! تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے وعدے اور عہد کو اپنی طاقت کے بقدر پورا کرتا ہوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، اور میں اعتراف کرتا ہوں مجھ پر ہونے والی تیری نعمتوں کا، اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا

اعتراف کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما۔ پس بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا۔ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ ان کلمات کو کہے اس دن میں پس اس کا وقت مقرر شام ہونے سے پہلے اس کے پاس آئے، یا شام میں کہے تو صبح ہونے سے پہلے موت آئے، مگر یہ کہ وہ شخص اہل جنت میں سے ہوگا۔

(٣٠٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي فَقَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ ، إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(احمد ٣٩٤۔ دارمی ٢٧٢٣)

(٣٠٠٥٤) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی و بدگوئی کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس تیری استغفار کہاں ہے؟ (استغفار کیوں نہیں کرتا) بے شک میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

(٣٠٠٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (ابن ماجه ٣٨١٥۔ نسائی ١٠٢٦٨)

(٣٠٠٥٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بلاشبہ دن میں سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(٣٠٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَدَّثَنَا نُمَيْرٍ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ. (ابوداؤد ١٥١١۔ احمد ٢١)

(٣٠٠٥٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہے ہوئے ان کلمات کو گنتے تو وہ سو مرتبہ ہوتے تھے۔ اے میرے رب! تو مجھے معاف فرما دے۔ اور میری توبہ کو قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(٣٠٠٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (مسلم ٢٠٧٥۔ ابوداؤد ١٥١٠)

(٣٠٠٥٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے رب سے توبہ کیا کرو۔ بلاشبہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(٣٠٠٥٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ : مَا أَصْبَحْتُ غَدَاةً إِلاَّ اسْتَغْفَرْتُ اللَّهَ فِيهَا مِئَةَ

مَرَّةٍ. (احمد ۴۱۰۔ ابن ماجہ ۳۸۱۶)

(۳۰۰۵۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بیٹھے تھے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے کبھی صبح نہیں کی مگر یہ کہ اس میں سومرتبہ استغفار کیا۔

(۳۰۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ نَبْذٌ مِنِ اسْتِغْفَارٍ. (نسائی ۱۰۲۸۹)

(۳۰۰۵۹) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشادفرمایا کرتے تھے: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامۂ اعمال میں استغفار کا بھی کچھ حصہ پایا جائے۔

(۳۰۰۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۳۰۰۶۰) حضرت ابوالصدیق الناجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جوشخص پانچ مرتبہ استغفار کے یہ کلمات پڑھے: میں اس اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا، اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳۰۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن يُونُسَ ، عَن حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : جَلَسْت إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، تُوبُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَأَسْتَغْفِرُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُك اثْنَتَيْنِ ، قَالَ : هُوَ مَا أَقُولُ لَك. (نسائی ۱۰۲۷۸۔ احمد ۲۶۰)

(۳۰۰۶۱) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بزرگ کے پاس بیٹھا تھا وہ فرمانے لگے کہ میں نے سنا یا فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے توبہ واستغفار کرو۔ پس بلاشبہ میں دن میں سومرتبہ اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دومرتبہ پڑھا، اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اسی بات کی تو تلقین کر رہا ہوں۔

(۳۰۰۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلاَثًا غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۰۰۶۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: کہ جوشخص تین مرتبہ یوں استغفار کے کلمات پڑھے! میں اس اللہ سے

معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اسی سے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ تو اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے اگرچہ وہ شخص میدان جنگ سے ہی بھاگا ہو۔

(٣٠٠٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلاثًا غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۰۰۶۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ یوں استغفار کے کلمات پڑھے: میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو قائم رکھنے والا ہے، اور میں اُسی کے سامنے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ تو اس شخص کے گناہوں کو معاف کردیا جاتا ہے، اگرچہ وہ میدان جنگ سے فرار ہی ہوا ہو۔

(٣٠٠٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَ لَهُ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(طبرانی ۳۵۲۔ احمد ۲۳۹)

(۳۰۰۶۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے، اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے عظمت والا ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ تو اس کلمہ کی وجہ سے اس شخص کے لیے جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔

(٥١) فِي ثوابِ ذِكرِ اللهِ عزّ وجلّ

اللہ عزوجل کے ذکر کرنے کے ثواب کا بیان

حدثنا أبو عبد الرحمن قَالَ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قَالَ :

(٣٠٠٦٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوس، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلاً أَنْجَى لَهُ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، إلاَّ أن تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ به حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ.

(۳۰۰۶۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی عمل نہیں ہے جو اس کو جہنم سے زیادہ نجات دلادے سوائے اللہ کے ذکر کے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ ہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر یہ کہ تو تلوار استعمال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر تو تلوار چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر تو تلوار چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔

(٣٠٠٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلامِ قَدْ كَثُرَتْ ، فَأَنْبِئْنِي فِيهِ بِأَمْرٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ ، قَالَ :لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللهِ. (ترمذی ۳۳۲۹۔ احمد ۱۸۸)

(۳۰۰۶۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک اسلام کے احکامات بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتلادیں جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر وقت تو اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہو۔

(٣٠٠٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، كُنَّ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ ، أَوْ رَقَبَةٍ. (مسلم ۲۰۷۱۔ احمد ۴۲۲)

(۳۰۰۶۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو یہ کلمات اس کے لیے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

(٣٠٠٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ. (احمد ۲۸۵۔ حاکم ۵۰۱)

(۳۰۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ ثواب میں ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(٣٠٠٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :ذِكْرُ اللهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَعْظَمُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.

(۳۰۰۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صبح وشام اللہ کا ذکر کرنا۔ اللہ کے راستے میں تلواریں توڑنے اور لگاتار مال خرچ کرنے سے زیادہ عظیم کام ہے۔

(٣٠٠٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْتَعَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ. (طبرانی ۳۲۶)

(۳۰۰۷۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جنت

کے باغات میں سے کھائے پیے، پس اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے ذکر کی کثرت کرے۔

(۳۰۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْمَلَ عَلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۳۰۰۷۱) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں صبح سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک اللہ رب العزت کا ذکر کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے سواری پر سوار ہوں۔

(۳۰۰۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :إِنَّ الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۰۰۷۲) حضرت جبیر بن نفیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ لوگ جو ہر وقت اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہوتے ہیں وہ لوگ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

(۳۰۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كُنَّ له كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ ، أُرَاهُ قَالَ :مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۰۰۷۳) حضرت ربیع بن خثیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اسے ان کلمات کا ثواب چار غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ملے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یوں فرمایا: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے غلاموں کا۔

(۳۰۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :مَنْ قَالَ مِئَةَ مَرَّةٍ غُدْوَةً وَمِئَةَ مَرَّةٍ عَشِيَّةً :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَهُنَّ ، أَوْ زَادَ.

(۳۰۰۷۴) حضرت ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سو (۱۰۰) مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو یہ کلمات پڑھے گا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو نہیں آئے گا قیامت کے دن کوئی شخص اس جیسا عمل لے کر مگر وہ جو شخص جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۳۰۰۷۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ

يَحْمِلُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ لَكَانَ أَفْضَلَ ، أَوْ أَعْظَمَ أَجْرًا الذَّاكِرُ.

(۳۰۰۷۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑے پر سوار ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کرے تو فضیلت یا زیادہ اجر کے حاصل کرنے والا ذکر کرنے والا شمار ہوگا۔

(٣٠٠٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحارث بن هشام ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْته كَانَ شُكْرًا لَكَ فِيمَا اصْطَنَعْت إِلَيَّ ، قَالَ : يَا مُوسَى قُلْ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَوْ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَالَ : فَكَأَنَّ مُوسَى أَرَادَ مِنَ الْعَمَلِ مَا هُوَ أَنْهَكُ لِجِسْمِهِ مِمَّا أُمِرَ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرْضِينَ السَّبْعَ وُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ.

(۳۰۰۷۶) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میری راہنمائی فرما دیں کسی ایسے عمل کی جانب جب میں اس عمل کو کروں تو یہ میری طرف سے آپ کا شکر ہو جائے ان تمام کاموں کے بدلے جو آپ نے میرے ساتھ بھلائی کے کیے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یا یوں ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس ہی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی ایسا عمل چاہ رہے تھے کہ جس چیز کا حکم دیا جائے وہ ان کے جسم کو بہت زیادہ تھکا دے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پس اللہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمانوں کو اور ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور کلمہ طیبہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اس کے دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے۔

(٣٠٠٧٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، قِيلَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ أَبَا سَعْدِ بْنَ مُنَبِّهٍ جَعَلَ فِي مَالِهِ مِئَةَ مُحَرَّرَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّ مِئَةَ مُحَرَّرَةٍ فِي مَالِ رَجُلٍ لَكَثِيرٌ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، إِيمَانًا بِلُزُومِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَلاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۳۰۰۷۷) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو غلام تو بہت ہیں لیکن میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں وہ یہ کہ تم دن رات ایمان کے ساتھ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو۔

(٣٠٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جُهَيْلٍ ، قَالَ : مَنْ

قَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَاتَلْنَ عَنْ قَائِلِهَا إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۳۰۰۷۸) حضرت سوید بن جہیل رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عصر کے بعد یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو فرشتے ان کلمات کے کہنے والے کا دفاع کرتے ہیں اگلے دن کے اسی وقت تک۔

۳..۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى سُوَيْدِ بْنِ جُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَصْحَابِ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۰۰۷۹) حضرت سوید بن جہیل سے جو کہ حضرت عمر کے اصحاب میں سے ہیں بعینہ ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳..۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : الْعَبْدُ مَا ذَكَرَ اللَّهَ ، فَهُوَ فِي صَلاَةٍ.

(۳۰۰۸۰) حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔

۳..۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ ، فَهُوَ فِي صَلاَةٍ ، وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ.

(۳۰۰۸۱) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا دل مسلسل اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار ہی میں ہو۔

۳..۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ الله ، فَهُوَ فِي صَلاَةٍ ، وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ ، وَإِنْ يُحَرِّكْ بِهِ شَفَتَيْهِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۰۰۸۲) حضرت ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا دل مسلسل اللہ کا ذکر کرے تو وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار میں ہی ہو۔ اگر وہ ہونٹوں کو بھی ذکر کرتے ہوئے حرکت دے تو یہ سب سے زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

۳..۸۳) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلاَمِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ ، قَالَ : آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالُوا : وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذَاكَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ بِمَنْزِلَةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : مَا

أَجْلَسَكُمْ ؟ فَقَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ ، قَالَ : آللهِ أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالُوا : وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذَاكَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنِّي أَتَا جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمَ الْمَلائِكَةَ. (مسلم ۲۰۷۵۔ ترمذی ۳۳۷۹)

(۳۰۰۸۳) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لگے ایک حلقہ میں تشریف لائے، فرمانے لگے: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھا رکھا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اللہ کی تعریف بیان کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کے ذریعہ ہدایت بخشی۔ اور اسلام کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! کیا واقعی تم لوگ اس مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا! اللہ کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں تو حضرت معاویہ نے ارشاد فرمایا: بہرحال میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دی، اور کوئی ایک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے معاملہ میں مجھ سے کم درجہ کا نہیں۔ اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے پھر فرمانے لگے: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور ہم اس کی حمد بیان کر رہے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی۔ اور اس کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ واقعی اس لیے بیٹھے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اُٹھوائی۔ لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے پس انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہے ہیں۔

(۳۰۰۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ : لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينَ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ إِلَى حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينَ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۳۰۰۸۴) حضرت محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسے لوگوں میں بیٹھوں جو صبح کی نماز سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ذکر کرتے ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اللہ کے راستہ میں سورج کے طلوع ہونے تک جہاد کروں۔ اور میں ایسے ہی لوگوں میں رہوں جو عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ذکر کرتے ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر سورج غروب ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کروں۔

(۳۰۰۸۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْ

الْقِنَانِ الْبِيضَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَوْ يَذْكُرُ اللَّهَ تعالى لَرَأَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ ، أَوْ قَالَ : أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۰۰۸۵) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص اس حال میں رات گزارے کہ وہ غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرے اور ایک دوسرا شخص اس حال میں رات گزارے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے یا اللہ کا ذکر کرے، تو میری رائے یہ ہے کہ یہ شخص، یا یوں فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۳۰۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ جَابِرٍ الرَّاسِبِي ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حِجْرِهِ دَنَانِيرُ يُعْطِيهَا ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ ، كَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَ.

(۳۰۰۸۶) حضرت ابو الوازع جابر الراسبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک کی گود میں دینار ہوں جنہیں وہ لوگوں کو دے رہا ہو، اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل شمار ہوگا۔

(۳۰۰۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَقْبَلَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالآخَرُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، مَعَ أَحَدِهِمَا ذَهَبٌ لاَ يَضَعُ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ فِي حَقٍّ وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَلْتَقِيَا فِي طَرِيقٍ كَانَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ أَفْضَلَهُمَا.

(۳۰۰۸۷) حضرت عمرو بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: کہ اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک مشرق سے آیا ہو اور دوسرا مغرب سے آیا ہو، ان میں سے ایک کے پاس سونا ہو جسے وہ صرف حق کے کاموں میں خرچ کرے اور دوسرا شخص وہ اللہ کا ذکر کرے یہاں تک کہ ان دونوں کی راستہ میں ملاقات ہو جائے تو جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والا تھا ان دونوں میں سے افضل شمار ہوگا۔

(۳۰۰۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنَ الشُّكْرِ وَالذِّكْرِ.

(۳۰۰۸۸) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز اللہ کے نزدیک شکر ادا کرنے اور ذکر کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

(۳۰۰۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مُسْلِمُونَ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ ، وَذَكَرَهُمَ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

(ترمذی ۳۳۷۸۔ ابن ماجہ ۳۷۹۱)

(۳۰۰۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان قوم نے مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہیں کیا مگر یہ کہ فرشتوں نے ان کو گھیر لیا اور رحمت نے ان

کو ڈھانپ لیا اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

(۳۰۰۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِئَةَ حَسَنَةٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِئَةَ سَيِّئَةٍ ، وَكَانت لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِه إِلَى اللَّيْلِ ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ أَكْثَرَ. (بخاری ۳۲۹۳۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۳۰۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، اور یہ کلمات اس کے لیے سارا دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہیں، اور نہیں لائے گا قیامت کے دن اس سے افضل عمل کوئی بھی شخص مگر جس نے اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۳۰۰۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : حدَّثَ أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ ، عَن حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْعَبْشَمِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ قط يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(۳۰۰۹۱) حضرت سھیل بن حنظلہ العبشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی قوم بھی ہرگز اللہ کا ذکر نہیں کرتی مگر یہ کہ آسمان سے ایک منادی (فرشتہ) یہ آواز لگاتا ہے: تم بخشے بخشائے کھڑے ہو جاؤ تحقیق تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔

(۳۰۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَن هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ هَمْدَانَ تُسَبِّحُ وَتُحْصِيهِ بِالْحَصْباء ، أَوِ النَّوَى فَمَرَّتْ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقِيلَ لَهُ : هَذِهِ الْمَرْأَةُ تُسَبِّحُ وَتُحْصِيهِ بِالْحَصَى ، أَوِ النَّوَى ، فَدَعَاهَا فَقَالَ : لَهَا : أَنْتِ الَّتِي تُسَبِّحِينَ وَتُحْصِينَ ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ إِنِّي لأَفْعَلُ ، فَقَالَ : أَلا أَدُلُّك عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، تَقُولِينَ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا ، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً.

(۳۰۰۹۲) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ہمدان کی ایک عورت تھی جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی اور اسے کنکریوں یا دانوں پر شمار کرتی تھی، پس وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری، تو ان کو بتلایا گیا۔ کہ یہ عورت تسبیح پڑھتی ہے اور اس کو کنکریوں یا دانوں پر شمار کرتی ہے۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلایا، اور اس سے پوچھا: کیا تو ہی وہ عورت ہے جو تسبیح پڑھتی ہے اور شمار کرتی ہے؟ وہ کہنے لگی! جی ہاں! میں ہی ایسا کرتی ہوں، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر فعل کی طرف تیری راہنمائی نہ کروں؟ تم اس طرح ذکر کیا کرو: اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں کثرت سے اللہ کے لیے ہیں، اور صبح و

شام میں اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔

(۳۰۰۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُحَدِّثُ ، عَن رَبِّهِ ، قَالَ : مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْته فِي نَفْسِي ، وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْته فِي مَلأٍ أَكثر مِنهُمْ وَأَطْيَبَ. (احمد ۳۵۴۔ ابن حبان ۳۲۸)

(۳۰۰۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی ارشاد فرمائی: کہ اللہ فرماتے ہیں! جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اور جو شخص لوگوں کی مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بڑی ہو اور اس سے پاکیزہ ہو۔

(۳۰۰۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَن سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَيَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ مِنَ امْرِءٍ ضَعِيفٍ فَيَشْفَعُونَ لَهُ وَإِذَا كَانَ العَبْدُ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ ، وَلا يَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : صَوْتٌ مُنكَرٌ.

(۳۰۰۹۴) حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ خوشی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے اور فراخی کی حالت میں اس کی حمد بیان کرتا ہے، پھر اسے کوئی تکلیف پہنچی تو اس نے اللہ سے دعا مانگی! تو فرشتے کہتے ہیں، کمزور بندے کی جانی پہچانی آواز ہے، پھر وہ اللہ کے سامنے اس بندے کی سفارش کرتے ہیں، اور جب کوئی بندہ خوشی کی حالت میں اللہ کو یاد نہیں کرتا اور فراخی کی حالت میں اس کی حمد بیان نہیں کرتا پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ سے دعا مانگی تو فرشتے کہتے ہیں۔ ''بُری آواز ہے۔''

(۳۰۰۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَن ثَوْرٍ ، عَن خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَتَصَدَّقُ كُلَّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ فَمَا تَصَدَّقَ عَلَى عَبْدِهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِهِ.

(۳۰۰۹۵) حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت ہر روز صدقہ فرماتے ہیں، اللہ نے کبھی اپنے کسی بندے پر اس کے ذکر سے زیادہ افضل کسی چیز کا صدقہ نہیں فرمایا۔

(۳۰۰۹٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كُنَّ لَهُ عَدْلَ أَرْبَعِ رَقَابات يُعْتِقُهُنَّ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۰۰۹۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ کلمات اس کے لیے چار

غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہیں جنہیں اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا ہو۔

(٣٠٠٩٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعَدْلِ نَسَمَةٍ. (نسائی ٩٩٥٣۔ طبرانی ١٧١٧)

(٣٠٠٩٧) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو اس کا ثواب تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہوگا۔

(٣٠٠٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي رُعَافَةَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَنْ قَالَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا إِنْسَانٌ يَزِيدُ عَلَيْهِ.

(٣٠٠٩٨) حضرت ابو رفاعہ جو کہ انصاری ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے! اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو دنیا والوں میں سے کوئی بھی اس سے افضل عمل والا نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(٥٢) ما يدعى بِهِ فِي الاستِسقاءِ

حالت استسقاء میں مانگی جانے والی دعا کا بیان

(٣٠٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ وَ ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوِ اسْتَسْقَيْتَ فَقَالَ: لَقَدْ طَلَبْتُ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِي يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ.

(٣٠٠٩٩) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کی طلبی کی دعا کے لیے نکلے اور منبر پر چڑھ کر یہ آیات پڑھیں: معافی مانگو اپنے رب سے، یقیناً وہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے، وہ برسائے گا تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش اور نوازے گا تمہیں مال و اولاد سے اور پیدا کرے گا تمہارے لیے باغ اور جاری کردے گا تمہارے لیے نہریں، اور معافی مانگو اپنے رب سے، پھر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ بارش بھی مانگتے تو اچھا ہوتا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیشک تحقیق میں نے آسمان کے پچھتر کے ذریعہ پانی طلب کیا ہے جس کے ذریعہ پانی کے قطرے اتارے جاتے ہیں۔

(۳۰۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِي فَمَا زَادَ عَلَى الاسْتِغْفَارِ.

(۳۰۱۰۰) حضرت ابومروان ؒ اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ پانی طلبی کی دعا کے لیے نکلے، توانہوں نے استغفار پر زیادتی نہیں کی، (استغفار کے علاوہ کوئی دعا نہیں کی)

(۳۰۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَمَرَّ عَلَى نَمْلَةٍ مُسْتَلْقِيَةٍ عَلَى قَفَاهَا رَافِعَةٍ قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ تَقُولُ ، اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَيْسَ لَنَا غِنًى عَنْ رِزْقِكَ ، فَإِمَّا أَنْ تَسْقِيَنَا وَإِمَّا أَنْ تُهْلِكَنَا، فَقَالَ: سُلَيْمَانُ لِلنَّاسِ: ارْجِعُوا، فَقَدْ سُقِيتُمْ بِدَعْوَةِ غَيْرِكُمْ.

(۳۰۱۰۱) حضرت ابوالصدیق الناجی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام لوگوں کو پانی طلبی کی دعا کرنے کے لیے لے کر نکلے، پس ان کا گزر ایک چیونٹی پر ہوا جو اُلٹی ہو کر چت لیٹی ہوئی تھی، اور اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف کی ہوئی تھیں اور یہ دعا کر رہی تھی: اے اللہ! ہم بھی آپ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں، ہم تیرے رزق سے بالکل بے نیاز نہیں ہیں، یا تو آپ ہمیں سیراب فرما دیں یا آپ ہمیں ہلاک کر دیں۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ واپس لوٹ جاؤ! تمہیں دوسروں کی دعا سے سیراب کر دیا جائے گا۔

(۵۴) ما يدعى بِهِ لِلمرِيضِ إذا دخل عليهِ

جب مریض پر داخل ہوا جائے تو یوں دعا پڑھی جائے

(۳۰۱۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُك شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَتْ : فَلَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَخَذْت بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهَا وَأَقُولُهَا ، قَالَتْ : فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدَيَّ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ ، قَالَتْ : فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْت مِنْ كَلاَمِهِ.

(۳۰۱۰۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ذریعہ تعویذ (دم) کرتے تھے۔ ''لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھ گیا جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی تو

میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی، پس میں آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہی آپ کے جسم پر پھیرتی رہتی تھیں اور یہ دعا پڑھتی رہتی تھی: فرماتی ہیں: کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑایا اور یہ دعا پڑھی: اے اللہ! تو مجھے معاف فرما۔ مجھے رفیق سے ملا دے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! یہ آخری بات تھی جو میں نے آپ ﷺ کے کلام سے سنی تھی۔

(۳۰۱۰۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :فَلَمَّا ثَقُلَ. (مسلم ۲۲-۱۷۲۲۔ ابن ماجه ۳۵۲۰)

(۳۰۱۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماقبل والی روایت اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے مگر اس سند میں ''فلما ثقل'' کا لفظ نہیں ہے۔

(۳۰۱۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يَقُولُ لِلْمَرِيضِ :أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَ سُفْيَانُ :فَذَكَرْته لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۵۷۵۰۔ مسلم ۱۷۲۲)

(۳۰۱۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یقیناً نبی کریم ﷺ مریض کے لیے یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت منصور رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے یہ حدیث مذکورہ سند سے بھی بیان کی۔

(۳۰۱۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ :أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض پر داخل ہوتے تو یوں دعا پڑھتے: لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

(۳۰۱۰٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ ، بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ ، بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(۳۰۱۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لعاب مبارک کو انگلی پر لگا کر مریض کے لیے یوں دعا کرتے تھے: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں بعض کے لعاب کے ذریعہ ہمارے مریض کو شفا دی جائے ہمارے رب کی اجازت سے۔

(۳۰۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي ، فَقَالَ :أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ عَلَّمَنِيهَا جِبْرِيلُ :بِسْمِ اللهِ

أَرْقِيكَ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ أَرَبٍ يُؤْذِيكَ ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(۳۰۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ میں تکلیف میں تھا۔ پھر فرمانے لگے: کیا میں تمہیں دم نہ کروں جو دم مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سکھایا ہے! اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھے شفا دے ہر اس عضو سے جو تجھے تکلیف دے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

(۳۰۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ تَحْضُرْ وَفَاتُهُ فَقَالَ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ شُفِيَ.

(۳۰۱۰۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس جائے جس کی موت قریب نہ ہو تو وہ سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والا ہے، عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا دے، تو اس مریض کو شفا دی جائے گی۔

(۳۰۱۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ : سَمِعْت عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ ، وَاسْمُ اللهِ يَشْفِيكَ.

(۳۰۱۰۹) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بخار میں مبتلا تھے، پس یہ کلمات پڑھے! اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس بیماری سے جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر حسد کرنے والے سے جب وہ حسد کرے اور ہر (بری) آنکھ سے، اور اللہ کا نام ہی آپ کو شفا دے گا۔

(۳۰۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : تَنَاوَلْت قِدْرًا لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ فَانْطَلَقَتْ بِي أُمِّي إِلَى رَجُلٍ جَالِسٍ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَتْ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، ثُمَّ أَدْنَتْنِي مِنْهُ فَجَعَلَ يَنْفُثُ وَيَتَكَلَّمُ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَسَأَلْت أُمِّي بَعْدَ ذَلِكَ مَا كَانَ يَقُولُ ؟ قَالَتْ : كَانَ يَقُولُ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۱۰) حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے گرم ہانڈی پکڑ لی تو میرا ہاتھ جل گیا، پھر میری والدہ مجھے ایک آدمی کے پاس لے گئیں جو بلند جگہ میں بیٹھا تھا، میری والدہ نے ان کو کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو انہوں نے فرمایا: تم خوش بخت وخوش

نصیب رہو فرماؤ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے قریب کر دیا، پس وہ پھونک مارتے تھے اور کچھ بولتے تھے، میں نہیں جان پا رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، پھر بعد میں میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے تھے؟ والدہ نے فرمایا: وہ یہ کلمات پڑھ رہے تھے: لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔

(۳۰۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابن عباس أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَشَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لامَّةٍ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ.

(۳۰۱۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرتے تھے: میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور موذی جانور کے شر سے، اور ہر بری آنکھ کے شر سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرتے تھے۔

(۳۰۱۱۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ : وَشَرِّ.

(۳۰۱۱۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تھے، پھر راوی نے آگے ماقبل والی حدیث جیسا مضمون ذکر کیا۔ مگر لفظ ''شر'' نہیں بیان کیا۔

(۳۰۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اشْتَكَيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي ، أَوْ عَافِنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلاءً فَصَبِّرْنِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، فَمَسَحَنِي بِيَدِهِ ، ثم قَالَ : اللَّهُمَّ اشْفِهِ ، أَوْ عَافِهِ فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

(۳۰۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تکلیف میں مبتلا تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں یوں دعا کر رہا تھا: اے اللہ! اگر میری موت حاضر ہے تو مجھے موت کے ذریعہ راحت پہنچا۔ اور اگر ابھی موت میں تاخیر ہے تو مجھے شفا بخش یا مجھے عافیت عطا فرما، اگر کوئی مصیبت ہے تو مجھے صبر سے نواز دے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا پڑھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ کلمات پڑھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مجھ پر پھیرا پھر یوں دعا پڑھی: اے اللہ! تو اس کو شفا بخش یا تو اس کو عافیت بخش دے۔ حضرت علی فرماتے ہیں: پھر کبھی مجھے یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

(۳۰۱۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبِی وَجَعٌ قَدْ كَادَ يبطلنى ، فَقَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قُلِ : بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَفَعَلْتُ ، فَشَفَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۰۱۱۴) حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں شدید تکلیف میں مبتلا تھا، قریب تھا کہ یہ تکلیف مجھے کسی باطل کام میں مبتلا کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اپنا داہنا ہاتھ تکلیف والی جگہ پر رکھو، پھر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی برکت سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں۔ حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس میں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ عزوجل نے مجھے شفا عطا فرما دی۔

(۳۰۱۱۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُد بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا مِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا وَالْحُمَّى هَذَا الدُّعَاءَ : بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

(۳۰۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام تکالیف اور بخار کے لیے یہ دعا سکھلایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو کہ عظمت والا ہے ہر اس رگ کے شر سے جو فساد پیدا کرے، اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

(۳۰۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنَّ فُلَانًا شَاكٍ ، قَالَ : يَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْ : يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ ثَلَاثًا.

(۳۰۱۱۶) حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص بہت بیمار ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا بیماری سے تندرست ہونا تجھے پسند ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھو، اے بردبار، اے بہت کرم کرنے والے تو شفا عطا فرما۔

(۳۰۱۱۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ.

(۳۰۱۱۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔ پس یہ کلمات پڑھے، اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچائے، ہر حسد کرنے والے سے اور بری آنکھ سے، اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا۔

(۳۰۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ : اشْتَكَتْ

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ : ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ.

(۳۰۱۱۸) حضرت عَمرہ بنت عبد الرحمٰن فرماتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ایک یہودی عورت ان کو جھاڑ پھونک کر رہی تھی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو کتاب اللہ کے ساتھ دم کرو۔

(۳۰۱۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ : أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. (بخاری ۵۷۴۲۔ ابو داؤد ۳۸۸۶)

(۳۰۱۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو یوں دعا فرماتے، لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، اور تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

(٥٤) ما دعا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمَّتِهِ فَأُعطِي بعضه

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مانگی جس کا کچھ حصہ عطا بھی کر دیا گیا

(۳۰۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ واتَّبَعْت أَثَرَهُ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهَا فَصَلَّى الضُّحَى ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ : يَا حُذَيْفَةُ طَوَّلْت عَلَيْك ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : إِنِّي سَأَلْت اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَى أُمَّتِي غَيْرَهَا فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِالسِّنِينَ ، فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهَا بَيْنَهَا ، فَمَنَعَنِي.

(۳۰۱۲۰) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ قبیلہ کے نزدیک حرہ مقام کی طرف تشریف لے گئے، اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو لیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعت ادا کیں، اور ان کو بہت لمبا کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے، اور فرمانے لگے، اے حذیفہ! کیا میں نے تجھے طوالت میں ڈال دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے اس میں تین دعائیں مانگیں پس اللہ نے میری دو دعاؤں کو قبولیت عطا کی اور ایک کو منع فرما دیا، میں نے اللہ سے یہ دعا مانگی کہ میری امت پر کبھی کوئی غیر غالب نہ آئے، تو اللہ نے میری دعا کو شرف قبولیت بخشی، اور میں نے دعا مانگی کہ میری امت قحط کی وجہ سے ہلاک نہ ہو تو اللہ نے میری اس دعا کو بھی شرف قبولیت بخشی، اور میں یہ دعا مانگی کہ میری امت کے درمیان آپس میں جنگ مت ہو تو اس دعا کو منع فرما دیا۔

(۳۰۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن رَجَاءٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلاةً فَأَطَالَ فِيهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقَدْ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلاةَ ، قَالَ : إِنِّي صَلَّيْتُ صَلاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَسَأَلْتُ اللَّهَ لأُمَّتِي ثَلاثًا ، فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَرَدَّتْ عَلَيَّ. (احمد ۲۴۰۔ ابن خزیمہ ۱۲۱۸)

(۳۰۱۲۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی اور بہت لمبی نماز پڑھی، جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے لمبی نماز پڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شوق اور خوف کی نماز پڑھی اور میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزیں مانگیں، پس اللہ نے مجھے دو چیزیں عطا فرما دیں اور ایک چیز کو واپس مجھ پر رد کر دیا۔ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اس امت پر ان کے علاوہ کسی دشمن کو مسلط مت فرما۔ پس اللہ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اس امت کو ڈوبنے کے عذاب کے ذریعہ ہلاک مت فرما، پس اللہ نے اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائی۔ اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ اس امت کے درمیان آپس میں کوئی جنگ نہ ہو تو یہ دعا مجھ پر واپس لوٹا دی گئی۔

(۳۰۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن صُهَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لاَ يُخْبِرُنَا بِهِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ مِمَّا إِذَا صَلَّيْتَ هَمَسْتَ شَيْئًا لاَ نَفْقَهُهُ ، قَالَ ، فَطِنْتُمْ بِي ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : مَنْ يُكَافِءُ هَؤُلاءِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : اخْتَرْ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلاثٍ : إِمَّا أَنْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ ، أَوِ الْجُوعَ ، أَوِ الْمَوْتَ ، قَالَ : فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى قَوْمِهِ ، قَالَ : فَقَالُوا : أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ فَاخْتَرْ لَنَا ، قَالَ : فَقَامَ إِلَى الصَّلاةِ ، قَالَ : وَكَانُوا مِمَّا إِذَا فَزِعُوا فَزِعُوا إِلَى الصَّلاةِ فَصَلَّى فَقَالَ : اللَّهُمَّ اما أن تُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلا ، أَوِ الْجُوعُ فَلا ، وَلَكِنَّ الْمَوْتَ ، قَالَ : فَسَلَّطَ عَلَيْهِمَ الْمَوْتَ ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِي ثَلاثَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَهَمْسِي الَّذِي تَسْمَعُونَ أني أَقُولُ : اللَّهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ. (نسائی ۱۰۴۵۰۔ احمد ۳۳۳)

(۳۰۱۲۲) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو آہستہ سے کچھ کہتے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتلایا تھا۔ پس ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ ابھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی ہے تو آہستہ سے کچھ کہا جس کو ہم نہیں سمجھ سکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، کیا تم نے میرے پڑھنے کو جان لیا؟ ہم نے کہا! جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیاء میں سے ایک نبی کا قصہ یاد آ گیا۔ جن کی قوم کے لشکر کو ان کا تابع بنا دیا گیا تھا، پس انہوں

نے اس لشکر کی طرف دیکھ کر فرمایا: کون ہے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس ان سے کہا گیا: آپ اپنی قوم کے لیے تین میں سے ایک بات منتخب کریں: یا تو ان پر کسی غیر دشمن کو مسلط کر دیا جائے، یا پھر بھوک و فاقہ یا پھر موت، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اپنی قوم پر یہ تینوں چیزیں پیش کیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں آپ ہی ہمارے لیے کوئی ایک منتخب فرمالیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس وہ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ یہ بھی فرمایا: جب وہ لوگ کسی چیز سے ڈرتے تو وہ نماز کی پناہ پکڑتے تھے۔ پس ان نبی نے نماز پڑھی، پھر یوں فرمایا: اے اللہ! یا تو آپ نے ان پر دشمن کو مسلط فرمانا تھا پس آپ ایسا مت کریں یا پھر بھوک تو وہ بھی نہیں، لیکن موت عطا کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قوم پر موت کو مسلط کر دیا گیا۔ پس ان کی قوم کے تین دنوں میں ستر ہزار افراد موت کی وادی میں سو گئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس میں آہستہ سے جو پڑھ رہا تھا جو تم نے سنا میں یہ دعا پڑھ رہا تھا۔ اے اللہ! میں آپ کی مدد سے ہی تدبیر کروں گا، اور آپ کی مدد سے ہی حملہ کروں گا، اور ایسا کرنے کی طاقت نہیں سوائے تیری مدد کے۔

(۳۰۱۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً ، سَأَلْت رَبِّي أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَمَنَعَنِيهَا. (مسلم ۲۲۱۶۔ احمد ۱۸۱)

(۳۰۱۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بلند جگہ سے ہماری طرف تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا گزر مسجد بنی معاویہ کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی، پھر آپ ﷺ ہماری طرف پلٹے۔ ور فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں۔ پس رب نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک کو منع فرمادیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ میری امت کو فاقہ کے ذریعہ سے مت ہلاک فرمائیں، تو اللہ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ میری امت کو ڈوبنے کے ذریعہ ہلاک مت فرمانا۔ پس اللہ نے اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ امت کے درمیان کوئی جنگ نہ ہو تو اللہ نے منع فرمادیا۔

(۵۵) ما ذُكِر عن أبي بكرٍ وعمر رضي الله عنهما مِن الدّعاءِ

جو دعا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

(۳۰۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ

اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ ، وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ ، وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاك ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي بِحَبْلِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنِي أَحْفَظُ أَمْرَك.

(۳۰۱۲۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میری عمر کے آخری حصہ کو بہتر بنا دے۔ اور میرے عمل کے اختتام کو بہتر بنا دے۔ اور جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں میرے ان دنوں کو بہتر بنا دے۔ حضرت مطلب بن عبد اللہ نے فرمایا: حضرت عمر ؓ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اپنی رسی کے ذریعہ میری حفاظت فرما۔ اور اپنے فضل سے مجھے رزق عطا فرما۔ اور مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرے حکم کی حفاظت کرنے والا بن جاؤں۔

(۳۰۱۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ كَلامٍ تَكَلَّمَ بِهِ عُمَرُ أَنْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي شَدِيدٌ فَلَيِّنِّي وَإِنِّي بَخِيلٌ فَسَخِّنِي.

(۳۰۱۲۵) حضرت شداد ؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی دعا جو حضرت عمر ؓ نے کی بے شک فرمایا: اے اللہ! میں کمزور ہوں پس تو مجھے قوی بنا دے۔ اور میں بہت سخت ہوں تو مجھے نرم بنا دے۔ اور بے شک میں بہت کنجوس ہوں تو مجھے سخی بنا دے۔

(۳۰۱۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِي قَلْبِي وَرَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي وَأَغْنِنِي عَمَّا حَرَّمْتَ عَلَيَّ.

(۳۰۱۲۶) حضرت حسان بن فائد العبسی ؒ، حضرت عمر ؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو میرے دل میں بے نیازی کو بھر دے۔ اور مجھ میں شوق پیدا فرما اس چیز کا جو تیرے پاس ہے۔ اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ اور جو چیز تو نے مجھ پر حرام کی ہے مجھے اس سے بے نیاز کر دے۔

(۳۰۱۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي ، وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِي ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي صَدْرِي ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي.

(۳۰۱۲۷) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں حضرت عمر ؓ کے بارے میں کہ وہ یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ اور میں آپ سے اپنے بھلائی کے کاموں کی راہنمائی طلب کرتا ہوں۔ اور میں آپ سے توبہ کرتا ہوں۔ پس آپ میری توبہ قبول فرما لیجیے۔ یقیناً آپ ہی میرے رب ہیں۔ اے اللہ! اپنی طرف کا مجھ میں شوق ڈال دیں۔ اور میرے سینے میں بے نیازی ڈال دیں۔ اور جو آپ نے مجھے رزق عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما دیجیے۔ اور آپ میری طرف سے دعا کو قبول فرمائیے۔ اور یقیناً آپ ہی میرے رب ہیں۔

(۳۰۱۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْقَلِيلِ ، قَالَ ، فَقَالَ : عُمَرُ : مَا هَذَا الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ : وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي

الشَّكُورُ فَأَنَا أَدْعُو أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أُولَئِكَ الْقَلِيلِ ، قَالَ :فَقَالَ :عُمَرُ :كُلُّ النَّاسِ أَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ.

(۳۰۱۲۸) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یوں دعا کی: اے اللہ! آپ مجھے قلیل میں سے بنا دیجیے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے یہ کیا دعا مانگی؟ تو وہ شخص کہنے لگا: میں نے اللہ رب العزت کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اور میرے بندوں میں بہت تھوڑے شکر گزار ہیں۔'' تو میں اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھے ان تھوڑے بندوں میں سے بنا دے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والے ہیں۔

(۳۰۱۲۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَمِعْت عُمَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا.

(۳۰۱۲۹) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو ہمیں عافیت بخش دے اور ہم سے درگزر فرما۔

(۳۰۱۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ مِيكَائِيلُ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يقول :قَدْ تَرَى مَقَامِي وتعلم حَاجَتِي فَارْجِعْنِي مِنْ عِنْدِكَ يَا اللَّهُ بِحَاجَتِي مُفْلَجًا مُنَجَّحًا مُسْتَجِيبًا مُسْتَجَابًا لِي ، قَدْ غَفَرْت لِي وَرَحِمْتَنِي فَإِذَا قَضَى صَلاتَهُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ أَرَى شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا يَدُومُ ، وَلا أَرَى حَالاً فِيهَا يَسْتَقِيمُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَنْطِقُ فِيهَا بِعِلْمٍ وَأَصْمُتُ بِحُكْمٍ ، اللَّهُمَّ لاَ تُكْثِرْ لِي مِنَ الدُّنْيَا فَأَطْغَى ، وَلا تُقِلَّ لِي مِنْهَا فَأَنْسَى ، فَإِنَّهُ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

(۳۰۱۳۰) خراسان کا ایک بوڑھا شخص جس کو میکائیل کہا جاتا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے: تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری ضرورت کو بھی جانتا ہے: اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے لوٹا اس حال میں کہ میری حاجت پوری ہو، کامیاب ہو، قبول ہونے والی قبول کی گئی میرے لیے۔ تحقیق تو نے میری مغفرت فرمادی اور تو نے مجھ پر رحم فرمادیا۔ پس جب اپنی نماز مکمل فرمالیتے تو فرماتے: اے اللہ! میں نے دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو دائمی ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حالت دیکھی جو کہ ہمیشہ سیدھی رہے۔ اے اللہ! تو مجھے ایسا بنا دے کہ میں علم کے ساتھ بات کروں اور میں حکم کے ساتھ خاموش رہوں۔ اے اللہ! تو میرے لیے دنیا کو زیادہ مت فرمادے کہ میں سرکش بن جاؤں۔ اور نہ ہی میرے لیے اس دنیا کو اتنا تھوڑا کردے کہ میں تجھے بھول جاؤں، اس لیے کہ جو تھوڑا اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غفلت میں ڈال دے۔

(۳۰۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَأْخُذَنِي عَلَى غِرَّةٍ ، أَوْ تَذَرَنِي فِي غَفْلَةٍ ، أَوْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۰۱۳۱) حضرت سلیم بن حنظلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو بے خبری کی حالت میں میری پکڑ کرے، یا تو مجھے غفلت کی حالت میں چھوڑ دے۔ یا تو مجھے غافلین میں سے بنا دے۔

(٥٦) ما جاء عن عليٍّ رضي الله عنه مِمّا دعا مِمّا بقِي مِن دعائِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(٣٠١٣٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَى كَلِمَةِ الْعَدْلِ بِالرِّضَى وَالصَّوَابِ ، وَقِوَامِ الْكِتَابِ ، هَادِينَ مَهْدِيِّينَ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ ، غَيْرَ ضَالِّينَ، وَلا مُضِلِّينَ.

(۳۰۱۳۲) حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں انصاف کے کلمہ پر رضا مندی اور درستگی اور صحیح کتاب کے ساتھ ثابت قدم فرما، جو ہدایت کا راستہ دکھلانے والا، ہدایت یافتہ، راضی کرنے والا اور راضی ہونے والا، جو نہ گمراہ ہے اور نہ ہی گمراہ کرنے والا ہے۔

(٣٠١٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي أَذْلَلْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَخَضَعَ لَكَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَذَلَّ لَكَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي غَلَبْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي مَلأَت بِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي لاَ يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ ، وَبِنُورِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي يُبتدأ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ ، يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ ثَلاثًا ، يَا أَوَّلَ الأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الآخِرِينَ ، وَيَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ ، اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تهتك العصم ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الْقَسَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلاءَ ، وَتُدِيلُ الأَعْدَاءَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ ، وَتُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، وَتُظْلِمُ الْهَوَاءَ ، وَتَرُدُّ الدُّعَاءَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ترد إِلَى النَّارِ.

(۳۰۱۳۳) حضرت ولید بن ابو الولید رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں پہلے تین مرتبہ یوں فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو ہر چیز پر حاوی ہے، اور تیری اس عزت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو نے ہر چیز کو ذلیل کر دیا، اور ہر چیز تیرے سامنے جھک گئی اور ہر چیز تیرے سامنے حقیر ہوگئی۔ اور تیری اس طاقت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر غالب ہے۔ اور تیری اس عظمت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر غالب ہے، اور تیری اس بادشاہت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو نے ہر چیز کو بھر دیا، اور تیری اس قوت کے ساتھ جس کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔ اور تیرے اس نور کے ساتھ جس نے ہر چیز کو روشن کر دیا۔ اور تیرے اس علم کے ساتھ جس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، اور تیرے اس نام کے ساتھ کہ

جس سے ہر چیز کی ابتدا کی جاتی ہے، اور تیرے اس بابرکت چہرے کے ساتھ جو ہر چیز کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا، اے نور بخشنے والے، اے برائیوں سے پاک ذات، اے نور بخشنے والے، اے برائیوں سے پاک ذات، (تین مرتبہ پڑھتے) اے پہلوں میں سب سے پہلے، اور اے بعد والوں میں سے سب سے بعد والے! اور اے اللہ! اے رحم کرنے والے، اے بہت رحم کرنے والے، میرے ان گناہوں کو معاف فرمادے جن کی وجہ سے تو سزائیں نازل کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو عصمت دری کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے جن کی وجہ سے تو ندامت کا وارث بنا تا ہے۔ اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے جن کی وجہ سے تو نصیب کو روک لیتا ہے۔ اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو نعمتوں کو بدل دیتا ہے اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے جن کی وجہ سے تو بلاؤں اور مصیبتوں کو نازل کرتا ہے، اور دشمنوں کو غالب کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کی وجہ سے تو آسمان کی بارش کو روک لیتا ہے، اور تو برباد کرنے میں جلدی کرتا ہے اور تو نفس پر ظلم کرتا ہے اور تو دعا کو رد کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کی وجہ سے تو جہنم کی طرف لوٹا تا ہے۔

(٣٠١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيِّ ، عَن رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ يَا دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَيَا بَانِيَ الْمَبْنِيَّاتِ وَيَا مُرْسِيَ الْمُرْسِيَاتِ ، وَيَا جَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا ، وَبَاسِطَ الرَّحْمَةِ لِلْمُتَّقِينَ ، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَاتِ تحننك ، وَعَوَاطِفَ زَوَاكِي رَحْمَتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ ، الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَفَالِجِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ ، وَدَامِغِ جَاشِيَاتِ الأَبَاطِيلِ كَمَا حَمَّلْتَهُ ، فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ مُسْتَنْصِرًا فِي رِضْوَانِكَ غَيْرَ نَاكِلٍ عَن قَدَمٍ ، وَلا مُثْنٍي عَنْ عَزْمٍ ، حَافِظٍ لِعَهْدِكَ ، مَاضٍ لِنَفَاذِ أَمْرِكَ ، حَتَّى أَوْرَى قبسا لقلبس آلاء الله تصل بآله أسبابه به هُدِيت الْقُلُوبِ ، بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ والأثم وأنهج موضحات الأعلام إِلَى ودائرات الأَحْكَامِ ، فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ ، وَشَاهِدُكَ يَوْمَ الدِّينِ ، وَبَعِيثُكَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ مُفْسَحًا عِنْدَكَ ، وَأَعْطِهِ بَعْدَ رِضَاهُ الرِّضَى مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَحْلُولِ ، وَعَظِيمِ جَزَائِكَ الْمَعْلُولِ ، اللَّهُمَّ أَتْمِمْ لَهُ مَوْعِدَكَ بِابْتِعَاثِكَ إِيَّاهُ مَقْبُولَ الشَّفَاعَةِ عَدْلَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخَطِيبِ فَصْلٍ ، وَحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِينَ مُطِيعِينَ وَأَوْلِيَاءَ مُخْلِصِينَ وَرُفَقَاءَ مُصَاحِبِينَ ، اللَّهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلامَ ، وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلامَ.

(۳۰۱۳۴) حضرت عبد اللہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اے بچھانے والے بچھی ہوئی زمینوں کے، عمارتوں کی تعمیر کرنے والے، پہاڑوں کے گاڑنے والے، اور دلوں کو بزور بنانے والے اس کی فطرت پر ان کے بدبخت ہونے کو اور نیک بخت ہونے کو، اور متقیوں اور پرہیزگاروں کے لیے رحمت کو کشادہ کرنے والے،

نازل فرما اپنی بزرگ ترین خاصی رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں، اور اپنی بڑی مہربانی کو، اور اپنی پاکیزہ، مہربان رحمتوں کو حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اور کھولنے والے ہیں اس سعات کو جو بند کر دی گئی، اور مکمل کرنے والے ہیں اس دین کو جو غالب آ گیا، اور حق کو غالب کرنے والے ہیں سلامتی کے ساتھ، اور توڑنے والے ہیں ان لشکروں کے جو ناحق پر ہیں جیسا کہ آپ ﷺ کو برانگیختہ کیا ان کے توڑنے پر پس مستعد ہو گئے تیرے حکم سے، مدد طلب کرنے والے تیری رضا مندی میں، بلا قید کے پنیر میں، اور بلا سستی کے ارادے میں (یعنی لشکر کفار کے توڑنے میں اٹھنے کے لیے آپ نے کوتاہی نہیں کی) نگاہ رکھنے والے تیری وحی کی طرف، حفاظت کرنے والے تیرے عصب (کے) تیرے حکم کے نفاذ پر وقت گزارنے والے، یہاں تک کہ روشن کر دیا اسلام کے شعلۂ نور کو روشنی لینے والوں کے لیے، اللہ کی نعمتیں ملا دیتی ہیں اس کے اسباب کو ان سے جو اس مشغلہ کے اھل لوگ ہیں (یعنی وہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں) آپ ہی کے سبب سے ہدایت ملی دلوں کو، ان کے فتنوں اور گناہوں میں ڈوب جانے کے بعد، اور آپ نے ظاہر کرنے والی نشانیوں کو مزید واضح کیا، اور اسلام کے چمکدار حکموں کو، اور اسلام کی روشنیوں کو، پس آپ ہی تیرے بھروسہ کے قابل امانت دار ہیں، اور آپ ہی قیامت کے دن تیرے گواہ ہیں، اور تیری بھیجی ہوئی رحمت میں تمام جہان والوں کے لیے، اے اللہ! کشادہ کر دے ان کی جگہ اپنے پاس اور ان کو عطا فرما اپنی رضا مندی کے بعد ایسی رضا مندی جو تیرے اجر کی کامیابی کی طرف سے ہو، اور تیری عظیم جزا جو کہ کسی وجہ سے ملتی ہے اس کی طرف سے، اے اللہ، تو ان سے کیے جانے والے اپنے وعدے کو پورا فرما، ان کو مبعوث فرما کر شفاعت کیے جانے والے مقام پر، انصاف کی گواہی مقبول کر کے، اور آپ کے ہر قول کو اپنی رضا مندی کے موافق کر کے، اور آپ ﷺ کو صاحب انصاف بنا کر، اور آپ کو ایسا خطیب بنا کر جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہو، اور بڑی حجت والا بنا کر۔ اے اللہ! ہمیں بنا دے سننے والوں میں سے (پھر) فرمانبرداری کرنے والوں میں سے، اور مخلص لوگوں کے دوستوں میں سے، اور اپنے ساتھیوں کے رفقاء میں سے، اے اللہ! تو پہنچا دے ان کو ہماری طرف سے سلامتی، اور لوٹا دے ان کی طرف سے ہم پر سلامتی۔

(۳۰۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى سَالِمًا ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَلِيٍّ : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ وَقَصَّرْتَ أَمَلَهُ ، وَأَطَلْتَ عُمُرَهُ ، وَأَحْيَيْته بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً وَرَزَقْته اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك نَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَفَرْحَةً لاَ تَرْتَدُّ ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِبْرَاهِيمَ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ ، اللَّهُمَّ هَبْ لِي شفقا يَوْجَلُ لَهُ قَلْبِي ، وَتَدْمَعُ لَهُ عَيْنِي ، وَيَقْشَعِرُّ لَهُ جِلْدِي وَيَتَجَافَى لَهُ جَنْبِي ، وَأَجِدُ نَفْعَهُ فِي قَلْبِي ، اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ ، وَصَدْرِي مِنَ الْغِلِّ ، وَأَعْمَالِي مِنَ الرِّيَاءِ ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ ، وَبَارِكْ لِي فِي سَمْعِي وَقَلْبِي ، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ مِنْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيَّ غَضَبُك ، أَوْ يَنْزِلَ بِي سَخَطُك ، أَوْ أَتَّبِعَ

هَوَایَ بِغَیْرِ هُدًی مِنْك ، أَوْ أَقُولَ لِلَّذِینَ كَفَرُوا ﴿هَؤُلَاءِ أَهْدَی مِنَ الَّذِینَ آمَنُوا سَبِیلاً﴾ اللَّهُمَّ كُنْ بِی بَرًّا رَؤُوفًا رَحِیمًا بِحَاجَتِی حَفِیًّا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی یَا غَفَّارُ ، وَتُبْ عَلَیَّ یَا تَوَّابُ ، وَارْحَمْنِی یَا رَحْمَنُ ، وَاعْفُ عَنِّی یَا حَلِیمُ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِی زَهَادَةً وَاجْتِهَادًا فِی الْعِبَادَةِ ، وَلَقِّنِی إِیَّاكَ عَلَی شَهَادَةٍ یسبق بُشْرَاهَا وَجَعَهَا وَفَرْحُهَا جَزَعَهَا ، یَا رَبِّ لَقِّنِی عِنْدَ الْمَوْتِ نَضْرَةً وَبَهْجَةً وَقُرَّةَ عَیْنٍ وَرَاحَةً فِی الْمَوْتِ ، اللَّهُمَّ لَقِّنِی فِی قَبْرِی ثَبَاتَ الْمَنْطِقِ وَقُرَّةَ عَیْنِ الْمَنْظَرِ وَسَعَةً فِی الْمَنْزِلِ ، اللَّهُمَّ قفنی مِنْ عَمَلٍ یَوْمِ الْقِیَامَةِ مَوْقِفًا تُبَیِّضُ بِهِ وَجْهِی ، وتُثَبِّتُ بِهِ مَقَالَتِی ، وَتُقِرُّ بِهِ عَیْنِی ، وَتَنْزِلُ بِهِ عَلَی امنتی ، وَتَنْظُرُ إِلَیَّ بِوَجْهِكَ نَظْرَةً أَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ فِی الرَّفِیقِ الأَعْلَی فِی أَعْلَی عِلِّیِّینَ ، فَإِنَّ بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ، اللَّهُمَّ إِنِّی ضَعِیفٌ مِنْ ضَعْفٍ خَلَقْتَنِی إِلَی ضَعْف مَا أَصِیرُ ، فَمَا شِئْتَ لاَ مَا شئنا ، فَسَأَلِی أَنْ أَسْتَقِیمَ.

(۳۰۱۳۵) حضرت ابوجعفر محمد بصری ؒ اس آدمی سے نقل کرتے ہیں جو سالم نام سے پکارا جاتا تھا کہ حضرت علی ؓ کی دعا میں سے ہے: اے اللہ! مجھے بنادے ان لوگوں میں سے جن کے عمل سے تو راضی ہے اور جن کی امیدوں کو تو نے چھوٹا کر دیا، اور جن کی عمر کو تو نے لمبا کر دیا، اور تو ان کو دے گا موت کے بعد پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ رزق، اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو، اور ایسی خوشی جو کبھی واپس نہ ہو، اور تیرے نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمراہی ہمیشہ کی جنت کے اعلیٰ درجوں میں، اے اللہ! مجھے عطا فرما ایسا گوشہ جس میں میرا دل روشن ہو جائے، اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں، اور میرے جسم پر کپکپی طاری ہو جائے، اور میرا پہلو بستر سے جدا ہو جائے، اور میں اپنے دل میں اس کا نفع پاؤں۔ اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک وصاف کر دے، اور میرے سینہ کو کینہ سے، اور میرے عملوں کو دکھاوے سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے، اور میری زبان کو جھوٹ بولنے سے، اور میرے سننے میں اور میرے دل میں برکت عطا فرما۔ اور میری توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں تیرے باعزت چہرے کی جس نے ساتوں آسمانوں کو روشن کر دیا، اور جس کے ذریعہ سے ظلمتوں کو ختم کر دیا گیا، اور پہلے اور آخری لوگوں کا معاملہ جس کی بدولت درست ہوا اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے، یا مجھ پر تیری ناراضگی اترے اس بات سے کہ میں تیری طرف سے آنے والی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگوں یا اس بات سے کہ میں کافروں سے کہوں کہ وہ زیادہ راہِ راست پر ہیں مومنوں سے، اے اللہ! تو مجھ پر مہربان، شفیق اور رحم کرنے والا بن جا، اور میری ضرورت میں میرا شفیق، اے اللہ! میری مغفرت فرما اے مغفرت فرمانے والے، اور میری توبہ قبول فرما اے توبہ قبول فرمانے والے، اور مجھ پر رحم فرما اے رحم فرمانے والے، اور مجھ سے درگزر فرما اے بردبار، الٰہی! مجھے بقدر کفایت رزق عطا فرما، اور مجھے عبادت میں کوشش کرنے کی توفیق عطا فرما، اور مجھے اپنے سامنے ایسی گواہی تلقین فرما کہ جس کی خوشخبری اس کی تکلیف پر سبقت لے جائے، اور اس کی خوشی اس کے غم پر، اے میرے پروردگار، مجھے موت کے وقت شادمانی اور آسودہ حالی کی چمک دمک عطا فرما اور آنکھ کی ٹھنڈک اور موت میں آسانی فرما۔ اے اللہ! قبر میں مجھے ثابت قدم بنا۔ گھر میں مجھے میری پسند کا منظر

دکھا۔ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما۔ میری گفتگو کو ثابت فرما۔ میری آنکھ کو ٹھنڈا بنا، میری تمنا کو پورا فرما، میری طرف قیامت کے دن رحمت کی نظر فرما، تیری نعمت سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں، اے اللہ! میں کمزور ہوں اور تو نے مجھے کمزوری کی حالت میں پیدا کیا ہے، اصل چاہت تیری ہے تو مجھے اپنی چاہت کے سیدھے راستے پر چلا۔

(٣٠١٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ خِرَاشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ما مِنْ كَلِمَاتٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَهُنَّ الْعَبْدُ : اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ اللَّهُمَّ لاَ أَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاكَ ، اللَّهُمَّ لاَ أُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(٣٠١٣٦) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان کلمات سے زیادہ کوئی کلمات اللہ کے ہاں پسندیدہ نہیں ہیں کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اے اللہ! میں تیرے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا، اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما، اس لیے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

(٥٧) ما جاء عن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضى الله عنه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(٣٠١٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ ، قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ آيَتَيْنِ مَا أَصَابَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَرَأَهُمَا ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ إِلاَّ غَفَرَ لَهُ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ وَ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ﴾.

(٣٠١٣٧) حضرت اسود رحمہ اللہ اور حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ میں دو آیات ہیں، جو کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر ان دونوں آیات کو پڑھ کر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ (آیت: اور وہ لوگ جو اگر کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر گزریں) آیت کے آخر تک، (آیت: اور جو کوئی کر بیٹھے برا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اوپر)۔

(٣٠١٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَبْدِ اللهِ رَبَّنَا أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الإِسْلاَمِ وَأَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا لأَنْعُمِكَ شَاكِرِينَ مُثْنِينَ بِهَا قَائِلِينَ بِهَا وَأَتْمِمْهَا عَلَيْنَا.

(٣٠١٣٨) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے ہمارے رب! ہمارے درمیان صلح جوئی

فرمادے، اور ہمیں سلامتی کے راستوں کی طرف ہدایت عطا فرما، اور ہمیں گمراہی کی ظلمتوں سے ہدایت کے نور کی طرف نکال دے، اور تو ہم سے فاحشات کو جن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے ان کو پھیر دے، اور تو ہمارے کانوں میں اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما۔ پس یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے، اور تو ہمیں ایسا بنا دے کہ تیری نعمتوں کا شکر کرنے والے ہوں۔ ان کے ذریعہ تعریف کرنے والے ہوں۔ ان کا ذکر کرنے والے ہوں۔ اور تو اپنی نعمتوں کو ہم پر پورا کر دے۔

(٣٠١٣٩) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ ، اللَّهُمَّ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الأَعْمَشِ.

(۳۰۱۳۹) حضرت ابو وائل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ جناٹھ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمارے درمیان صلح جوئی فرما، پھر راوی نے اعمش کی طرح باقی حدیث کو ذکر کیا۔

(٣٠١٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يَقُولُ اللَّهُ تعالى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ فَلْيَقُمْ قَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَعَلِّمْنَا ، قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْك عَهْدًا فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِنَّك إِنْ تَكِلْنِي إِلَى عملي تُقَرِّبْنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ ، وَأَنِّي لاَ أَثِقُ إِلاَّ بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّك لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۳۰۱۴۰) حضرت اسود بن یزید جناٹھ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ جناٹھ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کا بھی میرے پاس کوئی عہد ہے پس وہ کھڑا ہو جائے ان کے شاگردوں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن: پس آپ ہمیں بھی یہ سکھا دیجیے، انہوں نے ارشاد فرمایا: تم سب یہ کلمات پڑھو، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ باتوں کے جاننے والے، یقیناً میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں یقیناً اگر تو نے مجھے میرے عمل کے سپرد کر دیا تو تو نے مجھے شر کے قریب کر دیا اور تو نے مجھے خیر سے دور کر دیا۔ اور یقیناً میں نے نہیں یقین رکھا مگر تیری رحمت پر، پس تو اپنے پاس ہی میرے عہد کو رکھ لے جس کو قیامت کے دن پورا کرنا، یقیناً تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

(٣٠١٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا دَعَا لأَصْحَابِهِ ، يقول : اللَّهُمَّ اهْدِنَا ، وَيَسِّرْ هُدَاكَ لَنَا ، اللَّهُمَّ يَسِّرْنَا لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنَا الْعُسْرَى وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى اللَّهُمَّ لَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا ، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا وَحَلِّنَا أَسَاوِرَ إِلَهِ الْحَقِّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَائِلِيهَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

(۳۰۱۴۱) حضرت ابو الاحوص ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود جناٹھ جب اپنے شاگردوں کے لیے دعا کرتے تو یوں

فرماتے۔ اے اللہ! تو ہمیں ہدایت دے، اور اپنی ہدایت کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! ہماری آسانی کو بھی آسان فرما۔ اور ہمیں تنگی سے دور فرما۔ اور ہمیں دانش مندوں میں سے بنادے، اے اللہ! ہمیں خوشی اور راحت وسکون عطا فرما، اور ہمیں سندس اور ریشم پہنا، اور ہمیں زیورات سے مزین فرما، اے سچے معبود! اے اللہ! ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنادے، ان کے ذریعہ ثنا کرنے والا بنادے، اور ان کا ذکر کرنے والا بنادے، اور تو ہماری توبہ کو قبول فرما، یقیناً تو ہی توبہ کو قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

(۳۰۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ جواب التيمي عن الحارث بن سويد قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إن مِنْ أَحَبُّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَبُوءُ بِالنِّعْمَةِ وَأَبُوءُ بِالذَّنْبِ فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۴۲) حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا پسندیدہ کلام ہے کہ بندہ یوں دعا کرے: اے اللہ! میں نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور گناہ کا اعتراف بھی کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا۔

(۳۰۱۴۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن مَعْنٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ مِمَّا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى أَهَاوِيلِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الدَّهْرِ وَمَصَائِبِ اللَّيَالِي وَالأَيَّامِ ، وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الأَرْضِ ، اللَّهُمَّ اصْحَبْنِي فِي سَفَرِي وَاخْلُفْنِي فِي حَضَرِي وَإِلَيْكَ فَحَبِّبْنِي ، وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي ، وَفِي نَفْسِكَ فَاذْكُرْنِي ، وَفِي نَفْسِي لَكَ فَذَلِّلْنِي ، وَمِنْ شَرِّ الأَخْلاقِ فَجَنِّبْنِي يَا رَحْمَنُ ، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي ، أَنْتَ رَبِّي ، إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى قَرِيبٍ قَلَّدْته أَمْرِي.

(۳۰۱۴۳) حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دعا کرتے ہوئے یوں فرماتے تھے: اے اللہ! تو دنیا کی ہولناکیوں سے میری مدد فرما۔ اور زمانہ کی تنگیوں سے بھی اور دن اور رات کے مصائب سے بھی اور تو میرے لیے کافی ہو جا زمین میں ظلم کرنے والوں کے عمل کے شر سے، اے اللہ! تو میرے سفر میں میرا مصاحب وساتھی بن جا۔ اور میرے حضر میں خلیفہ بن جا، اور مجھے اپنی طرف محبوب بنالے، اور لوگوں کی آنکھوں میں مجھے معزز کردے، اور اپنی ذات میں میرا ذکر کر، اور اپنے سامنے میرے نفس کو حقیر بنادے، اور برے اخلاق سے تو مجھے دور فرمادے، اے بہت زیادہ رحم کرنے والے! کس کی طرف تو مجھے سپرد کرے گا؟ تو تو میرا رب ہے، دور کی طرف جو مجھ سے ترش روئی کرے یا کسی قریب کی طرف کہ جس کو تو میرے معاملہ کی ڈور پکڑادے گا؟

(۳۰۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ ، قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ ، وَبَلائِكَ الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي ، وَنَعْمَائِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَفَضْلِكَ.

(۳۰۱۴۴) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب دعا میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس فضل کی برکت سے جو تو نے مجھ پر مہربانی فرمائی اور تیری اچھی آزمائش کی برکت

سے جس سے تو نے مجھے آزمایا، اور تیری ان نعمتوں کی برکت سے جو تو نے مجھ پر کی ہیں کہ تو مجھے جنت میں داخل فرما دے، اے اللہ! تو مجھے اپنی رحمت سے اور اپنی بخشش سے اور اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما۔

(۳۰۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :مَا دَعَا عَبْدٌ قَطُّ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِلاَّ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي مَعِيشَتِهِ يَا ذَا الْمَنِّ فَلا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، ظَهْرُ اللاجِئِينَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيرِينَ وَمَأْمَنُ الْخَائِفِينَ ، إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَامْحُ عَنِّي اسْمَ الشَّقَاءِ ، وَأَثْبِتْنِي عِنْدَكَ سَعِيدًا ، وَإِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي فِي أُمِّ الْكِتَابِ مُقترًا عَلَى رِزْقِي ، فَامْحُ حِرْمَانِي ، وَتَقْتِيرَ رِزْقِي ، وَاثْبِتْنِي عِنْدَكَ سَعِيدًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ ، فَإِنَّكَ تَقُولُ فِي كِتَابِكَ ﴿يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ﴾.

(۳۰۱۴۵) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ان کلمات کے ساتھ دعا نہیں کرتا مگر اللہ اس بندے کی معیشت میں وسعت فرما دیتے ہیں۔ اے احسان کرنے والے! پس تجھ پر احسان نہیں کیا جا سکتا، اے عظمت و اکرام والے، اے مہربانی کرنے والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ التجا کرنے والوں کے مددگار، اور پناہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ، اور ڈرنے والوں کے لیے امن دینے والے، اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں شقی، بد بخت لکھ دیا ہے۔ تو مجھ سے شقاوت کو مٹا دے۔ اور مجھے اپنے نزدیک نیک بخت لکھ دے۔ اور اگر تو نے ام الکتاب میں مجھ پر میرے رزق کو تنگ لکھ دیا ہے تو میری محرومی اور رزق کی تنگی کو مٹا دے، اور مجھے اپنے پاس نیک بخت لکھ دے، جس کو خیر کی توفیق دی گئی ہو، پس یقیناً تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے، اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

(۳۰۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللهِ :مَا الدُّعَاءُ الَّذِي دَعَوْتَ بِهِ لَيْلَةَ ، قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلْ تُعْطَهُ ، قَالَ :قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لاَ يَرْتَدُّ ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

(۳۰۱۴۶) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے پوچھا گیا: وہ کون سی دعا ہے جو آپ نے اس رات مانگی تھی جس رات کو آپ ﷺ نے آپ ؓ سے ارشاد فرمایا تھا: سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا، آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ دعا پڑھی تھی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے ایمان کا جس کے بعد کفر نہ ہو۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو اور نبی کریم ﷺ کی معیت جنت کے اعلیٰ درجہ میں ہمیشہ کے لیے۔

(۳۰۱۴۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ حُصَيْنِ بْنِ يَزِيدَ التَّغْلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلاةِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَارَ مِنَ النَّارِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَدَعْ

ذَنبًا إِلَّا غَفَرْته ، وَلا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْته ، وَلا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا.

(۳۰۱۴۷) حضرت حصین بن یزید الثعلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ تمام اسباب جو تیری رحمت کے لیے لازم ہوں اور وہ اسباب جن سے تیری مغفرت یقینی ہو جائے، اور میں تجھ سے ہر نیکی سے مال غنیمت کا حصہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے جنت والی کامیابی کا سوال کرتا ہوں، اور جہنم سے آزادی کا۔ اے اللہ! تو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑ جس کو تو نے بخش نہ دیا ہو، اور نہ ہی کوئی فکر جس سے تو رہائی نہ دے، اور نہ ہی کوئی ضرورت جس کو تو پورا نہ فرما دے۔

(۳۰۱۴۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ أَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوَى ، وَأَلْزِمْنَا كَلِمَةَ التَّقْوَى ، وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى ، وَأَمِتْنَا حِينَ تَرْضَى ، وَأَدْخِلْنَا جَنَّةَ الْمَأْوَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ بَرَّ وَاتَّقَى ، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ، وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ، وَتُجَنِّبُهُ الْعُسْرَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَذَكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيَنَا مَشْكُورًا وَذَنْبَنَا مَغْفُورًا ، وَلَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا ، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا ، وَاجْعَلْ لَنَا أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤٍ وَحَرِيرًا.

(۳۰۱۴۸) حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں تقوے کا لباس پہنا دے، اور تقوے کے کلمہ کو ہم پر لازم کر دے۔ اور ہمیں دانش مندوں میں سے بنا دے، اور ہمیں اس وقت موت دینا جب تو ہم سے راضی ہو جائے، اور ہمیں جنت الماوٰی میں داخل فرما دے اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جنہوں نے نیکی کی اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کے ساتھ سچ کہا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا۔ اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جن کے لیے تو نے آسانی پیدا کی، اور تو نے تنگی کو ان سے دور کر دیا۔ اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جنہوں نے نصیحت حاصل کی، پس ان کی نصیحت نے ان کو نفع پہنچایا۔ اے اللہ! ہماری کوششوں کو شکر سے لبریز فرما۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور تو ہم سے خوشی و سرور کی حالت میں ملاقات فرمانا، اور تو ہمیں سندس اور ریشم کا لباس پہنانا اور آپ ہمیں سونے کے، اور موتیوں اور ریشم کے زیورات سے مزین فرمانا۔

(۵۸) ما ذكر عن ابنِ عمر رضى الله عنه مِن قولِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(۳۰۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاهْدِنَا وَارْزُقْنَا ، قَالَ : فَقَالُوا لَهُ : لَوْ زِدْتَنَا ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْهَبِينَ.

(۳۰۱۴۹) حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہمیں عافیت بخش دے، اور ہمیں ہدایت عطا فرما، اور ہمیں رزق عطا فرما۔ عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے شاگردوں نے ان سے عرض کیا: اگر آپ ہمارے لیے اور اضافہ فرما دیں تو بہتر ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں لالچ کرنے والا بن جاؤں۔

(۳۰۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَجَجْنَا ، فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا قُلْنَا : لَوْ أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا ، فَأَتَيْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ بَيْنَنَا فَصَمَتَ لِنَسْأَلَهُ ، وَصَمَتْنَا لِيُحَدِّثَنَا ، فَلَمَّا أَطَالَ الصَّمْتَ ، قَالَ : مَا لَكُمْ لاَ تَكَلَّمُونَ ، أَلا تَقُولُونَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ ، فَإِنْ زِدْتُمْ خَيْرًا زَادَكُمَ اللَّهُ.

(۳۰۱۵۰) حضرت یحییٰ بن راشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حج کیا، جب ہم اپنی قربانی کر چکے تو ہم کہنے لگے: اگر ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں تو وہ ہمیں کوئی حدیث بیان کر دیں گے۔ پس ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے پھر ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ پس وہ خاموش رہے تاکہ ہم ان سے سوال کر سکیں۔ اور ہم خاموش رہے تاکہ وہ ہمارے سامنے احادیث بیان کریں، پس جب خاموشی طوالت اختیار کر گئی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ کیا تم یہ کلمات نہیں پڑھو گے؟ اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے؟ نیکی کا ثواب تو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے، پس اگر تم بھلائی میں اضافہ کرو گے تو اللہ بھی تمہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

(۳۰۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنِّي الإِيمَانَ كَمَا أَعْطَيْتَنِيهِ.

(۳۰۱۵۱) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ایمان کو مجھ سے مت چھین جیسا کہ تو نے ایمان مجھے عطا کر دیا ہے۔

(۳۰۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : مَا صَلَّيْت صَلاةً إِلاَّ وَأَنَا أَرْجُو أَنْ تَكُونَ كَفَّارَةً لِمَا أَمَامَهَا يَعْنِي ، قَالَهَا وَهُوَ رَاكِعٌ.

(۳۰۱۵۲) حضرت ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: میرے رب جو کچھ تو نے مجھ پر انعام کیا تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں ہوں گا، پھر جب نماز پڑھی تو فرمایا: میں نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر یہ کہ میں

امید کرتا ہوں کہ وہ کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو آگے ہیں، مطلب یہ کلمات انہوں نے رکوع کی حالت میں کہے۔

(٣٠١٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا يَنْبَغِي أَنْ أَسْأَلَكَ مِنْهُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا يَنْبَغِي أَنْ أَتَعَوَّذَ بِكَ مِنْهُ.

(۳۰۱۵۳) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنی دُعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس تمام بھلائی کا کہ مناسب ہے کہ میں تجھ سے اس کا سوال کروں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس تمام شر سے کہ مناسب یہی ہے کہ میں تجھ سے ہی پناہ مانگوں۔

(٣٠١٥٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أَنْ تَجْعَلَنِي فِي حِرْزِكَ وَحِفْظِكَ وَجِوَارِكَ وَتَحْتَ كَنَفِكَ.

(۳۰۱۵۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے نور کے ساتھ جس نے آسمانوں اور زمین کو روشن کر دیا کہ تو مجھے اپنے حصار میں لے اور اپنی حفاظت میں، اور اپنے عہد میں اور اپنی حمایت کے تحت لے لے۔

(٥٩) ما ذكر عن عبدِ الرّحمانِ بنِ عوفٍ وأبي الدّرداءِ

جو دعائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابوالدرداء سے منقول ہیں

(٣٠١٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الأَسَدِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يَطُوفُ خَلْفَ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ قِنِي شُحَّ نَفْسِي ، فَلَمْ أَدْرِ مَنْ هُوَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، اتَّبَعْتُهُ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ ؟ فَقَالُوا : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

(۳۰۱۵۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوھیاج الاسدی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بوڑھے کو سنا کہ وہ بیت اللہ کے گرد طواف کر رہا ہے اور یہ دعا بھی کر رہا ہے: اے اللہ! تو مجھے میرے نفس کے بخل سے بچالے۔ پس میں نہیں جانتا تھا کہ وہ بوڑھا کون ہے؟ پھر جب وہ واپس جانے لگے تو میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے ان کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتلایا: کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٠١٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الجريري عن ثمامة بن حزن قَالَ ، سمعت شيخاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرٍّ لاَ يُخْلَطُ مَعَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَذَا الشَّيْخُ ، قَالَ : أَبُو الدَّرْدَاءِ.

(۳۰۱۵۶) حضرت ثمامہ بن حزن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ کی پناہ

مانگتا ہوں اس شر سے جس کے ساتھ اس کے غیر کو نہ ملا دیا گیا ہو۔ حضرت ثمامہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔

(٦٠) ما يقول الرّجل إذا تطيّر

جب آدمی کوئی بُرا شگون لے تو یہ کلمات کہے

(٣٠١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ فَقَالَ : أَصْدَقُهَا الْفَأْلُ ، وَلا تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَيْتُم مِنَ الطِّيَرَةِ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ لاَ يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلاَّ أَنْتَ ، وَلا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلاَّ أَنْتَ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۱۵۷) حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بدشگونی کے بارے میں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں سب سے سچی بات نیک فال ہے۔ وہ کسی مسلمان کو رد نہیں کرتی، پس جب تم کسی چیز سے بدشگونی لو جو تمہیں ناپسند ہو تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! تیرے سوا کوئی اچھائی نہیں لا سکتا، اور تیرے سوا کوئی برائی بھی نہیں لا سکتا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(٣٠١٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ.

(۳۰۱۵۸) حضرت عروہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدشگونی کے متعلق سوال کیا گیا۔ پھر راوی نے ابو معاویہ کی طرح ہی حدیث کو ذکر کیا مگر یہ کلمات ذکر کیے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(٣٠١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو : هَلْ تَطَيَّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ : قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُكَ ، وَلا خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلا رَبَّ غَيْرُكَ ، قَالَ : أَنْتَ أَفْقَهُ الْعَرَبِ.

(۳۰۱۵۹) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تم بدشگونی لیتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: تم کیا دعا پڑھتے ہو؟ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! کوئی بدشگونی نہیں مگر تیری طرف سے اور کوئی بھلائی نہیں ہے مگر تیری طرف سے اور تیرے علاوہ کوئی پالنے والا نہیں ہے، تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو عرب کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

(۶۱) ما يدعو بهِ الرّجل إذا رأى ما يكره

جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لن تَضُرَّهُ. (بخاری ۷۰۴۷ـ مسلم ۱۷۷۲)

(۳۰۱۶۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی ایک بُرا خواب دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اس کے شر سے پناہ مانگے۔ وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۳۰۱۶۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاثًا ، وَيَتَحَوَّلْ ، عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۷۷۲ـ ابوداؤد ۴۹۸۳)

(۳۰۱۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک ایسا خواب دیکھے جو اُسے برا لگے۔ پس اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اور جس پہلو پر تھا اس پہلو کو بدل لے۔

(۳۰۱۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ : أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلائِكَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْت فِي مَنَامِي أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۱۶۲) حضرت ابراہیم النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تو یوں دعا کرتا: میں پناہ مانگتا ہوں ان کلمات کے ساتھ جن کے ساتھ اللہ کے فرشتوں نے اور اس کے رسولوں نے پناہ مانگی ہے اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنی نیند میں دیکھی ہے، کہ اس مصیبت میں سے کوئی چیز مجھے پہنچے جس کو میں دنیا اور آخرت میں ناپسند کرتا ہوں۔

(۶۲) فِي التّعوّذِ مِن الشّرك ، وما يقوله الرّجل حِين يبرأ مِنه

شرک سے پناہ مانگنے کے بیان میں کہ جب آدمی شرک سے بری ہو تو یہ کلمات پڑھے

(۳۰۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ ، قَالَ:

خَطَبَنَا أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ فَقَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ ، فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَقُولَ : وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ قُولُوا : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ.

(بخاری ۵۰۹۔ احمد ۴۰۳)

(۳۰۱۶۳) حضرت ابو علی ؒ جو قبیلہ بنو کاہل کے ایک شخص ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے: اے لوگو! شرک سے بچو یقیناً وہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے۔ پس جس نے پوچھنا چاہا تو پوچھا: اے اللہ کے رسول ہم کیسے اس سے بچ سکتے ہیں حالانکہ وہ تو چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اس چیز کو جس کو ہم جانتے ہیں، اور ہم آپ سے بخشش طلب کرتے ہیں ان گناہوں کی جن کو ہم نہیں جانتے۔

(٦٣) ما ذكر عنِ النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنّه دعا لِمن شتمه أو ظلمه

نبی کریم ﷺ سے منقول دعاؤں کا بیان جو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے مانگیں جنہوں نے آپ کو برا بھلا کہا یا جنہوں نے آپ پر ظلم کیا

(٣٠١٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اتَّخِذْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ آذَيْته ، أَوْ شَتَمْته ، أَوْ قَالَ ضَرَبْته ، أَوْ سَبَبْته فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۴۹۔ ابویعلی ۱۲۵۷)

(۳۰۱۶۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں آپ سے ایک عہد کرتا ہوں جسے آپ قیامت کے دن پورا کیجیے گا۔ یقیناً آپ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔ یقیناً میں انسان ہوں۔ کوئی بھی مسلمان جس کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو یا برا بھلا کہا ہو یا یوں فرمایا: جس کو میں نے مارا ہو یا جس کو میں نے سب وشتم کیا ہو پس آپ اس کو ایک رحمت دے دیجیے گا۔ اور آپ اس کو پاک کیجیے گا اور ایسی قربت کہ آپ اسے قیامت والے دن اپنے نزدیک کر لیجیے گا۔

(٣٠١٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا ، فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي لَعَنْته لَعْنَةً ، أَوْ سَبَبْته سَبَّةً فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلَاةً. (بخاری ۲۳۴۔ ابوداؤد ۴۶۲۶)

(۳۰۱۶۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آدم کی اولاد میں سے ہوں۔ پس میری امت

کا کوئی بھی شخص جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو بغیر مستحق ہونے کے، پس تو اس کو رحمت عطا فرما۔

(۳۰۱۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ لَعَنْته ، أَوْ سَبَبْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا. (مسلم ۲۰۰۸۔ احمد ۳۹۱)

(۳۰۱۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! کوئی بھی مومن بندہ جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا میں نے اسے کوڑے لگائے ہوں۔ تو ان چیزوں کو اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنا۔

(۳۰۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنَّمَا بَشَرٌ فَأَيُّما رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْته ، أَوْ لَعَنْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا زَكَاةً وَرَحْمَةً. (مسلم ۲۰۰۷۔ احمد ۳۹۰)

(۳۰۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! یقیناً میں انسان ہوں۔ پس مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے کوڑے لگائے ہوں۔ پس تو اسے پاکی دے اور رحمت سے نواز دے۔

(۳۰۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : زَكَاةً وَأَجْرًا. (مسلم ۲۰۰۷۔ دارمی ۲۷۶۶)

(۳۰۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماقبل حدیث جیسی دعا فرمائی مگر آخر میں یوں فرمایا: کہ پاکی اور اجر عطا فرما۔

(۳۰۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ عَلَى النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاَنِ فَأَغْلَظَ لَهُمَا وَسَبَّهُمَا ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَصَابَ مِنْك خَيْرًا فما أَصَابَ هَذَانِ مِنْك خَيْرًا ، قَالَ : أَوَ مَا عَلِمْت مَا عَاهَدْت عَلَيْهِ رَبِّي ؟ قَالَتْ لَهُ : وَمَا عَاهَدْت عَلَيْهِ رَبَّك ؟ قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْته ، أَوْ لَعَنْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا لَهُ مَغْفِرَةً وَعَافِيَةً وَكَذَا وَكَذَا.

(مسلم ۲۰۰۷۔ احمد ۴۵)

(۳۰۱۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر غصہ کا اظہار فرمایا اور ان کو بُرا بھلا کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی پائی۔ پس ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی نہیں پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ میں نے اپنے رب سے کیا معاہدہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہ آپ نے اپنے رب سے کیا معاہدہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یوں کہا ہے کہ: اے اللہ! کوئی بھی مومن بندہ جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں

نے کوڑے لگائے ہوں۔ پس آپ اس کو اتنی اور اتنی مغفرت اور عافیت بخش دیجیے۔

(٦٤) ما یدعو إذا رأی الأمر یعجبه

جب کوئی عجیب معاملہ دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : كَانَ إِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ مِمَّا يُعْجِبُهُ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ ، الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ، وَإِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ مِمَّا يَكْرَهُهُ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. (ابن ماجه ٣٨٠٣)

(٣٠١٧٠) حضرت حبیب رحمہ اللہ اپنے ایک استاذ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی عجیب معاملہ پیش آئے تو یہ کلمات پڑھو! سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو انعام واکرام کرنے والا، فضل کرنے والا ہے، جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔ اور جب کوئی برا معاملہ پیش آئے تو یہ کلمات پڑھے: ہر حال میں تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

(٦٥) فِي مسألةِ العبدِ لِربِّهِ وأنّه لاَ يخيِّبه

بندے کا اپنے رب سے سوال کرنے کا بیان وہ اسے نامراد نہیں کرتا

(٣٠١٧١) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدُهُ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ. (ابو داؤد ١٤٨٣۔ ترمذی ٣٥٥٦)

(٣٠١٧١) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ شرم کرتے ہیں اس بات سے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے۔ اور وہ ان ہاتھوں کے ساتھ بھلائی کا سوال کرے پھر اس کا رب ان کو نامراد لوٹا دے!۔

(٣٠١٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ يَشْهَدُ به عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالاَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُمْهِلُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ : هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. (بخاری ١٣٢١۔ مسلم ٥٢٣)

(٣٠١٧٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں، اور یوں فرماتے ہیں: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ ہے کوئی مانگنے والا؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(٣٠١٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ أَبِي

ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ اللَّهُ :يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلاَّ مَنْ عَافَيْته ، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ، وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى أَنْ أَغْفِرَ لَهُ غَفَرْت لَهُ ، وَلا أُبَالِي ، يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَيْته فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ ، يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلاَّ مَنْ أَغْنَيْته فَاسْأَلُونِي أُعْطِكُمْ.

(ترمذی ۲۴۹۵۔ احمد ۱۵۴)

(۳۰۱۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ فرماتے ہیں! اے میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو مگر وہ جس کو میں نے عافیت بخشی۔ پس تم مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا۔ اور جو شخص جان لے کہ میں قدرت والا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کر سکتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھے سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب فقیر ہو مگر جس کو میں نے غنی کیا۔ پس تم مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

(٦٦) ما ذكر فيما كان عبد اللهِ بن رواحة يدعو بِهِ

ان دعاؤں کا بیان جو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے

(٣٠١٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ.

(۳۰۱۷۴) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آنکھ کی ٹھنڈک کا جو کبھی واپس نہ لی جائے۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو۔

(٣٠١٧٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عن منصور ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنْ هَاتَيْنِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا.

(۳۰۱۷۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آنکھ کی ٹھنڈک کا جو کبھی واپس نہ لی جائے۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی دنیا میں موجود نہیں ہے۔

(٦٧) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا فرغ مِن طعامِهِ

جب کوئی شخص کھانے سے فارغ ہو جائے تو یوں دعا مانگے

(٣٠١٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا، وَكُلَّ بَلاءٍ حَسَنٍ ، أَوْ صَالِحٍ أَبْلانَا. (نسائی ۱۰۱۳۳۔ ابن حبان ۵۲۱۹)

(۳۰۱۷۶) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم پر احسان فرمایا پس ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اور سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں سیر کیا اور ہمیں سیراب کیا۔ اور ہر وہ اچھی نعمت جو اس نے ہمیں عطا کی۔

(۳۰۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۳۰۱۷۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۳۰۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ كَانَ سَلْمَانُ إِذَا طَعِمَ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۳۰۱۷۸) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب کھانا کھالیتے تو یوں دعا فرماتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے خرچ کی کفایت کی۔ اور ہمارے رزق میں وسعت بخشی۔

(۳۰۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا وُضِعَ لَهُ الطَّعَامُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۳۰۱۷۹) حضرت اسماعیل بن ابوسعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ یوں فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۳۰۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ ، أَو ابْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ ، قَالَ عَلِيٌّ :تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، قَالَ:تَدْرِي مَا شُكْرُهُ ؟ قُلْتُ :وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۳۰۱۸۰) حضرت ابن اعبد رحمہ اللہ یا ابن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا! کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو یہ کلمات کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ کھانے کا شکر کیا ہے؟ میں نے پوچھا: کھانے کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم یہ کلمات کہو: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔

(۳۰۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ قُدِّمَ إِلَيْهَا طَعَامٌ فَقَالَتْ : ائْدِمُوهُ ، فَقَالُوا : وَمَا إِدَامُهُ ؟ قَالَتْ : تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا فَرَغْتُمْ.

(۳۰۱۸۱) حضرت ذکوان بن ابی صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کھانے کو اس کا حق دو اور اس کا حق فارغ ہو کر اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔

(۳۰۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا.

(۳۰۱۸۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ راضی ہوتے ہیں اپنے اس بندے سے جو ایک لقمہ کھاتا ہے پھر اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے یا ایک گھونٹ پیتا ہے پھر اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

(۳۰۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ: بِسْمِ اللهِ، خَيْرُ الأَسْمَاءِ فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَعَافِيَةً وَشِفَاءً فَلا يَضُرُّهُ ذَلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ.

(۳۰۱۸۳) حضرت عتریس بن عرقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانا رکھے جانے کے وقت یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ناموں میں سب سے بہتر ہے، اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے اللہ! اس کھانے میں برکت اور عافیت اور شفا رکھ دے۔ پس یہ کھانا کسی کو بھی نقصان نہیں دے گا۔

(۳۰۱۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يُؤْتَى بِطَعَامٍ وَلا شَرَابٍ حَتَّى الشَّرْبَةِ مِنَ الدَّوَاءِ فَيَشْرَبُهُ ، أَوْ يَطْعَمُهُ حَتَّى يَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتَكَ بِكُلِّ شَرٍّ ، فَأَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا مِنْهَا بِكُلِّ خَيْرٍ نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا ، لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ ، إِلَهَ الصَّالِحِينَ وَرَبَّ الْعَالَمِينَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، مَا شَاءَ اللَّهُ ، لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۳۰۱۸۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کوئی بھی کھانا یا پینے کی چیز یہاں تک دوائی کا قطرہ بھی نہیں پیتے یا کھاتے تھے یہاں تک کہ یہ کلمات پڑھ لیا کرتے تھے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی اور ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں نعمتیں عطا فرمائیں اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمت نے ہمیں ہر شر سے مانوس بنا لیا ہے پس ہم نے صبح کی اور ہم نے شام کی تمام بھلائی کے ساتھ اس نعمت کی وجہ سے۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں نعمت کے تمام ہونے کا اور اس کے شکر کا۔

تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ نیکوکاروں کے معبود! اور تمام جہانوں کے پروردگار، سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اللہ چاہے۔ اس کی مدد کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے تو ہمارے لیے اس میں برکت فرما دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

(٣٠١٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ ، قَالَ : سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُبْلِينَا ، سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُعْطِينَا ، رَبَّنَا وَرَبَّ آبَائِنَا الأَوَّلِينَ ، ثُمَّ يُسَمِّي اللَّهَ وَيَضَعُ يَدَهُ.

(۳۰۱۸۵) حضرت ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؓ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: تو تمام عیوب سے پاک ہے کیا اچھی نعمتوں سے تو نے ہمیں سرفراز فرمایا تو تمام عیوب سے پاک ہے کیا اچھی نعمتیں تو نے ہمیں عطا فرمائیں۔ اے ہمارے پروردگار، رب اور ہمارے آباؤ اجداد کے پروردگار، پھر آپ ؓ تسمیہ پڑھتے اور اپنا ہاتھ رکھتے۔

(٣٠١٨٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَلَى طَعَامِهِ وَحَمِدَهُ عَلَى آخِرِهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نَعِيمِ ذَلِكَ الطَّعَامِ.

(۳۰۱۸۶) حضرت تمیم بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لیتا ہے اور کھانے کے آخر میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہے، تو اس سے اس کھانے کی نعمت کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔

(٦٨) ما كان النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول إذا اشتدّ المطر

جب بارش بہت زیادہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے

(٣٠١٨٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُحِطَ الْمَطَرُ ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ ، وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَاب ، فَمَا صَلَّيْنَا حَتَّى إنَّ الشَّابَّ الْقَوِيَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيَهُمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، قَالَ : فَدَامَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ قَالَ فقالوا يا رسول الله تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلاَلَةِ ابْنِ آدَمَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا لاَ عَلَيْنَا ، قَالَ فأصحت السماء .

(۳۰۱۸۷) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ دعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے؟ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جمعہ کے دن لوگوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی۔ پس کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! بارش نہیں ہو رہی زمین خشک ہوگئی، اور مال مویشی ہلاک ہوگئے! حضرت انس ؓ فرماتے ہیں! پس

آپ ﷺ نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کیے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا۔ اور آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا۔ پس ہم نے نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ ایک طاقت ور جوان جس کا گھر قریب ہی تھا اور وہ اپنے گھر کی طرف لوٹنے کا ارادہ کر رہا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس ایک ہفتہ مسلسل ہم پر بارش ہوتی رہی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گھر گر گئے اور سوار رک گئے! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ ابن آدم کے اتنی جلدی تنگ آنے سے مسکرائے پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد نازل فرما، اور ہم پر مت نازل کر، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس آسمان صاف ہوگیا۔

(٦٩) ما نهي عنه أن يدعو بِهِ الرّجل أو يقوله

وہ کلمات جن کے کہنے یا جن کے ذریعہ دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہے

(٣٠١٨٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ.

(۳۰۱۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، لیکن یوں کہا کرو: جو اللہ نے چاہا اور پھر فلاں نے چاہا۔

(٣٠١٨٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، فَقَالَ : جَعَلْتَنِي لِلَّهِ عَدْلا ، قُلْ : مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۳۰۱۸۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے ہوئے سنا: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے مجھے اللہ کے برابر بنا دیا! تو یوں کہہ: جو کچھ اللہ نے چاہا۔

(٣٠١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، أَنَّ رَجُلاً خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا ، فَقَدْ غَوَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ، قُلْ : وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (مسلم ۵۹۴۔ ابو داؤد ۱۰۹۲)

(۳۰۱۹۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا پس وہ کہنے لگا: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کی، تحقیق وہ ہدایت پا گیا، اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو برا خطیب ہے، یوں کہہ: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(٣٠١٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :

مَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا ، فَقَدْ غَوَى ، قَالَ : فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ: فَكَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولَ: وَمَنْ يَعْصِهِمَا، وَلَكِنْ يَقُولُ: مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۳۰۱۹۱) حضرت ابراہیم نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا پس وہ کہنے لگا: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس وہ ہدایت پا گیا۔ اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی پس وہ گمراہ ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ: پس نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا: راوی کہتے ہیں: کہ حضرت ابراہیم نخعی ؒ نے ارشاد فرمایا: پس صحابہ ؓ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی یوں کہے: اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ لیکن یوں کہہ سکتا ہے: اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۷۰) الرّجل يظلم فيدعو الله على من ظلمه

ایک آدمی ظلم کرے پھر کوئی شخص اس ظلم کرنے والے کے لیے بددعا کرے

(۳۰۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، فَقَدِ انْتَصَرَ. (ترمذی ۳۵۵۲۔ ابویعلی ۴۴۳۷)

(۳۰۱۹۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے خود پر ظلم کرنے والے کے خلاف بد دعا کی تو وہ ظلم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۳۰۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيب ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَرَقَهَا سَارِقٌ فَدَعَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُسَبِّخِي عَنْهُ. (ابوداؤد ۱۴۹۲۔ احمد ۱۳۶)

(۳۰۱۹۳) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ کسی چور نے ان کی کوئی چیز چوری کی۔ پس انہوں نے اس کے لیے بددعا کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تو اس سے اس کے گناہ کو ہلکا مت کر۔

(۷۱) فِي الكلِماتِ الّتِي إذا قالهنّ العبد وضعهنّ الملك تحت جناحِهِ

ان کلمات کا بیان کہ جب کوئی بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں کے نیچے رکھتا ہے

(۳۰۱۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوهِبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَاتٌ إِذَا قَالَهُنَّ الْعَبْدُ وَضَعَهُنَّ مَلَكٌ فِي جَنَاحِهِ ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِنَّ فَلا يَمُرُّ عَلَى مَلأٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ إِلاَّ صَلَّوْا عَلَيْهِنَّ وَعَلَى قَائِلِهِنَّ حَتَّى يُوضَعن بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ :

سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَسُبْحَانَ اللهِ أنزاه اللَّهُ عَنِ السُّوءِ. (طبرانی ۶۷۴۱)

(۳۰۱۹۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ کلمات ایسے ہیں کہ جب کوئی بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں میں رکھتا ہے، پھر ان کلمات کو اوپر لے جاتا ہے۔ پس وہ فرشتوں کے کسی بھی گروہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ وہ ان کلمات پر اوران کے کہنے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمات رحمٰن کے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں: وہ کلمات یہ ہیں: اللہ سب عیبوں سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی ہمت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ اور اللہ پاک ہے۔ یعنی اللہ تمام برائیوں سے پاک ہے۔

(۷۲) الرّجل يصِيبه الجوع أو يضِيق عليهِ الرِّزق ما يدعو بِهِ

اس آدمی کے بارے میں جس کو بھوک لگی ہو یا جس پر رزق کی تنگی ہو تو وہ کیا دعا مانگے؟

(۳۰۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : الْتَقَى إِبْرَاهِيمُ ، وَمُجَاهِدٌ فَقَالا : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ الْجُوعَ ، قَالَ : فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ : مَا وَجَدْت لَكَ فِي بُيُوتِ آلِ مُحَمَّدٍ شَيْئًا ، قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَائَتْهُ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ ، وَقَالَ الآخَرُ جَائَتْهُ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ ، فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَ الأَعْرَابِي ، فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اطْعَمْ ، قَالَ : فَأَكَلَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي ، فَرَزَقَنِي اللَّهُ عَلَى يَدَيْك ، أَفَرَأَيْت إِنْ أَصَابَنِي ، وَأَنَا لَسْت عِنْدَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهُمَا إِلَّا أَنْتَ ، فَإِنَّ اللَّهَ رَازِقُكَ. (طبرانی ۱۰۳۷۹)

(۳۰۱۹۵) حضرت حصین سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد کی ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں داخل ہوئے پھر نکلے۔ اور فرمایا: میں نے تیرے لیے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں کوئی چیز نہیں پائی، راوی فرماتے ہیں، اس درمیان ہی اچانک ایک بھونی ہوئی بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اور دوسرے راوی فرماتے ہیں! کہ ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس اس کو دیہاتی کے سامنے رکھ دیا گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کھاؤ، راوی فرماتے ہیں! پس اس نے کھا لیا، پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جو مصیبت پہنچی تھی وہ پہنچ چکی۔ پھر اللہ نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں رزق عطا فرمایا، پس آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے پھر بھوک آلے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھنا: اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی رحمت کا۔ یقیناً آپ کے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ پس یقیناً اللہ ہی تجھ کو رزق دینے والا ہے۔

(۳۰۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُد ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يُحَدِّثُ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ رَأَى فِي الْمَنَامِ ، أَنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي السَّمَاءِ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، خُذُوا سِلاحَ فَزَعِكُمْ ، فَعَمَدَ النَّاسُ فَأَخَذُوا السِّلاحَ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَجِيءُ ، وَمَا مَعَهُ عَصًا ، فَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : لَيْسَ هَذَا سِلاحَ فَزَعِكُمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ : مَا سِلاحُ فَزَعِنَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۱۹۶) حضرت وائل بن داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ؒ کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا جس نے خواب میں دیکھا کہ ایک منادی نے آسمان میں یہ ندا لگائی۔ اے لوگو! تم اپنے خوف و گھبراہٹ کے لیے ہتھیار پکڑ لو۔ پھر لوگوں نے ارادہ کیا اور ہتھیار پکڑ لیے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی آیا اس کے پاس لاٹھی تک نہیں تھی۔ پھر آسمان سے ایک منادی نے آواز لگائی: یہ تمہاری گھبراہٹ کے ہتھیار نہیں ہیں۔ تو اہل زمین میں سے ایک شخص نے پوچھا: ہماری گھبراہٹ کے ہتھیار کیا ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ کلمات ہیں، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۷۳) ما يقول الرّجل إذا اشتدّ غضبه

جب آدمی کا غصہ تیز ہو جائے تو یہ کلمات کہہ لیا کرے

(۳۰۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ تَلاحَيَا فَاشْتَدَّ غَضَبُ أَحَدِهِمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُهُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (مسلم ۲۰۱۵۔ نسائی ۱۰۲۲۴)

(۳۰۱۹۷) حضرت سلمان بن صرد ؓ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے جھگڑا کیا۔ پھر ان میں سے ایک کا غصہ تیز ہو گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۰۱۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى إِنِّي لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ تَمَزَّعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا الْغَضْبَانُ ذَهَبَ غَضَبُهُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۱۹۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سب وشتم کیا۔ پس ان دونوں میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ غصہ میں اس کی ناک بکھر گئی ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غصہ والا اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے۔

(٧٤) ما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم بدرٍ ويوم حنينٍ

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر اور غزوہ حنین کے موقع پر مانگی

(٣٠١٩٩) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ أَبُو زَمِيلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنجِزْ لِي مَا وَعَدْتنِي ، اللَّهُمَّ ائْتِنِي مَا وَعَدْتنِي ، اللَّهُمَّ إِنَّك إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلامِ فَلا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ أَبَدًا ، فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُو حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾.

(مسلم ۱۳۸۳۔ ترمذی ۳۰۸۱)

(۳۰۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا: غزوہ بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے، اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو وہ مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر آپ نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر کبھی بھی زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، اور اس سے دعا مانگتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر زمین پر گر گئی۔ تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: جب تم فریاد کر رہے تھے اپنے رب سے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی، (اور فرمایا ہے) بے شک میں مدد دوں گا تمہیں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے لگا تار آتے جائیں گے۔

(٣٠٢٠٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ من دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :اللَّهُمَّ إِنَّك إِنْ تَشَأْ لاَ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ. (مسلم ۱۳۶۳۔ احمد ۱۲۱)

(۳۰۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یوں تھی: اے اللہ! اگر تو چاہے کہ آج کے دن کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے۔ (لہٰذا مدد فرما)

(۷۵) ما كان النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدعو بِهِ إذا لقِيَ العدوّ

جب نبی کریم ﷺ کی کسی دشمن سے ملاقات ہوتی تو یہ دعا مانگتے

(۳۰۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي ، بِكَ أَحَاوِلُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ.

(ابو داؤد ۲۶۲۵۔ ترمذی ۳۵۸۴)

(۳۰۲۰۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی جب کسی دشمن سے ملاقات ہوتی تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے، تیری مدد سے میں تدبیر کروں گا، اور تیری مدد سے میں حملہ کروں گا اور تیری مدد سے میں قتال کروں گا۔

(۳۰۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (بخاری ۶۳۹۲۔ مسلم ۱۳۶۳)

(۳۰۲۰۲) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے موقع پر یوں بددعا فرمائی۔ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، حساب میں جلدی کرنے والے، گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے، تو ان کو شکست سے دوچار کر دے، اور ان کے قدموں کو لڑکھڑا دے۔

(۷۶) ما يقول إذا وقع فِي الأمرِ العظِيمِ

جب کوئی عظیم امر پیش آئے تو یہ کلمات پڑھے

(۳۰۲۰۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَن مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى : ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَسْتَمِعُ مَتَى يُؤْمَرُ ، فَيَنْفُخُ ، فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ نَقُولُ ؟ قَالَ :قُولُوا : ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا. (طبرانی ۱۲۶۷۰)

(۳۰۲۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''پس جب پھونک ماری جائے گی صور میں''، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ صور والے نے صور کو منہ میں ڈال لیا ہے، اور اپنی پیشانی موڑ لی ہے، غور سے سن رہا ہے کہ کب حکم دیا جائے کہ صور پھونک دو؟! تو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: تو ہم کیسے دعا مانگیں؟ آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو، ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ اچھا کارساز ہے، اور ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔

(٣٠٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمَّا أُلْقِيَ إبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي النَّارِ ، قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۰۲۰۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے یہ کلمات پڑھے: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا ساز گار ہے۔

(٣٠٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ جِمَاعُ الإِيمَانِ.

(۳۰۲۰۵) حضرت ابوسنان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرنا ایمان کی بنیاد ہے۔

(٧٧) ما ذكر فِيمن سأل الوسيلة ؟

اس فضیلت کا بیان جو وسیلہ مانگنے والے کے بارے میں ذکر کی گئی ہے

(٣٠٢٠٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلِ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ لاَ يَسْأَلُهَا لِي مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا ، أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۶۱۴۔ ابو داؤد ۵۳۰)

(۳۰۲۰۶) حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ کوئی بھی مومن دنیا میں میرے لیے اس کا سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔

(٧٨) ما جاء فِي الرّجلِ يلبِس الشّيطان عليهِ صلاته

اس آدمی کا بیان جس پر شیطان اس کی نماز کو مشتبہ کردے

(٣٠٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّ الشَّيْطَانَ حَالَ بَيْنَ صَلاتِي وَقِرَائَتِي ، فَقَالَ : ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : خَنْزَبُ فَإِذَا أَحْسَسْتَ بِهِ فَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهِ

(۳۰۲۰۷) حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً شیطان میری نماز اور تلاوت کے درمیان حائل ہو گیا! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب بھی تو اس کو محسوس کرے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اللہ کی پناہ مانگ اس کے شر سے۔

(۷۹) ما ذکر عن قومٍ مختلِفین مِمّا یدعون بِہِ

ان دعاؤں کا بیان جو مختلف اصحاب سے منقول ہیں

(۳۰۲۰۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخِطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخِطْمِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ ، اللَّهُمَّ وَارْزُقْنِي مَا أُحِبُّ وَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ ، وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي فَرَاغًا فِيمَا تُحِبُّ.

(۳۰۲۰۸) حضرت محمد بن کعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت سے نواز دے۔ اور اس شخص کی محبت سے جس کی محبت مجھے تیرے نزدیک نفع پہنچائے۔ اے اللہ! تو مجھے عطا فرما وہ چیز جسے میں پسند کرتا ہوں۔ اور تو مجھ میں قوت دے اُس چیز کے بارے میں جسے تو پسند کرتا ہے اور میری محبوب چیزوں میں سے جو تو نے مجھ سے دور کی ہیں ان کے بدلے میرے دل کو ان چیزوں میں لگا دے جو تجھے محبوب ہیں۔

(۳۰۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مِنَّا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَكَانَ لاَ يَنَامُ إِلاَّ قَاعِدًا فِي مَسْجِدِهِ فِي صَلاَتِهِ ، وَكَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ وَارْزُقْنِي سَهَرًا فِي طَاعَتِكَ.

(۳۰۲۰۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کا نام حارث بن ھمام تھا۔ وہ نہیں سوتا تھا مگر مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھ کر نماز کے حالت میں، اور یوں دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے تھوڑی سی ہی نیند کے ذریعہ شفا دے، اور مجھے اپنی فرمانبرداری میں جاگنا عطا فرما۔

(۳۰۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الأَعْمَالِ وَالأَخْلاَقِ وَالأَهْوَاءِ وَالأَدْوَاءِ.

(۳۰۲۱۰) حضرت زیادہ بن علاقہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت قطبہ بن مالک ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے محفوظ رکھ برے اعمال سے اور برے اخلاق سے، اور بری خواہشات سے اور بیماریوں سے۔

(۳۰۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الأَسَدِ وَالأَسْوَدِ وَرُوحِ الأَذَى.

(۳۰۲۱۱) حضرت طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ پناہ مانگا کرتے تھے شیر سے، اور خطرناک سانپ سے اور نفس کی تکلیف سے۔

(۳۰۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ :

كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَظَرِي عِبَرًا وَصَمْتِي تَفَكُّرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا.

(۳۰۲۱۲) حضرت طلحہ الیامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوادریس رحمہ اللہ جو کہ اہل یمن میں سے ہیں وہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میری آنکھ کو رونے والا بنادے اور میری خاموشی کو سوچنے والا بنادے اور میرے بولنے کو ذکر میں بدل دے۔

(۳۰۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْت بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ.

(۳۰۲۱۳) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے اپنی دعا میں یہ کلمات کہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں پاکیزہ چیزوں کا، اور برائیوں کے چھوڑنے کا، اور مسکینوں کی محبت کا اور یہ کہ تو میری توبہ قبول کرلے، اور جب تو اپنے بندوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر ہی موت دے دینا۔

(۳۰۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ الطَّحَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :كَانَ نَفَرٌ مُتَوَاخِينَ ، قَالَ :فَفَقَدُوا رَجُلاً مِنْهُمْ أَيَّامًا ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالُوا :أَيْنَ كُنْت ؟ فَقَالَ :دَيْنٌ كَانَ عَلَيَّ فَقَالَ :هَلاَّ دَعَوْت بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ مُنَفِّسَ كُلِّ كَرْبٍ وَفَارِجَ كُلِّ هَمٍّ وَكَاشِفَ كُلِّ غَمٍّ وَمُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا ، أَنْتَ رَحْمَانِي فَارْحَمْنِي يَا رَحْمَنُ رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاك.

(۳۰۲۱۴) حضرت عبد الرحمن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے تھے، راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں نے اپنے ایک ساتھی کو کچھ دن گم پایا پھر وہ واپس آگیا، انہوں نے پوچھا: تم کہاں تھے؟ پس وہ کہنے لگا! مجھ پر قرض تھا۔ تو ایک شخص نے کہا: تم نے ان کلمات کے ذریعہ دعا کیوں نہ مانگی؟ اے اللہ! غموں کے دور کرنے والے، اور مصیبت کے دور کرنے والے، اور ہر غم کو ہٹانے والے، اور مجبوروں کی پکار کا جواب دینے والے، دنیا اور آخرت کے رحمٰن، اور ان دونوں کے رحیم، تو ہی میرا رحمٰن ہے، پس مجھ پر رحم فرما، اے رحمٰن! ایسی رحمت کہ جس کے ذریعہ میں تیرے علاوہ کی رحمت سے بے نیاز ہو جاؤں!

(۳۰۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَدَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ :اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ ، وَإِلَيْك يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ ، وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ كُلِّهِ ، نَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ.

(۳۰۲۱۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ پر داخل ہوئے تو انہوں نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی۔ اے اللہ! تمام کی تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ اور تمام بھلائیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، اور تیری طرف ہی تمام معاملات لوٹتے ہیں، اور تو ہی تمام مخلوق کا معبود ہے، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں، اور ہم تیری ہی پناہ مانگتے ہیں تمام شرور سے۔

(۳۰۲۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الرُّومِيِّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ، إِنَّ إِخْوَانَكَ يُحِبُّونَ أَنْ تَدْعُوَ لَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، قَالُوا : زِدْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : زِدْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ، قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ يَا أَبَا فُلان ، إِنْ أُعْطِينَاهَا ، فَقَدْ أُعْطِينَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۲۱۶) حضرت عبداللہ الرومی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔تو ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! یقیناً آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی پسند کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ان کے لیے دعا فرمائیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما۔اور ہم پر رحم فرما،اور ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما،اور ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! ہمارے لیے مزید دعا کیجیے: تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا فرمائی: ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ ؒ رضی اللہ عنہ ہمارے لیے مزید دعا کیجیے،تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوفلاں ہمیں اللہ کافی ہے،اگر ہمیں یہ سب کچھ عطا کر دیا گیا تو ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی دے دی گئی۔

(۳۰۲۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَوْلا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي الْيَهُودُ أَصِيحُ مَعَ الْحُمُرِ النَّاهِقَةِ وَأَعْوِي مَعَ الْكِلابِ الْعَاوِيَةِ ، أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، الَّذِي لاَ يَخْفِرُ جَارُهُ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ.

(۳۰۲۱۷) حضرت تبیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ کلمات نہ ہوتے جن کو میں پڑھتا ہوں تو یہود مجھے ایسا بنا دیتے کہ میں چیخنے والے گدھوں کے ساتھ چیختا اور بھونکنے والے کتوں کے ساتھ میں بھونکتا: وہ کلمات یہ ہیں، میں پناہ مانگتا ہوں تیرے اس معزز چہرے کی،اور تیرے عظیم نام کی،اور تیرے مکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا،اور جس کے پڑوسی کو پناہ نہیں دی جاتی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز آسمان میں بلند ہوتی ہے۔اور اس چیز کے شر سے جس کو اس نے تخلیق کیا،وجود بخشا اور پیدا کیا۔

(۳۰۲۱۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ : مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) حَفِظَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأخرى.

(۳۰۲۱۸) حضرت عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتا ہے،تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے لیے اس کی حفاظت کر دی جاتی ہے۔

(۳۰۲۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ قَوْلِهِ : وَصَلَ اللَّهُ بِالإِيمَانِ أُخُوَّتَكُمْ وَقَرَّبَ بِرَحْمَتِهِ مَوَدَّتَكُمْ ، وَمَكَّنَ بِإِحْسَانِهِ كَرَامَتَكُمْ ، وَنَوَّرَ بِالْقُرْآنِ صُدُورَكُمْ.

(۳۰۲۱۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم ؒ اپنی بات کے آخر میں یوں فرماتے تھے: اللہ تمہاری مواخات کو ایمان کے ذریعہ جوڑ دے، اور تمہارے محبوبین کو اپنی رحمت سے قریب کر دے۔ اور تمہارے معززین کو اپنے فضل سے قدرت عطا فرمائے، اور قرآن کے ذریعہ سے تمہارے سینوں کو منور کرے۔

(۸۰) فِي التَّعوّذِ بِالمعوِّذتينِ

معوذتین کے ساتھ پناہ مانگنے کے بیان میں

(۳۰۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا سَأَلَ سَائِلٌ ، وَلا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا ، يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ. (ابوداؤد ۱۴۵۸۔ دارمی ۳۴۴۰)

(۳۰۲۲۰) حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی سوال کرنے والے نے سوال نہیں کیا اور نہ ہی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی، جیسا کہ معوذتین کے ساتھ سوال کرنے والے نے سوال کیا اور ان کے ذریعے پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی۔

(۸۱) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا طلعت الشّمس

جب سورج طلوع ہو تو آدمی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے

(۳۰۲۲۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ : سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَعْظَمِ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَكْبَرِ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَمْجَدِ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَتْبَعُ هَذَا النَّحْوَ.

(۳۰۲۲۱) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا تو حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ؓ یوں دعا فرماتے تھے: سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت عظمت والا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے،

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت بڑا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت بزرگی والا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اسی طریقہ سے دوبارہ کہتے۔

(۸۲) فِي الرَّجلِ يرِيد السّفر ما يدعو بِهِ

اس آدمی کا بیان جو سفر کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے

(٣٠٢٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

(احمد ۲۹۹۔ ابن حبان ۲۷۱۶)

(۳۰۲۲۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا کرتے: اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے، اور گھر میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں بیمار ہونے سے، اور غم کی حالت میں لوٹنے سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے، اور ہمارے لیے سفر کو آسان فرما۔

(٣٠٢٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ. (مسلم ۹۷۹۔ احمد ۸۳)

(۳۰۲۲۳) حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو پناہ مانگتے تھے سفر کی مشقت سے، اور غمگین لوٹنے سے، اور رزق میں کشادگی کے بعد تنگی سے، اور مظلوم کی بد دعا سے، اور گھر میں اور مال میں بُرا منظر دیکھنے سے۔

(٣٠٢٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَوْصِنِي ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

(ترمذی ۳۴۴۵۔ احمد ۳۴۳)

(۳۰۲۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: مجھے وصیت فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کی۔

(٣٠٢٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَأَوْصِنِي ، فَقَالَ : إِذَا تَوَجَّهْت فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ حَسْبِي اللَّهُ وَتَوَكَّلْت عَلَى اللهِ فَإِنَّك إِذَا قُلْتَ : بِسْمِ اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : هُدِيتَ وَإِذَا قُلْتَ : حَسْبِي اللَّهُ ، قَالَ الْمَلَك ، حُفِظْت ، وَإِذَا قُلْتَ : تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : كُفِيت.

(٣٠٢٢٥) حضرت عون بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میرا سفر کا ارادہ ہے پس آپ مجھے وصیت فرما دیجئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو سفر کے لیے متوجہ ہو تو یہ کلمات کہہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، مجھے اللہ کافی ہے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، پس جب تو کہے گا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں تو فرشتہ کہے گا، تجھے ہدایت دی گئی، اور جب تو کہے گا، مجھے اللہ کافی ہے، تو فرشتہ کہے گا، تیری حفاظت کی گئی،، اور جب تو کہے گا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو فرشتہ کہے گا، تیری کفایت کی گئی۔

(٣٠٢٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي السَّفَرِ : اللَّهُمَّ بَلاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا مَغْفِرَتَكَ مِنْك وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إنَّك عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(٣٠٢٢٦) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! خیر کو پہنچا ایسی خیر جس میں تیری طرف سے مغفرت ہو اور تیری رضا ہو، خیر تیرے ہی قبضہ میں ہے، یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے۔ اور گھر والوں پر ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کی دوری کو ختم فرما، اور ہم پر سفر کو آسان فرما، اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے، اور غمگین لوٹنے سے اور گھر اور مال میں برا منظر دیکھنے سے۔

(٣٠٢٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَافَرْت مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ نَادَى : سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلائِهِ عِنْدَنَا ، اللَّهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا ثَلاثًا اللَّهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثَلاثًا.

(٣٠٢٢٧) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا، پس جب صبح ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ یوں ندا لگاتے تھے، تین مرتبہ، سننے والے نے سن لیا اللہ کی حمد اور اس کی نعمت اور اس کی طرف سے ہم پر ہر اچھے انعام کو، اے اللہ! تو ہمارا ساتھی بن! پس ہم پر فضل فرما، پھر تین مرتبہ یوں ندا لگاتے: اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔

(۸۳) فِي الرَّجلِ إذا رجع مِن سفرِهِ ما يدعو بِهِ

آدمی جب سفر سے لوٹے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ ، يعني مِنَ السَّفَرِ قَالَ : تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ، وَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، قَالَ : تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.

(۳۰۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سفر سے لوٹنے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: ہم توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اور جب اپنے گھر والوں پر داخل ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے: ہم توبہ کررہے ہے، توبہ کررہے ہے، اپنے رب کی طرف ہی لوٹ رہے ہیں، وہ ہمارا کوئی بھی گناہ نہیں چھوڑے گا۔

(۳۰۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. (احمد ۳۰۰۔ طیالسی ۷۱۶)

(۳۰۲۲۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس لوٹتے تو یہ کلمات پڑھتے! ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْجَيْشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ ، قَالَ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ ، أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(بخاری ۱۷۹۷۔ مسلم ۹۸۰)

(۳۰۲۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بھی کسی لشکر سے یا سرایا سے یا حج یا عمرے سے واپس لوٹتے۔ راوی فرماتے ہیں جب بھی کسی پہاڑی راستہ یا چٹیل میدان پر پہنچتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے: پھر یہ کلمات پڑھتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے وعدہ کو سچا کیا ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۳۰۲۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۳۰۲۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ ، أَوِ بِالْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. (بخاری ۳۰۸۵۔ مسلم ۹۸۰)

(۳۰۲۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب بھی کسی جنگل یا پتھریلی زمین میں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اگر اللہ نے چاہا، تو اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا قَفَلُوا قَالُوا : آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۰۲۳۳) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم سفر سے لوٹتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے، ہم لوٹنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا، توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۸٤) الرّجل يفزَع مِن اللّيلِ ما يدعو بِهِ

جو شخص رات سے ڈرتا ہو تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : تَعَوَّذْ يَا مُحَمَّدُ ، فَتَعَوَّذَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فَدُحِرُوا عَنْهُ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ كُلِّ طَارِقٍ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۳۰۲۳۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جن ملے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگارے پھینکے، تو حضرت جبرائیل نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پناہ مانگیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگی، پھر ان جنوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا گیا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ کہ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا۔ ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، اور جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پھیلتی ہے، اور زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے خیر کی توقع کرتے ہوئے اے رحم کرنے والے!

(۳۰۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ نَفْسٍ وَجَدَهُ وَأَنَّهُ قَالَ لَهُ :

إِذَا أَتَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ، فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ.

(۳۰۲۳۵) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ولید بن مغیرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دل میں آنے والے خیالات کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر میں آئے تو یہ کلمات پڑھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ، اُس کے غصہ اور اس کی پکڑ سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطان کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تجھے کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی یہاں تک کہ تو صبح کر لے گا۔

(۳۰۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَفْزَعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ ، وَمَعَهُ سَيْفُهُ فَخُشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِي : إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ ، فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَشَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَكُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ فَقَالَهُنَّ خَالِدٌ فَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۳۰۲۳۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید ؓ رات سے ڈرتے تھے، یہاں تک کہ وہ نکلے اس حال میں کہ ان کے پاس تلوار تھی۔ پس ان پر خوف طاری ہو گیا کہ وہ کسی کو تکلیف پہنچا دیں گے پس انہوں نے اس بات کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ جنوں کی ایک جماعت تیرے ساتھ مکر وفریب کرتی ہے، پس تو یہ کلمات پڑھ لے: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ کہ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے سے مگر جو خیر لائے، اے رحم کرنے والے، پس حضرت خالد ؓ نے ان کلمات کو پڑھا، تو ان کی یہ حالت ختم ہو گئی۔

(۳۰۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ ، وَمَا يَحْضُرُونِ.

(۳۰۲۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اپنی نیند میں ڈر جائے، تو یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی، اس کے غضب سے اور اس کی

بری پکڑ سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے شر سے، اور جو کچھ وہ حاضر ہوتے ہیں۔

(۳۰۲۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَنْبَشٍ : كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ ؟ قَالَ : جَائَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَوْدِيَةِ ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ ، وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةُ نَارٍ يُرِيدُ أَنْ يَحْرِقَ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرْعِبَ مِنْهُمْ ، قَالَ جَعْفَرٌ : أَحْسَبُهُ ، قَالَ : جَعَلَ يَتَأَخَّرُ ، قَالَ : وَجَائَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، قُلْ ، قَالَ : مَا أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ، قَالَ : فَطُفِئَتْ نَارُ الشَّيْطَانِ ، قَالَ : وَهَزَمَهُمَ اللَّهُ.

(۳۰۲۳۸) حضرت ابو التیاح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن خنبش ؓ سے سوال کیا: جب شیاطین رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ دیتے تو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ کچھ شیاطین وادیوں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور پہاڑ سے اتر کر آپ ﷺ کے پاس آ گئے، اس حال میں کہ ان میں ایک شیطان تھا جس کے پاس ایک انگارہ تھا، اس کا ارادہ تھا کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو جلا دے گا، تو آپ ﷺ پر ان کا رعب طاری ہو گیا، حضرت جعفر ؓ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا۔ آپ ﷺ پیچھے ہٹنے لگے۔ راوی فرماتے ہیں: کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور فرمایا: اے محمد ﷺ! آپ پڑھیے: آپ ﷺ نے کہا: میں کیا پڑھوں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ پڑھیے! میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، جس کو وجود بخشا اور جسے پیدا کیا اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو نمودار ہونے والی چیز کے شر سے مگر جو رات کو خیر لائے، اے رحمٰن! راوی کہتے ہیں پس شیاطین کی آگ کو بجھا دیا گیا، کہتے ہیں پس اللہ نے ان شیاطین کو شکست دی۔

(۳۰۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أَصَابَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرَقٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلاَ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ نِمْتَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَمَا أَظَلَّتْ ، وَرَبَّ الأَرَضِينَ ، وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ ، وَمَا أَضَلَّتْ ، كُنْ لِي جَارِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، أَوْ يَبْغِي ، عَزَّ جَارُكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ. (ترمذی ۳۵۲۳۔ طبرانی ۹۸۴)

(۳۰۲۳۹) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید ؓ کو رات میں نیند نہیں آتی تھی، تو نبی کریم ﷺ نے

ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جب تم ان کو کہو گے تو تمہیں نیند آ جائے گی؟ تم یہ کلمات پڑھا کرو! اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور ساتوں زمینوں کے رب اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے اور شیاطین کے رب اور جو یہ گمراہ کرتے ہیں، تو میرا محافظ بن جا! اپنی تمام مخلوق کے شر سے، کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے، تیری پناہ غالب ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۸۵) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا دخل المسجد الحرام

جب کوئی شخص مسجد حرام میں داخل ہو تو یوں دعا کرے

(۳۰۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ قَالَ : اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً ، وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ ، أَو اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا. (بیهقی ۷۳)

(۳۰۲٤۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کو دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس گھر کی عزت، عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرما، اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے اس کی عزت، عظمت، اکرام اور نیکی میں بھی اضافہ فرما۔

(۳۰۲٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ، وَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلاَمِ.

(۳۰۲٤۱) حضرت محمد بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ جب کعبہ کی مسجد میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کی طرف دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کا تحفہ دے۔

(۳۰۲٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا تَدْخُلُ مكة فَانْتَهَيْتَ إِلَى الْحِجْرِ فَاحْمَدَ اللَّهَ عَلَى حُسْنِ تَيْسِيرِهِ وَبَلاَغِهِ.

(۳۰۲٤۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں جب تو پہلی مرتبہ مکہ میں داخل ہو تو حجر اسود پر جا کر اللہ کی حمد کر آسانی پر اور آرام سے پہنچنے پر۔

(۳۰۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلاَمِ.

(۳۰۲٤۳) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس میں داخل ہوتے تو یوں دعا پڑھتے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کا تحفہ دے۔

(٨٦) ما يقول الرّجل إذا استلم الحجر

جب کوئی شخص حجر اسود کا استلام کرے تو یہ کلمات پڑھے

(٣٠٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا اسْتَلَمَهُ يَعْنِي الْحَجَرَ : آمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ.

(۳۰۲۴۴) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے بتوں کی تکفیر کی۔

(٣٠٢٤٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ : اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۳۰۲۴۵) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے ، اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے (استلام کرتا ہوں)

(٣٠٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَلَمْتَ الْحَجَرَ فَقُلْ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۲۴۶) حضرت عبید المکتب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بھی تو حجر اسود کا استلام کرے تو یہ کلمات پڑھ لیا کر: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(٣٠٢٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ : اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۳۰۲۴۷) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: مستحب ہے کہ حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے یوں کہا جائے! اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے (استلام کرتا ہوں)

(٨٧) ما يدعو بِهِ الرّجل بين الرّكنِ والمقامِ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آدمی یوں دعا کرے

(٣٠٢٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۳۰۲۴۸) حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: اے ہمارے رب! دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۳۰۲۴۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِى لاَ يَدَعُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ.

(۳۰۲۴۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی جسے وہ کبھی بھی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھنا نہیں بھولتے تھے۔ اے اللہ! مجھے قناعت عطا فرما اس رزق میں جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے، اور تو میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، اور تو میرا جانشین بن جا اس غیر موجود چیز میں جس میں میرے لیے بھلائی ہو۔

(۳۰۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الرُّكْنِ أو الْحَجَرِ :﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۳۰۲۵۰) حضرت ابوشعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ہمارے رب! دے ہمیں خوبی دنیا میں، اور آخرت میں خوبی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(۳۰۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ مَلَكٌ يَقُولُ آمِينَ ، فَإِذَا مَرَرْتُمْ بِهِ فَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۳۰۲۵۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رکن یمانی پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو دعاؤں پر آمین کہتا ہے، پس جب بھی تم اس کے پاس سے گزرو تو یہ دعا پڑھو! اے اللہ! ہمارے رب دے ہمیں دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۸۸) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا صعِد على الصّفا والمروةِ

جب کوئی شخص صفا اور مروہ پر چڑھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۵۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ وَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ ، وَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وحده أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ :مِثْلَ هَذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا.

(۳۰۲۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی سے ابتدا کی اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ لیا۔ اور اللہ کی وحدانیت بیان کی اور تکبیر کہی۔ اور یہ کلمات پڑھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک

نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی، اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی، پھر ان دونوں کے درمیان دعا کی اور اسی طرح تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے، پھر مروہ پہاڑی پر تشریف لائے، اور مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسا کہ صفاء پر کیا تھا۔

(٣٠٢٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ :إِذَا قُمْتُمْ عَلَى الصَّفَا فَكَبِّرُوا سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ حَمْدُ اللهِ وَثَنَاءٌ عَلَيْهِ وَصَلاَةُ اللهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَاءٌ لِنَفْسِكَ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(٣٠٢٥٣) حضرت وھب بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب تم لوگ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو، تو سات مرتبہ تکبیر کہو اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد وثنا بیان کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اور اپنی ذات کے لیے دعا مانگو اور مروہ پہاڑی پر بھی ایسا ہی کرو۔

(٣٠٢٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ :يَبْدَأُ بِالصَّفَا وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ حَمْدُ اللهِ ، وَصَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْأَلَةٌ لِنَفْسِكَ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(٣٠٢٥٤) حضرت وھب بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صفا پہاڑی سے ابتدا کی جائے گی، اور پہلے بیت اللہ کی طرف استقبال کرو، پھر سات مرتبہ تکبیر کہو، اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد وثنا بیان ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو، اور اپنی ذات کے لیے سوال ہو، اور مروہ پہاڑی پر بھی ایسے ہی کیا جائے گا۔

(٣٠٢٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَعِدَ على الصَّفَا اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ، ثُمَّ يَدْعُو قَلِيلاً ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ عَلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَكُونُ التَّكْبِيرُ واحِدًا وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً ، فَمَا يَكَادُ يَفْرُغُ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شَبَابٌ.

(٣٠٢٥٥) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب صفا پہاڑی پر چڑھتے تو بیت اللہ کی طرف رخ کرتے پھر تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر یہ کلمات پڑھتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور ان کلمات میں اپنی آواز کو بلند فرماتے۔ پھر تھوڑی دیر دعا کرتے، پھر یہی عمل مروہ پہاڑی پر بھی فرماتے یہاں تک کہ سات مرتبہ ایسے چکر لگاتے، تو تکبیر کی تعداد اکیس بن جاتی، ہم نوجوان ہونے کے باوجود فارغ ہونے کے قریب بہت زیادہ تھک جاتے تھے۔

(٣٠٢٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ

كَانَ يقول :يَقُومُ الرجل عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَدْرَ قِرَائَةِ سُورَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۲۵۶) حضرت قاسم بن ابی ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے: آدمی صفا اور مروہ پہاڑی پر نبی کریم ﷺ کے سورت پڑھنے کی مقدار کے بقدر کھڑا ہوگا۔

(۳۰۲۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ الْحَكَمُ لِإِبْرَاهِيمَ ، رَأَيْت أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ عِشْرِينَ وَمِئَةَ آيَةٍ فَقَالَ :إِنَّهُ لَفَقِيهٌ.

(۳۰۲۵۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے حضرت ابراہیم ؒ سے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث ؒ کو صفا پہاڑی پر دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کے ایک سو بیس آیات پڑھنے کے بقدر قیام فرمایا: تو حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا! یقیناً وہ تو فقیہ ہیں۔

(۸۹) مَنْ قَالَ ليس على الصّفا والمروةِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو کہے: صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۲۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ فَادْعُ مَا شِئْت.

(۳۰۲۵۸) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو۔

(۳۰۲۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:لَمْ أَسْمَعْ، أَنَّ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُوَقَّتًا.

(۳۰۲۵۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین ہو۔

(۳۰۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهَا دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فَادْعُ بِمَا شِئْت وَسَلْ مَا شِئْت.

(۳۰۲۶۰) حضرت افلح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو اور جو چاہے سوال کرو۔

(۳۰۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاءِ ، قَالَ :شَهِدْت عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ المخزومي يَقُولُ :لاَ أَعْلَمُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُوَقَّتًا.

(۳۰۲۶۱) حضرت معاذ بن العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عکرمہ بن خالد المخزومی ؒ کے پاس حاضر تھا وہ ارشاد فرما رہے تھے: میں نہیں جانتا کہ صفا اور مروہ پر کوئی متعین دعا ہو۔

(۹۰) ما یدعو بِهِ الرّجل وهو یسعی بین الصّفا والمروةِ

جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے تو وہ یوں دعا مانگے

(۳۰۲٦۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فضیل ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا مَرَّ بِالْوَادِى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَسْعَى فِيهِ ويقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲٦۲) حضرت المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا اور مروہ کی وادی میں سعی کرتے ہوئے گزرتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، اور تو بہت عزت والا اور کرم والا ہے۔

(۳۰۲٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ إِذَا سَعَى فِي بَطْنِ الْوَادِى ، قَالَ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲٦۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب صفا اور مروہ کی وادی میں سعی کرتے تو یوں دعا فرماتے: اے میرے رب مغفرت فرما اور رحم فرما، یقیناً تو عزت والا اور کرم کرنے والا ہے۔

(۳۰۲٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، وأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲٦٤) حضرت الھیثم بن حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے، میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ عزت والا اور کرم کرنے والا ہے۔

(۳۰۲٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا وَاحِدٌ إِنْ تَما أَتَمَّه الله ، وَقَدْ أَتَمَّا.

(۳۰۲٦٥) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ یقیناً یہ ایک (چکر) اگر مکمل ہوا تو اللہ نے اس کو مکمل کیا۔ اور تحقیق وہ مکمل ہو گیا۔

(۹۱) ما یدعو بِهِ إذا رمی الجمرة

جب شیطان کو کنکری مارے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَفَضْت مَعَ عَبْدِ اللهِ فَرَمَى سَبْع حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَاسْتَبْطَنَ الْوَادِى حَتَّى إِذَا فَرَغ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا ، وَذَنْبًا مَغْفُورًا ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا رَأَيْت الَّذِى أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَنَعَ.

(۳۰۲۶۶) حضرت محمد بن عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وقوف عرفہ کے اختتام پر منیٰ واپس لوٹا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں، آپ رضی اللہ عنہ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے تھے، اور پھر وادی میں اترے اور یوں دعا فرمائی، اے اللہ! اس حج کو مقبول بنادے اور گناہ کی بخشش فرمادے، پھر یوں ارشاد فرمایا: اس طرح میں نے دیکھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

(۳۰۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ حِينَ رَمَى الْجِمَارَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا.

(۳۰۲۶۷) حضرت الھیثم بن حنش فرماتے ہیں کہ میں نے رمی جمار کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! اس حج کو مقبول بنادے، اور گناہوں کی بخشش فرمادے۔

(۳۰۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَا أَقُولُ إِذَا رَمَيْت الْجَمْرَةَ ؟ قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا ، قَالَ : قلت أَقُولُهُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْ شِئْت.

(۳۰۲۶۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا: جب میں شیطان کو کنکری ماروں تو کیا دعا پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! اس حج کو مقبول بنادے، اور گناہوں کو بخش دے، مغیرہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا یہ کلمات میں ہر کنکری کے ساتھ پڑھوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! جی ہاں! اگر تم چاہو۔

(۹۲) مَنْ قَالَ ليس عِندَ الجمارِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو کہے: کنکریاں مارتے وقت کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فَادْعُ بِمَا شِئْت.

(۳۰۲۶۹) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: دونوں جمروں کے پاس وقوف کے وقت کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو۔

(۳۰۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : يَدْعُو عِنْدَ الْجِمَارِ كُلِّهَا ، وَلا يُؤَقِّتُ شَيْئًا.

(۳۰۲۷۰) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے: جمار کے پاس تمام دعائیں مانگا کرو، وہاں کوئی دعا متعین نہیں کی گئی۔

(۳۰۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ فِي الْجَمْرَةِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، لاَ يُزَادُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ إِلاَّ قَوْلَ جَابِرٍ.

(۳۰۲۷۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا؛ کیا جمرہ کے نزدیک کوئی دعا متعین ہے جس میں زیادتی نہیں کی جاسکتی؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، مگر حضرت جابر رحمہ اللہ کے قول میں۔

(۹۳) ما یدعو بِهِ عشِیّة عرفة

وقوف عرفہ کی رات میں یوں دعا کرے

(۳۰۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا ، اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ ، وَشَتَاتِ الأَمْرِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ ، وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ ، وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ.

(۳۰۲۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی عرفہ کے مقام پر زیادہ مانگی جانے والی دعا یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! تو میرے دل میں نور کو ڈال دے۔ اور میرے کانوں میں بھی نور کو ڈال دے، اور میری آنکھوں میں بھی نور ڈال دے، اے اللہ! میرے لیے میرے سینہ کو کھول دے، اور میرے لیے میرے معاملہ کو آسان فرما، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وساوس سے، اور معاملہ کے بگڑنے سے اور قبر کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور ہر چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جس کو ہوائیں چلاتی ہیں۔

(۳۰۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۳۰۲۷۳) حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے مقام پر کثرت سے کی جانے والی میری دعا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی دعا یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہی زندگی دیتا ہے اور وہ ہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(٣٠٢٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ بِجَنْبِ ابْنِ عُمَرَ بِعَرَفَةَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ رُكْبَتَهُ ، أَوْ فَخِذِي تَمَسُّ فَخِذَهُ ، فَمَا سَمِعْته يَزِيدُ عَلَى هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ حَتَّى أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى جَمْعٍ.

(۳۰۲۷۴) حضرت ابوشعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا۔ اور میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے چھو رہا تھا، یا میری ران ان کی ران سے چھو رہی تھی، پس میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ان کلمات پر کچھ زیادتی کی ہو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہاں تک کہ وہ میدان عرفات سے منیٰ کی طرف لوٹ گئے۔

(٣٠٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : مَا خَيْرُ مَا نَقُولُ فِي حَجِّنَا ، قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۲۷۵) حضرت عبدالرحمٰن بن بشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: سب سے بہتر کلمات کیا ہیں جو ہم اپنے حج کے دوران پڑھیں؟ تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(٣٠٢٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِثْلَهُ.

(۳۰۲۷۶) اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ کا ماقبل جیسا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

(٣٠٢٧٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ : وَقَفْت مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِعَرَفَةَ أَنْظُرُ كَيْفَ يَصْنَعُ ، فَكَانَ فِي الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ حَتَّى أَفَاضَ.

(۳۰۲۷۷) حضرت داؤد بن ابی عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا میں دیکھتا رہا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ پس وہ ذکر اور دعا میں مشغول رہے یہاں تک کہ منیٰ واپس لوٹ گئے۔

(٩٤) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو يطوف بالبيت

جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے تو یوں دعا کرے

(٣٠٢٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حَوْلَ الْبَيْتِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۳۰۲۷۸) حضرت ابوشعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھ رہے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹۵) فِي رفعِ الصّوتِ بِالدّعاءِ

دعاء کرتے ہوئے آواز بلند کرنے کا بیان

(۳۰۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ. (احمد ۱۷۲)

(۳۰۲۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

(۳۰۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : الذِّكْرُ الْخَفِيُّ الَّذِي لاَ يَكْتُبُهُ الْحَفَظَةُ يُضَاعَفُ عَلَى مَا سِوَاهُ مِنَ الذِّكْرِ سَبْعِينَ ضِعْفًا.

(۳۰۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آہستہ ذکر جس کو فرشتے نہیں لکھ سکتے۔ اس کا ثواب دوسرے ذکر کی نسبت ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ ليس تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلا غَائِبًا ، إِنَّكُمْ تَدْعُونَهُ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.

(۳۰۲۸۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس لوگ بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم لوگ کسی بہرے کو اور نہ ہی غیر موجود کو پکار رہے ہو۔ بلکہ تم لوگ ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والا اور قریب ہے اور وہ ذات تمہارے ساتھ ہے۔

(۳۰۲۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشم ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْمُصَلِّيَ إذا صلى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ بِمَا يُنَاجِيهِ ، وَلا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۳۰۲۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ پس چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک جان لے کہ وہ اس ذات سے کیا سرگوشی کر رہا ہے۔ اور تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر آواز بلند نہ کریں۔

(۳۰۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلا غَائِبًا يَعْنِي فِي رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۸۳) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے، یعنی وہ دعا میں آواز بلند کرنے سے متعلق بات کر رہے تھے۔

(۳۰۲۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نسيب ، قَالَ : صَلَّيْت إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، فَلَمَّا جَلَسْت فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ رَفَعْت صَوْتِي بِالدُّعَاءِ فَانْتَهَرَنِي ، فَلَمَّا انْصَرَفْت قُلْتُ لَهُ : مَا كَرِهْت مِنِّي ؟ قَالَ : ظَنَنْت أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِقَرِيبٍ مِنْك.

(۳۰۲۸۴) حضرت عبداللہ بن نسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ پس جب میں دوسری رکعت میں بیٹھا۔ تو دعا کرتے ہوئے میری آواز بلند ہوگئی۔ تو انہوں نے مجھے خوب جھڑکا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ کو میری کیا چیز ناپسند لگی؟ انہوں نے فرمایا: تیرا کیا گمان ہے کیا اللہ تجھ سے قریب نہیں ہے؟!

(۳۰۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الدُّعَاءِ فَرَمَاهُ بِالْحَصَى.

(۳۰۲۸۵) حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دعا کے دوران آواز بلند کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اس کو کنکری ماری۔

(۳۰۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْمِعَ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ شَيْئًا مِنَ الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ناپسند کرتے تھے: کہ آدمی کی دعا کو اس کا ہمنشین بھی سن لے۔

(۳۰۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَجْتَهِدُونَ فِي الدُّعَاءِ ، وَلا تَسْمَعُ إِلاَّ هَمْسًا.

(۳۰۲۸۷) حضرت مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم دعا میں بہت زیادہ کوشش کرتے تھے۔ اور نہیں سنائی دیتی تھی مگر سرگوشی۔

(٩٦) الرّجل يرفع يديه إذا دعا من كرهه ؟

جو شخص ناپسند کرتا ہو کہ آدمی دعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرے

(۳۰۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : مَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَهُ فِي الدُّعَاءِ عَلَى مِنْبَرٍ ، وَلا غَيْرِهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْت يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ يَدْعُو.

(۳۰۲۸۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں کو دعا میں بلند کرتے ہوئے منبر پر اور نہ ہی اس کے علاوہ، اور البتہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تھے دعا کرتے ہوئے۔

(۳۰۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ.

(۳۰۲۸۹) حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کرتے تھے سوائے استسقاء کی دعا کے۔

(۳۰۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، اسْكُنُوا فِي الصَّلاةِ.

(۳۰۲۹۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھوں کو اٹھتا ہوا دیکھتا ہوں بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح؟ تم نماز میں سکون سے رہو۔

(۹۷) مَنْ رَخَّصَ فِي رفعِ اليدينِ فِي الدّعاءِ

جن لوگوں نے دعا میں ہاتھ بلند کرنے کی رخصت دی ہے

(۳۰۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو هِلالٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَى رَجُلَيْنِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ.

(۳۰۲۹۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے خلاف بددعا فرمائی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۳۰۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حيث صَلَّى فِي الْكُسُوفِ.

(۳۰۲۹۲) حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۳۰۲۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ : هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ : نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ ، قال: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

(۳۰۲۹۳) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یعنی دعا میں؟ تو آپ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لوگوں نے جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ پس وہ کہنے لگے! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بارش روک دی گئی اور زمین خشک ہوگئی اور مال مویشی ہلاک ہوگئے۔ حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں: پس

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا۔

(٣٠٢٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. (مسلم ۶۱۲۔ طیالسی ۲۰۴۷)

(۳۰۲۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

(٩٨) مَنْ كَانَ يقول الدعاء بأصبعٍ ويدعو بها

جو شخص کہے: انگلی بلند کر کے دعاء کی جائے

(٣٠٢٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَحَلَّقَ بِالإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا.

(۳۰۲۹۵) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی دائیں کہنی کی انتہاء کو اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا۔ اور شہادت کی انگلی کو بلند کر کے دعا مانگی۔

(٣٠٢٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الصَّلاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ يشير بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۲۹۶) حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں بیٹھنے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے۔

(٣٠٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

(۳۰۲۹۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر دعا کرتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیتے۔ اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے، اس حال میں کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی کے سرے پر رکھتے تھے، اور اپنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے سے ملا دیتے۔

(٣٠٢٩٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَاشِدٍ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاةِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۹۸) حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی حالت میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر رکھ لیتے۔ اور دعا میں اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۳۰۲۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَهُوَ يَدْعُو بِأَصَابِعِهِ فَقَالَ :يَا سَعْدُ ، أَحِّدْ أَحِّدْ.

(۳۰۲۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ دعا فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سے کرو، ایک سے کرو۔ (یعنی ایک انگلی سے دعا کرو)

(۳۰۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الإِخْلاصُ يَعْنِي الدُّعَاءَ بِإِصْبَعٍ.

(۳۰۳۰۰) حضرت تمیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تو اخلاص ہے یعنی انگلی سے دعا کرنا۔

(۳۰۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ عن كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ :صَلَّيْت ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الْقَعْدَةِ قُلْتُ هَكَذَا وأَشَارَ ابْنُ عُلَيَّةَ بِإِصْبَعَيْهِ فَقَبَضَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ يَعْنِي الْيُسْرَى.

(۳۰۳۰۱) حضرت کثیر بن افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی پس جب میں آخری قعدہ میں تھا، میں نے ایسے کیا: اور ابن علیہ نے اپنی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بند کر دیا یعنی بائیں انگلی کو۔

(۳۰۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاةِ.

(۳۰۳۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔

(۳۰۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ أَنْ يُدْعَا هَكَذَا وَأَشَارَتْ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(۳۰۳۰۳) حضرت ابو علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اللہ ایک ہے، اللہ پسند کرتا ہے کہ اس طرح دعا مانگی جائے: اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک انگلی سے اشارہ کیا۔

(۳۰۳۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ كِلَيْهِمَا فَنَهَاهُ ، وَقَالَ :بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ بِالْيُمْنَى.

(۳۰۳۰۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی دونوں انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع فرما دیا، اور ارشاد فرمایا: دائیں ہاتھ کی انگلی کے ساتھ دعا کرو۔

(۳۰۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَعْنِي الإِشَارَةَ بِإِصْبَعٍ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۳۰۵) حضرت سلیمان بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ان میں سے کچھ رکھتے تھے یعنی دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

(۳۰۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : إِنَّكُمْ لَتَدْعُونَ ، أَفْضَلُ الدُّعَاءِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۶) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم لوگ دعا کرتے ہو۔ اور افضل دعا اس طرح سے ہے اور آپ نے اپنی انگلی کا اشارہ کر کے دکھایا۔

(۳۰۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن مِسْعَرٍ، عن معبد بن خالد عن قيس بن سعد قَالَ: كان لَا يزاد هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۷) حضرت معبد بن خالد فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد نے ارشاد فرمایا: اس طرح سے زیادہ نہیں کیا جاتا تھا اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۳۰۳۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلَاةِ ، فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ التَّوْحِيدُ ، وَلَكِنْ لَا يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۳۰۳۰۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز میں اپنی انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اچھی بات ہے، اور یہ توحید ہے، اور لیکن وہ اپنی دو انگلیوں سے اشارہ مت کرے۔ کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

(۳۰۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن طَلْحَةَ ، عَن خَيْثَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يعقد ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۹) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ ترپین تک گنتے تھے اور ایک انگلی سے اشارہ کرتے ہیں۔

(۳۰۳۱۰) حَدَّثَنَا حَفص بْنُ غِيَاثٍ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الدُّعَاءُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ مَقْمَعَةٌ لِلشَّيْطَانِ.

(۳۰۳۱۰) حضرت عثمان بن الاسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے ارشاد فرمایا: دعا تو اس طرح ہوتی ہے۔ اور آپ نے ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔ شیطان کو قابو رکھنے کے لیے۔

(۳۰۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا ، وَقَالُوا : إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

(۳۰۳۱۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ جب بھی کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ دو انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا ہے۔ تو وہ ایک انگلی کو مارتے اور کہتے: یقیناً وہ ایک معبود ہے۔

(۳۰۳۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَن رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ حَدَّثَهُ ،

عَنْ جَدِّہِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَدْعُو بِيَدَيْهِ فَقَالَ: أَحِّدْ فَإِنَّهُ أَحَدٌ. (مسند ٦٢٩)

(۳۰۳۱۲) ایک انصاری آدمی فرماتے ہیں کہ ان کے دادا کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اس حال میں کہ وہ دو انگلیوں سے دعا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سے دعا کر کیونکہ وہ ایک ہے۔

(۹۹) ما قالوا فِي تحرِيكِ الإِصبعِ فِي الدّعاءِ

بعض لوگوں نے دعا میں انگلی ہلانے کے بارے میں یوں فرمایا

(۳۰۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ، وَلا يُحَرِّكُهَا.

(۳۰۳۱۳) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

(۱۰۰) الرّجل يدعو وهو قائِمٌ من كرِهه

جو اس بات کو مکروہ سمجھے کہ آدمی کھڑا ہو کر دعا کرے

حدثنا بقی بن مخلد، قَالَ: حدثنا أبو بكر، قَالَ:

(۳۰۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تَقُومُوا تَدْعُونَ كَمَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ فِي كَنَائِسِهِمْ.

(۳۰۳۱۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو کر دعا مت کرو جیسا کہ یہود اپنے گرجاؤں میں کرتے ہیں۔

(۳۰۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو قَائِمًا بَعْدَ مَا انْصَرَفَ فَسَبَّهُ، أَوْ شَتَمَهُ.

(۳۰۳۱۵) حضرت ابن الاصبہانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن ؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد کھڑا ہو کر دعا کر رہا تھا۔ تو آپ ؓ نے اس کو برا بھلا کہا یا اس کو گالی دی۔

(۳۰۳۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۳۰۳۱۶) حضرت عبدہ بن ابو لبابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ کھڑے ہو کر دعا کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۳۰۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ثِنْتَانِ بِدْعَةٌ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو، وَأَنْ يَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرَى

أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَلْزَقَ أَلْيَتَيْهِ بِالأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ.

(۳۰۳۱۷) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں بدعت ہیں: ایک یہ کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے۔ اور دوسری یہ کہ وہ دوسرا سجدہ کرے۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی سرین کو زمین سے چپکائے اٹھنے سے پہلے۔

(۳۰۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْقِيَامَ بَعْدَهَا تَشَبُّهًا بِالْيَهُودِ.

(۳۰۳۱۸) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نماز کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو ناپسند کرتے تھے یہود کی مشابہت کی وجہ سے۔

(۳۰۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا ، قَالَ : فَأَتَاهُمْ فَقَالَ : مَا هَذِهِ النُّكْرَاء .

(۳۰۳۱۹) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کو خبر پہنچی: کہ ایک قوم کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ ضحاک فرماتے ہیں۔ پس آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا بُرا کام ہے؟!۔

(۳۰۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْت وَتَرَكْته قَائِمًا يَدْعُو وَيُكَبِّرُ.

(۳۰۳۲۰) حضرت جمیل بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں نکل آیا اس حال میں کہ میں نے ان کو چھوڑا کہ وہ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے اور تکبیر کہہ رہے تھے۔

(۳۰۳۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُغِيرَةَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ إذَا انْصَرَفَ أَنْ يَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۰۳۲۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ سے پوچھا: کیا حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر کوئی شخص قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کو بلند کرے؟ تو آپ نے فرمایا! جی ہاں!

(۱۰۱) مَنْ رَخَّصَ أن يدعو وهو قائمٌ

جن لوگوں نے کھڑے ہو کر دعا کرنے کی رخصت دی ہے

(۳۰۳۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاةِ يَدْعُو وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۰۳۲۲) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائی ہوئی تھیں اور وہ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے۔

(۱۰۲) ما یدعو بِهِ الرّجل فِی قنوتِ الوِترِ

آدمی قنوت وتر میں یوں دعا کرے

(۳۰۳۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : عَلَّمَنِي جَدِّي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْت ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْت ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْت ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْت ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْت ، إِنَّك تَقْضِي ، وَلا يُقْضَى عَلَيْك ، فَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَالَيْت ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت.

(۳۰۳۲۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نانا نے مجھے کچھ کلمات سکھائے ہیں جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں ! اے اللہ ! جن لوگوں کو تو نے راہ راست پر لگایا ہے ان کے ساتھ تو مجھے بھی راہِ راست پر لگا دے۔ اور جن کو تو نے عافیت نصیب فرمائی ان لوگوں کے ساتھ مجھے بھی عافیت نصیب فرما دے اور جن کا تو کارساز بنا ان کے ساتھ میرا بھی کارساز بن جا۔ اور جو فیصلہ تو فرما چکا اس کے شر سے مجھے بچالے۔ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے تو اس میں برکت عطا فرما۔ کیونکہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔ پس یقیناً جس کا تو کارساز ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا، تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔

(۳۰۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّك تَرَى ، وَلا تُرَى ، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الأَعْلَى ، وَإِنَّ إِلَيْك الرُّجْعَى ، وَإِنَّ لَكَ الآخِرَةَ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَى.

(۳۰۳۲۴) ایک شیخ جن کی کنیت ابو محمد ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ قنوت وتر میں یوں دعا کرتے تھے : اے اللہ ! یقیناً تو دیکھتا ہے اور خود دکھائی نہیں دیتا اور تو بلند رتبہ اور منظر والا ہے۔ اور یقیناً تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اور تیرے لیے ہی آخرت اور پہلے کی زندگی ہے۔ اے اللہ ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ذلیل اور رسوا ہونے سے۔

(۳۰۳۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ الأَرَضِينَ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ : لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ.

(۳۰۳۲۵) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے : تیری تعریف ہے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر کر، اور جو چیز اس کے بعد ہے اس کی مقدار بھر کر تیری تعریف، بڑائی اور شرف والا ہے تو۔ اور جو جو بندوں نے کیا۔ اور سب تیرے ہی بندے ہیں۔ ان میں سب سے

درست بات یہ ہے کہ جو نعمت تو بخش دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا دینے والا کوئی نہیں۔ اور تیرے سامنے کسی مرتبہ والے کا مرتبہ کچھ کام نہیں دیتا۔

(۳۰۳۲۶) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْ نَقُولَ فِي الْقُنُوتِ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الخير ، وَلا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۲۶) حضرت ابوعبد الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ہمیں سکھایا کہ ہم قنوت وتر میں یہ دعا پڑھیں: اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے، اور ہم الگ کرتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ.

(۳۰۳۲۷) حضرت زبیر بن عدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: تم صلوۃ الوتر میں یوں کہو: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔

(۱۰۳) مَنْ قَالَ ليس فِي قنوتِ الوتر شَيْءٌ موقّتٌ

جو کہے: قنوت وتر میں کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۳۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ.

(۳۰۳۲۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: قنوت وتر میں کوئی دعا متعین نہیں۔ بے شک وہ تو دعا اور استغفار ہے۔

(۱۰۴) ما يدعو بِهِ الرّجل فِي آخِرِ وترِهِ ويقوله

آدمی وتر کے آخر میں یوں دعا کرے اور یہ کلمات کہے

(۳۰۳۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

هشام، عَنْ عَلِیٍّ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ فِی آخِرِ وِتْرِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لاَ أُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِكَ.

(۳۰۳۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں تیرے غصہ سے، اور میں تجھ سے تیری ذات کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کرسکتا، تو ایسا ہی ہے جیسا کہ خود تو نے اپنی تعریف فرمائی۔

(۳۰۳۳۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ زُبَیْدٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی، عَنْ أبیه، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوتِرُ ویقول فِی آخِرِ صَلاَتِهِ إِذَا جَلَسَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلاثًا، یَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِی الآخِرَةِ.

(۳۰۳۳۰) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور نماز کے آخر میں بیٹھتے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے۔ پاک ہے وہ بادشاہ اور بہت ہی مقدس ہے۔ اور آخر میں اپنی آواز کو لمبا کرتے۔

(۳۰۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عُبَیْدَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبِی، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ فِی آخِرِ صَلاتِهِ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلاثًا.

(۳۰۳۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے: پاک ہے وہ بادشاہ انتہائی مقدس ہے۔

(۱۰۵) ما یدعو بِهِ فِی قنوتِ الفجرِ

قنوت فجر میں یوں دعا کرے

(۳۰۳۳۲) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ، قَالَ: صَلَّیْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ فَقَالَ فِی قُنُوتِهِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِینُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِی عَلَیْكَ الْخَیْرَ، وَلا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّی وَنَسْجُدُ، وَإِلَیْكَ نَسْعَی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَی عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِینَ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۳۲) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، تو انہوں نے قنوت فجر میں یہ دعا پڑھی: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی

عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب تو کافروں کو ملنے والا ہے۔

(٣٠٣٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ صَلَّى خَلْفَ عُمَرَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۰۳۳۳) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے پہلے جیسا عمل کیا۔

(٣٠٣٣٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : صَلَّيْت الْغَدَاةَ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَلَّى خَلْفِي عُثْمَانُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : فَقَنَتُّ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَضَيْت صَلاتِي ، قَالَ لِي : مَا قُلْتَ فِي قُنُوتِكَ ؟ فَقُلْتُ : ذَكَرْت هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُك ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ الجد ، إِنَّ عَذَابَك بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ ، قَالَ : قَالَ لِي عُثْمَانُ : كَذَا كَانَ يَصْنَعُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۳۰۳۳۴) حضرت ھشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی، اور عثمان بن زیاد نے میرے پیچھے نماز پڑھی آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھی: فرماتے ہیں کہ جب میری نماز مکمل ہوئی تو عثمان بن زیاد نے مجھ سے کہا: آپ رحمہ اللہ نے قنوت میں کون سی دعا پڑھی؟ تو میں نے کہا: میں نے یہ کلمات ذکر کیے: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور ہم تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں! کہ عثمان بن زیاد نے مجھے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(٣٠٣٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُوَيْد الْكَاهِلِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا قَنَتَ فِي الْفَجْرِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُك ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ

وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۳۵) حضرت عبد الرحمن بن سوید الکاھلی ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ فجر میں ان دوسورتوں کو بطور قنوت کے پڑھتے تھے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہی ہم حاضر ہوتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(٣٠٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ.

(۳۰۳۳۶) حضرت میمون بن مھران ولیٹیلیز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ کی قراءت کے متعلق یوں نقل فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(٣٠٣٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ ، اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِكَ.

(۳۰۳۳۷) حضرت عبید بن عمیر ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کو فجر کی نماز میں یوں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے سنا: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرے عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! کافر اہل کتاب کو عذاب دے۔ جو روکتے ہیں تیرے راستہ سے۔

(۱۰۶) ما یدعو بِهِ الرّجل إذا ضلّت مِنه الضّالّة

جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ یوں دعا کرے

(٣٠٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الضَّالَّةِ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ ، وَرَادَّ الضَّالَّةِ ارْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ.

(۳۰۳۳۸) حضرت عمر بن کثیر بن افلح ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے تھے: وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے، اور کلمہ شہادت اور یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ بھٹکنے والوں کو راستہ دکھانے والے۔ اور گمشدہ کو لوٹانے والے۔ میری گمشدہ چیز اپنی عزت اور بادشاہت کے وسیلہ سے مجھے واپس لوٹا دے۔ کیونکہ وہ تیرے فضل اور عطا ہی سے ملی تھی۔

(٣٠٣٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً فَضْلاً سِوَى خَلْقِهِ يَكْتُبُونَ وَرَقَ الشَّجَرِ ، فَإِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ عَرْجَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُنَادِ : أَعِينُوا عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ. (بزار ٣١٢٨)

(۳۰۳۳۹) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک محافظین کے علاوہ اللہ کے کچھ زائد فرشتے ہیں۔ درخت کا جو پتہ گرتا ہے وہ اس کو لکھتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی شخص کو سفر میں کوئی تکلیف پہنچے تو ان کلمات کی ندا لگاؤ۔ اللہ کے بندوں کی مدد کرو۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔

(۱۰۷) فِي الرّجلِ يركب الدّابّة والبعِير ما يدعو بِهِ

اس آدمی کے بارے میں جو کسی چوپائے یا اونٹ پر سوار ہو وہ اس طرح دعا کرے

(٣٠٣٤٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَقُولُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴿سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ وَامْتَهِنُوهَا لأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۰) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، پس جب اس پر سوار ہو تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے ان کلمات کو پڑھو: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا۔ اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اور پھر تم خدمت کرو اس کی۔ پس اللہ ہی نے

سواری دی ہے۔

(۳۰۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بن عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ ، فَإِذَا رَكِبْتُموها فَامْتَهِنُوهَا ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، ثم لَا تقصروا عن حوائجكم. (احمد ۴۹۴۔ دارمی ۲۶۶۷)

(۳۰۳۴۱) حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس جب تم اس پر سوار ہو تو اس کی آزمائش کرو۔ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو۔ پھر تم اپنی ضروریات سے رکے مت رہو۔

(۳۰۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حبيب، عَنْ عبد الرحمن بن أبي عمرة قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِن عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا ، فَإِذَا رَكِبْتُمْ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَامْتَهِنُوهَا فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس تم اس پر سوار ہو تو اللہ کے نام کا ذکر کرو۔ پس تم اس کی خدمت کرو بے شک اللہ ہی نے سواری دی ہے۔

(۳۰۳۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَأَى رَجُلاً رَكِبَ دَابَّةً فَقَالَ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ ، قَالَ أَفَبِهَذَا أُمِرْت ، قَالَ : كَيْفَ أَقُولُ ؟ قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانِي لِلإِسْلامِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي فِي خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ، ثُمَّ تَقُولُ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هذا﴾.

(۳۰۳۴۳) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو سواری پر سوار ہوا پھر اس نے یہ دعا پڑھی! اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا اس طرح پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟ اس نے کہا: میں کیسے پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح کہو: سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اسلام کے لیے ہدایت بخشی۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے بنایا مجھے بہترین امت میں جسے لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجا گیا ہے، پھر یہ دعا پڑھو۔ اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا۔

(۱۰۸) ما قالوا فِي الرّجلِ إذا بخِل بمالِهِ أو جبن عنِ العدوِّ، وعنِ اللّيلِ أن يقومه ما يدعو بهِ

جو شخص مال میں بخل کرتا ہے یا دشمن سے ڈرتا ہے اور رات کو قیام کرنے سے عاجز ہے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۳۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ جَبُنَ مِنكُمْ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ

يُجَاهِدَهُ ، وَاللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۳۴۴) حضرت مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص عاجز ہو دشمن سے جہاد کرنے سے اور رات کو مشقت برداشت کرنے سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کر سکتا ہو تو وہ کثرت سے ان کلمات کا ورد کرے، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳۰۳۴۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنْ عَجَزْتُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ تُكَابِدُوهُ ، وَعَنِ الْعَدُوِّ أَنْ تُجَاهِدُوهُ ، وَعَنِ الْمَالِ أَنْ تُنْفِقُوهُ ، فَأَكْثِرُوا مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَبَلَيْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ.

(۳۰۳۴۵) حضرت مورق عجلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ عاجز ہو راتوں کو مشقت برداشت کرنے سے اور دشمن سے جہاد کرنے سے، اور مال کے خرچ کرنے سے تو کثرت کے ساتھ ان کلمات کا ورد کرو: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، پس یہ کلمات میرے نزدیک سونے اور چاندی کے پہاڑ سے بھی زیادہ پسندیدہ ہیں۔

(۳۰۳۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ : إِذَا قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ وَبِحَمْدِهِ ، فَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ كَبِيرًا ، فَإِذَا قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَإِذَا قَالَ : رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۶) حضرت عوام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم التیمی ؒ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بندہ کہتا ہے! سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ تمام عیوب سے پاک ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: اور اس کی تعریف کے ساتھ۔ پس جب بندہ کہتا ہے۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رحم فرمائے: پس جب بندہ کہتا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: بہت بڑا، پس جب بندہ کہتا ہے: اللہ سب بڑوں سے بڑا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر جب بندہ کہتا ہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تو فرشتے کہتے ہیں: تمام جہانوں کا پالنے والا بھی۔ اور جب بندہ یوں کہتا ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا بھی تو فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

(۳۰۳۴۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ الْمُصْفَرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ : أَلا أَدُلُّكَ عَلَى صَدَقَةٍ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ فِي يَوْمٍ ثَلاثِينَ مَرَّةً.

(۳۰۳۴۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ سے ارشاد فرمایا: کیا میں ایسے صدقہ کی طرف تمہاری راہنمائی نہ فرماؤں جو آسمان اور زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے؟ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ دن میں تیس مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا آسمان اور زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔

(۳۰۳۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا جُنَّتَكُمْ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ ؟ قَالَ : لاَ بَلْ مِنَ النَّارِ ، قُلْنَا : مَا جُنَّتُنَا مِنَ النَّارِ ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُقَدِّمَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ ، وَهُنَّ ﴿الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ﴾.

(نسائی ۱۰۶۸۴۔ حاکم ۵۴۱)

(۳۰۳۴۸) حضرت خالد بن ابی عمران ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ڈھالیں پکڑ لو۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس موجود دشمن کے مقابلہ میں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جہنم سے بچنے کے لیے۔ ہم نے عرض کیا: جہنم سے بچانے والی ڈھال کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ پس یہ کلمات آئیں گے قیامت کے دن آگے ہوں گے اور پیچھے ہوں گے اور بچانے والے ہوں گے۔ پس یہ کلمات باقی رہنے والے اور اچھے ہیں۔ (اور وہ باقیات اور صالحات ہیں)

(۳۰۳۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنْسَانًا يُسَبِّحُ بِتَسَابِيحَ معه ، فَقَالَ عُمَرُ : رحمه الله إِنَّمَا يُجْزِيهِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولَ : الْحَمْدُ للهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

(۳۰۳۴۹) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ایک شخص کو جو مختلف تسبیحات کر رہا تھا۔ تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔ بے شک اس کے لیے کافی ہے کہ یوں کہے: اللہ پاک ہے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔ اور یوں کہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔ اور یوں کہے! اللہ سب سے بڑا ہے آسمانوں اور زمین، اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔

(۳۰۳۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدُ اللهِ

بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :لأَنْ أَقُولَ إِذَا خَرَجْتُ حَتَّى أَبْلُغَ حَاجَتِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَدَدِهِنَّ مِنَ الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :لأَنْ أَقُولَهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۰۳۵۰) حضرت عبد الملک بن میسرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کلمات کو پڑھتا ہوں جب بھی نکلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ میرے نزدیک یہ کلمات زیادہ پسندیدہ ہیں اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے ان کی تعداد کے بقدر گھوڑوں اور سوار ہونے سے اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک ان کلمات کا پڑھنا اللہ کے راستہ میں ان کی تعداد کے بقدر دینار خرچ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۰۹) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا دخل على أهلِهِ

جب آدمی اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۳۰۳۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبَ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

(۳۰۳۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: اللہ کا نام لے کر کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو تو اولاد ہمیں دے اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اس فعل میں اس کے لیے کوئی بچہ مقدر ہوگا تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۳۰۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أَسِيدَ :تَزَوَّجْتُ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَدَعَوْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منهم أبو مَسْعُودٍ ، وَأَبُو ذَرٍّ وَحُذَيْفَةُ يُعَلِّمُونَنِي ، فَقَالَ :إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ أَهْلُكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِ مَا دَخَلَ عَلَيْكَ ، ثُمَّ تَعَوَّذْ بِهِ مِنْ شَرِّهِ ، ثُمَّ شَأْنَكَ وَشَأْنُ أَهْلِكَ.

(۳۰۳۵۲) حضرت ابو سعید جو کہ ابو اسید ؒ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: میں نے شادی کی اس حال میں کہ میں غلام تھا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک جماعت کو دعوت دی جن میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ وغیرہ حضرات بھی شامل تھے۔ ان لوگوں نے مجھے آداب سکھائے پس کہنے لگے: جب تیرے گھر والے تیرے

پاس حاضر ہوں پس تو دو رکعت نماز پڑھ۔ اور اللہ سے خیر مانگ ان کے تیرے پاس آنے کی۔ پھر ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ۔ پھر تو جانے اور تیرے گھر والے۔

(٣٠٣٥٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا غَشِيَ أَهْلَهُ فَأَنْزَلَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيباً.

(۳۰۳۵۳) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ جب اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے تو انزال ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ! جو اولاد تو ہمیں دے شیطان کو اس میں سے کچھ حصہ بھی مت دے۔

(١١٠) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا أراد أن يضع ثِيابه ؟

جب کوئی شخص اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(٣٠٣٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :إِنَّ سَتْرَ مَا بَيْنَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ أَنْ يَقُولَ أَحَدُكُمْ إِذَا وَضَعَ ثِيَابَهُ بِسْمِ اللهِ. (ترمذی ٦٠٦)

(۳۰۳۵۴) حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ بنی آدم کے ستروں اور جن اور شیاطین کی آنکھوں کے درمیان ایک پردہ ہے جب تم میں سے کوئی اپنے کپڑے اتارے تو یوں کہہ لیا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ اتارتا ہوں۔

(١١١) الرّجل يرى المبتلي ما يدعو بِهِ ؟

آدمی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠٣٥٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ الْقَهْرَمَانِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا مِنْ رَجُلٍ يَرَى مُبْتَلًى فَيَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاك بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْك ، وَعَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلاً إِلاَّ عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْبَلاءِ كَائِنًا مَا كَانَ. (ترمذی ٣٤٣١۔ ابن ماجه ٣٨٩٢)

(۳۰۳۵۵) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی آدمی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا نہیں پڑھتا: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے اس چیز سے عافیت میں رکھا جس میں تجھ کو مبتلا کیا ہے، اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر نمایاں طور پر فضیلت دی۔ مگر یہ کہ اللہ اس بندے کو اس مصیبت میں مبتلا نہیں فرمائیں گے وہ مصیبت جیسی بھی ہو۔

(۱۱۲) ما أمر بِهِ موسى عَلَيْهِ السَّلامُ أن يدعو بِهِ ويقوله

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ یوں دعا مانگیں اور یہ کلمات پڑھیں

(۳۰۳۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا بُعِثَ مُوسَى إِلَى فِرْعَوْنَ ، قَالَ : رَبِّ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ : هَيًّا شَرًّا هَيًّا ، قَالَ الأَعْمَشُ : تَفْسِيرُ ذَلِكَ : الْحَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَالْحَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ.

(۳۰۳۵۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے رب! میں کیا چیز پڑھوں؟ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو: هيا شرًّا هيا. اعمش کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے ''اے وہ ذات! جو ہر چیز سے پہلے زندہ تھی اور ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد زندہ رہے گی۔''

(۱۱۳) ما قالوا إنّ الدّعاء يلحق الرّجل وولده

جن لوگوں نے کہا: بے شک دعا آدمی کو اور اس کے بچہ کو پہنچ جاتی ہے

(۳۰۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أبی العميس ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ. (احمد ۳۸۵)

(۳۰۳۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے دعا فرمائی جو اسے اور اس کے بچوں کو اور پوتوں کو پہنچی۔

(۳۰۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۳۰۳۵۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بچہ کی دعا کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

(۳۰۳۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَةُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ ؟ فَيُقَالُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ. (احمد ۵۰۹)

(۳۰۳۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! یہ درجہ کیسے مجھے عطا کیا گیا؟ پس کہا جاتا ہے: تیرے بیٹے کے استغفار کرنے کی بدولت یہ درجہ

کیا گیا۔

(۱۱۴) الغیلان إذا رئیت ما یقول الرّجل

جب شیطان جن دکھائی دے تو آدمی یوں دعا کرے

۳۰۳۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمَ الْغِيلاَنُ فَنَادُوا بِالأَذَانِ. (نسائی ۱۰۷۹۱)

۳۰۳۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیاطین جن تمہیں راستہ بھٹکا ئیں۔ پس تم بلند آواز سے اذان دو۔

۳۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ذُكِرَتِ الْغِيلاَنُ عِنْدَ عُمَرَ رحمه الله فَقَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يَسْتَطِيعُ أن يتغير عَنْ خَلْقِ اللهِ خَلْقَهُ ، وَلَكِنْ لَهُمْ سَحَرَةٌ كَسَحَرَتِكُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَذِّنُوا.

۳۰۳۶) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غیلان جن کا ذکر کیا جو شکل تبدیل کر کے لوگوں کو راستہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی چیز میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ اللہ کی تخلیق کو جیسے اللہ نے پیدا کی تھی بدل دے۔ لیکن یہ دھوکہ دہی تمہاری دھوکہ دہی کی طرح ہے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

۳۰۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ عن سفيان ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِيءُ ، فَشَكَاهَا إِلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: فَجَائَتْهُ فَقَالَ :لَهَا فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ لَهُ :إِنِّي لاَ أَعُودُ ، فَأَرْسَلَهَا ، فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ ؟ فَقَالَ :أَخَذْتهَا فَقَالَتْ :إِنِّي لاَ أَعُودُ ، فَأَرْسَلْتهَا ، فَقَالَ :إِنَّهَا عَائِدَةٌ ، فَأَخَذْتهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاَثًا كُلَّ ذَلِكَ تَقُولُ:لاَ أَعُودُ، وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ:مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ فَيَقُولُ :أَخَذْتهَا فَتَقُولُ :لاَ أَعُودُ ، فَيَقُولُ :إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَأَخَذْتهَا فَقَالَتْ :أَرْسِلْنِي وَأُعَلِّمُكَ شَيْئًا تَقُولُهُ لاَ يَقْرَبُكَ شَيْءٌ، آيَةَ الْكُرْسِي، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ:صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ.

(ترمذی ۲۸۸۰۔ احمد ۴۲۳)

۳۰۳۶) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چبوترے میں ہوتا تو ایک شکل بدلنے والا جن میرے پاس آتا تھا، پس میں نے اس بات کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو اس کو دیکھے تو یوں کہہ: اللہ کے نام کے

ساتھ: تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دو۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ آیا۔ پس میں نے یہ کلمات کہے اور اس کو پکڑ لیا۔ تو وہ مجھے کہنے لگا: یقیناً میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس کو پکڑا۔ تو وہ کہنے لگا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ دوبارہ واپس آئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو دو یا تین مرتبہ پکڑا۔ وہ ہر مرتبہ کہتا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس جاتے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: میں نے اس کو پکڑا تو وہ کہنے لگا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا، تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بے شک وہ دوبارہ آئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں! پھر میں نے اس کو پکڑا تو وہ کہنے لگا: تم مجھے چھوڑ دو اور میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جب تم اسے پڑھو گے تو کوئی چیز بھی تمہارے قریب نہیں آئے گی، وہ آیت الکرسی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ بات کی حالانکہ ہے وہ جھوٹا۔

(۱۱۵) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا رأى الهِلال

آدمی جب نیا چاند دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الْحَشْرِ.

(۳۰۳۶۳) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے، اے اللہ! میں آپ سے اس مہینہ کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں تقدیر کے شر سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اور حشر کے دن کے شر سے میں آپ کی پناہ لیتا ہوں۔

(۳۰۳۶۴) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : انْصَرَفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْنَا : هَذَا الْهِلاَلُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ ، قَالَ : آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ هَكَذَا.

(۳۰۳۶۴) حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے ساتھ واپس لوٹ رہا تھا تو ہم نے

کہا: اے ابومحمد! یہ نیا چاند ہے، پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو فرمایا: میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا پس تجھے برابر اور تجھے ٹھیک ٹھیک بنایا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے تھے۔

(۳۰۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه ، قَالَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الْهِلاَلَ فَلا يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا إنما يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۶۵) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نیا چاند دیکھے تو اس کی طرف سر مت اُٹھائے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے کافی ہے کہ وہ یوں کہہ لے۔ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۳۰۳۶۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَنُورَهُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

(۳۰۳۶۶) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نیا چاند دیکھتے تو یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں عطا فرما اس کی بھلائی، اور اس کی مدد، اور اس کی برکت، اور اس کی فتح اور اس کا نور، اور ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس کے بعد ہو۔

(۳۰۳۶۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَصِبَ لِلْهِلاَلِ وَلَكِنْ يَعْتَرِضُ فَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَاءَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۳۶۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ خاص طور پر نیا چاند دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا جائے۔ اور لیکن جب وہ سامنے نظر آ جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو چاند کو اس طرح اور اس طرح لے گیا۔ اور اس طرح اور اس طرح چاند کو لے آیا۔

(۳۰۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَن قَتَادَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، هِلاَلُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ ، هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلاثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ذَهَبَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَاءَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۳۶۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تین مرتبہ یوں کہتے: بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے، ہدایت اور بھلائی کا چاند ہے، اور بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر یہ پڑھتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو چاند کو اس طرح اور اس طرح لے گیا۔ اور چاند کو اس طرح اور اس طرح لے آیا۔

(۳۰۳۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ الْحَسَنَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ؟

قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُورٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيهِ مِنْ خَيْرِ مَا تَقْسِمُ لِعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۰۳۶۹) حضرت حسین بن علی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ھشام بن حسان ویشید سے پوچھا: جب حضرت حسن ویشید چاند دیکھتے تو کون سی دعا پڑھتے تھے؟ آپ ویشید نے فرمایا: وہ یہ دعا پڑھتے تھے! اے اللہ! اس مہینہ کو برکت اور نور کا مہینہ بنا دے۔ اجر اور معافی کا مہینہ بنا دے۔ اے اللہ تو اپنے بندوں کے درمیان بھلائی کو تقسیم فرمانے والا ہے، پس تو ہمارے درمیان بھی اس میں سے تقسیم فرما دے، جو تو نے اپنے نیک بندوں کے درمیان تقسیم فرمائی ہے۔

(۳۰۳۷۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَهَلَّ هِلالاً بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، قَالَ : فَسَمِعَ قَائِلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلامَةِ وَالإِسْلامِ وَالْهُدَى وَالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَلَمْ يَتَمَهَّنَّ حَتَّى حَفِظَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا.

(۳۰۳۷۰) حضرت حسین بن علی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن جریج ویشید سے سوال کیا (نئے چاند کے متعلق) تو انہوں نے حضرت عطاء ویشید کے حوالہ سے نقل کیا: کہ بے شک ایک آدمی نے بنجر زمین میں نیا چاند دیکھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے کسی کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، اور ہدایت اور مغفرت کے ساتھ، اور ہر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکال جو تجھے پسند ہو، اور ہر اس عمل سے حفاظت کے ساتھ نکال جس سے تو ناراض ہوتا ہو۔ اے چاند تیرا اور میرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے: وہ مسلسل یہ کلمات پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان کو یاد کر لیا: اور میں نے کسی کو بھی وہاں نہیں دیکھا۔

(۳۰۳۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ الْهِلالَ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۷۱) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید پسند کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی نیا چاند دیکھے تو یہ کلمات پڑھے: اے چاند تیرا اور میرا پروردگار اللہ ہے۔

(۱۱۶) ما يدعو بِهِ الرّجل ويؤمر بِهِ إذا لبس الثّوب الجدِيد

آدمی جب نئے کپڑے پہنے تو اس دعا کے پڑھنے کا اسے حکم دیا گیا ہے

(۳۰۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ

سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَسَانِى مَا أُوَارِى بِهِ عَوْرَتِى وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِى حَيَاتِى ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِى أَخْلَقَ ، أَوْ قَالَ : أَلْقَى ، فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِى كَنَفِ اللهِ وَفِى حِفْظِ اللهِ وَفِى سِتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَهَا ثَلاثًا.

(۳۰۳۷۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا پڑھی: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ اور پھر وہ پرانے کپڑوں کو جس کو اس نے پھاڑ دیا تھا یا فرمایا: جسے رکھ دیا صدقہ کر دے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت میں اور حمایت میں اور خدا کے چھپانے میں رہے گا۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(۳۰۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِى لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَبِسَ أَحَدُكُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَسَانِى مَا أُوَارِى بِهِ عَوْرَتِى وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِى النَّاسِ.

(۳۰۳۷۳) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نیا کپڑا پہنے تو اسے چاہیے کہ یوں دعا کرے: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن کو پہن کر میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

(۳۰۳۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِى الأَشْهَبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا غَسِيلاً فَقَالَ : أَجَدِيدٌ ثَوْبُكَ هَذَا ؟ قَالَ : غَسِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَتَوَفَّ شَهِيدًا يُعْطِكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِى الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۳۷۴) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دھلا ہوا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے یہ کپڑے نئے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ دھلے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نیا کپڑا پہنو، اور شکر کرتے ہوئے زندگی گزارو، اور شہید ہو کر وفات پاؤ، اللہ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھ کی ٹھنڈک نصیب کرے۔

(۳۰۳۷٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِى وَهْبٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ ، قَالَ : إِذَا لَبِسَ الإِنْسَانُ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابًا مُبَارَكَةً نَشْكُرُ فِيهَا نِعْمَتَكَ ، وَنُحْسِنُ فِيهَا عِبَادَتَكَ ، وَنَعْمَلُ فِيهَا بِطَاعَتِكَ ، لَمْ تُجَاوِزْ تَرْقُوَتَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ.

(۳۰۳۷۵) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن ابی الجعد ویشید نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نیا کپڑا پہن کر یوں دعا پڑھے: اے اللہ! تو ان کپڑوں کو بابرکت بنادے۔ جن کو پہن کر میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔ میں جن میں تیرے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔ میں جن کو پہن کر تیری فرمانبرداری میں عمل کروں۔ یہ دعا بھی اس کے حلق میں بھی نہیں پہنچتی کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

(۳۰۳۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَبِسَ رَجُلٌ ثَوْبًا جَدِيدًا فَحَمِدَ اللَّهَ ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى أَلْبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا وَأَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۳۰۳۷٦) حضرت مسعر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عون بن عبد اللہ ویشید نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نیا کپڑا پہن کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا یوں فرمایا: اس کی مغفرت کر دی جائے گی، تو ایک آدمی نے ان کو کہا: میں اپنے گھر والوں کی طرف نہیں لوٹوں گا یہاں تک کہ میں نیا کپڑا پہنوں گا اور اس پر اللہ کا شکر ادا کروں گا۔

(۳۰۳۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْا عَلَى أَحَدِهِمَ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ قَالُوا : تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللَّهُ.

(۳۰۳۷۷) حضرت ابونضرہ ویشید فرماتے ہیں کہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب کسی کو نیا کپڑا پہنا ہوا دیکھتے تو یوں دعا دیتے، پہنو اور پھاڑو، خدا تمہیں اور دے۔

(۳۰۳۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِنْ كَانَ قَمِيصًا ، أَوْ إِزَارًا ، أَوْ عِمَامَةً يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

(۳۰۳۷۸) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے اگر قمیص ہو یا تہبند ہو یا عمامہ ہوتو یوں دعا پڑھتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے اور جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

(۱۱۷) مَنْ قَالَ نزلت (ولا تجهر بصلاتِكَ ولا تخافِت بها) فِي الدّعاءِ

جو کہے! یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ترجمہ: اور نہ بلند آواز سے پڑھو تم اپنی نماز اور نہ بہت پست کرو تم اپنی آواز

(۳۰۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : (وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا

تُخَافِتْ بِهَا) قَالَتْ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۷۹) حضرت عروہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ نے اللہ کے قول اور نہ بلند آواز سے پڑھو تم اپنی نماز اور نہ بہت پست کرو تم اپنی آواز، کے بارے میں فرمایا: اس میں دعا مراد ہے۔

(۳۰۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۸۰) حضرت سماک بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: دعا مراد ہے۔

(۳۰۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۸۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت (اور تم اپنی نماز میں آواز کو بلند نہ کرو اور نہ ہی اپنی آواز کو بہت پست کرو۔) کے بارے میں فرمایا: اس آیت میں دعا اور مانگنا مراد ہے۔

(۳۰۳۸۲) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ :ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ.

(۳۰۳۸۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۱۱۸) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو فِي المسجِدِ

جب آدمی مسجد میں ہو تو یوں دعا کرے

(۳۰۳۸۳) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ :بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِك.

(۳۰۳۸۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب نکلتے تو یوں دعا فرماتے! اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے لیے اپنے فضل ورحمت کے دروازے کھول دے۔

(۳۰۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الْمَدَنِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَيَسِّرْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ.

(۳۰۳۸۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازوں کو آسان فرما دے۔

(۳۰۳۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

(۳۰۳۸۵) حضرت نعمان بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، اور تو میرے لیے اپنے فضل اور رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو یوں فرماتے! اے اللہ! تو میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور تو میرے لیے اپنے فضل کے دروازوں کو کھول دے۔

(۳۰۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ : إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجْتَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو مسجد حرام میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج اور یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب تو نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج۔ اور یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو شیطان مردود سے میری حفاظت فرما۔

(۳۰۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۳۸۷) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور یہ دعا پڑھتے! اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور شیطان سے پناہ مانگتے۔

(۳۰۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِ

دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :سَلامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، صَلَّى اللَّهُ وَمَلائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ.

(۳۰۳۸۸) حضرت سعید بن ذی حدان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ویشید جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اللہ اور اس کے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

(۳۰۳۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۳۸۹) حضرت اعمش ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔

(۱۱۹) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا قامت الصّلاة

جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۳۹۰) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي بِإِقَامَةِ الصَّلاةِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ كَانَ مِمَّنْ يَشْفَعُ لَهُ.

(۳۰۳۹۰) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشید نے ارشاد فرمایا: جو شخص منادی کی آواز سنے کہ وہ نماز کے کھڑے ہونے کی ندا لگا رہا ہے، تو یوں دعا کرے: اے اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور قائم ہونے والی نماز کے۔ عطا فرما محمد کو ان کی درخواست قیامت کے دن۔ تو اس وجہ سے اس کی شفاعت کی جائے گی۔

(۳۰۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ فَقُلِ :اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَقُولُهَا رَجُلٌ حِينَ يَقُومُ الْمُؤَذِّنُ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۳۹۱) حضرت ابو حمزہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید نے ارشاد فرمایا: جب تو مؤذن کو یہ جملہ کہتے ہوئے سنے: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی۔ تو یوں دعا کر: اے اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور کھڑی ہونے والی نماز کے، عطا فرما قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی درخواست۔ مؤذن کے کھڑے ہوتے وقت کوئی آدمی یہ دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ اس آدمی کو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل کریں گے۔

(۳۰۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ ، قَالَ :مَرْحَبًا بِالْقَائِلِينَ عَدْلاً وَبِالصَّلاةِ مَرْحَبًا وَأَهْلاً ، ثُمَّ يَنْهَضُ إِلَى الصَّلاةِ.

(۳۰۳۹۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ جب مؤذن کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنتے: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی، تو ارشاد فرماتے: بہت خوب انصاف کی بات کرنے والو، اور خوش آمدید نماز۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

(۳۰۳۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، قَالَ : الْمُسْتَعَانُ الله ، فَإِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۳۹۳) حضرت مجاہد ؒ جب مؤذن کے اس کلمہ کو سنتے: آؤ نماز کی طرف تو فرماتے: اللہ کی مدد سے، پس جب مؤذن کہتا! آؤ کامیابی کی طرف تو کہتے: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۳۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدِ الله بنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ، فَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۳۹۴) حضرت عبد اللہ بن حارث ؓ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے جیسا کہ مؤذن پڑھتا تھا۔ پس جب مؤذن کہتا: آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف تو آپ ﷺ یوں کہتے: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۱۲۰) ما يدعى بِهِ فِي الصَّلاةِ على الجنائِزِ

جنازہ کی نماز میں یوں دعا کی جائے گی

(۳۰۳۹٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلاعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ ، أَوْ قَالَ : وَقِهِ عَذَابَ النَّارِ ، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۰۳۹۵) حضرت عوف بن مالک الاشجعی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت پر یوں دعا فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت بخش اور اس سے درگزر فرما۔ اور اپنے مہمان کا اکرام فرما۔ اور اس کے داخل ہونے والی جگہ کو وسعت دے دے اور اس کو پانی سے اور برف سے اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے۔ اور اس کو گناہوں سے ایسے پاک صاف کر دے جیسا سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اس کے گھر سے بہتر گھر کا بدل عطا فرما۔

اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی کا اسے بدل عطا فرما۔ اور اس اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال کا اسے بدل عطا فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور اسے جہنم سے نجات دے یا یوں فرمایا: اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ یہاں تک کہ میں تمنا کرنے لگا کہ وہ مردہ میں ہوتا۔

(٣٠٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا.

(٣٠٣٩٦) حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر نماز جنازہ میں یوں دعا کرتے ہوئے سنا ہے؟ اے اللہ! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو، اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو۔

(٣٠٣٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُلاسِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ شَمَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَمَرَّ بِهِ مَرْوَانُ فَقَالَ له : بَعْضَ حَدِيثِكَ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَضَى ، ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْنَا : الآنَ يَقَعُ بِهِ ، فَقَالَ : كَيْفَ سمعت رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا ، تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلانِيَتَهَا ، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا.

(٣٠٣٩٧) حضرت عثمان بن شماس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ کہ مروان کا ان کے پاس سے گزر ہوا۔ تو وہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں، پھر وہ چلا گیا، پھر تھوڑی دیر بعد لوٹا، تو ہم نے کہا: اب یہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے گا، پس وہ کہنے لگا، آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پر کیا دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: تو نے ہی اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا۔ تو ہی اس کی پوشیدہ باتوں کو اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتا ہے، ہم تو تیرے پاس اس کی شفاعت کرنے والے بن کر آئے ہیں، پس تو اس کی مغفرت فرما دے۔

(٣٠٣٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجنَازَةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْته مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِسْلامِ.

(٣٠٣٩٨) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو پس ایمان پر اس کو زندہ رکھنا: اور ہم میں سے تو جس کو

موت دے تو پس ایمان پر اس کو موت دینا۔

(۳۰۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ أَسْلَمَهُ الأَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيرَةُ ، وَالذَّنْبُ عَظِيمٌ وَأَنْتَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

(۳۰۳۹۹) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھاتے تو یوں فرماتے ! اے اللہ! تیری بندہ ہے، گھر والوں اور مال اور خاندان نے اس کو سپرد کیا، اور بہت گناہ ہیں، اور تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ إِنْ كَانَ مساء ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَمْسَى عَبْدُكَ ، وَإِنْ كَانَ صَبَاحًا ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَتْ عَنْهُ وَافْتَقَرَ إِلَيْكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَاغْفِرْ له ذُنُوبَهُ.

(۳۰۴۰۰) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اگر شام ہوتی تو نماز جنازہ میں یوں دعا کرتے : اے اللہ! تیرے بندے نے شام کی۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا تو یوں دعا کرتے ! اے اللہ! تیرے بندے نے صبح کی، تحقیق اس نے دنیا کو چھوڑ دیا، اور اس نے دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دیا، اور تو اس سے بے نیاز ہے اور وہ تیرا محتاج ہے، وہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یقیناً محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، پس تو اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے۔

(۳۰۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ أَرْجِعْهُ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ عَفْوَكَ.

(۳۰۴۰۱) حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابزی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو۔ اور ہمارے دلوں کے درمیان جوڑ پیدا فرما۔ اور ہم لوگوں کے آپس کے معاملات درست فرما۔ اور ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں جیسا بنا دے، اے اللہ! تو اس کو معاف فرما دے اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! تو اس کو لوٹا دے ایسی بھلائی کی طرف جس میں وہ پہلے تھا۔ اے اللہ! تیری معافی کے طلب گار ہیں۔

(۳۰۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جَنَازَةِ غُنَيْمٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْهُ ، أَنَّهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ.

(۳۰۴۰۲) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت غنیم ؒ کے جنازہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے مجھے ان کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت غنیم ؒ نے فرمایا: میں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ کو ایک میت پر نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سنا پھر آپ ؓ نے یوں دعا کی: اے اللہ! تو اس کو بخش دے جیسا کہ اس نے تجھ سے بخشش مانگی، اور اس کو عطا فرما وہ چیز جس کا اس نے تجھ سے سوال کیا، اور اس میں اپنے فضل سے زیادتی فرما۔

(۳۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامٍ الصَّلاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ تَقُولَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْته مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ ، وَمَنْ أَبْقَيْته مِنَّا فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلامِ.

(۳۰۴۰) حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: نماز جنازہ میں تو یہ دعا کر: اے اللہ! تو ... دے ہمارے ہر زندہ کواور ہمارے ہر متوفی کو، اور ہمارے ہر چھوٹے کواور ہمارے ہر بڑے کو، اور ہمارے ہر مرد کواور ہماری ہر ...ت کواور ہمارے ہر حاضر کواور ہمارے ہر غیر حاضر کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو موت دے تو پس اس کو ایمان پر موت دینا۔ ...م میں سے جس کوتو باقی رکھے تو اسلام پر اس کو باقی رکھنا۔

(۳۰..) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ :كُنَّا نَقُولُ :اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ ، وَلا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(۳۰۴) حضرت ابو الصدیق الناجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کے متعلق سوال کیا تو ... رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ہم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! آپ ہمارے پروردگار ہیں اوراس کے بھی پروردگار ہیں، آپ ہی نے ... پیدا کیا اور آپ ہی نے اس کورزق دیا، اور آپ ہی نے اس کوزندہ کیا اور آپ ہی نے اس کوکفایت فرمائی، پس آپ ہماری اور ... مغفرت فرمادیجئے۔ اور ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرمایئے اور ہمیں اس کے بعد گمراہ مت کیجیے۔

(۳۰..) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ غَيْلانَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا ...لْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، وَأَلِّفْ بَيْنَ ...لُوبِهِمْ ، وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ أَخْيَارِهِمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلانِ بْنِ فُلان ذَنْبَهُ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى ...للَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ ، ...اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تضِلنا بَعْدَهُ.

(۳۰..) حضرت ابن عمرو بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! تو ...ہمارے زندہ اور مردہ مسلمانوں کو۔ اے اللہ! تو مؤمنین مردوں اور مؤمنین عورتوں کی بخشش فرما، اور مسلمانوں مردوں اور ...ن عورتوں کی بھی، اور ان کے آپس کے معاملات کو درست فرما، اوران کے دلوں کو ان کے بہترین لوگوں کے دلوں جیسا بنادے، ...! فلاں بن فلاں کے گناہوں کی بخشش فرما اوراس کو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملادے۔ اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں ...رجہ کو بلند فرما، اوراس پیچھے رہ جانے والے باقی ماندہ لوگوں میں تو اس کا جانشین بن جا، اوراس کے نامۂ اعمال کو علیین میں

رکھ دے، تمام جہانوں کے پروردگار ہماری اور اس کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرما، اور ہمیں اس کے بعد گمراہی میں مت ڈال۔

(۳۰٤۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجَنَازَةِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ :اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ ، وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي قِيَامٍ كَثِيرٍ وَكَلام كَثِيرٍ لَمْ أَفْهَمْ مِنْهُ غَيْرَ هَذَا.

(۳۰۴۰۶) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی پر جنازے کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے! اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اس پر رحمت بھیج۔ اور اس کی مغفرت فرما۔ اور اس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر میں وارد کر۔ راوی کہتے ہیں، بڑے قیام اور زیادہ کلام میں سے میں اس کے علاوہ کچھ نہ سمجھ سکا۔

(۳۰٤۰۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيِّ ، أَنَّهُ شَهِدَ جِنَازَةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَقَدِمَ عَلَيْهَا حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيُّ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا كَالْمُشْرِفِ عَلَيْنَا مِنْ طُولِهِ فَقَالَ : اجْتَهِدُوا لأَخِيكُمْ فِي الدُّعَاءِ ، وَلْيَكُنْ مِمَّا تَدْعُونَ لَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنَفِيَّةِ المسلمة وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ وَاسْتَنْصِرُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(۳۰۴۰۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابولحیّ الھوزنی، شرحبیل بن السمط کے جنازہ میں حاضر ہوئے۔ تو جنازہ پر حبیب بن مسلمہ فہری کو آگے کر دیا گیا، پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوا جیسا کہ کسی لمبائی سے ہماری طرف آ رہا ہو، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اپنی بھائی کے لیے دعا میں کوشش کرو۔ اور تم ہو جاؤ اس کے لیے یوں دعا کرنے والے، اے اللہ! تو اس پاکباز مسلمان کی مغفرت فرما۔ اور تو بنا دے اسے ان لوگوں میں سے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی۔ اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور تم لوگ اپنے دشمن کے برخلاف مدد مانگو۔

(۱۲۱) مَنْ قَالَ ليس على الميِّتِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو شخص یوں کہے: نماز جنازہ میں کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰٤۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا بَاحَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلا أَبُو بَكْرٍ ، وَلا عُمَرُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ.

(۳۰۴۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کے لیے کوئی چیز ظاہر فرمائی۔

(۳۰٤۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ ثَلاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِيمُوا فِي أَمْرِ الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِشَيْءٍ.

(۳۰۴۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمیں اصحاب سے نقل کرتے ہیں! کہ انہوں نے نماز جنازہ میں کوئی چیز تعین نہیں فرمائی۔

(۳۰۴۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَيْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ.

(۳۰۴۱۰) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا؛ میت پر پڑھی جانے والی نماز میں کوئی دعا متعین نہیں۔

(۳۰۴۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالا : لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ.

(۳۰۴۱۱) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: میت پر پڑھی جانے والی نماز میں کوئی دعا متعین نہیں ہے۔

(۳۰۴۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فَقَالَ :مَا نَعْلَمُ لَهُ شَيْئًا يُوَقَّتُ ادْعُ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۳۰۴۱۲) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے نماز جنازہ کے متعلق سوال کیا: تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں نہیں معلوم کہ اس میں کسی دعا کو متعین کیا گیا ہو، جو اچھی دعا تم جانتے ہو اس کے ذریعہ دعا کرو۔

(۳۰۴۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ:لَيْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ يُوَقَّتُ.

(۳۰۴۱۳) حضرت اسحاق بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین نہیں کی گئی۔

(۳۰۴۱۴) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَالْحَكَمَ ، وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُؤَقَّتٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، إِنَّمَا أَنْتَ شَفِيعٌ فَاشْفَعْ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۳۰۴۱۴) حضرت موسیٰ الجہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم اور حضرت عطا، حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا: کیا نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین ہے؟ ان سب حضرات نے جواب دیا: نہیں! بے شک تم تو شفاعت کرنے والے ہو۔ جو دعا تم زیادہ اچھی جانتے ہو اس کے ذریعہ شفاعت کرو۔

(۱۳۲) فِي الدّعاءِ فِي الخلوةِ

تنہائی میں دعا کرنے کا بیان

(۳۰۴۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ

مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيَ فَادَّكَرَ يَوْمًا فَقَالَ :اللَّهُمَّ غُفْرَانَكَ غُفْرَانَكَ ، فَغَفَرَ لَهُ.

(۳۰۴۱۵) حضرت جامع بن شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیث بن سمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہ کے کام کیا کرتا تھا، پس وہ ایک دن اللہ کو یاد کر کے کہنے لگا: اے اللہ! تیری بخشش کا طالب ہوں، تیری بخشش کا طالب ہوں، پس اس کی مغفرت کر دی گئی۔

(۱۲۳) ما علّم النّبیّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأعرابیّ حِین جاء یسأله

جب ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ دعا سکھائی

(۳۰٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أُحْسِنُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَعَدَّهَا الأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ، ثُمَّ وَلَّى هُنَيْهَةً ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي ؟ قَالَ :قُلِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وارزقني وَعَافِنِي وَاهْدِنِي ، فَعَدَّهَا الأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ مَلأَ الأَعْرَابِيُّ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ إِنْ هُوَ وَفَّى بِمَا قَالَ.

(۳۰۴۱۶) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو میرے لیے قرآن کے قائم مقام ہو جائے، پس بے شک میں قرآن کے کچھ حصہ کو بھی اچھے طریقہ سے نہیں پڑھ سکتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھوں میں ان پانچ کلمات کو شمار کیا۔ پھر وہ تھوڑی دیر میں واپس لوٹ گیا۔ پھر واپس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں! پس میرے لیے کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو! اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت بخش دے، اور مجھے ہدایت عطا فرما، تو دیہاتی نے ان پانچ چیزوں کو بھی اپنے ہاتھ پر شمار کر لیا۔ پھر وہ چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی نے جو کہا ہے اگر وہ اس کو پورا کرے تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا۔

(١٣٤) ما يؤمر الرّجل أن يدعو فلا تضرّه لسعة العقرب

آدمی کو یوں دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس اس طرح بچھو کا ڈسنا اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا

(٣٠٤١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَن عبد العزيز بن رُفَيْع ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لُدِغَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا زِلْت الْبَارِحَةَ سَاهِرًا مِنْ لَدْغَةِ عَقْرَبٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِنَّك لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّك عَقْرَبٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ : فَعَلَّمْتهَا ابْنَتِي وَابْنِي فَلَدَغَتْهُمَا فَلَمْ يَضُرَّهُمَا بِشَيْءٍ. (نسائی ۱۰۴۲۳)

(۳۰۴۱۷) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کو بچھو نے ڈنک مار دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں ساری رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے بیدار رہا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے ، میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے ، تو صبح ہونے تک بچھو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ ابو صالح فرماتے ہیں! پس میں نے یہ کلمات اپنے بیٹے اور بیٹی کو سکھا دیے ، پھر ان دونوں کو بچھو نے ڈنک مارا۔ اور ان کو کچھ تکلیف بھی نہیں پہنچی۔

(٣٠٤١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ لَسْعَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، قَالَ سُهَيْلٌ :فَكَانَ أَهْلُهُ قَدِ اعْتَادُوا أَنْ يَقُولُوهَا فَلُسِعَتِ امْرَأَةٌ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. (ترمذی ۳۶۰۰۔ احمد ۲۹۰)

(۳۰۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کی مخلوق کے شر سے ، تو اس رات میں کسی چیز کا ڈسنا اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت سھیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ان کلمات کا پڑھنا ان کے گھر والوں کی عادت بن گئی۔ پھر ایک عورت کو ڈنک لگا پس اس کو ذرہ برابر بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(٣٠٤١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحمن بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن طَارِقِ بْنِ أَبِي مخَاشِنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ ، أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ.

(۳۰۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جس کو بچھو نے ڈس لیا تھا، تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال اگر وہ یہ کلمات پڑھ لیتا: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کی مخلوق کے شر سے، تو اسے ڈنک نہ لگتا یا فرمایا: اس کو نقصان نہ پہنچتا۔

(۳۰٤۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : أَخْزَى اللَّهُ الْعَقْرَبَ ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا ، وَلا غَيْرَهُ ، أَوْ مُؤْمِنًا ، وَلا غَيْرَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ وَجَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۳۰٤۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اس درمیان جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ ﷺ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی جوتی پکڑی اور اس کو مار دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اللہ بچھو کو رسوا کرے! یہ کسی نمازی کو اور اس کے علاوہ کو نہیں چھوڑتا یا یوں فرمایا: کہ کسی مومن کو اور اس کے علاوہ کو نہیں چھوڑتا، پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا پھر نمک کو برتن میں ڈال دیا۔ اور اپنی انگلی سے ڈسنے والی جگہ لگاتے اور ملتے جاتے۔ اور آپ ﷺ نے معوذتین کے ذریعہ اس پر دم فرمایا۔

(۳۰٤۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رُقْيَةُ الْعَقْرَبِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بحر قفطا.

(۳۰٤۲۱) حضرت قعقاع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں! بچھو کے ڈنک سے بچنے کا تعویذ یوں ہے۔ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بحر قفطا.

(۳۰٤۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : عَرَضْتُهَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ :هَذِهِ مَوَاثِيقُ.

(۳۰٤۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ کلمات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر پیش کیے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ عہد و اقرار کے الفاظ ہیں۔

(۱۲۵) ما ذكر مِن دعاءِ العلاءِ بنِ الحضرمِيِّ حِين خاض البحر

حضرت علاء بن الحضرمی سے منقول دعا جو انہوں نے سمندر میں گھستے وقت پڑھی تھی

(۳۰٤۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ حَمَاطَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يُحَدِّثُ خَالَهُ ، أَنَّهُ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ حِينَ خَاضَ الْبَحْرَ :اللَّهُمَّ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ.

(۳۰٤۲۳) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سے بیان کر رہے

تھے کہ سمندر میں داخل ہوتے وقت میری زبان پر یہ دعا تھی: اے اللہ! اے بردبار اے بلند و بالا، اے بڑے بزرگ۔

(۱۳۶) فِي الدِّيكِ إذا سمع صوته ما يدعى بِهِ

جب مرغ کی آواز سنائی دے تو یوں دعا کی جائے

(۳۰۴۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إذَا سَمِعْتُمَ الدِّيكة فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا. (بخاری ۳۳۰۳۔ مسلم ۲۰۹۲)

(۳۰۴۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو، پس وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو تم شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، پس وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

(۳۰۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يقول :إذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلابِ، أَوْ نُهَاقَ الْحِمَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لاَ تَرَوْنَ. (بخاری ۱۲۳۴۔ احمد ۳۰۶)

(۳۰۴۲۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے کی اور گدھوں کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو، پس بے شک یہ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

(۳۰۴۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سَمِعَ نُهَاقَ الْحِمَارِ ، قَالَ :بسم الله الرَّحْمَن الرحيم أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۴۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب گدھے کی آواز سنتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو سننے والا، جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔

(۱۳۷) مَنْ قَالَ إذا استعاذ العبد مِن النّار قالت النار اللّهمّ أعِذه، والجنّة مِثل ذلك

جو یوں کہے: جب کوئی بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو پناہ دے اور جنت بھی ایسے ہی کہتی ہے

(۳۰۴۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بريد بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، إلاَّ قَالَتِ الجنة :اللَّهُمَّ أدخله الجنة ، وما من عبد يستعيذوا بالله من النار ثَلاثَ مَرَّاتٍ إلا قالت النار اللهم أجره مِنِّي.

(ترمذی ۲۵۷۲۔ ابن حبان ۱۰۱۴)

(۳۰۴۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال نہیں کرتا مگر جنت کہتی ہے! اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے۔ اور کوئی بھی بندہ تین مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں طلب کرتا مگر جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو مجھ سے بچالے۔

(٣٠٤٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى التَّيْمِيِّ ، قَالَ :الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ :اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ قَالَتْ :اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي.

(۳۰۴۲۸) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالاعلی التیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جنت اور جہنم دونوں بنو آدم کی پکار سنتی ہیں، پس جب آدمی جنت کا سوال کرتا ہے، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! تو اس کو مجھ میں داخل فرما۔ اور جب وہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ سے اپنی پناہ میں لے لے۔

(١٣٨) مَنْ كَانَ يصلِّي على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويحمد الله قبل أن يقوم مِن مجلِسِهِ

جو شخص مجلس سے کھڑے ہونے سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اللہ کی حمد وثنا کرے

(٣٠٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :مَا شَهِدَ عَبْدُ اللهِ مَجْمَعًا ، وَلا مَأْدُبَةً فَيَقُومُ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ وَيُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يتبع أَغْفَلَ مَكَان فِي السُّوقِ فَيَجْلِسُ فِيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۲۹) حضرت عامر بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی اللہ کا بندہ کسی مجمع کی جگہ یا دسترخوان پر حاضر ہو پھر کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اور اگرچہ وہ سب سے غفلت والی جگہ بازار میں بھی جائے پھر اس جگہ میں بیٹھے تو وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

(١٣٩) فِي العطسةِ إذا عطس فقاله لم يصِبه وجع ضِرسٍ

چھینک کے بارے میں جب چھینک آئے تو یوں کہے تو اسے داڑھ کی درد نہیں ہوگی

(٣٠٤٣٠) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن حبَّة الْعُرَنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ يَسْمَعُهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ ، وَلا أُذُنٍ أَبَدًا.

(۳۰۴۳۰) حضرت حبہ العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چھینک سنتے وقت یہ کلمات پڑھے گا: شکر ہے اللہ کا جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہر حال میں جیسا بھی ہو، تو اس کو کبھی بھی داڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا۔

(۱۳۰) مَنْ کَانَ إذا أبطأ علیهِ خبر الجیشِ دعا واستنصر

جس شخص کولشکر کی خبر پہنچنے میں دیر ہورہی ہوتو وہ دعا کرے اور مدد مانگے

(۳۰۴۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرُ نَهَاوَنْدَ وَخَبَرُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَجَعَلَ يَسْتَنْصِرُ.

(۳۰۴۳۱) حضرت کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب نہاوند کی اور حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی خبر ملنے میں دیر ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ سے مدد مانگنی شروع کردی۔

(۱۳۹) ما قالوا فِي قِراءةِ (قل هو الله أحدٌ) بعد الفجرِ

جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ فجر کے بعد قل ھو اللہ احد سورت پڑھی جائے

(۳۰۴۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَن حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ ، عَن رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَلْحَقْ بِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ ، وَإِنْ جَهَدَته الشَّيَاطِينُ.

(۳۰۴۳۲) حضرت حکم بن جحل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، تو اس دن کوئی گناہ اس سے نہیں ملے گا، اگرچہ سب شیاطین ہی کوشش کریں۔

(۳۰۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن هِلاَلٍ ، قَالَ :مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بُرْجٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۰۴۳۳) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے، تو جنت میں ایک برج اس کے لیے بنادیا جاتا ہے۔

(۳۰۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :لَحِقَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ حِينَ انْصَرَفْت مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَقُلْتُ :مَا شَأْنُكَ ؟ فَقَالَ :إذَا مَرَرْت عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ :السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ :لاَ صُحْبَةَ ، فَإِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ :لاَ مَبِيتَ ، فَإِذَا أُتِيتَ بِعَشَائِكَ فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُوَلِّي خَاسِئًا يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :لاَ مَبِيتَ ، وَلا عَشَاءَ.

(۳۰۴۳۴) حضرت سعید بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مغرب کی نماز سے فارغ ہوا تو حضرت نافع بن جبیر مجھ سے

ملے: پس میں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تو نبی کریم ﷺ کی قبر سے گزرے تو یوں کہہ: نبی کریم ﷺ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ بے شک شیطان کہے گا: تمہارے لیے کوئی ساتھ نہیں۔ پس جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہہ: تم پر سلامتی ہو۔ تو بے شک شیطان کہے گا، تمہارے لیے کوئی رات رہنے کی جگہ نہیں، پھر جب تیرے سامنے کھانا لایا جائے یوں کہہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، یقیناً شیطان ذلیل و رسوا ہو کر بھاگ جائے گا اور اپنے ساتھیوں کو یوں کہے گا: نہیں تمہارے لیے رات رہنے کے لیے کوئی جگہ اور نہ ہی کچھ کھانے کے لیے۔

(۱۳۲) ما جاءَ فِي قِراءَةِ (الم تنزيل) و(تبارك) وما قالوا فِيهِما

جو احادیث سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور بعض حضرات نے جو ان کے بارے میں فرمایا

(٣٠٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ : ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿تَبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. (بخاری ۱۲۰۹۔ دارمی ۳۴۱۱)

(۳۰۴۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھ لیتے۔

(٣٠٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : فُضِّلَتْ : ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿تَبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ عَلَى سَائِرِ الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. (ترمذی ۲۸۹۲۔ دارمی ۳۴۱۲)

(۳۰۴۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سورت ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ اور سورت ﴿تَبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ کو پورے قرآن پر ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔

(٣٠٤٣٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ فِي لَيلَةٍ ﴿الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ وَ ﴿تَبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ كَانَ مِثْلُ أَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ : فَمَرَّ عَطَاءٌ فَقُلْنَا لِرَجُلٍ مِنَّا : ائْتِهِ فَسَلْهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، مَا تَرَكْتُهُمَا مُنْذُ سَمِعْتُهُمَا.

(۳۰۴۳۷) حضرت ابو یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سورت ﴿الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ اور سورت ﴿تَبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھتا ہے تو اسے لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر اجر ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ کا گزر ہوا۔ ہم نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ تم ان کے پاس جاؤ اور اس حدیث کے متعلق پوچھو؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہا، جب سے میں نے ان دونوں کی یہ فضیلت سنی ہے تو میں نے اس وقت سے ان کو نہیں چھوڑا۔

(۱۳۳) ما يقول الرّجل إذا ندّت بِهِ دابّته أو بعِيره فِي سفره

جب سفر میں اونٹ یا جانور بدک جائے تو آدمی یوں دعا کرے

(٣٠٤٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا نَفَرَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ ، أَوْ بَعِيرُهُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ لاَ يَرَى بِهَا أَحَدًا فَلْيَقُلْ :أَعِينُوا عِبَادَ اللهِ ، فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. (ابویعلی ۵۲۴۷)

(۳۰۴۳۸) حضرت ابان بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا چوپایہ یا اونٹ جنگل میں بدک کر بھاگ جائے، اور اسے کوئی نظر نہ آئے تو وہ یوں دعا کہے: اللہ کے بندوں کی مدد کرو۔ عنقریب اس کی مدد کی جائے گی۔

(۱۳٤) مَنْ قَالَ دعوة المسلِمِ مستجابةٌ ما لم يدعُ بظلمٍ أو قطِيعةِ رحِمٍ

جو یوں کہے: مسلمان کی دعا مقبول ہے جب تک کہ وہ ظلم یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے

(٣٠٤٣٩) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ ، أَوْ يَقُلْ :قَدْ دَعَوْت فَلَمْ أُجَبْ.

(۳۰۴۳۹) حضرت ذکوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ ظلم کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا یوں کہے تحقیق میں نے دعا کی پس قبول نہیں کی گئی۔

(٣٠٤٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ :مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى نَخْلٍ فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ تَمْرٍ لاَ يَأْبُرُهُ بَنُو آدم.

(۳۰۴۴۰) حضرت عبید رحمہ اللہ جو کہ ابورھم کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا گزر کھجور کے درخت پر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہمیں کھلا ایسی کھجور جس کو بنو آدم درست نہیں کرتا یعنی جنت کا پھل کھلا۔

(۱۳۵) ما يقول الرّجل إذا خرج مِن المسجِدِ

آدمی جب مسجد سے نکلے تو یوں دعا کرے

(٣٠٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ :بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْت لَهُ.

(۳۰۴۴۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے: جب آدمی مسجد سے نکلے تو یوں دعا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا

ہوں اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کے لیے میں نکلا ہوں۔

(۱۳۶) ما یدعی بِہِ لیلة عرفة

عرفہ کی رات یوں دعا کی جائے

(٣٠٤٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عزرة بْنُ قَيْسٍ صَاحِبُ الطَّعَامِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمُّ الفيض ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ لَيْلَةَ عَرَفَةَ أَلْفَ مَرَّةٍ ، لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، لَيْسَ فِيهِ إِثْمٌ ، وَلا قَطِيعَةُ رَحِمٍ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الأَرْضِ مَوْطِئُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رَحْمَتُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي فِي الْقُبُورِ قَضَاؤُهُ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ ، سُبْحَانَ الله الَّذِي وَضَعَ الأَرْضَ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي لاَ مَنْجَى مِنْهُ إِلاَّ إِلَيْهِ. (ابویعلی ۳۵۶۴۔ طبرانی ۴۱۲)

(۳۰۴۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عرفہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ جس چیز کا بھی اللہ سے سوال کرے گا اللہ وہ چیز اسے لازمی عطا کریں گے۔ جب کہ کوئی گناہ یا قطع رحمی دعا میں طلب نہ کی ہو۔ پاک ہے وہ اللہ جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کے پاؤں رکھنے کی جگہ زمین میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کا راستہ سمندر میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی رحمت جنت میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی بادشاہت جہنم میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی رحمت ہوا میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس نے آسمانوں کو بلند کیا، پاک ہے وہ اللہ جس نے زمین کو رکھ دیا، پاک ہے وہ اللہ جس سے نجات کی کوئی جگہ نہیں ہے سوائے اسی کی ذات کے۔

(۱۳۷) ما أمر النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمر بن الخطّاب أن يدعو بِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرنے کا حکم دیا

(٣٠٤٤٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْن زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنِ ابْنِ عُكَيم ، قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، قُلِ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلانِيَتِي ، وَاجْعَلْ عَلانِيَتِي صَالِحَةً.

(ترمذی ٣٥٨٦)

(۳۰۴۴۳) حضرت ابن عکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا تھا: اے خطاب کے بیٹے! تو یوں کہہ: اے اللہ! میری پوشیدگی کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے اور میرے ظاہر کو نیک بنا دے۔

(٣٠٤٤٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. (ابو داؤد ۱۵۱۷۔ احمد ۲۴۷)

(۳۰۴۴۴) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر ادا کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(١٣٨) ما علّمه النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمر بِهِ مِمّا يسدّ الحاجة

ان کلمات کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے سکھائے اور حکم دیا کہ ان کے ذریعہ اپنی حاجت پوری کرو

(٣٠٤٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلِمَةُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا ، قَالَ : أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ تَشْكُو إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ : أَدُلُّكِ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، تُهَلِّلِينَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ عِنْدَ مَنَامِكِ وَتُسَبِّحِينَهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدِينَهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، قَالَ : تِلْكَ مِئَةُ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(بخاری ۶۳۵)

(۳۰۴۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ضروریات کی شکایت کرنے لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس سے بھی بہتر چیز کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہوں۔ تو رات کو سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الہ الا اللہ، اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور چونتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ۔ یہ کل میزان سو ہوئے، یہ دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے اس سے بہتر ہے۔

(١٣٩) فِيما اصطفى اللّه مِن الكلام

ان کلمات کا بیان جو اللہ نے اس کلام میں سے منتخب کیے ہیں

(٣٠٤٤٦) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالا : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلامِ أَرْبَعًا : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ ، كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً ، وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً ، وَمَنْ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَمَنْ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلاثُونَ سَيِّئَةً. (عبدالرزاق ۳۱۰)

(۳۰۴۴۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چُنے ہیں: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، پھر فرمایا: جو شخص کہتا ہے: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، تو اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کے بیس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، اور جو شخص کہے: اللہ سب سے بڑا ہے، تو اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے، اور جو شخص کہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اس کے لیے بھی ایسا ہی ثواب ہے، اور جو شخص اپنی طرف سے یوں کہے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، تو اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

(۱۴۰) ما إذا قاله الرّجل دفع عنه أنواع البلاءِ

جب آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے تو مختلف بلاؤں اور مصیبتوں کو اس سے دور کر دیا جاتا ہے

(۳۰۴۴۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، وَلا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ ، دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ.

(۳۰۴۴۷) حضرت ھشام بن الغاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ اور اللہ کی ذات سے کوئی جائے پناہ نہیں سوائے اسی کی ذات کے، تو اللہ اس بندے سے تکلیف کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں جن میں ادنیٰ ترین تکلیف فقر محتاجی ہے۔

(۱۴۱) ما إذا قاله الرّجل أمِر أن يدعو ويسأل

آدمی کو حکم دیا گیا کہ وہ یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگے اور سوال کرے

(۳۰۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ ، وَرَجُلٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلْ تُعْطَهُ. (طبرانی ۸۴۱۹)

(۳۰۴۴۸) حضرت شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ ایک آدمی یہ کلمات کہہ رہا تھا: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا بھی برحق ہے، اور جنت بھی برحق ہے، اور جہنم بھی برحق ہے، اور تمام نبی بھی برحق ہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی برحق ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(۱٤٢) ما قالوا فِي الدّعاءِ الَّذِي يستجاب

(۳۰٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَهُنَّ لاَ شَكَّ فِيهِنَّ : دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. (احمد ۲۵۸ـ ابو داؤد ۱۵۳۱)

(۳۰۴۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو قبول کی جاتی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور باپ کی دعا بچہ کے حق میں۔

(١٤٣) فِي الرّجلِ يسأل الرّجل أن يدعو له

ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی سے دعا کرنے کی درخواست کرتا ہے

(۳۰٤٥۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنِ الأَسْلَعِ بْنِ حَيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ أَطْلُبُ دَمًا لِي ، فَقُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَنْصُرَنِي ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَانْصُرْهُ ، وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَانْصُرْ عَلَيْهِ.

(۳۰۴۵۰) حضرت اسلع بن حی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا۔ میں اپنے لیے خون تلاش کر رہا تھا، پس میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری مدد فرمائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ مظلوم ہے تو اس کی مدد فرما۔ اور اگر یہ ظالم ہے تو اس کے خلاف مدد فرما۔

(١٤٤) فِي الدّعاءِ لِمشرِكٍ

کسی مشرک کے لیے دعا کرنے کا بیان

(۳۰٤٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ادْعُ اللهَ لِي ، فَقَالَ : أَكْثَرَ اللَّهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَأَصَحَّ جِسْمَكَ وَأَطَالَ عُمْرَكَ.

(۳۰۴۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرمائے، اور تیرے جسم کو تندرست کر دے اور تیری عمر کو لمبا کر دے۔

(۳۰٤٥۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ : هَدَاكَ اللَّهُ.

(۳۰۴۵۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج کی بات نہیں ہے کہ یہودی اور عیسائی کو یوں کہا جائے! اللہ تجھے ہدایت دے۔

(٣٠٤٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ :اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

(۳۰۴۵۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اونٹنی کا دودھ دھویا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو خوب صورت بنا دے، چنانچہ اس کے بال کالے ہو گئے۔

(١٤٥) بابٌ فِي المسلِمِ يؤمِّن على دعاءِ الرّاهِبِ

مسلمان کا نصرانی زاہد کی دعا پر آمین کہنے کا بیان

(٣٠٤٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَمِّنَ الْمُسْلِمُ عَلَى دُعَاءِ الرَّاهِبِ ، فَقَالَ :إنَّهُمْ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا ، وَلا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ.

(۳۰۴۵۴) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا! کوئی حرج نہیں کہ مسلمان عیسائی زاہد کی دعا پر آمین کہے، پھر فرمایا! بے شک ان کی دعا ہمارے حق میں قبول کی جاتی ہے، اور خود ان کے اپنے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔

(١٤٦) فِي السِّقطِ والمولودِ وما يدعى لهما بِهِ

ساقط شدہ حمل اور نومولود بچہ کے لیے یوں دعا مانگی

(٣٠٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَنْفُوسِ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

(۳۰۴۵۵) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نوزائدہ بچہ کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے جس نے ایک گناہ بھی نہیں کیا ہوتا تھا۔ پھر یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(٣٠٤٥٦) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : السِّقْطُ يدعى لِوَالِدَيْهِ بِالْعَافِيَةِ وَالْمَغْفِرَةِ.

(۳۰۴۵۶) حضرت جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مردہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں بچہ کے والدین کے لیے عافیت اور رحمت کی دعا کی جائے۔

(٣٠٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا.

(۳۰۴۵۷) حضرت سفیان بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے! اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے

لیے آگے سامان کرنے والا اور اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنادے۔

(۳۰۴۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْجُلاَسُ السُّلَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جِحَاشٍ ، قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ وَمَاتَ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ فَقَالَ :اذْهَبُوا فَادْفِنُوهُ ، وَلاَ تُصَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ، وَادْعُوا اللَّهَ لِوَالِدَيْهِ أَنْ يَجْعَلَهُ لَهُمَا فَرَطًا وَأَجْرًا ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۳۰۴۵۸) حضرت علی بن جحاش ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جبکہ میں کہ ان کا ایک چھوٹا بچہ مر گیا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کو لے جا کر دفن کردو۔ اور اس کی نماز جنازہ مت کرو۔ کیونکہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اللہ سے اس کے والدین کے حق میں دعا کرو کہ وہ اس بچہ کو ان دونوں کے حق میں آگے سامان کرنے والا اور اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنادے۔

(۱٤۷) ما جاء فِي التّسبيحِ فِي رمضان

رمضان میں اللہ کی پاکی بیان کرنے کا ثواب

(۳۰۴۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفٍ فِي غَيْرِهِ.

(۳۰۴۵۹) حضرت ابو بشر ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ امام زہری ویلیٹیلا نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرنا غیر رمضان میں ہزار مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے۔

(۱٤۸) ما يدعو بِهِ الرّجل ويقله إذا وضع الميّت فِي قبرِهِ

جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے تو یوں دعا مانگے اور یہ کلمات پڑھے

(۳۰۴۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۳۰۴۶۰) حضرت ابن عمر ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اُتارا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے! اللہ کے نام کے ساتھ اور خصوصیت سے اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔

(۳۰۴۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي قُبُورِهِمْ ، فَقُولُوا :بِسْمِ اللهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۳۰۴۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات

پڑھو: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے طریقہ پر۔

(٣٠٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(٣٠٤٦٢) حضرت ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے ماقبل والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(٣٠٤٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عن أَبِي مُدْرِكٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ ، وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ : إِذَا سَوَّوْا عَلَيْهِ : اللَّهُمَّ أَسْلَمَهُ إِلَيْكَ الْمَالُ وَالأَهْلُ وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ الْعَظِيمُ فَاغْفِرْ لَهُ.

(٣٠٤٦٣) حضرت ابومدرک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا اور حضرت ابوالاحوص رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کہتے ہیں کہ جب اس پر مٹی ڈالی جاتی تو حضرت عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یوں دعا فرماتے: اے اللہ! اس شخص نے مال، اہل وعیال اور قبیلہ اور بڑے گناہ تیرے سپرد کیے ہیں۔ پس تو اس کی مغفرت فرمادے۔

(٣٠٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ أَنْ يَقُولُوا : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ.

(٣٠٤٦٤) حضرت خیثمہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ صحابہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ پسند کرتے تھے کہ جب میت کو قبر میں اتارا جائے تو وہ یوں کہیں! اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستہ میں اور اللہ کے رسول کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کو قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے بچا۔

(٣٠٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ.

(٣٠٤٦٥) حضرت لیث رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یہ کلمات پڑھتے تھے، اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں، اور اللہ کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کی قبر کو کشادہ کردے۔ اور اس کی قبر کو نور سے بھردے۔ اور تو اس کو نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سے ملادے اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو ناراض نہ ہو۔

(٣٠٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا وَضَعت الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ فَلا تَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَلَكِنْ قُلْ : فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مسلما ، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، قَالَ : وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي صَاحِبِ الْقَبْرِ : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾.

(۳۰۴۶۶) حضرت علاء بن المسیب ؒ اپنے والد کے واسطہ سے بیان فرماتے ہیں کہ جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یوں مت کہو، اللہ کے نام کے ساتھ، بلکہ اس طرح کہو: اللہ کے راستہ میں اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جو کہ سچے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے ان کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کو آخرت میں حق بات کے ذریعہ ثابت قدمی عطا فرما، اے اللہ! جس حال میں یہ تھا اس سے بہتر حال میں اس کو کر دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرما، اور ہمیں اس کے بعد آزمائش میں مت ڈال۔ اور فرمایا کہ یہ آیت قبر والے کے بارے میں اتری ہے: اللہ اہل ایمان کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں قولِ حق (کی برکت) سے ثبات عطا فرماتا ہے۔

(۳۰۴۶۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَنَامِ إِذَا نَامَ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُهُ إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلَ قَبْرَهُ.

(۳۰۴۶۷) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سونے کے لیے لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستہ میں، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر اور یہی کلمات پڑھتے جب کسی آدمی کو قبر میں داخل کیا جاتا۔

(۳۰۴۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۶۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات پڑھو! اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر۔

(۳۰۴۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ : بِسْمِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِ بِكِتَابِكَ وَرُسُلِكَ وَبِالْيَقِينِ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اللَّهُمَّ ارْحَبْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

(۳۰۴۶۹) حضرت جبیر بن عدی ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھتے تھے جب کسی میت کو قبر میں داخل کیا جاتا: اللہ کے نام کے ساتھ! اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر، اور تیری کتاب اور تیرے رسول کی تصدیق کے ساتھ، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے یقین کے ساتھ، اے اللہ! اس پر اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے دیجیے۔

(۳۰۴۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَإِلَى اللهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۷۰) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم التیمی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارا جائے۔ تو یہ کلمات پڑھو! اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کی طرف، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر۔

(۱۴۹) ما یدعی بِهِ لِلمیِّتِ بعد ما یدفن

میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے یوں دعا کی جائے

(۳۰۴۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عبد اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ قَامَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ رُدَّ عَلَيْكَ ، فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ ، وَتَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ.

(۳۰۴۷۱) حضرت عبداللہ بن ابی بکر ؒ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر پر مٹی ڈال کر اسے برابر کر دیا جاتا تو حضرت انس ؓ قبر پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرا بندہ تیری طرف لوٹا دیا گیا ہے پس تو اس پر شفقت فرما اور اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! زمین کو اس کے پہلو کی جانب سے کشادہ کر دے۔ اور اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے۔ اور اس کے اعمال کو اچھے طریقہ سے قبول فرما، اے اللہ! اگر یہ نیکوکار تھا تو اس کی نیکیوں کو دو چند فرما دے، اور اگر خطا کار تھا تو اس کی خطاؤں سے درگزر فرما۔

(۳۰۴۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ بْنِ مُكَفَّفٍ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ فَإِنَّا لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۳۰۴۷۲) حضرت عمیر بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے یزید بن مکفف ؒ کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، پھر آپ ؓ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرمائی! اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ آج یہ تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین مہمان نواز ہے۔ اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اور اس کے گناہ کو معاف فرما دے۔ پس بے شک ہم نہیں جانتے مگر بھلائی اور تو اس بارے میں زیادہ جاننے والا ہے۔

(۳۰۴۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : لَمَّا فُرِغَ مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْقَبْرِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۳۰۴۷۳) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن سائب ؓ کی قبر برابر کر کے فارغ ہوئے۔ تو حضرت ابن عباس ؓ ان کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ پس آپ ؓ اس پر کافی دیر کھڑے رہے، پھر آپ ؓ نے دعا کی اور واپس

لوٹ گئے۔

(٣٠٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَيُّوبَ يَقُومُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ ، وَرُبَّمَا رَأَيْته يَدْعُو لَهُ وَهُوَ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

(۳۰۴۷۴) حضرت ابن علیہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب ﷫ کو ایک قبر پر کھڑے ہوئے دیکھا پھر آپ ﷫ نے میت کے لیے دعا کی، اور کئی مرتبہ میں نے ان کو دیکھا کہ دفنانے والا ابھی قبر میں ہوتا اور اس کے نکلنے سے پہلے آپ ﷫ میت کے لیے دعا فرماتے۔

(١٥٠) فِيمن كره أن يدعو بِالموتِ ونهى عنه

اس شخص کا بیان جو موت کی دعا کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اس سے روکتا ہے

(٣٠٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ : لَوْلا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْت بِهِ.

(بخاری ۵۶۷۲۔ مسلم ۲۰۶۴)

(۳۰۴۷۵) حضرت قیس ﷫ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب ﷜ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اس حال میں کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں سات جگہ داغ لگوائے تھے، پس فرمانے لگے۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

(٣٠٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَسَمِعَ رَجُلاً يَتَمَنَّى الْمَوْتَ ، قَالَ : فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ بَصَرَهُ فَقَالَ : لاَ تَمَنَّ الْمَوْتَ فَإِنَّك مَيِّتٌ ، وَلَكِنْ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۰۴۷۶) حضرت ابوظبیان ﷫ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر ﷜ کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس آپ ﷜ نے ایک آدمی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے سنا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷜ نے اپنی آنکھیں فوراً اس کی طرف اٹھائیں پھر فرمایا: تو موت کی خواہش مت کر، تو نے مرنا تو ہے، لیکن تو اللہ سے عافیت کا سوال کر۔

(٣٠٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمَ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۰۴۷۷) حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص دنیا میں اترنے والی کسی مصیبت و تکلیف کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے۔

(۱۵۱) ما قالوا فِي ليلةِ النِّصفِ مِن شعبان وما يغفر فِيها مِن الذّنوبِ

جن لوگوں نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں کہا کہ اس میں تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے

(۳۰۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْت إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْته فَابْتَغَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو فَقَالَ : يَا بنت أَبِي بَكْرٍ ، أَخَشِيت أَنَّ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْك وَرَسُولُهُ ، إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، فَيَغْفِرُ فِيهَا مِنَ الذُّنُوبِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مَعْزِ كَلْبٍ. (ترمذی ۷۳۹۔ احمد ۲۳۸)

(۳۰۴۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھی پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا فرما رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی! کیا تجھے خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم کریں گے؟ بے شک اللہ شعبان کی اس پندرہویں رات میں آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور اس میں گناہوں کو معاف فرماتے ہیں قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کے۔

(۳۰۴۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ فِيهَا الذُّنُوبَ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ ، أَوْ مُشَاحِنٍ. (عبدالرزاق ۷۹۲۳)

(۳۰۴۷۹) حضرت کثیر بن مرۃ الحضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ شعبان کی پندرہویں رات کو اترتے ہیں پھر اس رات میں لوگوں کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں سوائے مشرک اور دل میں کینہ رکھنے والے کے۔

(۱۵۲) فِي الدّعاءِ لِلمجوسِ

مجوسی کے لیے دعا کرنے کا بیان

(۳۰۴۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ لَهُ مَجُوسٌ يَعْمَلُونَ لَهُ فِي أَرْضِهِ وَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ : أَطَالَ اللَّهُ أَعْمَارَكُمْ ، وَأَكْثَرَ أَمْوَالَكُمْ ، فَكَانُوا يَفْرَحُونَ بِذَلِكَ.

(۳۰۴۸۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رحمہ اللہ بن انس بن مالک کے پاس زرتشت تھے جو ان کی زمین میں کام کیا کرتے تھے۔ اور آپ رحمہ اللہ ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے: اللہ تمہاری عمریں لمبی کرے اور تمہارے مال کو زیادہ

فرمائے۔ پس وہ لوگ اس دعا سے بہت خوش ہوتے تھے۔

(۱۵۳) ما یدعی بِهِ فِي ركعتي الطّوافِ

طواف کی دو رکعتوں میں یوں دعا کی جائے

(۳۰٤۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَكَانَ جُلُوسُهُ فِيهَا أَطْوَلَ مِنْ قِيَامِهِ ثَنَاءً عَلَى رَبِّهِ وَمَسْأَلَةً ، فَكَانَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ رَكْعَتَيْهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ : اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي بِدِينِكَ وَطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي حُدُودَكَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ مَلائِكَتَكَ وَرُسُلَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ، اللَّهُمَّ حَبِّبْنِي إِلَيْكَ وَإِلَى مَلائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ ، اللَّهُمَّ آتِنِي مِنْ خَيْرِ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ يَسِّرْنِي لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى ، وَاغْفِرْ لِي فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَفِيَ بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَنِي عَلَيْهِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَئِمَّةِ الْمُتَّقِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ، وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ.

(۳۰۴۸۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لاتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور ان دونوں رکعات میں آپ ؓ کا بیٹھنا آپ ؓ کے قیام سے زیادہ لمبا ہوتا، آپ اپنے رب کی ثنا کرتے اور دعا مانگتے۔ پس جب آپ ؓ دو رکعات سے فارغ ہو جاتے تو صفا اور مروہ کے درمیان یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اپنے دین کے ذریعہ اور اپنی اطاعت وفرمانبرداری اور اپنے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعہ میری حفاظت فرما۔ اے اللہ! تو مجھے اپنی حدود میں پڑنے سے بچالے۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جن سے تو محبت کرتا ہے اور تیرے فرشتے اور تیرے رسول جن سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندے بھی، اے اللہ! تو مجھے اپنا محبوب بنالے، اور اپنے فرشتوں اور اپنے رسولوں کی طرف محبوب کر دے، اے اللہ! تو مجھے بھلائی عطا کر جو تو اپنے نیک بندوں کو دنیا اور آخرت میں عطا کرے گا۔ اے اللہ! میرے لیے آسانی پیدا فرما۔ اور مجھے سختی سے بچالے۔ اور دنیا اور آخرت میں میری مغفرت فرما، اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس وعدہ کو پورا کروں جو تو نے مجھ سے کیا، اے اللہ! مجھے متقی پیشواؤں میں سے بنا دے، اور یوم حساب کو میری غلطیوں کی مغفرت فرما۔

(۱۵٤) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا أتى المسجد يوم الجمعةِ

جب آدمی جمعہ کے دن مسجد آئے تو یوں دعا کرے

(۳۰٤۸۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَقُلِ :اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْك ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْك ، وَأَنْجَحَ مَنْ دَعَا وَطَلَبَ ، ثُمَّ ادْخُلْ وَسَلْ تُعْطَهُ.

(۳۰۴۸۲) حضرت عثمان بن حکیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ابو الشعثاء ؒ نے فرمایا: جب تو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر یوں دعا کر! اے اللہ! تو آج کے دن مجھے اس کی جانب متوجہ کر جو تیری طرف متوجہ ہو اور اس کے قریب جو تیرے قریب ہو۔ اور کامیاب بنا جو مانگوں اور طلب کروں پھر مسجد میں داخل ہو اور مانگو تم کو عطا کیا جائے گا۔

(۱۵۵) ما يدعا بِهِ لِلمسكين و كيف يردّ عليهم

مسکین کے لیے دعا کی جائے، اور کیسے ان کی دعا میں کہے

(۳۰۴۸۳) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ مَوْلَى لِقُرَيْبَةِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ قُرَيْبَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :لاَ تَقُولِي لِلْمِسْكِينِ :بُورِكَ فِيهِ ، فَإِنَّهُ يَسْأَلُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، وَلَكِنْ قُولِي :يَرْزُقُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ.

(۳۰۴۸۳) حضرت قریبہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم مسکین کو یوں مت کہو: تمہیں برکت دی جائے۔ اس لیے کہ نیکوکار اور بدکار سوال کرتا ہے۔ لیکن اس طرح کہا کرو! اللہ ہمیں اور تمہیں رزق عطا فرمائے۔

(۱۵۶) فِي الرّهصةِ تصِيب الدّابّة

جانور کے کھر میں زخم لگنے کی صورت میں یوں دعا کرے

(۳۰۴۸٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَن صُبَيْحٍ مَوْلَى بَنِي مَرْوَانَ ، عَن مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّهْصَةِ :بِسْمِ اللهِ ، أَنْتَ الْوَاقِي وَأَنْتَ الشَّافِي وَأَنْتَ الْبَاقِي ، ثُمَّ يَعْقِدُ فِي خَيْطِ قِنَّبٍ جَدِيدٍ ، أَوْ شَعْرٍ ، ثُمَّ يَرْبِطُ بِهِ الدَّابَّةَ لِلرَّهْصَةِ.

(۳۰۴۸۴) حضرت صُبیح ؒ جو بنو مروان کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ؒ کو جانور کے کھر میں زخم کے لیے یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اللہ کے نام کے ساتھ تو ہی بچانے والا، اور تو ہی شفا دینے والا ہے، اور تو ہی باقی رہنے والا ہے، پھر آپ ؒ نے نئے تسمہ میں ایک ڈوری یا کسی بال میں باندھ کر اس جانور کے ساتھ باندھ دیا اس کے کھر کے زخم کے لیے۔

(۱۵۷) دعاء طاووس

حضرت طاؤس ؒ کی دعا کا بیان

(۳۰۴۸٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ

دُعَاءِ طَاوُس ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ امْنَعْنِي الْمَالَ وَالْوَلَدَ ، وَارْزُقْنِي الأَمْوَال وَالْعَمَلَ.

(۳۰۴۸۵) حضرت محمد بن سعید رضی اللہ عنہ یا سعید بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس رضی اللہ عنہ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے اللہ! تو مجھ سے مال اور اولاد کو روک لے اور مجھے ایمان اور عمل کی دولت عطا فرما۔

(۱۵۸) ما كان النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعظِّمه مِن الدّعاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو شاندار طریقہ سے کرتے تھے

(۳۰۴۸۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ وَيُعَظِّمُهُنَّ :اللَّهُمَّ يا فَارِجَ الْغَمِّ ، وَكَاشِفَ الْكَرْبِ ، وَمُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ ، وَرَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا ، ارْحَمْنِي الْيَوْمَ رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَن رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

(طبرانی ۵۵۸۔ بزار ۳۱۷۷)

(۳۰۴۸۶) حضرت عبد الرحمن ابن سابط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے اور بڑے شاندار طریقہ سے کرتے: اے غم کو دور کرنے والے، اور مصیبت کو اٹھانے والے، اور مجبوروں کی دعاؤں کا جواب دینے والے، دنیا اور آخرت کے رحمن اور ان دونوں کے رحیم، آج کے دن مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے تیرے علاوہ کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۱۵۹) مَنْ قَالَ الدّعاء يردّ القدر

جو شخص یوں کہتا ہے: دعا تقدیر کو رد کر دیتی ہے

(۳۰۴۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَن ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلاَّ الدُّعَاءُ ، وَلا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلاَّ الْبِرُّ. (احمد ۲۸۰۔ حاکم ۴۹۳)

(۳۰۴۸۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی سوائے دعا کے، اور عمر میں کوئی چیز بھی اضافہ نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے۔

(۱۶۰) ما ذكر فِي أحبِّ الكلام إلى اللهِ

ان روایات کا بیان جو اللہ کے محبوب ترین کلام کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۰۴۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَن رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ،

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَبُّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ : سبحان الله ، وَالْحَمْدُ للهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (مسلم ۱۶۸۵۔ احمد ۱۰)

(۳۰۴۸۸) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام یہ چار کلمات ہیں، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی نقصان والی بات نہیں کہ تو جس کلمہ کے ساتھ چاہے شروع کرے۔

(۳۰۴۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ هِلالٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ الْكَلامِ أَرْبَعٌ : سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ عَلَيْكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (ابن ماجه ۳۸۱۱۔ احمد ۱۱)

(۳۰۴۸۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل ترین کلام چار کلمات ہیں! اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، تجھ پر کوئی گناہ نہیں جس کلمہ سے چاہے شروع کر۔

(۱۶۱) من دعا فعرف الإجابة

جو شخص دعا کرے اور قبولیت کو جان لے

(۳۰۴۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَتْ : مَرَرْت بِعَلِيٍّ وَأَنَا حُبْلَى فَمَسَحَ بَطْنِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ ذَكَرًا مُبَارَكًا ، قَالَتْ : فَوَلَدْت غُلامًا.

(۳۰۴۹۰) حضرت سرّیہ رحمہا اللہ جو عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی باندی ہیں فرماتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری اس حال میں کہ میں حاملہ تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور یوں دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو بابرکت لڑکا بنا دے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بچہ کو جنم دیا۔

(۳۰۴۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِطَاوُوسٍ : ادْعُ لَنَا ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ لِقَلْبِي خَشْيَةَ الآنَ.

(۳۰۴۹۱) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طاوس سے فرمایا: آپ رحمہ اللہ ہمارے لیے دعا کر دیجئے۔ پس آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت دل میں ڈر نہیں پاتا۔

(١٦٢) ما يقول الرّجل إذا نعب الغراب

جب کوا کائیں کائیں کرے تو آدمی یوں دعا کرے

(٣٠٤٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَن غَيْلاَنَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَعَبَ الْغُرَابُ ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُك ، وَلا خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُك ، وَلا إِلَهَ غَيْرُك.

(۳۰۴۹۲) حضرت غیلان ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوا کائیں کائیں کرتا تو حضرت ابن عباس ؓ یوں دعا فرماتے! اے اللہ! کوئی بدشگونی نہیں سوائے تیری بدشگونی کے، اور کوئی بھلائی نہیں سوائے تیری بھلائی کے، اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(١٦٣) القنوت

دعاء قنوت

(٣٠٤٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن يَحْيَى بْنِ وَثَّاب ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ :اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ.

(۳۰۴۹۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت یحییٰ بن وثاب ؒ کو یوں دعائے قنوت کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! کافر اہل کتاب کو عذاب دے، اے اللہ! ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں جیسا کر دے۔

(١٦٤) الدّعاء قائمًا

کھڑے ہو کر دعا کرنے کا بیان

(٣٠٤٩٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا.

(۳۰۴۹۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دعا کرتے تھے، اور رکوع اور سجدے کی حالت میں تسبیح کرتے تھے۔

(١٦٥) فِي الرّجلِ الّذِي شكا امرأته إلى رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما أمر بِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی بیوی کی رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا

(٣٠٤٩٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَشْكُو امْرَأَتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِرُؤُوسِهِمَا ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ آدِمْ بَيْنَهُمَا.

(۳۰۴۹۵) حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سر پکڑا اور یوں دعا فرمائی: اے اللہ! ان دونوں کے درمیان پیار و محبت پیدا فرما۔

(١٦٦) فِي ثواب تكبيرة ما هو ؟

ایک مرتبہ تکبیر کہنے کا ثواب کیا ہے؟

(٣٠٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ : أَعْطَانِي عُمَرُ أَرْبَعَ أَعْطِيَةٍ بِيَدِهِ ، وَقَالَ : التَّكْبِيرُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(۳۰۴۹۶) حضرت صالح بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ہاتھ سے چار عطیات دیے اور فرمایا: ایک مرتبہ تکبیر کا کہنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

(١٦٧) دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرّجلِ الَّذِي نزل عَلَيْهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے لیے جس کے گھر مہمان بن کر گئے یوں دعا فرمائی

(٣٠٤٩٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَ ، فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ ؛ سَوِيقٍ وَحَيْسٍ ، فَأَكَلَ ، وَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ، فَنَاوَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَكَانَ إِذَا أَكَلَ تَمْرًا أَلْقَى النَّوَى هَكَذَا - وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ عَلَى ظَهْرِهِمَا - قَالَ : فَلَمَّا رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ لَنَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ ، وَاغْفِرْ لَهُمْ ، وَارْحَمْهُمْ. (احمد ۱۸۷)

(۳۰۴۹۷) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس چلے گئے۔ پس وہ کھانے میں ستو اور گھی لایا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا: اور پھر وہ پانی لایا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں والے کو دے دیا، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے تو اس کی گٹھلی یوں پھینکتے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیوں سے ان کی پشت پر اشارہ کر کے دکھایا۔ اور فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہو گئے۔ تو میرے والد اٹھے اور آپ کے جانور کی لگام پکڑ لی پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! جو تو نے ان کو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور ان کی مغفرت فرما، اور ان پر رحم فرما۔

(١٦٨) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا رأى الكوكب ينقضّ

جب آدمی ستارہ ٹوٹتا ہوا دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠٤٩٩) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :كَانَ إِذَا رَأَى الْكَوْكَبَ مُنْقَضًّا ، قَالَ :اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ وَقِنَا شَرَّ مَا يَتْبَعُ.

(۳۰۴۹۸) حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ! کہ ان کے والد جب کوئی ٹوٹا ہوا ستارہ دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس کو درست کر دے اور اس کے ذریعہ درستگی فرما۔ اور ہمیں بچا اس شر سے جو اس کے پیچھے آنے والا ہے۔

(١٦٩) ما يقول الرّجل إذا ابتاع مملوكًا وما يقول إذا رأى البرق

جب آدمی کوئی غلام خریدے تو یوں کہے اور جب بجلی دیکھے تو یوں کہے

(٣٠٤٩٩) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا ، قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ ، وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ.

(۳۰۴۹۹) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کوئی غلام خریدتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما۔ اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنا دے۔

(٣٠٥٠٠) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، عَنْ شَيْخٍ حَدَّثَهُ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ :مَا أَقُولُ فِي الْبَرْقِ إِذَا رَأَيْته ؟ قَالَ تُغْمِضُ عَيْنَيْك وَتَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۰۵۰۰) حضرت ابو عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے استاذ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا! جب میں بجلی کی چمک دیکھوں تو کیا کہوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لو اور اللہ کا ذکر کرو۔

(١٧٠) ما يقال إذا قَالَ المؤذّن أشهد أن لاَ إله إلا اللّه وأشهد أنّ محمّدًا رسول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب مؤذن کہے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو یوں کہا جائے گا

(٣٠٥٠١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا قَالَ

الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ،اكفني من أبى وَأَشْهَدُ مَعَ مَنْ شَهِدَ كَانَ لَهُ أَجْرُ مَنْ شَهِدَ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ.

(۳۰۵۰۱) حضرت زیاد ریٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریٹیلیڈ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس وقت یہ کلمات پڑھے۔ جب مؤذن یوں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں۔تو کافی ہو جا میرے لیے اس شخص سے جو انکار کرے۔اور میں گواہی دینے والے کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔تو کہنے والے کے لیے گواہی دینے والوں کے اور گواہی نہ دینے والوں کے برابر ثواب ہوگا۔

(۱۷۱) الاستِعاذة مِن الشّيطانِ

شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان

(۳۰۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بَيَّاعِ الطَّعَامِ ، قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَالسُّلْطَانِ ، وَشَرِّ النَّبَطِيِّ إِذَا اسْتَعْرَبَ ، وَشَرِّ الْعَرَبِيِّ إِذَا اسْتَنْبَطَ ، فَقِيلَ: وَكَيْفَ يَسْتَنْبِطُ الْعَرَبِيُّ ؟ قَالَ: إِذَا أَخَذ بِأَخْذِهِمْ وَزِيِّهِمْ.

(۳۰۵۰۲) حضرت ابوجعفر جو کھانا فروش ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان اور بادشاہ کے شر سے، اور عجمیوں، شامیوں کے شر سے جب وہ بتکلف عربی بنیں اور ان عربوں کے شر سے جو بتکلف عجمی بنیں۔ان سے پوچھا گیا! اہل عرب کیسے بتکلف عجمی بنیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ ان کے طور طریقے اپنالیں گے۔

(۱۷۲) ما أمر النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائِشة حِين أمرها أن توجِز فِي الدّعاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں حکم فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا میں اختصار کرنے کا حکم فرمایا

(۳۰۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ وَعَائِشَةُ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَأَعْجَبَهُ أَنْ تَأْكُلَ مَعَهُ ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اجْمَعِي وَأَوْجِزِي ، قَالَ: قُولِي: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَمَا قَضَيْتَ مِنْ قَضَاءٍ فَبَارِكْ لِي فِيهِ ،وَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ إِلَى خَيْرٍ.

(۳۰۵۰۳) اہل بصرہ میں سے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہدیہ لایا گیا۔اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔پس آپ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! سمیٹ اور مختصر کر۔ فرمایا: یوں کہو! اے اللہ! میں تجھ سے تمام بھلائی کا سوال کرتی ہوں جو جلدی ملنے والی ہو اور جو دیر سے ملنے والی ہو۔ اور میں تیری پناہ لیتی ہوں تمام برائیوں سے جو جلدی آنے والی ہیں اور جو دیر سے آنے والی ہیں۔ اور تو نے جو بھی فیصلہ فرمایا، پس تو اس فیصلہ میں میرے لیے برکت پیدا فرما، اور اس کے انجام کو اچھا کر دے۔

(۱۷۳) ما أمر بِهِ المحموم إذا اغتسل أن يدعو بِهِ

بخار میں مبتلا شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ غسل کرے تو یوں دعا کرے

(۳۰۵۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُحَمُّ فَيَغْتَسِلُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً ، يَقُولُ عِنْدَ كُلِّ غُسْلٍ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي إِنَّمَا اغْتَسَلْتُ الْتِمَاسَ شِفَائِكَ وَتَصْدِيقَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ كُشِفَ عَنْهُ.

(۳۰۵۰۴) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کوئی آدمی نہیں جو بخار میں مبتلا ہو پھر وہ تین دن پے در پے غسل کرے اور ہر غسل کے وقت یوں کہے: اللہ کے نام کے ساتھ: اے اللہ! بے شک میں نے شفا کی درخواست کرتے ہوئے غسل کیا اور تیرے نبی محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے۔ مگر یہ کہ اس سے بخار کی تکلیف دور کر دی جائے گی۔

(۱۷٤) ما ذكر مِمّا قاله يوسف عَلَيْهِ السَّلامُ حِين رأى عزِيز مِصر

ان کلمات کا بیان جو حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیکھتے وقت کہے

(۳۰۵۰۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ: لَمَّا رَأَى يُوسُفُ عَزِيزَ مِصْرَ ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِهِ وَأَعُوذُ بِقُوَّتِكَ مِنْ شَرِّهِ.

(۳۰۵۰۵) حضرت زید العمی ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیکھا تو یوں دعا فرمائی: اے اللہ! میں اس کی خیر سے تیری خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر سے تیری طاقت کی پناہ لیتا ہوں۔

(۱۷٥) باب السِّيماءِ

علامات ایمان کا بیان

(۳۰۵۰٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ سَوِّمْنَا سِيمَاءَ الإِيمَانِ وَأَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوَى.

(۳۰۵۰۶) حضرت حمید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابوالحسن ریشید یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہم پر ایمان کی علامت لگادے۔ اور ہمیں تقوے کا لباس پہنادے۔

(۳۰۵۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ: كُنَّا فِي مَكَانٍ لاَ تَنفُذُهُ الدَّوَابُّ فَقُمْتُ وَأَنَا أَقْرَأُ هَؤُلاءِ الآيَاتِ ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ﴾، قَالَ فَمَرَّ شَيْخٌ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ ، قَالَ: قُلْ: يَا غَافِرَ الذَّنْبِ اغْفِرْ ذَنْبِي ، يَا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِي ، يَا شَدِيدَ الْعِقَابِ اعْفُ عَنِّي عِقَابِي ، يَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ ، قَالَ: فَقُلْتُهَا ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَلَمْ أَرَهُ.

(۳۰۵۰۷) حضرت حماد بن سلمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ ایسی جگہ میں تھے جسے جانور پار نہیں کر پا رہے تھے۔ پس میں کھڑا ہوا اس حال میں کہ میں ان آیات کی تلاوت کر رہا تھا! ترجمہ! گناہ کو معاف کرنے والے، اور توبہ قبول کرنے والے، سخت پکڑ والے۔ آپ ریشید فرماتے ہیں: پس ایک بزرگ پیشانی پر بالوں والے خچر پر سوار ہو کر گزرے اور فرمایا: یوں کہو، اے گناہوں کو معاف کرنے والے، میرے گناہ کو معاف فرما، اے توبہ قبول کرنے والے، میری توبہ کو قبول فرما۔ اے سخت پکڑ والے، مجھ سے میری سزا کو معاف فرما۔ اے لمبائی والے! مجھ پر خیر کو لمبا کردے۔ آپ ریشید فرماتے ہیں! میں نے ان کلمات کو پڑھا۔ پھر میں نے دیکھا تو مجھے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔

(۳۰۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ مُوَكَّلٌ بِالْحَوَائِجِ ، فَإِذَا سَأَلَ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ ، قَالَ: احْبِسْ احْبِسْ حُبًّا لِدُعَائِهِ أَنْ يَزْدَادَ ، وَإِذَا سَأَلَ الْكَافِرُ ، قَالَ: أَعْطِهِ أَعْطِهِ بُغْضًا لِدُعَائِهِ.

(۳۰۵۰۸) حضرت ثابت ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبید ریشید نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت جبرائیل علیہ السلام ضروریات کے پورا کرنے پر مامور ہیں۔ پس جب کوئی مؤمن اپنے رب سے سوال کرتا ہے تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں! روک لو، روک لو۔ اس کی دعا کو پسند کرتے ہوئے کہ وہ زیادہ مانگے۔ اور جب کوئی کافر سوال کرتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کو دے دو، اس کو دے دو۔ اس کی دعا کو ناپسند کرتے ہوئے۔

(۳۰۵۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَن ثَابِتٍ ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَقُولُ: لَقَدْ تَرَكْتُ بَعْدِي عَجَائِزَ يُكْثِرْنَ أَنْ يَدْعِينَ اللَّهَ أَنْ يُورِدَهُنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۵۰۹) حضرت ثابت ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: البتہ تحقیق میں نے چھوڑیں اپنے بعد ایسی بوڑھی عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ سے دعا مانگتیں تھیں کہ اللہ انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر وارد کرے۔

(۱۷۶) ما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مسجدِ الفتحِ، الَّذِي يقال له مسجد الأحزابِ

نبی کریم صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مسجد فتح میں جس کو مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے یوں دعا مانگی

(۳۰۵۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: سَأَلْتُه: هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْفَتْحِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مَسْجِدُ الأَحْزَابِ ؟ قَالَ : لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ دَعَا ، فَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ أَنْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لاَ هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْت ، وَلا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْت، وَلا مُهِينَ لِمَنْ أَكْرَمْت ، وَلا مُكْرِمَ لِمَنْ أَهَنْت ، وَلا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْت ، وَلا خَاذِلَ لِمَنْ نَصَرْت ، وَلا مُعِزَّ لِمَنْ أَذْلَلْت ، وَلا مُذِلَّ لِمَنْ أَعْزَزْت ، وَلا رَازِقَ لِمَنْ حَرَمْت ، وَلا حَارِمَ لِمَنْ رَزَقْت ، وَلا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلا رَافِعَ لِمَنْ خَفَضْت ، وَلا سَاتِرَ لِمَا خَرَقْت ، وَلا خَارِقَ لِمَا سَتَرْت ، وَلا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْت، وَلا مُبَاعِدَ لِمَنْ قَرَّبْت ، ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُصْبِحْ فِي الْمَدِينَةِ كَرَّاب مِنَ الأَحْزَابِ ، وَلا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ أَهْلَكَهُ اللَّهُ غَيْرَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقُرَيْظَةَ قَتَلَهَا اللَّهُ وَشَتَّتَ.

(احمد ۳۹۳)

(۳۰۵۱۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الحکم انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مسجد فتح میں جسے مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے اس میں کوئی نماز پڑھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ لیکن آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں دعا فرمائی اور آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعا یوں تھی۔ ! اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے۔ جس کو تو نے گمراہ کیا اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جسے تو نے ہدایت دی اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے تو معزز بنا دے اس کی اہانت کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو اہانت کرے اس کو معزز بنانے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو رسوا کر دے اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو مدد کر دے اس کو رسوا کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو ذلیل کر دے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں اور جس کو تو عزت دے اسے ذلیل کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو محروم کر دے اسے رزق دینے والا کوئی نہیں، اور جس کو تو رزق دے اسے محروم کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو عطا کرے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ اور جس سے تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو پست کر دے اسے بلند کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو تو پھاڑ دے اس کی پردہ پوشی کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو پردہ پوشی کرے اس کو پھاڑنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو دور کر دے اس کو کوئی قریب نہیں کر سکتا، اور جس کو تو قریب کرلے اس کوئی دور نہیں کر سکتا۔

پھر آپ صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دشمنوں کے لیے بددعا کی۔ پس ان لشکروں میں سے کسی ایک نے بھی اور مشرکین میں سے بھی کسی نے مدینہ میں صبح نہیں کی مگر اللہ نے ہلاک کر دیا۔ سوائے حیی بن اخطب اور قبیلہ بنو قریظہ کے! اللہ ان کو ہلاک کرے اور منتشر کر دے۔

(۱۷۷) دعوةُ لِداود النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی داؤد علیہ السلام کی دعا کا بیان

(۳۰۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأسدی ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ: كَانَ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارٍ عَيْنُهُ تَرَانِي وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي ، إِنْ رَأَى خَيْرًا دَفَنَهُ ، وَإِنْ رَأَى شَرًّا أَشَاعَهُ.

(۳۰۵۱۱) حضرت ابوعبداللہ الجدلی ؒ فرماتے ہیں کہ نبی داؤد علیہ السلام یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں پڑوس کی آنکھ سے جو مجھے دیکھتی ہے اور اس کے دل سے جو میری نگرانی کرتا ہے۔ اگر وہ کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو اسے چھپا لیتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس کو پھیلا دیتا ہے۔

(۳۰۵۱۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا أُتِيَ بِفِطْرٍ دَعَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَبَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ ذَلِكَ يُسْتَجَابُ.

(۳۰۵۱۲) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس افطاری کے لیے کھانا لایا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس سے پہلے دعا فرماتے، اور ہمیں خبر پہونچی ہے کہ اس سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۷۸) ما يدعو بِهِ الرَّجل ويقول إذا فرغ مِن وضوئِهِ

جب آدمی وضو سے فارغ ہو تو یوں دعا کرے اور یہ کلمات پڑھے

(۳۰۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ،أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ،خُتِمَتْ بِخَاتَمٍ ، ثُمَّ رُفِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ ،فَلَمْ تُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۵۱۳) حضرت قیس بن عباد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھے: پاک ہے تو اے اللہ! اور سب تعریف تیرے لیے ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ تو ان کلمات پر ایک مہر لگا دی جاتی ہے اور انہیں عرش کے نیچے کی جانب اٹھا لیا جاتا ہے، پھر اسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جائے گا۔

(۳۰۵۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَن سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ رَبِّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۳۰۵۱۴) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وضوء سے فارغ ہو کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میرے رب، مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے، اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنا دے۔

(۳۰۵۱۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عبد اللهِ بْنِ وَهْبِ النَّخَعِيُّ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(۳۰۵۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور پھر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۳۰۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَبُو عَقِيلٍ ، أَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوئَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(۳۰۵۱۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو مکمل کرے، پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کلمات پڑھے: میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اسے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ جس سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(۳۰۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا تَطَهَّرَ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۳۰۵۱۷) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب وضو کر لیتے تو یہ کلمات پڑھتے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے، اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنا دے۔

(۱۷۹) ما يدعو بِهِ الرّجل ويقوله إذا دخل الكنيف

جب بیت الخلاء میں داخل ہوتو یوں دعا کرے

(۳۰۵۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْب ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے !اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ قَاسِمٍ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الخلاء فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۱۹) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بیت الخلاء وغیرہ جنوں وغیرہ کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء میں داخل ہوتو وہ یوں کہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا دَخَلْتَ الْغَائِطَ فَأَرَدْتَ التَّكَشُّفَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ وَالنَّجَسِ وَالْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَالشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو اور کپڑے اتارنے کا ارادہ کرو تو یوں کہو! اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گندگی سے اور نجاست سے۔ خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت ،اور شیطان مردود سے۔

(۳۰۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيثِ الْمُخَبَّثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رحمہ اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے! میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں گندگی، نجاست سے، خبیث جن سے مرد ہو یا عورت، شیطان مردود سے۔

(۳۰۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(٣٠٥٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ الْخَلاءَ فَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۳) حضرت زبرقان العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو بیت الخلاء میں داخل ہو تو یوں کہہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گندگی، نجاست، خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت، شیطان مردود سے۔

(۱۸۰) ما يقول الرّجل وما يدعو بِهِ إذا خرج مِن المخرجِ

جب آدمی بیت الخلاء سے نکلے تو یہ کلمات پڑھے اور یوں دعا کرے

(٣٠٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ : غُفْرَانَكَ.

(۳۰۵۲۴) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

(٣٠٥٢٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ نُوحًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۵) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بیت الخلاء سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(٣٠٥٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَوَّامٌ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلامُ كَانَ يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذَاقَنِي لَذَّتَهُ وَأَبْقَى فِي مَنْفَعَتَهُ وَأَذْهَبَ عَنِّي أَذَاهُ.

(۳۰۵۲۶) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام یوں دعا کرتے تھے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے لذت چکھائی۔ اور مجھ میں اس کی منفعت کو باقی رکھا۔ اور مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی۔

(٣٠٥٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۷) حضرت ابو علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا کرتے تھے: سب تعریفیں اللہ

ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(۳۰۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام، عَنْ طَاوُوس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلاءِ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَذْهَبَ عَنِّى مَا يُؤْذِينِى وَأَمْسَكَ عَلَىَّ مَا يَنْفَعُنِى.

(۳۰۵۲۸) حضرت طاووس ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء سے نکلے تو یوں دعا کرے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور جو چیز مجھے نفع پہنچانے والی ہے اس کو روک دیا۔

(۳۰۵۲۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَمَاطَ عَنِّى الأَذَى وَعَافَانِى.

(۳۰۵۲۹) حضرت منہال بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا اور مجھے چین دیا۔

(۳۰۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَذْهَبَ عَنِّى الأَذَى وَعَافَانِى.

(۳۰۵۳۰) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا فرماتے! سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(۱۸۱) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْمَمْلُوكَ مَا يَدْعُو بِهِ

اس آدمی کا بیان جو غلام خریدتا ہے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۵۳۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ ،وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ.

(۳۰۵۳۱) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ جب کوئی غلام خریدتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس میں برکت عطا فرما، اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنا دے۔

تم كتاب الدعاء والحمد لله كثيرا على آلائه ونعمه

(کتاب الدعاء مکمل ہوئی۔ بہت زیادہ تعریفیں ہیں اللہ کے لیے اس کی عطاؤں اور نعمتوں کی بنا پر)

(۱) ما جاء فِي إعرابِ القرآنِ

قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھنے سے متعلق روایات کا بیان

(٣٠٥٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ وَالْتَمِسُوا غَرَائِبَهُ. (ابویعلی ۶۵۲۹۔ احمد ۴۴۵)

(۳۰۵۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو اور اس کے اسرار و غرائب تلاش کرو۔

(٣٠٥٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۳۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(٣٠٥٣٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إلَى أَبِي مُوسَى: أَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوا فِي السُّنَّةِ ، وَتَفَقَّهُوا فِي الْعَرَبِيَّةِ ، وَأَعْرِبُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ ، وَتَمَعْدَدُوا فَإِنَّكُمْ مَعْدِيُّونَ.

(۳۰۵۳۴) حضرت عمر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا اور فرمایا: حمد و صلوۃ کے بعد۔ پس تم لوگ سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور عربی زبان میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔ اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہے، اور تم قبیلہ معد کی طرف خود کو منسوب کرو اس لیے کہ تم قبیلہ معد والے ہو۔

(٣٠٥٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفْظَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۳۵) حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عربی زبان کو ایسے سیکھو جیسے قرآن کو زبانی یاد کرتے ہو۔

(٣٠٥٣٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۳۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(٣٠٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ.

(۳۰۵۳۷) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔ اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہے۔

(٣٠٥٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لأَنْ أَقْرَأَ الآيَةَ بِإِعْرَابٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ كَذَا وَكَذَا آيَةً بِغَيْرِ إِعْرَابٍ.

(۳۰۵۳۸) حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے ارشاد فرمایا: میرے لیے قرآن کی ایک آیت کو اعراب کی وضاحت کے ساتھ پڑھنا قرآن کی اتنی اور اتنی آیات کو اعراب کی وضاحت کے بغیر پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٣٠٥٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۳۰۵۳۹) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو غلطی پر مارا کرتے تھے۔

(٣٠٥٤٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ ، وَاللهِ مَا أَرَاكَ تَلْحَنُ ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

(۳۰۵۴۰) حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو سعید! اللہ کی قسم میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ رحمہ اللہ غلطی کرتے ہیں۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا! اے میرے بھتیجے! سبقت لسانی کی وجہ سے غلطی کر جاتا ہوں۔

(٣٠٥٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَشَارَ عُمَرَ فِي جَمْعِ الْقُرْآنِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنْتُمْ قَوْمٌ تَلْحَنُونَ ، وَاسْتَشَارَ عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ.

(۳۰۵۴۱) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قرآن جمع کرنے کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا: اور فرمایا: تم تو ایسے لوگ ہو جو غلطیاں کرتے ہو اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ مانگا۔ تو انہوں نے اجازت مرحمت فرما دی۔

(٣٠٥٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَقْطِ الْمَصَاحِفِ فَقَالَ:

أَخَافُ أَنْ تَزِيدُوا فِي الْحُرُوفِ ، أَوْ تَنْقُصُوا مِنْهَا ، وَسَأَلْتُ الْحَسَنَ فَقَالَ: أَمَا بَلَغَكَ مَا كَتَبَ بِهِ عُمَرُ أَنْ تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ وَحُسْنَ الْعِبَادَةِ وَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ.

(۳۰۵۴۲) حضرت ابو رجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے قرآن میں نقطے لگانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تم لوگ حروف میں کمی زیادتی کرو گے۔ اور میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ بات نہیں پہنچی جو انہوں نے خط میں لکھی تھی: کہ تم عربی سیکھو۔ اور اچھے طریقہ سے عبادت کرنا سیکھو۔ اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔

(۳.۵۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُبْلانِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: إِنِّي لأُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهُ كَمَا أُنْزِلَ يَعْنِي إِعْرَابَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۴۳) حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتی ہوں کہ میں قرآن کو ایسے پڑھوں جیسے وہ اترا ہے۔ یعنی: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(۳.۵۴٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: انْتَهَى عُمَرُ إِلَى قَوْمٍ يُقْرِءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَلَمَّا رَأَوْا عُمَرَ سَكَتُوا فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تُرَاجِعُونَ قُلْنَا: كَانَ يُقْرِءُ بَعْضُنَا بَعْضًا ،فَقَالَ: اقْرَؤُوا ، وَلا تَلْحَنُوا.

(۳۰۵۴۴) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کے پاس گئے جن میں سے بعض بعض کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ پس جب ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس چیز کا مذاکرہ کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: ہم میں سے بعض بعض کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پڑھو اور غلطی مت کرنا۔

(۳.۵٤۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ: كَلامُ أَهْلِ السَّمَاءِ الْعَرَبِيَّةُ ، ثُمَّ قَرَأَ: (حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ،وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ) .

(۳۰۵۴۵) حضرت ثعلبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آسمان والوں کی زبان عربی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: حم۔ قسم ہے کتاب کی جو ہر بات کھول کر بیان کرنے والی ہے، ہم نے ہی اسے بنایا قرآنِ عربی تاکہ تم سمجھو۔ اور یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بہت بلند مرتبہ ہے اور حکمت سے بھرا ہوا ہے۔

(۳.۵٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ وَالْفَرَائِضَ فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ.

(۳۰۵۴۶) حضرت مورق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا صحیح تلفظ اور فرائض سیکھو۔ پس یہ بھی تمہارے دین میں سے ہے۔

(۳۰۵۴۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ عِرْفَانُهُ اللَّحْنَ.

(۳۰۵۴۷) حضرت سوادہ بن الجعد ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر ویشیؒ نے ارشادفرمایا: آدمی کا غلطی کو پہچاننا اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔

(۳۰۵۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ أَتَيْنَاهُ لِيَسْتَقْرِئَنَا الْقُرْآنَ ،فَقَالَ: الْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ فَاسْتَقْرِئُوهُ رَجُلاً عَرَبِيًّا ، فَاسْتَقْرَأْنَا زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ ، فَكَانَ إِذَا أَخْطَأَ أَخَذَ عَلَيْهِ سَلْمَانُ ، فَإِذَا أَصَابَ ، قَالَ: أَيْمُ اللهِ.

(۳۰۵۴۸) حضرت خُلید العصری ویشیؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ وہ ہمیں قرآن پڑھائیں۔ پس وہ فرمانے لگے: قرآن تو عربی زبان میں ہے۔ پس تم کسی عربی آدمی سے پڑھو۔ تو ہم نے حضرت زید بن صوحان ویشیؒ سے پڑھوایا۔ پس جب بھی وہ غلط پڑھتے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کو پکڑ لیتے۔ اور جب وہ درست پڑھتے تو فرماتے: اللہ کی قسم ایسے ہی ہے۔

(۲) فِي تعليمِ القرآن كم آيةً

قرآن کی تعلیم کے بارے میں: کتنی آیات سیکھی جائیں؟

(۳۰۵۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِئُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِئُونَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ ، وَلا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الأُخْرَى حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ ، قَالَ: فَعَلِمْنَا الْعَمَلَ وَالْعِلْمَ. (احمد ۴۱۰۔ ابن سعد ۱۷۲)

(۳۰۵۴۹) حضرت ابوعبدالرحمٰن ویشیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا اس شخص نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سیکھتے تھے: اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک کہ انہیں یقین ہو جاتا کہ جو سیکھا ہے وہ عمل اور علم میں بھی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے علم اور عمل دونوں سیکھے تھے۔

(۳۰۵۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ خَمْسَ آيَاتٍ خَمْسَ آيَاتٍ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ خَمْسًا خَمْسًا. (بیهقی ۱۹۵۸)

(۳۰۵۵۰) حضرت خالد بن دینار ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ویشیؒ نے ارشادفرمایا: قرآن کو پانچ ، پانچ آیات کر کے

سیکھو، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ بھی پانچ پانچ آیات سیکھتے تھے۔

(۳۰۵۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا خَمْسًا .

(۳۰۵۵۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوعبدالرحمن رحمہ اللہ ہمیں پانچ پانچ آیات سکھاتے تھے۔

(۲) ثواب من قرأ حروف القرآنِ

قرآن کے حروف پڑھنے والے کا ثواب

(۳۰۵۵۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَيُكَفَّرُ بِهِ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ : (الم) وَلَكِنْ أَقُولُ : أَلِفٌ عَشْرٌ وَلاَمٌ عَشْرٌ وَمِيمٌ عَشْرٌ . (حاکم ۵۵۵)

(۳۰۵۵۲) حضرت قیس بن سکن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو۔ اس لیے کہ قرآن کے ایک حرف پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ باقی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، لیکن یوں کہتا ہوں! الف کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور لام کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور میم کے بدلہ دس نیکیاں ہیں۔

(۳۰۵۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ ، لاَ أَقُولُ : ﴿الم ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ وَلَكِنَّ الْحُرُوفَ مُقَطَّعَةٌ عَنِ الأَلِفِ وَاللاَمِ وَالْمِيمِ . (بزار ۲۳۲۳۔ طبرانی ۳۱۶)

(۳۰۵۵۳) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ذالک الکتاب کے بارے میں۔ لیکن یوں کہتا ہوں۔ کہ حروف مقطعات میں سے الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(۳۰۵۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلاَوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ : (الم) وَلَكِنْ أَلِفٌ وَلاَمٌ وَمِيمٌ .

(۳۰۵۵۴) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو اللہ تمہیں اس کی تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ثواب میں عطا کرتے ہیں۔ اور میں نہیں کہتا: الم ایک حرف ہے، لیکن یوں کہتا ہوں کہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(۳۰۵۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَوِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَحْوُ

عَشْرِ سَيِّئَاتٍ.

(۳۰۵۵۵) حضرت علقمہ یا حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے لیے قرآن پڑھتا ہے۔ تو اسے ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں، اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(٤) فِي حسنِ الصَّوتِ بِالقرآنِ

قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے کا بیان

(٣٠٥٥٦) حَدَّثَنَا حفص بْنُ غِيَاثٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

(۳۰۵۵۶) حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعہ مزین کرو۔

(٣٠٥٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَائَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا ؟ فقيل عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، فَقَالَ: لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد. (احمد ۳۵۴۔ نسائی ۱۰۹۲)

(۳۰۵۵۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ بتلایا گیا: حضرت عبد اللہ بن قیس، تو آپ نے ارشاد فرمایا: البتہ اس شخص کو آل داؤد علیہ السلام کی بانسریوں میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

(٣٠٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد. (بخاری ۱۰۸۷۔ مسلم ۵۴۶)

(۳۰۵۵۸) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد کی بانسریوں میں سے ایک حصہ دیا گیا ہے۔

(٣٠٥٥٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأَبِي مُوسَى وَسَمِعَهُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ: لَقَدْ أُوتِيَ أَخُوكُمْ مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۰۵۵۹) حضرت عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کا قرآن سنا تو ان سے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہارے بھائیوں کو مزامیر آل داؤد میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

(٣٠٥٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ. (دارمی ۱۴۸۹۔ احمد ۱۶۷)

(۳۰۵۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

(٣٠٥٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: حَسِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۱) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعہ خوبصورت بناؤ۔

(٣٠٥٦٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(٣٠٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رِوَايَةً، قَالَ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِعَبْدٍ يَتَرَنَّمُ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۳) حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ اتنا کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جتنا کہ اس بندے کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔

(٣٠٥٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوس، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: أَحْسَنُ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ أَخْشَاهُمْ لِلَّهِ.

(۳۰۵۶۴) حضرت طاووس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ لوگوں میں خوبصورت آواز سے قرآن پڑھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

(٣٠٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُوس، سُئِلَ مَنْ أَقْرَأُ النَّاسِ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَرَأَ رَأَيْته يَخْشَى اللَّهَ، قَالَ: وَكَانَ طَلْقٌ مِنْ أُولَئِكَ.

(۳۰۵۶۵) حضرت عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاووس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا کون شخص ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس کو تو دیکھے کہ وہ قرآن پڑھتے ہوئے اللہ سے خوف کھاتا ہے، اور فرمایا: حضرت طلق رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔

(٣٠٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فَجَنَّنَا اللَّيْلَ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ، قَالَ: فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً.

(۳۰۵۶۶) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ پس جب رات ہوگئی تو ہم نے ایک ویران باغ میں پناہ لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے رات کو قیام کیا اور بہت ہی اچھی تلاوت فرمائی۔

(٣٠٥٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَقْرَأُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعْنَ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: لَوْ عَلِمْت لَحَبَّرْت تَحْبِيرًا، أَوْ لَشَوَّقْت تَشْوِيقًا.

(۳۰۵۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رات کو قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بہت شوق سے سنتی تھیں۔ پس جب انہیں بتلایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں مزید خوش نما آواز میں پڑھتا یا یوں فرمایا: میں اور زیادہ شوق سے پڑھتا۔

(۵) فِی التَّطرِیبِ من کرِهه

گانے کے انداز میں پڑھنے کا بیان، جو لوگ اس کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۳۰۵۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ ، أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَطَرَّبَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَاسِمُ ، وَقَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾.

(۳۰۵۶۸) حضرت عمران بن عبد اللہ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک آدمی رمضان میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید کی تلاوت گنگنانے کے آواز میں کر رہا تھا: تو حضرت قاسم رحمہ اللہ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: حالانکہ وہ زبردست کتاب ہے۔ نہیں آ سکتا ہے اس کے پاس باطل نہ سامنے سے اور نہ پیچھے سے، یہ نازل کردہ ہے اس ہستی کی طرف سے جو بڑی حکمت والی اور قابلِ تعریف ہے۔

(۳۰۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ عِنْدَ أَنَسٍ فَطَرَّبَ فَكَرِهَ ذَلِكَ أَنَسٌ.

(۳۰۵۶۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گنگنا کر قرآن کی تلاوت کی۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۳۰۵۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّ زِيَادًا النُّمَيْرِيَّ جَاءَ مَعَ الْقُرَّاءِ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فقيل لَهُ: اقْرَأْ ، فَرَفَعَ صَوْتَهُ ، وَكَانَ رَفِيعَ الصَّوْتِ ، فَكَشَفَ أَنَسٌ عَنْ وَجْهِهِ الْخِرْقَةَ ، وَكَانَ عَلَى وَجْهِهِ خِرْقَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ: مَا هَذَا ؟ مَا هَكَذَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ، وَكَانَ إِذَا رَأَى شَيْئًا يُنْكِرُهُ كَشَفَ الْخِرْقَةَ عَنْ وَجْهِهِ.

(۳۰۵۷۰) حضرت عبید اللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد النمیری رحمہ اللہ چند قراء کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ان کو کہا گیا: تلاوت کیجیے۔ تو انہوں نے اونچی آواز کی اور وہ بلند آواز کے مالک تھے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔ اور ان کے چہرے پر ایک کالے رنگ کا کپڑا تھا۔ پھر فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تو نہیں کرتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا لیتے تھے۔

(۳۰۵۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: كَانَ أَحَدُهُمْ يَمُدُّ بِالآيَةِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ.

(۳۰۵۷۱) حضرت لیث ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن الاسود ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک آدھی رات کو آیات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

(۶) فِی فضلِ من قرأ القرآن

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان

(۳۰۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّدُوسِيُّ ، عَنْ مِعْفَسِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: مَا فَضْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْرَأْهُ مِمَّنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ عَدَدَ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَلَى عَدَدِ آيِ الْقُرْآنِ ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِمَّنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَفْضَلَ مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۷۲) حضرت معفس بن عمران ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: جنتی لوگوں میں قرآن پڑھنے والے کی قرآن نہ پڑھنے والے پر کیا فضیلت ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! بے شک جنت کے درجوں کی تعداد قرآن کی آیتوں کی تعداد کے بقدر ہے۔ کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جو قرآن پڑھنے والے سے زیادہ افضل ہو۔

(۳۰۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا اسْتُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلاَّ أَنَّهُ لاَ يُوحَى إِلَيْهِ. (حاکم ۵۵۲)

(۳۰۵۷۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا، اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔

(۳۰۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بِشْرٍ الْحَلَبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلا غِنَى لَهُ بَعْدَهُ.

(۳۰۵۷۴) حضرت حسن ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی فاقہ نہیں ہوگا اس بندے کو جو قرآن پڑھتا ہے، اور نہ اس کے بعد کبھی اس کو ایسا غنا نصیب ہوگا۔

(۳۰۵۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ ، هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الضَّلاَلَةِ ، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوءَ الْحِسَابِ ، وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿فَمَنَ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقَى﴾.

(۳۰۵۷۵) حضرت سعید بن جبیر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور جو اس میں تعلیمات ہیں ان کی پیروی کرے۔ تو اللہ اس کو گمراہی سے ہدایت نصیب فرمائیں گے۔ اور اسے قیامت کے دن برے حساب سے

بچ نہیں گے۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے فرمایا: پس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بد بخت ہوگا۔

(۳۰۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن عمرو بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قَالَ: ضَمِنَ اللَّهُ لمن قَرَأَ الْقُرْآنَ أَلاَّ يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا وَلا يَشْقَى فِي الآخِرَةِ ثم تلا: ﴿فَمَنَ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقَى﴾.

(۳۰۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے لیے ذمہ لیا ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ اور آخرت میں بد بخت نہیں ہوگا۔

(۳۰۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ أَبْقَى النَّاسِ عُقُولاً قَرَأَةُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۷۷) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ اچھی عقل والے وہ ہیں جو قرآن پڑھنے والے ہیں۔

(۳۰۵۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿لِكَيْ لاَ يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا﴾.

(۳۰۵۷۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے تو وہ ادھیڑ عمر تک نہیں پہنچے گا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: تا کہ وہ نہ جانے سب کچھ جاننے کے بعد۔

(۳۰۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ﴾.

(۳۰۵۷۹) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا گویا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی، اور ہر وہ شخص جس کو یہ پہونچے کیا تم گواہی دیتے ہو؟۔

(۳۰۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: مَنِ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ إِنْ شَاءَ يُعَجِّلُهَا لِدُنْيَا ، وَإِنْ شَاءَ لآخِرَةٍ.

(۳۰۵۸۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کو زبانی حفظ کیا تو اس کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر چاہے تو جلدی ہی دنیا میں مانگ لے اور اگر چاہے تو آخرت کے لیے چھوڑ دے۔

(۷) فِي الْقرآنِ بأيِّ لِسانٍ نزل

قرآن کے بارے میں کہ وہ کون سی زبان میں اُترا؟

(۳۰۵۸۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّ عُثْمَانَ ، قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ يَعْنِي الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۸۱) حضرت عبید بن السباق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک قرآن قریش کی زبان میں اترا۔

(۳۰۵۸۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ لِسَانٍ.

(۳۰۵۸۲) حضرت سلمہ بن نبیط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن سب زبانوں میں اترا ہے۔

(۳۰۵۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ لِسَانٍ.

(۳۰۵۸۳) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن سب زبانوں میں اترا ہے۔

(۳۰۵۸۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ سيف، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، وَبِهِ كَلامُهُمْ.

(۳۰۵۸۴) حضرت سیف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن قریش کی زبان میں اترا اور اس کے ساتھ ان کا کلام بھی ہے۔

(۳۰۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: ﴿الْمَاعُونُ﴾ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ: الْمَالُ.

(۳۰۵۸۵) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: الماعون کو قریش کی زبان میں مال کہتے ہیں۔

(۳۰۵۸۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِنَا يَعْنِي قُرَيْش.

(۳۰۵۸۶) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن خالد ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن تو ہماری زبان میں نازل ہوا ہے یعنی قریش کی زبان میں۔

(۳۰۵۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ: أَنَّ لِسَانَ جُرْهُمٍ كَانَ عَرَبِيًّا.

(۳۰۵۸۷) حضرت حسین بن واقد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن بریدہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبیلہ جرہم والوں کی زبان عربی تھی۔

(۸) فيما نزل بِلِسانِ الحبشةِ

ان الفاظ کا بیان جو حبشہ کی زبان میں نازل ہوئے

(۳۰۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِدِ بْنِ عِيَاضٍ: ﴿ كَمِشْكَاةٍ ﴾ قَالَ: كَكُوَّةٍ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

(۳۰۵۸۸) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عیاض ؒ نے ارشاد فرمایا: مشکوۃ حبشی زبان میں طاقچہ کو کہتے ہیں۔

(۳۰۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: (طه) بِالْحَبَشِيَّةِ: يَا رَجُلُ.

(۳۰۵۸۹) حضرت عمر بن ابی زائدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: طه: حبشی زبان میں اے آدمی کے معنی

میں ہے۔

(٣٠٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: هُوَ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: إذا قام نشأ.

(۳۰۵۹۰) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشید نے ارشادفرمایا: نشأ حبشہ کی زبان میں قام یعنی کھڑے ہونے کے معنی میں ہے۔

(٣٠٥٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ﴿يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ﴾ قَالَ: أَجْرَيْنِ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

(۳۰۵۹۱) حضرت ابو الاحوص ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اس آیت میں (تمھیں اس کی رحمت سے دو اجر دیے جائیں گے) حبشہ کی زبان میں دو اجر کے معنی میں مستعمل ہے۔

(٣٠٥٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ﴾ قَالَ: هُوَ بِالْحَبَشَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ.

(۳۰۵۹۲) حضرت عمرو بن شرحبیل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ویشید نے ارشادفرمایا: ان ناشئة اليل (بے شک رات کا اٹھنا): حبشہ کی زبان میں رات کے اٹھنے کو کہتے ہیں۔

(۹) ما فسّر بالرّوميّة

ان الفاظ قرآنی کا بیان جن کی رومی زبان میں وضاحت کی گئی

(٣٠٥٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ قَالَ: الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ.

(۳۰۵۹۳) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید نے اللہ کے ارشاد ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ (اور تولو صحیح ترازو) کے بارے میں فرمایا: قسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔

(٣٠٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ قَالَ: هُوَ الْغِنَاءُ بِالْحِمْيَرِيَّةِ.

(۳۰۵۹۴) حضرت ابن ابی نجیح ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشید نے ارشادفرمایا: ﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ تم گانا بجانے والے ہو. سامد حمیری زبان میں گانا بجانے کو کہتے ہیں۔

(٣٠٥٩٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: ﴿الْقِسْطَاسُ﴾ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ.

(۳۰۵۹۵) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید نے ارشادفرمایا: ﴿الْقِسْطَاسُ﴾ رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔

(۱۰) ما فسّر بالنّبطيّة

جن الفاظ کی نبطی زبان میں وضاحت کی گئی

(۳۰۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: (طه) بِالنَّبَطِيَّةِ: ايطه يَا رَجُلُ.

(۳۰۵۹۶) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: طه: نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: (طه) يَا رَجُلُ بِالنَّبَطِيَّةِ.

(۳۰۵۹۷) حضرت قرۃ بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: طه نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: (طه) يَا رَجُلُ بِالنَّبَطِيَّةِ.

(۳۰۵۹۸) حضرت خُصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: طه: نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَابُورَ ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ قَالَ: هِيَ بِالنَّبَطِيَّةِ: هَلُمَّ لَكَ.

(۳۰۵۹۹) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ نبطی زبان میں ''تم آ جاؤ'' کے معنی میں ہے۔

(۱۱) ما فسّر بالفارسيّة

ان الفاظ کا بیان جن کی فارسی میں وضاحت کی گئی

(۳۰۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ قَالَ: هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ سنك ، وَكِلُ حَجَرٍ وَطِينٍ.

(۳۰۶۰۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ مٹی کی کنکریاں کے بارے میں فرمایا: یہ فارسی زبان میں مٹی کی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

(۳۰۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ قَالَ: هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ.

(۳۰۶۰۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سابط رحمہ اللہ نے فرمایا: (مٹی کے گارے کی کنکریاں) یہ فارسی زبان میں ہے۔

(۳۰۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ

یُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ قَالَ: هُوَ كَقَوْلِ الأَعَاجِمِ زهر هَزَارُسَالَ، أَىْ عِشْ أَلْف سَنَةٍ.

(۳۰۶۰۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت (ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر ملے) کے بارے میں فرمایا: یہ عجمیوں کے محاورے کی طرح ہے۔ زھر ہزار سال یعنی جیو ہزار سال۔

(۳۰۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِى أُمَامَةَ، قَالَ: إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ يَتَكَلَّمُونَ الْفَارِسِيَّةَ الدُّرِّيَّةَ.

(۳۰۶۰۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ فرشتے جو عرش اٹھاتے ہیں جو مشرق کی فارسی زبان میں کلام کرتے ہیں۔

(۳۰۶۰۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَلاَمُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السُّرْيَانِيَّةُ.

(۳۰۶۰۴) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کی بات چیت سریانی زبان میں ہوگی۔

(۱۲) ما يفسر بالشِّعرِ مِن القرآنِ

قرآن کی جن آیات کی اشعار میں تفسیر کی گئی

(۳۰۶۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَن مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ أَشْعَارًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ.

(۳۰۶۰۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے جب قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر پوچھی جاتی تو جواب میں اہل عرب کے اشعار سناتے۔

(۳۰۶۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن مِسْعَرٍ، عَن قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا كُنْت أَدْرِى مَا قَوْلُهُ: ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ حَتَّى سَمِعْت بِنْتَ ذِى يَزَنَ تَقُولُ: تَعَالَ أُفَاتِحْك.

(۳۰۶۰۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن مجید کی اس آیت ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ کے صحیح معنی کا اس وقت تک علم نہ تھا، جب تک میں نے بنت ذی یزن کا یہ قول نہیں سنا۔ تعال افا تحك.

(۳۰۶۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَن بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ قَالَ: بِالأَرْضِ، ثُمَّ أَنْشَدَ أَبْيَاتًا لأُمَيَّةَ: وَفِيهَا لَحْمُ سَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ.

(۳۰۶۰۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ میں ساھرہ سے مراد زمین ہے۔ پھر انہوں نے دلیل کے طور پر امیہ کا یہ شعر پڑھا۔ وَفِيهَا لَحْمُ سَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ.

(٣٠٦٠٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْقَانِعُ السَّائِلُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ أَبْيَاتًا لِلشَّمَّاخِ :

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فَيُغْنِي مَفَاقِرَهُ أَعَفُّ مِنَ الْقَنُوعِ

(۳۰۶۰۸) حضرت سعید بن جبیر ؒ قرآن مجید کی سورۃ حج میں آنے والے الفاظ القانع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مانگنے والا ہے، پھر انہوں نے شماخ کا یہ شعر پڑھا۔

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فَيُغْنِي مَفَاقِرَهُ أَعَفُّ مِنَ الْقَنُوعِ

(٣٠٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الزَّنِيمُ اللَّئِيمُ الْمُلْزَقُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ هَذَا الْبَيْتَ :

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الأَدِيمِ الأَكَارِعُ

(۳۰۶۰۹) حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ زنیم ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کمینہ ہو اور دھتکارا ہوا ہو۔ پھر وہ شعر پڑھتے۔

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الأَدِيمِ الأَكَارِعُ

(٣٠٦١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي المعلى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ : (دَرَسْتَ) ، وَيَتَمَثَّلُ : دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِّ وَالْعَلْقَمِ.

(۳۰۶۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ قرآن مجید کی سورۃ انعام میں آنے والے لفظ دَرَسْتَ کو پڑھتے پھر یہ کہتے: دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِّ وَالْعَلْقَمِ.

(٣٠٦١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْكَهْفِ ، عَنْ أَبِيهِ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ﴾ قَالَ : نَذره ، وَقَالَ الشَّاعِرُ : قَضَتْ مِنْ يَثْرِب نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ.

(۳۰۶۱۱) حضرت کہف ؒ فرماتے ہیں قرآن مجید کی آیت ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ﴾ میں نحبہ سے مراد نذر ہے، پھر یہ شعر کہتے: قَضَتْ مِنْ يَثْرِب نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ.

(۱۳) فِي تعاهدِ القرآنِ

قرآن کی دیکھ بھال کرنے کا بیان

(٣٠٦١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الإِبِلِ الْمَعْقُولَةِ ، إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ.

(۳۰۶۱۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جس کی اگلی ٹانگ کو گردن سے باندھ دیا گیا ہو۔ اگر اس کا مالک اس کی ٹانگ کو گردن سے باندھ دے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر خالی چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

(۳۰۶۱۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْتَنُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْمَخَاضِ مِنْ عُقُلِهَا.

(۳۰۶۱۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اس کی خبر گیری کیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(۳۰۶۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ الإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا.

(۳۰۶۱۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی خبر گیری کیا کرو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن جلد نکل جانے والا ہے مردوں کے دلوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(۳۰۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ: الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا.

(۳۰۶۱۵) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان مصاحف کی دیکھ بھال کیا کرو۔ اور کبھی فرماتے: قرآن کی دیکھ بھال کیا کرو۔ اس لیے کہ وہ جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(۳۰۶۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا لأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ. (بخاری ۵۰۳۲۔ ترمذی ۲۹۴۲)

(۳۰۶۱۶) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی خبر گیری کیا کرو اس لیے کہ یہ جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: برائی اس شخص کے لیے ہے جو یوں کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ وہ بھولا نہیں بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

(۱٤) فِي نِسيانِ القرآنِ

قرآن کو بھلا دینے کا بیان

(۳۰۶۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، عَنْ سَعْدِ

بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلاَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ. (احمد ۲۸۴۔ طبرانی ۵۳۸۷)

(۳۰۶۱۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو قرآن کو پڑھے پھر اس کو بھلا دے مگر یہ کہ وہ اللہ سے ملے گا کوڑھ کی حالت میں۔

(۳۰۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: مَا تَعَلَّمَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ نَسِيَهُ إِلاَّ بِذَنْبٍ ، ثُمَّ قَرَأَ الضَّحَّاكُ: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ الضَّحَّاكُ: وَأَيُّ مُصِيبَةٍ أَعْظَمُ مِنْ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۱۸) حضرت ابن ابی رواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے قرآن سیکھا پھر اس کو بھلا دیا ایسا کسی گناہ کی وجہ سے ہوا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی اور جو پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت سو وہ کمائی ہوتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی۔ پھر حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے فرمایا: کون سی مصیبت جو قرآن بھولنے سے زیادہ بڑی ہو۔

(۳۰۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ نَسِيَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حُطَّ عَنْهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ ، وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَخْصُومًا.

(۳۰۶۱۹) حضرت عبدالکریم ابوامیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن سیکھا پھر بغیر کسی عذر کے اسے بھلا دیا۔ تو ہر ایک آیت کے بدلے ایک درجہ کم کر دیا جاتا ہے، اور یہ شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ قرآن اس سے جھگڑا کرے گا۔

(۳۰۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الذُّنُوبُ فَلَمْ أَرَ فِيهَا شَيْئًا أَعْظَمَ مِنْ حَامِلِ الْقُرْآنِ وَتَارِكِهِ.

(ابو داؤد ۴۶۳۔ ترمذی ۲۹۱۶)

(۳۰۶۲۰) حضرت عبداللہ بن ابی مغیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے بہت سے گناہ پیش کیے گئے لیکن میں نے ان گناہوں میں قرآن کو یاد کر کے اس کو بھلا دینے سے زیادہ کوئی بڑا گناہ نہیں دیکھا۔

(۱۵) من كره أن يتأكل بالقرآنِ

جو شخص ناپسند کرتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے کھائے

(۳۰۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لِيَتَأَكَّلَ بِهِ النَّاسَ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ عَلَى وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ.

(۳۰۶۲۱) حضرت واقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے تاکہ اس کی وجہ سے لوگوں

سے کھائے قیامت کے دن وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

(۳۰۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ بِهِ ، قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ.

(۳۰۶۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرو قبل اس کہ کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

(۳۰۶۲۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: قَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَأَنَا أَحْسِبُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ الله ، فَقَدْ خُيِّلَ لِي الآنَ بِأَخَرَةٍ أَنِّي أَرَى قَوْمًا قَدْ قَرَؤُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ النَّاسَ ، فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِقِرَائَتِكُمْ ، وَأَرِيدُوا اللَّهَ بِأَعْمَالِكُمْ.

(۳۰۶۲۳) حضرت ابوفراس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے کہ میں نے گمان کیا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اللہ کی رضا مندی کے لیے تحقیق مجھے ابھی خیال آیا آخیر میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قرآن پڑھا اور اس کے ذریعہ لوگوں کا ارادہ کیا۔ پس تم لوگ اپنے پڑھنے کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو۔ اور اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کو راضی کرو۔

(۳۰۶۲۴) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ. (ترمذی ۲۹۱۷۔ احمد ۴۳۹)

(۳۰۶۲۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے مانگے۔ عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

(۳۰۶۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَاطْلُبُوا بِهِ مَا عِنْدَ الله ، قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ.

(۳۰۶۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ وہ چیز طلب کرو جو اللہ کے پاس ہے، قبل اس کہ کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعہ وہ چیز طلب کریں گے جو لوگوں کے پاس ہوگی۔

(۳۰۶۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَسَلُوا اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَقْرَؤُهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ إِقَامَةَ الْقَدَحِ يَتَعَجَّلُونَهُ ، وَلا يَتَأَجَّلُونَهُ.

(ابوداؤد ۸۲۷۔ احمد ۳۳۸)

(۳۰۶۲۶) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کرو اور اس کے ذریعہ اللہ سے مانگو اس لیے کہ عنقریب کچھ لوگ اس کی تلاوت کریں گے جو اس کے حروف کو جوئے کے تیر کی طرح سیدھا کر کے پڑھیں گے وہ جلدی کریں گے اور مہلت نہیں دیں گے۔

(۳۰۶۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ: كُنْتُ نَازِلاً عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ جَائَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ: إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو: اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ وَقُلْ لَهُ: إنا وَالله مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا ، وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۰۶۲۷) حضرت ابو ایاس معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن نعمان بن مقرن رحمہ اللہ کے ہاں مہمان تھا، پس جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک آدمی دو ہزار درہم لے کر آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: بے شک امیر نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے: یقیناً ہم نے کسی بھی نیک پڑھنے والے کو نہیں چھوڑا مگر یہ کہ اس کو ہماری طرف سے کچھ مال مل گیا۔ پس آپ ان روپوں کو اس مہینہ کے خرچ میں استعمال کیجئے۔ تو حضرت عمرو رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر کو سلام کہیے گا اور ان سے کہنا: بے شک اللہ کی قسم ہم قرآن کو دنیا کی غرض سے نہیں پڑھتے۔ اور آپ رحمہ اللہ نے یہ ہدیہ واپس بھیج دیا۔

(١٦) فِي التَّمَسُّكِ بِالقرآنِ

قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

(۳۰۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالُوا: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا. (ابن حبان ۱۲۲۔ عبد بن حمید ۴۸۳)

(۳۰۶۲۸) حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خوشخبری سنو، خوشخبری سنو، کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ قرآن رسی ہے۔ جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، پس تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ بے شک تم اس کے بعد ہر گز نہ گمراہ ہو گے اور نہ ہی کبھی ہلاک ہو گے۔

(۳۰۶۲۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كِتَابُ اللهِ فِيهِ خَبَرُ مَا قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ ، هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ ، وَلَا تَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ ، وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ رَدٍّ ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، هُوَ الَّذِي مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ ، هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ ،وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ ،وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ، هُوَ الَّذِي مَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ دعا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ. (ترمذی ۲۹۰۶۔ احمد ۹۱)

(۳۰۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ! کتاب اللہ میں تم سے پہلے لوگوں کی باتیں ہیں اور تم سے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان والے لوگوں کے لیے احکام ہیں۔ یہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ ہے کوئی مذاق کی بات نہیں۔ اس کی وجہ سے نفس ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ اور علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے اور بار بار پڑھے جانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اور اس کے معانی کے اسرار و عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ جو کوئی اس کو چھوڑ دیتا ہے بے رحمی کی وجہ سے تو خدا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت کو تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے گمراہ کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ اور یہ نعمت اور حکمت سے بھرپور ہے۔ اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ جو کوئی اس پر عمل کرتا ہے وہ اجر پاتا ہے، اور جو اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کی طرف بلاتا ہے وہ سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ اے اعور اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

(۳۰۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ،قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَةِ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ ،وَهُوَ النُّورُ الْبَيِّنُ ،وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ ، عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ ، وَنَجَاةٌ لِمَنْ تَبِعَهُ ،لَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ ، وَلَا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، وَلَا يَخْلَقُ عن كَثْرَةِ الرَّدِّ. (حاکم ۵۵۵)

(۳۰۶۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے، پس تم اپنی طاقت کے بقدر اللہ کے دستر خوان سے سیکھو۔ یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، اور یہ واضح اور روشن نور ہے، اور شفا دینے والا اور نفع پہنچانے والا ہے، حفاظت کا ذریعہ ہے اس شخص کے لیے جو اسے مضبوطی سے پکڑ لے، اور نجات کا ذریعہ ہے اس شخص کے لیے جو اس کی تعلیمات کی پیروی کرے، یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے سیدھا کیا جائے، یہ عیب دار نہیں ہوتا کہ اس کا عیب دور کیا جائے اور اس کے معانی کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور بار بار پڑھے جانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔

(۳۰۶۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : خَرَجَ جُنْدَبٌ

الْبَجَلِيُّ فِي سَفَرٍ لَهُ ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَكَانِ الَّذِي يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ: أَيْ قَوْمِ ، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَالْزَمُوهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِنَّهُ نُورٌ بِاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَهُدًى بِالنَّهَارِ.

(۳۰۶۳۱) قبیلہ بجیلہ کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ حضرت جندب بَجَلی رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی قوم کے بھی کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایسی جگہ میں پہنچے کہ بعض لوگ بعض کو الوداع کہنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑلو۔ یہ قرآن لازم ہے تم پر کہ اس کو لازم پکڑو۔ وہ شخص جو تکلیف اور فاقہ میں ہے یہ قرآن اس کے لیے اندھیری رات میں روشنی کا ذریعہ ہے اور عین ہدایت کا ذریعہ ہے۔

(۳۰۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيُّ: اتَّبِعْ هَذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَهْدِيكَ.

(۳۰۶۳۲) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری الطائی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اس قرآن کی پیروی کرو بے شک یہ تمہیں ہدایت دے گا۔

(۳۰۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ فَاشْغَلُوهَا بِالْقُرْآنِ ، وَلا تَشْغَلُوهَا بِغَيْرِهِ.

(۳۰۶۳۳) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ دل خالی برتن ہیں پس تم ان کو قرآن کے ساتھ مصروف رکھو اور اس کے علاوہ کسی چیز میں مصروف مت کرو۔

(۳۰۶۳۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ الله فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ ، فَهُوَ آمِنٌ.

(۳۰۶۳۴) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے جو شخص اس دعوت میں داخل ہو گیا پس وہ محفوظ و مامون ہے۔

(۳۰۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شِهَابٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ ،تُعْرَفُوا بِهِ ،وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ.

(۳۰۶۳۵) حضرت شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کتاب اللہ کو سیکھو اس کے ذریعہ پہچانے جاؤ گے، اور اس پر عمل کرو گے تو اس کے اہل میں سے بن جاؤ گے۔

(۳۰۶۳۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا أَو كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا ، أَوْ كَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا ،فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ ، وَلا يَتَّبِعْكُمُ الْقُرْآنُ ،فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطْ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ يَتَّبِعْهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ

فِی جَھَنَّمَ.

(۳۰۶۳۶) حضرت ابو کنانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن تمہارے لیے نصیحت ہے یا تمہارے لیے باعث اجر ہے یا تم پر بوجھ ہے، پس تم قرآن کی پیروی کرو اور قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ اس لیے کہ جو قرآن کی پیروی کرتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے جنت کے باغات میں داخل ہو جاتا ہے، اور جس شخص کے پیچھے قرآن لگتا ہے۔ تو وہ اسے گردن کے پچھلے حصہ سے دھکیلتا ہے اور اس کو جہنم میں پھینک دیتا ہے۔

(۳۰۶۳۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَخْنَسُ بْنُ أَبِي الأَخْنَسِ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْمُرَادِيِّ ، قَالَ: شَهِدْت ابْنَ مَسْعُودٍ وَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: الْزَمُوا الْقُرْآنَ وَتَمَسَّكُوا بِهِ ، حَتَّى جَعَلَ يَقْبِضُ عَلَى يَدَيْهِ جَمِيعًا كَأَنَّهُ أَخَذَ بِسَبَبِ شَيْءٍ.

(۳۰۶۳۷) حضرت زبید المرادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! قرآن کو لازم پکڑو اور اس کے مضبوطی سے تھام لو، یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ دبوچ لیا گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسی کو پکڑا ہوا ہے۔

(۳۰۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: مَرَّتْ بِعِيسَى امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ: طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، قَالَ: فَقَالَ: عِيسَى طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۰۶۳۸) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک عورت پر سے ہوا تو اس عورت نے کہا: خوشخبری ہے اس پیٹ کے لیے جس نے تیرا بوجھ اٹھایا اور خوش خبری ہے اس پستان کے لیے جس نے تجھے دودھ پلایا: راوی کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے قرآن کو پڑھا اور اس کی تعلیمات کی پیروی کی۔

(۳۰۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصل عَنْ إِبْرَاهِيم قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۰۶۳۹) حضرت واصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کا گزر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس سے ہوا، پھر آگے راوی نے ماقبل جیسی حدیث ذکر فرمائی۔

(۳۰۶۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بِنْتِ حَسَّانَ قَالَتْ: سَمِعْت أَنَسًا يَقُولُ: ﴿فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ ، قَالَ: الْقُرْآنُ.

(۳۰۶۴۰) حضرت مغیرہ بنت حسان رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا! یقیناً اس نے تھام لیا ایک مضبوط سہارا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مضبوط سہارے سے مراد قرآن ہے۔

(۳۰۶۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَقْرَإِ

الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ.

(۳۰۶۴۱) حضرت مرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ قرآن پڑھے کیونکہ اس میں پہلے اور بعد کے لوگوں کا علم ہے۔

(۳۰۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ.

(۳۰۶۴۲) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا: دو شفا دینے والی چیزوں کو لازم پکڑ لو۔ قرآن اور شہد۔

(۳۰۶۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأحوص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، وَالْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ.

(۳۰۶۴۳) حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: شہد میں ہر بیماری کی شفا ہے، اور قرآن میں شفاء ہے سینوں میں پائے جانے والے وسوسوں کے لیے۔

(۳۰۶۴۴) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (شِفَاءٌ لِلنَّاسِ) قَالَ: الشِّفَاءُ فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۴۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے ارشاد فرمایا: آیت کا ترجمہ: لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ فرمایا: قرآن میں شفا ہے۔

(۱۷) فِي البيتِ الّذِي يقرأ فِيهِ القرآن

اس گھر کا بیان جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہو

(۳۰۶۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْبَيْتُ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الْبَيْتِ الْخَرِبِ الَّذِي لاَ عَامِرَ لَهُ.

(۳۰۶۴۵) حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی اس ویران گھر کی مانند ہے جس کو آباد کرنے والا کوئی نہیں۔

(۳۰۶۴۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: الْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ تَحْضُرُهُ الْمَلاَئِكَةُ وَتَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ وَيَتَّسِعُ بِأَهْلِهِ وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ ، وَالْبَيْتُ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ ، وَتَخْرُجُ مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَيَضِيقُ بِأَهْلِهِ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ.

(۳۰۶۴۶) حضرت عباد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے

فرشتے وہاں حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور اس کے گھر والوں میں کشادگی ہوتی اور خیر کی کثرت ہو جاتی ہے، اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی، شیاطین وہاں موجود ہوتے ہیں اور فرشتے اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور گھر والوں میں تنگی ہوتی ہے اور خیر کی قلت ہوتی ہے۔

(٣٠٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ البيت الَّذِي صَفِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۳۰۶۴۷) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود ؓ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک گھروں میں سے خالی گھر تو وہ ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے خالی ہو۔

(٣٠٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ: إِنَّ الْبُيُوتَ الَّتِي يُقْرَأُ فِيهَا الْقُرْآنُ لَتُضِيءُ لأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ السَّمَاءُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، قَالَ: وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ لَيَضِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَتَنْفِرُ مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ لَبَيْتٌ صَفِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۳۰۶۴۸) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سابط ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ گھر جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے وہ آسمان والوں کے لیے ستاروں جیسے چمکتے ہیں، اور فرمایا اور بے شک وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی تو اس کے رہنے والوں پر تنگی کر دی جاتی ہے۔ اور شیاطین وہاں حاضر ہو جاتے ہیں اور فرشتے اس گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور بے شک گھروں میں سے خالی گھر تو وہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

(٣٠٦٤٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَرَأَ فِي زَوَايَاهُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

(۳۰۶۴۹) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ جب گھر میں داخل ہوتے اس کے کونوں میں آیت الکرسی کی تلاوت فرماتے۔

(٣٠٦٥٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الْبَيْتُ إِذَا تُلِيَ فِيهِ كِتَابُ اللهِ اتَّسَعَ بِأَهْلِهِ وَكَثُرَ خَيْرُهُ وَحَضَرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَخَرَجَتْ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ ، وَالْبَيْتُ إِذَا لَمْ يُتْلَ فِيهِ كِتَابُ اللهِ ضَاقَ بِأَهْلِهِ ، وَقَلَّ خَيْرُهُ ، وَحَضَرَتْهُ الشَّيَاطِينُ.

(۳۰۶۵۰) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرمایا کرتے تھے: جس گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر کے رہنے والوں پر وسعت کر دی جاتی ہے، اور خیر کی کثرت ہوتی ہے۔ اور فرشتے وہاں حاضر ہو جاتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہیں کی جاتی اس کے گھر والوں پر تنگی کر دی جاتی ہے۔ اور خیر کی قلت ہو جاتی ہے۔ اور شیاطین وہاں حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۱۸) التنطّع فِی القِراءۃِ

تلاوت میں تکلف کرنے کا بیان

(۳۰۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَفْص ، عَنِ الأَعْمَش ، عَن شقيق ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنِّي قَدْ تَسَمَّعْتُ إِلَى الْقَرَأَةِ فَوَجَدْتهم مُتَقَارِبِينَ فَاقْرَؤُوهُ كَمَا عَلِمْتُمْ ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالاخْتِلافَ زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: إِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِ أَحَدِكُمْ هَلُمَّ وَتَعَالَ.

(۳۰۶۵۱) حضرت شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا! میں نے کچھ تلاوت کرنے والوں کوغور سے سنا تو میں نے ان کو باہم قریب پایا۔ پس جیسے تمہیں سکھایا گیا ویسے پڑھو۔ اور تکلف اور اختلاف سے بچو۔

ابو معاویہ ؒ نے یہ اضافہ کیا ہے! یہ باہمی قرب تو تم میں سے کسی ایک کے ایسے قول کی طرح ہے هلم اور تعال یعنی دونوں کا معنی ہے آؤ۔

(۳۰۶۵۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ صِبْيَانِيَّةً وَلا تَنَطَّعُوا فِيهِ.

(۳۰۶۵۲) حضرت اسماعیل بن عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو بچگانہ انداز میں پڑھو۔ اور اس میں تکلف اختیار مت کرو۔

(۳۰۶۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَن حَكِيمٍ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ أَقْرَأَ النَّاسِ الْمُنَافِقُ الَّذِي لَا يَدَعُ وَاوًا ، وَلا أَلِفًا ، يَلْفِت كَمَا تَلْفِت الْبَقَرُ أَلْسِنَتَهَا ، لَا يُجَاوِزُ تَرْقُوَتَهُ.

(۳۰۶۵۳) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً لوگوں میں سے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا منافق ہے جو نہ کسی الف کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی واؤ کو۔ وہ منہ کو ایسے موڑتا ہے جیسے گائے اپنی زبان کو موڑتی ہے۔ اور قرآن اس کے حلق سے تجاوز نہیں کرتا۔

(۳۰۶۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَن فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِّمُوا الصَّبِيَّ الْقُرْآنَ حَتَّى يَعْقِلَ.

(۳۰۶۵۴) حضرت فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: صحابہ ؓ ناپسند کرتے تھے بچہ کو قرآن سکھانا یہاں تک کہ وہ عقلمند ہو جائے۔

(۱۹) فِي القرآنِ إذا اشتبه

قرآن میں جب کوئی امر غیر واضح ہو

(۳۰۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمُنْقِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَن أُبَيٍّ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ مَا اسْتَبَانَ مِنْهُ فَاعْمَلْ بِهِ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ فَآمِنْ بِهِ، وَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ.

(۳۰۶۵۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی ؓ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ کی جو چیز واضح ہے اس پر عمل کرو۔ اور جو چیز تم پر غیر واضح ہو اس پر ایمان لاؤ اور اس کو علم والے کو سونپ دو۔

(۳۰۶۵٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ لِلْقُرْآنِ مَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيقِ، فَمَا عَرَفْتُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ فَذَرُوهُ.

(۳۰۶۵٦) حضرت زبید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے لیے بھی نشان ہیں جیسا کہ راستہ کے نشان ہوتے ہیں۔ پس جو تمہیں سمجھ آ جائے اس کو مضبوطی سے تھام لو اور جو تم پر واضح نہ ہو تو اس کو چھوڑ دو۔

(۳۰۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَن بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ: اضْطَرُّوا هَذَا الْقُرْآنَ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ.

(۳۰۶۵۷) حضرت ربیع بن خثیم ؒ نے فرمایا: جو چیز قرآن میں سے تم پر مشتبہ ہو جائے اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔

(۳۰۶۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَن شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَن مُعَاذٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَّا الْقُرْآنُ فَمَنَارٌ كَمَنَارِ الطَّرِيقِ، لَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَلا تَسْأَلُوا عَنْهُ أَحَدًا، وَمَا شَكَكْتُمْ فِيهِ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمه.

(۳۰۶۵۸) حضرت عبد اللہ بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نے ارشاد فرمایا: باقی قرآن کے لیے بھی واضح نشان ہیں جیسا کہ راستہ کے نشان ہوتے ہیں جو کسی پر بھی مخفی نہیں ہوتے۔ پس جو کچھ تمہیں اس میں سے سمجھ آ جائے تو اس کے بارے میں کسی سے مزید سوال مت کرو، اور جو چیز تمہیں شک میں ڈالے تو اس کو علم والے کی طرف سونپ دو۔

(۲۰) فِي الماهرِ بالقرآنِ

قرآن میں ماہر ہونے والے کی فضیلت کا بیان

(۳۰۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَن قَتَادَةَ، عَن زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَن سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ

الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِی یَقْرَؤُهُ وَهُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْهِ لَهُ أَجْرَانِ. (بخاری ۴۹۳۷۔ مسلم ۲۴۴)

(۳۰۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اس حال میں کہ وہ ماہر ہے وہ ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں اور نیکوکار ہیں اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہو اور اس کو پڑھنے میں دقت اُٹھاتا ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

(۳۰۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ: الَّذِی یَهُونُ عَلَیْهِ الْقُرْآنُ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ ، وَالَّذِی یَنْفَلِتُ مِنْهُ وَیَشُقُّ عَلَیْهِ لَهُ عِنْدَ اللهِ أَجْرَانِ.

(۳۰۶۶۰) حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس پر قرآن پڑھنا آسان ہو وہ ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں، اور جو اس کو مشقت سے پڑھتا ہے اور دقت اُٹھاتا ہے۔ اس کے لیے اللہ کے پاس دوہرا اجر ہے۔

(۳۱) فِی الرَّجلِ إذا ختم ما یصنع

جب آدمی قرآن ختم کرے تو وہ کیا کرے؟

(۳۰۶۶۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ کَانَ إِذَا خَتَمَ جَمَعَ أَهْلَهُ.

(۳۰۶۶۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے تمام گھر والوں کو اکٹھا کرتے دعا کے لیے۔

(۳۰۶۶۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: یُذْکَرُ ، أَنَّهُ یُصَلَّی عَلَیْهِ إِذَا خَتَمَ.

(۳۰۶۶۲) حضرت مسعر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یوں ذکر کیا جاتا ہے کہ قرآن ختم ہونے پر دعا کی جائے۔

(۳۰۶۶۳) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ: کَانَ مُجَاهِدٌ ، وَعَبْدَةُ بْنُ أَبِی لُبَابَةَ وَنَاسٌ یَعْرِضُونَ الْمَصَاحِفَ ، فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِی أَرَادُوا أَنْ یَخْتِمُوا أَرْسَلُوا إِلَیَّ وَإِلَی سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ فَقَالُوا: إِنَّا کُنَّا نَعْرِضُ الْمَصَاحِفَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْیَوْمَ فَأَحْبَبْنَا أَنْ تَشْهَدُونَا ، إِنَّهُ کَانَ یُقَالُ: إِذَا خُتِمَ الْقُرْآنُ نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عِنْدَ خَاتِمَتِهِ ، أَوْ حَضَرَتِ الرَّحْمَةُ عِنْدَ خَاتِمَتِهِ.

(۳۰۶۶۳) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبدہ بن ابولبابہ رحمۃ اللہ علیہ اور لوگ قرآن پڑھا کرتے تھے۔ پس جس دن وہ لوگ قرآن کو مکمل کرنے کا ارادہ کرتے تو میری طرف اور حضرت سلمہ بن کھیل کی طرف قاصد بھیج کر ہمیں بلاتے، اور فرماتے! ہم نے قرآن پڑھے ہیں پس ہمارا آج ختم کرنے کا ارادہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ بھی ہمارے پاس حاضر ہوں۔ اس لیے کہ کہا جاتا ہے۔ جب قرآن ختم کیا جاتا ہے تو اس کے ختم ہونے کے وقت رحمت اترتی ہے، یا فرمایا: اس کے ختم ہونے کے

وقت رحمت حاضر ہوتی ہے۔

(٣٠٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَلاثٍ ، وَيُصْبِحُ الْيَوْمَ الَّذِي يَخْتِمُ فِيهِ صَائِمًا.

(۳۰۶۶۴) حضرت عوام بن حوشب رایٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب بن رافع رایٹیلا تین دنوں میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔اور جس دن ختم فرماتے تو اس دن صبح روزے کی حالت میں کرتے تھے۔

(٣٠٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۶۵) حضرت حکم رایٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رایٹیلا نے ارشاد فرمایا: ختم قرآن کے موقع پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

(٣٠٦٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَ الْقُرْآنَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۰۶۶۶) ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رایٹیلا کا جب قرآن ختم کرنے کا ارادہ ہوتا تو اگر دن کا آخری حصہ ہوتا تو اسے شام تک مؤخر فرما دیتے۔اور جب ختم کرنے کا ارادہ ہوتا اور رات کا آخری حصہ ہوتا تو اسے صبح تک مؤخر کر دیتے۔

(٢٢) مَنْ قَالَ يشفع القرآن لِصاحِبِهِ يوم القِيامةِ

جو کہے: قرآن اپنے پڑھنے والے کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا

(٣٠٦٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: يُمَثَّلُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلاً فَيُؤْتَى بِالرَّجُلِ قَدْ حَمَلَهُ فَخَالَفَ فِي أَمْرِهِ فَيَتَمَثَّلُ خَصْمًا لَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَمَّلْتَه إِيَّايَ فَشَرُّ حَامِلٍ تَعَدَّى حُدُودِي وَضَيَّعَ فَرَائِضِي ، وَرَكِبَ مَعْصِيَتِي وَتَرَكَ طَاعَتِي ، فَمَا يَزَالُ يَقْذِفُ عَلَيْهِ بِالْحُجَجِ حَتَّى يُقَالَ: فَشَأْنُك بِهِ ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ ، فَمَا يُرْسِلُهُ حَتَّى يَكُبَّهُ عَلَى صَخْرَةٍ فِي النَّارِ ، وَيُؤْتَى بِرَجُلٍ صَالِحٍ قَدْ كَانَ حَمَلَهُ وَحَفِظَ أَمْرَهُ فَيَتَمَثَّلُ خَصْمًا دُونَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَمَّلْتَه إِيَّايَ فَخَيْرُ حَامِلٍ ، حَفِظَ حُدُودِي وَعَمِلَ بِفَرَائِضِي وَاجْتَنَبَ مَعْصِيَتِي وَاتَّبَعَ طَاعَتِي ، فَمَا يَزَالُ يَقْذِفُ لَهُ بِالْحُجَجِ حَتَّى يُقَالَ: شَأْنُك بِهِ ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَمَا يُرْسِلُهُ حَتَّى يُلْبِسَهُ حُلَّةَ الإِسْتَبْرَقِ وَيَعْقِدَ عَلَيْهِ تَاجَ الْمُلْكِ وَيَسْقِيَهُ كَأْسَ الْخَمْرِ.

(۳۰۶۶۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن قرآن کو ایک آدمی کی شکل دی جائے گی پھر حامل قرآن کو لایا جائے گا۔جس نے اس کے حکم کی مخالفت کی پھر وہ اس کے مدمقابل خصم کی شکل اختیار کرے گا اور کہے گا: اے میرے رب! آپ نے اس پر میری ذمہ داری ڈالی پس بہت برا ذمہ دار ہے! اس نے

میری حدود کی خلاف ورزی کی۔ اور میرے فرائض کو ضائع کیا۔ اور میری نافرمانی کرتا رہا۔ اور میری اطاعت کو چھوڑ دیا، پس وہ مسلسل اس کے خلاف دلائل بیان کرے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا۔ تو نے ٹھیک بیان کیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اوندھے منہ جہنم میں ایک چٹان پر پھینک دے گا۔

اور ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جس نے اس کی ذمہ داری اُٹھائی اور اس کے حکم کی حفاظت کی، پھر قرآن اس کے حق میں خصم کی شکل اختیار کرے گا، اور کہے گا! اے میرے رب! تو نے اس پر میری ذمہ داری ڈالی پس بہت اچھا ذمہ دار ہے: اس نے میری حدود کی حفاظت کی اور میرے فرائض پر عمل کیا۔ اور میری نافرمانی سے اجتناب کیا۔ اور میرے حکم کی پیروی کی، پس وہ مسلسل اس کے حق میں دلائل بیان کرتا رہے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا، تو نے ٹھیک بیان کیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا۔ پھر اس کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس کو نفیس قسم کا جوڑا پہنائے گا۔ اور اس کے سر پر بادشاہ کا تاج رکھے گا۔ اور اسے شراب کا پیالہ پلائے گا۔

(۳۰۶۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ بحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْته يَقُولُ: إنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُك ، فَيَقُولُ لَهُ: أَنَا صَاحِبُك الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُك فِي الْهَوَاجِرِ ، وَأَسْهَرْت لَيْلَك ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ ، وَإِنَّك الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ ، قَالَ: فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ ، لاَ يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا ، فَيَقُولاَنِ: بِمَ كُسِينَا هَذَا ؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمَا: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا ، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ ، أَوْ تَرْتِيلاً.

(ابن ماجہ ۳۷۸۱۔ احمد ۳۵۲)

(۳۰۶۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا تو میں نے آپ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: قرآن قیامت کے دن دبلے آدمی کی صورت میں اپنے ساتھی سے ملے گا جب اس کی قبر پھٹے گی۔ اسے کہے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ شخص کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا پھر وہ اس شخص کو کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں جس نے تجھے شدید گرمی میں پیاسا رکھا اور تیری راتوں میں تجھے جگایا۔ اور یقیناً ہر تاجر کو اس کی تجارت کا نفع ملتا ہے۔ لہٰذا تجھے آج تجارت کا نفع ملے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت دے دی جائے گی، اور اس کے بائیں ہاتھ میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی دے دی جائے گی۔ اور اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ اور اس کے والدین کو دو خوبصورت جوڑے پہنائے جائیں گے۔ جس کا ساری دنیا والے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ دونوں کہیں گے۔ کس وجہ سے ہمیں یہ کپڑے پہنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ان دونوں سے کہا جائے گا! تمہارے بچہ کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھو اور جنت کے درجوں اور اس کے بالا خانوں میں چڑھتے جاؤ۔ پس وہ جب تک پڑھتا رہے گا آہستہ ہو یا تیز وہ بلند ہوتا رہے گا۔

(۳۰۶۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حدَّثَنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ: يُمَثَّلُ الْقُرْآنُ لِمَنْ كَانَ يَعْمَلُ بِهِ فِي الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَحْسَنِ صُورَةٍ رَآهَا وَأَحْسَنِهَا وَجْهًا وَأَطْيَبِهَا رِيحًا فَيَقُومُ بِجَنْبِ صَاحِبِهِ فَكُلَّمَا جَائَهُ رَوْعٌ هَدَّأَ رَوْعَهُ وَسَكَّنَهُ وَبَسَطَ لَهُ أَمَلَهُ فَيَقُولُ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ ، فَمَا أَحْسَنَ صُورَتَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَك، فَيَقُولُ لَهُ: أَمَا تَعْرِفُنِي: تَعَالَ ارْكَبْنِي ، فَطَالَمَا رَكِبْتُك فِي الدُّنْيَا ، أَنَا عَمَلُك ، إنَّ عَمَلَك كَانَ حَسَنًا ، فَتَرَى صُورَتِي حَسَنَةً ، وَكَانَ طَيِّبًا فَتَرَى رِيحِي طَيِّبَةً ، فَيَحْمِلُهُ فَيُوَافِي بِهِ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ: يَا رَبِّ هَذَا فُلاَنٌ وَهُوَ أَعْرَفُ بِهِ مِنْهُ قَدْ شَغَلْته فِي أَيَّامِهِ فِي حَيَاتِهِ فِي الدُّنْيَا ، أَظْمَأْت نَهَارَهُ وَأَسْهَرْت لَيْلَهُ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، فَيُوضَعُ تَاجُ الْمُلْكِ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيُكْسَى حُلَّةَ الْمُلْك ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ كُنْت أَرْغَبُ لَهُ عَنْ هَذَا وَأَرْجُو لَهُ مِنْك أَفْضَلَ مِنْ هَذَا ، فَيُعْطَى الْخُلْدَ بِيَمِينِهِ وَالنِّعْمَةَ بِشِمَالِهِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إنَّ كُلَّ تَاجِرٍ قَدْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ تِجَارَتِهِ ، فَيُشَفَّعُ فِي أَقَارِبِهِ ، وَإِذا كَانَ كَافِرًا مُثِّلَ لَهُ عَمَلُهُ فِي أَقْبَحِ صُورَةٍ رَآهَا ،وَأَنْتَنَهُ ،فَكُلَّمَا جَائَهُ رَوْعٌ زَادَهُ رَوْعًا فَيَقُولُ: قَبَّحَك اللَّهُ مِنْ صَاحِبٍ فَمَا أَقْبَحَ صُورَتَكَ، وَمَا أَنْتَنَ رِيحَك ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ: أَمَا تَعْرِفُنِي ، أَنَا عَمَلُك ، إنَّه كَانَ قَبِيحًا فَتَرَى صُورَتِي قَبِيحَةً ، وَكَانَ مُنْتِنًا فَتَرَى رِيحِي مُنْتِنَةً ، فَيَقُولُ: تَعَالَ حتى أَرْكَبُك ، فَطَالَمَا رَكِبْتنِي فِي الدُّنْيَا ، فَيَرْكَبُهُ فَيُوَافِي بِهِ اللَّهَ فَلا يُقِيمُ لَهُ وَزْنًا.

(۳۰۶۶۹) حضرت عثمان بن حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں قرآن کے احکامات پر عمل کرتا تھا قیامت کے دن اس کے قرآن پڑھنے کو ایک خوبصورت چہرے والے کی شکل دے دی جائے گی جس کو وہ شخص دیکھ سکے گا۔ وہ چہرے کے اعتبار سے خوبصورت ترین ہوگا اور خوشبو کے اعتبار سے پاکیزہ ترین ہوگا۔ پھر وہ قرآن اپنے ساتھی کے پہلو میں کھڑا ہو جائے گا۔ اور جو بھی خوف زدہ کرنے والی چیز اس کے پاس آئے گی وہ اس کے خوف کو دور کرے گا اور اس کو تسکین پہنچائے گا۔ اور اس کے لیے اس کی امید کو کشادہ کرے گا۔ وہ شخص اس کو کہے گا! اللہ اس ساتھی کو بہترین جزا دے۔ تیری صورت کتنی حسین ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے؟! تو وہ قرآن اس کو کہے گا! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ آ و مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ پس دنیا میں میں تجھ پر سوار تھا اور میں تیرا عمل تھا۔ یقیناً تیرا عمل اچھا تھا اس لیے تو نے آج میری اچھی شکل دیکھی۔ اور تیری عمل پاکیزہ تھا اس لیے آج تو نے میری پاکیزہ خوشبو دیکھی۔

پھر وہ اس شخص کو سوار کرے گا اور اپنے رب کے پاس لے جائے گا اور کہے گا: اے میرے رب! یہ فلاں شخص ہے۔ حالانکہ اللہ اس سے زیادہ اس کو پہچانتے ہیں۔ تحقیق میں نے اس کو دنیا کی زندگی میں مصروف رکھا۔ میں نے اس کو دن میں پیاسا رکھا۔ اور میں نے رات کو اس کو جگایا۔ پس آپ اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول کیجیے۔ پھر اس شخص کے سر پر بادشاہ کا تاج

پہنا دیا جائے گا۔ اور اسے بادشاہ کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا! اے میرے رب! میں اس سے کہیں زیادہ اس کو مرغوب تھا۔ اور میں تجھ سے اس شخص کے لیے اس سے بھی زیادہ فضل کی امید کرتا ہوں تو پھر اس شخص کے دائیں ہاتھ میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی عطا کر دی جائے گی، پھر وہ قرآن کہے گا: اے میرے رب! یقیناً ہر تاجر اپنی تجارت کا نفع اپنے گھر والوں کو بھی دیتا ہے۔ پھر اس شخص کے رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اور جب کوئی شخص کافر ہو تو اس صورت میں اس کے عمل کو بدترین شکل والے آدمی کی صورت دے دی جاتی ہے جسے وہ دیکھ سکے گا، اور جس کی بو انتہائی بدبودار ہو گی۔ پس جب بھی کوئی خوف زدہ کرنے والی چیز اس کے پاس آتی ہے تو یہ اس کے خوف میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ پھر کافر شخص کہے گا! اللہ تجھ جیسے ساتھی کو مزید برا کرے تو کتنا بدصورت شکل والا اور کتنی بری بدبو والا ہے؟! پھر وہ کہے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ یقیناً میں تیرا عمل ہوں۔ بے شک تیرا عمل برا تھا اس لیے تو مجھے بدصورت دیکھ رہا ہے، اور تیرا عمل بدبودار تھا اس لیے تو بھی مجھے انتہائی بدبودار شکل میں دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ کہے گا! آؤ یہاں تک کہ میں تم پر سوار ہوں پس تو دنیا میں مجھ پر سوار تھا۔ پھر وہ اس شخص پر سوار ہو کر اسے اللہ کے سامنے لے جائے گا اور وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔

(۳۰۶۷۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: نِعْمَ الشَّفِيعُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: يَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَمْنَعُهُ شَهْوَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَأَكْرِمْهُ ، قَالَ: فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيُحَلَّى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيَرْضَى مِنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَى اللهِ عَنْهُ شَيْءٌ. (ترمذی ۲۹۱۵)

(۳۰۶۷۰) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن بہترین شفاعت کرنے والا ہو گا قیامت کے دن، راوی کہتے ہیں: قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو دنیا میں نفسانی شہوات سے روکے رکھا پس تو اس کا اعزاز و اکرام فرما۔ پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ پھر اس شخص کو عزت و شرافت کے زیور پہنائے جائیں گے، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ تو پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ تو اللہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ اور اللہ کی رضا کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

(۳۰۶۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: يَشْفَعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُكْسَى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ ، قَالَ: فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ ، فَيَقُولُ: رِضَايَ.

(۳۰۶۷۱) حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن اپنے پڑھنے والے کے حق میں

شفاعت کرے گا، پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا لباس پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: میرے رب! اور اضافہ فرما۔ پھر وہ اس پڑھنے والے کی بارہا خوبیاں بیان کرے گا، راوی فرماتے ہیں: پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا تاج پہنایا دیا جائے گا۔ پھر وہ قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما: بے شک وہ شخص تو ایسا اور ایسا تھا، پس اللہ فرمائیں گے: وہ میری رضا کا حقدار ہو گیا۔

(٣٠٦٧٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ: الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ جَعَلْتَنِي فِي جَوْفِهِ فَأَسْهَرْت لَيْلَهُ وَمَنَعْته من كَثِيرٍ مِنْ شَهَوَاتِهِ ، وَلِكُلِّ عَامِلٍ مِنْ عَمَلِهِ عِمَالَةٌ ، فَيُقَالُ لَهُ ابْسُطْ يَدَك ، قَالَ فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَان الله ، فَلا سَخَطٌ عَلَيْهِ بَعْدَهُ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَهْ ، قَالَ: فَيُرْفَعُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.

(٣٠٦٧٢) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرے گا، کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا پس میں نے اس کو رات میں جگایا، اور میں نے اسے بہت سی خواہشات سے روکے رکھا۔ اور ہر مزدور کے لیے اس کے کام کی مزدوری ہوتی ہے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا! اپنا ہاتھ پھیلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس کے ہاتھ کو اللہ کی رضا اور خوشنودی سے بھر دیا جائے گا جس کے بعد وہ کبھی ناراض نہیں ہو گا، پھر اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ پھر ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، اور ایک نیکی کا ہر آیت کے ساتھ مزید اضافہ کیا جائے گا۔

(٣٠٦٧٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ: قَالَ مَنْصُورٌ: حُدِّثْت عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِهِ حَتَّى إذَا انْتَهَيَا إِلَى رَبِّهِمَا قَالَ الْقُرْآنُ: يَا رَبِّ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَامِلٍ إِلاَّ لَهُ مِنْ عِمَالَتِهِ نَصِيبٌ ، وَإِنَّك جَعَلْتَنِي فِي جَوْفِهِ فَكُنْت أَنْهَاهُ عَن شَهَوَاتِهِ ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: ابْسُطْ يَمِينَك ، قَالَ: فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: ابْسُطْ شِمَالَك ، فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ ، فَلا يَسْخَطُ الله عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا.

(٣٠٦٧٣) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والے کے سامنے جوان مرد کی شکل میں آئے گا یہاں تک کہ دونوں اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، قرآن کہے گا: اے پروردگار! بے شک ہر مزدور کے لیے اس کی مزدوری کے عوض اجرت ملتی ہے، اور یقیناً تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا پس میں نے اس کو خواہشات سے باز رکھا، راوی فرماتے ہیں: پس اس شخص کو کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ کشادہ کر پس اس کو اللہ کی رضامندی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس شخص کو کہا جائے گا، اپنا بایاں ہاتھ کشادہ کر پھر اس کو اللہ کی رضامندی و خوشنودی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس کے بعد اللہ اس پر کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمائیں گے۔

(٣٠٦٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ ، قَالَ: الَّذِينَ يَجِيئُونَ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتُمُونَا قَدِ اتَّبَعْنَا مَا فِيهِ.

(۳۰۶۷۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے اللہ کے اس قول (اور وہ شخص جو لایا سچی بات اور اس کی تصدیق کی) کے بارے میں فرمایا: وہ لوگ جو قیامت کے دن قرآن لائیں گے، اور کہیں گے: یہ ہے وہ چیز جو آپ نے ہمیں عطا کی۔ تحقیق ہم نے اس میں بیان کردہ تعلیمات کی اتباع کی۔

(۳۰۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبِیدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ: یُقَالُ: إِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ.

(۳۰۶۷۵) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان ؒ نے ارشاد فرمایا: کہا جاتا ہے: قرآن ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے، اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔

(۳۰۶۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: یَجِیءُ الْقُرْآنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَیَكُونُ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ ، أَوْ یَشْهَدُ عَلَیْهِ فَیَكُونُ سَائِقًا لَهُ إِلَى النَّارِ.

(۳۰۶۷۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن آئے گا اور اپنے ساتھی کے حق میں شفاعت کرے گا پس وہ اس کا راہنما بن جائے گا جنت کی طرف یا پھر قرآن اس کے برخلاف گواہی دے گا پس وہ اس کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والا ہوگا۔

(۳۰۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ زُبَیْدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ ومَاحِلٌ مُصَدَّقٌ ، فَمَنْ جَعَلَهُ إِمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَادَهُ إِلَى النَّارِ.

(بزار ۱۲۲۔ ابن حبان ۱۲۲)

(۳۰۶۷۷) حضرت زبید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔ پس جو شخص اس کو اپنا راہنما بناتا ہے تو یہ اس کی جنت کی طرف قیادت کرتا ہے اور جو شخص اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتا ہے یہ اس کی جہنم کی طرف قیادت کرتا ہے۔

(۲۲) مَنْ قَالَ یُقَالُ لِصاحِبِ القرآنِ اقرأ وارقه

حافظ سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا

(۳۰۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، أَوْ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ شَكَّ الأَعْمَشُ ، قَالَ: یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: یَوْمَ الْقِیَامَةِ اقْرَأْ وَارْقَهْ ، فإن مَنْزِلَك عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ تَقْرَؤُهَا.

(۳۰۶۷۸) حضرت ابو صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید ؓ نے یا حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حافظ قرآن کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا۔ پس بے شک تیرا درجہ وہی ہے جہاں آخری

آیت پر پہنچے۔

(۳۰۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ: وَرَتِّلْ كَمَا كُنْت تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا. (ابو داؤد ۱۴۵۹۔ ترمذی ۲۹۱۴)

(۳۰۶۷۹) حضرت زر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: راوی نے ماقبل جیسا مضمون ذکر کیا، مگر اس جملہ کا اضافہ کیا: اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔

(۳۰۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَارْقَهْ فِي الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْت تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَك من الدَّرَجَاتِ عِنْدَ آخِرِ مَا تَقْرَأُ.

(۳۰۶۸۰) حضرت زر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن سے کہا جائے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات میں چڑھتا جا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بے شک تیرا درجہ وہی ہے جہاں تو آخری آیت پر پہنچے۔

(۳۰۶۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: يُقَالُ: اقْرَأْ وَارْقَهْ ، قَالَ: فَيُرْفَعُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.

(۳۰۶۸۱) حضرت عمرو بن مرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا، راوی فرماتے ہیں: پس ہر آیت کے بدلے ایک درجہ بلند کیا جائے گا: اور ہر آیت کے ساتھ مزید ایک نیکی بڑھائی جائے گی۔

(۳۰۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِّمُوا أَوْلادَكُمْ وَأَهَالِيكُمَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ مَنْ كُتِبَ لَهُ مِنْ مُسْلِمٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالا لَهُ: اقْرَأْ وَارْتَقِ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْزِلانِهِ حَيْثُ انْتَهَى عِلْمُهُ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۸۲) حضرت ابوالضحیٰ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن قیس ریشید فرمایا کرتے تھے، اے لوگو! اپنے بچوں اور گھر والوں کو قرآن سکھاؤ۔ پس جس مسلمان کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے تو یہ اس کو جنت میں داخل کرائے گا، دو فرشتے اس کے پاس آئیں گے پس اس کی حفاظت کریں گے، وہ دونوں اس سے کہیں گے: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اس کو اتاریں گے اس جگہ جہاں اس کا قرآن کا علم مکمل ہو جائے گا۔

(٢٤) من قرأ القرآن على عهدِ النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں قرآن کی تلاوت کی

(٣٠٦٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَرَأَهُ مُعَاذٌ وَأُبَيٌّ وَسَعْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری ۳۸۱۰۔ مسلم ۱۹۱۴)

(۳۰۶۸۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت معاذ ؓ اور حضرت ابی ؓ اور حضرت سعد ؓ اور حضرت ابوزید ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا، قتادہ ؒ فرماتے ہیں! میں نے پوچھا! ابوزید ؓ کون تھے؟ آپ ؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عام انصاری صحابی ؓ تھے۔

(٣٠٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَرَؤُوا الْقُرْآنَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَيٌّ وَمُعَاذٌ وَزَيْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَسَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَحَدٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ عُثْمَانُ ، وَقَرَأَهُ مُجَمِّعُ ابْنُ جَارِيَةَ إِلاَّ سُورَةً ، أَوْ سُورَتَيْنِ.

(ابن سعد ۳۵۵۔ طبرانی ۲۰۹۲)

(۳۰۶۸۴) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: ان حضرات نے نبی ﷺ کے زمانے میں قرآن پڑھا حضرت ابی ؓ، حضرت معاذ ؓ، حضرت زید ؓ، حضرت ابوزید ؓ، حضرت ابوالدرداء ؓ، اور حضرت سعید بن عبید ؓ وغیرہ، اور نبی ﷺ کے خلفاء میں سے کسی نے بھی ان کے سامنے قرآن نہیں پڑھا سوائے حضرت عثمان کے۔ اور حضرت مجمع بن جاریہ ؓ نے بھی ایک یا دو سورتیں آپ ﷺ کے سامنے پڑھیں۔

(٣٠٦٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: جَاءَ مُعَاذٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يا عبد الله أَقْرِئْهُ ، فَأَقْرَأْته مَا كَانَ مَعِي ، ثُمَّ اخْتَلَفْت أَنَا وَهُوَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُعَاذٌ ، وَكَانَ مُعَلِّمًا مِنَ الْمُعَلِّمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۶۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے قرآن پڑھا دیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! اس کو قرآن پڑھا دو۔ پس جو مجھے یاد تھا میں نے ان کو پڑھا دیا، پھر میں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، تو حضرت معاذ ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا۔ اور حضرت معاذ ؓ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن سکھانے والے معلمین میں سے ایک معلم تھے۔

(۳۰۶۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ خمير بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَهُ ذُؤَابَتَانِ فِي الْكُتَّابِ. (احمد ۳۸۹)

(۳۰۶۸۶) حضرت خُمیر بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ اور بے شک زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے والوں میں دو نمایاں خصوصیتیں حاصل ہیں۔

(۳۰۶۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمُفَصَّلَ. (بخاری ۵۰۳۶۔ احمد ۳۳۷)

(۳۰۶۸۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں محکم آیات جمع کی تھیں۔ یعنی وہ آیات جو ظاہر و واضح ہیں ان میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔

(۳۰۶۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا لاَ يَخْتَلِفُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ.

(۳۰۶۸۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی اس بات میں اختلاف نہیں کرتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے صرف چار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھا۔ اور وہ سب انصار میں سے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید رحمہ اللہ۔

(۲۵) فِي الفضلِ الَّذِي ذكره الله فِي القرآن

لفظ فضل کا بیان جس کو اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے

(۳۰۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي قول الله تعالى (قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا) قَالَ: (بِفَضْلِ اللهِ) الْقُرْآنُ ، (وَبِرَحْمَتِهِ) أَنْ جُعِلْتُمْ مِنْ أَهْلِهِ.

(۳۰۶۸۹) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رحمہ اللہ نے اللہ کے قول (کہو یہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے) کے بارے میں ارشاد فرمایا: اللہ کے فضل سے مراد قرآن ہے، اور اس کی رحمت سے مراد: یہ کہ تمہیں قرآن کا اہل بنا دیا جائے۔

(۳۰۶۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾. قَالَ: كِتَابُ اللهِ وَالإِسْلاَمُ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ.

(۳۰۶۹۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اس قول (کہو یہ اللہ کے فضل سے ہے اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے۔ یہ بہتر ہے ان سب چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں)۔ حضرت ھلال بن یساف ؒ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ اور اسلام بہتر ہیں ان چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔

(۳۰۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ ، قَالَ: بِفَضْلِ اللهِ: الإِسْلامُ ، وَبِرَحْمَتِهِ: أَنْ جَعَلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۹۱) حضرت عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے قول: (کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے) کے بارے میں حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے فضل سے مراد اسلام، اور اس کی رحمت سے مراد یہ ہے کہ تمہیں قرآن کا اھل بنا دیا جائے۔

(۳۰۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: الْقُرْآنُ.

(۳۰۶۹۲) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: فضل سے مراد قرآن ہے۔

(۳۰۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ الإِسْلامُ وَالْقُرْآنُ.

(۳۰۶۹۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ؒ نے ارشاد فرمایا: آیت: کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے! سے مراد اسلام اور قرآن ہیں۔

(٢٦) فِيمن تعلّم القرآن وعلّمه

اس شخص کے بارے میں جو قرآن سیکھے اور سکھائے

(۳۰۶۹٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(بخاری ۵۰۲۷۔ ابوداؤد ۱۴۴۷)

(۳۰۶۹۴) حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۳۰۶۹٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(ترمذی ۲۹۰۹۔ دارمی ۳۳۳۷)

(۳۰۶۹۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(٣٠٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ، قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ ، قَالَ: فَثَلاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ.

(مسلم ۵۵۲۔ احمد ۴۶۶)

(۳۰۶۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو تین موٹی اور بڑی حاملہ اونٹنیوں کو پائے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! ہم سب نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں تین آیات کی تلاوت کرے تو یہ اس کے لیے تین موٹی اور بڑی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(٣٠٦٩٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ ، أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلا قَطِيعَةِ رَحِمٍ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ، كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ ، قَالَ: فَلأَنْ يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ ، أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلاثٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثٍ ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الإِبِلِ. (ابو داؤد ۱۴۵۱۔ احمد ۱۵۴)

(۳۰۶۹۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ صفہ میں تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ صبح سویرے بطحان یا عقیق کے مقام پر جائے اور دو اونٹنیاں اعلیٰ سے اعلیٰ بغیر کسی قسم کے گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو تو ہم سب پسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھا دینا دو اونٹنیوں سے اور تین آیات کا تین اونٹنیوں سے۔ اسی طرح چار آیات کا چار اونٹنیوں سے افضل ہے۔ اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔

(٣٠٦٩٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لَوْ جُعِلَ لأَحَدٍ خَمْسُ قَلائِصَ إِنْ صَلَّى الْغَدَاةَ بالقرية لَبَاتَ يَقُولُ لأَهْلِهِ: لَقَدْ أَنَى لِي أَنْ أَنْطَلِقَ ، وَاللهِ لأَنْ يَقْعُدُ أَحَدُكُمْ فَيَتَعَلَّمُ خَمْسَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُنَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ خَمْسِ قَلائِصَ وَخَمْسِ قَلائِصَ.

(۳۰۶۹۸) حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے ہر کسی کے لیے پانچ جوان اونٹوں کو مقرر کر دیا جائے اس صورت میں کہ وہ صبح کی نماز اپنے ٹھکانے پر پڑھے، تو وہ ضرور گھر والوں کو کہے گا کہ اب کہاں ممکن ہے میرے لیے چلنا: اللہ کی قسم! تم میں سے ہر کوئی بیٹھ کر کتاب اللہ کی پانچ آیات سیکھے تو یہ اس کے حق میں پانچ جوان اونٹوں اور اونٹنیوں سے افضل ہے۔

(٣٠٦٩٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ

يُقْرِىءُ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالآيَةِ فَيَقُولُ لِلرَّجُلِ: خُذْهَا فَوَاللهِ لَهِيَ خَيْرٌ مِمَّا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ ، قَالَ: فَيَرَى الرَّجُلُ أَنَّمَا يَعْنِي تِلْكَ الآيَةَ حَتَّى يَفْعَلَهُ بِالْقَوْمِ كُلِّهِمْ. (عبدالرزاق ۵۹۹۲)

(۳۰۶۹۹) حضرت ابوعبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک آیت پر سے گزرے تو ایک آدمی کو کہنے لگے: اس آیت کو پکڑ لو۔ اللہ کی قسم: یہ آیت زمین پر موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ پس وہ آدمی سمجھا صرف یہی آیت مراد ہے، یہاں تک کہ اس نے سب لوگوں کو ایسے ہی بتایا۔

(۲۷) فِي الوصِيّةِ بِالقرآنِ وقِراءَتِهِ

قرآن اور اس کے پڑھنے کی وصیت کرنے کا بیان

(۳۰۷۰۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللهِ.

(۳۰۷۰۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے: وہ کتاب اللہ ہے۔

(۳۰۷۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ قَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا ، صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ ، وَإِنَّهُ خَطَبَنَا فَقَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ كِتَابَ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلاَلَةِ. (مسلم ۱۸۷۴۔ احمد ۳۶۶)

(۳۰۷۰۱) حضرت یزید بن حبان ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت زید بن ارقم ؓ کے پاس حاضر خدمت ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: تحقیق آپ ؓ نے خیر کو دیکھا، آپ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی، اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں! بے شک آپ ﷺ نے ہم کو خطاب کیا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں۔ یہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر ہو گا، اور جو شخص اس کو چھوڑے گا وہ گمراہی پر ہو گا۔

(۳۰۷۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْجبلانِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَلاَ تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُعَذِّبْ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۰۲) حضرت سلیمان بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن پڑھو۔ یہ لٹکائے ہوئے مصاحف تمہیں ہرگز دھوکہ میں مت ڈالیں۔ اس لیے کہ اللہ ہرگز اس دل کو عذاب نہیں دیں گے جس نے قرآن کو محفوظ کیا ہو۔

(۳۰۷۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ.

(۳۰۷۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو قرآن پڑھ لے پس اس کو چاہیے کہ وہ خوش ہو جائے۔

(۳۰۷۰٤) حَدَّثَنَا محمد بن بشر حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حدَّثَنِي عَطِيَّةُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمَ الثَّقَلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ. (احمد ۱۴۔ ترمذی ۳۷۸۸)

(۳۰۷۰۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: کتاب اللہ وہ رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک دراز ہے۔

(۲۸) من قرأ مِئة آيةٍ أو أكثر

جو قرآن کی سو آیات یا اس سے زیادہ پڑھے

(۳۰۷۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ يُحَنَّسَ أَبِي مُوسَى ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ أَخٍ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ مِئَةَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِئَةِ آيَةٍ إِلَى أَلْفِ آيَةٍ أَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الأَجْرِ وَالْقِيرَاطُ منه مِثْلُ التَّلِّ الْعَظِيمِ. (عبد بن حمید ۲۰۰)

(۳۰۷۰۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں قرآن کی سو آیات کی تلاوت کرتا ہے تو وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور جو شخص پانچ سو آیات سے لے کر ہزار آیات تک تلاوت کرے گا تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ اجر لکھ دیا جائے گا۔ جس کا ایک قیراط بہت بڑے ٹیلہ کی مثل ہوگا۔

(۳۰۷۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بثَلاثِ مِئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ آيَةٍ كَانَ لَهُ قِنْطَاران الْقِيرَاطُ مِنْهُ أَفْضَلُ مِمَّا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۰۷۰۶) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں تین سو آیات پڑھے تو وہ شخص فرمانبرداروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص ایک ہزار آیات پڑھے تو اس کے لیے دو اجر کے ڈھیر ہوں گے، جس کا ایک

قیراط زمین پر موجود ہر چیز سے افضل و بڑا ہے۔

(۳۰۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَن كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِئَة آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(۳۰۷۰۷) حضرت عبداللہ بن ضمرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ مِئَة آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَتَيْنِ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(ابن خزیمة ۱۱۴۳۔ حاکم ۳۰۸)

(۳۰۷۰۸) حضرت ابو حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو هریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھتا ہے تو غافلین میں اس کا شمار نہیں ہوتا، اور جو شخص دو سو آیات پڑھتا ہے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۰۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَة آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ ثَلاثٌ مِئَة آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ ، وَمَنْ قَرَأَ تِسْعَ مِئَةِ آيَةٍ فُتِحَ لَهُ. (دارمی ۳۴۴۶)

(۳۰۷۰۹) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں پچاس آیات پڑھے تو وہ غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔ اور جو شخص سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے، اور جو شخص تین سو آیات پڑھے تو اس کے لیے اجر کا ایک ڈھیر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص سات سو آیات پڑھے تو اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔

(۳۰۷۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِئَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(۳۰۷۱۰) حضرت ابو صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھے تو وہ غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْجَدَلِي عن ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. (ابو داؤد ۱۳۹۳۔ ابن حبان ۲۵۷۲)

(۳۰۷۱۱) حضرت جدلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیات کی تلاوت کرے تو وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

(۲۹) مَنْ قَالَ قِراءة القرآنِ أفضل مِمّا سِواه

جو شخص یوں کہے؛ قرآن کا پڑھنا باقی تمام اعمال سے افضل ہے

(۳۰۷۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً بَاتَ يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَبَاتَ رَجُلٌ يَتْلُو كِتَابَ اللهِ لَكَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَهُمَا قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُنْفِقُ دِينَارًا دِينَارًا وَدِرْهَمًا دِرْهَمًا وَيَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحَ مُتَقَبَّلاً مِنْهُ، وَبِتُّ أَتْلُو كِتَابَ اللهِ حَتَّى أُصْبِحَ مُتَقَبَّلاً مِنِّي لَمْ أُحِبَّ ، أَنَّ لِي عَمَلَهُ بِعَمَلِي.

(۳۰۷۱۲) حضرت منصور ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی رات گزارے اللہ کے راستہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اور ایک آدمی رات گزارتا ہے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے تو ان دونوں میں سے افضل اللہ کا ذکر کرنے والا ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اگر کوئی شخص رات گزارے اس حال میں کہ وہ اتنے اور اتنے دینار خرچ کرے اور اتنے اور اتنے درہم خرچ کرے، اور وہ اللہ کے راستہ میں گھوڑے پر سوار ہو یہاں تک کہ صبح کرے اس حال میں کہ اس کا یہ عمل قبول کر لیا گیا ہو۔ اور میں رات گزاروں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے یہاں تک کہ صبح کروں اس حال میں کہ میرے اس عمل کو قبول کر لیا گیا ہو۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مجھے اپنے عمل کے بدلے اس کے عمل کا ثواب مل جائے۔

(۳۰۷۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ: لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ لَرَأَيْت ، أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۰۷۱۳) حضرت ابو عثمان ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص رات گزارے اس حال میں کہ وہ غلام اور باندیاں عطا کرتا ہو: اور دوسرا رات گزارے اس حال میں کہ وہ قرآن پڑھتا ہو اور اللہ کا ذکر کرتا ہو میرے خیال میں اللہ کا ذکر کرنے والا سب سے افضل ہوگا۔

(۳۰۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّوْمِ.

(۳۰۷۱۴) حضرت شقیق ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا پڑھنا میرے لیے روزہ رکھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۳۰) من كره أن يقول قرأت القرآن كلّه

جو شخص یوں کہنا ناپسند کرے: میں نے سارا قرآن پڑھ لیا

(۳۰۷۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِحَبَّةَ بْنِ

سَلَمَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ: قَالَ: وَمَا أَدْرَكْتَ مِنْهُ.

(۳۰۷۱۵) حضرت ابورزین ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حبہ بن سلمہ ؒ سے کہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے اصحاب میں سے ہیں۔ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا: آپ ؒ نے فرمایا: تو نے قرآن میں کیا سمجھا؟!

(۳۰۷۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ.

(۳۰۷۱۶) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: کہ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا۔

(۳۰۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا تَقْرَؤُونَ رُبُعَهَا يَعْنِي بَرَائَةَ.

(۳۰۷۱۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں پڑھا۔ یعنی براءت کر رہے تھے۔

(۳۱) من كره أن يقول المفصّل

جو شخص ناپسند کرے قرآن کو یوں کہنا: مفصل

(۳۰۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أن ابْنِ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: الْمُفَصَّلُ ، وَيَقُولُ: الْقُرْآنُ كُلُّهُ مُفَصَّلٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا: قِصَارُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۱۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ ناپسند کرتے تھے: قرآن کی سورتوں کو مفصل کہنا: اور فرماتے تھے: قرآن مجید سارا مفصل وواضح ہے۔ لیکن تم یوں کہا کرو قرآن کی چھوٹی سورتیں۔

(۳۰۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَر بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ ، كَمْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قُلْتُ: عَشْرُ سُوَرٍ ، فَقَالَ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: كَمْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ: سُورَةٌ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَأْمُرْنَا غَيْرَ ، أَنَّهُ قَالَ: فَإِنْ كُنْتُمْ مُتَعَلِّمِينَ مِنْهُ بِشَيْءٍ فَعَلَيْكُمْ بِهَذَا الْمُفَصَّلِ فَإِنَّهُ أَحْفَظُ.

(۳۰۷۱۹) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت عمر ؓ نے پوچھا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ میں نے کہا: ایک سورت، حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں: پھر نہ انہوں نے ہمیں کسی کام کا حکم دیا اور نہ ہی کسی کام سے منع کیا سوائے اس بات کے کہ انہوں نے کہا: پس اگر تم قرآن میں سے کچھ سیکھو تو تم پر یہ مفصل سورتیں لازم ہیں۔ اس لیے کہ یہ زیادہ محفوظ رہتی ہیں۔

(۳۰۷۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا تقل سورة قصيرة ، ولا سورة خفيفة ، قَالَ فكيف

أقول ؟ قَالَ: سورة يسيرة ؛ فإن الله تبارك وتعالى قَالَ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ ولا تقل خفيفة ؛ فإن الله قَالَ ﴿سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلاً ثَقِيلاً﴾.

(۳۰۷۲۰) حضرت عاصم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہو: چھوٹی سورت اور نہ ہی یوں کہو: ہلکی سورت۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر میں کیسے کہوں؟ آپ ویشیڈ نے فرمایا: ایسے کہو! آسان سورت۔ اس لیے کہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اور بلاشبہ ہم نے آسان بنا دیا اس قرآن کو نصیحت کے لیے، سو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ اور ایسے بھی مت کہو؟ ہلکی سورت: اس لیے کہ اللہ نے فرمایا ہے: ہم نازل کرنے والے ہیں تم پر ایک بھاری کلام۔

(۳۰۷۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي بَعْضِ الْكَلاَمِ.

(۳۰۷۲۱) حضرت عاصم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ویشیڈ نے بھی ماقبل جیسا مضمون ذکر کیا، مگر یہ کہ کلام میں کچھ اختلاف کیا ہے۔

(۳۲) مَنْ قَالَ القرآن كلام اللهِ

جو شخص کہے: قرآن اللہ کا کلام ہے

(۳۰۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَن فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ: قَالَ خَبَّابُ بْنُ الأَرَتِّ وَأَقْبَلْتُ مَعَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللهِ فَإِنَّكَ لاَ تَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلاَمِهِ.

(۳۰۷۲۲) حضرت فروہ بن نوفل ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ میں ان کے ساتھ مسجد سے ان کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ پس مجھ سے کہا: اگر تو طاقت رکھتا ہے تو اللہ کا قرب حاصل کر۔ کیونکہ تو اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اس کے پسندیدہ کلام کے علاوہ کسی اور چیز سے۔

(۳۳) من كره أن يفسّر القرآن

جو ناپسند کرے اس بات کو کہ قرآن کی تفسیر بیان کی جائے

(۳۰۷۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَن آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّدَادِ ، فَقَدْ ذَهَبَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْلَمُونَ فِيمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ.

(۳۰۷۲۳) حضرت ابن سیرین ویشیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ ویشیڈ سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے اللہ سے ڈرنا اور راست روی، بلاشبہ چلے گئے وہ لوگ جو جانتے تھے کہ کس بارے میں قرآن

نازل ہوا۔

(۳۰۷۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: لاَ تَسْأَلْنِي عَنِ الْقُرْآنِ ، وَسَلْ عَنْهُ مَنْ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ لاَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ يَعْنِي عِكْرِمَةَ.

(۳۰۷۲٤) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے قرآن کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ؓ نے فرمایا: مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال نہ کرو بلکہ اس سے پوچھو جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر قرآن کی کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ یعنی حضرت عکرمہ ؒ سے۔

(۳۰۷۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(۳۰۷۲۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کے بارے میں بغیر علم کے رائے زنی کرے پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۳۰۷۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۲٦) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ ناپسند کرتے تھے کہ وہ قرآن کے بارے میں کچھ رائے زنی کریں۔

(۳۰۷۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَأَصْحَابَ عَلِيٍّ وَلَيْسَ هُمْ لِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ أَكْرَهَ مِنْهُمْ لِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لاَ أَعْلَمُ.

(۳۰۷۲۷) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اور حضرت علی ؓ کے شاگردوں کو پایا اس حال میں کہ ان کے نزدیک علم میں قرآن کی تفسیر بیان کرنا سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ شعبی ؒ نے فرمایا: اور حضرت ابوبکر ؓ فرمایا کرتے تھے: کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔ جب میں قرآن کے بارے میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں؟!

(۳۰۷۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَن تَفْسِيرِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمَ الْمَوْتُ﴾ فَأَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ حَتَّى قِيلَ هَذَا ابْنُ حَبِيبٍ كَرَاهِيَةً لِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۲۸) حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت ؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت طاووس ؒ سے اس آیت: گواہی کا (ضابطہ) تمہارے درمیان جب تم میں سے کسی کی موت آپہنچے،؟ کی تفسیر کے متعلق پوچھا؟ سو انہوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ انہیں کہا گیا: یہ ابن حبیب ہیں۔ قرآن کی تفسیر بیان کرنے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

(۳۰۷۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَفَاكِهَةً وَأَبًّا﴾ ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ الْفَاكِهَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الأَبُّ ؟ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ التَّكَلُّفُ يَا عُمَرُ.

(۳۰۷۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت تلاوت فرمائی۔ (اور پھل اور چارے)۔ پھر فرمایا: یہ پھل تو ہم پہچانتے ہیں۔ پس اَبًّا کیا ہے؟ پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے عمر! یقیناً یہ تو تکلف ہے!۔

(۳۰۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ مُصْحَفًا وَكَتَبَ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ تَفْسِيرَهَا ، فَدَعَا بِهِ عُمَرُ فَقَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضَيْنِ.

(۳۰۷۳۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قرآن لکھا اور ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر بھی لکھی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منگوایا۔ پھر اس کو قینچی کے ساتھ کاٹ دیا۔

(۳۰۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سُئِلَ عَنْ (وَفَاكِهَةً وَأَبًّا) فَقَالَ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لاَ أَعْلَمُ.

(۳۰۷۳۱) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت (اور پھل اور چارے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا؟ اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔ جب میں کتاب اللہ کے بارے میں وہ بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں؟!۔

(۳۰۷۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عبد اللهِ الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ: قَدْ أَصَابَ اللَّهُ مَا أَرَادَ.

(۳۰۷۳۲) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے جب قرآن کی کسی آیت کے متعلق سوال کیا جاتا۔ فرماتے: اللہ حق بجانب ہے جس کا بھی اس نے ارادہ کیا۔

(٣٤) من كره أن يقول إذا قرأ القرآن ليس كذا

جو شخص قرآن پڑھے جانے کے وقت یوں کہنا ناپسند کرے! ایسا نہیں ہے

(۳۰۷۳۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ يُقْرِءُ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُغَيِّرَ على الرجل لَمْ يَقُلْ: لَيْسَ كَذَا وَكَذَا ، وَلَكِنَّهُ يَقُولُ: اقْرَأْ آيَةَ كَذَا ، فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: أَظُنُّ صَاحِبَكُمْ قَدْ سَمِعَ ، أَنَّهُ مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِهِ كُلِّهِ.

(۳۰۷۳۳) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے: پس جب وہ کسی شخص کی غلطی درست کرنے کا ارادہ کرتے تو یوں نہیں فرماتے: ایسے اور ایسے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس طرح فرماتے تھے: آیت کو ایسے پڑھو۔

پس میں نے یہ بات حضرت ابراہیم ؒ کے سامنے ذکر کی تو آپ ؒ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہارے ساتھی نے یہ حدیث سنی ہے: جس شخص قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا بلاشبہ اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔

(٣٠٧٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: أَمْسَكْت عَلَى عَبْدِ اللهِ فِي الْمُصْحَفِ فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْت ؟ قُلْتُ: قَرَأْتهَا كَمَا هِيَ فِي الْمُصْحَفِ إِلاَّ حَرْفَ كَذَا قَرَأْتَهُ كَذَا وَكَذَا.

(٣٠٧٣٤) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کو قرآن پڑھتے میں روکا تو آپ ؓ نے فرمایا: تیری رائے کے مطابق کیسے ہے؟ میں نے کہا: آپ ؓ نے پڑھا جیسے قرآن میں موجود ہے سوائے ایک حرف کے۔ آپ ؓ نے اس کو ایسے اور ایسے پڑھا۔

(٣٠٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا مَرَرْت بِحَرْفٍ يُنْكِرُهُ لَمْ يَقُلْ لِي: لَيْسَ كَذَا وَكَذَا ، وَيَقُولُ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُه كَذَا وَكَذَا.

(٣٠٧٣٥) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ پر قرآن کی تلاوت کی۔ پس جب میں ایک حرف پر گزرا انہوں نے اس پر روک دیا۔ مجھے یوں نہیں کہا کہ ایسے اور ایسے نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا: حضرت علقمہ ؒ اس آیت کو ایسے اور ایسے پڑھتے تھے۔

(٣٠٧٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُرِيدُ أَنْ تُقْرِئَهُ قِرَائَةَ عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ: بَلَى ، فَإِنَّهُ قَدْ أَرَادَ ذَاكَ ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْته قَدْ هَوِي ذَاكَ ، قُلْتُ: فَيَكُونُ هَذَا بِمَحْضَرٍ مِنْك فَتَتَذَاكَرُ حُرُوفَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: اكفنى هَذَا ، قُلْتُ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ أَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ لِشَيْءٍ هُوَ هَكَذَا ، وَلَيْسَ هُوَ هَكَذَا ، أَوْ أَقُولُ فِيهَا وَاوٌ وَلَيْسَ فِيهَا وَاوٌ.

(٣٠٧٣٦) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے مجھ سے فرمایا: بلاشبہ ابراہیم التیمی ؒ چاہ رہے ہیں کہ تم ان کو حضرت عبد اللہ ؓ کی قراءت پڑھا دو۔ میں نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، پس بے شک ان کا یہی ارادہ ہے، اعمش فرماتے ہیں: جب میں نے ان کو دیکھا کہ وہ یہی چاہ رہے ہیں تو میں نے کہا: ٹھیک ہے یہ آپ کی موجودگی میں ہوگا، تو ہم نے حضرت عبد اللہ ؓ کے حروف کا مذاکرہ کیا۔ تو آپ ؒ نے فرمایا: مجھے اتنا کافی ہے۔ میں نے کہا: آپ اس طرح ناپسند کیوں کرتے ہیں پڑھانا، آپ ؒ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی آیت کے بارے میں کہوں: کہ وہ ایسے ہے تو وہ اس طرح نہ ہو یا میں کہوں: اس میں واؤ ہے، اور اس میں واؤ نہ ہو۔

(٣٠٧٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ: ذُرِّيَاتُهُم ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُهَا وَيُرَدِّدُهَا ، وَلا يَقُولُ: لَيْسَ كَذَا.

(٣٠٧٣٧) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود ؓ سے اس آیت کا تلفظ پوچھا! اور وہ لوگ جو

ایمان لائے اور چلی ان کے نقش قدم پر ان کی اولاد۔ پس اس آدمی نے ذریاتھم کہنا شروع کر دیا۔ پھر وہ بار بار اس لفظ کو دوہرار ہا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں فرمایا: کہ ایسے نہیں ہے۔

(۳۰۷۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَشْهَدَ عَرْضَ الْقُرْآنِ فَأَقُولُ كَذَا وَلَيْسَ كَذَا.

(۳۰۷۳۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں قرآن کے معاملہ میں گواہی دوں پس میں کہوں! ایسا ہے، اور وہ ویسا نہ ہو۔

(۳۵) من كره أن يتناول القرآن عند الأمر يعرض من أمر الدنيا

جو شخص ناپسند کرے کہ وہ کسی دنیاوی معاملہ پیش آ جانے کی صورت میں قرآن پکڑے

(۳۰۷۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ يَعْرِضُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۳۰۷۳۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ کسی دنیاوی معاملہ کے پیش آنے کی صورت میں قرآن پڑھیں۔

(۳۰۷٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبِي إذَا رَأَى شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا يُعْجِبُهُ ، قَالَ: لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ.

(۳۰۷۴۰) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جب دنیا کی کوئی چیز دیکھتے جو ان کو اچھی لگتی تو آیت تلاوت فرماتے! اور نہ آنکھ اٹھا کر دیکھو تم اس طرف جو ساز و سامان ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دیا ہے۔

(۳٦) القرآن على كم نزل حرفًا

قرآن کتنے حروف پر نازل ہوا؟

(۳۰۷٤۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ أَيُّهَا قَرَأْتَ أَصَبْتَ. (احمد ۴۳۳۔ حمیدی ۳۴۰)

(۳۰۷۴۱) حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جس حرف کے ساتھ بھی پڑھو گے۔ حق بجانب ہو گے۔

(۳۰۷٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلٌّ شَافٍ كَافٍ. (طبری ۱۹)

(۳۰۷۴۲) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر اترا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کافی وشافی ہے۔

(۳۰۷۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ عَلِيمًا حَكِيمًا ، غَفُورًا رَحِيمًا.

(احمد ۳۳۲۔ ابن حبان ۷۴۳)

(۳۰۷۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، وہ اللہ علم والا ، حکمت والا ، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَرْسَلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (مسلم ۵۶۲۔ ابن حبان ۷۴۰)

(۳۰۷۴۴) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے رب نے میری طرف قاصد بھیجا ہے کہ میں قرآن کو سات حروف پر پڑھوں۔

(۳۰۷٤۵) حَدَّثَنَا غُنْدَر ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الحَكَم ، عَنْ مُجَاهِدٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوا عَلَيْهِ ، فَقَدْ أَصَابُوا. (مسلم ۵۶۲۔ ابو داؤد ۱۴۷۳)

(۳۰۷۴۵) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو سات حروف پر قرآن پڑھائیں۔ پس وہ جس حرف کے ساتھ بھی پڑھیں گے وہ حق بجانب ہوں گے۔

(۳۰۷٤٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ابن حبان ۷۵۔ طبری ۱۲)

(۳۰۷۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۰۷٤۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ ، فَقَالَ لَهُ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ ، فَقَالَ: عَلَى حَرْفَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَزِدْهُ ، حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ كَقَوْلِكَ: هَلُمَّ وَتَعَالَ ، مَا لَمْ يَخْتِمْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ ، أَوْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ. (احمد ۴۱)

(۳۰۷۴۷) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: قرآن کو ایک حرف پر پڑھیے، تو حضرت میکائیل علیہ السلام نے ان سے کہا: اس میں اضافہ کر دو، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: دو حرفوں پر پڑھیں! پھر میکائیل علیہ السلام نے کہا: اس میں اضافہ کر دو، یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے۔ جن میں سے ہر ایک شافی کافی ہے۔ جیسا کہ تمہارا کہنا۔ ھلم اور تعال، دونوں کا ایک معنیٰ ہے، آؤ۔ جب تک وہ رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت کے ساتھ مکمل نہ کرے اور عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت کے ساتھ مکمل نہ کرے۔

(۳۰۷٤۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، كُلٌّ شَافٍ كَافٍ. (احمد ۱۱۴۔ ابن حبان ۷۴۲)

(۳۰۷۴۸) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سات حروف پر پڑھو، ہر ایک حرف شافی کافی ہے۔

(۳۰۷٤۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُقَيْرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أُبَيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ابوداؤد ۱۴۷۲۔ احمد ۱۲۴)

(۳۰۷۴۹) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت ابی کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو سات حروف پر پڑھو۔

(۳۰۷۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى ثَلاثَةِ أَحْرُفٍ. (احمد ۱۶۔ طبرانی ۶۸۵۳)

(۳۰۷۵۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن تین حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۰۷۵۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِجْلَزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْد الْقَارِي ، قَالا :سَمِعْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

(بخاری ۲۴۱۹۔ مسلم ۵۶۰)

(۳۰۷۵۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ پس تم پڑھو جیسے تمہیں آسانی ہو۔

(۳۰۷۵۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ جِبْرِيلَ لقيه فَقَالَ :مُرْهُمْ فَلْيَقْرَؤُوهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ترمذی ۲۹۴۴۔ ابن حبان ۷۳۹)

(۳۰۷۵۲) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور فرمایا: اپنی امت کو حکم دیں کہ قرآن

کو سات حروف پر پڑھیں۔

(۳۷) مِمّن یؤخذ القرآن ؟

ان لوگوں کا بیان جن سے قرآن لیا گیا ہے

(۳۰۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. (بخاری ۳۷۶۰۔ مسلم ۱۹۱۳)

(۳۰۷۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن چار لوگوں سے پڑھو، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور سالم سے جو کہ حذیفہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

(۳۰۷۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَحْسَنْتَ. (مسلم ۵۵۱۔ احمد ۳۲۴)

(۳۰۷۵۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تو نے خوبصورت پڑھا۔

(۳۰۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا وَأُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا ، وَإِنَّا نَتْرُكُ أَشْيَاءَ مِمَّا يَقْرَأُ أُبَيٌّ وَإِنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلا أَتْرُكُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَيْءٍ ، وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أُبَيٍّ كِتَابٌ.

(۳۰۷۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے: علی ہم میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، اور اُبی ہم میں سب سے اچھا پڑھنے والا ہے، اور ہم نے کچھ چیزیں چھوڑ دی ہیں جن کو اُبیّ پڑھتے ہیں۔ اور حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا ہے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اور تحقیق کتاب تو اُبیّ کے بعد نازل ہوئی تھی۔

(۳۰۷۵۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ ، وَلا أَعْلَمَ بِاللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۰۷۵۶) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو کتاب کو زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو، اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔ اور اللہ کو زیادہ جاننے والا ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

(۳۰۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِقَارِئِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ

السَّائِبِ.

(۳۰۷۵۷) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم لوگ لوگوں کے سامنے اپنے قاری حضرت عبداللہ بن سائب رحمہ اللہ کی وجہ سے فخر کرتے تھے۔

(۳۰۷۵۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كُنْتُ أفخر النَّاسَ بِالْحِفْظِ لِلْقُرْآنِ حَتَّى صَلَّيْت خَلْفَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَمَا أَخْطَأَ فِيهَا وَاوًا ، وَلا أَلِفًا.

(۳۰۷۵۸) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں لوگوں میں قرآن کا پکا حافظ ہونے کی وجہ سے فخر کرتا تھا، یہاں تک کہ میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کی اور اس میں الف اور واؤ تک کی غلطی بھی نہیں کی۔

(۳۰۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۰۷۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن کو ویسے ہی تروتازہ پڑھے جیسا کہ وہ اترا تھا۔ پس اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِلَ غَضًّا فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. (بخاری ۱۹۲)

(۳۰۷۶۰) حضرت عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن پڑھے جیسے وہ تروتازہ اترا تھا پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَبَّةَ الْبَدْرِيَّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ إِلَى آخِرِهَا ، قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَهَا أُبَيًّا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُبَيٍّ: إِنَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ هَذِهِ السُّورَةَ ، قَالَ أُبَيٌّ: أَذَكَرَنِي يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ. (احمد ۴۸۹۔ مسند ۷۲۳)

(۳۰۷۶۱) حضرت عمار بن ابی عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحبہ بدری رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جب آیت: ہرگز نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں، آخر تک نازل ہوئی۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ یہ سورت اُبی کو پڑھا دیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت پڑھا دوں، حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا انہوں نے میرا نام ذکر کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۳۰۷۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(احمد ۴۴۵۔ ابن حبان ۷۰۶۶)

(۳۰۷۶۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن کو ویسے ہی تروتازہ پڑھے جیسے وہ اترا تھا۔ پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۳) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: قَدْ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ الْقرآن عَلَى ظَهْرِ لِسَانِهِ.

(۳۰۷۶۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن حضور ﷺ کی زبان سے پڑھا۔

(۳۰۷۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَلَمْ يَجْمَعُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۶۴) حضرت منصور بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے اس حال میں کہ انہوں نے قرآن جمع نہیں کیا۔

(۳۸) ما نزل مِن القرآنِ بمكّة والمدِينةِ

قرآن کا جو حصہ مکہ اور مدینہ میں نازل ہوا

(۳۰۷٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: أُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۶۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورۃ فاتحہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْ حَجٍّ ، أَوْ فَرِيضَةٍ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ الأُمَمِ وَالْقُرُونِ وَالْعَذَابِ فَإِنَّهُ أُنْزِلَ بِمَكَّةَ.

(۳۰۷۶۶) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے جس حصہ میں حج کے مسائل یا کسی فریضہ کو بیان کیا گیا ہے پس بلاشبہ وہ حصہ مدینہ میں نازل ہوا اور قرآن کے جس حصہ میں سابقہ امتوں اور صدیوں اور عذاب کا ذکر ہے پس بلاشبہ وہ حصہ مکہ میں نازل ہوا۔

(۳۰۷٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۶۷) حضرت سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: (اے ایمان والو!) یہ آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔

(۳۰۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عن علقمة قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أُنْزِلَ بِمَكَّةَ.

(۳۰۷۶۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں ہر وہ آیت جس میں (اے ایمان والو!) کے ذریعہ خطاب ہے مدینہ میں نازل ہوئی، اور قرآن میں ہر وہ آیت جس میں (اے لوگو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مکہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْنَا الْمُفَصَّلَ حُجَجًا وَنَحْنُ بِمَكَّةَ لَيْسَ فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.

(۳۰۷۶۹) حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے چھوٹی سورتیں بطور دلائل کے مکہ میں پڑھیں، ان سورتوں میں (اے ایمان والو) نہیں تھا۔

(۳۰۷۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: كُلُّ سُورَةٍ فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَهِيَ مَدَنِيَّةٌ.

(۳۰۷۷۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ سورت جس میں (اے ایمان والو) موجود ہے وہ مدنی ہے۔

(۳۰۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَن زَائِدَةَ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۷۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷۷۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن شَهْرٍ ، قَالَ: الأَنْعَامُ مَكِّيَّةٌ.

(۳۰۷۷۲) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت شہر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ سورۃ الانعام مکی سورت ہے۔

(۳۰۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ ، عَن عُرْوَةَ: مَا كَانَ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ﴾ بِمَكَّةَ ، وَمَا كَانَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۷۳) حضرت نضر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آیت جس میں (اے لوگو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مکہ میں نازل ہوئی اور ہر وہ آیت جس میں (اے ایمان والو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

(۳۰۷۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ قَوْلَهُ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ على مثله﴾ فَقِيلَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامٍ ، فَقَالَ: كَيْفَ يَكُونُ ابْنُ سَلامٍ وَهَذِهِ السُّورَةُ مَكِّيَّةٌ.

(۳۰۷۷۴) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے امام شعبی ؒ کے پاس آیت پڑھی: جبکہ گواہی دے چکا ہے ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے اسی جیسے کلام پر۔ پس کہا گیا: گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ؓ ہیں تو آپ ؒ نے فرمایا: یہ ابن سلام کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ سورت تو مکی ہے؟!۔

(۳۰۷۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: إِنِّي لأَعْلَمُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ بِمَكَّةَ ، وَمَا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَمَّا مَا نَزَلَ بِمَكَّةَ فَضَرْبُ الأَمْثَالِ وَذِكْرُ الْقُرُونِ ، وَأَمَّا مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ فَالْفَرَائِضُ وَالْحُدُودُ وَالْجِهَادُ.

(۳۰۷۷۵) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں بہت اچھے طریقہ سے جانتا ہوں قرآن کا جو حصہ مکہ میں نازل ہوا اور جو حصہ مدینہ میں نازل ہوا۔ بہرحال جو حصہ مکہ میں نازل ہوا اس میں مثالوں کا بیان اور پچھلے واقعات کا ذکر ہے، اور باقی جو حصہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں فرائض، حدود اور جہاد کا بیان ہے۔

(۳۹) فِي الْقِرَاءَةِ يسرع فِيهَا

قراءت میں جلدی کرنے کا بیان

(۳۰۷۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا ، عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا.

(۳۰۷۷۶) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے نبی ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ اپنی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

(۳۰۷۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَذَكَرَتْ حَرْفًا حَرْفًا.

(۳۰۷۷۷) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی ﷺ کا پڑھنا ایسے تھا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ پس آپ ؓ نے ایک ایک حرف ذکر فرمایا:

(۳۰۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: رَتِّلْ فِدَاك أَبِي وَأُمِّي فَإِنَّهُ زَيْنُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۷۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ پر پڑھا کرتے تھے تو آپ ؓ فرماتے! ٹھہر کر پڑھ۔ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ پس یہی تو قرآن کی زیب و زینت ہے۔

(۳۰۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَرَأَ يَمْضِي فِي قِرَائَتِهِ.

(۳۰۷۷۹) حضرت ایوب ویٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویٹیئ جب پڑھتے تو اپنی قراءت میں جلدی کرتے تھے۔

(۳۰۷۸۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَهُذَّانِ الْقِرَاءَةَ هَذًّا.

(۳۰۷۸۰) حضرت عثمان بن الاسود ویٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹیئ اور حضرت عطاء ویٹیئ جلدی جلدی قرآن پڑھتے تھے۔

(۳۰۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: ﴿وَلا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ: آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

(۳۰۷۸۱) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ولا الضالین اور نہ ہی بھٹکنے والے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: آمین اور اپنی آواز کو لمبا کیا۔

(۳۰۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ لاَ تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ ، وَلا تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ.

(۳۰۷۸۲) امام شعبی ویٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو جلدی جلدی مت پڑھو، شعر کے جلدی پڑھنے کی طرح، اور نہ ہی غیر منظوم انداز میں پڑھو ردی کھجور بکھیرنے کی طرح۔

(۳۰۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ: بَعْضُهُ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ.

(۳۰۷۸۳) حضرت منصور ویٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹیئ نے ارشاد فرمایا: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یعنی اس کے بعض حصہ کو بعض کے پیچھے پیچھے پڑھو۔

(۳۰۷۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ بَيِّنْهُ تَبْيِينًا.

(۳۰۷۸۴) حضرت مقسم ویٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یعنی اس کو واضح انداز میں پڑھو۔

(۳۰۷۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ ، عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا الْبَقَرَةَ وَقَرَأَ آخَرُ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَكَانَ رُكُوعُهُمَا وَسُجُودُهُمَا وَجُلُوسُهُمَا سَوَاءً أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلاً﴾.

(۳۰۷۸۵) حضرت عبید مکتب ویٹیئ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹیئ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں سے ایک نے سورۂ بقرہ پڑھی اور دوسرے نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی، اور ان دونوں کے رکوع اور سجدے اور ان دونوں کا بیٹھنا برابر تھا۔ ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ویٹیئ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ بقرہ پڑھی، پھر مجاہد ویٹیئ نے تائید میں یہ آیت پڑھی: اور نازل کیا ہے ہم نے اس قرآن کو واضح مضامین کے ساتھ تاکہ پڑھ کر سناؤ تم اسے انسانوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور نازل کیا

ہے ہم نے اس کو بتدریج (حسب موقع)۔

(۳۰۷۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ: لَأَنْ أَقْرَأَ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ ﴿الْقَارِعَةُ﴾ أُرَدِّدُهُمَا وَأَتَفَكَّرُ فِيهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَهُذَّ الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۸۶) حضرت عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موہب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب القرظی ولیٹھیڈ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ! میں ان سورتوں کو پڑھوں: اذا زلزلت الارض اور سورۃ القارعۃ کو۔ میں ان دونوں کو بار بار پڑھوں اور ان دونوں میں غور وفکر کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں قرآن کو جلدی جلدی پڑھوں۔

(۳۰۷۸۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا قَرَأَ تَرَسَّلَ فِي قِرَاءَتِهِ.

(۳۰۷۸۷) حضرت ثابت بن قیس ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹھیڈ کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا: وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

(٤٠) مَنْ قَالَ اعملوا بالقرآنِ

جو شخص کہے: قرآن پر عمل کرو

(۳۰۷۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أتوا أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالُوا: إِنَّ إِخْوَانًا لك مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقْرِءُونَك السَّلاَمَ وَيَأْمُرُونَك أَنْ تُوصِيَهُمْ، قَالَ: فَأَقْرِءْ وهُمُ السَّلاَمَ وَمُرُوهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ خَزَائِمَهُ، فَإِنَّهُ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ، وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ.

(۳۰۷۸۸) حضرت ابو قلابہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ کے کوفہ کے بھائی آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور آپ سے درخواست کر رہے تھے کہ آپ ان کے لیے کوئی وصیت کر دیجیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم ان کو سلام کہنا اور ان کو حکم دینا کہ وہ قرآن پر عمل کریں دل و جان سے وہ ان کو سہولت و آسانی دے گا۔ اور ان کو ظلم اور غم سے بچائے گا۔

(۳۰۷۸۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لاَ تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى تَرَى لِلْقُرْآنِ وُجُوهًا كَثِيرَةً.

(۳۰۷۸۹) حضرت ابو قلابہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم سارا قرآن نہیں سمجھ سکتے یہاں تک کہ تم قرآن کی ساری عملی صورتیں نہ دیکھ لو۔

(۳۰۷۹۰) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَن زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَعْطُوا الْقُرْآنَ خَزَائِمَهُ، يَأْخُذْ بِكُمُ الْقَصْدَ وَالسُّهُولَةَ وَيُجَنِّبْكُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ.

(۳۰۷۹۰) حضرت ابو کنانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن پر عمل کرو دل و جان سے، وہ تمہیں سہولت اور آسانی دے گا، اور تمہیں ظلم اور تکلیف سے بچائے گا۔

(۴۱) من نهى عنِ التّمارى فِى القرآنِ

جو شخص قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنے سے روکے

(۳۰۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: تَشَاجَرَ رَجُلانِ فِي آيَةٍ فَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لَا تُمَارُوا فِيهِ فَإِنَّ مراء فِيهِ كُفْرٌ. (احمد ۲۰۴۔ بيهقى ۲۲۶۶)

(۳۰۷۹۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ دو آدمی قرآن کی ایک آیت میں جھگڑ پڑے اور دونوں جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس میں جھگڑو مت۔ اس لیے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

(۳۰۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ فَإِنَّ الأُمَمَ قَبْلَكُمْ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ مِرَاءً فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ.

(۳۰۷۹۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بارے میں جھگڑے کو چھوڑ دو پس بے شک تم سے پہلی امتوں پر لعنت نہیں کی گئی یہاں تک کہ انہوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔ بلاشبہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کفر ہے۔

(۳۰۷۹۳) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا.

(بخاری ۵۰۶۱۔ مسلم ۲۰۵۳)

(۳۰۷۹۳) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو پڑھو جب تک اس پر تمہارا دل مانوس رہے اور جب تم اس میں اختلاف کرو تو اٹھ جاؤ۔

(۳۰۷۹۴) حَدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَا تَضْرِبُوا الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يُوقِعُ الشَّكَّ فِي الْقُلُوبِ.

(۳۰۷۹۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بعض حصہ کو بعض کے ساتھ خلط

ملط مت کرو، اس لیے کہ یہ چیز دلوں میں شک پیدا کرتی ہے۔

(٣٠٧٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِدَالٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ. (احمد ۴۷۸۔ ابویعلی ۵۹۹۰)

(۳۰۷۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

(٣٠٧٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَأَهْلَكَهُمْ فَلاَ تَخْتَلِفُوا فِيهِ يَعْنِي فِي الْقُرْآنِ. (بخاری ۲۴۱۰۔ احمد ۳۹۳)

(۳۰۷۹۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان کو ہلاک و برباد کر دیا۔ پس تم اس میں اختلاف مت کرو، یعنی قرآن میں۔

(٤٢) فِي مِثْلِ من جمع القرآن والإِيمان
مثال اس شخص کی جو ایمان اور قرآن کو جمع کرے

(٣٠٧٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي جَمَعَ الإِيمَانَ وَجَمَعَ الْقُرْآنَ مِثْلُ الأُتْرُجَّةِ الطَّيِّبَةِ الطَّعْمِ ، وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يَجْمَعِ الإِيمَانَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ مِثْلُ الْحَنْظَلَةِ خَبِيثَةُ الطَّعْمِ وَخَبِيثَةُ الرِّيحِ. (دارمی ۳۳۶۳)

(۳۰۷۹۷) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مثال اس شخص کی جو ایمان اور قرآن کو جمع کرنے والا ہو ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو عمدہ ہے اور مزہ لذیذ۔ اور مثال اس شخص کی جو نہ ایمان جمع کرے اور نہ ہی قرآن جمع کرے حنظل کے پھل کی سی ہے جو بدمزہ اور بدبو والا ہوتا ہے۔

(٣٠٧٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى حَدَّثَهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ ، وَلا رِيحَ لَهَا ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ طَيِّبَةُ الطَّعْمِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ ، وَلا رِيحَ لَهَا. (بخاری ۵۰۲۰۔ ابن حبان ۷۷۰)

(۳۰۷۹۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مثال: اس مومن کی جو قرآن شریف نہ پڑھے کھجور کی سی ہے کہ مزہ شیریں ہوتا ہے مگر خوشبو کچھ نہیں اور مثال اس مومن کی جو قرآن شریف پڑھے ترنج کی سی ہے کہ مزہ لذیذ اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور مثال اس گنہگار کی جو قرآن نہ پڑھے حنظل کے پھل کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی عمدہ نہیں۔

(۴۳) من كره رفع الصّوتِ واللّغطِ عِند قِراءةِ القرآنِ

جو شخص ناپسند کرنے آواز اونچی کرنے کو اور شور کرنے کو قرآن کے پڑھے جانے کے وقت

(۳۰۷۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : الْقُرْآنُ وَحْشِيٌّ ، وَلا يَصْلُحُ مَعَ اللَّغَطِ .

(۳۰۷۹۹) حضرت اعمش ریٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن ریٹھیو نے ارشاد فرمایا: قرآن تو اکیلا ہے اور یہ شور کے ساتھ پڑھے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(۳۰۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الذِّكْرِ .

(۳۰۸۰۰) حضرت حسن ریٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد ریٹھیو نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ .

(۳۰۸۰۱) حضرت حسن ریٹھیو فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٤٤) فِي النّظرِ فِي المصحفِ

قرآن میں دیکھنے کا بیان

(۳۰۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيَّ شَيْءٍ تَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ؟ قَالَ : حِزْبِي الَّذِي أَقُومُ بِهِ اللَّيْلَةَ .

(۳۰۸۰۲) حضرت خیثمہ ریٹھیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ قرآن میں دیکھ رہے تھے: راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! آپ قرآن میں کیا چیز پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا: اپنی تلاوت کا وہ حصہ جو میں رات میں پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَدِيمُوا النَّظَرَ فِي الْمَصَاحِفِ .

(۳۰۸۰۳) حضرت زر ریٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مصاحف قرآنی میں اپنی نظر مسلسل جما کے رکھو۔

(۳۰۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِي حِجْرِهِ .

(۳۰۸۰۴) حضرت ابوموسیٰ ریٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریٹھیو نے فرمایا: بلوائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ قرآن ان کی گود میں تھا۔

(۳۰۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس ، قَالَ: كَانَ من خُلُقُ الأَوَّلِينَ النَّظَرَ فِي الْمَصَاحِفِ ، وَكَانَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا خَلا نَظَرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۰۵) حضرت ابن علیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس ؒ نے ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں کے اچھے اخلاق میں سے تھا قرآن میں دیکھنا، اور حضرت احنف بن قیس ؒ جب فارغ ہوتے تو قرآن میں دیکھتے رہتے۔

(۳۰۸۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُرِّيَّةَ الرَّبِيعِ قَالَتْ: كَانَ الرَّبِيعُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَإِذَا دَخَلَ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ: لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۰۸۰۶) حضرت سرّیہ الربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع ؒ قرآن میں دیکھ کر پڑھتے رہتے تھے۔ پس جب کوئی انسان داخل ہوتا تو اس مصحف کو چھپا لیتے۔ اور فرماتے: یہ شخص نہ دیکھے کہ میں ہر وقت قرآن میں ہی دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ: لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۰۸۰۷) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ قرآن میں دیکھ کر پڑھا کرتے تھے پس جب کوئی انسان داخل ہوتا تو آپ ؒ اس مصحف کو چھپا لیتے اور فرماتے کوئی یہ نہ دیکھے کہ میں ہر وقت اس میں دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنِّي لأَقْرَأُ جزئي ، أَوْ عَامَّةَ جزئي ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى فِرَاشِي.

(۳۰۸۰۸) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے سپارے یا اپنے قرآن کے حصہ کو پڑھتی تھی اس حال میں کہ میں اپنے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔

(۳۰۸۰۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ: أَمْسَكْت عَلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرْآنَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

(۳۰۸۰۹) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضرت فضالہ بن عبید ؒ کو قرآن سے روکا یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوئے۔

(۳۰۸۱۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحِ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْعَلاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۳۰۸۱۰) حضرت ابو صالح العقیلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر ؒ قرآن میں دیکھ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔

(۳۰۸۱۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۱۱) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ ؒ کو دیکھا کہ وہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت فرما رہے تھے۔

(۴۵) من كره أن يقول قِراءة فلانٍ

جو شخص یوں کہنا ناپسند کرے: فلاں کی قراءت

(۳۰۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: قِرَائَةُ فُلانٍ وَيَقُولُ: كَمَا يَقْرَأُ فُلانٌ.

(۳۰۸۱۲) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: فلاں کی قراءت، یوں فرماتے! جیسا کہ فلاں پڑھتا ہے۔

(۴۶) فِي القرآنِ، متى نزل

قرآن کے بارے میں کہ کب نازل ہوا

(۳۰۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ دَاوُد، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً مِنَ السَّمَاءِ الْعُلْيَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْدِثَ شَيْئًا أَحْدَثَهُ.

(۳۰۸۱۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: پورا قرآن اوپر والے آسمان سے آسمانِ دنیا تک رمضان میں اترا۔ پھر اللہ جب کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ فرماتے تو اس کو نازل فرما دیتے۔

(۳۰۸۱۴) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، قَالَ: نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ لأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

(۳۰۸۱۴) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تورات رمضان کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ اور قرآن چوبیس رمضان کو اتارا گیا۔

(۳۰۸۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، قَالَ: نَزَلَتِ الْكُتُبُ كلها لَيْلَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۰۸۱۵) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ساری آسمانی کتابیں رمضان کی چوبیس تاریخ کو نازل ہوئیں۔

(۳۰۸۱۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الأَشْرَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: دُفِعَ إِلَى جِبْرِيلَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جُمْلَةً، فوضع فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ ثم جَعَلَ يَنْزِلُه تَنْزِيلاً.

(۳۰۸۱۶) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اللہ کے قول۔ یقیناً ہم نے ہی نازل کیا ہے قرآن کو

شب قدر میں۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سارا قرآن شب قدر میں ہی سپرد کر دیا گیا تھا۔ پس اس کو بیت العزہ میں رکھا گیا، پھر وہ اس کو تدریجاً نازل کرتے رہے۔

(۳۰۸۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا الْعَالِيَةِ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ ، قَالَ: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، وَنَزَلَتِ الزَّبُورُ فِي سِتٍّ ، وَالإِنْجِيلُ فِي ، ثَمَانِ عَشْرَةَ ، وَالْقُرْآنُ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

(۳۰۸۱۷) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الجلد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے۔ اور زبور چھٹی رات میں اور انجیل اٹھارہویں رات میں۔ اور قرآن چوبیسویں رات میں نازل ہوا۔

(٤٧) فِي رفعِ القرآنِ والإسراءِ بِهِ

قرآن کے رات میں اٹھائے جانے کا بیان

(۳۰۸۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أُسْرِيَ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَذُهِبَ بِهِ ؟ قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ بِمَا فِي أَجْوَافِ الرِّجَالِ ، قَالَ: يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَكْفِتُ كُلَّ مُؤْمِنٍ.

(۳۰۸۱۸) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کس حال میں ہو گے جب قرآن پر ایک رات ایسی آئے گی کہ قرآن کو اٹھا لیا جائے گا، راوی نے پوچھا: اے عبد الرحمٰن! یہ کیسے ممکن ہوگا حالانکہ قرآن تو مردوں کے سینوں میں محفوظ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے پس تمام فوت ہو جائیں گے۔

(۳۰۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ يُوشِكُ أَنْ يُنْزَعَ مِنْكُمْ ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنَّا وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا وَأَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَيُنْتَزَعُ مَا فِي الْقُلُوبِ وَيَذْهَبُ مَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُصْبِحُ النَّاسُ مِنْهُ فُقَرَاءَ ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ . (عبدالرزاق ۵۹۸۱)

(۳۰۸۱۹) حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن جو تمہارے سینوں میں محفوظ ہے۔ قریب ہے کہ یہ تم سے چھین لیا جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں! میں نے عرض کیا: کیسے ہم سے اس کو چھین لیا جائے گا حالانکہ ہم نے اس کو اپنے دلوں میں محفوظ کیا ہے اور اپنے صحیفوں میں اس کو ضبط کیا ہے؟! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اس پر ایک رات ایسی گزرے گی کہ جو کچھ دلوں میں محفوظ ہوگا اس کو چھین لیا جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ضبط ہوگا اسے مٹا دیا جائے گا۔ اور لوگ صبح کریں گے اس حال میں کہ وہ اس سے خالی ہوں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔ اگر ہم چاہیں تو چھین

لے جائیں وہ سب جو ہم نے وحی کیا ہے تمہاری طرف۔

(٤٨) فِيمن لاَ تنفعه قِراءة القرآنِ

ان لوگوں کا بیان جن کو قرآن کا پڑھنا نفع نہیں پہنچائے گا

(٣٠٨٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(ابن ماجه ۱۷۱۔ احمد ۲۵۶)

(۳۰۸۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور قرآن پڑھیں گے اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار میں سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(٣٠٨٢١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ هَؤُلاءِ الْخَوَارِجَ ؟ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لاَ يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(بخاری ۶۹۳۴۔ مسلم ۷۵۰)

(۳۰۸۲۱) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے کبھی سنا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے ایک گروہ نکلے گا جو اپنی زبانوں سے قرآن کی تلاوت کریں گے اور قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے ایسے نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(٣٠٨٢٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي قرة بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ عَلَى فُوقِهِ. (مسلم ۱۴۲۔ احمد ۳۵۳)

(۳۰۸۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک قوم ایسی آئے گی جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں سے کبھی تجاوز نہیں کرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کا پھل شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(٣٠٨٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ.

(ترمذی ۲۱۸۸۔ احمد ۴۰۴)

(۳۰۸۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے جو نوعمر ہوں گے اور عقل کے بے وقوف ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے نرخروں سے متجاوز نہیں ہوگا۔

(۳۰۸۲٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ قبل الْمَشْرِقِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لاَ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ.

(احمد ۴۲۱۔ حاکم ۱۴۶)

(۳۰۸۲۴) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن کو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسا کہ تیر شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے، پھر وہ اسلام کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے۔

(۳۰۸۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ: وَذَاكَ عِنْدَ أَوانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَائَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَائَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ ، إِنْ كُنْت لأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ ، أَوَ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ، لاَ يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا. (احمد ۱۶۰۔ طبرانی ۵۲۹۱)

(۳۰۸۲۵) حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند فتنوں کا ذکر کیا: پھر فرمایا: یہ سب علم کے اٹھ جانے کے وقت ہوگا، راوی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پڑھاتے ہیں اور آگے وہ اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے، یوں سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے اے زیاد! میں تو تجھے مدینہ میں سب سے سمجھ دار آدمی سمجھتا تھا! کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے اور یہ لوگ ان میں پائی جانے والی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے؟

(۳۰۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ أَبِي سِنَان ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ. (عبد بن حمید ۱۰۰۳)

(۳۰۸۲۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا جس نے اس کے محارم کو حلال سمجھا۔

(۳۰۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَن صُهَيْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(ترمذی ۲۹۱۸)

(۳۰۸۲۷) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر راوی نے ماقبل جیسی حدیث ذکر کی۔

(۴۹) فِی المعوّذتین

معوذتین کا بیان

(۳۰۸۲۸) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لأُبَیٍّ : إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لاَ یَکْتُبُ الْمُعَوِّذَتَیْنِ فِی مُصْحَفِہِ ، فَقَالَ : إِنِّی سَأَلْت عَنْہُمَا النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : قِیلَ لِی ، فَقُلْتُ : فَقَالَ أُبَیٌّ : وَنَحْنُ نَقُولُ کَمَا قِیلَ لَنَا. (بخاری ۴۹۷۶۔ ابن حبان ۴۴۲۹)

(۳۰۸۲۸) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے پوچھا! حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو صحیفہ میں نہیں لکھتے اور فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں سورتوں کی بابت سوال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو مجھے پڑھنے کے لیے دی گئی تھیں پس میں نے ان کو پڑھ لیا۔ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: اور ہم ان کو پڑھتے ہیں جیسا کہ ہمیں کہا گیا ہے۔

(۳۰۸۲۹) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : الْمُعَوِّذَتَانِ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۲۹) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: معوذتین قرآن کا حصہ ہیں۔

(۳۰۸۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ بِنَحْوٍ مِنْہُ.

(۳۰۸۳۰) حضرت حصین رحمہ اللہ سے امام شعبی رحمہ اللہ کا ماقبل جیسا ارشاد اس سند سے مروی ہے۔

(۳۰۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَبْدَ اللهِ یَحک الْمُعَوِّذَتَیْنِ مِنْ مَصَاحِفِہِ ، وقال : لاَ تَخْلِطُوا فِیہِ مَا لَیْسَ مِنْہُ. (احمد ۱۲۹۔ طبرانی ۹۱۴۸)

(۳۰۸۳۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ معوذتین کو اپنے صحیفوں میں سے کھرچ کر مٹا رہے تھے اور فرمایا: جو قرآن میں سے نہیں ہے اس کو اس میں خلط ملط مت کرو۔

(۳۰۸۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَسْوَدِ : مِنَ الْقُرْآنِ ہُمَا ؟ قَالَ : نَعَمْ یَعْنِی الْمُعَوِّذَتَیْنِ.

(۳۰۸۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا یہ دونوں قرآن کا حصہ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! یعنی معوذتین۔

(۳۰۸۳۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ مَوْلَی أُمِّ عَلِیٍّ ، أَنَّ مُجَاہِدًا کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَحْدَہَا حَتَّی یَجْعَلَ مَعَہَا سُورَۃً أُخْرَی.

(۳۰۸۳۳) حضرت سلمان رحمہ اللہ جو کہ ام علی رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ صرف معوذتین کو اکیلے پڑھیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ دوسری سورت کو ملا لیتے۔

(۳۰۸۳٤) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ مَحَا الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنْ مُصْحَفِهِ ، فَقَالَ : اقْرَأْ بِهِمَا.

(۳۰۸۳۴) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے عرض کیا: بلاشبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے معوذتین کو مصاحف سے مٹا دیا تھا! تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ان دونوں کو پڑھا کرو۔

(۳۰۸۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ الْقَصَّابُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ قُلْتُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، أَقْرَأُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ إِنْ شِئْتَ ، سُورَتَانِ مُبَارَكَتَانِ طَيِّبَتَانِ.

(۳۰۸۳۵) حضرت منصور قصاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوسعید رحمہ اللہ! کیا میں معوذتین کو فجر کی نماز میں پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو، یہ دونوں بہت مبارک اور پاکیزہ سورتیں ہیں۔

(۳۰۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ، قَالَ : فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ. (ابویعلی ۱۷۲۸۔ حاکم ۲۴۰)

(۳۰۸۳۶) حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کی بابت پوچھا! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز میں ہماری امامت کروائی۔

(۳۰۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ وَأَقَامَ ، ثُمَّ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : كَيْفَ رَأَيْت ؟ قُلْتُ : قَدْ رَأَيْت يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَاقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْت وَكُلَّمَا قُمْت.

(۳۰۸۳۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس جب فجر صادق طلوع ہوئی۔ میں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور معوذتین کی تلاوت فرمائی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے دیکھ لیا جو میں نے پڑھا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق میں نے دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان دونوں سورتوں کو پڑھا کر جب بھی تو سوا اور جب بھی تو بیدار ہو۔

(۳۰۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۳۰۸۳۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو نہیں لکھتے تھے۔

(۵۰) فِی أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَآخِرِ مَا نَزَلَ

قرآن کے سب سے پہلے حصہ اور سب سے آخری حصہ کے نازل ہونے کا بیان

(۳۰۸۳۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ ، آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ کَامِلَةً بَرَاءَةٌ ، وَآخِرُ آیَةٍ نَزَلَتْ فِی الْقُرْآنِ: ﴿یَسْتَفْتُونَکَ قُلَ اللَّهُ یُفْتِیکُمْ فِی الْکَلاَلَةِ﴾ . (مسلم ۴۶۵۴)

(۳۰۸۳۹) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ؓ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخری مکمل نازل ہونے والی سورۃ براءت ہے، اور قرآن مین سب سے آخری نازل ہونے والی آیت یہ ہے (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں)۔

(۳۰۸۴۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، قَالَ: آخِرُ آیَةٍ نَزَلَتْ: ﴿وَاتَّقُوا یَوْمًا تُرْجَعُونَ فِیهِ إِلَی اللهِ ثُمَّ تُوَفَّی کُلُّ نَفْسٍ مَا کَسَبَتْ وَهُمْ لاَ یُظْلَمُونَ﴾.

(۳۰۸۴۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سدی ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی (اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔

(۳۰۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ ، قَالَ: آخِرُ آیَةٍ نَزَلَتْ: ﴿وَاتَّقُوا یَوْمًا تُرْجَعُونَ فِیهِ إِلَی اللهِ ثُمَّ تُوَفَّی کُلُّ نَفْسٍ مَا کَسَبَتْ وَهُمْ لاَ یُظْلَمُونَ﴾ .

(۳۰۸۴۱) حضرت مالک بن مغول ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطیہ عوفی ؒ نے ارشاد فرمایا: آخری آیت یہ نازل ہوئی تھی (اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا)۔

(۳۰۸۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا بَشِیرٌ ، قَالَ: مَالِکٌ ، عَنْ أَبِی السَّفَرِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: آخِرُ آیَةٍ نَزَلَتْ: ﴿یَسْتَفْتُونَکَ قُلَ اللَّهُ یُفْتِیکُمْ فِی الْکَلاَلَةِ﴾ . (مسلم ۱۲۳۶۔ طبری ۴۲)

(۳۰۸۴۲) حضرت ابو السفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ؓ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں)۔

(۳۰۸۴۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: هِیَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ﴾ ثُمَّ (ن) .

(۳۰۸۴۳) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا: یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی (پڑھو (اے

نبی ﷺ) اپنے رب نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ پھر سورۃ ن نازل ہوئی۔

(۳۰۸۴٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾.

(۳۰۸۴۴) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت یہ نازل ہوئی (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں۔)

(۳۰۸٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: أَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) ثُمَّ (ن) .

(۳۰۸۴۵) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قرآن میں سب سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی (پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا پھر سورت ن نازل ہوئی۔)

(۳۰۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ: أَخَذْتُ مِنْ أَبِي مُوسَى: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَهِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۸۴۶) حضرت ابورجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ سورت سیکھی (پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا) یہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی سورت ہے۔

(٥١) مَنْ قَالَ تفتح أبواب السّماءِ لِقِراءَةِ القرآنِ

جو حضرات فرماتے ہیں قرآن پڑھنے والے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

(۳۰۸٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يَفْرِضُ إِلاَّ لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ: وَكَانَ أَبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَفَرَضَ لَهُ.

(۳۰۸۴۷) حضرت محمد بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت فضیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ عطیہ مقرر نہیں فرماتے تھے مگر اس شخص کے لیے جس نے قرآن پڑھا ہو۔ اور میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے قرآن پڑھا تھا تو ان کے لیے عطیہ مقرر کر دیا گیا۔

(۳۰۸٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: أَرَادَ سَعْدٌ أَنْ يُلْحِقَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: تُعْطِي عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا.

(۳۰۸۴۸) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ جو شخص قرآن پڑھا ہوا ہو اس کے لیے دو دو ہزار مقرر کر دیا جائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا: تم اللہ کی کتاب پر اجرت دو گے!۔

(۳۰۸۴۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: جَمَعَ نَاسٌ الْقُرْآنَ حَتَّى بَلَغُوا عِدَّةً ، فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ أَرْوَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ ، وَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَقْرَؤُهُ أَنْ يَقُومَ الْمَقَامَ خَيْرٌ مِنْ قِرَائَةِ الآخَرِ آخرَ مَا عَلَيْهِ.

(۳۰۸۴۹) حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن سیکھنے کے لیے لوگوں کی اچھی خاصی تعداد جمع ہوگئی تو انہوں نے اس بارے رائے طلب کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ کچھ لوگ قرآن کو دوسروں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کی قراءت کرنے والے بعض لوگ بھی دوسروں سے بہتر ہے۔

(۵۲) مَنْ قَالَ عظِّموا القرآن

جو حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن کی تعظیم کرو

(۳۰۸۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمُصْحَفِ الصَّغِيرِ.

(۳۰۸۵۰) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے کہ قرآن کو کسی چھوٹے سے مصحف میں لکھا جائے۔

(۳۰۸۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: الْمَصَاحِفِ.

(۳۰۸۵۱) حضرت ابراہیم ریشید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل اس سند سے بھی مروی ہے

(۳۰۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالَ: عَظِّمُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي: كَبِّرُوا الْمَصَاحِفَ.

(۳۰۸۵۲) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: قرآن کی تعظیم کرو یعنی اس کو بڑے مصاحف میں لکھو۔

(۳۰۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَكْتُبُ فَيَقُومُ فَيَقُولُ: أَجِلَّ قَلَمَكَ ، قَالَ: فَقَطَطْتُ مِنْهُ ، ثُمَّ كَتَبْتُ ، فَقَالَ: هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۳۰۸۵۳) حضرت عبید اللہ بن سلیمان العبدی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحکیمہ العبدی ریشید نے فرمایا! ہم کوفہ میں قرآن کو مصاحف میں لکھا کرتے تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہم پر گزر ہوا اس حال میں کہ ہم لکھ رہے تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے اور فرمایا: اپنے قلم کی نوک کاٹو۔ آپ ریشید فرماتے ہیں! میں نے اس کی نوک کاٹی پھر میں نے لکھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح واضح کرو جیسا کہ اللہ نے واضح کیا۔

(۳۰۸۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ

بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ فيقوم فَيَنْظُرُ وَيُعْجِبُهُ خَطُّنَا وَيَقُولُ: هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۳۰۸۵۴) حضرت علی بن مبارک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحکیمہ العبدی ؒ نے فرمایا: ہم کوفہ میں قرآن کو مصاحف میں لکھتے تھے۔ پس حضرت علی ؓ کا ہم پر گزر ہوا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ہماری خوش نویسی کو سراہا، اور فرمایا: اسی طرح واضح کرو جیسا کہ اللہ نے واضح کیا۔

(۳۰۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يقال: مُصَيْحِفٌ.

(۳۰۸۵۵) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: چھوٹا سا قرآن۔

(۵۳) أوّل من جمع القرآن

قرآن کو سب سے پہلے جمع کرنے والے کا بیان

(۳۰۸۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۰۸۵۶) حضرت عبد خیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

(۳۰۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ قَعَدَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ فَقِيلَ لأَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَكَرِهْتَ خِلاَفَتِي، قَالَ: لاَ، لَمْ أَكْرَهْ خِلاَفَتَكَ، وَلَكِنْ كَانَ الْقُرْآنُ يُزَادُ فِيهِ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ عَلَيَّ أَنْ لاَ أَرْتَدِيَ إِلاَّ لِصَلاَةٍ حَتَّى أَجْمَعَهُ لِلنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: نِعْمَ مَا رَأَيْتَ.

(۳۰۸۵۷) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابوبکر ؓ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت علی ؓ اپنے گھر والوں میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر ؓ کو یہ بتلایا گیا، تو آپ ؓ نے ان کو قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا! کیا تم میری خلافت کو ناپسند کرتے ہو؟ علی ؓ نے فرمایا: نہیں، میں نے آپ ؓ کی خلافت کو ناپسند نہیں کیا۔ لیکن قرآن میں زیادتی کی جا رہی تھی، پس جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے خود پر لازم کر لیا کہ میں چادر نہیں اوڑھوں گا مگر صرف نماز کے لیے، یہاں تک کہ میں قرآن کو لوگوں کے لیے جمع کر دوں۔ تو حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: آپ کی رائے بڑی اچھی ہے۔

(۳۰۸۵۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صَعْصَعَةَ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ وَوَرَّثَ الْكَلاَلَةَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۰۸۵۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت صعصعہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کرنے والے اور کلالہ کو وارث بنانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۵۴) فِي الْمُصْحَفِ يُحَلَّى

قرآن کو مزین کرنے کا بیان

(۳۰۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ: إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۸۵۹) حضرت سعید بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مصاحف کو مزین کرنے لگو گے اور اپنی مساجد کو بناؤ سنگھار سے ملمع کرو گے تو تم پر ہلاکت اترے گی۔

(۳۰۸۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ رَأَى مُصْحَفًا يُحَلَّى فَقَالَ: تَغُرُّونَ بِهِ السُّرَّاقَ ، زِينَتُهُ فِي جَوْفِهِ.

(۳۰۸۶۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مزین مصحف دیکھا تو فرمایا: اس کے ذریعہ تو تم چور کو دھوکے میں ڈالو گے۔ قرآن کی زینت تو دل میں ہوتی ہے۔

(۳۰۸۶۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن کے مزین کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِمُصْحَفٍ قَدْ زُيِّنَ بِالذَّهَبِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلاَوَتُهُ فِي الْحَقِّ.

(۳۰۸۶۲) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سونے سے مزین کیا گیا قرآن لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ مصحف کو جس چیز کے ساتھ مزین کیا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی چیز وہ حق کے مطابق اس کی تلاوت کرنا ہے۔

(۳۰۸۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ: إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ ، قَالَ: لاَ تَزِيدَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا قَلَّ ، وَلا كَثُرَ.

(۳۰۸۶۳) حضرت زبرقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو رزین رحمہ اللہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک مصحف ہے اس کو سونے کی مہر لگا دوں، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن میں دنیا کے اوامر میں کسی چیز کا بھی اضافہ مت کرو تھوڑا نہ زیادہ۔

(٣٠٨٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَن سعيد بن أبي سعيد ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: إذا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۸۶۴) حضرت سعید بن ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی مساجد کو بناؤ سنگھار سے ملمع کرنے لگو گے اور اپنے مصاحف مزین کرنے لگو گے تو تم پر ہلاکت اتر پڑے گی۔

(٣٠٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۵) حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ قرآن کے مزین کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٥) مَنْ رَخَّصَ فِي حِلْيَةِ الْمصحفِ

جنہوں نے قرآن کو مزین کرنے کی رخصت دی

(٣٠٨٦٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ابن أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ فَقَالَ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تُحَلِّيَ بِهِ مُصْحَفًا.

(۳۰۸۶۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کے پاس سونے کی ڈلی لے کر آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امید ہے کہ تم اس کے ساتھ قرآن کو مزین کرو گے۔

(٣٠٨٦٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو مزین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٦) التَّعشِير فِي المصحفِ

قرآن میں اعشار کی نشانی لگانے کا بیان

(٣٠٨٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَن يَحْيَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۶۸) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مصحف میں اعشار کی نشانی ڈالنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٠٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۳۰۸۶۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی کہ اس

میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(۳۰۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۳۰۸۷۰) حضرت حماد ریشید نے بھی حضرت ابراہیم ریشید سے ماقبل جیسی حدیث نقل کی ہے۔

(۳۰۸۷۱) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ تَعْشِيرٌ ، أَوْ تَفْصِيلٌ ، وَيَقُولُ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَيَقُولُ: السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ.

(۳۰۸۷۱) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید مکروہ سمجھتے تھے کہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگائی جائے یا کسی چیز کی تفصیل لکھی جائے اور یوں کہنا بھی مکروہ سمجھتے تھے، سورۃ البقرۃ، اور یوں کہتے: وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے۔

(۳۰۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۷۲) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے مصحف میں اعشار کی نشانی لگانا ناپسند کیا۔

(۳۰۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ: إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ ، وَأَكْتُبَ عِنْدَ أَوَّلِ سُورَةٍ آيَةُ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ أَبُو رَزِينٍ: لاَ تَزِيدَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا قَلَّ ، وَلاَ كَثُرَ.

(۳۰۸۷۳) حضرت زبرقان ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورزین ریشید سے عرض کیا: میرے پاس ایک مصحف ہے میں چاہتا ہوں کہ اس پر سونے کی مہر لگاؤں اور ہر سورت کے شروع میں لکھ دوں۔ اتنی اور اتنی آیات؟ تو حضرت ابورزین ریشید نے فرمایا: تم قرآن میں اس چیز کو مت زیادہ کرو جو دنیا کی چیزیں ہیں نہ تھوڑی نہ زیادہ۔

(۳۰۸۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْفَوَاتِحَ وَالْعَوَاشِرَ الَّتِي فِيهَا قَافٌ وَكَافٌ.

(۳۰۸۷۴) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ریشید ان نشانیوں کو قرآن مجید میں مکروہ سمجھتے تھے۔ جن میں قاف اور کاف ہو۔

(۳۰۸۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۷۵) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید مکروہ سمجھتے تھے مصحف میں اعشار کی نشانی لگانے کو۔

(۳۰۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ النَّقْطَ وَخَاتِمَةَ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۸۷۶) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید مکروہ سمجھتے تھے مصحف میں نقطے لگانے کو اور سورۃ کے اختتام پر اس طرح اور اس طرح نشانی لگانے کو۔

(۳۰۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ رَأَى خَطًّا فِي الْمُصْحَفِ فَحَكَّهُ ، وَقَالَ لاَ تَخْلِطُوا فِيهِ غَيْرَهُ.

(۳۰۸۷۷) حضرت حجاج رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف میں خاص نشان لگا دیکھا تو اس کو مٹادیا اور فرمایا: قرآن میں اس کے غیر کی آمیزش مت کرو۔

(۳۰۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۳۰۸۷۸) حضرت حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ ناپسند کرتے تھے کہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگائی جائے اور اس میں قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی جائے۔

(۳۰۸۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ كَانَ يَكْرَهُ الْعَوَاشِرَ.

(۳۰۸۷۹) حضرت شعیب بن الحبحاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ اعشار کے نشان ڈالنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۵۷) مَنْ قَالَ جرِّدوا القرآن

جو شخص کہے: قرآن کو بے اعراب رکھو

(۳۰۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ ، وَلا تُلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ.

(۳۰۸۸۰) حضرت ابوالزعراء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔ اور اس کے ساتھ وہ چیز مت ملاؤ جو اس کا حصہ نہیں ہے۔

(۳۰۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۱) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۳۰۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۲) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا ہے: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۳۰۸۸۳) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ: مَا يَمْنَعُك أَنْ تَكُونَ سَأَلْت كَمَا سَأَلَ إبْرَاهِيمُ ؟ قَالَ: فَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۳) حضرت حسن بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن اسود سے کہا: تجھے یہ چیز روکتی ہے کہ تو سوال کرے جیسا کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سوال کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں پس آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَسْتَعِيذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ .

(٣٠٨٨٤) حضرت ابومغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن پڑھا تو یوں کہا: میں پناہ مانگتا ہوں اس ذات کی جو سننے والا، جاننے والا ہے، شیطان مردود سے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کو غیر چیزوں سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٥) حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ، قَالَ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ .

(٣٠٨٨٥) حضرت شعیب بن حبحاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٥٨) مَنْ قَالَ مِن إجلالِ اللهِ إكرام حامِلِ القرآنِ

جو شخص یوں کہے: حامل قرآن کا اعزاز و اکرام کرنا اللہ کے اکرام میں سے ہے

(٣٠٨٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ إِجْلالِ اللهِ إِكْرَامُ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ ، وَلا الْجَافِي عَنْهُ . (ابو داؤد ۴۸۱۰۔ بیہقی ۱۶۳)

(٣٠٨٨٦) حضرت ابو کنانہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے اکرام میں سے ہے کہ حامل قرآن کا اکرام و احترام کیا جائے جو نہ اس میں غلو کرتا ہو نہ ہی اس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہو۔

(٥٩) الرّجل يقرأ مِن هذِهِ السّورةِ وهذِهِ السّورةِ

قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ اور دوسری سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنے کا بیان

(٣٠٨٨٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلالٍ وَهُوَ يَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ : مَرَرْتُ بِكَ يَا بِلالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْلِطَ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ : فَقَالَ : اقْرَأْ السُّورَةَ عَلَى نَحْوِهَا .

(٣٠٨٨٧) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ قرآن کی ایک سورت سے کچھ حصہ اور دوسری سورت سے کچھ حصہ پڑھ رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! میں تیرے پاس سے گزرا اس حال میں کہ تو یہ سورت اور یہ سورت ملا کر پڑھ رہا تھا! تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے چاہا کہ پاکیزہ حصہ کو پاکیزہ حصہ کے ساتھ ملاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورت کو

ایسے طریقہ سے پڑھو۔

(۳۰۸۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَخْلِطُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : أَتَرَوْنِي أَخْلِطُ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ؟.

(۳۰۸۸۸) حضرت ابو اسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک سورت کے کچھ حصے کو دوسری سورت کے کچھ حصے کے ساتھ ملا کر پڑھ رہے تھے پس ان کو اس کے بارے میں کہا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے بارے میں یہ کیوں سمجھ رہے ہو کہ میں قرآن کو غیر قرآن کے ساتھ ملا رہا ہوں؟!

(۳۰۸۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبِلاَلٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ خَاتِمٍ.

(۳۰۸۸۹) حضرت زید بن یثیع ریشید فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، پھر راوی نے حضرت حاتم کی حدیث کی مانند روایت نقل کی۔

(۳۰۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ محمد عَن الذى يَقْرَأُ من هَاهُنَا ومن هَاهُنَا ؟ فقَالَ : ليتق لاَ يأثم إثم عظيم وهو لاَ يشعر.

(۳۰۸۹۰) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ریشید سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو قرآن میں یہاں سے وہاں سے ملا کر پڑھتا ہو؟ تو آپ ریشید نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ وہ ایسا کرنے سے بچے، وہ زیادہ گناہگار نہیں ہوگا اس حال میں کہ وہ نہ جانتا ہو۔

(۳۰۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَن اشعث ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ فِي سُورَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَ آخِرَتَهَا ، ثُمَّ يَأْخُذُ فِي الأُخْرَى.

(۳۰۸۹۱) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید ناپسند کرتے تھے کہ دو سورتوں کو اکٹھا پڑھا جائے یہاں تک کہ پہلے ایک کے آخر کو مکمل کرے پھر وہ دوسری پڑھ لے۔

(۳۰۸۹۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْحِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ قَرَأَ مِنْ سُوَرٍ شَتَّى ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا حِينَ انْصَرَفَ فَقَالَ : شَغَلَنَا الْجِهَادُ ، عَن تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۲) حضرت ولید بن جمیع ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ حضرت خالد بن ولید ریشید نے حیرہ مقام پر لوگوں کی امامت کروائی اور مختلف سورتوں میں سے تلاوت کی پھر نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جہاد نے ہمیں قرآن سیکھنے سے مشغول کر دیا۔

(٦٠) من كره أن يقرأ بعض الآيةِ ويترك بعضها

جو مکروہ سمجھے کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے

(٣٠٨٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقْرَؤُوا بَعْضَ الآيَةِ وَيَتْرُكُوا بَعْضَهَا.

(۳۰۸۹۳) حضرت ابو سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی الھذیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھیں اور اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں۔

(٣٠٨٩٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: أَسْقَطْتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۸۹۴) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: کہ میں نے آیت کے اس اس حصہ کو چھوڑ دیا۔

(٦١) فِيمن تثقل عليهِ قِراءة القرآنِ

اس شخص کا بیان جس کے لیے قرآن کا پڑھنا بوجھ ہے

(٣٠٨٩٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْد ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، قَالَ: نَقْلُ الْحِجَارَةِ أَهْوَنُ عَلَى الْمُنَافِقِ مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۵) حضرت عمرو بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الجوزاء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: منافق پر پتھروں کا منتقل کرنا قرآن پڑھنے سے زیادہ آسان ہے۔

(٦٢) مَنْ كَانَ يدعو بِالقرآنِ

جو قرآن کے وسیلہ سے مانگے

(٣٠٨٩٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَرَرْت بِأَبِي جَعْفَر وَهُوَ فِي دَارِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۶) حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنے گھر میں تھے

اور یوں دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! تو مجھے قرآن کی وجہ سے معاف فرما دے۔ اے اللہ! قرآن کی وجہ سے مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! قرآن کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! قرآن کی وجہ سے مجھے رزق عطا فرما۔

(٦٣) ما جاء فِي صِعابِ السّورِ

وہ روایات جو سورتوں کی سختی کے بارے میں آئی ہیں

(٣٠٨٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَيَّبَكَ؟ قَالَ : شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاتُ وَعَمَّ يَتَسَائَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ . (ابویعلی ۱۰۲)

(۳۰۸۹۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو کس چیز نے بوڑھا کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورت ہود اور واقعہ، المرسلات اور عم یتساء لون اور اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

(٣٠٨٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ وَقَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يَقُولُونَ سُورَةُ التَّوْبَةِ وَهِيَ سُورَةُ الْعَذَابِ يَعْنِي بَرَاءَةَ .

(۳۰۸۹۸) حضرت زر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: لوگ اسے سورت التوبہ کہتے ہیں حالانکہ یہ عذاب والی سورت ہے، یعنی سورت بَرَاءَ ۃَ۔

(٣٠٨٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَا زَالَتْ بَرَائَةُ تَنْزِلُ حَتَّى أَشْفَقَ مِنْهَا أصحاب مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُسَمَّى الْفَاضِحَةَ .

(۳۰۸۹۹) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: سورت بَرَاءَ ۃَ مسلسل نازل ہوتی رہی یہاں تک کہ محمد ﷺ کے اصحاب اس سورت سے ڈر گئے۔ اور اس کا نام فاضحہ رکھ دیا گیا۔

(٦٤) ما يُشَبَّه مِن القرآنِ بِالتّوراةِ والإنجيلِ

قرآن کے اس حصہ کا بیان جو تورات اور انجیل کے مشابہ ہے

(٣٠٩٠٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الطُّوَلُ كَالتَّوْرَاةِ ، وَالْمِئِينَ كَالإِنْجِيلِ ، وَالْمَثَانِي كَالزَّبُورِ ، وَسَائِرُ الْقُرْآنِ فَضْلٌ .

(۳۰۹۰۰) حضرت مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی بڑی سورتیں تورات کی مانند ہیں اور وہ سورتیں جن کی سو آیات ہیں وہ انجیل کی مانند ہیں اور مثانی سورتیں زبور کی مانند ہیں اور بقیہ قرآن ان سے اضافی ہے۔

(۳۰۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ﴾ قَالَ: الْقُرْآنُ وَالتَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۰۹۰۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت (اور تحقیق ہم نے زبور میں لکھ دیا) کے بارے میں فرمایا: یعنی قرآن کو، تورات کو اور انجیل کو۔

(۳۰۹۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُد، عَنِ الشَّعْبِيِّ: ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ﴾ قَالَ: زَبُورِ دَاوُد مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوسَى.

(۳۰۹۰۲) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس آیت (اور بے شک ہم لکھ چکے ہیں زبور میں نصیحت کے بعد) کے بارے میں ارشاد فرمایا: داؤد علیہ السلام کی زبور موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت کے بعد ہے۔

(۳۰۹۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ سَمِعْت أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ: فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ فَاتِحَةُ سُورَةِ الأَنْعَامِ، وَخَاتِمَةُ التَّوْرَاةِ خَاتِمَةُ سُورَةِ هُودٍ.

(۳۰۹۰۳) حضرت عبداللہ بن رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: تورات کی ابتدا سورۃ انعام کی ابتدا ہے، اور تورات کا اختتام سورۃ ھود کا اختتام ہے۔

(۶۵) فِي القرآنِ يختلف على الياءِ والتّاءِ

قرآن میں جب یاء اور تاء میں اختلاف ہو جائے

(۳۰۹۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إذَا شَكَكْتُمْ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ فَاجْعَلُوهَا يَاءً فَإِنَّ الْقُرْآنَ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوهُ.

(۳۰۹۰۴) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو کسی حرف کی یاء اور تاء ہونے میں شک ہو جائے تو اس کو یاء بنا دو۔ کیونکہ قرآن مذکر ہے پس تم اس کو مذکر پڑھو۔

(۳۰۹۰۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو نِزَارٍ الْمُرَادِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: إذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي يَاءٍ، أَوْ تَاءٍ فَاجْعَلُوهَا يَاءً فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى الْيَاءِ.

(۳۰۹۰۵) حضرت عمرو بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم قرآن میں کسی حرف کے یاء اور تاء ہونے کے بارے میں اختلاف کرو تو اس کو یاء بنا دو۔ بلاشبہ قرآن حرف یاء پر نازل ہوا۔

(۳۰۹۰٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إذَا تَمَارَيْتُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي يَاءٍ، أَوْ تَاءٍ فَاجْعَلُوهَا يَاءً وَذَكِّرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ مُذَكَّرٌ.

(۳۰۹۰۶) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم قرآن میں حرف یاء اور حرف تاء

کے بارے میں جھگڑنے لگوتو اس کو حرف یاء بنادو۔ اور قرآن کو مذکر پڑھو کیونکہ وہ مذکر ہے۔

(۳۰۹۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : الْقُرْآنُ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوهُ.

(۳۰۹۰۷) حضرت یحیٰی بن جعدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: قرآن کو مذکر پڑھو کیونکہ وہ مذکر ہے۔

(٦٦) فِي الصِّبيانِ متى يتعلّمون القرآن

بچوں کو قرآن کب سکھایا جائے

(۳۰۹۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ الْغُلامُ إِذَا أَفْصَحَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ سَبْعًا : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾.

(۳۰۹۰۸) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جب بنوعبد المطلب قبیلہ کا کوئی بچہ صاف بولنے لگتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو یہ آیت سات بار سکھاتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہرگز نہیں بنایا کسی کو بیٹا اور ہرگز نہیں ہے اس کا کوئی شریک، بادشاہی میں اور ہرگز نہیں اس کا کوئی مددگار کمزوری کی بناء پر اور بڑائی بیان کرو اس کی کمال درجے کی بڑائی۔

(۳۰۹۰۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو : جاء بی أبی إلی سعيد بن جبير وأنا صغير ، فقال : تُعَلِّمُ هذا الْقُرْآنَ ؟.

(۳۰۹۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن عمرو رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: میرے والد مجھے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے پاس لے گئے اس حال میں کہ میں بہت چھوٹا تھا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اس کو قرآن سکھاؤ گے؟!۔

(۳۰۹۱۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِّمُوا أَوْلادَهُم الْقُرْآنَ حَتَّى يَعْقِلُوا.

(۳۰۹۱۰) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ وہ اپنی اولاد کو عقلمند ہونے سے پہلے قرآن سکھائیں۔

(٦٧) مَنْ قَالَ الحسد فِي قِراءةِ القرآنِ

جو شخص کہے قرآن کے پڑھنے میں حسد جائز ہے

(۳۰۹۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ

حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٍ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. (بخاری ۵۰۲۵۔ مسلم ۵۵۸)

(۳۰۹۱۱) حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد جائز نہیں ہے سوائے دو شخصوں میں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو پس وہ صبح و شام اسے اللہ کی رضا میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے قرآن سکھلایا پس وہ صبح و شام اس کی تلاوت کرتا ہو۔

(۳۰۹۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ آتَانِي اللَّهُ مِثْلَ مَا آتَى فُلاَنًا فَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ آتَانِي اللَّهُ مِثْلَ مَا آتَى فُلاَنًا فَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

(احمد ۴۷۹۔ ابویعلی ۱۰۸۰)

(۳۰۹۱۲) حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد جائز نہیں ہے مگر دو آدمیوں میں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی پس وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ پھر آدمی کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی قرآن کی تلاوت عطا فرماتا جیسا کہ فلاں کو عطا کی ہے تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا کہ فلاں شخص تلاوت کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا پس وہ اس مال کو اس کے حق میں خرچ کرتا ہو، پھر کوئی آدمی کہے: اگر اللہ مجھے بھی مال دیتا جیسا کہ فلاں کو دیا ہے، تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا کہ فلاں آدمی خرچ کرتا ہے۔

(۳۰۹۱۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: (حم) دِيبَاجُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۹۱۳) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: حم قرآن کی زینت ہے۔

(۳۰۹۱٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كُنَّ الْحَوَامِيمُ يُسَمَّيْنَ الْعَرَائِسَ.

(۳۰۹۱۴) حضرت مسعر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: حوا میم جتنی بھی سورتیں تھی ان کو عرائس کے نام سے جانا جاتا تھا۔

(۳۰۹۱٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا وَقَعْتُ فِي آلِ (حم) وَقَعْتُ فِي رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ أَتَأَنَّقُ فِيهِنَّ.

(۳۰۹۱۵) حضرت معن بن عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب میں حم والی سورتیں پڑھنا شروع کرتا ہوں تو میں نرم زمین والے خوبصورت باغات میں ہوتا ہوں جن میں ان کی تلاوت سے میں خوش ہوتا ہوں۔

(۳۰۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: مَرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي مَسْجِدًا

فَقَالَ: مَا هَذَا ؟ قَالَ: هَذَا لآلِ (حم) .

(۳۰۹۱۶) حضرت حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی کا ان پر گزر ہوا اس حال میں کہ وہ مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، پس وہ کہنے لگا: یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حم والی سورتوں کے لیے ہے۔

(٦٨) فِي دَرْسِ الْقُرْآنِ وَعَرْضِهِ

قرآن کو یاد کرنے اور دور کرنے کا بیان

(٣٠٩١٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلاثَ عَرَضَاتٍ.

(۳۰۹۱۷) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر تین مرتبہ قرآن کا دور کیا۔

(٣٠٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا محمد بن إسحاق عن أبان بن صالح ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ ثَلاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفهُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ.

(۳۰۹۱۸) حضرت ابان بن صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے تین مرتبہ شروع قرآن سے لے کر آخر تک حضرت ابن عباس ؒ کے سامنے دور کیا۔ میں ہر آیت پڑھنے کے وقت ٹھہرتا تھا۔

(٣٠٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ مَرَّةً إِلاَّ الْعَامَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَإِنَّهُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِحَضْرَةِ عَبْدِ اللهِ فَشَهِدَ مَا نُسِخَ مِنْهُ ، وَمَا بُدِّلَ. (احمد ۳۶۲۔ ابویعلی ۲۵۵)

(۳۰۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا دور فرماتے تھے سوائے اس سال کہ جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ پس اس سال آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں دو مرتبہ دور فرمایا: پس آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے جو آیت نسخ ہوئی اور جو آیت تبدیل ہوئی۔

(٣٠٩٢٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْكِتَابَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَلَى جِبْرِيلَ ، فَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ عَرْضَتَيْنِ.

(۳۰۹۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں قرآن پاک کا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دور فرماتے تھے۔ پس جس مہینہ میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا اس میں دو مرتبہ دور فرمایا۔

(۳۰۹۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : أَمْسَكْتُ عَلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرْآنَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

(۳۰۹۲۱) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ : میں حضرت فضالہ بن عبید ؒ کے پاس ان کا قرآن سننے کے لیے اس وقت تک ٹھہرا جب تک انہوں نے اسے مکمل نہ کرلیا۔

(۳۰۹۲۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : الْقِرَائَةُ الَّتِي عُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ هِيَ الْقِرَائَةُ الَّتِي يَقْرَؤُهَا النَّاسُ الْيَوْمَ.

(۳۰۹۲۲) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ؒ نے ارشاد فرمایا : وہ قراءت جو نبی ﷺ کے ان کے انتقال والے سال پڑھی گئی تھی یہ وہی قراءت تھی جو لوگ آج پڑھتے ہیں۔

(۳۰۹۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فِي رَمَضَانَ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

(بخاری ۳۶۲۴۔ مسلم ۱۹۰۵)

(۳۰۹۲۳) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا : حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تھے۔ پس جب وہ سال آیا جس میں نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ علیہ السلام نے دو مرتبہ قرآن کا دور فرمایا۔

(۳۰۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى جِبْرِيلَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۰۹۲۴) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ ؓ نے ارشاد فرمایا : رسول اللہ ﷺ ہر سال میں ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تھے۔ پس جس سال آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو مرتبہ دور فرمایا۔

(٦٩) ما جاء فِي فضلِ المفصّلِ

ان روایات کا بیان جو مفصل سورتوں کی فضیلت میں آئی ہیں

(۳۰۹۲٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابٌ وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ.

(۳۰۹۲۵) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک لب لباب ہوتا ہے، اور قرآن کا لب لباب مفصل سورتیں ہیں۔

(۷۰) فِي القرآنِ والسّلطانِ

قرآن اور بادشاہت کا بیان

(۳۰۹۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اقْتَتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ؟ قَالَ: إِذًا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ ، قَالَ: نِعْمَ الزُّوَيْدُ: إِذًا أَنْتَ.

(۳۰۹۲۶) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے زید بن صوحان رحمہ اللہ سے پوچھا: تیرا کیا حال ہوگا جب قرآن والوں اور بادشاہت والوں کے درمیان قتال ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تب تو میں قرآن کے ساتھ ہوں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوٹے سے زید تب تو تو بہت اچھا ہوگا۔

(۳۰۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ: يَقْتَتِلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ قَالَ: فَيَطَأُ السُّلْطَانُ عَلَى صِمَاخِ الْقُرْآنِ فَلأْيًا بِلأْيٍ ، وَلأْيًا بِلأْيٍ ، مَا تَنْفَلِتُنَّ مِنْهُ.

(۳۰۹۲۷) حضرت حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل قرآن اور بادشاہت والے قتال کریں گے۔ پس بادشاہت والے قرآن کے سوراخ کو روند ڈالیں گے۔ پس پھر نہ وہ ان کی پروا کریں اور نہ یہ ان کی پروا کریں گے۔ تو ہرگز جان مت چھڑانا ان سے۔

(۳۰۹۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن مسعود ، قَالَ: أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ نَوَافِعَ ، قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَزُولُ مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُ زَالَ.

(۳۰۹۲۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ مجھے ایسے کلمات سکھا دیجیے جو جامع بھی ہوں اور نافع بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اور قرآن کی ہمیشہ تلاوت کیا کرو۔

(۳۰۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا عَامِرُ بْنُ مَطَرٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ طَرِيقًا وَالْقُرْآنُ طَرِيقًا مَعَ أَيِّهِمَا تَكُونُ ؟ فَقُلْتُ: مَعَ الْقُرْآنِ أَحْيَا مَعَهُ ، أَوْ أَمُوتُ ، قَالَ: فَأَنْتَ إِذًا.

(۳۰۹۲۹) حضرت عامر بن مطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عامر بن مطر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ ایک راستہ بنالیں گے اور قرآن کا راستہ الگ ہوگا؟ تو ان دونوں میں سے کس کے ساتھ ہوگا؟ پس میں نے کہا: قرآن کے ساتھ ہی میں زندہ رہوں گا اور یا اس کے ساتھ ہی مروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو بہت اچھا ہوگا۔

(٣٠٩٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ نَوَافِعَ ، قَالَ: تَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتَزُولُ مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُ زَالَ.

(۳۰۹۳۰) حضرت معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کہنے لگا: مجھے ایسے کلمات سکھا دیجئے جو جامع بھی ہوں اور نافع بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور قرآن کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہا کرو۔

(٧١) مَنْ كَانَ يقرأ القرآن مِن أصحابِ ابنِ مسعودٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے جو قرآن پڑھایا کرتے تھے

(٣٠٩٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ الَّذِينَ يُفْتُونَ وَيُقْرِؤُونَ الْقُرْآنَ: عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدَ وَعُبَيْدَةَ وَمَسْرُوقًا وَعَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ وَالْحَارِثُ بْنَ قَيْسٍ.

(۳۰۹۳۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے یہ لوگ تھے جو فتویٰ دیتے تھے اور قرآن پڑھاتے تھے، حضرت علقمہ رحمہ اللہ، اسود، عبیدہ، مسروق، عمرو بن شرحبیل اور حارث بن قیس رحمہ اللہ۔

(٣٠٩٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَهُ يثبت النَّاسَ.

(۳۰۹۳۲) حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے پھر اس کے بعد بیٹھ جاتے اور لوگوں کا ایمان پختہ کرتے۔

(٣٠٩٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۰۹۳۳) حضرت عبد الرحمن بن حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابو عبد الرحمن نے مسجد میں چالیس سال قرآن پڑھایا۔

(۷۳) فِي قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلّم على غيرِهِ

نبی ﷺ کا دوسرے پر پڑھنا

(۳۰۹۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، فَقُلْتُ : أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ : إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ : فَقَرَأْت عَلَيْهِ النِّسَاءَ حَتَّى بَلَغْت : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْت رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْت رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَسِيلُ.

(بخاری ۴۵۸۲۔ مسلم ۵۵۱)

(۳۰۹۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشادفرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کیا! میں آپ کو سناؤں، حالانکہ قرآن تو آپ ہی پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن سنوں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس میں نے حضور ﷺ کے سامنے سورۃ نساء کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا۔ (پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد ﷺ!) ان پر بطور گواہ) میں نے اپنا سر اُٹھایا یا ایک آدمی نے میرے پہلو کو ٹٹولا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا پس میں نے دیکھا آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۳۰۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ الأَعْمَشِ. (احمد ۳۷۴۔ ابو یعلی ۵۱۲۸)

(۳۰۹۳۵) حضرت عبداللہ سے نبی ﷺ کی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۰۹۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى قوله تعالى : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا﴾ الآية قَالَ : فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : حَسْبُكَ.

(نسائی ۸۰۷۷۔ طبرانی ۸۴۵۹)

(۳۰۹۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے مجھ سے کہا: پڑھو، پس میں نے سورۃ النساء شروع کر دی یہاں تک کہ میں پہنچا اللہ کے اس قول تک (پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد ﷺ!) ان پر بطور گواہ)۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس نبی ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کافی ہے تمہیں۔

(۳۰۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ: سَمَّانِي لَكَ ربك ، قَالَ: نَعَمْ ، فَقَالَ أُبَيٌّ: ﴿بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾. (بخاری ۴۲۳۔ احمد ۱۲۲)

(۳۰۹۳۷) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ کے رب نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر چاہیے ان کو خوش ہونا۔ یہ بہتر ہے ان سب چیزوں سے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔

(۷۳) من كره أن يقرأ القرآن منكوسًا

جو قرآن کو الٹی طرف سے پڑھنے کو مکروہ سمجھے

(۳۰۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنَّ فُلانًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَنْكُوسًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَاكَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ.

(۳۰۹۳۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا، فلاں شخص قرآن کو الٹی طرف سے پڑھتا ہے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ الٹے دل والا ہے۔

(۷۴) فِي القوم يتدارسون القرآن

ان لوگوں کا بیان جو قرآن کو باہم مل کر پڑھتے ہیں

(۳۰۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ: ذِكْرُ اللهِ أكبر ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ يَتَعَاطَوْنَ فِيهِ كِتَابَ اللهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلاَّ أَظَلَّتْهُمُ الْمَلائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللهِ مَا دَامُوا فِيهِ حَتَّى يُفِيضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ. (دارمی ۳۵۶)

(۳۰۹۳۹) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ اور کوئی قوم کسی گھر میں بیٹھ کر کتاب اللہ کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول نہیں ہوتی اور اس کا دور نہیں کرتی مگر یہ کہ ملائکہ ان پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں اور وہ جب تک اس جگہ میں ہوتے ہیں وہ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔

(۷۵) فِي نُقْطِ الْمَصَاحِفِ

مصاحف میں نقطے لگانے کا بیان

(۳۰۹۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نُقْطِ الْمَصَاحِفِ ؟

فَقَالَ: إِنِّی أَخَافُ أَنْ یَزِیدُوا فِی الْحُرُوفِ ، أَوْ یُنْقِصُوا.

(۳۰۹۴۰) حضرت ابورجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد ؒ سے مصاحف میں نقطے لگانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی حرف کا اضافہ کردیں گے یا کوئی حرف کم کردیں گے۔

(۳۰۹٤۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ خَارِجَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ: رَأَیْتُ ابْنِ سِیرِینَ یَقرأ فی مُصْحَفٍ مَنْقُوط.

(۳۰۹۴۱) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ کو نقطے لگے ہوئے مصحف میں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۳۰۹٤۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، أَنَّهُ کَرِهَ النُّقَطَ.

(۳۰۹۴۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نقطے لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۰۹٤۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الْهُذَلی ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنَقْطِهَا بِالأَحْمَرِ.

(۳۰۹۴۳) حضرت ھذلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: سرخ نقطے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۰۹٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، أَوْ غَیْرُهُ قَالَ: رَأَیْتُ ابْنِ سِیرِینَ یَقرأ فی مُصْحَفٍ مَنْقُوط.

(۳۰۹۴۴) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ کو دیکھا کہ وہ نقطے لگے ہوئے مصحف میں سے تلاوت فرمارہے تھے۔

تم کتاب فضائل القرآن ، والحمد لله وحده ،

وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا.

(فضائل قرآن کا بیان مکمل ہوگیا۔اور سب تعریفیں اس اکیلے اللہ کے لیے ہیں۔)